کلام الامام امام الکلام

امام اہلسنّت مجدّدِ دین و ملّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیوان کی مختصر تشریح

سخنِ رضا
مُطلب ہائے حدائق بخشش

از: مولانا صوفی محمد اوّل قادری رضوی سنبھلی



شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

کلام الامام امام الکلام

امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیوان کی مختصر تشریح

سخنِ رضا

مطلب ہائے

حدائقِ بخشش

از: مولانا صوفی محمّد اوّل قادری رضوی سنبھلی

ناشر

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

ہماری پہچان



دانیال

محمد ابوبکر صدیق
نے
ندیم یونس پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال
سے شائع کی۔

مکتبہ دانیال
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور
0333.4276640
Email,maktabahdaneyal@hotmail.com

قیمت

بلاجلد =/240 روپے

مجلد2کلر =/360 روپے

اعلیٰ حضرت کی حیات وطرز زندگی کی صحیح تصویر

نہ مرا نوش زتحسیں نہ مرا نیش زطعن
نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمے
منم و کنج خمونی کہ نگنجد دروے
جز من و چند کتابی و دوات و قلمے

اعلیٰ حضرت نے اپنی تاریخ ولادت اور تاریخ وصال ان آیات سے استخراج فرمائے:

ولادت

اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

۱۲۷۲ ھ

یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو منقش فرما کر اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔

وصال

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَکْوَابٍ ط

۱۳۴۰ ھ

اور ان پر جنت میں چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم قال اللہ تعالی جل و اعلی فی قران الحکیم

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما

اور القائے ربانی ان اللہ و ملئکته یصلون علی النبی

برصغیر میں مذہبی اقدار کے فروغ حب رسول ﷺ کے جذبات دلوں میں موجزن کرتے اور بالخصوص محافل میلاد کے ذوق وشوق میں حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی خدمات چندے آفتاب و چندے ماہتاب ہیں اور مولنا محمد اوّل شاہ کی طرف سے ان کی تصانیف کی شرح دراصل سلام مصطفا ز احمد رضا شرح محمد اوّل اعلیٰ حضرت بریلوی کے لئے ان کے

۲۰۴۹ بکرمی

دلی جذبات وعقیدت ومحبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضور ختم المرسلین کے مقام ومرتبہ فکر انسانی اور ہر مرغ تخیل کی رسائی سے باہر ہے۔اس کا اندازہ اس قرآنی آیت سے لگایا جاسکتا ہے۔جن میں اللہ تعالیٰ مومنین کو حضور نبی کریم علیہ السلام پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ نوید جانفزا بھی سنا رہا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما بے حد و حساب دائماً ابداً ......کی صورت میں

قیامت تک محبان رسول کا وردزبان رہے گا۔زبان خداوندی تو قرآن حکیم کی صورت میں حبیب کبریا کی شان وعظمت میں رطب اللسان ہے اور بلاشبہ یہ فرمان الٰہی ان اللہ و ملئکته یصلون علی النبی جان قرآن کا درجہ رکھتا ہے۔

جن حالات اور جس قوم اور خطہ میں حضور ختم المرسلین کی بعثت ہوئی وہ انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے اس

وجہ سے محسن اعظم بعون اللہ الحی کا مقام و مرتبہ کسی دوسرے نبی و رسول کو حاصل نہیں ہو سکا۔

اور واقع یہ ہے کہ حضور کی شفقت و محبت اور رشد و ہدایت قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے چراغ راہ کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ مقام و مرتبہ ان قبلہ گاہ عاشقان نور مجسم ہی کو حاصل ہے۔

حضور اپنی اُمت کے غم میں اس قدر پریشان اور درد و سوز کے جذبات رکھتے تھے کہ معراج کے موقع پر بھی اُمت کا غم ہی آپ ﷺ کا حرز جان رہا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اُمت کی شفاعت کا اعزاز بخشا آپ شفیع امم آرام اہل جنان ﷺ قرار
۱۴۱۲ھ
پائے اور قرآن حکیم نے بھی روز قیامت آپ کو اُمت کا شفیع قرار دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ پوری کائنات کے لئے شمع ہدایت کے نور کے حوالے سے اصلح، بچپن سے امین و صادق اور آپ کی ذات نوع انسانی کے لئے ذریعہ بشارت ہے اس وجہ سے وہ ہادی صالح امین الانام بشیر الدوام علیہ الصلوٰۃ والسلام
۱۴۱۲ھ
ٹھہرے۔ جس میں قیامت تک شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ قیامت تک آپ کی تعلیمات نوع انسانی کے لئے رشد و ہدایت کا باعث ہیں اور یہی اعجاز ختم رسل ہے۔ حضور ساری زندگی اللہ تعالیٰ سے اُمت کی دعا فرماتے رہے اور یہی کردار
۱۴۱۲ھ
اے محبوب شفیع المذنبین آپ کی صداقت پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کا پیغام ہدایت پوری نوع انسانی کے لئے ہے۔ جو آپ کو شاہ دو عالم سید محمد محبوب خلائق کے مقام و مرتبہ پر فائز کرتا ہے۔
۱۴۱۲ھ

قرآن حکیم کی فضیلت یہ ہے کہ یہ روز ازل سے لوح محفوظ پر رقم ہے۔ اسی لئے اسے صحیفہ ازل اور شان نزول کے صدر جناب محمد مصطفےٰ کو جان رحمت قرار دیتے ہوئے آپ کو لاکھوں سلام کا مستحق قرار دیا ہے۔

تو صحیفہ ازل مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام تاریخی سجع قرار پایا۔ تو جناب حضرت احمد رضا خان بریلوی کا سلام
۱۴۱۲ھ
اول سلام رضا وجہ مصطفےٰ سب سے افضل اور مقبول ہوا۔
۱۴۱۲ھ

قرآن حکیم نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ حضور ختم المرسلین ﷺ پر درود و سلام بھیجیں کیونکہ خود ذات باری اور

ملائکہ بھی آپ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اس لئے فرمایا یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما جل و علی

۱۹۹۲ء

حضرت ختم المرسلین کے مقام ومرتبہ کی رفعتوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود ذات باری تعالیٰ نے مومنین کو یہ حکم دیا کہ وہ آپ کی ذات بابرکات پر بے حد وحساب درود وسلام بھیجیں چنانچہ قرآن حکیم کا ارشاد گرامی ہے:

یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اس کا حد وحساب کیا ہوگا اس کی ان الفاظ میں وضاحت فرمادی کہ درود وسلام کا یہ سلسلہ بے حد وحساب ہی نہیں بلکہ ہمیشہ جاری رہنا چاہئے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے آپ سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کی عام فہم شرح اول یہی عقیدت ومحبت عام فہم شرح اول کا درجہ رکھتی ہے جو بہت

۱۹۹۲ء

کم لوگوں کو نصیب ہوا۔

اگر حضور ﷺ منصۂ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تو یہ کائنات ہی معرض وجود میں نہ آتی اسی لئے آپ کی ذات بابرکات کو مقصود کونین محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم قرار

۱۹۹۲ء

دیا اور آپ کی ذات بابرکات پوری انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ اسی لئے آپ کو وسیلہ دارین محسن اعظم ﷺ

۱۹۹۲ء

قرار دیا گیا۔ حضور کی ذات اقدس دین ودنیا میں انسانیت کی فلاح وکامرانی اور نجات کے لئے وسیلہ کا درجہ رکھتی ہے۔ وسیلہ دارین اور محسن اعظم وہ ہیں جو حضور ﷺ ہی کے لئے مختص ہیں، کوئی نبی کوئی رسول اس فضیلت میں آپ کا شریک نہیں ہے۔

حضور کی رسالت ونبوت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ نے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی رضا ومرضی کے بغیر نہیں کہی۔ قرآن حکیم اس کا شاہد ہے وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے صرف وہ جو ان پر وحی ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ کا ہر فرمان بنی نوع انسان کے لئے راہ ہدایت ہے اور اس پر عمل ہر مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ آپ کے کلام کی فصاحت، ذات بابرکات کا مجسم

رحمت ہونا قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ اسی لئے کلام فصیح رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے القابات و

۱۹۹۲ء

خطابات آپ کی ذات ہی کو زیب دیتے ہیں۔ حبیب سبحانی دعاء المرسلین شفیع المذنبین آپ کی ذات پر یہ القاب صادق

۱۹۹۲ء

آتے ہیں۔ آپ کی ذات رب کے نزدیک حبیب سبحانی کا درجہ رکھتی ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام و دیگر انبیا علیہم السلام کی دعا میں شامل رہے ہیں۔ ہر نبی و رسول نے آپ کی آمد کی نوید سنائی ہے۔ اس لئے آپ کو دعا المرسلین دُعائے خلیل حاصل ہے اور اُمت مسلمہ کے لئے آپ کو شفیع المذنبین کا لقب تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا عطا کردہ ہے۔

صاحب کوثر شافع محشر سید محمد آپ کو ساقی کوثر کا لقب اس لئے عطا ہوا کہ قیامت کے دن نجات دلا کر مسلمانوں کو

۱۹۹۲ء

آپ جام کوثر پلائیں گے اور آپ کی شفاعت سے اُمت مسلمہ کے گناہ گاروں کو نجات ملے گی اس لئے آپ کو......

صاحب کوثر شافع محشر کا لقب عطا ہوا جو اُمت کے گناہ گاروں کے لئے پہلی اور آخری امید کا درجہ رکھتا ہے۔

۱۹۹۲ء

اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر واستقامت کے اس مقام ومرتبہ پر فائز فرمایا کہ حلم میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا اور ہادی برحق ہونے کے حوالے سے تو آپ تمام انبیاء پر فوقیت و برتری رکھتے تھے اسی حوالے سے آپ نوع انسان کے لئے رہبر اعظم بھی ہیں۔ اس لئے حلم سید محمد ہادی برحق رہبر اعظم کے عظیم القاب آپ کی ذات اقدس کا جزو لاینفک ہیں۔ اس کے تمام تجع

۱۹۹۲ء

محمد اول نے استخراج کئے ہیں۔

ایم طفیل

ادارہ یہ ایڈیٹر روزنامہ جنگ' لاہور

فہرست

سخن رضاؒ

مطلب ہائے حدائق بخشش

12 تا 14

حمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْكَوْنِ وَالْبَشَرِ (1) حَمْدًا يَدُوْمُ دَوَامًا غَيْرَ مُنْحَصِرٖ

وَاَفْضَلُ الصَّلٰوتِ الزَّاكِيَاتِ عَلٰى (2) خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُنْجِى النَّاسِ مِنْ سَقَرٖ

بِكَ الْعِيَاذُ اِلٰهِى اِنْ اَشَأَ حُكْمًا (3) سِوَاكَ يَا رَبَّنَا يَا مُنْزِلَ النَّذَرٖ

مشکل الفاظ کے معنی:

اَلْحَمْدُ: تعریف۔ رَبِّ: پالنے والا۔ الْكَوْنِ: عالم موجودات۔ وَالْبَشَرِ: آدم زاد کھال پر بال نہ رکھنے والا۔ يَدُوْمُ: ہمیشہ ہمیشہ۔ مُنْحَصِرٖ: غیر محدود انحصار۔ وَاَفْضَلُ: سب سے عمدہ۔ الصَّلٰوتِ: درود رحمت الٰہی۔ الزَّاكِيَاتِ: پاکیزہ۔ خَيْرِ: بہتر۔ الْبَرِيَّةِ: خشکی کا حصہ۔ مُنْجِى: نجات دلانے والے۔ النَّاسِ: لوگ، آدمی۔ سَقَرٖ: جہنم۔ الْعِيَاذُ: پناہ۔ اَشَأَ: جاری۔ حُكْمًا: حکم جاری کرنا۔ سِوَاكَ: تیرے سوا۔ مُنْزِلَ: مقام۔ النَّذَرٖ: اپنے اوپر کوئی چیز واجب کرنا۔

مطلب اشعار 1: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہانوں اور انسانوں کا پالنے والا ہے اور اس کی حمد ہمیشہ لاتعداد غیر محدود ہوتی رہے گی۔

مطلب اشعار 2: سب سے عمدہ رحمت خدا پاکیزگی سے پُر ان پر جو خشکی میں سب سے بہتر اور لوگوں کو جہنم سے آزادی دلانے والے ہیں۔

مطلب اشعار 3: اے اللہ تیرے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور مجھے اس مقام پر پہنچا جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

حمدِ دیگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ (1) بِجَلَالِهٖ الْمُتَفَرِّدِ

وَ صَلَاتِهٖ دَوَامًا عَلٰى (2) خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٖ

وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ هِمْ (3) مَاوٰى عِنْدَ شَدَائِدِي

فَاِلَى الْعَظِيْمِ تَوَسُّلِي (4) بِكِتَابِهٖ وَ بِاَحْمَدِ

مشکل الفاظ کے معنی:

اَلْحَمْدُ: تعریف۔ الْمُتَوَحِّدِ: یکہ و تنہا۔ بِجَلَالِهٖ: عظمت و بزرگی۔ الْمُتَفَرِّدِ: بے مثل۔ وَصَلَاتِهٖ: رحمت۔ دَوَامًا: ہمیشہ۔ خَيْرِ: بہتر۔ الْاَنَامِ: موجودات پیدا شدہ۔ وَالْاٰلِ: اولاد، ماننے والے، پیروکار۔ وَالْاَصْحَابِ: ہم صحبت۔ مَاوٰى: ٹھکانا، جائے پناہ۔ عِنْدَ: پاس یا وقت۔

شَدَائِدِی: دشواری' سختی۔ اَلْعَظِیْم: بڑی۔ تَوَسُّلِی: وسیلہ پکڑنا۔ بِکِتَابِہٖ: قرآن مجید۔

مطلب اشعار 1 تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لئے جو اپنی عظمت و بزرگی میں بے مثل بے مثال ہے۔

مطلب اشعار 2: اس کی رحمت کاملہ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔

مطلب اشعار 3: سختی و دشواری میں آپ کے آل و اصحاب ہماری جائے پناہ ہیں۔

مطلب اشعار 4: میں سخت دشواریوں میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کو بارگاہ ایزدی میں وسیلہ بناتا ہوں۔

مناجات' بدرگاہ قاضی الحاجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	(1)	جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو	(2)	شادیٔ دیدار حسن مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات	(3)	ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر	(4)	امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

عطا: بخشش' سخاوت۔ مشکل: دشواری' مصیبت۔ شہ: شاہ کا مخفف۔ کشا: کھولنے والا' راحت دینے والا۔ نزع: جان کنی' موت۔ تکلیف: دکھ' درد۔ شادی: خوشی۔ دیدار: درشن' نظارہ۔ حسن: جوبن' خوبصورتی۔ گور: قبر۔ تیرہ: کالا' سیاہ۔ سخت: کٹھن' مشکل۔ جانفزا: روح حیات کو بڑھانے والا۔ محشر: قیامت کا دن۔ شور: غل غپاڑہ۔ دار و گیر: پکڑ و قید ۔ امن: پناہ۔ پیشوا: رہبر و رہنما۔

مطلب اشعار 1: ہمہ وقت ہر جگہ یا الٰہی تیری بخشش میرے ساتھ ہو میں اگر کسی مشکل میں پھنس جاؤں تو شاہ مشکل کشا رحمت عالم ﷺ کی مدد مشکل کشائی کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 2: محسن اعظم نُور مجسم رحمتِ لّلعالمین ﷺ کے دیدار کی خوشی میں اے الٰہ العالمین میں موت کی شدید تکلیف کو بالکل فراموش کردوں۔ قبر سے منکر نکیر ہر مرنے والے سے تین سوال کرتے ہیں: (1) مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے۔ (2) مَا دِیْنُكَ تیرا دین کیا ہے۔ (3) مَاتَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ تو ان کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس تیسرے سوال کی تین صورتیں ہیں: (1) کافر کو آپ کی شبیہ دکھا کر سوال ہو گا۔ (2) عام مسلمان کی قبر سے حضور ﷺ کے روضۂ اطہر تک حجابات اٹھا کر سرکار کا دیدار کرا کے سوال ہو گا۔ (3) عشاق کی قبر میں حضور ﷺ تشریف لائیں گے تو عاشق کہے گا ہٰذا آقائیُ و مولائی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ کافر کہے گا: هَاهَا لَا اَدْرِیْ دیوبندی کہے گا کہ یہ بڑے بھائی ہیں اور جواب قبر میں فیل ہو جائے گا۔ منکر نکیر عاشق سے کہیں گے نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ سو جا دلہن کی طرح سوجا اور کافر منکر پر عذاب کے دروازے کھول دیں گے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی نے ارشاد فرمایا وصیت کی میری قبر قد آدم کے برابر کھودی جائے تاکہ جس وقت سرکار ﷺ تشریف لائیں تو میں کھڑے ہو کر استقبال کروں۔ آپ ﷺ کھڑے ہوں اور میں بیٹھا ہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم تو آپ کے ذکر ولادت پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت کی طرح عشق محبت عنایت فرمائے۔ آمین!

مطلب اشعار 3: اے اللہ جب قبر میں رات کی طرح سخت اندھیرا ہو تو روئے تاباں صبح درخشاں جان عالم ﷺ کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 4: قیامت کے دن جب گناہ گاروں کی پکڑ دھکڑ کا شور و غل مچا ہو تو رہبرو رہنما شفیع روز جزا محمد رسول اللہ ﷺ کی اے الہٰ العالمین قربت عنایت فرما دینا۔ آمین!

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے (5) صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر (6) سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن (7) دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں (8) عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں (9) ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

زبانیں: زبان کی جمع ۔ کوثر: حوض کوثر جو دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ جود: سخاوت۔ عطا: دینے والا۔ سرد مہری: بے مروت بے وفا ہونا۔ خورشید: سورج۔ حشر: روز قیامت۔ سید: سردار۔ بے سایہ: جن کے جسم کا سایہ نہ تھا۔ ظل: سایہ۔ لوا: جھنڈا۔ بھڑکیں: جھلنے لگیں۔ دامن: قمیص کا نیچے لٹکا ہوا حصہ۔ نامہ: تحریر کتاب۔ اعمال: کام۔ عیب: برائی۔ پوش: چھپانے والے۔ خلق: مخلوقات۔ ستار: چھپانے والا۔ خطا: غلطی۔ بہیں: آنسو نکلیں۔ حساب جرم: گناہوں کا حساب۔ تبسم: مسکراہٹ۔ ریز: بکھرنا نچھاور کرنا۔ دعا: مناجات۔

مطلب اشعار 5: یا الٰہی قیامت کے دن سخت گرمی کی وجہ سے پیاس شدید ہو اور زبانیں منہ سے باہر لٹکنے لگیں تو مالک حوض کوثر جن کی شان میں اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر نازل ہوئی جو سلطان الانبیا سید المرسلین ساقی کوثر ﷺ ہیں' ان کا ساتھ عنایت فرما تاکہ ہم گرمی محشر سے محفوظ رہیں۔

مطلب اشعار 6: یااللہ جب سورج قیامت کے دن بیوفائی سے اپنی تپش زیادہ کر دے (اس کی گرمی سے دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگیں) تو سید بے سایہ جن کے جسم پاک کا سایہ نہیں ان کے جھنڈے لوأ الحمد کے سایہ میں جگہ عنایت فرما۔

مطلب اشعار 7: اے اللہ قیامت کے دن جب گرمی سے بدن جھلنے لگیں تو دامن مصطفےٰ ﷺ کی ٹھنڈی ہوا عطا فرما دینا۔

مطلب اشعار 8: اے رب العالمین میرے اعمال کی کتاب جب دیکھی جائے تو مخلوق کے عیب چھپانے والے غلطیوں کو پوشیدہ رکھنے والے آقا کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 9: گناہوں کا حساب دیتے وقت اے الہ العالمین جب میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں تو مصطفےٰ ﷺ کے تبسم نچھاور کرنے والے ہونٹوں کی مناجات کا ساتھ ہو۔

یا الٰہی جب حساب خندہ بیجا رلائے (10) چشم گریان شفیع مُرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں (11) ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط (12) آفتاب ہاشمی نُورُ الھدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے (13) رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں (14) قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے (15) دولت بیدار عشق مصطفےٰ کا ساتھ ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

خندہ بیجا: غلط ہنسی مذاق۔ چشم: آنکھ۔ گریان: رونے والی۔ شفیع: سفارش کرنیوالے' شفاعت کرنیوالے۔ مُرتجےٰ: جسکی امید کی جائے۔ جسکی تمنا کی جائے۔

رنگ لائیں: فتنہ برپا کریں۔ بے باکیاں: بے خوف، نڈر۔ حیا: شرم، حجاب۔ تاریک: کالا سیاہ۔ راہ: راستہ۔ صراط: وہ پل جو دوزخ کے اوپر سے گزرتا ہے بال سے باریک، تلوار سے تیز ہے۔ آفتاب: سورج۔ الہدیٰ: ہدایت کا نور۔ سر شمشیر: تلوار کی دھار۔ رب سلم: سلامتی کی دعا کرنیوالا۔ غمزدا: غم خوار۔ دعائے نیک: اچھی صحیح دعا۔ قدسیوں: مقدس فرشتے۔ لب: ہونٹ۔ آمین ربنا: اے ہمارے رب قبول فرما۔ رضا تخلص۔ خواب گراں: گہری نیند یعنی موت کے بعد زندگی۔ دولت: نصیبہ۔

مطلب اشعار 10: اے خدا جب غلط ہنسی و مذاق کی وجہ سے ہم روئیں تو شفیع روز جزا کی شفاعت کے ہم امیدوار ہیں ان پیارے مصطفےٰ ﷺ کی رونے والی آنکھوں کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 11: یاالٰہی جب میری بے خوفی رنگ دکھائے(فتنہ میں ڈالے)تو حضور ﷺ کی نیچی نظروں کی شرم و حیا کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 12: اے اللہ پل صراط کے اندھیرے راستہ پر گزر ہو تو ہاشمی سورج ہدایت کے نُور محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو۔

مطلب اشعار 13: یا الٰہی تلوار سے زیادہ تیز دھار والے رستہ پل صراط سے جب گزروں تو ربِّ سَلِّم سلامتی کی دعا کرنے والے غم خوار کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 14: یا الہ العالمین میں تجھ سے جو بھی نیک دعا مانگوں تو مقرب فرشتوں کی آمین (اس دعا کو قبول فرما) کا ساتھ ہو۔

مطلب اشعار 15: یا الٰہی جب رضا گہری نیند سے بیدار ہو تو جاگنے والے اس بامراد نصیبہ ور کو عشق مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو۔

ذریعہ قادریہ

1305ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ ابْنِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

نعت اکرم حضور سید عالم ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الف"

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا (1) نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا (2) تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا (3) آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا (4) اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں (5) خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

جود: سخاوت۔ کرم: مہربانی۔ شہ: بادشاہ۔ بطحا: مکہ مکرمہ۔ دھارے: موج دریا' بہاؤ۔ عطا: سخاوت۔ قطرہ: بوند۔ تارے: ستارے۔ سخا: جود وعطا۔ ذرہ: ریت کا چمکنے والا چھوٹا ذرہ۔ فیض: فائدہ پہنچانا۔ تسنیم: جنت میں نہر ہے۔ نرالا: انوکھا۔ تجسس: تلاش۔ اغنیا: مالدار۔ پلتے: پرورش پاتے ہیں۔ در: دروازہ۔ باڑا: خیرات تقسیم کرنے کی جگہ۔ اصفیا: صوفی کی جمع صاف دل والے۔ رستا: راستہ' راہ۔ فرش: زمین۔ شوکت: مرتبہ۔ علو: بلندی۔ خسروا: شاہانہ' خوبصورت۔ عرش: عرش اعظم' نواں آسمان۔ پھریرا: جھنڈا۔

مطلب اشعار 1: اے بطحا آپ کی سخاوت اور مہربانی کا کیا ٹھکانہ کہ کسی بھکاری نے آپ کی زبان اقدس سے انکار نہیں سنا کیا خوب کہا:

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز
مگر در اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

یعنی آپ کی زبان مبارک پر کلمہ شریف کے سوا لفظ (لا بمعنی نہیں) نہیں آیا۔

مطلب اشعار 2: آپ کی سخاوت کا ایک قطرہ ایسے ہے جیسے دریا موجیں مارتا ہے۔ آپ کے عطا کردہ ذرہ میں اتنی چمک ہے جیسے سخاوت کے تارے روشن ہو گئے۔

مطلب اشعار 3: اے کوثر و تسنیم کے مالک آپ کے فائدے پہنچانے کے انداز انوکھے ہیں کہ آپ کا دریائے فیض پیاسوں کو تلاش کرکے سیراب کرتا ہے۔

مطلب اشعار 4: مالداروں کو مال' سلطانوں کو تاج اے سخی آپ کے دروازے سے تقسیم ہوتا ہے اور آپ کی گزرگاہ راستہ میں صوفیا سر کے بل چلنا پسند کرتے ہیں۔ امام مالک نے تاحیات مدینہ منورہ میں جوتا نہیں پہنا کہ کہیں اس جگہ نہ پڑ جائے جہاں سرکار نے قدم شریف رکھا ہو' ادب یہ ہے۔ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

امام اعظم ؓ نے مدینہ پاک میں قیام کے دوران گیارہ دن تک بول (پیشاب) و براز (پاخانہ ٹٹی) وریاح کا اخراج نہیں کیا۔ مدینہ سے باہر آ

کر قضائے حاجت فرمائی۔

مطلب اشعار 5: زمین کے رہنے والے آپ کے مرتبہ کی رفعت و بلندی کو کیا جانیں۔ آپ کی شان خسروی شاہی کا جھنڈا تو عرش اعظم پر لہرا رہا ہے۔

آسماں خوان زمین خوان زمانہ مہمان (6) صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب (7) یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں (8) کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا (9) خود بجھا جائے کلیجہ مرا چھینٹا تیرا
چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف (10) تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا
آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب (11) سچے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

خوان: دسترخوان جسے بچھا کر کھانا کھاتے ہیں۔ زمانہ: زمین و آسمان کے رہنے والے۔ لقب: وصفی نام۔ مالک: ملکیت رکھنے والا۔ حبیب: دوست۔ محبوب: جس سے محبت کی جائے۔ محب: محبت کرنے والا۔ قدموں: قدم کی جمع پاؤں۔ نظروں: نظر کی جمع۔ چڑھے: بچے۔ تلوا: پاؤں کے نیچے کا تلہ۔ بحر: سمندر۔ سائل: سوال کرنے والا۔ کنوئیں: کنواں، کھوہ۔ کلیجہ: جگر۔ چھینٹا: چلو بھر پانی۔ حاکم: حکم چلانے والا۔ یاں: یہاں۔ خلاف: مخالف۔ دامن: کُرتے کا پلو۔ انوکھا: نرالا۔ ٹھنڈی: ٹھنڈک۔ تازے: تازہ۔ سیراب: جی بھر کر پانی پینا۔ دل آرا: دلوں کو آراستہ و منور کرنے والا۔ اجالا: روشنی۔

مطلب اشعار 6: تمام جہانوں کی پیدائش آپ کے لئے ہے آپ سب کے مالک مختار و صاحب خانہ ہیں۔ زمین و آسمان دسترخوان اور تمام مخلوق مہمان ہے۔ سب کی میزبانی کا شرف آپ کو حاصل جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: لولاك لما خلقت افلاك لولاك لما اظهرت الربوبية (ترجمہ) اگر اے محبوب آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا اور مزید یہ ہے کہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

مطلب اشعار 7: آپ مالک حقیقی کے محبوب دوست ہیں اس لئے میں تو مالک ہی کہوں گا کیونکہ محبوب محب میں میرا تیرا نہیں ہوتا۔

مطلب اشعار 8: اے آقا جو آپ کے قدم بوس خادم ہیں وہ کسی دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کیوں کہ آپ کے قدموں کی زیارت کے بعد اور کوئی نظر میں نہیں جچتا۔

مطلب اشعار 9: اپنی پیاس سمندر یا کنویں کے پانی سے بجھانے کا خواہاں نہیں ہوں بلکہ آپ اپنے ایک چلو پانی سے میرے کلیجہ جگر کو ٹھنڈا فرما کر میری پیاس بجھا دیں۔

مطلب اشعار 10: یہ زمانہ کا دستور ہے جو چور حاکم سے چھپتا ہے مگر بارگاہ رسالت میں اس کے برعکس ہے کہ چور نافرمان کو آپ ہی کے دامن میں پناہ ملتی ہے۔ آپ ہی اس کی سفارش فرمائیں گے جیسا کہ آپ نے فرمایا: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 11: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی، جگر تازہ دم اور روح کو سیرابی حاصل ہوتی ہے۔ اے سراج منیر (روشن سورج) آپ کا اجالا دل کو آراستہ و منور کرتا ہے۔

دل عبث خوف سے پتا سا اُڑا جاتا ہے (12) پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی (13) مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا
مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی (14) اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال (15) جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
خوار و بیمار خطا وار گنہ گار ہوں میں (16) رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

عبث: بیکار' بلاوجہ۔ خوف: دہشت۔ پتا: درخت کا پتہ۔ سایہ: مشل - پلہ: ترازو کا پلہ۔ سبک: ہو۔ بھاری: وزنی۔ بھروسا: اعتماد۔ عصیاں: گناہ۔ سولاکھ: ایک کروڑ۔ مفت: بغیر خرچ۔ پالا: پرورش۔ کام: عمل۔ عمل: کام۔ ہائے: افسوس۔ نکما: ناکارہ۔ ٹکڑوں: خیرات کا نوالہ۔ پلے: پرورش۔ غیر: دوسروں۔ ٹھوکر: قدم کی اگلی نوک۔ جھڑکیاں: ڈانٹ ڈپٹ۔ صدقہ: خیرات۔ خوار: ذلیل۔ خطاوار: مجرم' تصوروار۔ رافع: دور کرنے والے۔ نافع: فائدہ پہنچانے والے۔ شافع: بخشوانے والے۔ لقب: وصفی نام۔ آقا: مالک۔

مطلب اشعار 12: حساب محشر کے خوف سے دل بلاوجہ پتہ کی طرح لرز رہا ہے۔ اگرچہ میرے اعمال میزان میں ہلکے ہوں مگر آپ کی شفاعت تو بہت قوی ہے جسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یَا مُحَمَّد اِرْفَعْ رَاسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد ﷺ سر اٹھایئے سوال کیجئے پورا کیا جائے گا۔ شفاعت فرمایئے قبول کی جائے گی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 13: آپ کی شفاعت کے سامنے میرے گناہوں کی کیا حقیقت ہے۔ مجھ جیسے ایک کروڑ گناہ گاروں کے لئے آپ کا اشارہ ہی کافی ہے۔

مطلب اشعار 14: مفت میں پرورش کی کام کی عادت نہ ڈالی۔ اب یہ حساب لینے والے عمل کی پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ یارسول ﷺ میری خبر لیجئے میں تو آپ کا ناکارہ بدعمل امتی ہوں۔

مطلب اشعار 15: ہم نے آپ کے در کی بھیک سے پرورش پائی دوسروں کے قدموں میں نہ ڈالیئے۔ ہم آپ کا صدقہ چھوڑ کے غیروں کی ڈانٹ ڈپٹ کیوں برداشت کریں۔

مطلب اشعار 16: میں ذلیل مجرم گنہگار ہوں میرے آقا آپ تو رافع (دور کرنے والے) نافع (فائدہ پہنچانے والے) شافع (بخشوانے والے) القابات کے حامل ہیں تو میں کیوں فکر کروں۔

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے (17) محو و اثبات کے دفتر پہ ہے کوڑا تیرا
تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں (18) کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
کس کا منہ تکیئے کہاں جایئے کس سے کہیئے (19) تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا
تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا (20) تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا
موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرا بہ ناب (21) کون لاوے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

تقدیر: قسمت' بھاگ۔ بھلی: اچھی۔ محو: مٹانا۔ اثبات: ثابت کرنا۔ دفتر: رجسٹر۔ کوڑا: درہ' حکم چلتا ہے۔ میل: گناہوں کی سیاہی۔ دھلیں: صاف ہوں۔ تکیئے: دیکھیں۔ قدموں: قدم کی جمع پاؤں۔ پالا: پرورش کیا ہوا۔ اسلام: مسلمان کیا۔ جماعت: اہلسنت وجماعت میں رکھا۔

کریم: کرم کرنے والا۔ پھرنا: واپس ہونا۔ عطیہ: انعام، بخشش۔ موت: مرنا۔ ستم: غضب۔ تلخ: کڑوی۔ زہرا: خوف طاری ہونا۔ ناب: کیلا۔ نوک دانت۔ تلوؤں: پاؤں کے نیچے کا حصہ۔ غسالہ: دھون۔

مطلب اشعار 17: اے آقا اگر میری قسمت بُری ہے تو اس کو بھلی بہتر کر دیں کیونکہ قسمت بنانے بگاڑنے کے رجسٹر پر آپ کا حکم چلتا ہے۔ اقبال تو کہتے ہیں:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب ﷺ کے لئے فَتَرْضٰی فرماتا ہے کہ ہم اے محبوب آپ کو راضی کر دیں گے اور حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں ہو گا۔

مطلب اشعار 18: یا رسول ﷺ اگر آپ چاہیں تو گناہوں کی میل سے میرا دل بالکل صاف ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو کبھی میلا نہیں ہونے دیتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہیں۔

مطلب اشعار 19: غیروں کو اپنی مصیبت کیوں بتائیں کسی کے پاس کیوں جائیں دوسروں کا منہ کیوں دیکھیں میں تو آپ کا پروردہ ہوں آپ ہی کے قدموں میں مروں گا۔

مطلب اشعار 20: ہمیں آپ نے مسلمان بنایا اہلسنّت و جماعت میں رکھا۔ آپ تو کریم ہیں اور کریم عطاء کردہ انعام و بخشش واپس نہیں لیتے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

اے رب العالمین تو بھی کریم ہے اور تیرا رسول بھی کریم ہے۔ سو بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان میں ہیں۔ اب ہم کسی حالت میں مایوس و نامراد نہیں ہوں گے۔

مطلب اشعار 21: سنتا ہوں ظالم موت بہت سخت ہوتی ہے اس کے خوف سے دانتوں کو پسینہ آجاتا ہے مجھے آپ کے تلوؤں کا دھون کون لا کر دے تاکہ خوف و ہراس ہی نہ رہے۔

دور کیا جائیے بدکار پہ کیسی گزرے (22) تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا
تیرے صدقہ مجھے ایک بوند بہت ہے تیری (23) جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا
حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ (24) جوت پڑتی ہے تیری نُور ہے چھنتا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع (25) جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

بدکار: بُرے کام کرنے والا۔ در: دروازہ۔ مرے: موت آئے۔ بیکس: محتاج، بے یار و مددگار۔ تنہا: اکیلا۔ صدقہ: طفیل، خیرات۔ بوند: قطرہ۔ اچھوں: نیک۔ جام: ساغر، پیالہ، گلاس۔ چھلکتا: بھرا ہوا ٹپکنا۔ حرم: مکہ۔ طیبہ: مدینہ۔ جدھر: جس طرف۔ جوت: اجالا، چمک۔ چھنتا: شمع، سورج، چاند کی روشنی کا درخت کے پتوں سے گزر کر آنا۔ سرکار: دربار شاہی۔ رضا: امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تخلص ہے۔ شفیع: سفارشی۔ غوث: فریاد رس۔ لاڈلا: پیارا، محبوب۔

مطلب اشعار 22: میں بدکار کیوں دور جاؤں دور رہ کر کتنی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو بہتر یہی ہے کہ آپ کے در پر موت آئے۔

آپ ہی کے سامنے یہ بے کس و لاچار مرے۔

مطلب اشعار 23: آپ حوضِ کوثر پر جس دن نیکوں کو چھلکتے جام نچھاور فرمائیں گے اس دن آپ کی خیرات کی ایک بوند میرے لئے کافی ہو گی۔

مطلب اشعار 24: مکہ' مدینہ' بغداد ہم جدھر بھی نظر کریں آپ کی چمکار روشنی اور نورا نُور کی چکا چوند ہے۔

مطلب اشعار 25: یا رسول ﷺ احمد رضا آپ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والا پیش کرتا ہے جو میرا غوث بلکہ غوثوں کا غوث شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ ہے اور آپ کا پیارا محبوب بیٹا ہے۔

قصیدہ نُور

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نُور کا (1) صدقہ لینے نُور کا آیا ہے تارا نُور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نُور کا (2) مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا
بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نُور کا (3) بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نُور کا
ان کے قصر خلد سے ایک کمرہ نُور کا (4) سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نُور کا
عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نُور کا (5) یہ مثمن برج و مشکوئے اعلیٰ نُور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نُور کا (6) ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

باڑا: خیرات۔ صدقہ: خیرات۔ باغ: گلشن۔ سہانا: خوبصورت عمدہ۔ پھولا: کھلا۔ مست: متوالا' سرشار' مخمور۔ بُو: خوشبو۔ بلبلیں: مرغ چمن' خوش آواز پرندہ۔ کلمہ نور: نورانی بات' ترانہ۔ مجرا: آداب بجالانا' سلام کرنا۔ برجوں: سیارے کا مقام' آسمانی دائرے کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ان کو برج کہتے ہیں۔ قصر: محل۔ خلد: جنت۔ کمرہ: حجرہ۔ سدرہ: ساتویں آسمان پر بیری کا درخت جس کا طول و عرض مشرق و مغرب ہے جو مقام جبرئیل علیہ السلام ہے۔ پائیں باغ: محل کے نیچے صحن میں باغ۔ عرش: تخت خداوندی۔ فردوس: جنت۔ مثمن: ہشت پہلو' آٹھ کونے۔ برج: گنبد۔ مشکوئے: محل سلطانی کا بالاخانہ۔ اعلیٰ: بلند۔ بدعت: دین میں خرابی والی نئی بات۔ ظلمت: تاریکی۔ بدلا: تبدیل ہوا۔ ماہ: چاند۔ سنت: طریقہ رسول اللہ ﷺ۔ مہر: سورج۔ طلعت: نکلنا۔ بدلا: انتقام۔

مطلب اشعار 1: مدینہ طیبہ میں ہر دن صبح کو نوری سرکار سے نورانی خیرات تقسیم ہوتی ہے۔ نورانی تارا بھی نُور کی خیرات لینے اپنی نورانیت بڑھانے حاضر بارگاہ رسالت ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 2: باغ طیبہ میں ایک نورانی خوبصورت پھول کھلا ہے۔ بلبلیں اس کی خوشبو سے مست ہو کر نورانی ترانے گاتی ہیں۔

مطلب اشعار 3: اس شعر میں اعلیٰ حضرت نے علم نجوم کی اصطلاح میں نبی پاک کی توصیف فرمائی یعنی بارہویں تاریخ کو چاند نے آپ کی پیدائش پر آداب بجالا کر نورانی سجدہ پیش کیا۔ ایک چاند ہی نہیں بلکہ بارہ برجوں سے ہر نورانی ستارے نے جھک کر مجرا یعنی سلام پیش کیا۔

مطلب اشعار 4: جنت نبی پاک ﷺ کے جنتی محل کے ایک نوری کمرے کے برابر ہے اور بیری کا درخت سدرہ آپ کے پائیں باغ کے درختوں میں ایک چھوٹے سے نورانی پودے کی مثل ہے۔ ایک ادنیٰ جنتی کو جنت میں دنیا کی زمین کے برابر جگہ ملے گی تو آپ اندازہ لگائیں جنت کتنی بڑی ہو گی اور جنتوں کی جنت حضور ﷺ کے ایک کمرہ کے برابر ہو گی۔ آپ اس سے سرکار کی عظمت کا

انداز ہ لگائیں۔ بڑے مکان سے مکین کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ صلوا علیہ و آلہٖ و سلم!

مطلب اشعار 5: وہ نوری شہنشاہ عرش و جنت کا مالک و مختار ہے آپ کے جنتی محل پر ہشت پہلو نورانی بالاخانہ ہے۔

مطلب اشعار 6: ادیان سابقین میں خرابیاں پیدا ہو گئیں، کفر کی سیاہی بڑھ گئی اور نُور کی نورانیت پھیکی پڑ گئی۔ اے سنت و طریقہ ابراہیم علیہ السلام کے ماہ تاباں اور حق کے طلوع ہونے والے سورج نُور کا انتقام کفر سے لے لیجئے۔ نُور کی نورانیت دوبالا فرما دیجئے، کفر کو مٹا دیجئے، کعبہ کو اصنام سے پاک فرما دیجئے۔

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نُور کا (7) بخت جاگا نُور کا چمکا ستارا نُور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نُور کا (8) نُور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نُور کا
تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نُور کا (9) رخ ہے قبلہ نُور کا ابرو ہے کعبہ نُور کا
پشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نُور کا (10) دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نُور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نُور کا (11) سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نُور کا
بینی پر نُور پر رخشاں ہے بکہ نُور کا (12) ہے لواء الحمد پر اُڑتا پھریرا نُور کا
مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نُور کا (13) لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

ماتھے: پیشانی۔ سہرا: پھولوں کی لڑیاں جو دولہا کی پیشانی پر باندھتے ہیں۔ بخت: نصیب۔ جاگا: بیدار ہوا۔ چمکا: روشن ہو۔ گدا: بھکاری، منگتا۔ پیالہ: کاسہ، پیانہ، کٹورا۔ دن دُونا: ہر دن دگنا۔ ڈال: عطا کر دے۔ صدقہ: خیرات۔ جانب: طرف۔ رخ: چہرہ۔ قبلہ: سمت۔ ابرو: بھویں۔ کعبہ: جدھر منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ پشت: کمر۔ ڈھلکا: اوپر سے نیچے کو پھسلنا۔ شملہ: پگڑی کا سرا جس کو کمر پر ڈالتے ہیں۔ طور: پہاڑ کا نام۔ اترا: نازل ہوا۔ صحیفہ: کتاب نامہ۔ تاج: شاہی کلاہ۔ عمامہ: دستار، پگڑی۔ بول: قول، سخن، بات۔ بالا: اونچا۔ بینی: ناک۔ نور: نورانی۔ رخشاں: چمکنے والا۔ بکہ: شعلہ۔ لواء: علم، جھنڈا۔ پھریرا: جھنڈے کا کپڑا۔ مصحف: قرآن، عارض: رخسار۔ خط: داڑھی۔ شفیعہ: سفارش کرنے والا۔ سیہ کارو: گناہ گارو۔ قبالہ: تمسک، بیع نامہ۔

مطلب اشعار 7: اے جان عالم کامیابی کا سہرا آپ کی پیشانی پر بندھا آپ کی بدولت نُور کا نصیب بیدار ہوا اور نُور کا ستارا روشن ہو گیا۔

مطلب اشعار 8: اے شاہوں کے شاہ مجھ بھکاری کو ایک پیالہ نُور سے بھر کر عنایت فرمائیے۔ آپ کا نُور دن دوگنا رات چوگنا ہو۔ نُور کی خیرات کر ڈالئے۔

مطلب اشعار 9: پانچوں وقت نُور آپ کی طرف سجدہ کرتا ہے۔ آپ کا رخ انور نُور کا قبلہ اور ابروئے مبارک نُور کا کعبہ ہیں۔

مطلب اشعار 10: آپ کے سر انور کی پگڑی، عمامہ کا شملہ یعنی وہ سرا جو کمر پر لٹکا ہوتا ہے اس کو موسیٰ علیہ السلام طور سے دیکھیں وہ اس طرح ہے جیسے نورانی صحیفہ نازل ہوا ہے۔

مطلب اشعار 11: آپ کے نورانی عمامہ کو دیکھ کر سلاطین مؤدب ہو کر سر جھکا کر کہتے ہیں خدایا اس سراپا نُور کا بول بالا ہو۔

مطلب اشعار 12: نورانی ناک شریف پر نُور کا شعلہ ایسے چمکتا ہے جیسے لواء الحمد پر نورانی علم کا پھریرا اڑ رہا ہے۔

مطلب اشعار 13: چہرہ مبارک پر شفاعت کرنے والی ریش مبارک گناہ گاروں کی شفاعت کا مبارک نورانی بیع نامہ ہے۔ بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ایک یہودی نے آپ کی ریش مبارک کا ایک بال (زمین پر گرا دیکھ کر) اٹھایا تو حضور ﷺ اس کے

حق میں اللہ سے دعا فرمائی اے اللہ اس کو جمال دے۔ اس یہودی کی داڑھی سفید تھی اسی وقت سیاہ ہو گئی۔ (کنزالعمال) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (درالثمین فی مبشرات النبی الامین) میں بیان کرتے ہیں مجھ کو میرے والد شاہ عبدالرحیم نے ایک خواب بیان کیا۔ وہ مریض تھے انہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ نے حال دریافت کیا صحت کی بشارت دی اور ریش مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ والد صاحب ان موئے مبارک کی برکت سے اسی وقت شفایاب ہو گئے اور خواب سے بیدار ہو کر ان دونوں موئے مبارک کو اپنے ہاتھ میں دیکھا اور ایک موئے مبارک مجھے عطا فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نُور کا (14) مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نُور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نُور کا (15) گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نُور کا

ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نُور کا (16) کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گچھا نُور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نُور کا (17) تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نُور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نُور کا (18) ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نُور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نُور کا (19) نُور نے پایا تیرے سجدے سے سیما نُور کا

تو ہے سایہ نُور کا ہر عضو ٹکڑا نُور کا (20) سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

آب زر: سونے کا پانی۔ عارض: رخسار۔ مصحف: رخسار محبوب۔ اعجاز: معجزہ' کرشمہ۔ پیچ: حلقہ' لپیٹ۔ فدا: نثار' نچھاور۔ لمعہ: چمکار' روشنی۔ گرد: سر کے چاروں طرف۔ پھرنے: گھومنا۔ بنتا ہے: بنایا جاتا ہے۔ عمامہ: پگڑی۔ ہیبت: رعب۔ عارض: رخسار۔ تھراتا: لرزتا۔ شعلہ: چمک۔ کفش پا: پاؤں کی جوتی۔ گچھا: ایک شاخ پر چند پھول۔ شمع: موم بتی۔ مشکوٰۃ: فانوس' چراغ دان۔ تن: جسم۔ زجاجہ: کانچ' شیشہ' چملی۔ صورت: شکل' چہرہ۔ سورہ: سورت قرآن۔ میل: جو جسم کو رگڑنے سے سیاہی کالک اترتی ہے۔ کس: کتنا۔ درجہ: قدر و عزت۔ ستھرا: پاک صاف۔ پتلا: پیکر' مجسمہ۔ کورا: نیا' اچھوتا' صاف۔ کرتا: قمیض۔ خاک: زمین کی مٹی۔ ماتھا: پیشانی۔ سیما: چاندی۔ سایہ: چھانوں' ظل۔ عضو: بدن کا حصہ۔ ٹکڑا: جزو' حصہ۔

مطلب اشعار 14: رخسار محبوب پر نورانی پسینہ سونے کے پانی کی طرح چمکتا ہے جیسے اس معجز نما رخسار پر نورانی سونا چڑھا دیا ہے۔

مطلب اشعار 15: نُور کی روشنی نچھاور ہونے کے لئے سر کے گرد اس طرح حلقہ بناتی ہے جیسے نوری عمامہ کو سر کے گرد اگرد گھما کر باندھا جاتا ہے۔

مطلب اشعار 16: نورانی شعلہ رخسار پاک کے رعب سے لرز کر نعلین پاک (پاپوش) پر گر کر نورانی پھولوں کا گچھا بن جاتا ہے۔

مطلب اشعار 17: آپ کا قلب (دل) موم بتی کی طرح روشن و منور ہے جسم پاک مثلاً فانوس دل کو ڈھانپے ہوئے ہے اور سینہ مبارک مثل شیشہ چمک رہا ہے۔ آپ کے چہرہ منور کی تعریف میں سورت نُور نازل ہوئی ہے۔

مطلب اشعار 18: آپ کا جسم پاک میلا ہونے سے کس قدر منزہ صاف و ستھرا ہے کہ جس کپڑے کو آپ استعمال فرماتے ہیں وہ نیا ہی رہتا ہے' میلا یا پرانا نہیں ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دسترخوان تھا جس سے سرکار ابد قرار ﷺ نے دست مبارک اور چہرہ پاک صاف کر لیا تھا۔ وہ جب میلا ہو جاتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کو جلتے تنور میں ڈال کر صاف کر لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے میرے محبوب نے اس کو چھوا ہے

اسے آگ نہیں جلا سکتی تو جن صحابہ نے آپ سے مصافحہ کیا، گلے ملے، معانقہ کیا ان کو آگ کیسے جلا سکتی ہے۔

مطلب اشعار 19: نُور آپ کے روبرو زمین پر سجدہ کے لئے پیشانی جھکاتا ہے۔ آپ کو سجدہ کرنے کی وجہ سے نُور نے چاندی جیسی نورانیت پائی۔

مطلب اشعار 20: نُور آپ کے خدا کے سایہ ہیں آپ کے جسم کا ہر حصہ نورانی ہے آپ نوری سایہ ہیں اور سایہ کا سایہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ اس لئے نہیں رکھا کہ کوئی دشمن کافر میرے محبوب کے سایہ کی بھی توہین نہ کرسکے۔ آپ کے سایہ پر بہ نیت توہین کرنے کے لئے پاؤں نہ رکھے۔

کیا بنا نام خدا اسراء کا دولہا نُور کا (21) سر پہ سہرا نُور کا بر میں شہانہ نُور کا
بزم وحدت میں مزا ہو گا دوبالا نُور کا (22) ملنے شمع طور سے جاتا ہے اِکہؔ نُور کا
وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نُور کا (23) قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نُور کا
یہ کتاب کُن میں آیا طرفہ آیۂ نُور کا (24) غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

اسریٰ: شب معراج۔ سہرا: پھولوں کی لڑیاں جو شادی کے دن دولہا کے سر پر باندھتے ہیں تاکہ نظر نہ لگے۔ بر: پہلو، جسم۔ شہانہ: شاہی عبا۔ بزم: مجلس، محفل۔ وحدت: یکتائی، ایک ہونا، ثانی نہ ہونا۔ مزا: لذت، ذائقہ۔ دوبالا: دونا، دوگنا۔ شمع: موم بتی۔ طور: پہاڑ کا نام جس پر موسیٰ علیہ السلام کے لئے تجلی فرمائی تھی۔ اکہ: لیمپ، دیا، چراغ۔ وصف: خوبی، تعریف۔ رخ: چہرہ۔ حوریں: حسین و جمیل عورتیں جو جنت میں جنتیوں کی بیویاں ہوں گی۔ ترانہ: نغمہ، گیت۔ بینوں: بین کی جمع ایک قسم کا باجا جو منہ سے بجایا جاتا ہے۔ لہرا: نغمہ لَے اور سُر۔ کُن: حکم خدداندی ہو جا ——— طرفہ: عمدہ، انوکھا۔ آیہ: آیت۔ غیر قائل: مخالف، تسلیم نہ کرنے والا۔

مطلب اشعار 21: اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے شب معراج نورانی دولہا کیا خوب سجا بنا سنورا ہے کہ سر مبارک پر نورانی سہرا جسم منور پر نورانی شاہانہ لباس۔

مطلب اشعار 22: اللہ وحدہ لاشریک کی نورانی محفل میں لطف اس وقت دوچند ہوا ہو گا جب نور مصطفوی نور الٰہی سے ملاقی ہوا ہو گا اس ملاقات کا عالم کیا ہو گا۔ وہ پُرلطف نورانی منظر کیسا ہو گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعہ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا

O

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

O

سراغ اَیْنَ و مَتٰی کہاں تھا، نشان کیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی O عبد و معبود کی اس ملاقات کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

نے مختلف طرق انوکھے بے مثل انداز سے بیان فرمایا جیسا کہ اوپر کے اشعار سے ظاہر ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے شریعت' طریقت' معرفت کو مدنظر رکھ کر واقعہ معراج بیان فرمایا۔

مطلب اشعار 23: حوران جناں چہرہ پاک کی خوبیوں کا گیت گاتی ہیں اور قدرتی بینوں (آواز الست) میں نورانی نغمہ سرخیہ دل کش عجیب انداز سے بجا رہا ہے۔

مطلب اشعار 24: کلام ربانی میں آیت نور عجیب انداز سے نازل ہوئی کہ غیر قائل (آپ کو نوری نہ ماننے والا) نور سے معنی ہی نہ سمجھ پایا۔ آپ کے نوری ہونے کا منکر ہو گیا۔ حالانکہ ارشاد خداوندی ہے: لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○ "تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا اور ظاہر کتاب۔" کسی کتاب کو پڑھنے کے لئے آنکھ کی روشنی اور ایک دوسری روشنی سورج' چراغ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن کو سمجھنے کے لئے نور مصطفےٰ ﷺ کی ضرورت ہے۔ حضور کے سمجھائے بغیر قرآن نہیں سمجھا جا سکتا۔ خَیْطِ اَبْیَضْ وَاَسْوَدْ والا واقعہ اس کا شاہد ہے۔ صحابہ کو سمجھنے میں دشواری ہوئی۔ جو عقل کا اندھا کہتا ہے جسم نور نہیں ہو سکتا ہم پوچھتے ہیں آنکھ کی پتلی جسم ہے یا نہیں تو جواب ہو گا جسم ہے تو بتائیں اس میں نور کہاں سے آیا یہ اس قادر مطلق کی قدرت ہے کہ اس نے پتلی کو نور بنا دیا جو پتلی کو نور بنا سکتا ہے وہ پورے جسم کو بھی نور بنا سکتا ہے۔ آنکھ نمک اور پانی کا مرکب ہے حالانکہ نمک پانی میں قائم نہیں رہتا مگر وہ قادر مطلق جس کو جہاں چاہے قائم کر دے۔ اگر کوئی اس کی قدرت کا منکر ہے تو کافر ہے اگر اقرار کرتا ہے تو ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسم مصطفےٰ ﷺ کو مکمل نور بنایا تھا اسی لئے آپ کے جسم پاک کا سایہ نہ تھا اور آپ فرماتے ہیں۔ جیسے میں آگے سے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے سے دیکھتا ہوں اپنے رکوع سجدہ اچھی طرح ادا کیا کرو۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا (25) مَنْ رَاٰی کیسا یہ آئینہ دکھایا نور کا
صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا (26) شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا
پڑتی ہے نوری بھرن امڈا ہے دریا نور کا (27) سر جھکا اے کشت کفر آتا ہے اہلا نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا (28) تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا
فتح ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا (29) تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا (30) نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا (31) ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

دیکھا نہ بھالا: جانچ پڑتال نہ کی۔ مَنْ رَاٰنِیْ: جس نے مجھے دیکھا۔ ترجمہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ مژدہ: بشارت' خوشخبری۔ تیرہ: سیاہ' کالی رات۔ دھڑکا: خوف' ڈر۔ بھرن: موسلادھار تیز بارش۔ امڈا: جوش مارا۔ دریا: پانی کی وہ دھار جو پہاڑ سے جاری ہو۔ کشت: کھیتی باڑی۔ اہلا: تعلق رکھنے والا۔ ناریوں: دوزخیوں۔ دور: زمانہ۔ جل: غضب ناک سوختہ۔ ٹھنڈا: سرد' خنک۔ کلیجا: جگر۔ فتح: رد کرنا' ختم کرنا۔ ادیاں: دین کی جمع مذہب۔ قبضہ: قابو میں کرنا۔ بٹھایا: بٹھانا' قائم کرنا۔ تاجور: صاحب تاج' بادشاہ۔ کچا: پختہ۔ علاقہ: ضلع۔ حلقہ: حکومت۔ گدا: منگتا' فقیر۔ توڑا: تھیلی روپیوں سے بھری ہوئی۔ توڑا: قحط' قلت' ٹوٹا' کمی۔ بھیک: خیرات۔ کاسہ: کچکول' کشکول' پیالہ۔ ماہ نو: نئے چاند۔ طیبہ: مدینہ منورہ۔ بٹتا: تقسیم ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 25: دیکھنے والوں نے آپ کے نورانی ہونے کی تحقیق و جستجو جانچ پڑتال نہیں کی ورنہ آپ نے تو مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کا شیشہ دکھا کر اپنے آپ کو نورانی ثابت کر دیا تھا۔

اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وہی نُورِ حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں

مطلب اشعار 26: نُور کی خوشخبری سچی تھی کہ اس نے کفر کی تاریکی کو صبح کے اُجالے میں بدل دیا اور اندھیری رات کو یہ خوف شام ہی سے تھا کہ اب نُور کا غلبہ ہونے والا ہے۔

مطلب اشعار 27: نُور کی موسلادھار بارش ہو رہی ہے نُور کا جوش مارتا ہوا دریا جاری ہے۔ اے کفر کی کھیتی تو اپنا سر جھکا لے نُور سے تعلق رکھنے والا آتا ہے۔

مطلب اشعار 28: جہنمیوں کا دور دورہ تھا نُور کا دل غضب ناک ہو کر جل رہا تھا۔ نُور نے جب آپ کو دیکھا تو اس کا جگر ٹھنڈا ہو گیا کہ اب کفر کا زمانہ ختم ہوا اسلام کا دور شروع ہوا۔

مطلب اشعار 29: قدیم دینوں کو منسوخ فرما کر منور اسلام کے قبضہ کو قائم فرمایا سلطان دو جہاں ﷺ نے اسلامی نورانی حکومت کو پختہ و مضبوط فرما دیا۔

مطلب اشعار 30: جس فقیر کو دیکھو سرکار کے در دولت سے روپوں سے بھری ہوئی ہمیانی (تھیلی) لے کر جاتا ہے۔ یہ نورانی سرکار ہے ان کے یہاں نُور کی فراوانی ہے تھوڑ اور کمی کا سوال ہی نہیں۔

مطلب اشعار 31: اپنا کشکول گدائی بڑھا کر سرکار سے جلدی بھیک لے لے۔ اے نئے چاند طیبہ میں نورانی مہینہ تقسیم ہو رہا ہے۔

ان کے ہوتے دیکھ نازیبا ہے دعویٰ نُور کا (32) مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ نُور کا
یاں بھی داغ سجدہ طیبہ سے تمغا نُور کا (33) اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نُور کا
شمع شاں ایک ایک پروانہ ہے اس بانُور کا (34) نُور حق سے لُو لگائے دل میں رشتہ نُور کا
انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نُور کا (35) چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نُور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا (36) تو ہے عین نُور تیرا سب گھرانا نُور کا
نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا (37) ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نُور کا
کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نُور کا (38) مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

نازیبا: بدنما' غیر موزوں' بے میل' لاحاصل۔ دعویٰ: استحقاق' خواہش۔ مہر: سورج۔ یاں: یہاں۔ ذروں: چھوٹے چھوٹے ریت کے اجزاء۔ مچلکہ: اقرار نامہ' عہد نامہ۔ داغ: پیشانی پر سجدے کا نشان' گٹہ۔ تمغا: عزت کا نشان جیسے نشان حیدر' بلا۔ قمر: چاند۔ ماتھے: پیشانی۔ ٹیکا: پیشانی پر نشان' عورتیں سونے کا گول زیور ماتھے پر لٹکاتی ہیں۔ شمع: موم بتی۔ شاں: ان کی۔ پروانہ: شمع پر قربان ہونے والا پتنگہ' پَر دار کیڑا۔ لو: دل کا توجہ سے خیال کرنا۔ رشتہ: تعلق' قربت۔ انجمن: مجلس' محفل۔ انجم: ستارے۔ بزم: مجلس۔ حلقہ: احاطہ' ہالہ۔ جھرمٹ: ہجوم' گروہ' بکل۔ ہالہ: دائرہ' چکر جو برسات میں چاند کے گرد ہوتا ہے' پوش۔ نسل: آل اولاد۔ عین: ذات ہو بہو' بالکل' جوہر۔ گھرانا: خاندان۔ سرکار: دربار شاہی۔ دوشالہ: چادروں کا جوڑا مراد دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا و کلثوم رضی اللہ عنہا جو یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ذوالنورین: دو نُور والے سے

بھی یہی مراد ہے۔ جوڑا: دو چیزیں ایک جیسی۔ پردے: حجاب' اوجھل۔ آئینہ: شیشہ۔ اندھا: دھندلا' غیر شفاف' میلا۔ نگینہ: جواہرات' قیمتی پتھر۔

مطلب اشعار 32: کسی کو آپ کی موجودگی میں نوری ہونے کا دعویٰ کرنا غیر موزوں بے محل ہے۔ اے سورج مدینہ منورہ سے ذروں کو نوری ہونے کا اقرار نامہ لکھ دے۔

مطلب اشعار 33: اے چاند صرف تیری پیشانی پر نورانی نشان تعجب خیز نہیں ہے بلکہ طیبہ کی سرزمین پر سجدہ کرنے سے پیشانی پر جو نشان پڑتا ہے وہ عزت کا نورانی تمغہ ہے۔

مطلب اشعار 34: انبیاء سابقین کی نورانی شمعیں شمع نُور مصطفےٰ ﷺ کی پروانہ ہیں اور نُور محمد رسول اللہ ﷺ نُور الٰہ سے لگائے دل میں نُور سے تعلق برقرار رکھے ہوئے ہے۔

مطلب اشعار 35: آپ کے اصحاب ستارے ہیں اور محفل کو نُور نے احاطہ کیا ہوا ہے جیسے چاند پر تاروں کے ہجوم سے نورانی ہالہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے: اَصْحَابِیْ کَنُجُومٍ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں جس کی اقتداء' پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ تمام صحابہ ثقہ ہیں' قابل تقلید ہیں۔ ان کو گالی دینے والا گمراہ ہے۔ ارشاد فرمایا جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔

مطلب اشعار 36: اے آقا آپ کی آل پاک کا بچہ بچہ نورانی ہے آپ خالص نُور ہیں آپ کا تمام خاندان نورانی ہے۔

مطلب اشعار 37: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفانؓ کو بارگاہ رسالت سے نورانی دو چادریں عطا کی گئیں یعنی آپ کے عقد میں یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ و حضرت کلثومؓ حضرت عثمانؓ کے عقد میں آئیں۔ اے عثمان ذوالنورین آپ کے لئے یہ انتہائی مبارک نورانی جوڑا ہے آپ کو مبارک ہو۔

مطلب اشعار 38: کس کے اوجھل ہونے نے نوری آئینہ کو اندھا غیر شفاف کر دیا تمام نوری جواہرات چشم بینا (دیکھنے پڑھنے والی آنکھیں) تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نُور کا (39) مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نُور کا
تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نُور کا (40) تم سے چھپ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا
قبر انور کہئے یا قصر معلّٰی نُور کا (41) چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نُور کا
آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نُور کا (42) تاب ہے بے حکم پَر مارے پرندہ نُور کا
نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نُور کا (43) مر کے اوڑھے گی عروس جاں دوپٹا نُور کا
تاب مہر حشر سے چونکے نہ کشتہ نُور کا (44) بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نُور کا
وضع واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نُور کا (45) یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

تابشیں: نُور کا فروغ' اجالا۔ تڑکا: پو پھٹنا' صبح صادق۔ مہر: سورج۔ خاصہ: کافی خوب۔ دھند: غروب آفتاب کے بعد مغرب کی سیاہی۔ مقابل: سامنے' روبرو۔ پہروں: گھنٹوں۔ بڑھتا: زیادہ ہونا۔ چھپ: پوشیدہ۔ منہ نکل آیا: چہرہ اتر گیا' کمزور لاغر دبلا ہو گیا۔ ذرا سا: بہت کم چھوٹا۔ قبر انور: نورانی قبر۔ قصر: محل۔ معلّٰی: بلند' بزرگ' عالی مرتبہ۔ چرخ: آسمان۔ اطلس: چمکیلا' چمکدار۔ سادہ: صاف۔ سا: مثل۔ قبہ: گنبد' کلس۔ در: دروازہ۔ پہرا: محافظ' دربان' چوکیداری۔ تاب: طاقت' مجال۔ بے حکم: بغیر اجازت۔ پَر مارے: اڑنے کی کوشش کرے۔ پرندہ: اڑنے والے جانور سے مراد نورانی فرشتہ ہے۔ نزع: جان کنی' روح نکلنے کا وقت۔ لوٹے گا: لوٹ پوٹ ہو گا۔ خاک در پہ: دروازے کی خاک پر۔ شیدا: عاشق'

دیوانہ۔ عروس: دلہن۔ دوپٹا: چادر' اوڑھنی' دوپٹہ۔ تاب: چمک' روشنی۔ مہر: سورج۔ حشر: روز حساب۔ چونکے: جاگے' بیدار ہو۔ کشتہ: قتل کیا ہوا' مارا ہوا۔ بوندیاں: قطرے' چھینٹا۔ چھینٹا: چھپکا' ہلکی بارش۔ وضع: بناوٹ۔ واضع: بنانے والا۔ صورت: تصویر' چہرہ۔ معنی: مقصد' مطلب۔ یوں: اس طرح۔ مجازاً: مراداً' فرضاً۔ کلمہ: بات۔

مطلب اشعار 39: اب وہ نُور کا فروغ نورانی صبح کا اجالا کہاں' سراج منیر چمکتے سورج نے غروب ہو کر (وصال فرما کر) نُور کی نورانیت کو اچھا خاصا دھندلا کر دیا۔

مطلب اشعار 40: آپ کے روبرو (سامنے) چاند کی نورانیت بڑھتی رہتی تھی آپ کے پردہ (وصال) فرمانے کے بعد نُور کا چہرہ اتر کر زرد سا رہ گیا یعنی وہ چمک دمک باقی نہیں رہی۔

مطلب اشعار 41: آپ کے مزار مقدس کو قبر انور کہیں یا بلند و بالا نورانی محل کہیں یا چمکدار آسمان کہیں یا نورانی صاف ستھرا سادہ سا گنبد کہیں۔

مطلب اشعار 42: دروازے پر نُور کا پہرہ ہے نظر نہیں ٹھہرتی' خیرہ ہو جاتی ہے۔ نوری فرشتہ آپ کی اجازت کے بغیر اڑے اس میں یہ طاقت کہاں ہے۔

مطلب اشعار 43: نُور کا شیدائی بوقت جان کنی آپ کے در کی خاک پر لوٹ پوٹ ہو کر مرے گا اور جان کی دلہن مرنے کے بعد جسم سے نکل کر نورانی چادر اوڑھے گی۔

مطلب اشعار 44: نُور کا مقتول قیامت کے دن سورج کی چمک اور گرمی سے (جب کہ سورج سوا نیزے پر ہو گا) بھی بیدار نہ ہو گا جب تک رحمت کی نورانی بارش اس پر نہ برسے گی۔

مطلب اشعار 45: بنانے والے نے اپنی بناوٹ میں آپ کی شکل مبارک ذات مبارک کو نُور فرمایا: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرًا "اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نُور آیا" اس لئے آپ کے جسم پاک کے ہر عضو کو نُور کہہ سکتے ہیں بلکہ آپ مجسم نُور ہیں۔ ہر بچہ کی ناف ہوتی ہے۔ جس سے حیض کا خون بچہ کی خوراک بنتا ہے مگر آپ کے ناف کا نشان تھا ناڑ نہ تھی جس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق خاص طریقہ پر فرمائی تھی۔ حیض کا خون آپ کی خوراک نہیں بنایا۔ مصطفےٰ پاک کو اللہ پاک نے پاک بنایا۔ آپ جب پیدا ہوئے تو جیسے بچہ پیدا ہوتے ہیں خون میں لتھڑے ہوئے' آپ پیدا ہوئے بالکل صاف آپ پر خون کا کچھ اثر نہ تھا۔ آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا: رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ اے رب میری اُمت کو بخش دے۔ آپ مختون پیدا ہوئے۔ آپ کے نوری جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اس لئے وہ ہر پاک و ناپاک پر بیٹھتی ہے آپ کے جسم پاک سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ آپ جس راستہ سے گزر جاتے وہ راستہ منور معطر ہو جاتا۔ حضرت صدیقہ ؓ فرماتی ہیں شب تار میں آپ کے دانتوں سے نوری شاعیں نکلتی تھیں۔ میں اس روشنی سے سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نُور کا (46) اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نُور کا
یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نُور کا (47) بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نُور کا
سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال (48) ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نُور کا
تاب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول (49) نو بہاریں لائیں گی گرمی کا جھلکا نُور کا
ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے (50) حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نُور کا
سبزۂ گردوں جھکا تھا بہر پا بوس براق (51) پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نُور کا

تاب سم سے چوندھیا کر چاند انہیں قدموں پھرا (52) ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

انبیاء: نبی کی جمع۔ اجزاء: جز کی جمع حصہ۔ بالکل: تمام۔ جملہ: کل کا کل' پورے کا پورا۔ علاقے: نسبت' تعلق۔ مہر: سورج۔ ماہ: چاند۔ اطلاق: وارد کرنا' بولا جانا۔ بھیک: وہ چیز جو خیرات میں ملے۔ استعارہ: مانگ لینا حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا تعلق۔ سرگیں: سرمہ لگی ہوئی۔ حریم: جس کو اللہ نے عزت دی ہو۔ مشکیں: مشک والا (کستوری)۔ غزال: ہرن۔ فضائے: وسعت' فراخی۔ لامکاں: جہان چھے جہات (1)اوپر (2)نیچے (3)دائیں (4)بائیں (5)آگے (6)پیچھے نہ بولا جا سکے۔ رمنا: گھومنا پھرنا' سیر کرنا۔ تاب: چمک' نور۔ حسن گرم: حسن کی گرمی۔ کھل: شگفتہ ہونا۔ کنول: دریائی پھول' نیلوفر۔ نوبہار: موسم بہار کا شروع' بسنت رت۔ جھلکا: پرتو' عکس' جلوہ' جھلک۔ ذرے: چھوٹے چھوٹے باریک اجزاء۔ مہر: دوستی' محبت' اتحاد۔ قدس: پاک' متبرک۔ توسط: واسطے سے۔ حد: کنارا۔ وسط: درمیانی حصہ۔ صغریٰ: سب سے چھوٹی چیز (علم منطق میں شکل کا پہلا قضیہ)۔ کبریٰ: سب سے بڑی چیز (شکل کا دوسرا قضیہ)ہ سبزہ گردوں: سبزی مائل آسمان۔ بہر: واسطے۔ پابوس: قدم چومنا' خوشامد کے لئے پاؤں چھونا۔ براق: گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا جنتی چوپایہ' جانور ہے جس پر حضور معراج کی شب سوار ہو کر گئے۔ کوڑا: چابک' درہ' تازیانہ۔ تاب: چمک۔ سم: کھر۔ چوندھیا: آنکھیں روشنی کی تاب نہ لا سکیں۔ انہیں قدموں: واپسی۔ چھلاوا: شوخ و طرار چلبلا معشوق۔

مطلب اشعار 46: انبیاء علیہم السلام آپ کے نُور کا حصہ ہیں۔ آپ مکمل نُور ہیں اس نسبت سے ان کو نُور بولنا نورانی کہنا درست ہے۔

مطلب اشعار 47: چاند و سورج کو جو نُور کہا جاتا ہے حقیقتاً یہ آپ کے نام کی خیرات ہے جو آپ کی نورانیت سے نُور مانگ کر نورانی و روشن ہوئے ہیں۔ آپ سے فرمایا: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ کُلُ الْخَلائِقِ مِنْ نُوْرِیْ اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے میرا نُور پیدا فرمایا اور میرے نُور سے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔

مطلب اشعار 48: اللہ کا دیدار کرنے والی مشک والے ہرن کی آنکھ جیسی سرمئی آنکھیں جن کی نورانی نظر لامکاں کی وسعتوں میں گھومتی ہیں۔ ابن عباس سے بیہقی نے روایت کیا حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں دن کے اُجالے کی طرح دیکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔ فرمایا قیامت تک جو کچھ ہو گا اس کو اس طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو۔ فرمایا: رَئیتَ رَبِّیْ عِنْیِ میں نے اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ قرآن فرماتا ہے: ما ذاع البصر آنکھ نہیں جھپکی۔ ابن عباس' قتادہ' انس' عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے تجلی دیکھی تھی تو ان کی آنکھ اندھیری رات میں تین فرسخ دور پہاڑ پر چیونٹی چلتی دیکھ لیا کرتے تھے اور محبوب خدا نے رب کو دیکھا تو ان کے دیکھنے کی کیا حد ہو گی جس نے لامحدود ہی دیکھ لیا۔

مطلب اشعار 49: آپ کے حسن کی گرمی و چمک سے دل پان پھول (نیلوفر) کی مثل کھل جائیں گے۔ موسم بہار کی ہلکی گرمی نورانی جلوہ بکھیر دے گی۔

مطلب اشعار 50: ادنیٰ انسان نے آپ کے واسطے سے اللہ تعالٰی کی پاک دوستی و قرب حاصل کیا آپ حد اوسط ہیں آپ نے صغریٰ (انسان) کو نورانی کبریٰ یعنی اللہ تعالٰی سے واصل کر دیا۔ اس شعر میں اعلیٰ حضرت نے منطق کی اصطلاح کو استعمال فرمایا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ادھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

مشدد پہلے حرف سے بھی ملتا ہے اور بعد کے حرف سے بھی ملتا ہے اسی طرح آپ ہیں کہ اِدھر انسانوں میں شامل ہیں اُدھر اس مقام پر جلوہ افروز ہیں کہ جبریل کہتے ہیں:

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

مطلب اشعار51: آپ کے براق کے پاؤں چومنے کو نیلا آسمان جھکا تو اس کی کمر پر نورانی کوڑا پڑا آج تک کمر سیدھی نہ کر سکا۔

مطلب اشعار52: آپ کے براق تیز رو کے سم کی چمک سے چاند کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ الٹے قدموں واپس ہونے لگا تو بجلی نے ہنس کر کہا اے چاند تو نے دیکھا تیز و طرار نورانی محبوب کی سواری کے سم کی چکار ایسی ہوتی ہے کہ اس پر نظر نہیں ٹھہرتی۔

دید نقش سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ (53) پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نُور کا
عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند (54) پڑ گیا سیم و زر گردوں پہ سکہ نُور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں (55) کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نُور کا

قطعہ

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک (56) حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نُور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں (57) خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نُور کا
ک گیسوۂ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص (58) کھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نُور کا
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نُور ہے (59) ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نُور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

دید: دیکھنے۔ نقش: نشان۔ سم: ٹاپ، گھوڑے کا پاؤں۔ پتلیاں: پتلی کی جمع آنکھ کا تل۔ تماشا: نظارہ، لطف، کھیل۔ عکس: فوٹو، مجلا چیز۔ سم: کھر۔ چار چاند: مرتبہ، عزت دینا، رونق دوبالا کرنا۔ سیم: چاندی۔ زر: سونا۔ گردوں: آسمان۔ سکہ: ٹھپا، مہرشاہی۔ مہد: گہوارہ، پنگوڑا۔ اشاروں: ایما، کنایہ۔ کھلونا: بچوں کے کھیلنے کی چیز۔ مشابہ: مثل، مانند، جیسا۔ سبطین: سبط نواسہ بیٹی کی اولاد سبطین دو نواسے۔ جاموں: لباس۔ نیا: پارسائی، ایمانداری، پرہیزگاری۔ عیاں: ظاہر، کھلا ہوا۔ توام: دو بچے جو ایک ساتھ پیدا ہوں۔ دو ورقہ: کاغذ کے دو ورق۔ گیسوہ: بال۔ دہن: منہ۔ ابرو: بھنویں۔ کھیعص: حروف مقطعات۔ فیض: فائدہ، سخاوت۔ غزل: وہ نظم جس میں حسن جمال، فراق و وصال، فنا و معرفت، نصیحت کے کم از کم پانچ اور زیادہ اکیس ورنہ طاق شعروں کی شرط ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اس قصیدہ میں 59 شعر تحریر فرمائے ہیں جو طاق ہیں۔ قصیدہ: تعریف یا برائی میں لکھی جائے اول بیت کے دونوں مصرعے اور باقی اشعار کے مصرعے ثانی ہم قافیہ و ردیف ہوں، کم از کم پندرہ شعر ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے اس قصیدہ میں "47" اشعار کے مصرع اول و ثانی کا ردیف قافیہ ایک رکھا ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت کے تبحر علمی کا اعجاز ہے۔ پھر بھی اس کی نسبت اپنے پیرزادے کی طرف فرما دی۔

مطلب اشعار53: کھر کے نقش کو دیکھنے کے لئے نگاہ سات پردوں سے باہر آئی تو آنکھ کی پتلیاں بولیں نُور کا کیسا لطیف نظارہ نظر آیا ہے۔

مطلب اشعار54: براق کے کھر کی مجلد چمک نے چاند و سورج کی رونق کو دوبالا کر دیا اور آسمان کے سونے (سورج) اور چاندی (قمر) پر نُور کی مہر ثبت ہو گئی۔

مطلب اشعار 55: سرکار دوعالم ﷺ زمانہ طفلی میں چاند سے کھیلتے تھے۔ چاند آپ کی انگلی کے اشارہ پر چلتا تھا۔ یہ نوری کھلونا آپ کے اشاروں پر کیا خوب چلتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے:

آپ کے ایک اشارہ پر ہے عالم کا نظام
یعنی شق قمر انگشت کی انگڑائی ہے

مطلب اشعار 56: حضرت امام حسنؓ حضور ﷺ کے سر سے سینہ تک مشابہ تھے اور حضرت امام حسین سینہ سے پائے مبارک تک مشابہ تھے۔ دونوں نواسوں کے حسین اجسام پرہیزگاری اور پارسائی کے نوری لباسوں میں ملبوس تھے۔

مطلب اشعار 57: دونوں امامین کے ملنے سے نبی پاک کی شکل بنتی ہے جیسے دو نورانی صفحوں پر توام کے رسم الخط میں اور نبی پاک ﷺ کی تصویر کو کھینچا گیا ہے۔

مطلب اشعار 58: قرآن پاک میں کھیعص جو نازل ہوا ہے اس کی مراد یہ ہے کہ "ک" سے آپ کے گیسو مبارک ہیں' "ہ" سے مراد دہن مصطفےٰ ﷺ ہے' "ی" کی مراد ابرو پاک ہیں' "ع ص" سے مراد آنکھیں ہیں تو کھیعص سے آپ کا چہرہ منور مراد ہے جیسے (الم) میں "ا" سے اللہ "ل" سے جبرائیل "م" سے محمد ﷺ مراد ہے۔ جب جبرائیل امین حروف مقطعات لے کر تشریف لائے اور سرکار کی خدمت میں پڑھ کر سنائے تو آپ نے فرمایا عَلِمۡتُ میں نے جان لیا ان حروف میں خصوصی پیغام ہیں جن کو اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے۔ باقی مطالب تراجم ذہنی مرادی ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم!

مطلب اشعار 59: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اے رضا یہ میرے پیر طریقت کے فرزند قبلہ نوری میاں کا نورانی فیض ہے کہ میری غزل نوری قصیدہ ہوگئی ہے۔

نعت ﷺ

مہر ہے مشعلہ افروز شبستاں کس کا	(1)	ماہ ہے پرتوہَ شمۂ ایواں کس کا
سنبل آشفتہ ہے کس گل کے غم گیسو میں	(2)	دیدۂ نرگس بیمار ہے حیراں کس کا
تو نیاز سبق شمسیہ ہے شمس منیر	(3)	نُور آموز ہے یا رب یہ دبستاں کس کا
کیوں نہ گلشن مری خوشبوئے دہن سے مہکے	(4)	باغ عالم میں میں بلبل ہوں ثنا خواں کس کا
آنکھ خورشید قیامت کی جھپکنے جو لگی	(5)	پردہ افگن ہوا یہ چہرہ تاباں کس کا
زندہ مُردہ ہوئے سکان عدم چونک پڑے	(6)	دوش بردوش قیامت ہے یہ ہجراں کس کا
ہر سحر عرش سے ہے مرشد شہ کا یہ خطاب	(7)	کیا خبر تجھ کو نہیں میں ہوں شبستاں کس کا
آئینہ دار ہے آئینہ میری حیرت کا	(8)	جلوہ گر دل میں ہے عکس رخ تاباں کس کا
ہمہ تن چشم کی صورت ہے بدن سے پیدا	(9)	منتظر ہے یہ الٰہی دل حیراں کس کا
آفت جان عنا دل ہے ترا حسن اے گل	(10)	رنگ اڑایا ہے یہ اے جان گلستاں کس کا

مشکل الفاظ کے معنی:

مہر: سورج۔ مشعلہ: موم بتی۔ افروز: روشن کرنا۔ شبستان: سونے کی جگہ۔ ماہ: چاند۔ پرتوہ: روشنی' چمک' نور۔ شمہ: گول سنہری چاند جو کلس پر

لگاتے ہیں۔ ایواں: محل۔ سنبل: خوشبودار گھاس' بالچھڑ۔ آشفتہ: پریشان' حیران۔ گل: پھول۔ گیسو: کاکل' لٹ' سر سے لٹکے ہوئے بال۔ دیدہ: آنکھ۔ نرگس: پھول اندر سے زرد باہر سفید' آنکھ کی طرح مجازاً محبوب کی آنکھ۔ حیراں: ہکابکا' پریشان۔ نیاز: تمنا' آرزو' خواہش۔ سبق: آگے بڑھنا۔ شمس: سورج۔ شمس منیر: روشن سورج۔ آموز: انا لیبق ۔ دبستان: مکتب' ابتدائی مدرسہ۔ گلشن: باغ' چمن۔ دہن: منہ۔ مہکے: بھینی بھینی خوشبو۔ باغ عالم: دنیا کے باغ میں۔ بلبل: مرغ چمن' خوش آواز پرندہ۔ ثناخواں: تعریف و توصیف کرنے والا۔ خورشید: روشنی و سورج۔ قیامت: روز محشر اٹھنا۔ جھپکنے: آنکھ کا کھلنا اور بند ہونا۔ پردہ: حجاب' چلمن' نقاب۔ افگن: ڈالے ہوئے۔ تاباں: روشن چمکتا ہوا۔ زندے: جیتا' ذی حیات۔ مردہ: مرا ہوا۔ سکان: رہنے بسنے والے۔ عدم: ناپید' نیستی۔ چونک: سوتے سوتے اچھل پڑنا' ہوشیار چوکنا ہو جانا۔ دوش: گناہ' پاپ۔ بردوش: کاندھے پر۔ قیامت: روز محشر۔ ہجراں: مفارقت' جدائی۔ سحر: تڑکا' صبح صادق۔ عرش: تخت خداوندی۔ مرقد: جائے آرام' قبر۔ شہ: بادشاہ دوعالم۔ خطاب: مخاطب کرکے بات کرنا۔ شبستان: سونے' آرام کرنے کی جگہ۔ آئینہ دار: شیشہ دکھانے والا۔ آئینہ: ظاہر' واضح۔ حیرت: تعجب' اچنبھا' حیرانی۔ جلوہ: ظاہر نمودار۔ عکس: پرتو' فوٹو' تصویر۔ رخ تاباں: چمکنے والا چہرہ۔ ہمہ تن: تمام جسم۔ چشم: آنکھ۔ صورت: تصویر' شکل۔ پیدا: ظاہر' عیاں' موجود' متولد۔ منتظر: انتظار کرنے والا۔ حیراں: حیرت زدہ' ہکابکا' پریشان۔ آفت: مصیبت۔ عنادل: بلبلیں۔ حسن: خوبصورتی' جوبن۔ گل: دلربا معشوق' پھول۔ رنگ: جوبن' بہار۔ اڑایا: غائب کرنا۔ جان: محبوب۔ گلستان: چمن' باغ۔

مطلب اشعار 1: کسی کی خواب گاہ میں سورج مشعل روشن کرنے والا ہے چاند کسی کے محل کے کلس پر سنہری چاندنی کا پرتو ڈال رہا ہے۔

مطلب اشعار 2: سنبل کسی گل (محبوب) کے گیسوؤں کے غم میں حیران و پریشان ہے۔ نرگس بیمار کی آنکھ کس کے لئے حیران ہے۔

مطلب اشعار 3: اے شمس تو شمس منیر سے آگے بڑھنے کی آرزو رکھتا ہے۔ اے اللہ یہ نُور کی ابتدائی تعلیم دینے والا مکتب کس کا ہے۔

مطلب اشعار 4: گلشن میرے منہ کی خوشبو سے کیوں نہ مہکے اس لئے کہ جہاں کے باغ میں ان کی تعریف میں ترانے گانے والی بلبل ہوں میں۔

مطلب اشعار 5: یہ کس کے روشن چہرے نے پردہ ڈالا ہے کہ قیامت کے دن سورج کی آنکھ جھپکنے لگی یعنی سورج کی گرمی تپش کم ہونے لگی۔

مطلب اشعار 6: زندہ مرگئے اور ملک عدم کے رہنے والے چونک کر بیدار ہوئے کہ عذاب خدا کا اس نے کس کے ہجر میں گناہوں کی گٹھڑی کندھے پر اٹھا رکھی ہے۔

مطلب اشعار 7: آپ کا مزار پاک ہر صبح عرش اعظم کو مخاطب کرکے کہتا ہے تجھ کو خبر نہیں میں کس شاہ عالی جناب کی آرام گاہ ہوں۔

مطلب اشعار 8: میری حیرت کا آئینہ خود آئینہ دار ہے کہ یہ کس کے رخ روشن کا عکس میرے دل میں چمک رہا ہے۔

مطلب اشعار 9: یاالٰہی یہ میرا پریشان دل کس کا منتظر ہے کہ اس کے ساتھ تمام جسم آنکھ کی طرح سراپا انتظار بنا ہوا ہے۔

مطلب اشعار 10: اے محبوب آپ کا حسن بلبلوں کی جان کے لئے آفت ہے۔ اے محبوب چمن آپ کے عشق میں کس کس کا رنگ اڑا ہوا ہے۔

شب اعمال سیہ: صبح کرم سے بدلی ـ (11) ـ نُور افشاں ہوا یہ چہرہ تاباں کس کا
آمد شہ کی خبر سن کے یہ بولے عاصی ـ (12) ـ وہ ہیں آمادہ شفاعت کو تو عصیاں کس کا
ایک جانب ہے قمر ایک طرف داغ جگر ـ (13) ـ دیکھیے جھکتا ہے اب پلہ میزاں کس کا

لالہ زار دل پر داغ ہوا سنبل زار (14) عکس افگن ہوا یہ گیسوئے پیچاں کس کا

غش ہے بلبل تو حسینانِ چمن ہیں بیہوش (15) نظر آیا انہیں یا رب یہ چمنستاں کس کا

خرمن دل پہ جو گرتی ہے تڑپ کر بجلی (16) متحیر ہوں کہ چمکا دُر دنداں کس کا

خار خار حرم طیبہ ہیں طوبیٰ مجھ کو (17) کیسا گلزار ارم روضہ رضواں کس کا

بلبلو مالک فردوس تمہارا گل ہے (18) باغباں کس کا ہے گل کس کا گلستاں کس کا

صاف شان اشکوں سے ہے شیشہ مے کی پیدا (19) ہوا مئے نوش تعشق دل مستاں کس کا

یا نبی کس کی اماں چاہے رضائے خستہ (20) تیرے دامن کے سوا اور ہے دامن کس کا

مشکل الفاظ کے معنی:

شب: رات۔ اعمال: عمل کی جمع۔ سیہ: کالا۔ کرم: سخاوت' بخشش۔ افشاں: برسنا۔ تاباں: روشن، چمکدار۔ عاصی: گنہگار، مجرم، جرم کرنیوالا۔ آمادہ: تیار۔ شفاعت: گناہ کے معافی کی سفارش۔ عصیاں: گناہ۔ قمر: چاند۔ داغ: دھبہ' جلنے کا نشان۔ پلہ: ترازو کا پلڑا۔ میزاں: وزن کرنے والا آلہ' ترازو۔ لالہ: خشخاش کا سرخ پھول۔ زار: کھیت' چمن۔ داغ: جلنے کے نشان سے بھرا ہوا۔ سنبل: رسوا ہوا' خوار ہوا۔ عکس: سایہ' پرتو۔ افگن: ڈالنے والا' گرانے والا۔ گیسوئے: کاکل' زلف۔ پیچاں: خم دار' لپیٹ دار۔ غش: بے ہوشی' سکتہ۔ بلبل: مرغ چمن' خوش آواز پرندہ۔ حسینان: حسن کی جمع' خوبصورتی۔ بے ہوش: غافل' بے شرت۔ چمنستاں: باغیچہ' سبز کیاریاں۔ خرمن: کھلیان' غلہ کا انبار۔ متحیر: حیران پریشان' دنگ۔ دُر: موتی' مروارید' گوہر۔ دنداں: دانت کی جمع۔ خار: کانٹا۔ حرم: کعبہ و مدینہ۔ طوبیٰ: جنتی درخت کا نام۔ گلزار ارم: شداد کا باغ جنتی باغ کے نمونے پر۔ روضہ: سبزہ زار باغ۔ رضوان: داروغہ جنت۔ مالک: آقا' مختار۔ فردوس: باغ' گلشن' جنت۔ گل: پھول۔ باغباں: باغ کا محافظ' مالی۔ گلستان: پھلواڑی' چمن۔ شان: مرتبہ' دبدبہ' قدرومنزلت۔ اشکوں: آنسوؤں۔ شیشہ: کانچ' آبگینہ۔ نوش: شراب پینے والا۔ تعشق: اظہار الفت' اشتیاق' پیار۔ مستاں: مجذوب' مست۔ یا نبی: غیب کی خبر پہنچانے والا۔ اماں: پناہ' بچاؤ' امن۔ خستہ: بدحال' پریشان' غریب۔ دامن: آنچل۔ سوا: علاوہ۔

مطلب اشعار 11: بدعملی کی سیاہ رات کو آپ کے کرم نے صبح تاباں میں تبدیل کر دیا یہ کس کا روئے روشن نورانی بارش کر رہا ہے۔

مطلب اشعار 12: سرکار کی تشریف آوری کی خبر سن کر گناہ گار بولے اگر وہ شفاعت کے لئے تشریف لائے ہیں تو ہمارے گناہوں کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ حضور نے فرمایا: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 13: ترازو کے ایک پلہ میں منور چاند ہے اور دوسرے پلہ میں میرے جگر کا داغ عشق ہے اب دیکھئے میزاں میں کس کا وزن بڑھتا ہے عشق کے داغ کا یا چاند کا۔

مطلب اشعار 14: لالہ کا کھیت داغدار ہے اور سنبل پریشان ہے کہ یہ کس کے خم دار گیسوؤں نے عکس ڈالا ہے۔

مطلب اشعار 15: یاالٰہی یہ کس کا سبز باغ ہے جس کو دیکھ کر بلبلوں پر سکتہ اور خوب رویان چمن بے ہوش ہیں۔

مطلب اشعار 16: میں حیراں و پریشان ہوں یہ کس کے موتیوں جیسے چمکدار دانتوں کے چمک کی بجلی ہے جو دل کے خرمن پر گرتی ہے اور دل کی دولت لوٹ لیتی ہے۔

مطلب اشعار 17: میرے نزدیک حرم و طیبہ کے خار (کانٹے) طوبیٰ جنتی درخت سے بہتر ہیں۔ گلزار ارم کی کیا وقعت اور دراوغہ جنت کا سبز باغ کیا چیز ہے۔

مطلب اشعار 18: اے بلبلو فردوس کا مالک تمہارے نزدیک گل ہے ہم پوچھتے ہیں بتاؤ باغباں گل و گلستاں کس کا ہے۔ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

جو کچھ ہے سب دوجہاں کے والی کا ہے انہیں کے لئے پیدا ہوا ہے۔

مطلب اشعار 19: شیشہ مے سے اشکوں کی شان صاف ظاہر ہے کہ کس کے مست دل نے اظہار الفت میں شراب اشتیاق پینے کا ارادہ کیا ہے۔

مطلب اشعار 20: یا نبی اللہ ﷺ یہ رضاء غریب و پریشان اور کس کی پناہ تلاش کرے۔ میرے لئے آپ کے دامن کے سوا اور کس کا دامن ہو سکتا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

نعت ﷺ

گلے سے باہر آ سکتا نہیں شور فغاں دل کا — الٰہی چاک ہو جائے گریباں ان کے بسمل کا (1)
شب اسریٰ قمر حیرت زدہ پھرتا رہا شب بھر — بھلایا ڈھنگ ان کی چال نے سیر منازل کا (2)
بڑھا اس درجہ رعب حسن والا لیلۃ الاسریٰ — سمٹ کر بن گیا چرخ ایک پایہ ان کی محمل کا (3)
حجاب نور تک پہنچا کے آنکھیں ہو گئیں خیرہ — فغاں کرتا ہوا لوٹ آیا قاصد نالہ دل کا (4)
کسے کہتے ہیں خور! یہ تابشیں یہ گرمیاں کیسی — جھلکتا ہے شرارہ آسماں پر سوزش دل کا (5)
سنا جب نام گل خار مدینہ چبھ گیا دل میں — کہ ہر مطلق ہے جلوہ گاہ حسن فرد کامل کا (6)

مشکل الفاظ کے معنی:

گلے: منہ۔ شور: غل غپاڑہ۔ فغاں: فریاد' آہ و زاری۔ چاک: پھٹ جائے۔ گریباں: کپڑے کا حصہ جو گلے کے گرد ہوتا ہے۔ بسمل: زخمی' عاشق' فریفتہ۔ اسریٰ: معراج کی رات۔ قمر: چاند۔ حیرت زدہ: حیرت کا مارا' تعجب کرنے والا۔ شب: رات۔ بھلایا: فراموش کرنا۔ ڈھنگ: روش' طرز' چال چلن۔ چال: رفتار روش۔ منازل: منزل کی جمع پڑاؤ' مسکن۔ درجہ: پائیہ' رتبہ' قدر' عزت۔ رعب: ڈر' خوف' دھاک۔ حسن والا: بلند' عالی' بڑا۔ لیلۃ: شب معراج۔ سمٹ: سکڑنا' اکٹھا ہونا۔ چرخ: آسمان۔ پایہ: زینہ' سیڑھی' قدمچہ۔ محمل: کجاوہ' اونٹ کا ہودہ۔ حجاب: پردہ' چلمن۔ خیرہ: روشنی کی چمک سے آنکھیں بند ہونا۔ فغاں: فریاد آہ زاری۔ لوٹ: واپس ہونا۔ قاصد: ایلچی سفیر نامہ بر۔ نالہ: آہ وبکا ۔ خور: سورج۔ تابشیں: دھوپ کی چمک روشنی نور۔ گرمیاں: گرم کی جمع۔ جھلکتا: چمکتا دمکنا روشن ہونا۔ شرارہ: چنگاری اگ کا پتنگا۔ سوزش: جلن' سوختگی۔ خار: کانٹا۔ چبھ: نوک دار آلہ کو جسم میں گاڑھنا۔ مطلق: آزاد بے قید قطعی۔ جلوہ گاہ: جلوہ کی جگہ۔ حسن: خوبصورتی۔ فرد کامل: اکیلا پورا پورا۔

مطلب اشعار 1: دل کی آہ وزاری کا گلہ منہ (زبان) پر نہیں آسکتا یا الٰہی اس لئے ان کے زخمی دل عاشق کا گریبان چاک ہو جائے۔

مطلب اشعار 2: چاند معراج کی رات رات بھر حیرت کے عالم میں گردش کرتا رہا ان کی روش اختیار کرنے نے رفتار کو بھلا دیا ہے

مطلب اشعار 3: شب معراج آپ کے حسن کا رعب اس قدر غالب ہوا کہ آسمان سکڑ کر آپ کی سواری کا پایہ دان بن گیا کہ آپ اس پر قدم شریف رکھ کر محمل میں سوار ہو جائیں۔

مطلب اشعار 4: آپ کے نور کا چلمن تک پہنچنے سے آنکھیں چندھیا گئیں۔ دل کی آہ زاری کا قاصد (ایلچی) فریاد کرتا ہوا واپس لوٹ

گیا۔

مطلب اشعار 5: یہ سورج' یہ چمک' یہ گرمی کیا ہے حقیقتاً یہ دل کی جلن سوزش کی چنگاریاں ہیں جو آسمان پر چمک رہی ہیں۔

مطلب اشعار 6: جب پھول کا نام سنا تو مدینہ منورہ کے دشت کا کانٹا دل میں چبھ گیا کیونکہ ہر آزاد فرد مرد کامل کا دل حسن کی جلوہ گاہ ہے۔

یہ کس کے رعب آمد نے کیا عالم تہ و بالا	(7)	کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا ہر نظم باطل کا
یہاں صحرا میں موج آئی وہاں دریا میں گرد اٹھی	(8)	اُدھر آتش کا ماتم ہے اِدھر غوغا زلازل کا
یہ کیا نالہ ہے دشت طیبہ میں اے وائے محرومی	(9)	مگر حسرت ہے پھر اس بن میں لوٹا قافلہ دل کا
کسی وحشی کی خاک اُڑ کر چمن میں آگئی شاید	(10)	بگولوں سے ہے اٹھتا شور مستانہ سلاسل کا
نہیں کچھ خاص شہرستان امکاں بہرہ یاب ان سے	(11)	کہ سایہ دشت بطلاں میں ہے تاج سر مماثل کا
رضائے خستہ کیا کہنا عجب جادو بیانی ہے	(12)	نمک ہر نغمہ شیریں میں ہے شور عنادل کا

مشکل الفاظ کے معنی:

رعب: خوف' دبدبہ' شان و شوکت۔ آمد: آنے۔ عالم: دنیا جہاں۔ تہ وبالا: تلے کا اوپر' اوپر کا تلے۔ شیرازہ: فیتہ جو جز بندی کتاب کے بعد پشتے پر لگا دیتے ہیں۔ مراد نظام بندوبست۔ پریشاں: بکھرا ہوا' تتر بتر' پراگندہ۔ نظم: پرونا لڑی میں' انتظام۔ باطل: جھوٹا' خراب' غلط۔ صحرا: ویرانہ بیابان ریگستان۔ موج: لہر' تلاطم' جوش۔ گرد: دھول غبار۔ آتش: آگ۔ ماتم: سوگ بلا سینہ کوبی۔ غوغا: شور و غل ہجوم۔ زلازل: زلزلہ کی جمع بھونچال' جنبش۔ نالہ: رونے کی آواز' شور۔ دشت: جنگل۔ وائے: دکھ درد' حسرت' افسوس کے وقت بولتے ہیں۔ محرومی: ناکامی بدنصیبی مایوسی۔ حسرت: پشیمانی افسوس۔ بن: جنگل بیابان۔ قافلہ: کارواں مسافروں کا گروہ۔ وحشی: جنگلی۔ خاک: مٹی۔ چمن: سبزکیاری' باغیچہ۔ شاید: کلمہ شک غالباً۔ بگولوں: بگولا کی جمع ہوا کا چکر جو گرد و غبار کو لے کر چلتا ہے۔ شور: غل غپاڑہ۔ مستانہ: مجذوبانہ' متوالا۔ سلاسل: بیڑیاں۔ خاص: عام کی ضد ٹھیک مخصوص۔ ستان: شہرپناہ۔ امکاں: طاقت مقدور مجال قابو۔ بہرہ یاب: خوش قسمت اقبال مند' فائدہ اٹھانے والا۔ سایہ: ظل' پناہ' آڑ۔ دشت: بیابان جنگل۔ بطلاں: ناچیز ضائع ہونا جھوٹ بناوٹی بات۔ تاج: شاہی ٹوپی۔ سر مماثل: سر کے برابر ہم شکل۔ خستہ: گھائل' پریشان' غریب۔ عجب: انوکھا' نادر' عمدہ۔ جادو بیانی: فصیح و بلیغ گفتگو۔ نمک: نکھار' ملاحت۔ نغمہ: میٹھی آواز' سریلی آواز۔ شور عنادل: بلبلوں کی چہکار و نغمہ سرائی۔

مطلب اشعار 7: یہ کسی کی آمد کے دبدبہ سے جہاں (دنیا) تہ بالا ہو گئی اور باطل کے نظم و نسخ کا شیرازہ منتشر ہو گیا انا فتحنا کے ساتھ سرفراز فرمایا گیا۔

مطلب اشعار 8: صحرا میں موج آئی سے یہ مراد ہے کہ آپ کی شب ولادت ساوی جو صحرا تھا اس میں دریا جاری ہو گیا اور بحر ساوی جو جاری تھا وہ خشک ہو کر اس میں گرد اڑنے لگی۔ اُدھر آتش کدہ ایران جو ہزار سال سے روشن تھا بجھ گیا یعنی ماتم کرنے لگا کہ اب میری پوجا نہیں ہو گی۔ اُدھر ایوان کسریٰ کے زلزلہ سے چودہ کنگرے گر گئے۔

مطلب اشعار 9: افسوس یہ کیسی بدنصیبی ہے کہ دشت طیبہ سے آہ فغاں رونے کی آوازیں آ رہی ہیں کہ اس جنگل میں دل حسرت زدہ کا قافلہ لوٹ گیا۔

مطلب اشعار 10: کسی جنگلی کے پاؤں کی گرد شاید چمن میں اڑ کر آگئی ہے کہ تیز ہواؤں کے چلنے سے ایسا شور اٹھ رہا ہے جیسے بیڑیوں کی مستانہ جھنکار ہے۔

مطلب اشعار 11: شہرپناہ کی مخصوص طاقت ان کے لئے کچھ مفید نہیں ان کے سروں کے تاج تباہ کرنے والے جنگل کی زد میں ہیں۔

مطلب اشعار 12: عشق سے زخمی رضا کی فصیح و بلیغ عمدہ گفتگو کا کیا کہنا ایسے ہے جیسے بلبلوں کے میٹھے سریلے نغموں میں ملاحت ہی ملاحت ہے۔

نعت

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوی ہے ہمارا (1) خاکی تو وہ آدم جد اعلیٰ ہے ہمارا
اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں (2) یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا
جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم (3) اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا
خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمیں سے (4) سن! ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا
اس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا (5) جو حیدر کرار کہ مولےٰ ہے ہمارا
اے مدعیو! خاک تو تم خاک نہ سمجھے (6) اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا
ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین (7) معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا
ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی (8) آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

مشکل الفاظ کے معنی:

خاک: مٹی، دھول۔ ماوی: اصل جوہر۔ خاکی: مٹی والا۔ آدم: سب سے پہلا انسان۔ جد: دادا۔ اعلیٰ: سب سے بڑا، سب کا دادا۔ طلب: جستجو، تلاش، آرزو۔ سرکار: آقا، والی حضور۔ تمغہ سند، عزت کا نشان، میڈل۔ قدم: پائے مبارک۔ سید: تمام جہان کے سردار۔ قرباں: نذر، صدقہ۔ شیدا: عاشق، دیوانہ۔ خم: کج، جھک جانا، ٹیڑھا ہونا۔ پشت: کمر۔ فلک: آسمان۔ طعن: طنز۔ رتبہ: درجہ عزت، عمدہ مقام۔ لقب: وصفی نام۔ شہنشاہ: بادشاہوں کا بادشاہ۔ حیدر: دشمن پر تابڑ توڑ حملے کرنے والا شیر۔ مولےٰ: سردار آقا۔ مدعیو: جمع مدعی دعویٰ کرنے والا۔ مدفوں: دفنایا ہوا۔ شہ بطحا: مکی بادشاہ۔ تعمیر: مکان بنانا۔ مزار: قبر زیارت گاہ۔ شہ: دنیا و آخرت کے بادشاہ۔ معمور: آباد، بھرپور بنا ہوا۔ قبلہ: سمت کعبہ۔ اڑائیں: ہم مٹی کو اِدھر اُدھر کریں گے۔ آباد: بسا ہوا۔

مطلب اشعار 1: ہمارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا ہم ان کی اولاد ہیں خاکی ہیں ہماری اصل بھی خاک (مٹی) ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَّتًا اُخْرٰى ہم نے تم کو اس زمین سے پیدا کیا اور اس میں دفن کر رہے ہیں دوبارہ اسی سے نکال لیں گے۔

مطلب اشعار 2: اللہ تعالیٰ اپنی تلاش میں ہمیں مٹی کی طرح کر دے کہ ہم کسی ظلم و زیادتی پر گلہ شکوہ نہ کریں خاکی ہونا تو سرکار دوعالم ﷺ سے سند و نشان عزت ملا ہے۔

مطلب اشعار 3: ہمارا دل دیوانہ اس خاک پاک پر قربان ہے جس پر سرکار دو عالم ﷺ قدم رنجہ فرماتے تھے۔

مطلب اشعار 4: زمین کے اس طعنہ سے آسمان کی کمر جھک گئی۔ (ٹیڑھی) ہو گئی اے آسمان سن ہم کو مرتبہ حاصل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہماری کمر پر مدینہ منورہ آباد ہے جس میں اللہ کے محبوب کی آخری آرام گاہ ہے۔

مطلب اشعار 5: حضرت علی کرم اللہ وجہہ دشمنوں پر سخت حملہ کرنے والے ہمارے مولیٰ آقا نے حضور ﷺ شاہوں کے شاہ سے ابو تراب کا لقب (کنیت) پائی۔ آپ ایک دن مسجد میں آرام فرما رہے تھے کہ آپ کی کمر پر زمین کی مٹی لگ گئی اور حضور ﷺ

تشریف لے آئے تو سرکار نے پیار سے آپ کو ابو تراب (مٹی کا باپ) کہہ کر پکارا اس دن سے علی ابو تراب ہو گئے۔

مطلب اشعار 6: اے مدعیو تم خاک کے مرتبہ کو بالکل نہیں سمجھے اس کا مرتبہ اس سے سمجھو کہ اس میں بطحا کے شاہ محبوب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ مدفون ہیں۔

مطلب اشعار 7: اور اسی مٹی سے دونوں جہاں کے سلطان سید المرسلین ﷺ کا مزار مقدس تعمیر کیا گیا ہے اور اسی مٹی سے کعبتہ اللہ ہمارے لئے تعمیر کیا گیا ہے۔

مطلب اشعار 8: اے رضا جس جگہ مدینہ منورہ آباد ہے۔ اگر ہم کو وہ خاک نہیں ملی تو ہم اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اپنی محرومی کا ماتم کریں گے۔

نعت

غم ہو گئے بے شمار آقا (1) بندہ تیرے نثار آقا

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا (2) آقا! آقا! سنوار آقا

منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی (3) دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری (4) للہ یہ بوجھ اتار آقا

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ (5) بھاری ہے ترا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے (6) تم کو تو ہے اختیار آقا

میں دور ہوں تم تو ہو میرے پاس (7) سن لو میری پکار آقا

مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا (8) تم سا نہیں غمگسار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی (9) ڈوبا ڈوبا اتار آقا

مشکل الفاظ کے معنی:

غم: دکھ، رنج، ملال۔ بے شمار: ان گنت، لاتعداد۔ آقا: مالک، حضور، سرکار۔ بندہ: غلام، نوکر۔ نثار: صدقے، قربان۔ کھیل: مشغلہ کام خراب ہونا۔ سنوار: درست، اصلاح۔ منجدھار: دریا کی درمیان والی تیز دھار۔ ناؤ: کشتی، سفینہ۔ ٹوٹی: شکستہ، ٹکڑے ٹکڑے۔ پار: دریا عبور کرلوں۔ پیٹھ: کمر، پشت۔ اتار: نیچے رکھ دو۔ ہلکا: کم وزن۔ پلہ: ترازو کا پلڑا۔ بھاری: وزنی، بوجھل، گراں، مستحکم۔ وقار: عزت، منزلت، جاہ و جلال۔ مجبور: لاچار، بے بس۔ فکر: اندیشہ، غم، تامل۔ اختیار: طاقت، قابو، حکومت۔ پکار: آواز، ندا، صدا۔ غمزدہ: دکھی، مصیبت زدہ۔ غمگسار: ہمدرد، غم خوار۔ گرداب: بھنور پانی کا چکر۔ کشتی: ناؤ، بیڑی۔

مطلب اشعار 1: حضور آپ کا غلام آپ پر قربان میرے غم بے شمار ہو گئے ہیں سرکار عالی وقار ﷺ!

مطلب اشعار 2: میرے تمام کام خراب ہو رہے ہیں آقا حضور آقا میری فریاد سنو آقا میرے کام درست فرما دو۔

بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے

مطلب اشعار 3: دریا کے درمیاں میں آن کر کشتی ٹوٹ گئی آپ اپنا ہاتھ پکڑائیں تاکہ میں کنارے پر آ جاؤں حضور۔

مطلب اشعار 4: میری کمر بوجھ سے دوہری ہو گئی ہے خدا کے لئے حضور میرا بوجھ ہلکا فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 5: حضور اگر روز حساب میری نیکی والا میزان کا پلہ ہلکا ہو جائے تو آپ کی قدر و منزلت تو بہت بلند و بالا ہے میری نیکی کا پلہ بھاری کر دیں۔

مطلب اشعار 6: اگر ہم بے بس و مجبور ہیں تو کوئی غم نہیں حضور آپ کے اختیارات تو بہت وسیع ہیں۔

مطلب اشعار 7: میں اپنی بھول کی وجہ سے دور ہوں مگر آپ تو میرے نزدیک ہیں حضور آپ میری فریاد گوش گزار فرما کر مدد کریں۔

مطلب اشعار 8: مجھ سے زیادہ دکھی کوئی نہیں اور حضور آپ سے زیادہ ہمدرد و غم خوار کوئی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 9: حضور مصیبت و گناہ کے بھنور میں کشتی پھنس گئی ہے میں ڈوب رہا ہوں آپ مجھے ڈوبنے سے بچا لیجئے۔

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے	(10)	میں وہ کہ بدی کو عار آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا	(11)	دے دے ایسی بہار آقا
جس کی مرضی خدا نہ ٹالے	(12)	میرا ہے وہ نامدار آقا
ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ	(13)	میرا ہے وہ کامگار آقا
سویا کئے نابکار بندے	(14)	رویا کئے زار زار آقا
کیا بھول ہے ان کے ہوتے کہلائیں	(15)	دنیا کے یہ تاجدار آقا
ان کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں	(16)	ایسے ایسے ہزار آقا
بے ابر کرم کے میرے دھبے	(17)	لَا تَغْسِلُهَا الْبِحَار آقا
اتنی رحمت رضا پہ کر دو	(18)	لَا يَقْرَبُهُ الْبَوَار آقا

مشکل الفاظ کے معنی:

کرم: سخاوت، بخشش، جوانمردی، بزرگی۔ ناز: فخر، لاڈ پیار۔ بدی: برائی۔ عار: شرم، غیرت۔ خزاں: پت جھڑ، زوال، بے رونقی۔ بہار: پھول کھلنے کا موسم، رونق، جوبن۔ مرضی: خواہش، خوشی۔ ٹالے: حیلہ بہانہ کر دینا، ٹال دینا، بہانہ بنانا۔ نامدار: نامی گرامی نامور۔ ملک: سلطنت، علاقہ، عملداری۔ قبضہ: قابو، بس، دخل، تصرف۔ کامگار: اقبال مند، فتح مند، بادشاہ۔ نابکار: نکما، بے کار، نالائق، بدکار۔ زار: بہت رونا، نالہ و فریاد کرنا۔ بھول: لہو، غلطی، لغزش۔ تاجدار: تاج دار بادشاہ۔ ادنیٰ: کمینہ کم سے کم درجہ کا آدمی۔ گدا: فقیر منگتا بھکاری۔ بے۔ ابر: رحمت کی گھٹا بخشش کا بادل۔ دھبے۔ داغ نشان عیب۔ تَغْسِلُهَا: اس کو دھو نہیں سکتے۔ الْبِحَار: بڑا سمندر۔ رحمت: مہربانی کرم۔ يَقْرَبُهُ: اس کے قریب نہ آئے۔ الْبَوَار: ہلاکت، خرابی۔

مطلب اشعار 10: حضور جود و سخا کو آپ کی وجہ سے فخر حاصل ہوا ہے۔ ایک میں ایسا گناہ گار ہوں کہ برائی بھی مجھ سے شرماتی ہے۔

مطلب اشعار 11: سرکار ایسی رونقیں بہاریں عنایت فرما دیں کہ پھر زوال اور بے رونقی کبھی میری طرف رخ نہ کرے۔ میں صدا بہار عیش و عشرت میں رہوں۔

مطلب اشعار 12: میرے آقا ایسے نامی گرامی نامور ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خوش رکھتا ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى "آپ کا رب آپ کو راضی کرے گا۔" اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

ان کی خواہش کو فوراً پورا کرتا ہے۔

مطلب اشعار 13: میرے آقا ایسے صاحب اقبال ہیں کہ خدا کی خدائی پر آپ کا تصرف ہے آپ جو چاہتے ہیں عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ چاند کو دو ٹکڑے کریں' ڈوبتے سورج کو واپس کر دیں' علی رضی اللہ عنہ کی قضا نماز عصر کو ادا کرا دیں۔

مطلب اشعار 14: امت کے بدکاروں نے ساری رات سو کر گزاری مگر حضور ﷺ نے راتیں رو رو کر گزاریں امت کے حق میں دعائیں فرمائیں۔ رَبِّ حَبْ لِی اُمَّتِی "اے رب میری امت کو بخش دے۔"

مطلب اشعار 15: یہ دنیا کے بادشاہ کیوں بھولتے ہیں کہ آپ کی موجودگی میں اپنے آپ کو آقا کہلائیں۔ یہ لقب صرف آپ کو زیب دیتا ہے۔

مطلب اشعار 16: حضور آپ کے کم سے کم درجہ کے فقیر پر ایسے ہزارہا تاجدار قربان ہیں۔

مطلب اشعار 17: یا سرکار ﷺ آپ کے کرم کی بارش کے بغیر میرے گناہوں کے داغ سمندروں کے پانی سے صاف نہیں ہو سکتے۔

مطلب اشعار 18: اے آقا دو جہاں رحمت العالمین محبوب رب العالمین رضا پر اتنا کرم ضرور فرما دیجئے کہ ہلاکت اور خرابیاں اس کے قریب نہ آئیں وہ آپ کے رحم و کرم کے سایہ میں رہے۔ آمین!

نعت

(1) محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

(2) یہی ہے اصل عالم مادہ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

(3) گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(4) گنہ مغفور' دل روشن' خنک آنکھیں' جگر ٹھنڈا
تعالیٰ اللہ ماہ طیبہ عالم تیری طلعت کا

(5) نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

(6) بڑھا یہ سلسلہ رحمت کا دور زلف والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا

(7) صف ماتم اٹھے' خالی ہوا زنداں' ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو' مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

(8) سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یا رب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کر کے حیرت کا

مشکل الفاظ کے معنی:

مظہر: ظاہر کرنے والا' مخبر صادق' گواہ۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ شان: مرتبہ' عزت' قدر و منزلت۔ عزت: بڑائی' شان' شرف۔ نظر: چشم بصارت۔ کثرت: بھیڑ' ہجوم۔ انداز: طرز' طریقہ۔ وحدت: یکتائی' توحید۔ اصل: جڑ' بنیاد۔ عالم: دنیا۔ مادہ: کسی چیز کو بنانے کا مسالہ جوہر۔ ایجاد: نئی چیز پیدا کرنا جو پہلے نہ تھی۔ خلقت: دنیا' نوع انسان۔ وحدت: اکائی' ایک۔ برپا: قائم' ٹھہری ہوئی۔ عجب: انوکھا' نادر' عمدہ' طرفہ۔ ہنگامہ: بھیڑ' ہجوم۔ کثرت: زیادتی۔ گدا: منگتا' فقیر۔ منتظر: امیدوار' آس رکھنے والا۔ خلد: جنت دعوت: کھانے کے لئے بلانا۔ خیر: سلامتی۔ سخی: فیاض راہ خدا میں دینے والا۔ ضیافت: دعوت۔ مغفور: بخشا ہوا۔ روشن: چمک دار۔ خنک: ٹھنڈی۔ جگر: کلیجا۔ تعالیٰ: سبحان اللہ۔ ماہ طیبہ: مدنی چاند۔ عالم: رونق' لطف و مزا۔ طلعت: دیدار۔ گل: پھول۔ جوش: زیادتی۔ حسن: خوبی خوبصورتی۔ گلشن: چمن۔ جاباقی: جگہ چھوڑی۔ چٹکتا: کھلتا۔ غنچہ: کلی۔ رسالت: پیغمبری۔

سلسلہ: ترتیب۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ دور: چکر زمانہ۔ زلف: گیسو' کاکل۔ والا: بزرگ۔ تسلسل: لگاتار' برابر۔ کوسوں: ہزاروں کوس مسافت بعید' برسوں کی راہ۔ عصیاں: گناہ' جرم۔ ظلمت: اندھیری رات۔ صف ماتم: وہ فرش جس پر ماتم کرنے والے بیٹھتے ہیں۔ زنداں: قید خانہ' جیل۔ ٹوٹیں زنجیریں: زنجیر کی کڑیاں کھل گئیں۔ مولیٰ: آقا' سرکار دوعالم ﷺ ۔ در: دروازہ۔ جنت: فردوس۔ گستاخ: بے ادب' شریر و بے شرم۔ آئینہ: شیشہ۔ نظارہ: دیدار بازی۔ روئے جاناں: محبوب کا چہرا' رخ۔ بہانہ: حیلہ' عذر۔ حیرت: اچنبھا' تعجب' حیرانی۔

مطلب اشعار 1: اللہ عزوجل کے عزت کی شان کو محمد رسول ﷺ مکمل طور پر ظاہر فرمانے والے ہیں کہ اس کثرت میں وحدت کے طور طریق نظر آتے ہیں اس خلاق عالم نے وحدت کو اس حد تک قائم رکھا ہے مثلاً آپ انسانوں کو دیکھیں ہر انسان منفرد ہے ہر جانور میں انفرادیت قائم جس سے اس کی شناخت ہے درخت کے ایک ایک پتے میں تفریق ہے ایک دوسرے سے نہیں ملتا اور نبی پاک تو بالکل ہی منفرد ہیں اس بے مثل نے آپ کو بے مثل بنایا ہے۔

مطلب اشعار 2: نبی پاک تمام جہانوں کے تخلیق کی اصل ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ آپ کے نور پاک کو پیدا کیا اور آپ کے نور پاک سے لوح قلم عرش و کرسی تمام جہاں پیدا کیا۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ کُلُ الْخَلائِقِ مِنْ نُوْرِیْ آپ کی ذات واحد میں کثرت کی انجمن ارائی ہے سب آپ کے محتاج ہیں آپ اللہ کے سوا کسی کے محتاج نہیں۔

مطلب اشعار 3: فقیر جنت میں نیکوں کی دعوت کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ سخی کے گھر دعوت کے دن کو سلامتی کے ساتھ لائے۔

مطلب اشعار 4: سبحان اللہ اے طیبہ کے چاند آپ کے طلوع ہونے کا انداز انوکھا ہے کہ گناہ معاف' دل منور' آنکھیں ٹھنڈی' کلیجہ تر بتر ہے۔

مطلب اشعار 5: پھول کے جوش حسن نے چمن میں کوئی گنجائش نہیں چھوڑی کہ رسالت کے باغ میں آپ کے بعد اور کوئی کلی کھلتی یعنی آپ کے بعد اور کوئی نبی تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: لَا نَبِیَ بَعْدِیْ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں نہ ظلی نہ بروزی۔

مطلب اشعار 6: آپ کے بزرگ سیاہ کاکل کے دور میں رحمت کا سلسلہ یہاں تک بڑھا کہ گناہوں کی تاریکی کا ناتہ ہزاروں میل کی دوری کے پیچھے رہ گیا۔

مطلب اشعار 7: صف ماتم لپٹ گئی قید خانے خالی ہو گئے غلامی کی زنجیریں ٹوٹ گئیں اے گنہگارو اٹھو آقا مولیٰ شفیع عاصیاں نے جنت کا دروازہ کھول دیا' چلو چلو جنت کو چلو۔

مطلب اشعار 8: اے اللہ کس گستاخ نے آئینہ کو یہ گستاخی سکھائی ہے کہ حیرت و عجب کا عذر کرکے محبوب کے روئے تاباں کا دیدار کس استغراق سے کر رہا ہے۔

اِدھر امت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر — نرالا طور ہو گا گردش چشم شفاعت کا (9)
بڑھیں اس درجہ موجیں کثرت افضال والا کی — کنارا مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا (10)
خم زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں — کہ یا رب تو ہی والی ہے سیہ کاران امت کا (11)
مدد اے جوشش گریہ بہا دے کوہ اور صحرا — نظر آ جائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا (12)
ہوئے کمخوابی ہجراں میں ساتوں پردے کم خوابی — تصور خوب باندھا آنکھوں نے استار تربت کا (13)
یقیں ہے وقت جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے — ملے جوش صفائے جسم سے پا بوس حضرت کا (14)
یہاں چھڑکا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا — دل زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا (15)

مشکل الفاظ کے معنی:

حسرت: آرزو' پشیمانی' نہ ملنے کا افسوس۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ نرالا: عجیب وغریب' انوکھا۔ طور: طرز' روش۔ گردش: اِدھر اُدھر گھومنا۔ چشم: آنکھ' امید' آس۔ شفاعت: معافی کی سفارش۔ درجہ: اس قدر۔ موجیں: موج کی جمع جوش ولولہ۔ کثرت: زیادتی۔ افضال: فضل کی جمع مہربانی عنایت۔ والا: بلند' اونچا' بزرگ۔ کنارا: سرا' کونہ۔ نہر: دریا کی شاخ' ندی۔ دریائے: بحر' سمندر۔ وحدت: یکتائی' توحید۔ خم: پیچ وتاب زلف۔ زلف: بالوں کی لٹ جو کنپٹی کے اوپر سے حلقہ کی طرح لٹکی ہو۔ گیسو کاکل۔ ساجد: سجدہ کرنے والی۔ محراب: امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ دو: دونوں۔ ابرو: بھویں۔ یارب: اے خدا۔ والی: مالک' مربی۔ سیہ کاران: بدکار' گناہ گار' عاصی۔ مدائے: حمایت۔ جوشش: ہیجان' ولولہ۔ گریہ: رونا۔ بہادے: پانی میں بہانہ لنڈھانا۔ کوہ: پہاڑ۔ صحرا: ریگستان' بیابان۔ جلوہ: تجلی نورانی چمک۔ بے حجاب: بے پردہ۔ تربت: قبر' مزار' گور۔ کم خوابی: کم سونا۔ ہجراں: جدائی' فراق۔ پردے: چلمن۔ کم خواب: ریشمی قیمتی کپڑا۔ تصور: کسی صورت کا دل میں خیال کرنا۔ خوب: اچھا' عمدہ' نفیس۔ استار تربت: چھپی ہوئی قبر کا۔ یقیں: بے شک' بے شبہ۔ جلوہ: دیدار' نظارہ۔ لغزشیں: غلطی' خطا۔ پائے: پاؤں۔ نگہ: نظر۔ پائے: ہوگی۔ جوش: ولولہ' کثرت' زیادتی' ابال۔ صفائے: پاکیزگی۔ پابوس: پاؤں چومنے والا' خوشامدی۔ حضرت: عزت کا لقب' حضور' قبلہ۔ چھڑکا: ڈالا۔ مرہم: گاڑھی چکنی دوا زخم پر لگانے والی۔ کافور: خوشبودار سفید دوائی۔ زخمی: مجروح چوٹ کھایا ہوا۔ پروردہ: پالا ہوا۔ ملاحت: نمکینی' خوبصورتی۔

مطلب اشعار 9: شفاعت کے لئے گھومنے والی آنکھ کا عجیب و غریب' انوکھا انداز ہو گا اِدھر امت کے گناہوں پر ندامت اُدھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اور رحمت کون ہیں۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رحمت سرکار ابد قرار ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ آپ سے بالکل مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ مایوس ہونا کفر ہے۔

مطلب اشعار 10: نبی پاک ﷺ کے فضل و عطا کی موجیں اس جوش و ولولہ کی زیادتی سے آگے بڑھیں کہ نہر رحمت مصطفےٰ کا کنارا دریائے وحدت سے ہم آغوش ہو گیا۔

مطلب اشعار 11: دونوں بھنوؤں کی محراب میں نبی محتشم ﷺ کی کاکل پُر پیچ سجدہ ریز ہے اور عرض پرداز ہے کہ یا رب میری امت کے گناہ گاروں کا تو ہی مربی ومالک ہے' بخش دے۔ رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ فرماتے ہوئے اس دنیا میں تشریف لائے اور یہی کہتے ہوئے اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

مطلب اشعار 12: اے جوش و ولولہ کی گریہ وزاری میری مدد کر کہ آنسوؤں کی بہتات و بہاؤ سے پہاڑ و ریگستان کو بہا دے تاکہ اس مزار پاک کا جلوہ بے پردہ نظر آجائے میں دل بھر کے نظارہ کر لوں۔

مطلب اشعار 13: آنکھوں نے آپ کے مزار پاک کے پوشیدہ ہونے کا کیا خوب تصور کیا کہ فراق کی بے خوابی نے ساتوں پردے (چلمن) کم خواب (ایک ایک ریشمی باریک کپڑا ہوتا ہے۔) کے تصور کئے۔

مطلب اشعار 14: حضور ﷺ کی قدم بوسی کے وقت جسم کو پاکیزگی اور ولولہ ایسا حاصل ہو گا یقیناً آپ کے جلوہ افروز ہونے کے وقت نظر کے پاؤں میں لغزش پیدا ہو جائیں گی اور نظر بھر کر نہیں دیکھ سکے گی۔ صحابہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے تھے اپنی نظریں نیچی رکھتے تھے۔

مطلب اشعار 15: اس زخمی دل نے کس حسن ملیح کے نمک سے پرورش پائی ہے کہ یہاں (دنیا میں) زخموں پر عشق کا نمک چھڑکوایا تو وہاں (عالم آخرت میں) کافور کا ٹھنڈا (دیدار مصطفےٰ ﷺ کا) مرہم زخموں پر لگانے کو ملا۔

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں (16) بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو (17) مگر سد ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا
زبان خار کس کس درد سے ان کو سناتی ہے (18) تڑپنا دشت طیبہ میں جگر افگار فرقت کا
سرہانے ان کے بسمل کے یہ بیتابی کا عالم ہے (19) شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا
جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے (20) ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا
وہ چمکیں بجلیاں یا رب تجلی ہائے جاناں کی (21) کہ چشم طور کا سرمہ ہو دل مشتاق رویت کا
رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا (22) کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن ان کی رحمت کا

مشکل الفاظ کے معنی:

منتظر: راہ تکنے والا، امیدوار۔ خرام ناز: ناز و انداز کی چال، خراماں خراماں چلنا۔ فرش: بستر، غالیچہ۔ کمخواب: زربفت، ریشمی کپڑا۔ بصارت: آنکھوں کا۔ آقا: مالک۔ سجدہ: سر زمین پر رکھنا۔ سد: رکاوٹ۔ ذرائع: واسطہ، وسیلہ۔ داب: شان۔ شریعت: دینی قانون۔ خار: کانٹے، جلی ہوئی۔ درد: تکلیف، دکھ۔ تڑپنا: بے قرار، بے چین، بے آرام۔ دشت: جنگل، صحرا۔ افگار: زخمی کلیجہ، چور چور جگر۔ فرقت: ہجر، جدائی۔ سرہانے: تکیہ بالین۔ بسمل: قربان، مجروح، زخمی۔ بیتابی: بے قراری۔ عالم: حالت، صورت۔ شہ کوثر: کوثر کے مالک، جنت کی نہر جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ ترحم: مہربانی فرمایئے۔ تشنہ: پیاسا۔ زیارت: دیدار۔ مرقد: خوابگاہ، مجازاً قبر۔ تا حشر: قیامت تک۔ اُمتی: میرے ماننے والو۔ صدقہ: خیرات۔ رحمت: کرم مہربانی۔ چمکیں: سنور۔ بجلیاں: برق۔ تجلی: جلوہ، جھلک۔ چشم: آنکھ۔ طور: پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ کو تورات ملی۔ مشتاق: دیدار کا طالب دل۔ خستہ: زخمی، رنجیدہ، پریشان۔ جوش: تیزی، تندی۔ عصیاں: گناہوں کا دریا، سمندر۔ دامن: آنچل۔ رحمت: کرم، مہربانی۔

مطلب اشعار 16: یا الٰہی میں چشم براہ ہوں کہ وہ ناز و انداز کے ساتھ خراماں ناز تشریف لائیں۔ میری آنکھوں نے بصارت کے زربفت کا غالیچہ بچھا رکھا ہے۔

مطلب اشعار 17: شریعت کی شان رکاوٹ کا واسطہ بنی ہے ورنہ آقا مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ کو سجدہ ضروری ہوتا (کیوں کہ آپ نے ہی سجدہ تعظیمی کو حرام فرما دیا۔) جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا جس نے نہ کیا وہ ابلیس بنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والد یعقوب علیہ السلام، والدہ اور گیارہ بھائیوں نے سجدہ کیا۔ قرآن دونوں سجدوں کا گواہ ہے مگر شریعت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں سجدہ تعظیمی حرام اور تعبدی کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

اور جب عشق و بیخودی غالب ہو تو فرماتے ہیں:

بے خودی میں سجدہ دریا یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 18: دشت طیبہ کے کانٹے عشاق کا آپ کی جدائی میں تڑپنے اور زخمی کلیجوں کا حال عجیب و غریب درد کے ساتھ ان کو سناتے ہیں اور عشاق کی حالت زار بیان کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 19: آپ کے سرہانے بیٹھ کر آپ کے بیقرار عاشق کا بے چینی سے برا حال ہے۔ اے شہنشاہ کوثر رحم فرمایئے آپ کی زیارت کے بغیر تشنہ کام واپس جا رہا ہے۔

مطلب اشعار 20: سرکار آپ اپنے مزار پاک میں قیامت تک جن کو اپنا امتی کہہ کر یاد فرمائیں گے اپنی رحمت کے صدقہ میں ہمیں بھی ان کے ساتھ یاد فرمالیں ہمیں بھی ان میں شمار کرلیں۔

مطلب اشعار 21: دیدار کے طالب دل کو کوہ طور کی آنکھ کا سرمہ نصیب ہو۔ یا الہ العالمین کیونکہ محبوب کے جلووں کی بجلیاں کوندنے لگیں تاکہ دیدار محبوب سے مشرف ہو سکے۔

مطلب اشعار 22: اے عشق کے غم خوردہ رضا گناہوں کے دریا کی طغیانی سے مت گھبرانا کبھی تو رحمت العالمین کے کرم کا دامن ہاتھ آہی جائے گا۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

ڈر تھا کہ عصیاں سزا اب ہو گی یا روز جزا

دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور اللہ کی رحمت نبی پاک ہیں۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے آپ کو سرتاپا رحمت بنا کر بھیجا۔

نعت

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا (1) شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دیدو وعدۂ دیدار پر (2) نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن (3) قسمت خدام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں (4) نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں (5) مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر (6) دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

ایک دن آواز بدلیں گے یہ ساز (7) چہچہا کہرام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو (8) کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

مشکل الفاظ کے معنی:

لطف: مہربانی' عنایت۔ عام: پھیلا ہوا' مشہور۔ شاد: خوش' بے غم۔ ناکام: بے مراد' لاچار۔ دیدار: نظارہ' درشن۔ نقد: حاضر' وصول۔ دام: قرض۔ فردوس: باغ جنت۔ قسمت: حصہ' مقسوم' نصیب۔ خدام: خادم کی جمع خدمت گار' نوکر۔ بے باکیاں: بے خوفیاں' دلیریاں۔ رام: مطیع' فرماں بردار۔ بے نشانوں: جنہوں نے اپنی شناخت مٹا دی ہو۔ نشان: شناخت' پہچان۔ مٹتے مٹتے: ناپید' معدوم ہوتے۔ گیسو: کاکل بالوں کی لٹ۔ حق: اللہ کی یاد۔ لام: گیسو دو ہیں ان کو لام سے تشبیہ دی اور لفظ آہ کے درمیان میں دو لام پیدا ہونے سے اللہ ظاہر ہوتا ہے۔ آواز بدلیں: اصل آواز کی بجائے دوسری آواز نکالنا۔ ساز: باجا' سارنگی وغیرہ۔ چہچہا: پرندوں کی خوش الحانی۔ کہرام: آہ و نالہ رونا چلانا۔ سائلو: بھکاریو فقیرون۔ دامن: آنچل۔ سخی: داتا' فیاض۔ تھام: پکڑلو۔ کچھ نہ کچھ: تھوڑا بہت' کسی نہ کسی قدر۔ انعام: بخشش' عطیہ' احسان۔

مطلب اشعار 1: ہر خاص و عام پر ان کی مہربانیاں ہو جائیں گی ہر نامراد خوش ہو جائے گا۔

مطلب اشعار 2: اپنا قرض وصول ہو جائے گا۔ اے عاشقو دیدار کے وعدہ پر جان دے دو۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

مطلب اشعار 3: جنت اس بات پر خوش ہے کہ میں ایک دن سرکار کے خادموں کی ملکیت ہو جاؤں گی۔

مطلب اشعار 4: اے نفس تجھ کو ایک دن فرمانبردار ہونا پڑے گا اور یہ دیدہ دلیریاں بطور یادگار یا درہ جائیں گی۔

مطلب اشعار 5: جنہوں نے اپنے آپ کو مٹا دیا آپ کے قدموں پر تن من دھن سب کچھ فدا کر دیا ایسے عشاق کے نشانوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا مٹتے مٹتے ان کی شہرت ہو جاتی ہے۔ وہ صدیق و فاروق' عثمان' حیدر سیف اللہ' داتا' غوث و خواجہ کے ناموں سے تاقیامت شہرت پا جاتے ہیں۔

مطلب اشعار 6: آپ کے دونوں کاکل مبارک دو لام کی مثل ہیں الف اور (ہ) کے درمیان جب دو لام داخل ہو جائیں تو لفظ اللہ یعنی ذکر حق دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔

مطلب اشعار 7: ان باجوں کی آواز ایک دن بدل جائیں گی خوش الحانی آہ و بکا میں تبدیل ہو جائیں گی۔

مطلب اشعار 8: فقیرو سخی داتا کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھو تھوڑا بہت احسان بخشش تم پر ضرور ہو گا۔

تو وہ داتا ہے کہ دیتا ہے مرادیں سب کو
تیری سرکار میں کوئی نظر انداز نہیں

یاد ابرو کرکے تڑپو بلبلو (9) ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا
مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو (10) باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا
گر یونہی رحمت کی تاویلیں رہیں (11) مدح ہر الزام ہو ہی جائے گا
بادہ خواری کا سماں بندھنے تو دو (12) شیخ درد آشام ہو ہی جائے گا
غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں (13) جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا
مٹ کہ گر یوں ہی رہا قرض حیات (14) جان کا نیلام ہو ہی جائے گا
عاقلو ان کی نظر سیدھی رہے (15) بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا
اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر (16) بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا
اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے (17) دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

مشکل الفاظ کے معنی:

یاد ابرو: بھوں کی یاد۔ تڑپو: بے قرار ہو۔ بلبلو: خوش الحان مرغ چمن۔ دام: جال۔ مفلسو: غریبو' فقیرو۔ باغ: جنت کا باغ۔ اکرام: بخشش۔ تاویلیں: اصل کے خلاف بیان کرنا' عذر بیجا۔ مدح: تعریف' ثنا۔ الزام: تہمت' بہتان۔ خواری: شراب نوشی۔ سماں: حالت' کیفیت' لطف۔ شیخ: بزرگ' مفتی' فقیہ۔ درد: تلچھٹ' گاد۔ آشام: پینے والا کام: مقصد' مطلب' آرزو۔ قرض: ادھار۔ حیات: زندگی' جان۔ نیلام: بولی بول کر بیچنا۔ عاقلو: دانشمندو' سمجھدارو۔ نظر: نگہ' عنایت' توجہ۔ سیدھی: ٹھیک' درست۔ بوروں: دیوانہ' سودائی' مخبوط الحواس۔ کام: مقصد مراد۔ شفاعت: سفارش۔ عفو: معافی بخشش۔ عام: تمام کے لئے۔ آرام: سکھ' چین' صحت' شفاء۔

مطلب اشعار 9: اے بلبلو پیارے مصطفےٰ ﷺ کی ابرو کو یاد کرکے پھڑکو تڑپو جال خود بخود پاش پاش ہو جائے گا اور تم صیاد کے جال

سے آزادی حاصل کر لو گی۔

مطلب اشعار 10: اے غریب فقیر وان کی گلی میں ڈیرے جمالو باغ جنت بخشش (بھیک) میں مل جائے گا۔

مطلب اشعار 11: اگر مصطفےٰ ﷺ نے اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کے عذر اسی طرح بارگاہ خداوندی میں پیش فرمائے تو ہم پر جو بہتان والزام ہیں وہ مدح وثنا میں بدل جائیں گے اور ہماری بخشش ہو جائے گی۔

مطلب اشعار 12: عشق محبوب میں شراب نوشی کی کیفیت پیدا تو ہونے دو شیخ تو تلچھٹ بھی پی جائے گا۔

مطلب اشعار 13: اے غم تو محبوب دو عالم ﷺ کو بھول کر ہمیں لپٹ گیا ہے جیسے تیری آرزو پوری ہو جائیں گی۔

مطلب اشعار 14: اگر زندگی کا قرض مرنے کے بعد بھی باقی رہ گیا تو جان کی بولی بول کر پورا کیا جائے گا۔

مطلب اشعار 15: اے عقلمندو اگر ان کی توجہ ہماری طرف درست رہی تو ہم جیسے دیوانوں مخبوط الحواسوں کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔

مطلب اشعار 16: آپ کی شفاعت نے اللہ تعالےٰ کو بخشش پر تیار کر لیا ہے تو بڑھتے بڑھتے بخشش عام ہو جائے گی۔

مطلب اشعار 17: اے رضا ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے جیسا سرکار کا ارشاد کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا ہر کام اس کے وقت پر گروی رکھا ہوا ہے تو دل کو بھی آرام میسر ہو جائے گا اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

نعت

چار زبانوں عربی، فارسی، اردو، ہندی میں ہے۔ زبان پر ایسی قدرت ،عطائے خدا اعلیٰ حضرت کو ہی حاصل ہے۔ کسی شاعر کا ایسا کلام دیکھنے میں نہیں آیا۔

(1) لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا — جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ ہر دو سرا جانا

(2) اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہوشربا — منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

(3) یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرض بکنی — توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

(4) لَكَ بَدْرٌ فِی الْوَجْهِ الْاَجْمَلْ خط ہالہ مہ زلف ابر اجل — تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

(5) اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاكَ اَتَمّ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم — برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

مشکل الفاظ کے معنی:

یَاْتِ: نہیں آئے گا۔ نَظِیْرُكَ: آپ جیسا۔ فِیْ: میں۔ نَظَرٍ: نظر میں۔ مثل: مانند۔ نہ شد: نہ ہوا۔ پیدا: ظاہر، موجود، عیاں، ایجاد۔ جگ: دنیا جہاں۔ راج: حکومت، بادشاہی۔ تاج: شاہی ٹوپی۔ تورے: تیرے۔ سر سوہے: زیب دے، خوبصورت لگے، موزوں۔ دوسرا: دونوں جہاں، دنیا آخرت۔ اَلْبَحْرُ: سمندر۔ عُلَا: بلند اونچا۔ وَالْمَوْجُ: موجیں، لہریں۔ طَغٰی: طغیانی، جوش پر۔ من: میں۔ بیکس: اکیلا، کوئی ساتھی نہ ہو۔ ہوشربا: ہوش اڑانے والا۔ منجدھار: دریا کی درمیانی تیز دھار۔ بگڑی: ہوا مخالف۔ موری: میری۔ نیا: ناؤ کشتی۔ پار لگا: کنارے لگانا۔ یَا شَمْسُ: اے سورج۔ نَظَرْتِ: تو نے دیکھ لی۔ لَیْلِیْ: میری رات تو سورج کی موجودگی میں بھی رات ہی رہی۔ چو: جب۔ رسی: تو پہنچے۔ بکنی: پیش کر۔ توری: تیری۔ جوت: روشنی، چمک، نور۔ جھلجھل: تیز روشنی، درخشندگی۔ جگ: دنیا جہان۔ رچی: مرغوب طبع، پسند ہونا۔ مری شب: میری رات۔ لَكَ: تیرے لئے۔ بَدْرٌ: چودھویں کا چاند، کامل چاند۔ الْوَجْهِ: چہرہ۔ الْاَجْمَلْ: بہت خوبصورت۔ خط: ریش، داڑھی۔ ہالہ: پوش جو موسم برسات میں چاند کے گرد ہوتی ہے۔ مہ: چاند۔ زلف: کاکل۔ ابر: بادل۔ اجل: بڑی بزرگ۔ تورے: تیرے۔ چندن: صندل کی خوشبودار لکڑی۔ چندر: چاند۔ پرو: پر ہے۔ کنڈل: چاند پر پوش ہالہ۔ بھرن: موسلادھار بارش۔ اَنَا: میں۔ عَطَشٍ: پیاس۔ وَسَخَاكَ: آپ کی سخاوت۔ اَتَمّ: کامل، تام، پوری۔ گیسوئے: کاکل۔ ابر کرم: مہربانی کے بادل۔ برسن: بارش۔ ہارے: والے۔ رم جھم: ہلکی بارش۔ دو بوند: بارش کے دو قطرے۔

مطلب اشعار 1: آپ جیسا کسی کی نظر میں نہیں آیا اور نہ کسی کے علم میں ہے کہ آپ کی مانند پیدا ہوا ہو تمام جہاں کی تاجداری آپ کو زیب دیتی ہے ہم نے آپ کو دونوں جہاں کا بادشاہ تسلیم کیا ہے۔

مطلب اشعار 2: سمندر کا پانی اونچا ہو گیا اور موجیں پر جوش ہیں میں اکیلا ہوں طوفان سے ہوش اڑا جاتا ہے سمندر کے درمیان میں ہوں ہوا مخالف ہے میری کشتی کنارے لگا دیجئے۔

مطلب اشعار 3: اے سورج تو نے میری رات کو دیکھ لیا کہ تیرے طلوع ہونے سے بھی روشن دن نہیں ہوئی تو جب طیبہ کے اوپر پہنچے تو میری یہ درخواست پیش کر دینا کہ تیرا ایک امتی رضا نے یہ درخواست دی ہے کہ سرکار آپ کے نور کی تیز روشنی سے تمام جہاں منور ہو گیا مگر میری تاریک رات دن ہونے کا نام نہیں لیتی۔

مطلب اشعار 4: آقا آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند سے زیادہ خوبصورت ہے آپ کی ریش مبارک چاند کے پوش کی مانند ہے اور زلف مبارک عظیم بادل کی مثل ہے آپ کے صندل جیسے چاند چہرہ پر پوش بیٹھی ہے۔ (جب چاند پر پوش ہوتی تو بارش ضرور ہوتی ہے۔) آپ رحمت کی موسلادھار بارش کر دیجئے۔

مطلب اشعار 5: میں پیاسا ہوں اور آپ کی سخاوت کامل ہے اے پاک گیسو کرم کے بادل برسنے والے ہلکی ہلکی بارش کی دو بوندیں مجھ پر بھی برسا دیجئے۔

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَكْ رحمے بر حسرت تشنہ لبک (6) مورا جیا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھاً لِّسُوَیْعَاتٍ ذَھَبَتْ آں عہد حضور بار گہت (7) جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینے کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٌ وَّالْھَمُّ شُجُوْنٌ دل زار چناں جان زیر چنوں (8) پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاكَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا (9) مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا (10) اِرشادِ اَحِبَّا نَاطِقْ تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

مشکل الفاظ کے معنی:

قَافِلَتِیْ: اے میرے قافلہ۔ زِیْدِیْ: تو زیادہ کر دے۔ اَجَلَكْ: اپنی مدت۔ رحمے: رحم کر۔ حسرت: نہ ملنے کا افسوس' پشیمانی' آرزو' شوق۔ تشنہ: پیاسا' نہایت' مشتاق۔ لبک: تیرے ہونٹ۔ مورا: میرا۔ جیا: دل۔ لرجے: کانپے' لرزے۔ درک: تیز تیز' جلد جلد۔ وَاھاً: ہائے افسوس۔ لِسُوَیْعَاتٍ: ساعتیں' گھڑیاں۔ ذَھَبَتْ: گزر گئی۔ عہد: زمانہ وقت۔ حضور: حاضری' روبرو۔ بار گہت: تیرے دربار۔ آوت: آئے۔ موہے: میرے۔ پرت: تو۔ درد: تکلیف۔ آوہ: کیا پروا ہے۔ اَلْقَلْبُ: دل۔ شَجٌ: زخم۔ وَّالْھَمُّ: غم' پریشانی۔ شُجُوْنٌ: اندازہ سے باہر' رنگ برنگی۔ زار: نالہ و فریاد۔ چناں: ایسا' اس طرح۔ زیر چنوں: ایسی کمزور۔ پت: مالک آقا۔ بپت: دکھ' مصیبت' صدمہ۔ کاسے: کس سے۔ اَلرُّوْحُ: روح' جان۔ فِدَاكَ: تجھ پر قربان۔ فَزِدْ: بس زیادہ کر۔ حَرْقًا: عشق کی سوزش' آگ۔ یک: ایک۔ شعلہ: لو' چنگاری' لپٹ۔ دگر: دوسرا۔ برزن: مار۔ مورا: میرا۔ تن: جسم' بدن۔ من: دل۔ دھن: تمام سامان۔ پھونک: جلا دیا۔ خامہ: قلم۔ خام: کمزور' کچا' ناتجربہ کار۔ نوائے: آواز' صدا' لے' سُر۔ طرز: طور' طریقہ' عادت۔ رنگ: روش' انداز' ڈھنگ۔ اِرشادِ: حکم' ہدایت۔ اَحِبَّا: دوست احباب۔ نَاطِقْ: بات کرنے والا۔ ناچار: مجبوراً۔ راہ: راستہ' چلن' طریقہ۔

مطلب اشعار 6: اے میرے قافلہ والو اپنے قیام کی مدت زیادہ کر دو حسرت زدہ پیاسے ہونٹوں پر رحم کرو ابھی طیبہ سے روانگی کی خبر نہ سناؤ میرا دل اس خبر کو سن کر بہت تیزی سے دھڑک رہا ہے گھبرا رہا ہے۔

مطلب اشعار 7: افسوس آپ کی بارگاہ میں حضوری کی ساعتیں گزر گئیں اور مجھے وہ زمانہ یاد آتا ہے جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے تکالیف کی پروا کئے بغیر مدینہ کا سفر کر رہا تھا۔

مطلب اشعار 8: دل زخمی پریشانیاں اندازے سے باہر ہیں دل بہت زیادہ فریادی جان انتہائی کمزور ہے میرے آقا اپنی پریشانیاں کس کو بتاؤں میری جان آپ کے سوا میرا کون ہے جو میری بات سنے۔

مطلب اشعار 9: میری جان آپ پر قربان ہے عشق کی سوزش (جلن) کو زیادہ کر دیجئے اپنے عشق کی مزید ایک اور چنگاری مجھ پر ڈال دیجئے میرا جسم دل تمام سامان عشق کی آگ میں جل کر بھسم ہو گیا ہے پیارے آقا اس جان کو بھی جلا دیجئے۔

مطلب اشعار 10: رضا کی صدا اور قلم کمزور ناتجربہ کار ہے میرا طور طریقہ اور انداز ایسا نہیں ہے کہ میں چار زبانوں میں شعر کہوں مگر دوست احباب کا اصرار تھا کہ میں اس طرح نعت لکھوں مجبوراً فرمائشیں پوری کر دی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

نہ آسماں کو یوں سر کشیدہ ہونا تھا (1) حضور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہونا تھا (2) کنار خاک مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور ان کے خلاف ادب تھی بے تابی (3) مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

نظارہ خاک مدینہ کا اور تیری آنکھ (4) نہ اس قدر بھی قمر شوخ دیدہ ہونا تھا

کنار خاک مدینہ میں راحتیں ملتیں (5) دل حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

پناہ دامن دشت حرم میں چین آتا (6) نہ صبر دل کو غزال رمیدہ ہونا تھا

یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شفیع نہیں (7) عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہ کامل کو (8) سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

لَاَ مْلَئَنَّ جَهَنَّمْ تھا وعدۂ ازلی (9) نہ منکروں کو عبث بد عقیدہ ہونا تھا

مشکل الفاظ کے معنی:

کشیدہ: سر کو اونچا رکھنا۔ حضور: سامنے۔ خاک: مٹی۔ خمیدہ: جھکا ہوا۔ گلوں: پھولوں۔ خزاں: زوال' پت جھڑ۔ رسیدہ: اس تک نہ پہنچ سکے۔ دمیدہ: اُگا ہوا۔ خلاف ادب: تعظیم کے مخالف۔ بے تابی: بے صبری' بے قراری۔ آرمیدہ: آرام سے رہنا۔ نظارہ: دیکھنا نظر ڈالنا۔ قدر: اتنا انداز سے۔ قمر: چاند۔ شوخ: گستاخ۔ دیدہ: بے آدب (ملا کر شوخ دیدہ بے شرم' بے حیا' گستاخ۔) کنار: پہلو۔ راحتیں: راحت کی جمع آرام' سکھ۔ حزیں: رنجیدہ' دکھیارا۔ اشک: آنسو۔ چکیدہ: ٹپکا ہوا۔ دامن: آنچل' کرتے کا لٹکا ہوا نیچے کا حصہ۔ دشت: جنگل صحرا۔ غزال: ہرن کا بچہ۔ رمیدہ: بھاگا ہوا۔ سوا: علاوہ' غیر۔ شفیع: سفارشی۔ عبث: بے فائدہ' بلاوجہ۔ تپیدہ: تڑپا ہوا۔ ہلال: پہلی رات کا چاند' کمان کی طرح۔ کامل: چودھویں رات کا پورا چاند۔ ابروئے: بھویں۔ خمیدہ: جھکا ہوا' ٹیڑھا۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمْ: ہم جہنم کو بھر دیں گے۔ وعدہ: قول' اقرار۔ ازلی: دنیا کی پیدائش سے پہلے کا وقت۔ منکروں: منکر کی جمع انکار کرنے والے۔ عبث: بے فائدہ' بلاوجہ۔ بدعقیدہ: بُرے اعتقاد والا۔

مطلب اشعار 1: آسمان کو اس طرح سر اونچا نہیں کرنا چاہئے تھا جب کہ مدینہ کی مٹی کے سامنے اس کو جھکنا تھا یعنی حضور ﷺ کے قدموں میں آنا تھا آدمی جس جگہ دفن ہوتا ہے اس جگہ کی مٹی سے اس کا جسم بنایا جاتا ہے تو نبی پاک ﷺ کا جسد اطہر بھی خاک مدینہ سے بنا تھا اور آپ شب معراج لامکاں تک تشریف لے گئے تو آسمان اب قدموں کے نیچے روندا گیا۔

مطلب اشعار 2: اگر پھولوں کو موسم خزاں کی دست درازی سے محفوظ رہنے کا ارادہ تھا تو مدینہ منورہ کی خاک پاک پر اُگنا چاہئے تھا تاکہ زمانے کی گردشوں سے محفوظ رہتے۔

مطلب اشعار 3: آپ کی خدمت میں پہنچ کر بے صبری بے ادبی کے مرادف تھی اے میری امید تجھ کو آرام و اطمینان سے رہنا چاہئے تھا۔

مطلب اشعار 4: اے چاند تجھ کو اتنا بے شرم گستاخ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ تو مدینہ منورہ کی خاک پاک کا دیدار کرے اور آنکھ بھی نہ جھپکائے۔

مطلب اشعار 5: اے رنجیدہ دل آنسو بہانا تیرے مقدر میں لکھا تھا ورنہ مدینہ کی خاک کے پہلو میں آرام ہی آرام تھا۔

مطلب اشعار 6: صحرائے حرم کے کنارے کی پناہ گاہ میں چین و سکون آجاتا نہ اس طرح دل کے صبر کو ہرن کی مثل بیقراری رہتی اور بھاگ دوڑ کرنی پڑتی۔

مطلب اشعار 7: ہم میدان محشر میں بلاوجہ انبیاء علیہم السلام کے روبرو شفاعت کے لئے تڑپتے گڑگڑاتے رہے اگر ایسا نہ کرتے تو یہ

عقدہ کیسے حل ہوتا کہ حضور شافع یوم النشور کے علاوہ کوئی شفیع نہیں سب یہی فرمائیں گے: نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ آج ہمیں اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ۔

مطلب اشعار 8: چودھویں رات کے چاند کو ہلال بننا ضروری تھا کیونکہ اس نے جھک کر ابروئے مصطفےٰ ﷺ کو سلامی پیش کرنی تھی۔

مطلب اشعار 9: اللہ تعالیٰ نے یوم ازل وعدہ فرمایا تھا اے جہنم میں تجھ کو بھر دوں گا ورنہ منکر بلاوجہ بدعقیدہ نہ ہوتے۔

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی (10) کہ صبح گل کو گریباں دریدہ ہونا تھا
ٹپکتا رنگ جنوں عشق گل میں ہر شے سے (11) رگ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا
بجا تھا عرش پہ خاک مزار پاک کو ناز (12) کہ تجھ سا عرش نشیں آرمیدہ ہونا تھا
گزرتے جان سے اک شور یا حبیب کے ساتھ (13) فغاں کو نالہ حلق بریدہ ہونا تھا
مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر (14) کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا
جو سنگ در پہ جبیں سائیوں میں تھا مٹنا (15) تو میری جان شرار جہیدہ ہونا تھا
تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں (16) کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا
رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہ حبیب (17) تو پیارے قید خودی سے رہیدہ ہونا تھا

مشکل الفاظ کے معنی:

نسیم: ٹھنڈی نرم ہوا۔ شمیم: خوشبو' مہک۔ گل: پھول۔ گریباں: کپڑے کا وہ حصہ جو گلے کے نزدیک ہوتا ہے۔ دریدہ: پھٹا ہوا۔ ٹپکتا: رستا۔ جنوں: دیوانگی' خبط۔ شے: چیز۔ رگ بہار: بہار کی نبض' نس۔ نشتر: زخم چیرنے یا فصد لگانے کا نوکدار تیز اوزار۔ رسیدہ: پہنچا ہوا۔ عرش: تخت خداوندی۔ خاک مزار: قبر پاک کی مٹی۔ ناز: غرور' گھمنڈ' نخرہ۔ نشیں: بیٹھنے والا۔ آرمیدہ: آرام کرنے والا۔ گزرتے: مرجاتے۔ شور: غل غپاڑہ' عشق' جوش۔ فغاں: شور' نالہ وفریاد۔ نالہ: رونے کی آواز۔ حلق: گلا' گردن۔ بریدہ: کٹا ہوا۔ کریم: کرم کرنے والے' بخشنے والے۔ زہر: سم' جس کے کھانے سے مرجاتے۔ آخر: انتہا' انجام۔ شہد: عسل' میٹھا جس کو محال کی مکھی بناتی ہے۔ شفاعت: سفارش۔ چشیدہ: چکھا ہوا۔ سنگ: دروازے کی چوکھٹ کا پتھر۔ جبیں: پیشانی۔ سائیوں: رگڑنا' ٹیکنا۔ مٹنا: معدوم ہونا ختم ہونا۔ شرار: آگ کا پتنگا' چنگاری۔ جہیدہ: کودنا' اچھلنا۔ قبا: عبا جو اچکن کوٹ کی طرح اوپر پہنتے ہیں۔ دامن: آنچل۔ خاکساروں: عاجزوں' غریبوں۔ کشیدہ: اٹھایا ہوا۔ گاہ: تجلی کرنے کی جگہ۔ خودی: ہونے کی قید یہاں ہونا نہ ہو۔ رہیدہ: رہائی حاصل کرنے والا۔

مطلب اشعار 10: نسیم صبح طیبہ سے خوشبو اس لئے لاتی ہے کہ صبح کو پھولوں کا گریباں چاک ہونا ہے۔ یعنی پھولوں نے کھلنا ہے اور ان کو خوش بو کی ضرورت ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 11: پھولوں کے عشق میں ہر چیز سے وارفتگی و دیوانگی کا رنگ ٹپکنے والا ہے کیونکہ موسم بہار کی شہ رگ کو نشتر لگنے والا ہے پھولوں کے کھلنے کا وقت آگیا ہے۔

مطلب اشعار 12: مزار پاک صاحب لولاک ﷺ کی خاک پاک کا عرش بریں پر فخر و غرور کرنا بالکل بجا تھا کیونکہ اس پر آپ جیسے عرش پر مع جوتیوں کے تشریف رکھنے والے نے آرام فرمانا تھا۔

مطلب اشعار 13: کاش کہ ہم یا حبیب کا ورد کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے کیونکہ کٹے ہوئے حلق کے رونے سے تو شور پیدا ہی ہونا تھا۔

مطلب اشعار 14: میری بخشش فرمانے والے گناہ تو زہر کی مثل ہے آخرکار کسی نے تو شفاعت کے شہد کا ذائقہ چکھنا ہی تھا اس زہر کو پی کر شفاعت کا تریاق آپ سے حاصل کرنا تھا۔

مطلب اشعار 15: آپ کی دہلیز کے پتھر پر جب پیشانی رگڑتے رگڑتے ختم ہی ہونا تھا تو میری جان اچھلنے کودنے والی آگ کی چنگاری ہونی چاہئے تھی کہ چنگاری کی طرح اچھل کر فوراً ختم ہو جاتے۔

مطلب اشعار 16: سرکار آپ کی عبا کا دامن نیچا ہی ہونا چاہئے کہ میدان محشر میں عاجز مسکینوں سے کب دور ہو گا دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 17: اے رضا اگر دل کو تجلی گاہ محبوبؐ بنانے کا ارادہ تھا تو پیارے پہلے اپنے آپ کو فنا کرکے ہونے کی قید سے رہائی حاصل کرنی تھی کیونکہ عشاق کہتے ہیں یہاں ہونا نہ ہونا ہے نہ ہونا عین ہونا ہے۔

نعت

شور مہ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا	(1)	ساقی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا
اس گل کے سوا ہر گل باگوش گراں آیا	(2)	دیکھے ہی گی اے بلبل جب وقت فغاں آیا
جب بام تجلی پر وہ نیر جاں آیا	(3)	سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا
جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا	(4)	اب تک کے ہر اک منہ کہتا ہوں کہاں آیا
طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے	(5)	دیکھو گے چمن والو! جب عہد خزاں آیا
سر اور وہ سنگ در، آنکھ اور وہ بزم نور	(6)	ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

مشکل الفاظ کے معنی:

شور: شہرت، دھوم۔ مہ نو: نیا چاند۔ دواں: دوڑتا ہوا، بھاگتا ہوا۔ ساقی: شراب پلانے والا، محبوب۔ صدقے: قربان۔ مے: شراب۔ گوش: کان۔ گراں: بھاری، کم سننے والا۔ فغاں: شور غل، نالہ و فریاد۔ بام: چھت، بالا خانہ، بنیرا۔ تجلی: روشنی، نور، ظاہر ہونا۔ نیر: نہایت روشن، ستارہ۔ تپاں: تڑپتا ہوا۔ حرم: کعبہ کی چار دیواری۔ پامال: برباد، خراب، روندا ہوا۔ چمن: باغیچہ۔ عہد: زمانہ، وقت۔ خزاں: پت جھڑ۔ سنگ: دہلیز کا پتھر۔ بزم: محفل، مجلس۔ ظالم: ظلم کرنے والا، جابر۔ وطن: اپنا دیس، جائے پیدائش۔ دھیان: خیال، تصور۔

مطلب اشعار 1: میں نئے مہینے کی خبر سن کر دوڑتا ہوا آیا ہوں۔ اے ساقی میں تجھ پر قربان رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا ہے جلدی سے شراب پلا دے۔

مطلب اشعار 2: اے بلبل تو دیکھ رہی ہے کہ جب نالہ و فریاد کا وقت آیا ہے تو اس پھول کے سوا ہر پھول ثقل سماعت (بہرا) ہو کر آیا ہے کہ تیرے رونے کی آواز کو نہیں سنتا یعنی میدان محشر میں کوئی نبی کسی امتی کی فریاد پر کان نہیں رکھے گا سوائے شاہ عرب محبوب رب شفیع امم ﷺ کے۔

مطلب اشعار 3: وہ جان کو چمکانے والا نورانی ستارہ بام عروج پر طلوع و ظاہر ہوا تو ہر سر جھک گیا اور ہر دل تڑپ گیا جب سرکار دو عالم

ﷺ میدان محشر میں تشریف لائے تو تمام اہل محشر کے سر جھک گئے اور دل دیدار کے لئے بے قرار ہو گئے۔

مطلب اشعار 4: اب ہر منہ کہہ رہا ہے کہ میں کہاں آگیا ہم نے جنت کو حرم سمجھا تھا ہم کو یہاں (بارگاہ مصطفےٰ ﷺ) میں آنا چاہئے تھا۔

مطلب اشعار 5: اے اہل چمن تم دیکھ لوگے جب پت جھڑ شروع ہو گا تو باغ طیبہ کے سوا تمام باغ برباد و فنا ہو جائیں گے۔

مطلب اشعار 6: اے ظالم دل تجھ کو اپنے دیس کا خیال کس وقت کسی جگہ آیا جب کہ سر انکی دہلیز کے پتھر پر رکھا ہے اور آنکھ ان کی نورانی محفل کا دیدار کر رہی ہے۔

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے (7) سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا
جلتی تھی زمیں کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی (8) لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا
طیبہ سے ہم آتے ہیں کہئے تو جناں والو (9) کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا
لے طوق الم سے اب آزاد ہو اے قمری (10) چٹھی لئے بخشش کی وہ سرو رواں آیا
نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ بُرے کامو (11) دیکھو مرے پلہ پر وہ اچھے میاں آیا
بدکار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے (12) وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

مشکل الفاظ کے معنی:

نعت: ثنا' تعریف' مدح۔ طبقے: جماعت' درجہ' رتبہ۔ عالم: طریقہ' حالت' صورت' طور' درجہ۔ نرالا: عجیب' انوکھا' جدا۔ سکتہ: بے ہوشی' غشی۔ چکر: بھنور' گردش' دائرہ۔ گماں: خیال' وہم۔ کڑی: سخت' تیز' تند۔ قد: قامت' لمبائی۔ سایہ کناں: سایہ کرنا۔ جناں: جنت والو۔ واں: وہاں۔ طوق: گلوبند' حلقہ' پھندہ۔ الم: رنج' دکھ' فکر' غم۔ قمری: فاختہ جیسا ایک پرندہ۔ چٹھی: رقعہ' خط' سند۔ رواں: محبوب چلتا ہوا۔ نامہ: خط' تحریر' کتاب۔ مٹ: ختم ہو جاؤ' محو ہو جانا۔ پلہ: ترازو کا پلڑا۔ اچھے میاں: اعلیٰ حضرت کے مُرشد۔ بدکار: بُرے کام کرنے والا۔ بدکام: بُرے کام۔ بھلے: اچھے' خوب' عمدہ' دل کش' بہتر۔ اچھوں کا میاں: آقا' والی' وارث' سردار۔

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ کی تعریف کرنے والے گروہ کے طور و طریق ہی عجیب و غریب ہیں عقل کو سکتہ ہو گیا مبہوت ہے اور خیال کو چکر آگئے نعت گو اور نعت خواں حضرات کے مراتب و مقام کو دیکھ کر۔

مطلب اشعار 8: میداں محشر میں زمین کتنی گرم تھی دھوپ کتنی سخت گرم تھی مگر وہ سرکار جن کے جسم مبارک کا سایہ ہی نہیں تھا اپنے گناہ گار امتوں پر سایہ کرنے کے لئے تشریف لے آئے۔

مطلب اشعار 9: اے جنت والو بتاؤ ہم طیبہ سے یہاں (جنت) میں آئے ہیں تو کس کو دیکھ کر زندہ رہیں گے جو وہاں (طیبہ) سے یہاں (جنت) میں آگئے۔

مطلب اشعار 10: اے قمری اب فکر و غم کے پھندے سے آزاد ہو جا وہ محبوب دو عالم سرور کون و مکاں ﷺ بخشش و نجات کا پروانہ لے کر تشریف لے آئے ہیں تجھے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

مطلب اشعار 11: گناہو رضا کے اعمال نامہ سے محو ہو جاؤ دیکھو میزان کے پلہ پر میری نیکیوں کا وزن بڑھانے حضرت اچھے میاں تشریف لائے ہیں۔

مطلب اشعار 12: اے بدعمل رضا تو اب خوش ہو جا تیرے گناہ نیکیوں میں بدل جائیں گے کہ میرے پیارے اچھے میاں جو اچھوں نیکوں کے بھی سردار ہیں تشریف لے آئے ہیں۔

نعت

جبکہ پیدا شہ انس و جاں ہو گیا (1) دور کعبہ سے لوث بتاں ہو گیا
دل مکان شہ عرشیاں ہو گیا (2) لا مکاں' لا مکاں' لا مکاں ہو گیا
سر فدائے رہ جان جاں ہو گیا (3) امتحاں امتحاں امتحاں ہو گیا
ان کے جلوے کا جم دل بیاں ہو گیا (4) گلستاں مجمع بلبلاں ہو گیا
تھا براق نبی یا کہ نور نظر (5) یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا
حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر (6) مہرباں ہو گیا' مہرباں ہو گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

انس و جاں: انسان جنات۔ لوث: آلودگی' عجیب' داغ' دھبہ۔ بتاں: بُت' پتلا۔ مکان: رہنے کی جگہ' گھر عرشیاں: عرش والے ۔ لامکاں: بغیر جگہ والا۔ سرفدائے: قربان' نثار' نذر۔ رہ: راہ کا مخفف' راستہ۔ امتحاں: آزمائش' جانچ۔ جلوے: دیدار' نظارہ' نور۔ جم: سیپ' صدف۔ بیاں: ظاہر ہونا' اظہار۔ گلستاں: چمن' گلشن۔ مجمع: اکٹھا ہونے کی جگہ' مجلس۔ بلبلا: خوش الحان پرندہ کا نام۔ براق: جنتی چوپایہ سواری کے لئے۔ نور: آنکھ کا نور۔ نہاں: پوشیدہ' مخفی۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ شفاعت: سفارش۔ مہرباں: محبت کرنے والا' نوازش کرنے والا' توجہ کرنے والا۔

مطلب اشعار 1: انسان اور جنات کے شہنشاہ و آقا اس دنیا میں تشریف لے آئے پیدا ہو گئے تو کعبہ سے بتوں کی آلودگی نجاست دور ہو گئی کعبہ صنم خانہ سے بیت اللہ ہو گیا۔

مطلب اشعار 2: جو دل عرشیوں کے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مسکن ہو گیا تو بے شک وہ دل لامکاں بن گیا۔

مطلب اشعار 3: جو سرجان جاں محبوب خدا محمد مصطفےٰ ﷺ کی راہ میں قربان ہو گیا تو وہ امتحان میں کامیاب ہو گیا۔

مطلب اشعار 4: جو دل صدف (سیپ) کی طرح آپ کے نور کو ظاہر کرنے والا بن گیا تو وہ دل بلبلوں کے اجتماع کے لئے چمن بن گیا۔

مطلب اشعار 5: نبی پاک صاحب لولاک کا براق نظر کے نور کی مثل اتنا تیز رو تھا کہ آن کی آن میں یہ گیا وہ گیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

مطلب اشعار 6: اللہ تعالیٰ آپ کی سفارش سے گنہگاروں کے ساتھ محبت کرنے والا ان کو معاف کرنے والا ان پر مہربان ہو گیا۔

گلشن طیبہ میں طائر سدرہ کا (7) آشیاں آشیاں آشیاں ہو گیا
یا نبی لو خبر آتش غم سے میں (8) تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہو گیا
گزرے جس کوچے سے شاہ گردوں جناب (9) آسماں آسماں آسماں ہو گیا
کس کے روئے منور کی یاد آ گئی (10) دل تپاں' دل تپاں' دل تپاں ہو گیا
طوطی سدرہ وصف رخ پاک میں (11) گلفشاں' گلفشاں' گلفشاں ہو گیا
طوطی اصفہاں سن کلام رضا (12) بے زباں' بے زباں' بے زباں ہو گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

گلشن: باغ' چمن۔ طائر: پرندہ' مرغ۔ سدرہ: ساتویں آسمان پر بیری کا درخت مقام جبرائیل۔ آشیاں: گھونسلا' گھر' رہنے کی جگہ۔ آتش: آگ'

آنچ۔ غم: رنج' تکلیف' دکھ۔ تفتہ جاں: سڑا ہوا' بھنا ہوا' جلا ہوا۔ کوچے: گلی' چھوٹا راستہ۔ گردوں: آسمان فلک۔ جناب: حضرت قبیلہ حضور۔ آسماں: بلند' اونچا' فلک۔ روئے: چہرہ' شکل۔ منور: نورانی' روشن' تاباں' درخشاں۔ تپاں: دل تڑپتا ہوا۔ طوطی: فصیح' خوش گفتار۔ وصف: خوبی' عمدگی۔ رخ: منہ' رخسارہ۔ گلفشاں: پھول بکھیرنے والا' خوش گفتار۔ اصفہاں: ایران کا ایک بہت بڑا شہر جو کبھی دارالحکومت رہا ہے۔ کلام: گفتگو' بات۔ بے زباں: گونگا

مطلب اشعار 7: طیبہ کے چمن میں سدرۃ المنتہیٰ کے پرندے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جائے قیام ہو گیا۔

مطلب اشعار 8: یا رسول اللہ ﷺ میری خبر گیری فرماتے ہیں فراق کے غم کی آگ سے جلا بھونا جا رہا ہوں۔

مطلب اشعار 9: صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین و المغربین شاہ زمین و آسمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ جس راستہ سے گزر گئے وہ راستہ آسمان کی مثل رفیع الشان ہو گیا۔

مطلب اشعار 10: یہ کس منور چہرے رخ زیبا کی یاد آگئی ہے کہ دل بے قراری سے تڑپ رہا ہے کسی کل چین نہیں آ رہا۔

مطلب اشعار 11: سدرہ کا طوطی حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے روئے منور کے اوصاف بیان کر کے پھولوں کی بارش کر رہے ہیں۔

مطلب اشعار 12: اصفہان کا طوطی نغمہ سرا رضا کے کلام و گفتار کو سن کر بے زبان گونگا ہو گیا۔

نعت

معروضہ 1296ھ بعد واپسی زیارت مطرہ بار اول

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا (1) تمہارے کوچہ سے رُخصت نے کیا نہال کیا
نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی (2) قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا
وہ دل کے خوں شدہ ارماں تھے جس میں مل ڈالے (3) فغاں کہ گور شہیداں کو پائمال کیا
یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس (4) ستم گر اُلٹی چھری سے ہمیں حلال کیا
یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم (5) چھڑا کے سنگ در پاک سر و بال کیا
چمن سے پھینک دیا آشیانہ بلبل (6) اجاڑا خانہ بیکس بڑا کمال کیا
ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا (7) یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

مشکل الفاظ کے معنی:

خراب: ویران' تباہ' برباد۔ پُرملال: بہت زیادہ فکر مند' رنجیدہ۔ کوچہ: گلی' چھوٹا راستہ۔ رخصت: روانگی' اجازت' کوچ۔ نہال: کامیاب بامراد خوش حال۔ روئے: چہرا' منہ۔ بوئے: خوشبو۔ قضائے: تقدیر' قسمت۔ قفس: پنجرا' قید خانہ۔ شکستہ: ٹوٹا پھوٹا۔ بال: پر جن سے پرواز کرتا ہے۔ خوں: جان دینے والا۔ شدہ: ہلاک کئے ہوئے۔ ارماں: تمنا' خواہش۔ مل: ختم کر دے۔ فغاں: فریاد نالہ۔ گور: قبر' مزار۔ شہیداں: شہید کی جمع راہ حق میں جان دینے والا۔ پائمال: برباد' تباہ۔ پلٹنے: لوٹنا واپس ہونا۔ نفس: خود غرض۔ ستم: ظالم' ستانے والے۔ الٹی: کند' کھٹلی چھری' مراد ظلم کرنا تڑپا تڑپا کر مارنا۔ حلال: ذبح کرنا۔ عداوت: دشمنی' عناد' مخالفت۔ ظالم: جابر' ظلم کرنے والا۔ سنگ در: دروازے کی دہلیز کا پتھر۔ وبال: آفت' مصیبت' عذاب۔ چمن: گلشن۔ آشیانہ: گھونسلا۔ بلبل: مرغ چمن مشہور پرندہ۔ خانہ: گھر۔ بیکس: محتاج غریب عاجز۔ کمال: عجیب بات' ہنر' عمدہ کام۔ ستم: مظلوم' دکھیا' ستائی ہوئی۔ سمائی: دل میں کسی خیال کا جم جانا۔ جمال: حسن' خوبصورتی۔

مطلب اشعار 1: آقا آپ کی گلی و شہر سے روانگی نے کون سی مراد پوری کی بلکہ حالت خراب اور دل بہت زیادہ رنجیدہ غمگین کر دیا۔

مطلب اشعار 2: افسوس تقدیر نے پنجرے میں قید کر کے پر اکھیڑ دے ابھی نہ تو میں نے پھول کا رنگ روپ دیکھا ہے نہ اس کی خوشبو سونگھی ہے۔

مطلب اشعار 3: وہ خواہشات جو دل کے اندر مردہ حالت میں تھیں ان کو بھی مسل دیا ختم کر دیا اور جو شور و فریاد شہداء کے مزاروں پر ہو رہا تھا اس کو بھی بند کرا دیا۔

مطلب اشعار 4: اے ظالم نفس تو نے مدینہ سے واپسی کی راہ دے کر کند (کھٹلی) چھری سے ہمیں ذبح کر ڈالا۔

مطلب اشعار 5: اے ظالم یہ دشمنی تجھ کو میرے ساتھ کب سے تھی کہ ان کے آستانہ پاک کو چھڑا کر ہمیں مصیبت اور عذاب میں گرفتار کرا دیا۔

مطلب اشعار 6: چمن سے بلبل کا گھونسلا پھینک کر اس غریب کا گھر اجاڑ کر تو نے بہت عجیب کام کیا جو نہیں کرنا چاہئے تھا۔

مطلب اشعار 7: ان مظلوم آنکھوں نے اے نفس تیرا کیا نقصان کیا تھا تیرے دل میں یہ بات کیوں آئی کہ اس جمال جہاں آراء کو ان آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔

حضور ان کے خیال وطن مٹاتا تھا (8) ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی (9) ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

جو دل نے مر کے جلایا تھا منتوں کا چراغ (10) ستم کہ عرض رہ صرصر زوال، کیا

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا بھایا (11) یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا

تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب (12) بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

ابھی ابھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ (13) یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نڈھال کیا

الٰہی سن لے رضا جیتے جی کہ مولیٰ نے (14) سگان کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

مشکل الفاظ کے معنی:

خیال: تصور، فکر، وہم، ارادہ۔ وطن: جائے پیدائش، اپنا ملک۔ مٹاتا: دور کرنا، ناپید کرنا۔ فراغ: فرصت، نجات، تسلی۔ بال: اولاد۔ در: دروازہ، چوکھٹ۔ ناکامی: مایوسی، محرومی۔ بے بسی: مجبوری، کمزوری۔ خیال: غور و خوض، فکر۔ جلایا: روشن کرنا۔ منتوں: عہد، وعدہ، نذر و نیاز۔ چراغ: دیا، شمع، لیمپ۔ ستم: ظلم، جور و جفا۔ عرض: دکھ، تکلیف۔ رہ: راستہ۔ سر: آندھی، باد تند، تیز ہوا۔ زوال: کمی، اتار، گل کر دیا۔ ویرانہ: اجاڑ جگہ، جنگل۔ ہند: ہندوستان، انڈیا۔ بھایا: پسند آیا۔ حواسوں: ہوش، اوسان حواس کی جمع۔ اختلال: خلل کا مصدر باب افتعال سے نقصان، خرابی، فتور، فساد۔ واسطے: لئے خاطر، باعث۔ سا: مثل جیسا مشابہ۔ ستم: ظلم کرنے والا، تکلیف دینے والا۔ نہال: کامیاب، بامراد خوش حال۔ چہچہے: خوش الحانی، پرندوں کی خوش آوازیں۔ ناگاہ: اچانک، یکایک۔ نڈھال: ست، تھکا ماندہ، مضمحل۔ جیتے: عمر بھر، ساری عمر۔ مولیٰ: آقا، داتا، دینے والا، خدا۔ سگان: کتے۔ کوچہ: گلی۔ بحال: شاداب، خوش، تر و تازہ۔

مطلب اشعار 8: ظالم تو نے ہم کو کیا خوب فارغ البال کیا کہ خود مٹ گئے بلکہ ان کی موجودگی میں وطن کے خیال کو محو کرتا تھا۔

مطلب اشعار 9: ہماری مجبوری پر تو نے غور نہیں کیا افسوس یہ میری کتنی بڑی ناکامی و محرومی ہے کہ نہ ان کے آستانہ کا رہا نہ اپنے گھر کا رہا۔

مطلب اشعار 10: دل نے اپنی خواہشات کو مار کر منتوں کا جو چراغ روشن کیا تھا ظلم ہے کہ راستے کی تکلیف دہ تند و تیز ہوا نے گل

کر دیا۔

مطلب اشعار 11: افسوس ہوش حواس میں یہ کیسا فتور پڑ گیا کہ مدینہ پاک جیسے آباد شہر کو چھوڑ کر ہندوستان کے ویرانے کو پسند کر لیا۔

مطلب اشعار 12: اے رضا تو مدینہ طیبہ جیسا محبوب شہر جس ہندوستان کے لئے چھوڑ آیا اب بتا اس ظالم نے تجھ کو کتنا خوش حال و کامران کر دیا۔

مطلب اشعار 13: چمن میں تو ابھی ابھی خوش الحان پرندوں کی آوازوں کا شور تھا اچانک یہ درد کہاں سے پیدا ہو گیا جس نے طبیعت کو مضمحل و ست کر دیا۔

مطلب اشعار 14: اے الہ العالمین تو گواہ رہ کہ میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احمد رضا کی حیات ظاہری میں ہی اپنی گلی کے کتوں میں مجھ سگ بارگاہ کا چہرہ منور و شاداب کر دیا ہے۔

نعت

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا (1) لمعہ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم (2) تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بڑھ گئی تیری ضیا اندھیر عالم سے چھٹا (3) کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اڑنے لگی (4) بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا (5) تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

بندہ: عبد' غلام' مطیع۔ قریب: پاس' نزدیک۔ حضرت: حضور' نزدیک درگاہ۔ قادر: اللہ تعالیٰ کا وصفی نام غالب مختار۔ لمعہ: نور' روشنی' چمک۔ باطن: پوشیدہ۔ گمنے: فنا ہونے' چھپ نے۔ جلوہ: تجلی' نور' چمک۔ ظاہر: آشکار' کھلا ہوا۔ مرضی: خوشی' اجازت' خواہش۔ الٹے قدم: اسی نشان راہ پر واپس ہونا' فوراً واپس ہونا۔ مہ: چاند۔ کلیجہ چرا: دل پھٹ جانا۔ ضیا: روشنی' چمک' تجلی۔ اندھیرا: سیاہی' تاریکی' آفت۔ عالم: جہان' دنیا۔ چھٹا: ختم ہوا۔ گیسو: کاکل' بال۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ بادل: ابر' گھٹا۔ گھر: ہر طرف پھیل گیا' محیط ہو گیا۔ بندھ: قائم ہو گئی' مضبوط۔ ہوا: عزت' ساکھ' بھرم۔ ساوہ: دریا کا نام ہے۔ خاک اڑنے لگی: ہوا سے ریت اڑنے لگا۔ ضیا: روشنی' چمک' تجلی۔ آتش: آگ۔ پانی پھر گیا: بجھ گئی' ضائع ہو گئی' تباہ و برباد ہو گئی۔ صفی: پاک' صاف' حضرت آدم کا لقب ہے۔ بیڑا پار تھا: کشتی' جہاز بسلامت کنارے پہنچ جانا۔ صدقے: قربان' فدا۔ نجی: ہمراز' بھیدی' لقب نوح علیہ السلام۔ بجرا: کشتی۔ تر: پانی پر چلتا رہا۔

مطلب اشعار 1: بندہ رب قدیر کی بارگاہ میں ملاقات کرنے کے لئے گیا یعنی نور ظاہر نور باطن میں فنا ہونے گیا جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (سورہ نجم) حضور باعث تخلیق عالم نور مجسم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوئے انتہائی نزدیک جیسے دو کمانیں آپس میں ملیں یا اس سے بھی زیادہ قریب یعنی ایک نور ظاہر نور مصطفیٰ نور باطن نور خدا میں فنائے کامل ہوا۔ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے

وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

مطلب اشعار 2: آپ کی خوشنودی کے لئے غروب ہوتا ہوا سورج واپس ہوا عصر کا وقت ہو گیا' آپ نے انگلی مبارک کا اشارہ کیا تو

چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ سرکار حضرت علی کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرماتے تھے آپ نماز عصر ادا کر چکے تھے۔ مگر کسی وجہ سے حضرت علی نے نماز عصر ادا نہیں کی تھی سورج غروب ہونے لگا عصر قضا ہونے لگی تو حضرت علی کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر حضور کے رخسار مبارک پر گرے۔ آپ نے آنکھ کھول کر فرمایا: اے علی کیا بات ہے۔ عرض کی سرکار ابھی نماز عصر ادا نہیں کی ہے۔ آپ نے سورج کو اشارہ فرمایا تو ڈوبتا ہوا سورج واپس ہوا عصر کا وقت ہو گیا حضرت علی ؓ نے نماز عصر ادا کر لی حبیب یمنی مکہ آیا ابو جہل نے کہا اے حبیب یہاں ایک جادوگر محمد نامی ہے اس سے مت ملنا جو اس سے ملتا ہے ان کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ تو حبیب نے کہا میں ان سے ضرور ملوں گا اور ایسا سوال کروں گا جو جادوگر نہیں کر سکتا۔ حبیب آپ کے پاس رات کے وقت گیا اور کہا: اے محمد ﷺ آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کی دلیل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو تو چاہے حبیب نے کہا آپ چاند کو دو ٹکڑے کر دیں۔ آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند دو حصہ میں تقسیم ہو گیا۔ حبیب نے کہا بالکل درست ہے' جادو آسمان پر نہیں چلتا۔ ایک دوسرا سوال اور ہے میں اس کو بیان نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو اپنے گھر جا کر دیکھ لینا حبیب ایمان لے آئے اور گھر جا کر دیکھا تو ان کی اپاہج لڑکی بالکل تندرست و توانا ہو گئی تھی۔ پوچھا بیٹا یہ کیا ہو گیا تو لڑکی نے کہا ایک نورانی صورت والے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے مجھے صحت یاب کیا اور کلمہ پڑھایا۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور آپ بھی ان پر ایمان لا چکے ہیں۔

مطلب اشعار 3: آپ کے تبلیغ اسلام کی نورانیت دنیا پر چھا گئی کفر کی تاریکی دنیا سے مٹ گئی جب آپ کے کاکل مبارک کھل گئے تو رحمت و کرم کے بادل نے اس جہاں کو ڈھانپ لیا رحمت کی بارش ہونے لگی۔

مطلب اشعار 4: آپ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ کی عزت کا بھرم قائم ہو گیا دریائے ساوا خشک ہو گیا وہاں ریت اڑنے لگی اور آتش کدہ ایران جو ہزار سال سے روشن تھا اس رات (یعنی شب ولادت) بجھ گیا آپ کے نور کی بڑھتی ہوئی نورانیت کے سامنے اپنی روشنی گل کر بیٹھا۔

مطلب اشعار 5: حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اس دنیا پر اتر کر تقریباً 350 سال تک روتے رہے ایک دن عرض کی اے الہ العالمین حضرت محمد ﷺ کے صدقہ میں میری لغزش کو معاف فرما دے۔ ندا آئی اے آدم تم نے اس نام کو کیسے جانا عرض کیا خدایا میں نے اس نام مبارک کو عرش کے پائے پر تیرے نام کے ساتھ لکھے ہوئے پڑھا تھا اور انہیں کا نور میری پیشانی میں جلوہ گر ہے۔ فرشتہ جس کی زیارت کرتے ہیں۔ فرمایا ہم نے تمہاری خطا کو معاف کر دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی چھ ماہ تک پانی پر تیرتی رہی تو ایک دن حضرت نوح علیہ السلام نے آپ کے اسم مبارک کا واسطہ بارگاہ ایزدی میں پیش کیا تو کشتی نوح کوہ جودی پر ٹھہر گئی۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا	(6)	تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا	(7)	کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا
وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی	(8)	وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں	(9)	پاؤں جب طوف حرم میں تھک گئے سر پھر گیا
رحمت للعالمین آفت میں ہوں کیسی کروں	(10)	میرے مولا میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا
میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ	(11)	جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

آمد: پیدا ہوئے' آنے کی خبر۔ بیت اللہ: کعبۃ اللہ۔ مجرے: آداب' سلام' کورنش۔ جھکا: سرنگوں کرنا' خم ہونا۔ ہیبت: ڈر' خوف' رعب۔ بت:

مورتی، صنم۔ تھرتھرا: کانپنا، سرزنا، ڈرنا۔ مومن: ایمان لانے والا، ایمان دار۔ کافران: آپ کی رسالت کا منکر۔ پھرا: منحرف ہوا انکاری۔ خلق: مخلوق، اللہ کے سوا تمام اشیاء۔ دیوانہ: پاگل، باؤلا۔ ہشیار: چالاک، عقلمند، مستعد۔ طوف حرم: کعبہ کے گرد گھومنا، چکر لگانا۔ رحمت اللعالمین: تمام جہانوں کے لئے رحمت۔ آفت: مصیبت، پریشان۔ مولا: آقا، مالک، داتا۔ بلا: مصیبت، سختی، قہر۔ صدقے: قربان، فدا۔ کنکریاں: سنگریزے، چھوٹے چھوٹے پتھر۔ دفعتاً: یکایک، اچانک، فوراً۔

مطلب اشعار 6: آپ کے تشریف آوری کی خوشی میں کعبۃ اللہ نے جھک کر آداب و تسلیمات پیش کیں اور آپ کے رعب و دبدبہ کی بناء پر کعبہ کے تمام بت لرز کر اوندھے منہ گر پڑے۔

مطلب اشعار 7: جس نے آپ کی اطاعت فرمانبرداری کی اللہ اس کے ساتھ ہو گیا۔ فَتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میرا اتباع پیروی کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ کافر نے صرف آپ کا انکار نہیں کیا بلکہ اللہ کا بھی منکر ہو گیا جیسے ابلیس سجدہ آدم سے منکر ہوا نافرمان رب قرار پایا۔

خدا کا ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

مطلب اشعار 8: جو آپ کا غلام بنا بارگاہ مصطفےٰ ﷺ سے وابستہ ہوا تمام کائنات کا فرمانبردا بنا جیسے فاروق اعظم نے دریائے نیل کے نام رقعہ لکھا اور ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا بھینٹ کی مشرکانہ رسم ختم فرما دی اور جس نے بارگاہ مصطفےٰ ﷺ سے روگردانی کی وہ اللہ تعالیٰ کا معتوب ہو گیا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 9: مجھ کو پاگل دیوانہ بتانے والو میں اس قدر چالاک و ہوشیار ہوں کہ جب حرم طواف کرتے کرتے پاؤں تھک جاتے ہیں تو سر کے بل طواف کرنے لگتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مطلب اشعار 10: یا رحمت العالمین میں مصیبت و پریشان میں پھنس گیا ہوں میرے آقا میں کیا کروں اس دل ناداں نے مصیبت میں ڈال دیا ہے میری مدد فرمایئے اس دل کو اپنے نور سے منور فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 11: میں آپ کے ان ہاتھوں پر قربان جنہوں نے کافروں پر سنگریزے پھینک کر ان کا منہ موڑ دیا جس کی طرف رب العالمین اشارہ فرماتا ہے: وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی آپ نے نہیں پھینکا جب پھینکا لیکن وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا۔ شب ہجرت آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹایا اور ایک مشت خاک ان کافروں کی طرف پھینک دی جنہوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور آپ ان کے درمیان سے نکل کر تشریف لے گئے آپ کو کوئی نہیں دیکھ سکا۔ دوسرے جنگ کے دوران آپ نے کافروں کی طرف ایک مشت خاک پھینکی جس سے ان کو ہزیمت و ناکامی ہوئی اور وہ خاک ہر موجود کافر کی آنکھ میں پڑی۔ یہ کمال اعجاز ہے نہ خاک محدود ہے مگر ہر کافر کی آنکھ میں پہنچ رہی ہے۔

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر (12) جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے (13) یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھوم مچی وہ مومن صالح ملا (14) فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا
اللہ اللہ یہ علو خاص عبدیت رضا (15) بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے ان کے در پر پڑ رہو (16) قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

بوہریرہ: کنیت صحابی۔ جام: دودھ کا گلاس۔ صاحبوں: صحابیوں۔ رچھ: نہ پی سکے، سیر ہو جانا۔ واسطہ: لئے خاطر، وسیلہ۔ سنی: اہلسنّت، سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے والا۔ فرمائیں: کہیں۔ شاہد: گواہ، شہادت دینے والے۔ فاجر: عاصی، بدکار، گنہگار۔ عرش: تخت خداوندی۔ دھوم شہرت، شور و غل، خبر۔ مچی: ہوں۔ مومن صالح: ایماندار نیک پارسا مومن۔ فرش: زمین۔ ماتم: کہرام شور، گریہ وزاری۔ طیب: خوش طبع۔ طاہر: پاک۔ علو: بلندی، رفعت۔ خاص: مخصوص، ذاتی۔ عبدیت: بندگی، غلامی۔ بندہ: عبد، غلام۔ قریب: پاس، نزدیک۔ حضرت: حضور، درگاہ۔ قادر: غالب اللہ کا وصفی نام۔ ٹھوکریں: دھکے: نقصان چوٹ۔ در: دروازہ۔ پڑ: ٹھہر جاؤ، لیٹ جاؤ، قیام کرو۔ قافلہ: کاروان تاجروں یا حاجیوں کا گروہ۔ اول: پہلے۔ آخر: آخرکار، آغاز یا انجام۔

مطلب اشعار 12: حضرت ابوہریرہ آپ فرمائیں وہ دودھ کا گلاس کیسا تھا جو ستر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے لئے کافی ہو گیا انہوں نے سیر ہو کر پیا کہ وہ رج گئے شکم سیر ہو گئے۔ اور دودھ پھر بھی بچ گیا۔

مطلب اشعار 13: پیارے مصطفےٰ ﷺ کے طفیل الہ العالمین ایسا حکم فرما دے کہ اہلسنّت سے جس کسی کا انتقال ہو تو تیرے گواہ یہ نہ کہیں اور یہ گواہی نہ دیں کہ وہ امتی اس دنیا سے گنہگار گیا ہے۔

مطلب اشعار 14: عرش خدا پر یہی خبر مشہور ہے کہ وہ مومن نیک پارسا آگیا اور فرش زمین پر یہ شہرت عام ہو کہ وہ بندہ خوش اور گناہوں سے پاک گیا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ!

مطلب اشعار 15: اے رضا سبحان اللہ عبدیت و غلامی کو یہ بلند و بالا اور مخصوص مرتبہ حاصل ہوا کہ بندہ رب اکبر کی بارگاہ میں ملاقات کا شرف حاصل کرنے گیا جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا تھا لن ترانی تم مجھے نہیں دیکھ سکتے مگر یہاں قاصد بھیج کر بلایا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اگر میں نہیں دیکھ سکتا تو اس آنکھ کو مجھے دکھا جو تیری زیارت کرے گی۔ یہ دعا منظور رہی آپ جب شب معراج بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے اور پچاس نمازیں فرض ہوئیں تب موسیٰ علیہ السلام سے (1) آپ کی ملاقات ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے معلوم کیا آپ کی امت پر کیا فرض ہوا ارشاد فرمایا پچاس نمازیں ایک دن میں۔ عرض کیا آپ کی امت یہ نہیں کر سکتی آپ بارگاہ خدا میں جا کر تخفیف نماز کے لئے عرض کریں۔ آپ پھر بارگاہ خدا میں حاضر ہوئے تخفیف نماز کی عرضی پیش کی دس نمازیں کم ہو گئیں۔ (2) پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے معلوم کیا سرکار کیا ہوا فرمایا دس کم ہو گئیں عرض کیا یہ بھی زیادہ ہیں آپ پھر تشریف لے جائیں اور کچھ مزید تخفیف کرائیں۔ آپ پھر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا چالیس بھی زیادہ ہیں کچھ اور کم فرما دیں۔ ارشاد خداوندی ہوا ہم نے دس اور کم کر دیں۔ تیسری مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کو ان آنکھوں کا دیدار ہوا سوال اب کیا ہوا دس اور کم ہو گئیں۔ حضور یہ بھی زیادہ ہیں آپ کی امت تیس نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتی اور تخفیف کرائیں آپ اللہ کے حضور حاضر ہوئے عرض کیا یہ بھی زیادہ ہیں اور کم فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے دس اور کم کر دیں چوتھی مرتبہ موسیٰ کو ان آنکھوں کا دیدار ہوا۔ سرکار کیا ہوا اے موسیٰ دس اور کم ہو گئیں حضور یہ بھی زیادہ ہیں اور کمی کرائیں عرض کی یہ بھی زیادہ ہیں۔ تشریف لے گئے اللہ بیس بھی زیادہ ہیں اور کم کر دیجئے جاؤ دس اور کم کر دیں پانچویں مرتبہ دیدار ہوا عرض کیا حضور اب کیا ہوا دس اور کم ہو گئیں عرض کیا یہ بھی زیادہ ہیں اور کمی کرائیں آپ نے پھر حاضر ہو کر عرض کیا دس بھی زیادہ ہیں اور تخفیف کر دے۔ ارشاد ہوا پانچ اور کم کر دیں چھٹی

مرتبہ دیدار چشم ہوا۔ عرض کیا' کیا ہوا۔ پانچ اور کم ہو گئیں حضور یہ بھی زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے موسیٰ اب مجھے شرم آتی ہے کہ میں تخفیف کے لئے عرض کروں۔ ندا آئی اے محبوب آپ کی امت نمازیں پانچ پڑھے گی مگر ہم ثواب پچاس کا ہی دیں گے۔ ہماری عطامیں کمی نہیں ہوتی اور اے موسیٰ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تم کو ان کا دیدار چھ مرتبہ کرا دیا۔

مطلب اشعار 16: اے رضا حجاج کا قافلہ تو آخرکار روانہ ہو گیا اور تم رہ گئے۔ اب ان کے در پر ہی پڑے رہو ورنہ زمانے کی ٹھوکریں دھکے کھانے پڑیں گے۔ عافیت اسی میں ہے کہ سب سے منہ موڑ کر ان کے ہو جاؤ۔

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

نعت

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا	(1)	ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا	
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا	(2)	میرے مولا مرے آقا ترے قربان گیا	
آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی	(3)	ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا	
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا	(4)	سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا	
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام	(5)	للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا	

مشکل الفاظ کے معنی:

نعمتیں: مال و دولت' انعام۔ بانٹتا: تقسیم۔ سمت: طرف' راہ۔ ذیشان: شان والا مرتبہ والا قدر و منزلت والا۔ منشی: محرر' کاتب' لکھنے والا۔ رحمت: کرم مہربانی۔ قلمدان: قلم دوات رکھنے کا ڈبہ۔ خبر: واقفیت' آگاہی پانا' سراغ لگانا۔ غیروں: تیرے سوا' بیگانہ' رقیب' عدو' دشمن۔ طرف: جانب' پہلو۔ دھیان: سوچ' خیال۔ مولا: آقا' سردار' مالک۔ آقا: مالک صاحب۔ قربان: صدقہ' نذر۔ ناکام: بے مراد' لاچار۔ تمنا: خواہش' آرزو' امید۔ در سے: دروازہ۔ ارمان: تمنا و خواہشات سے بھرا ہوا۔ یاد: ذکر' خیال۔ معمور: آباد' پر' بھرپور۔ قدموں: قدم کی جمع پاؤں۔ قربان: صدقہ و نذ ہو گیا۔ غیر: اجنبی' آپ کے ماسوا' رقیب' دشمن۔ للہ الحمد: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ مسلمان: دین محمدی کا پیروکار' گردن اطاعت کے ساتھ جھکانے والا مومن۔

مطلب اشعار 1: وہ صاحب قدر و منزلت نبی رحمت محبوب رب انعامات تقسیم فرمانے جس طرف کو تشریف لے گئے تو آپ کے رحم و کرم کو لکھنے والا محرر کاتب اپنا قلم دان اٹھائے آپ کے ساتھ ہی رہا۔

مطلب اشعار 2: اے میرے آقا میرے مالک میری جان آپ پر صدقے و قربان میری خبر گیری فرمائیں میری طرف جلدی توجہ فرمائیں میرا نفس خیالات کو دشمنوں کی طرف لے جا رہا ہے جو میرے دین و دنیا و عقبیٰ کو تباہ و برباد کریں گے۔

مطلب اشعار 3: افسوس ہے اس آنکھ پر جو اپنی امیدوں کی تکمیل میں ناکام رہی اور حیف ہے اس دل پر جو آپ کے در سے اپنے ارماں پورے کئے بغیر واپس ہو گیا۔

مطلب اشعار 4: وہی دل دل کہلانے کے قابل ہے جو آپ کی یاد آپ کے ذکر سے معمور و آباد ہے وہی سر سر کہلانے کے لائق ہے جو آپ کے قدموں پر رکھا ہے قربان ہے۔ کیا خوب کہا ہے:

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یہ سر سر زاہد نہیں سودائی کا سر ہے
تا عمر کئے جاؤں گا اس در ہی پہ سجدے

مطلب اشعار 5: یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو صرف آپ کو جانا ہے اور آپ کو ہی مانا آپ کا کلمہ پڑھا آپ کے سوا کسی اور سے کوئی سروکار نہیں رکھا الحمدللہ میں دنیا سے مسلمان گیا مجھے مرتے دم کلمہ نصیب ہوا۔ مرتے وقت ابلیس آ کر بہکاتا ہے ایمان تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امام فخرالدین رازی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایک سو ایک دلیلیں جمع کر کے رکھیں تھیں تاکہ شیطان سے دلیلوں کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ امام کی موت کے وقت ابلیس آگیا' بولا اے فخرالدین تم خدا کو ایک مانتے ہو بتاؤ تمہارے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔ امام فخرالدین اللہ کی وحدانیت پر دلیلیں دیتے رہے اور ابلیس جو معلم الملکوت رہ چکا ہے' اپنے علم سے امام فخر الدین رازی کی ہر دلیل کے پُرزے اڑاتا رہا اور امام کی تمام دلیلوں کو ختم کر دیا تو بولا اب مجھے خدا کہو کیوں کہ تم نے کوئی بات بغیر دلیل کے نہیں مانی ہے۔ امام فخرالدین بہت پریشان تھے کہ حضرت نجم الدین کبریٰ تشریف لائے تو ابلیس غائب ہو گیا حضرت نجم الدین کبریٰ نے کہا اے فخرالدین کہہ دے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے مانا کہہ کر چلے گئے۔ ابلیس پھر حاضر ہو گیا ہاں فخرالدین کوئی اور دلیل ہے۔ امام نے فرمایا میں نے خدا کو ایک بغیر دلیل کے مانا۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

گر باستدلال کار دیں بُدے تا
فخر رازی رازدار دیں بُدے

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی (6) نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے (7) پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر (8) بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے (9) تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

آقا: مالک' حاکم۔ عنایت: مہربانی' لطف' نوازش۔ سہی: مان لیا' منظور' ٹھیک' فرض کیا۔ نجد: نجد کے رہنے والے ۔ کلمہ: مسلمان بنانے لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر۔ احسان: نیکی کرنا' اچھا سلوک کرنا۔ پناہ: سہارا' بچنے کا ٹھکانہ۔ مدد: کمک' حمایت۔ قیامت: روز محشر' حساب کتاب کے دن۔ مان: تسلیم کر لیا' اقرار کر لیا۔ اُف: افسوس' حسرت۔ منکر: نہ ماننے والے۔ جوش: ہیجان' غصہ' غضب۔ تعصب: بیجا طرف داری۔ آخر: انجام کار' انتہائی۔ بھیڑ: ازدحام' ہجوم' جمگھٹا۔ کمبخت: بدنصیب' نالائق۔ ایمان: یقین' مذہب' عقیدہ' دھرم۔ جان: روح' حیات۔ خرد: عقل' سمجھ' دانائی۔ سارا: تمام' کل' پورا۔ سامان: اسباب' چیزیں۔

مطلب اشعار 6: اے نجدیو وہابیو تم میرے آقا نعمت فخر عالم ﷺ کی کسی مہربانی و نوازش کو تسلیم نہیں کرتے نہ کرو یہ بتاؤ کہ کیا کلمہ پڑھانے سے بت پرستی چھڑانے کا احسان بھی ختم ہو گیا۔

مطلب اشعار 7: اس دنیا میں ان سے مدد مانگ کر ان کی پناہ میں آجا اگر قیامت کے دن ان کو ناصر و مددگار تسلیم کیا تو یہ بات تیری تسلیم نہیں کی جائیں گی۔ وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہے۔ نماز میں آیت پڑھتے ہیں: ایاك نعبد و ایاك نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے خاص کر مدد طلب کرتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ نماز اور صبر سے مدد طلب کرو۔ سوال یہ پیدا ہوتا کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا وہابیوں دیوبندیوں کے

نزدیک شرک ہے تو کیا صبر اور نماز اللہ ہیں جن سے مدد طلب کرنے کا حکم بصیغہ امر دیا جارہا ہے جواب یہی ہو گا کہ صبر و نماز اللہ نہیں ہیں جب اللہ نہیں تو غیر اللہ ہیں اور اللہ قرآن میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنے کا حکم دے رہا ہے تو ثابت ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ ہماری نماز اور ہمارے صبر سے اولیاء اللہ زیادہ مقبول ہیں اور ان سے مدد مانگنا زیادہ مقبول ہے۔ ان دونوں آیتوں میں تطبیق کیسے ہو گی۔ نستعین کا مادہ عون یا عین ہے۔ اگر عون لیا جائے جس کے معنی مدد کے ہیں تو تطبیق نہیں ہو سکتی اور عین لیا جائے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں تو تطبیق ہو گئی۔ اب ترجمہ یہ ہو گا ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ کو دیکھنا چاہتے ہیں جیسے حدیث پاک میں ہے فعبد ربك كانك تراه تو اپنے رب کی عبادت اس طرح کر کہ اس کو دیکھ رہا ہے تو ان دونوں آیتوں میں اختلاف نہیں رہا اور وہابیوں' دیوبندیوں کا عقیدہ باطل ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

<u>مطلب اشعار 8:</u> افسوس وہ منکر بدنصیب اپنی بیجا طرفداری اور غضب و غصہ کی بھیڑ بھاڑ میں آخر کار ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا حق و باطل میں تمیز نہ کر سکا اور محبوب رب العالمین کے مرتبہ کو نہ سمجھ سکا اللہ کسی کو ایمان سے محروم نہ کرے آمین!

<u>مطلب اشعار 9:</u> اے رضا روح' دل' ہوش' عقل سب تو پیارے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں مدینہ منورہ پہنچ چکے ہیں اے رضا اب تمہارا یہاں کیا رکھا ہے اٹھو اٹھو جلدی چلو تمام سامان زیست روح' دل' ہوش' عقل تو جا چکے ہیں اب تم بھی حاضر بارگاہ محبوب ہو جاؤ۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

قافلہ نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی میری تنہائی کی

نعت

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا (1) دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے (2) یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹکے محض ذکر کو (3) نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا
بیخودی میں سجدۂ در یا طواف (4) جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تملیک ملیک الملک سے (5) مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا
ان کے نام پاک پر دل جان و مال (6) نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا
یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے (7) اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

مشکل الفاظ کے معنی:

<u>سوئے:</u> طرف' جانب۔ <u>ساجد:</u> سجدہ کرنے والا۔ <u>غرض:</u> اپنا مطلب' خواہش' ضرورت۔ <u>محض:</u> صرف' خالص' فقط۔ <u>جپا:</u> ورد کیا' بار بار کہنا۔ <u>بیخودی:</u> مدہوشی' بے ہوشی۔ <u>در:</u> دروازہ۔ <u>تملیک:</u> مالک بنانا۔ <u>ملیک:</u> جہاں کا مالک۔ <u>الملک:</u> جہان' حکومت۔ <u>مالک عالم:</u> دنیا و آخرت کا مالک۔ <u>تج دیا:</u> قربان کر دیا۔ <u>عبادی:</u> اے میرے بندو' غلامو۔ <u>بندہ:</u> غلام۔

<u>مطلب اشعار 1:</u> میرا سر حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف جھکا تو تجھ کو کیا تکلیف ہوئی ہے۔ اے بدبخت نجدی میرے دل نے ان کو سجدہ کر لیا تو تیرا کیا لیا تجھ کو کیوں رنج ہوا ان کی تعظیم ہمارا دین و ایمان ہے تو کہتا ہے سجدہ کرنا شرک ہے بتا اللہ تعالیٰ نے

فرشتوں سے آدم کو سجدہ کروا کر ان کو مشرک کیوں بنا دیا۔ یوسف علیہ السلام کو ان کے والد یعقوب علیہ السلام والدہ گیارہ بھائیوں نے سجدہ کرکے شرک کیوں کیا۔ نہ تو اللہ کسی کو شرک کرنے کی اجازت یا حکم دیتا ہے نہ فرشتہ شرک کرتے ہیں نہ نبی شرک کرتے یا شرک کو پسند کرتے ہیں البتہ آدم کے سجدے کو ابلیس نے شرک بتا کر انکار کیا اور لعنتی بنا تو بھی ان کی تعظیم کو ابلیس کی پیروی میں شرک بتا کر لعنتی اور گستاخ بنتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا سجدے کی دو قسمیں ہیں: (1) سجدہ تعبدی (2) سجدہ تعظیمی۔ سجدہ تعبدی تمام شریعتوں میں شرک تھا اور ہماری شریعت میں بھی شرک ہے۔ (2) سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا مگر ہماری شریعت (یعنی شریعت محمدی) میں حرام ہے۔ اگر کسی نے کر لیا تو گنہگار ہو گا' کافر و مشرک نہیں ہو گا مگر تیرے پاس تو شیطانی عینک ہے ہر کام میں شرک و کفر نظر آتا ہے اللہ تجھے عقل دے۔

مطلب اشعار 2: ہم نے اٹھتے بیٹھتے ہمہ وقت ان کی مدد حاصل کرنے کے لئے یا رسول اللہ پکارا تو تجھ کو کیوں موت آتی ہے ہمارے اور ان کے درمیان تیرا کیا واسطہ ہے تو کیوں دخل در معقولات کرتا ہے۔ تو مالداروں سے مدد لیتا ہے تو مشرک کیوں نہیں بنتا۔

مطلب اشعار 3: ہم نے تمام اغراض و مقاصد دنیوی سے بالا ہو کر صرف ان کے نام پاک کا ورد کیا صرف ان کی خوشنودی ان کے رب کی پیروی میں ان کا ذکر کیا ان پر درود پڑھا تو تیرے دل میں کیوں آگ لگتی ہے اپنے محبوب کے ذکر صلوٰۃ کے سوا اللہ کوئی کام نہیں کرتا۔

مطلب اشعار 4: ان کا عاشق عالم مدہوشی میں ان کو سجدہ کرلے یا ان کے در کا طواف کرے تو وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔ تجھ کو درد کیوں اٹھتا ہے اس عاشق کے جنتی بننے سے تو کیوں کڑھتا ہے۔

مطلب اشعار 5: تمام جہانوں کے مالک رب العالمین نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کا مالک بنایا ہے اور ہم نے ان کو مالک کہہ دیا تو تیرے پیٹ میں درد کیوں اٹھتا ہے۔ تجھ کو مالک عالم کہنا ناگوار کیوں ہوتا ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

مطلب اشعار 6: ہم نے اپنا دل جان مال اولاد ان کے نام نامی اسم گرامی پر قربان کر دیا تو اے بخدی تیرے دل میں بخار کیوں اٹھتا ہے پیٹ میں مروڑ پڑتے ہیں میری چیزیں ہیں جہاں چاہے خرچ کروں۔

مطلب اشعار 7: میرے آقا و مولیٰ ﷺ نے اے میرے بندو غلامو فرما کر اپنا بندہ و غلام بنا لیا تو تجھ کو کیا فکر لاحق ہو گئی یہ آقا و بندے کا تعلق خاص ہے اس میں تیرا کیا واسطہ۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب	(8)	تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لا یعودون آگے ہو گا بھی نہیں	(9)	تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا
دشت گرد و پیش طیبہ کا ادب	(10)	مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی	(11)	یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں	(12)	ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض (13) ہم ہیں عبد مصطفےٰ پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں (14) خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

مشکل الفاظ کے معنی:

دیو: شیطان' جن' بھوت۔ خطاب: کسی کو اپنی طرف متوجہ کرکے کلام کرنا۔ یعودون: وہ واپس نہیں ہوں گے۔ دائما: ہمیشہ' مستقل۔ دشت: جنگل' صحرا' میدان۔ گردوپیش: چاروں طرف شہر کا اردگرد کا علاقہ۔ سوا: زیادہ' بہتر' بلند۔ تعظیم: عزت کرنا' بڑا جانا' توقیر۔ غرض: مطلب' مقصد۔ عبد مصطفےٰ: مصطفےٰ کا بندہ' غلام۔ خلد: جنت' فردوس۔

مطلب اشعار 8: شیطان کے بندوں (دیوبندی) سے میری گفتگو نہیں ہے تو ان کو نہ تو پہلے مانتا تھا نہ اب مانتا ہے جو ماننے کا حق ہے پھر تجھ کو دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے۔

مطلب اشعار 9: تو مستقبل میں بھی ان کی غلامی میں واپس نہیں آئے گا بلکہ ہمیشہ ان کے منکروں میں رہے گا پھر تجھے ان سے کیا غرض ہے۔

مطلب اشعار 10: مدینہ طیبہ کی آبادی یا مضافات و علاقہ کا ادب و احترام مکہ جتنا یا اس سے زائد ہو تجھ کو کیا مطلب تو ان کی عظمت کا قائل ہی نہیں تیرے نزدیک ان کا رتبہ بڑے بھائی جتنا ہے۔

مطلب اشعار 11: ہم اپنے آقا مالک رحمۃ للعالمین ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں تو نجدی' وہابی' دیوبندی کو سانپ سونگھ جاتا ہے موت آجاتی ہے۔ جل کر کباب ہو جاتا ہے۔ تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا تو ہمارا دین و ایمان ہے تجھ کو کیا۔ اللہ کی توحید رسالت کے اقرار کے بغیر بیکار ہے۔ ایمان کے لئے آپ کی رسالت و نبوت کا اقرار ضروری ہے۔

خدا کا ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

مطلب اشعار 12: اگر تجھ سے شیطان خوش ہے تو ہمیں کیا ہم کیا کریں اگر خدا ہم سے راضی و خوش ہے تو تجھ کو کیا اپنے اپنوں سے سب راضی خوش رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 13: دیو کے بندوں سے ہماری کوئی غرض و غایت نہیں وہ جس کے چاہیں بندے بن جائیں مگر ہم تو عبدالمصطفےٰ عبدالنبی ہیں اور ہم کو اس پر فخر ہے تجھ کو ہمارے عبدالنبی ہونے پر کیا اعتراض ہے یہ تو اپنی اپنی پسند ہے کہ کسی کے ہادی راہبر آقا و مولیٰ ﷺ ہوں اور کسی کے ابلیس لعین کوئی حضور ﷺ کو بعد از خدا بزرگ تر کہے اور کوئی ابلیس کو افضل و اعلم جانے ماننے شیطان کا علم نص قطعی سے ثابت کرے اور حضور ﷺ کے علم کی نص آیت ہی اس کو نظر نہ آئے۔

مطلب اشعار 14: اے نجدی وہابی دیوبندی تیری دوزخ میں سے تو ہم حصہ نہیں مانگ رہے ہیں وہ تجھ کو مبارک ہو مگر رضا ان کی مدحت سرائی کرکے جنت نشین ہو گیا تو تجھ کو کیا غم ہے تو اپنے حال میں مست رہ ہم اپنے حال میں مست ہیں۔

ردیف "ب"

نعت

تاب مرات سحر گرد بیابان عرب	(1)	غازۂ روئے قمر دود چراغان عرب
اللہ اللہ بہار چمنستان عرب	(2)	پاک ہیں لوث خزاں سے گل و ریحان عرب
جوشش ابر سے خون گل فردوس گرے	(3)	چھیڑ دے رگ کو اگر خار بیابان عرب
تشنہ نہر جناں ہر عربی و عجمی	(4)	لب ہر نہر جناں تشنہ نیسان عرب
طوق غم آپ ہوائے پر قمری سے گرے	(5)	اگر آزاد کرے سرو خرامان عرب
مہر میزاں میں چھپا ہو تو حمل میں چمکے	(6)	ڈالے اک بوند شب دے میں جو باران عرب
عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا	(7)	طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمان عرب

مشکل الفاظ کے معنی:

تاب: چمک' روشنی' نور' گرمی۔ مرات: آئینہ' شیشہ۔ سحر: تڑکا' صبح کا وقت۔ گرد: دھول' غبار۔ بیابان: ریگستان' صحرا' جنگل۔ عرب: سب سے بڑا جزیرہ' فصیح' مہذب۔ غازہ: ابٹن' سرخی مائل پوڈر۔ روئے: چہرہ' منہ۔ قمر: چاند۔ دود: دھواں۔ چراغاں: چراغ کی جمع۔ بہار: پھول کھلنے کا موسم' موسم ربیع۔ چمنستان: باغیچہ' گلستان۔ لوث: ملاوٹ' آلودگی' عیب۔ خزاں: پت جھڑ' زوال۔ گل: گلاب کا پھول۔ ریحان: ایک خوش بودار گھاس' نازبو۔ جوشش: ولولہ شورش' غضب۔ ابر: بادل گھٹا۔ فردوس: جنت کا اعلیٰ طبقہ۔ رگ: نس' ناڑ' پھول پتے کا ریشہ۔ خار: کانٹا' پھانس۔ بیابان: ریگستان' صحرا۔ تشنہ: پیاسا' خواہاں' چاہنے والا۔ نہر: ندی' دریا کی شاخ۔ جناں: جنت کی جمع تمام جنتیں۔ عربی و عجمی: عرب کا رہنے والا عجمی عرب کے سو دوسری جگہ کا رہنے والا۔ لب: دریا کا کنارا' ہونٹ۔ نہر: جنتوں کی نہریں۔ نیسان عرب: عرب کی برسات کا پانی۔ طوق غم: رنج و ملال کا گلوبند' غم کا پھندا جو گلے میں پڑا ہوا ہو۔ ہوائے: بھلائی' بہتری۔ پر: پرندے کے اڑنے والے بازو پر۔ قمری: فاختہ کی قسم کا پرندہ۔ آزاد: قید سے چھڑانا۔ سرو: صنوبر مجازاً قد محبوب' شمشاد۔ خرامان: ناز و انداز سے چلنا۔ مہر: سورج۔ میزان: آسمان کے ساتویں برج کا نام۔ حمل: یہ بھی ایک آسمانی برج کا نام ہے' مینڈھے کی شکل کا ہے۔ چمکے: روشن ہو' طلوع ہو۔ بوند: قطرہ۔ شب دے: دسویں مہینہ اکتوبر کی رات۔ باران: بارش' مینہ۔ عرش: تخت خداوند۔ مژدہ: خوش خبری' بشارت۔ بلقیس: عرب میں ایک شہر سبا تھا اس کی ملکہ کا نام بلقیس تھا' یہاں حسین مراد ہے۔ شفاعت: سفارش' معافی۔ طائر: پرندہ۔ سدرہ: مقام جبرائیل' ساتویں آسمان پر بیری کا درخت۔ نشیں: بیٹھنے والا۔ مرغ: پرندہ۔ سلیمان: عرب کا سلیمان جس کی حکومت جن و انس کے دلوں پر ہے۔

مطلب اشعار 1: عرب کے صحرا کا غبار صبح کے وقت آئینہ کی مثل چمکتا ہے اور عرب کے چراغوں کے دھواں چاند کے چہرے کے لئے ابٹن حسن و روشنی بڑھانے کا میک اپ ہے۔

مطلب اشعار 2: سبحان اللہ گلشن عرب کے موسم بہار کا کیا کہنا عرب کے گلاب و نازبو موسم خزاں پت جھڑ کی آلودگی و اثرات سے محفوظ ہیں۔

مطلب اشعار 3: اگر عرب کے صحرا کے کانٹے پھول میں پیوست ہو جائیں تو پرجوش بارش کی طرح جنتی پھولوں سے خونی بارش ہونے

لگے۔

مطلب اشعار 4: ہر عربی و غیر عربی (عجمی) جنت کے نہر کے پانی کا پیاسا ہے مگر جنت کی ہر نہر کا کنارہ عرب کی برسات کے پانی کا پیاسا ہے۔

مطلب اشعار 5: اگر عربی محبوب بصد ناز و انداز آزادی دلانے کو تیار ہو جائیں تو قمری کے پروں سے بحسن و خوبی خود بخود غموں کے بندھن کھل جائیں گے۔

مطلب اشعار 6: اگر عرب کی برسات دسویں مہینہ کی رات کو ایک قطر گرا دے تو سورج اگر برج میزان میں ہو تو برج حمل میں ان کر چمکنے لگے۔

مطلب اشعار 7: عرب کے سلیمان سلطان دو جہان ﷺ کا مرغ جو سدرہ پر بیٹھنے والا پرندہ جبرائیل ہے عرش سے ملکہ بلقیس یعنی شفاعت کی خوش خبری لایا جیسے ہدہد نے ملکہ بلقیس کی خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی تھی اس طرح جبرائیل امین نے نبی محترم سید عالم ﷺ کو شفاعت کی خوش خبری دی۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں (8) سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص (9) یوسفستان ہے ہر اک گوشہ کنعان عرب

بزم قدسی میں ہے یاد لب جاں بخش حضور (10) عالم نور میں ہے چشمہ حیوان عرب

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا القاب (11) خسرو خیل ملک خادم سلطان عرب

بلبل و نیل پر و کبک بنو پروانو (12) مہ و خورشید پہ ہنستے ہیں چراغان عرب

حور سے کیا کہیں موسیٰ سے مگر عرض کریں (13) کہ ہے خود حسن ازل طالب جانان عرب

کرم نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں (14) کہ رضائے عجمی ہو سگ حسان عرب

مشکل الفاظ کے معنی:

حسن: خوبصورتی۔ انگشت: انگلی۔ زناں: عورتوں کی جمع مردان: بہادر آدمی۔ کوچہ: گلی' چھوٹا راستہ۔ مہکتی: بھینی بھینی خوشبو۔ بوئے: مہک شمیم۔ یوسفستان: یوسف علیہ السلام کی جگہ۔ گوشہ: کونہ۔ کنعان: یعقوب علیہ السلام کے شہر کا نام۔ بزم: مجلس' محفل۔ قدسی: پاکیزہ' فرشتہ۔ یاد: نام لینا' یاد کرنا۔ لب: ہونٹ۔ بخش: جان کو حصہ دینے والا۔ حضور: مخدوم قبلہ۔ عالم نور: نورانی جہاں' منور دنیا۔ چشمہ: پانی نکلنے کی جگہ' سوت۔ حیوان: چشمہ اب حیات۔ پائے: ملے۔ القاب: لقب کی جمع عزت کے نام۔ خسرو: بادشاہ' خوبصورت۔ خیل: گروہ' جماعت۔ ملک: فرشتہ۔ خادم: خدمت کرنے والا۔ سلطان: بادشاہ۔ نیل: نیل کنڈ ایک پرندہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ پر: پرندہ کے بازو۔ کبک: چکور۔ بنو: خوخصلت اختیار کرو۔ پروانو: پتنگا' چراغ پر آکر جلتا ہے' عاشق' شیدا۔ مہ: چاند۔ خورشید: سورج: چراغاں: دیئے چراغ۔ حور: حسین عورتیں جو جنت میں جنتیوں کو ملیں گی۔ عرض: گزارش۔ حسن ازل: اللہ تعالیٰ۔ طالب: چاہنے والا۔ جانان: محبوب' معشوق' پیارا۔ کرم: سخاوت' بخشش' ہمت۔ نعت: تعریف مدح۔ نزدیک: رائے میں' پاس' قریب۔ عجمی: عرب کے سوا کسی اور ملک کا رہنے والا۔ سگ: کتا: حسان: بہت اچھا' بڑا عقلمند' ایک صحابی شاعر جو حضور ﷺ کی شان میں نعتیں لکھتے اور ہجو کرنے والے کافروں کی ہجو کا جواب لکھتے سرکار ان کو منبر پر بٹھا کر نعت سنتے۔

مطلب اشعار 8: حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر مصری عورتوں نے لیموں کاٹنے کی بجائے اپنی انگلیوں کو غیر ارادی طور پر کاٹ لیا مگر عرب کے جنگجو جان بوجھ کر قصداً آپ کے اسم گرامی کی عظمت کو بلند کرنے کے لئے اپنے سر قربان کرتے ہیں۔

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں نقیض تقابل ہے جس سے عظمت مصطفےٰ ﷺ واضح ہوتی ہے۔ وہاں حسن یہاں نام' وہاں کٹنا

غیر ارادی یہاں کٹانا قصداً ارادتاً' وہاں زنان مصر یہاں عرب کے سرکش خود سر جنگجو مرد' وہاں انگشت ایک مرتبہ کٹیں یہاں سر قیامت تک کٹاتے رہیں گے۔ استمرار پر دلیل ہے۔

مطلبِ اشعار 9: حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص جب مصر سے روانہ کی گئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مکہ مدینہ کے گلی کوچوں میں آپ کی خوشبو مہکی ہوتی ہے۔ عرب کا ہر کونہ کونہ یوسف علیہ السلام کے کنعان کی طرح ہے' بوئے مصطفےٰ ﷺ سے مہک رہا ہے۔

مطلبِ اشعار 10: حضور ﷺ کے حیاتی دینے والے ہونٹوں کا ذکر مقدس فرشتے اپنی محفلوں میں کرتے ہیں عرب کے آب حیات کا چشمہ عالم ظاہر میں جگمگا رہا ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مطلبِ اشعار 11: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دربار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے کتنے عظیم عزت افزاء القاب پائے ہیں جیسے بادشاہ ملکوت خادم سلطان عرب و عجم' فخر عالم نور مجسم ﷺ کہ شب معراج میں آپ کے قدم مبارک چوم کر آپ کو بیدار کیا اور آپ کی خدمت میں رہے اور ہمیشہ حاضر دربار سرکار ہے۔

مطلبِ اشعار 12: عرب کے چراغ چاند سورج پر ہنستے ہیں ان کا مذاق اڑاتے ہیں اے بلبلو چکورو نیلو تم سراج منیر کے نور پر پروانو کی مثل نثار ہو کر جان دے دو۔

مطلبِ اشعار 13: ہم حوران جناں کو کیا کہیں موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتے ہیں اے موسیٰ علیہ السلام آپ کو دیدار کے سوال پر جواب ملا تعالیٰ ترانی تم دیدار نہیں کر سکتے مگر عربی محبوب کا معاملہ کچھ اور ہی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ جبرائیل کو بھیج کر سرکار کو لامکان میں اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی رَاَیْتُ رَبِّیْ عَیْنِیْ اس کے شاہد ہیں۔

مطلبِ اشعار 14: یہ کچھ بعید نہیں کہ رضائے ہندی کا حضرت حسان عربی کے کتوں میں شمار ہو کیوں کہ کریم کے نعت گویوں اور تعریف و توصیف کرنے والوں کے نزدیک تر ہے۔ والد صاحب مفتی محمد اجمل شاہ مفتی ہند فرماتے ہیں۔

واصفوں میں حضرت حسان سب کے پیشوا
اجمل بہت گزرے ہیں سعدی جامی جیسے مقتدا
سلطان نعت اردو میں کافی اور جناب احمد رضا
ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نعت

پھر اٹھا ولولہ یاد مغیلان عرب (1) پھر کھنچا دامن دل سوئے بیابان عرب
باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب (2) ہائے صحرائے عرب ہائے بیابان عرب
میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب (3) نمکین حسن ترا جان عجم شان عرب

اب تو ہے گریۂ خوں گوہر دامان عرب	(4)	جس میں دو لعل تھے زہرا کے وہ تھی کان عرب
دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیران عرب	(5)	آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربان عرب
ہائے کس وقت لگی پھانس الم کی دل میں	(6)	کہ بہت دور رہے خار مغیلان عرب
فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار	(7)	پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستان عرب

مشکل الفاظ کے معنی:

ولولہ: جوش و خروش۔ مغیلان: ببول کیکر۔ دامن: قمیص کا نیچے لٹکا ہو حصہ۔ دل سوئے: طرف' جانب۔ بیابان: جنگل صحرا۔ باغ چمن۔ فردوس جنت۔ ہزاران: جو گنے نہ جائیں' ضرور بالضرور' بلا مبالغہ۔ ہائے: درد بھری آواز۔ صحرائے: جنگل ریگستان۔ بیابان۔ ویرانہ' اجاڑ۔ نمکین بھترین ملیح ۔ جان: روح' زندگی' محبوب۔ شان: دبدبہ' عزت' مرتبہ۔ گریہ: رونا' زاری۔ گوہر: جوہر موتی' فرزند۔ دامان: آنچل حاشیہ۔ لعل سرخ پتھر' فرزند۔ کان: معدن' کھان۔ حیران: حیرت زدہ' ہکا بکا' پریشان۔ قربان: نذر' صدقہ' واری' فدا۔ پھانس: کانٹا' لکڑی کا ریشہ' خلش' دعا' کھٹک۔ الم: رنج' فکر' غم۔ خار: کانٹا' پھانس۔ مغیلان: ببول کیکر۔ وصل: ملاقات' ملاپ' میل جول۔ آس: امید' آسرا' بھروسا۔ پھولتے پھلتے پھول آکر پھل لگنا' بار آور ہونا' بامراد ہونا۔ بے فصل: بے موسم۔ گلستان: چمن' باغ۔

مطلب اشعار 1: عرب کے ببول کی یادوں نے پھر جوش مارا ہے دل کا دامن عرب کے صحرا کی طرف پھر کھنچنے لگا ہے۔

مطلب اشعار 2: عرب جنت کے باغوں کی طرف ضرور جاتے ہیں مگر افسوس عرب کے ریگستان اور ویرانوں کی یاد ستاتی رہتی ہے۔

مطلب اشعار 3: اے عرب و عجم کے دین و ایمان آپ کا شیریں کلام اور حسن ملیح ہے آپ عجم کی زندگی و محبوب ہیں اور عرب کی عزت آپ کی وجہ سے ہے۔

مطلب اشعار 4: اے دامن عرب کے در بلایاب اب تو خون کے آنسو روتا ہے کہ عرب کی کھان میں حضرت فاطمہ زہرا کے دو لعل فرزند حضرت امام حسن و حسین پیدا ہوئے تھے اور مظلوم ہوئے۔

مطلب اشعار 5: دل اصل میں وہ ہے جو اپنی آنکھوں سے عرب کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائے اور آنکھیں اصل میں وہ ہیں جو اپنے دل سے عرب پر قربان و فدا ہو جائیں۔

مطلب اشعار 6: ابھی تو عرب کے کیکر کے کانٹے بہت دور ہیں ہائے یہ رنج و الم کی خلش دل میں کیوں اور کیسے پیدا ہو گئی دل میں یہ پھانس کہاں سے لگ گئی۔

مطلب اشعار 7: اگرچہ موسم بہار بالکل نہیں پھر بھی ایسے ملاقات ان کے دیدار کی امید قوی رکھ کیونکہ عرب کے چمن میں بے موسم بھی پھول آکر پھل پیدا ہوتے ہیں یہاں صدا بہار ہے ان کی مہربانی عام ہے۔

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار	(8)	کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب
صدقے رحمت کے کہاں پھول کہاں خار کا کام	(9)	خود ہے دامن کش بلبل گل خندان عرب
عندلیبی پہ جھگڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں	(10)	گل و بلبل کو لڑاتا ہے گلستان عرب
شادی حشر ہے صدقے میں چھٹیں گے قیدی	(11)	عرش پر دھوم ہے ہے دعوت مہمان عرب
چرچے ہوتے ہیں یہ کملائے ہوئے پھولوں میں	(12)	کیوں یہ دن دیکھتے پاتے جو بیابان عرب
تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسان عجم	(13)	تیرے بے دام کے بندے ہیں ہزاران عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا (14) چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

مشکل الفاظ کے معنی:

صدقے: قربان، فدا۔ گلزار: چمن۔ عجب: انوکھا، عمدہ، نادر۔ پھولا: سرسبز و شاداب، بار آور۔ گلستان: باغ، چمن۔ رحمت: کرم، مہربانی۔ خار: کانٹا۔ دامن: آنچل۔ کش: کھینچنے والا۔ خندان: ہنسا، کھلنے والے۔ عندلیبی: حسن وجمال، ہزار داستانی۔ شادی: خوشی۔ حشر: قیامت کا دن۔ قیدی: گرفتار، مجرم، سزایافتہ۔ عرش: تخت خداوندی۔ دھوم: ہنگامہ، شان و شوکت۔ دعوت مہمان۔ مہمان کی ضیافت۔ چرچے: گفتگو، ذکر، تکرار، بحث۔ کملائے: مرجھائے ہوئے، سوکھے ہوئے۔ پاتے: حاصل ہوتا۔ بیابان: جنگل، دشت، صحرا۔ بے دام: بے دمڑی، بے پیسہ، مفت کے۔ رئیسان: سردار، امیر، حاکم، راجہ مہاراجہ۔ عجم: عرب کے سوا دوسرے ممالک دنیا۔ ہزاران: لاتعداد، ان گنت ضرور بالضرور۔ ہشت: آٹھوں جنتیں۔ کسب: حاصل کرنے۔ لطافت: خوبی، عمدگی، نزاکت، سلیقہ، پاکیزگی۔ برسے: بارش کرے۔ بہاران: موسم بہار کا بادل۔

مطلب اشعار 8: عرب کا چمن عجیب و غریب انداز سے سرسبز و شاداب ہوا ہے کہ اس پر قربان ہونے کے لئے لاکھوں چمن تیار ہیں۔

مطلب اشعار 9: آپ اس درجہ نرم ہیں کہ پھول میں بھی وہ نرمی نہیں وہاں کانٹے کا تو ذکر ہی کیا ہے ہم آپ کی رحمت پر فدا ہیں عرب کے کھلنے ہنسنے والے پھول تو بلبل کو دامن سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

مطلب اشعار 10: گلستان عرب کے حسن و جمال پر جھگڑتے ہیں بلکہ کٹ مرنے کو تیار ہیں کیونکہ عرب کا چمن پھولوں اور بلبلوں کا آپس میں تصادم کرا دیتا ہے۔

مطلب اشعار 11: آپ یوم حشر کے دولہا ہیں قیامت کے دن آپ کی شادی کے صدقہ میں مجرم گنہگاروں کو جہنم کی قید سے رہائی ملے گی آپ ان کی شفاعت فرمائیں گے۔ عربی مہمان کی دعوت عرش پر بڑی شان و شوکت سے ہو رہی ہو گی۔

مطلب اشعار 12: مرجھائے ہوئے پھولوں کی آپس میں یہ گفتگو ہوتی ہے کہ ہمیں یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اگر ہم کو عرب کو دشت میسر ہوتا ہم عرب کے جنگل میں پیدا ہوتے تو ہم کو مرجھانے کی صعوبت کیوں برداشت کرنی پڑتی۔

مطلب اشعار 13: عرب و عجم کے ہزارہا نواب بادشاہ آپ کے غلام بے دام ہیں آپ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 14: عرب کے موسم بہار کی بارش اے رضا چار دن جس جگہ برس جائے تو پاکیزگی اور نزاکت حاصل کرنے کے لئے آٹھوں جنتیں وہاں حاضری دیں۔

ردیف ”ت“

نعت

جوبنوں پر ہے بہار چمن آرائی دوست	(1)	خلد کا نام نہ لے بلبل شیدائی دوست
تھک کے بیٹھے تو در دل پہ تمنائی دوست	(2)	کون سے گھر کا اجالا نہیں زیبائی دوست
عرصہ حشر کجا موقف محمود کجا	(3)	ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست
مہر کس منہ سے جلوداری جاناں کرتا	(4)	سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست
مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمر جاوید	(5)	زندہ چھوڑے گی کس کو نہ مسیحائی دوست
ان کو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی	(6)	انجمن کرکے تماشا کرے تنہائی دوست
کعبہ و عرش میں کہرام ہے ناکامی کا	(7)	آہ کس بزم میں ہے جلوۂ یکتائی دوست

مشکل الفاظ کے معنی:

جوبنوں: رونق' شادابی' پھبن۔ بہار: پھول کھلنے کا موسم۔ چمن: باغ۔ آرائی: سجاوٹ' زینت۔ خلد: جنت۔ شیدائی: فریفتہ' عاشق۔ تھک: ست' عاجز' اکتایا ہوا۔ در دل: دل کے دروازے۔ تمنائی: آرزو مند' اشتیاق' خواہش۔ اجالا: روشنی' چمک' نور۔ زیبائی: سجاوٹ' خوبصورتی۔ عرصہ حشر: میدان' قیامت' میدان محشر۔ کجا: کہاں۔ موقف: کھڑے ہونے کی جگہ۔ محمود: تعریف کیا ہوا' جگہ کا نام جس جگہ پر کھڑے ہو کر حضور شفاعت کریں گے۔ ساز: موافقت۔ ہنگاموں: ہنگامہ کی جمع بھیڑ' ہجوم۔ یکتائی: بے مثالی' وحدانیت' توحید۔ مہر: سورج۔ جلوداری: مصاحب' ہم نشین' خادم۔ جاناں: محبوب' معشوق' دلبر۔ سایہ: چھاؤں' ظل۔ بیزار: جدائی ڈھونڈنے والا' اکتایا ہوا۔ جاوید: ہمیشہ دائم۔ مسیحائی: مردے زندہ کرنا' حیات بخشنا۔ خلق: مخلوق' پیداشدہ۔ انجمن: مجلس محفل۔ تماشہ: کرتب دکھانا' ہنسی مخول کرے۔ تنہائی: خلوت' علیحدگی' جدائی۔ کہرام: گریہ وزاری' شور' چلانا۔ ناکامی: نامرادی' لاچاری۔ بزم: مجمع شادی' جشن محفل۔ جلوہ: نظارہ' نمائش' حسن و جمال دکھانا۔

مطلب اشعار 1: دوست کا آراستہ کیا ہوا چمن موسم بہار میں جوبن پر ہے اے دوست کی عاشق بلبل جنت کا نام مت لے دوست کے باغ میں چہچہا۔

مطلب اشعار 2: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا حسن و جمال ہر گھر (دل) کو منور فرماتا ہے اے دوست سے ملاقات کی آرزو رکھنے والے تو تھک کر اپنے دل کے دروازے پر ان سے ملاقات کا انتظار کر مومن کا دل جلوگاہ وحدت و نبوت ہے۔ قلوب المومنین عرش اللّٰہ مومنین کے دل اللہ کے عرش پایہ تخت ہیں۔

مطلب اشعار 3: مقام محمود کا مقابلہ ہنگامہ محشر سے نہیں ہو سکتا کیونکہ دوست کی بے مثال وحدت ہجوم کے ساتھ موافقت نہیں کرتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو لامکاں میں بلایا جہاں دوئی کی گنجائش ہی نہیں۔

مطلب اشعار 4: آپ کے ہم نشین ہونے کا دعوئی سورج کس منہ سے کرتا کہ آپ کی وحدت و بےمثالی تو سایہ کے نام سے بھی بیزار اکتائی ہوئی تھی۔ ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ کے جسم بے سایہ کا سایہ چاند کی چاندنی سورج کی دھوپ چراغ کی

روشنی میں نہیں ہوتا تھا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ابن سبع نے خصائص الٰہی میں تحریر فرمایا: آپ نور مجسم تھے آپ کا سایہ دھوپ یا چاندنی میں نظر نہیں آتا تھا۔

مطلب اشعار 5: آپ کے عشق میں جان دینے والوں کو حیات جاودانی عطا کی جاتی ہے تو میرے آقا کی مسیحائی عارضی زندگی کو حیات جاودانی میں تبدیل کر دے گی ان کے نام پر مرنے والے تا ابد زندہ و جاوید رہیں گے بہت سی مثالیں اس کی شاہد ہیں۔

مطلب اشعار 6: اس بے مثل نے آپ کو بے مثل تخلیق فرمایا۔ مخلوق کے جم غفیر کو پیدا فرما کر اس کا تمسخر اڑایا کہ دیکھو ہم اس کثرت میں بھی وحدت قائم رکھتے ہیں ہم نے سب کو رحم مادر میں بذریعہ ناف حیض کا خون خوراک بنایا مگر اپنے محبوب پاک کو ناف بریدہ پیدا کیا ان کی پرورش حیض کے خون سے نہیں فرمائی:

تم بے مثل حق کے مظہر
پھر مثل تمہارا کیونکر ہو

جسم پاک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ جسم سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ پسینہ عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔

مطلب اشعار 7: عرش اور کعبہ اپنی ناکامی پر گریہ و زاری کر رہے تھے ہائے وہ جشن کس جگہ ہو رہا ہے جہاں دوست کے بے مثالی کی جلوہ گری ہو رہی ہے۔

حسن بے پردہ کے پردے نے مٹا رکھا ہے (8) ڈھونڈھنے جائیں کہاں جلوۂ ہرجائی دوست
شوق روکے نہ رکے پاؤں اٹھائے نہ اٹھے (9) کیسی مشکل میں ہے اللہ تمنائی دوست
شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور (10) سجدہ کرواتی ہے کعبہ سے جبیں سائی دوست
تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا (11) سارے داروں کی دارا ہوئی دارائی دوست
طور پر کوئی، کوئی چرخ پہ' یہ عرش سے پار (12) سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست
اَنْتَ فِیْهِمْ نے عدو کو بھی لیا دامن میں (13) عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست
رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انہیں (14) آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

مشکل الفاظ کے معنی:

حسن: خوبصورتی' دلربائی' جوبن۔ پردہ: بے حجابی۔ مٹا: تباہ' برباد کرنا۔ ڈھونڈھنے: کھوج' سراغ' تلاش۔ جلوہ: نظارہ' دیدار۔ ہرجائی: ایک جگہ پر قرار نہ ہو' آوارہ گرد۔ شوق: آرزو' ذوق' جوش' عشق۔ تمنائی: آرزو' اشتیاق' خواہش۔ شرم: حیا' غیرت' لاج' لحاظ۔ ساجد: سجدہ کرنے والا۔ جبیں سائی: پیشانی رگڑنا' سجدہ کرنا۔ تاج: شاہی تاج والے' تاجدار۔ داروں کی دارا: دارا کی جمع داروں۔اور دارا ایران کے بادشاہ کا نام ہے جیسے داراب بھی کہتے ہیں مراد بادشاہت۔ دارائی: شہنشائی۔ طور: پہاڑ۔ چرخ: آسمان۔ پار: دوسری طرف' آگے۔ بالاؤں: بالا کی جمع۔ بالا: بلند' اونچا' اوپر۔ بالائی: بلندی اونچائی۔ انت: جب تک آپ ان میں ہیں۔ عدو: دشمن مخالف۔ دامن: آنچل' قمیص کا نیچے لٹکا ہوا سرا۔ عیش: آرام' چین' فرحت۔ جاوید: ہمیشہ' مدام' سدا۔ مبارک: باعث برکت بابرکت۔ شیدائی: فریفتہ ہونے والا' عاشق۔ رنج: دکھ' درد۔ اعدا: دشمن۔ چارہ: تدبیر' علاج' بھلائی' بہتری۔ گستاخ: بے ادب' بے شرم۔ حلم: نرمی' بردباری۔ شکیبائی: صبر' تحمل' بردباری۔

مطلب اشعار 8: ہر جگہ جلوہ کرنے والے یار کو ہم کہاں کہاں تلاش کریں اس کے بے بہرہ حسن نے ایک ایسا پردہ ڈالا ہے کہ ہم مر

مٹے ہیں۔

تجلی تری ذات کا کوبکو ہے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

مطلب اشعار 9: اے الہ العالمین اسی دوست کی تمنا کرنے والا کتنی مشکل میں پڑ گیا ہے کہ اس کے دیدار کا شوق اس کو چلنے پر مجبور کرتا ہے اور پاؤں میں چلنے کی طاقت نہیں ہے بس تیری مدد درکار ہے۔

مطلب اشعار 10: دوست کی سجدہ ریزی کعبہ کو بھی سجدہ کرنے پر مجبور کرتی ہے اور محراب شرم سے اس لئے جھکی ہوئی ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ سجدہ ادا فرما رہے ہیں۔

مطلب اشعار 11: یار کی بادشاہت تمام بادشاہوں کی بادشاہ ہے یہاں آن کر تاجدار بھی اپنا ماتھا زمین پر رگڑتے ہیں۔

مطلب اشعار 12: موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اور صاحب معراج عرش سے درالامکان میں رونق افروز ہوئے آپ کی سربلندی تمام سربلندوں کی بلندی سے بلند رہی جہاں جبرائیل بھی جانے سے انکاری ہے۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سارے اونچوں میں اونچا سمجھے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

مطلب اشعار 13: اے سرکار کے فدائی عاشق تجھ کو ہمیشہ ہمیشہ کا عیش و عشرت مبارک ہو کیوں کہ آپ کی رحمت کا حصہ تو دشمنوں کو بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ "اللہ تعالیٰ کافروں پر بھی عذاب نہیں کرے گا جب تک ان میں آپ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔"

اے محبوب آپ جب تک ان میں قیام پذیر ہیں ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے جیسے کہ عذاب عام پہلی امتوں پر آتے رہے۔ آپ کی امت پر عذاب عام نہیں آئے گا ہم رب العالمین آپ رحمت العالمین ہیں۔

مطلب اشعار 14: اے رضا دشمنوں کی رنجیدگی و کبیدگی کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔ جب کہ سرکار کی بردباری صبر و تحمل ان کو گستاخی پر دیر کرتا ہے ان کو بے ادبی کی سزا فوراً نہیں ملتی ہے۔ بے ادب اس نرمی سے فائدہ اٹھا کر گستاخی کرتا ہے۔

ردیف "خ"

نعت

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ (1) مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

مولیٰ گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول (2) صدیق و فاروق و عثمان حیدر ہر اک اس کی شاخ

شاخ قامت شہ میں' زلف و چشم و رخسار و لب میں (3) سنبل' نرگس' گل' پنکھڑیاں' قدرت کی کیا پھولی شاخ

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے (4) جس سے نخل دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

یاد رخ میں آہیں کرکے بن میں رویا آئی بہار (5) جھومیں نسیمیں' نیساں برسا' کلیاں چٹکیں' مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیب فروع زین اصول (6) باغ رسالت میں ہے تو ہی گل' غنچہ' جڑ' پتی شاخ

آل احمد خذ بیدی یا سید حمزہ کن مددے (7) وقت خزان عمر رضا ہو برگ ہدیٰ سے نہ عاری شاخ

مشکل الفاظ کے معنی:

طوبیٰ: جنتی درخت کا نام۔ نازک: نفیس پتلی' باریک۔ شاخ: ٹہنی۔ نعت: تعریف۔ روح قدس: جبرائیل۔ مولیٰ: آقا' داتا۔ گلبن: سرخ رنگ کا گلاب ؛ زہرا: زرد رنگ' لقب حضرت فاطمہ۔ سبطین: دونوں سے۔ کلیاں: غنچہ بن کھلا پھول۔ صدیق: نہایت' سچا' لقب' ابوبکر۔ فاروق: فرق کرنے والا' لقب حضرت عمرؓ۔ عثمان: حضرت عثمان غنیؓ۔ حیدر: شیر' لقب حضرت علی۔ قامت: قد' جسم کی لمبائی۔ شہ: بادشہ ﷺ۔ زلف: گیسو کاکل۔ چشم: آنکھ۔ رخسار: گال۔ لب: ہونٹ۔ سنبل: بالچھڑ' خوشہ' بال۔ نرگس: زرد و سفید آنکھ کے مثل پھول۔ پنکھڑیاں: پھول کی پتی۔ قدرت: خدا کی شان۔ باغوں: باغ کی جمع۔ صدقہ: خیرات' طفیل۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ نخل: درخت۔ ولا: دوستی محبت۔ رخ: چہرہ پاک کی یاد۔ آہیں: افسوس' ہائے ہائے۔ بن: جنگل۔ آئی بہار: پھول کھلنے کی رت۔ نسیمیں: ٹھنڈی نرم بھینی بھینی ہوا۔ نیساں: بارش۔ چٹکیں: کھلیں۔ مہکی: خوشبو دینا۔ ظاہر: عیاں' آشکار۔ باطن: پوشیدہ۔ زیب: سجاوٹ' خوبصورتی۔ فروع: ڈالی' ٹہنی' مسائل متعلق عمل۔ زین: سجاوٹ' خوبصورتی۔ اصول: جڑ' بنیاد۔ باغ رسالت۔ رسالت کے گلشن میں۔ غنچہ: کلی' شگوفہ۔ آل احمد: اعلیٰ حضرت کے مشائخ میں ایک بزرگ کا نام۔ بیدی: میرا ہاتھ پکڑے مدد فرمائے۔ حمزہ: یہ بھی مشائخ میں ایک حضرت کا نام ہے۔ کن: مدد فرمائے۔ خزان: پت جھڑ کا موسم۔ برگ: پتہ۔ ہدیٰ: ہدایت' راستی۔ عاری: ننگا' برہنہ۔

مطلب اشعار 1: نعت سرکار دو عالم ﷺ لکھنے کے لئے قلم کے واسطے جبرائیل امین سے جنتی درخت طوبیٰ کی اونچی نفیس سیدھی شاخ جو نکلی ہو اس کا سوال ہے کہ آپ کا پاک نام اس پاک قلم سے تحریر کیا جائے۔

مطلب اشعار 2: سرکار رحمت کے سرخ گلاب کا پودا ہیں اس کے کلی پھول حضرت فاطمہ زہرا حسنین کریمین ہیں اور اس پودے کی شاخیں ٹہنیاں صدیق اکبر' فاروق اعظم' عثمان غنی' علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

مطلب اشعار 3: سرکار کے قامت سرو قد کی شاخ ہیں' زلف سنبل کی مثل آنکھیں نرگس کی طرح' رخسار گلاب کے پھول جیسے اور لب مبارک پھول کی پتیوں جیسے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی شاخ کو ہرا بھرا کرکے اپنی تخلیق کی قدرت کا کمال دکھایا ہے۔

مطلب اشعار 4: یارسول اللہ ﷺ اپنے ان باغوں کے صدقے و طفیل اے رحمت للعالمین رحمت کا ایسا پانی عنایت فرمائیے کہ

جس سے دل کے درخت میں آپ کی محبت کی شاخ پیدا ہو۔

مطلب اشعار 5: آقا آپ کے رخ زیبا روئے منور کو یاد کرکے آہیں بھر بھر کے میں بن میں اتنا رویا اتنا رویا کہ جنگل سرسبز وشاداب ہو گیا باد نسیم مست ہو کر چلنے لگی بادل بارش کرنے لگا کلیاں کھل کر پھول ہو گئیں ڈالی ڈالی خوشبو دینے و مہکنے لگی۔

مطلب اشعار 6: آپ ظاہر بھی ہیں پوشیدہ بھی اول بھی ہیں آخر بھی آپ فروعات کی زینت اور اصول (جڑ) کا حسن ہیں آپ رسالت کے باغ میں کلی، پھول، پتی، شاخ، جڑ سب کچھ ہیں۔

مطلب اشعار 7: یا مرشدی آل احمد و یا سیدی حمزہ میرا ہاتھ پکڑیئے میری مدد فرمایئے کہ احمد رضا کی عمر تمام ہونے موت آنے کے وقت یہ عمر کی ٹہنی ہدایت نیکی کے پتوں سے ننگی برہنہ نہ ہو۔

ردیف "د"

نعت

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ (1) کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا (2) ملک خادمان سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم (3) خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر (4) خدائے محمد برائے محمد ﷺ
محمد برائے جناب الٰہی (5) جناب الٰہی برائے محمد ﷺ
بسی عطر محبوبی کبریا سے (6) عبائے محمد قبائے محمد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا (7) رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر (8) محمد' محمد' خدائے محمد ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

زہے: واہ وا۔ عزت: عظمت' شان' وشوکت۔ اعتلا: رفعت' بلندی۔ زیرپائے: پاؤں کے نیچے۔ مکاں: مسکن' گھر' جائے قیام۔ فلک: آسمان۔ فرش: بیٹھنے کی جگہ۔ ملک: فرشتہ۔ خادمان: خادم کی جمع خدمت کرنے والا۔ سرائے: مکان' مسافر خانہ۔ رضا: خوشنودی۔ عجب: اچنبا' انوکھا' تعجب کی بات۔ برائے: واسطے لئے طفیل۔ جنا: درگاہ' آستانہ۔ جناب: کلمہ' تعظیم' حضرت قبلہ حضور۔ بسی: خوشبودار۔ عطر: خوشبو۔ محبوبی: پیارا' معشوق' منظور نظر۔ کبریا: بزرگی' بڑائی' اللہ کا نام پاک۔ عبائے: جبہ' چغہ۔ قبائے: اوورکوٹ' روئی دار کشادہ سینہ والا' اوپر پہننے کا لباس۔ بہم: آپس میں ایک ساتھ۔ عہد: قول وقرار۔ وصل: میل میلاپ' ملاقات۔ ابد: ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ رضائے: خوشنودی خدا و مصطفٰے۔ دم: لمحہ' وقت۔ نزع: جان کنی' روح نکلنا' جان کھنچنا۔

مطلب اشعار 1: واہ واہ محمد ﷺ کی شان و شوکت کی رفعت و بلندی کہ عرش اعظم آپ کے پائے اقدس کے نیچے ہے موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا یہ مقدس وادی ہے جوتا اتار کر ننگے پاؤں آؤ مگر سرکار کا حکم ہے عرش اعظم پر مع نعلین شریف تشریف لاؤ۔

مطلب اشعار 2: عرش آپ کا جائے قیام ہے اور سمٰوٰت آپ کی جولان گاہ ہیں فرشتہ آپ کے در دولت کے خدمت گار ہیں۔

مطلب اشعار 3: دونوں جہان دنیا و آخرت خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اور رب تعالیٰ حضور ﷺ کو خوش رکھنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى عنقریب آپ کا رب آپ پر اپنی عنایت فرما کر راضی فرما دے گا۔ حضور فرماتے ہیں جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں رہے گا میں راضی نہیں ہوں گا۔

مطلب اشعار 4: یہ بات کوئی تعجب خیز نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور رحمت العالمین ﷺ کے طفیل ہم گناہ گاروں پر رحم فرمائے گا۔

مطلب اشعار 5: حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ کے لئے مخصوص ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے لئے تمام ماسوے افضل و واجب

التنظیم ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور آقائے نامدار ﷺ کا جبہ ولباس اللہ تعالیٰ کے عطر و خوشبوئے محبوبیت میں بسا ہوا ہے۔ بلکہ آپ کے جسم پاک سے مشک و کستوری کی خوش بو آتی تھی آپ جس راستہ سے تشریف لے جاتے وہ راستہ مہک جاتا صحابہ کرام آپ کی خوشبو سے آپ کو تلاش کرلیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

اور فرماتے ہیں:

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

مطلب اشعار 7: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حضور ﷺ کی خوشنودی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے ابد الآباد تک کے لئے عہد و پیمان کرلیا ہے۔ مَنْ یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 8: اے الہ العالمین روح نکلتے وقت میری زبان پر تیرا اور تیرے محبوب ﷺ کا نام نامی ہو۔ جب دم واپسی ہو یا اللہ لب پر ہو۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو۔

عصائے کلیم اژدھائے غضب تھا (9) گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت (10) یہ آن خدا وہ خدائے محمد ﷺ
محمد کا دم خاص بہر خدا ہے (11) صدائے محمد لوائے محمد ﷺ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے (12) جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد ﷺ
جلو میں اجابت' خواصی میں رحمت (13) بڑھی کس تزک سے دعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا (14) بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا (15) دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گزرئیے (16) کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

عصائے: لاٹھی' چھڑی۔ کلیم: بات کرنے والا' لقب موسیٰ علیہ السلام۔ اژدھا: بہت بڑا سانپ۔ غضب: قہر' آفت' مصیبت۔ گروں: مصیبت زدہ' اپاہج۔ سہارا: آسرا' بھروسا۔ قربان: صدقہ' واری۔ نسبت: تعلق' واسطہ۔ آن: عہد' خواہش' عزت' آبرو غیرت۔ دم: روح' زندگی' جان۔ خاص: صرف' فقط۔ بہر: واسطے' لئے۔ صدائے: آواز۔ لوائے: جھنڈا' نشان فوج۔ محو: گم' فریفتہ' عاشق۔ لقائے: دیدار' ملاقات۔ جلو: لگام کوتل گھوڑا' زینت' شان و شوکت۔ اجابت: قبولیت۔ خواصی: خدمت گار' نوکر' ہم نشین۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ تزک: ترتیب لشکر' شان وشوکت'

دھوم دھام۔ ناز: نخرہ' عزت' فخر' پیار۔ دعائے: مناجات' عرض درخواست۔ سہرا: شادی پر دولہا کے سر پر باندھتے ہیں۔ عنایت: نوازش' مہربانی' لطف۔ جوڑا: پوشاک' لباس۔ دلہن: عروس' پیاری۔ پل: دریا عبور کرنے کا راستہ۔ وجد: سرمستی' جوش' خوشی۔ رب سلم: اے اللہ میری امت کی حفاظت فرما۔ صدائے: آواز' سوال۔

مطلب اشعار 9: مصیبت زدہ کمزور مایوسوں کا آسرا رحمت للعالمین اور موسیٰ علیہ السلام کا عصاء خدا کا قہر و غضب تھا اس عصاء کو حضرت شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جب نبوت ملی تو یہ عصاء آپ کے پاس تھا۔ (اللہ تعالیٰ نے معلوم فرمایا: اے موسیٰ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا میرے ہاتھ میں لاٹھی ہے میں اس سے سہارا لیتا ہوں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو زمین پر ڈالو موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر ڈالا تو وہ بہت بڑا سانپ بن گیا موسیٰ علیہ السلام بھاگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ مت ڈرو اس کو اٹھالو جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑا تو وہ پھر لاٹھی تھی تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ معجزہ تم کو فرعون کے لئے دیا ہے اسی عصاء نے سانپ بن کر جادوگروں کے تمام سانپ کھا لئے تھے اور فرعون کو بھی کھانے لگا تھا تو عصائے موسیٰ علیہ السلام حقیقتاً قہر خداوندی تھا اور عصاء مصطفےٰ ﷺ رحمت ہی رحمت تھا۔)

مطلب اشعار 10: میں اس محبوب پیارے کے واسطہ و تعلق کے واری و قربان کہ محمد ﷺ خدا کی عزت و غیرت پر اور وہ محمد ﷺ کا خدا ہے۔

مطلب اشعار 11: محمد ﷺ کی زندگی اور آپ کا کلام و گفتگو و سکوت فوج کشی و زمانہ امن غرض ہر حالت "حیاتی و مماتی للہ رب العالمین" میری زندگی اور موت صرف رب العالمین کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 12: جو آنکھیں مصطفےٰ ﷺ کے دیدار کی خواہش مند ہیں اور دیدار میں مست ہیں اللہ تعالیٰ ان آنکھوں کو کتنے پیار و محبت سے دیکھتا ہے۔

مطلب اشعار 13: محمد ﷺ کی دعا باب اجابت کی طرف کس شان و شوکت سے روانہ ہوئی کہ قبولیت نے اس کے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوتی ہے اور رحمت و کرم کے خدمت گار اس کو لے کر جا رہے ہیں۔

مطلب اشعار 14: حضور ﷺ کی دعا نے جب عزت و شان سے قدم آگے بڑھایا تو قبولیت نے جھک کر تعظیم دے کر اس کو اپنے گلے لگایا اور مجیب الدعوات کی بارگاہ سے قبولیت کا شاہانہ تاج دلوایا۔

مطلب اشعار 15: سر پر قبولیت کا سہرا اور نوازشات ربانی کی پوشاک زیب تن کر کے دلہن کی طرح بن ٹھن کے حضور ﷺ کی دعا مبارک روانہ ہوئی۔

مطلب اشعار 16: اے رضا پل صراط سے (جو بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز جہنم کی پشت پر قائم ہے۔) حالت مستی میں جھومتے اٹھلاتے گزرو کیونکہ اب کوئی خطرہ کی بات نہیں رحمت للعالمین ﷺ کی آواز آرہی ہے اے الٰہ العالمین میری امت کی حفاظت فرما اور آپ نے تو امت کو وقت ولادت رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ شب معراج وقت وصال فراموش نہیں فرمایا حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ حضور کو جب میں نے قبر پاک میں رکھا اور کفن اٹھا کر دیدار کیا تو لب مبارک ہل رہے تھے۔ کان لگا کر سنا تو آواز آرہی تھی رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب میری امت کو بخش دے جو ہم کو کسی وقت نہیں بھولے وہ قیامت کے دن بھی نہیں بھولیں گے بلکہ فرمائیں گے ہاں میں ہی شفاعت کروں گا۔

ردیف ''ر''

نعت

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر	(1)	للہ لے خبر مری للہ لے خبر
دریا کا جوش' ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا	(2)	میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر
منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد	(3)	اے خضر لے خبر مری اے ماہ لے خبر
پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا	(4)	ان کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر
جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب	(5)	گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر
منزل نئی' عزیز جدا' لوگ ناشناس	(6)	ٹوٹا ہے کوہ غم' میں پرکاہ لے خبر

مشکل الفاظ کے معنی:

شافع: گناہ بخشنے کی سفارش کرنے والے۔ امم: امت کی جمع۔ ذی: صاحب مرتبہ' بادشاہ۔ للہ: خدا کے واسطے' خدا کے لئے۔ دریا: بحر' سمندر' ندی۔ جوش: طغیانی' تندی' تیزی۔ ناؤ: کشتی' سفینہ۔ بیڑا: چند جہازوں کا مجمع۔ ناخدا: ملاح' کشتی چلانے والا۔ منزل: سفر کڑی: مشکل سخت۔ نابلد: انجان' ناواقف' اناڑی۔ خضر: رہبرورہنما۔ ماہ: چاند' محبوب۔ منزل: جائے قیام' ٹھکانہ پر۔ شہا: اے مالک بادشاہ۔ تھک: عاجز' مجبور۔ سرراہ: راستہ کے کنارے پر۔ درندوں: پھاڑنے والے گوشت خور جانور۔ بے یار: ساتھی معاون کا نہ ہونا۔ شب قریب: رات' نزدیک۔ چار سمت: ہر طرف سے چاروں جانب۔ بدخواہ: دشمن برا چاہنے والا۔ نئی: ان دیکھی' غیرمانوس۔ عزیز: رشتہ داروں سے دور۔ ناشناس: ان جانے' جن سے کوئی جان پہچان نہ ہو۔ کوہ غم: تکلیف کا پہاڑ۔ پر: گھاس کا حقیر سا ریزہ' حقیرتر' بہت معمولی۔

مطلب اشعار1: اے صاحب مقام سلطان المرسلین شفیع المذنبین ﷺ اپنے گناہ گار امتیوں کی خبرگیری فرمایئے خدا کا واسطہ خدارا میری خبرلیں مجھے آپ کی مدد و شفاعت کی اشد ضرورت ہے۔

مطلب اشعار2: سرکار میں معصیت کے دریا میں ڈوب رہا ہوں آپ کہاں تشریف فرما ہیں میری خبر لیجئے کیوں کہ اس دنیا میں گناہ و سرکشی کا سمندر موج زن ہے نہ تو میرے پاس کشتی ہے نہ بیڑا جہازوں کا اور نہ ہی کوئی کھویا ملاح ہے۔

مطلب اشعار3: میں ناواقف اناڑی ہوں رات تاریک سفر بہت مشکل ہے اے میرے راہبر میری خبرلیں اے میرے پیارے محبوب چاند میری مدد فرمائیں۔

مطلب اشعار4: میرے آقا مسافر تو اپنی قیام گاہوں جنتی محلوں میں پہنچ گئے حضور آپ ان کی خبرلیں جو تھک ہار کر ابھی راستہ میں پڑے ہیں ان میں چلنے کی سکت ہی نہیں ہے۔

مطلب اشعار5: جنگل خونخوار جانوروں سے پر ہے میں تنہا میرا کوئی مددگار نہیں رات بہت جلد آنے والی ہے اور میرے بدخواہ دشمنوں نے مجھے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے میرے حضور میری مدد فرمائیں مجھے ان ظالموں نفس و شیطان' دنیا' بدعقیدہ' حرص' طمع وغیرہ سے نجات دلائیں۔

مطلب اشعار6: حضور میں حقیر گھاس کے تنکا سے بھی کمتر ہوں مجھ پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اس پر یہ مستزاد ہے کہ راستہ سفر کا انجانا غیرمانوس احباب و اعزہ دور اور راہ رو ان جانے غیرناآشنا ہیں۔

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب (7) اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں (8) تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے (9) میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
پُرخار راہ، برہنہ پا، تشنہ، آب دور (10) مولیٰ پڑی ہے آفت جانکاہ لے خبر
باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم (11) کوثر کے شاہ کثرہٗ اللہ لے خبر
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا (12) تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

مشکل الفاظ کے معنی:

سختیاں: سزا، ڈانٹ ڈپٹ۔ صورتیں: صورت کی جمع شکل، چہرہ۔ مہیب: ہیبت ناک، ڈراؤنا، بھیانک۔ غمزدوں: دکھی دکھیا، مصیبت زدہ۔ آگاہ: خبردار، باخبر، واقف۔ مجرم: گنہگار، قصوروار، پاپی۔ بارگاہ: دربار، کچہری۔ عدالت: انصاف کرنے والی جگہ۔ تکتا: انتظار کرتا، راہ دیکھنا۔ بے کسی: اکیلا بے یار ومددگار۔ راہ: آنے کا راستہ۔ اہل: کام کرنے والے، نیکی کرنے والے۔ عمل: نیک کام۔ سواہ: علاوہ، زیادہ۔ آہ: ہائے افسوس۔ پُرخار: کانٹوں سے بھرا ہوا۔ راہ: راستہ، طریق۔ برہنہ: ننگے، بغیر جوتی کے۔ پا: پاؤں۔ تشنہ: پیاسے۔ آب: پانی۔ مولیٰ: آقا، مالک۔ آفت: مصیبت مشکل۔ جانکاہ: جان گھٹانے والا۔ آفتاب: سورج۔ کوثر: جنتی نہر۔ کثرہ: اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ دے جس کی کوئی حد سخت: بہت زیادہ انتہائی۔ مجرم: عاصی گنہگار۔ ناکارہ: نکما خراب۔ بندہ درگاہ: دربار کا غلام، نیاز مند، آپ کا غلام۔

مطلب اشعار 7: قبر میں منکر نکیر کی خوفناک صورتیں شکلیں اور سوال ڈانٹ ڈپٹ ڈرا دھمکا کر کرنا اے باخبر مصیبت زدوں کے حال کی خبر گیری کرنے والے میری بھی خبر لیں۔

مطلب اشعار 8: مجھ مجرم گناہ گار کو فرشتہ روز جزا عدالت خداوند عالم میں پیش کرنے لائے ہیں اور میں بے بس مجبور آپ کا منتظر ہوں کہ آپ میری شفاعت فرمائیں میری خبر لیں۔

مطلب اشعار 9: نیکیاں نیکوں کے کام آئیں گی ان کو بخشوائیں گی یا آقا میرا تو آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے ہائے افسوس میری خبر لیجئے۔

مطلب اشعار 10: اے میرے آقا مولیٰ میں پیاسا ننگے پاؤں راستہ کانٹوں سے بھرا ہوا اور پانی بہت دور ہے جان کو تباہ کرنے والی مشکل میں پھنس گیا ہوں میری خبر لیجئے۔

مطلب اشعار 11: میدان محشر میں سورج کی تپش سے زبانیں پیاسی باہر لٹکی ہوئی ہیں۔ اے حوض کوثر کے مالک اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ دے ہماری خبر لیجئے پیاس بجھایئے۔

مطلب اشعار 12: یہ بات تسلیم ہے کہ رضا بہت بڑا مجرم گنہگار و نکما ہے مگر سرکار ہے تو وہ آپ کا نیاز مند غلام بے دام آپ اس کی خبر ضرور لیجئے۔

نعت

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر (1) رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی (2) رہ گیا بوسہ دہ نقش کف پا ہو کر

وائے محرومی قسمت کہ پھر اب کی برس	(3)	رہ گیا ہمرہ زوار مدینہ ہو کر
چمن طیبہ ہے وہ باغ کہ مرغ سدرہ	(4)	برسوں چہکے ہیں جہاں بلبل شیدا ہو کر
صرصر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال	(5)	رشک گلشن جو بنا غنچہ دل وا ہو کر
گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں	(6)	وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر
پائے شہ پر گرے یا رب تپش مہر سے جب	(7)	دل بے تاب اڑے حشر میں پارا ہو کر
ہے یہ امید رضا کو تری رحمت سے شہا	(8)	نہ ہو زندانی دوزخ ترا بندہ ہو کر

مشکل الفاظ کے معنی:

گزرے: تشریف لے گئے۔ راہ: راستہ: سید والا: بڑے سردار۔ عنبر سارا، خوشبو ۔ رخ: نورانی چہرہ۔ تجلی: روشنی' چمک' نور۔ قمر: چاند۔ بوسہ: چومتا۔ دہ: دیتا ہوا۔ نقش: نشان۔ کف پا: پاؤں کی جوتی۔ وائے: افسوس' حسرت۔ محرومی: بدنصیبی' ناکامی' مایوسی۔ قسمت: تقدیر' نصیب' بخت۔ برس: سال۔ ہمسرہ: ساتھی' رفیق راہ۔ زوار: زیارت کرنے والا۔ چمن: باغیچہ۔ سدرہ: سدرہ المنتہی کا پرندہ' جبرائیل امین۔ چہکے: خوش الحانی سے بولنا' زمزمہ سرائی کرنا۔ بلبل: عاشق بلبل بن کر۔ صرصر: آندھی' جھکڑ' تیز ہوا۔ دشت: جنگل' بیابان۔ رشک: رقیب' حسد۔ گلشن: باغ' پھلواڑی۔ غنچہ: کلی' شگوفہ۔ وا: کھلا' کشادہ' پھیلا ہوا۔ گوش: کان۔ فریاد: انصاف چاہنے والا۔ وعدہ: آنکھ کا قول و اقرار' اقرار نامہ۔ بخشائیں: معافی دلائیں گے۔ گویا: بول کر۔ پائے شہ: بادشاہ کے پاؤں۔ تپش: سورج کی گرمی' تمازت۔ بے تاب: بے قرار' مضطرب' ضعیف۔ پارا: سیماب' بے چین' بے قرار۔ امید: آرزو' آس' خواہش۔ زندانی: قیدی' محبوس۔ ترا بندہ: غلام' مطیع' فرمانبردار۔

مطلب اشعار 1: سید المرسلین ﷺ جس راستہ سے گزر گئے اس راستہ کی تمام زمین عنبر کی طرح خوشبودار ہو گئی۔

مطلب اشعار 2: سرکار کے روئے مبارک کی نورانیت کو جب چاند نے دیکھا تو آپ کی نعلین پاک کے نشان کو بوسہ دیتا رہ گیا۔

مطلب اشعار 3: افسوس تقدیر کی کیسی بدنصیبی ہے کہ اس سال بھی زائین مدینہ کی رفاقت سے محروم رہ گیا۔

مطلب اشعار 4: مدینہ طیبہ کے چمن ایسے باغ ہیں کہ سدرہ المنتہی کا پرندہ (جبرائیل امین) نے جہاں برسوں (23 سال) بلبل فریفتہ بن کر زمزمہ سرائی کی ہے قال اللہ کے نغمے سنائے ہیں۔

مطلب اشعار 5: دل کی کلی کو جب مدینہ پاک کی گرم و تند ہواؤں کا خیال آیا تو پھول کی طرح کھل کر پھلواڑیوں کا رقیب بن گئی۔

مطلب اشعار 6: حضور سرکار دو عالم ﷺ کے گوش مبارک فرماتے ہیں کہ ہم انصاف و مدد کو موجود ہیں اور آنکھوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم بخشش کرائیں گے۔

مطلب اشعار 7: یہ بے قرار دل قیامت کے دن سورج کی گرمی و تمازت سے جب پارے کی مثل بیقرار ہو کر تڑپے تو رحمت عالمیاں علیہ التحیۃ والثناء کے پائے مبارک پر جا کر گرے اور قدم بوس ہو جائے۔

مطلب اشعار 8: اے شہنشاہ رحمت للعالمین رضا آپ کی رحمت سے پُرامید ہے کہ آپ کا یہ غلام دوزخ میں محبوس و مقید نہیں ہو گا آپ دوزخ میں جانے سے پہلے ہی شفاعت فرما کر جنت میں داخل کر دیں گے۔

ردیف "ض"

نعت

نار دوزخ کو چمن کر دے بہار عارض	(1)	ظلمت حشر کو دن کر دے نہار عارض
میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآں کو شہا	(2)	لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض
جیسے قرآن ہے ورد اس گل محبوبی کا	(3)	یونہی قرآں کا وظیفہ ہے وقار عارض
گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کی برابر لیکن	(4)	کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگار عارض
طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوہ گرم	(5)	آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض
طرفہ عالم ہے وہ قرآن اِدھر دیکھیں اُدھر	(6)	مصحف پاک ہو حیران بہار عارض

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

نار: آگ۔ دوزخ: جہنم۔ چمن: باغیچہ۔ بہار: جوبن' رونق۔ عارض: رخسار' گال۔ ظلمت: تاریکی' سیاہی۔ حشر: قیامت' حساب کا دن۔ نہار: صبح روشن۔ خود: بنفس نفیس' آپ' بذات خاص۔ صاحب: قرآن والا' اللہ تعالیٰ۔ مصحف: قرآن کلام اللہ۔ ورد: وظیفہ' معمول۔ محبوبی: پیارا' لاڈلا' معشوق۔ وظیفہ: ورد' معمول۔ وقار: عزت ومنزلت' جاہ وجلال۔ مدح نگار: تصویر رخسار کی تعریف' نقش کی تعریف۔ طور: پہاڑ جس پر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا دیدار کیا۔ عرش: تخت خدا۔ جلے: جلنے لگے۔ جلوہ: گرم چمک' تجلّی کی گرمی۔ عارض: لاحق ہونا' نمایاں ہونا' پیش ہونا۔ آئینہ دار: آئینہ دکھانے والا۔ طرفہ عالم: عجیب' انوکھی حالت' لطف انوکھا مزا' عجیب تماشا' جوبن۔ اِدھر: اس طرف۔ اُدھر: اُس طرف۔ مصحف: رخسار محبوب۔ حیران: متحیر' پریشان' متعجب۔

مطلب اشعار 1: آپ کے رخسار پاک کا جوبن جہنم کی آگ کو گلزار کر دے گا۔ آپ کے رخسار کی روشنی حشر کے تاریکی کو روز روشن میں تبدیل کر دے گی۔

مطلب اشعار 2: اے شہنشاہ دو جہاں آپ کے رخسار پاک بے داغ کی رونق رب العالمین صاحب قرآن حکیم کو لاکھوں مصحفوں سے زیادہ پسند آئی ہے میری پسند کس شمار میں ہے۔

مطلب اشعار 3: اس محبوب گل رخ کا وظیفہ جس طرح قرآن شریف کی تلاوت ہے اسی طرح قرآن پاک کا ورد آپ کے رخ انور کی تعظیم و توقیر بیان کرنا ہے۔

مطلب اشعار 4: اگرچہ قرآن کی آیات و سور میں بعض کو بعض پر فوقیت ہے مگر کوئی بات راز کی ایسی ضرور ہے کہ وہ آپ کے رخسار پاک کے خدوخال کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔

مطلب اشعار 5: آپ کے روئے انور کی تاب کاریوں کو دیکھ کر کوہ طور کیا عرش عظیم جلنے لگے بلکہ وہ جلن اور عشق کی تپش خود رخسار کو آئینہ میں دیکھ کر لاحق ہو جائے گی۔

مطلب اشعار 6: رخسار پاک کی رونقیں عجیب پریشانی کے عالم میں متحیر ہیں کہ اِدھر قرآن عظیم کو دیکھیں یا اُدھر رخسار محبوب رب

العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا حسن جہاں آرا دیکھیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ ایک رات چودھویں کا چاند دیکھتے کبھی محبوب پاک کے روئے پاک کو دیکھتے دونوں کے حسن کا موازنہ کر رہے تھے فرماتے ہیں چاند میں ایک دھبہ ہے مگر رخ سرکار پر کوئی دھبہ نہیں آپ کا چہرہ انور چاند سے زیادہ روشن و منور ہے۔

ترجمہ ہے یہ صفت کا کہ وہ خود آئینہ ذات (7) کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض
جلوہ فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے (8) صبح ہو جائے الٰہی شب تار عارض
نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں (9) حق کرے عرش سے تا فرش نثار عارض
مشکبو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع (10) معجزہ ہے حلب زلف و تتار عارض
حق نے بخشا ہے کرم نذر گدایاں ہو قبول (11) پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثار عارض
آہ بے مائیگی دل کہ رضائے محتاج (12) لے کے ایک جان چلا بھر نثار عارض

مشکل الفاظ کے معنی:

ترجمہ: ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں ادا کرنا۔ صفت: خوبی، عمدگی۔ خود: آپ، بذات خاص، بہ نفس نفیس۔ آئینہ: ظاہر، واضح، شیشہ۔ مصحف: قرآن، کلام الٰہی۔ وقار: عزت، جاہ وجلال، قدر و منزلت۔ جلوہ: دیدار، تجلّی، نور، چمک۔ رخ: دل کے اوپر، دل کے چہرے۔ شب تار: اندھیری پیش آنے والی رات۔ نام حق: اللہ تعالیٰ کے نام نامی قرباں: نذر، صدقہ۔ حق: اللہ تعالیٰ۔ عرش: تخت خداوندی۔ تافرش: زمین، بچھانے والی چیز۔ نثار: نچھاور، صدقے۔ مشکبو: مشک کی خوشبو والا۔ زلف: گیسو۔ رخ: طرف، جانب۔ شعاع: روشنی چمک کرن۔ معجزہ: عاجز لاجواب کرنے والا، مافوق العادت۔ حلب: زلف، سیاہ گھنگریالے بال، دودھ تازہ دوہا ہوا۔ تتار: ترکستان، توران۔ کرم: سخاوت، ہمت، جوان مردی۔ نذر گدایاں: فقیروں کا تحفہ۔ قبول: منظور، پسند۔ آہ: ہائے افسوس۔ بے مائیگی: مفلسی، غربت۔ محتاج: غریب، فقر، مفلس۔

مطلب اشعار 7: یہ تو ایک زبان کی بات دوسری زبان میں کہنے بیان کرنے کی خوبی ہے ورنہ وہ (حضور سرکار دو عالم ﷺ) تو بذات خود بنفس نفیس ذات رب العالمین کا ظاہر واضح عکس و شیشہ ہیں پھر آپ کے رخسار پاک کی قدر و منزلت قرآن پاک سے زیادہ کیوں نہ ہو۔

مطلب اشعار 8: آپ کی تشریف آوری کے نورانی منظر سے دل کے اوپر کی سیاہی کیوں نہ مٹ جائیں گی اور پیش آنے والی اندھیری رات اور روشن کیوں نہ بنی ہو گی۔

مطلب اشعار 9: محبوب رب رحمت للعالمین ﷺ اللہ تعالیٰ کے نام پر جان و دل قربان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی عرش سے فرش زمین تک تمام اشیاء عالمین کو آپ پر نچھاور فرماتا ہے۔

مطلب اشعار 10: بالوں میں نوری چمک رخ انور کی وجہ سے ہے اور مشک میں خوشبو گیسو معطر کے طفیل ہے۔ گھنگریالی سیاہ زلفوں کو آپ کی زلف اور ترکوں کے سرخ و سفید رخساروں کو آپ کے رخسار مبارک لاجواب و عاجز کر دیتے ہیں۔ ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سورج آپ کے رخ روشن میں گردش کر رہا ہے آپ جب ہنستے تو دیواروں پر نور کا عکس پڑتا۔ (ترمذی)

کیا خوب کہا ہے:

دنیا میں حسیں تو لاکھوں ہیں
پر تم سا حسیں تو کوئی نہیں

مطلب اشعار 11: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کرم و سخاوت کی صفت سے نوازا ہے ہم جیسے فقیر کا تحفہ میرے محبوب ﷺ کے لئے بس ایک دل ہے اس کو آپ کے قدموں پر نچھاور کرتے ہیں آپ منظور مقبول فرمائیں۔

مطلب اشعار 12: ہائے افسوس رضا کے دل کی مفلسی غربت اور ناداری کہ بیچارہ اک جان آپ کے قدموں پر نچھاور کرنے رخساروں کے طفیل حاضر ہوا ہے۔

ردیف ''ک''

نعت

تمہارے ذرے کے پرتو ستار ہائے فلک	(1)	تمہارے لعل کی ناقص مثل ضیائے فلک
اگرچہ چھالے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں	(2)	مگر تمہاری طلب میں تھکے نہ پائے فلک
سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا	(3)	کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک
یہ مٹ کے ان کی روش پر ہوا خود ان کی روش	(4)	کہ نقش پا ہے زمیں پر نہ صوت پائے فلک
تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر	(5)	چلی نسیم ہوئے بند دیدہ ہائے فلک
نہ جاگ اٹھیں کہیں اہل بقیع کچی نیند	(6)	چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پائے فلک
یہ ان کے جلوے نے کیں گرمیاں شب اسریٰ	(7)	کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

مشکل الفاظ کے معنی:

ذرے: چھوٹے اجزا جو سورج کی کرنوں میں کسی روزن میں چمکتے نظر آتے ہیں۔ پرتو: عکس، چمک، نور۔ ستار ہائے: ستارے کی جمع نجم۔ فلک: آسمان۔ لعل: سرخ رنگ کا چمک دار پتھر۔ ناقص: ناکمل، ادنیٰ۔ مثل: مانند، نظیر۔ ضیائے: روشنی، چمک۔ چھالے: آبلہ۔ طلب: تلاش، تمنا، خواہش۔ پائے: پاؤں۔ سرفلک: آسمان کا سر۔ تابہ آستاں: چوکھٹ تک۔ ابتدائے: شروع آغاز۔ بلندی: اونچائی۔ انتہائے: اختتام، آخیر، انجام۔ مٹ: محو ہو کر ختم ہو کر۔ روش: چال، طرز، رفتار۔ خود: آپ بہ نفس نفیس۔ نقش پائے: پاؤں کا نشان۔ صوت پائے: پاؤں کی آواز۔ یاد: ذکر خیال۔ جاگتے: بغیر سوئے۔ شب: تمام رات۔ نسیم: ٹھنڈی صبح کی ہوا۔ دیدہ ہائے: آنکھیں۔ بقیع: مدینہ کا قبرستان۔ کچی: آنکھ لگی ہو سوتے ہوئے دیر نہ ہوئی ہو۔ نرم: مدھم، سبک۔ صدائے پائے۔ پاؤں کے چلنے کی آواز۔ جلوے: دیدار، تجلی، چمک۔ گرمیاں: تیزی، جوش۔ شب اسریٰ: معراج کی رات۔ چرخ: گردش، چکر۔ نقرہ: چاندی، چاند۔ طلائے: سونا، سورج۔

مطلب اشعار 1: آسمان کے ستارے آپ کے روشندان کے زروں کا عکس ہیں آپ کے نوری پتھروں کی ادنیٰ نظیر آسمان کی چمک دمک ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ کی تلاش و جستجو میں آسمان کے پاؤں نہیں تھکے اگرچہ ستاروں کی شکل میں لاکھو چھالے پڑے اور آبلہ پا ہو گیا۔

مطلب اشعار 3: آپ کی رفعت و بلندی جہاں سے شروع ہوتی ہے آسمان کی بلندی اس جگہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے آسمان کا سر آپ کے در دولت پر سجدہ ریز نہ ہو سکا۔

مطلب اشعار 4: یہ آسمان ان کی طرز میں ایسا محو ہوا کہ بنفس نفیس ان کی ہی روش اختیار کرلی جیسے کہ آپ کے پاؤں کے نقوش و آواز زمین پر نہیں ہوتی اسی طرح آسمان کے چلنے کی آواز افلاک پر نہیں ہوتی۔

مطلب اشعار 5: آسمان نے تمام رات آپ کی یاد میں جاگ کر گزار دی تھی مگر جب صبح کی ٹھنڈی ہوا چلی تو آسمان کی آنکھیں نیند کی

وجہ سے بند ہو گئیں۔

مطلب اشعار 6: آسمان اس قدر سبک رفتاری سے چلا کہ پاؤں کی آواز تک پیدا نہیں ہوئی کہ کہیں جنت البقیع کے مدفون کی نیند خراب نہ ہو جائے کہ وہ بیدار ہو کر پریشان ہو جائیں۔

مطلب اشعار 7: معراج کی رات آپ کے جلوے اور چمک نے ایسی عجیب سرگرمیاں دکھائیں کہ اس وقت سے آسمان کے سونا چاندی چاند سورج گردش میں ہیں۔

مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن (8) گیا جو کاسہ مہ لے کے شب گدائے فلک
رہا جو قانع یک نان سوختہ دن بھر (9) ملی حضور سے کان گہر جزائے فلک
تجمل شب اسریٰ ابھی سمٹ نہ چکا (10) کہ جب سے ویسے ہی کوتل ہیں سبزہ ہائے فلک
خطاب حق بھی ہے درباب خلق مِنْ اَجَلِکْ (11) اگر اِدھر سے دم حمد ہے صدائے فلک
یہ اہل بیت کی چکی سے چال سیکھی ہے (12) رواں ہے بے مدد دست آسیائے فلک
رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں (13) لقب زمین فلک کا ہوا سمائے فلک

مشکل الفاظ کے معنی:

غنی: دولت مند' امیر' بے پروا۔ جواہر: جوہر کی جمع موتی' قیمتی پتھر۔ دامن: آنچل' قمیص کا لٹکا ہوا حصہ۔ کاسہ: پیالہ' کشکول' زنبیل۔ مہ: چاند' مہ' بڑا۔ شب: رات۔ گدائے: فقیر' بھکاری۔ قانع: صابر۔ یک: ایک۔ نان: روٹی' چپاتی۔ سوختہ: جلی ہوئی۔ کان: معدن کھاں۔ گہر: موتی قیمتی پتھر۔ جزائے: بدلہ' صلہ' پھل۔ تجمل: شان و شوکت' تزک واحتشام۔ شب اسریٰ: معراج کی رات۔ سمٹ: اکٹھا ہونا' کم ہونا۔ کوتل: خاص گھوڑا' جلو میں چلنے والا گھوڑا۔ سبزہ ہائے: ہریالی' تروتازگی' روئیدگی۔ خطاب: کسی کی طرف متوجہ ہو کر بات کرنا۔ درباب: بارے میں۔ خلق: پیدا شدہ مخلوق۔ اجلک: آپ کی وجہ سے۔ دم: سانس' پل' نفس۔ حمد: تعریف خدا۔ صدائے: آواز' فقیروں کے مانگنے کی آواز۔ اہل بیت: خاندان رسول ﷺ۔ چکی: آٹا پیسنے کا آلہ' آسیا۔ چال: روش' طرز' رفتار۔ رواں: جاری' چلتا' بہتا ہوا۔ بے مدد دست: ہاتھ کی مدد کے بغیر۔ آسیائے: چکی۔ نعت: تعریف حمد و ثنا۔ نبی: غیب کی خبر دینے والے۔ بخشیں: انعام عطیہ۔ لقب: صفاتی نام۔ سمائے: آسمانوں کی طرف کا پہلا آسمان۔

مطلب اشعار 8: میرے بے پروا رئیس نے جواہرات سے اس کے دامن جھولی کو پر کر دیا جب آسمان کا گداگر فقیر چاند معراج کی شب بڑا کشکول گدائی لے کر بھیک مانگنے کو حاضر ہوا تھا۔

مطلب اشعار 9: حضور ﷺ کی بارگاہ سے آسمان کے اس درویش سورج کو جو دن بھر ایک جلی ہوئی روٹی پر قانع صابر رہا موتیوں کی کان صبر کے صلہ میں پھل دیا۔

مطلب اشعار 10: شب معراج کی شان و شوکت ابھی تک اسی طرح ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی مثلاً آسمان کی تروتازگی سجاوٹ اور آپ کے جلو میں چلنے والے گھوڑے براقوں کی زیب و زینت۔

مطلب اشعار 11: اگر حضور ﷺ کے ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و ذکر ہے تو آسمان کی طرف سے ہاتف غیبی کی آواز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے محبوب ﷺ یہ تمام مخلوق ہم نے آپ کی وجہ سے پیدا کی ہے اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتا بلکہ ہم اپنا رب ہونا ظاہر نہ فرماتے۔

مطلب اشعار 12: ہاتھ کی مدد کے بغیر آسمان کی چکی رواں دواں ہے اور اس نے یہ روش اور طرز اہل بیت اطہار حضرت فاطمہ ؓ کی چکی سے سیکھا ہے۔

مطلب اشعار 13: اے رضا نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی تعریف توصیف نے یہ رفعتیں' بلندیں انعام میں دیں ہیں کہ زمین کے آسمان کا نام آسمانوں کا پہلا آسمان ہو گیا۔

ردیف "ل"

نعت

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل	(1)	پامال جلوۂ کف پا ہے جمال گل
جنت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو	(2)	اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل
ان کے قدم سے سلعہ غالی ہوئی جناں	(3)	واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلال گل
سنتا ہوں عشق شاہ میں دل ہو گا خونفشاں	(4)	یا رب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فال گل
بلبل حرم کو چل غم فانی سے فائدہ	(5)	کب تک کہے گی ہائے وہ غنچ وہ لال گل
غمگیں ہے شوق غازۂ خاک مدینہ میں	(6)	شبنم سے دھل سکے گی نہ گرد ملال گل
بلبل یہ کیا کہا میں کہاں فصل گل کہاں	(7)	امید رکھ کہ عام ہے جور و نوال گل

مشکل الفاظ کے معنی:

ٹھیک: درست' صحیح' مناسب۔ رخ: چہرہ' رخسار۔ نبوی: نبی یا نبی سے نسبتی۔ پرمثال: مانند' نظیر۔ گل: گلاب کا پھول' ہر قسم کا پھول' محبوب۔ پامال: روندا ہوا' شکستہ حال۔ جلوہ: تجلی' نور' سامنے آنا' دیدار۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ جمال: حسن' خوبصورتی۔ جلوہ: تجلی' نور' نظارہ' دیدار۔ جویائے: تلاش کرنے والا۔ رنگ: روپ' خوبصورتی۔ و بو: مہک' باس' شمیم۔ سوال: درخواست' طلب' مانگ۔ قدم: پاؤں' پیر۔ سلعہ عالی: قیمتی اشیاء حدیث میں جنت کو سلعہ غبالی آیا ہے۔ جناں: جنتیں۔ واللہ: اللہ کی قسم بخدا۔ جاہ وجلال: شان و شوکت' رعب دبدبا۔ خونفشاں: خون ٹپکانے والا۔ مژدہ: خوش خبری' بشارت۔ مبارک: برکت دیا ہوا۔ فال: شگون' پیشین گوئی۔ حرم: کعبہ۔ غم فانی: فنا کم ہونے والے غم۔ فائدہ: نفع۔ ہائے: آہ' افسوس۔ غنچ: ادا' کرشمہ' چوچلا۔ لال: سرخ رنگ۔ شوق: خواہش' آرزو۔ غازہ: ابٹن' سرخ رنگ کا پوڈر۔ خاک: مٹی۔ شبنم: اوس تریل۔ گرد: غبار' دھول۔ ملال: رنج' غم۔ فصل: ربیع' موسم' بہار بسنت۔ امید: آس' آرزو۔ عام: مشہور' معمولی بات۔ جور: سخاوت بخشش۔ نوال: عطاء' مہربانی' عنایت۔

مطلب اشعار 1: محبوب رب العالمین ﷺ کے چہرے انور کو پھول کے مانند یا مشابہ کہنا درست کیوں کر ہوسکتا ہے اس لئے کہ پھول کا حسن و جمال تو آپ کے پاؤں کے نورانی تلوے سے روندا ہوا شکستہ حال ہے۔

مطلب اشعار 2: جنت آپ کی نورانی تجلی سے حسن اور خوشبودار مہک کی متلاشی ہے اے پھول تجھ کو بھی ہمارے پھول (جن کے جسم و پسینہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔) خوشبودار پھول بننے کی التجا کرنی چاہیئے۔

مطلب اشعار 3: بخدا میرے پھول جناب محمد رسول ﷺ سے پھول کو شان و شوکت میسر ہوتی بلکہ آپ کے قدم مبارک کی برکت سے جنت کا شمار بھی متاع گراں بہا قیمتی اشیاء میں ہوا۔

مطلب اشعار 4: میں سنتا ہوں حضور شہنشاہ دو عالم ﷺ کے عشق میں دل خون بہا رہا ہے یا رب یہ بشارت درست ہو اور اے پھول تجھے یہ پیشن گوئی مبارک ہو۔

مطلب اشعار 5: اے بلبل کعبہ کو چل اس ختم ہونے والے بے ہودہ بے کار غم سے کیا فائدہ ہے تو کب تک افسوس کرتی اور آہیں بھرتی رہے گی کہ ہائے وہ ادائیں ہائے وہ پھول کی سرخی اور جوبن وغیرہ۔

مطلب اشعار 6: آرزوں اور تمناؤں کو یہ غم ہے کہ کاش مدینہ منورہ کی مٹی کا ابٹن مل جاتا اور اوس سے پھول کے رنج وملال کا غبار میل کچیل صاف نہیں ہو سکتا۔

مطلب اشعار 7: بلبل تو نے یہ کیا کہہ دیا کہ مجھے موسم بہار ہاتھ نہیں آسکتا تجھے مایوس نہیں ہونا چاہئے امید رکھنی چاہئے کیونکہ ان کی بخشش اور مہربانیاں مشہور ہیں میرے پھول کے لئے یہ معمولی بات ہے۔

بلبل گھرا ہے ابر ولا مژدہ ہو کہ اب	(8)	گرتی ہے آشیانے پہ برق جمال گل
یا رب ہرا بھرا ہے داغ جگر کا باغ	(9)	ہر مہ مہ بہار ہو ہر سال سال گل
رنگ مژہ سے کرکے خجل یاد شاہ میں	(10)	کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطر جمال گل
میں یاد شہ میں رووٗں عنادل کریں ہجوم	(11)	ہر اشک لالہ فام پہ ہو احتمال گل
ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں	(12)	ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل
نعت حضور میں مترنم ہے عندلیب	(13)	شاخوں کے جھومنے سے عیاں وجد و حال گل

مشکل الفاظ کے معنی:

گھرا: گھٹا چھانا۔ ابر: بادل۔ ولا: اے دل۔ مژدہ: خوش خبری' بشارت۔ آشیانے: جھونپڑی' مکان۔ برق: بجلی۔ جمال: خوبصورتی حسن۔ ہرا بھرا: تروتازہ' پھلا پھولا۔ داغ: زخم' گھاؤ۔ جگر: کلیجا' کبد۔ مہ: مہینا چاند۔ مہ بہار: موسم بہار۔ سال: بارہ مہینہ۔ مژہ: پلک۔ خجل: شرمندہ' پشیمان۔ عطر جمال: حسن کا عطر' حسین خوش بو۔ رووٗں: گریہ وزاری۔ عنادل: بلبلیں۔ ہجوم: بھیڑ باڑ' جمگھٹا' مجمع۔ اشک: آنسو۔ لالہ: سرخ رنگ کا۔ احتمال: شک' گمان۔ عکس: سایہ' پرتو۔ لب: ہونٹ۔ گلگوں: سرخ' پھول جیسا رنگ۔ سرخیاں: لالی سرخی کی جمع۔ بدر: چودھویں کا چاند' چہرہ۔ شفق: طلوع و غروب آفتاب کے وقت آسمان پر سرخی۔ ہلال: تیسری رات تک کا باریک چاند' ہونٹ۔ نعت: تعریف' صفت۔ مترنم: گانے والی۔ عندلیب: بلبل۔ عیاں: ظاہر' صاف۔ وجدوحال: بے خودی' ذوق و شوق کی حالت۔

مطلب اشعار 8: اے بلبل کے دل مفتون تجھ کو بشارت ہو کہ بادل کی کالی گھٹا چھائی ہے تیرے گھونسلے پر پھول کے حسن کی بجلی گرنے والی ہے۔

مطلب اشعار 9: یا رب العالمین جگر کے زخموں کا گلشن تروتازہ سرسبز و شاداب ہے ہر مہینہ ہریالی و بہار کا مہینہ ہو اور ہر سال پھولوں کی شادابی کا سال ہو۔

مطلب اشعار 10: حضور ﷺ کی یاد میں پلکوں کی بے رنگی (یعنی آنسو کے خشک ہونے) نے مجھے شرمندہ کردیا ہے تو میں نے کانٹوں پر پھول کی حسین خوشبو کا عطر مل کر آنکھ میں لگایا ہے۔

مطلب اشعار 11: میں اپنے آقا ﷺ کو یاد کرکے اس قدر گریہ وزاری کروں کہ بلبلوں کی بھیڑ میرے گرد جمع ہو جائے اور میرا ہر آنسو اس قدر سرخ ہو کہ اس کو دیکھ کر گلاب کے سرخ پھول کا گمان ہو۔

مطلب اشعار 12: چہرہ منور کے پرتو سے سرخ پھول جیسے ہونٹوں پر سرخیاں رقص کرتی ہیں جیسے کہ آپ کا گلاب جیسا چودھویں کے چاند کی طرح گول و نورانی چہرہ پر شفق کی مثل سرخی غالب آگئی ہو اور اس میں سرخ ہلالی ہونٹ نمایاں ہوں۔

مطلب اشعار 13: حضور ﷺ کی تعریف و توصیف میں بلبلیں نغمہ سراہوں اور اس کو سن کر شاخوں کے جھومنے سے پھول کا ذوق و

حالت بیخودی صاف ظاہر ہوتی ہے۔

بلبل گل مدینہ ہمیشہ بہار ہے (14) دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآل گل
شیخین اُدھر نثار غنی و علی اِدھر (15) غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمال گل
چاہے خدا تو پائیں گے عشق نبی میں خلد (16) نکلی ہے نامہ دل پُرخوں میں فال گل
کراس کی یاد جس سے ملے چین عندلیب (17) دیکھا نہیں کہ خار الم ہے خیال گل
دیکھا تھا خواب خار حرم عندلیب نے (18) کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بھر خیال گل
ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں (19) کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

مشکل الفاظ کے معنی:

فنا: موت' نیست' معدوم۔ مآل: انجام' اخیر' نتیجہ۔ شیخین: حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق اعظمؓ۔ نثار: قربان، تصدق۔ غنی: سخی مراد حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ ۔ غنچہ: گنجان' جماعت' جھرمٹ' کلی۔ یمین: داہنے۔ وشمال: بائیں۔ خلد: جنت' فردوس۔ نامہ: دل کی کتاب' خط' تحریر۔ خوں: خون سے بھرا ہوا۔ فال: شگون' غیب کی پیشن گوئی۔ چین: آرام' سکھ' راحت۔ عندلیب: بلبل۔ خار: رنج و تکلیف کا کانٹا' پھانس۔ خیال: فکر' تصور' سوچ و بچار۔ خواب: سپنا' خیال۔ خارِمکہ: مکّہ کا کانٹا۔ شب: تمام رات ساری رات۔ دو: حضرت امام عالی مقام امام حسن و امام حسینؓ ۔ صدقہ: طفیل' خیرات' بدولت۔ حشر: قیامت کے دن' روز حساب۔ خنداں: مسکراتا' خوش و خرم۔ مثال: مانند' صورت' کی طرح۔

مطلب اشعار 14: اے بلبل پھول پر دو دن بہار و شادابی رہتی ہے انجام اس کا مرجھانا سوکھ کر جھڑنا ہے مگر مدینہ کا پھول سدا بہار ہے اس پر خزاں نہیں آتی۔

مطلب اشعار 15: آپ پر قربان ہونے کے لئے داہنی طرف سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم اور بائیں جانب سیدنا عثمان غنی و علی المرتضیٰؓ ہیں گویا کہ بلبلوں کا جھرمٹ پھول کی ہر جانب ان پر فدا ہونے کے لئے سربکف ہیں۔

مطلب اشعار 16: خون آلود دل کی کتابؒ پر پھول کی پیشن گوئی لکھی ہوئی ملی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عشق مصطفےٰ علیہ التحیہ والثنا کے طفیل اللہ تعالیٰ ہم کو جنت ضرور عنایت فرمائے گا۔

مطلب اشعار 17: اے بلبل اس کو یاد کر اس کا ذکر کر جس سے اطمینان قلب حاصل ہو تو نے نہیں دیکھا کہ پھول کا خیال اس کی فکر و رنج و غم کا کانٹا (پھانس) سخت تکلیف دہ ہے۔

مطلب اشعار 18: بلبل نے خواب و خیال میں حرم شریف کے خار (کانٹے) کو دیکھا تھا تو رات بھر اس کی آنکھ میں پھول کا خیال کانٹے کی طرح چبھتا کھٹکتا رہا۔ گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں۔

مطلب اشعار 19: ان دو پھولوں ریحانِ رسول ﷺ حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی بدولت (جن کے بارے حضورؐ فرماتے ہیادونوں میرے جنتی پھول ہیں۔) احمد رضا کو میدان محشر میں پھول کی طرح مسکراہٹ عطا فرمایئے۔

نعت

کہتا رہا کہ جانب عیصیاں نہ آئے دل (1) ان رہزنوں نے لوٹ لی آخر سرائے دل
لہجنا کے برق جلوہ جلا دیجے طورشاں (2) ارنی اگر کہا تو یہی ہے سزائے دل

جوش ہوائے نفس ہے عصیاں کا دور ہے (3) دل کی خبر لے جلد مرے غم زدائے دل
فریاد مہر حشر سے اے صاحب لوا (4) لٹتا ہے دن کو قافلہ بینوائے دل
آہستہ پاؤں رکھنا مدینے کی رہ رضا (5) دل فرش راہ ہیں نہ کوئی ٹوٹ جائے دل

مشکل الفاظ کے معنی:

جانب: سمت' طرف۔ عصیاں: نافرمانی' گناہ' بغاوت' جرم۔ آئے: مائل ہو۔ رہزنوں: ڈاکو' قزاق' لٹیرا۔ آخر: انتہا۔ انجام۔ سرائے: مسافر خانہ۔ چمکا: روشن' کوندنا۔ برق: بجلی۔ جلوہ: دیدار' نظارہ۔ طور: پہاڑ۔ شاں: ان کا۔ ارنی: مجھے دیدار کرا دے۔ سزائے: بدلہ' جرمانہ۔ جوش: شورش' شہوت' جذبہ' غصہ' عتاب۔ ہوائے: خواہش جان۔ نفس: انسان کی شیطانی صفت۔ عصیاں: گناہ' جرم' سرکشی۔ دور: زمانہ' حکومت' راج۔ غم زدائے: دکھی' مصیبت زدہ۔ فریاد: دہائی' استغاثہ۔ مہر حشر: محبت' دوستی' پیار' ہمدردی۔ لوا: جھنڈا' علم۔ قافلہ: کارواں' مسافر تاجروں کی جماعت۔ بینوائے: فقیر' بے سروسامان۔ رہ: راستہ۔ فرش: بچھانے والی چیز' بستر بوریا۔ ٹوٹ: شکستگی' پاش پاش' ٹکڑے۔

مطلب اشعار 1: میں تو بولتا ہی رہ گیا کہ کہیں دل گناہوں کی طرف مائل نہ ہو جائے مگر ان ڈاکو لٹیرے نفس و شیطان نے دل کی دنیا چین و سکون لوٹ کر تباہ و برباد کر کے گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیا۔

مطلب اشعار 2: جس دل نے آپ کے دیدار کی آرزو کی اور ارنی (مجھے دیدار کرا دیں۔) کہا تو اس دل کی یہی سزا ہے کہ آپ اپنے جلوہ جہاں آرا کی بجلی چمکا کر اس کو طور کی مثل جلا کر سرمہ فرما دیں۔

مطلب اشعار 3: میرے آقا' نعمت ﷺ میرے دکھی مصیبت زدہ دل کی بہت جلد خبر گیری فرمائیں کیونکہ نفسانی خواہشات پر جوش ہیں اور نافرمانیوں' سرکشیوں اور گناہوں کا راج ہے۔

مطلب اشعار 4: اس فقیر بے سروسامان دل کا کارواں روز روشن میں لوٹا جا رہا ہے اے لوا الحمد کے صاحب و مالک میدان محشر میں غریبوں کے ہمدرد و غم گسار آپ کی بارگاہ میں استغاثہ اور آپ کی دہائی ہے مدد فرمائیں۔

مطلب اشعار 5: اے رضا مدینہ کے گلی کوچوں میں عشاق کے دل فرش راہ ہیں قدم آہستہ دیکھ بھال کر رکھنا کہیں کوئی دل پامال نہ ہو جائے' کسی دل کو ٹھیس نہ لگ جائے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

نعت

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول (1) لب پھول' دہن پھول' ذقن پھول' بدن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول (2) اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا (3) تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ (4) مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت (5) کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول
شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دم صبح (6) شوخان بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی (7) ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول

بو ہو کے نہاں ہو گئے تاب رخ شہ میں (8) لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول

مشکل الفاظ کے معنی:

سرتابقدم: سر سے پاؤں تک۔ تن: جسم۔ زمن: زمانہ۔ لب: ہونٹ۔ دہن: منہ، فم۔ ذقن: ٹھوڑی۔ بدن: جسم۔ بن: خود رو پھول۔ غنچہ: کلی۔ ایما: اشارہ، حکم۔ بن: پھول ہو جاؤ۔ تنکا: برگ کاہ گھاس کا ریزہ۔ کوہ محن: محنت و تکلیف کا پہاڑ۔ مل: حاصل کر لے۔ گل: ذات سرکار ابد قرار ﷺ۔ عطر: خوشبو۔ دلہن: عروس۔ بستہ: دل لگا ہوا۔ گشتہ: ہو گیا۔ خوشبو: خوش کرنے والی بو۔ لطافت: خوبی، خوبصورتی، پاکیزگی۔ شبنم: اوس۔ دم: علی الصبح۔ شوخان: زندہ دلی۔ بہاری: موسم بہار، پھولوں کے نکلنے کا موسم۔ کرن: آفتاب کی شعاع۔ دندان: دانت کی جمع۔ زلف: کاکل۔ رخ: چہرہ مبارک۔ فدائی: جان قربان کرنے والے عاشق۔ درعدن: عدن کے موتی، مروارید۔ لعل یمن: یمن کی لعل سرخ۔ ختن: وسط ایشیا میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں کی مشک بہت اچھی ہوتی ہے۔ بو: مہک، شمیم۔ نہاں: پوشیدہ، مخفی، چھپا ہوا۔ تاب رخ: چمک، نورانیت چہرے کی۔

مطلب اشعار 1: آپ کے ہونٹ، منہ، ٹھوڑی، بدن بلکہ سر سے پاؤں تک تمام جسم زمانے کے سلطان سبب خلق جملہ مخلوقات ﷺ کا پھول کی مثل نرم و نازک خوشبودار مشک کی مانند مہکتا ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ کے طفیل چمن میں تو پھول کھلے ہی ہیں بلکہ خود رو پودے جنگل میں بھی پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کا ارشاد و حکم اس دل کی کلی کو ہو جائے تو یہ بھی پھول کی طرح کھل جائے۔

مطلب اشعار 3: ہم تو اتنے بے بس و مجبور ہیں کہ ایک تنکے کو نہیں ہلا سکتے مگر آپ چاہیں تو تکالیف کا پہاڑ فوراً پھول کی طرح ہلکا ہو جائے۔

مطلب اشعار 4: بخدا گلے باغ رسالت کے آخری پھول کا اگر پسینہ میسر ہو جائے تو دلہن کبھی خوشبو کے لئے عطر اور سجاوٹ کے لئے پھولوں کے ہار تلاش نہ کرے۔

امام مسلم نے حضرت انس؄ سے روایت کی کہ رسول ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے دوپہر میں آرام فرمایا اس وقت آپ کو پسینہ آگیا۔ میری والدہ ایک شیشی لائیں اور پسینہ کے قطرے جمع کرنے لگیں آپ نے بیدار ہو کر معلوم فرمایا: اے اُم سلیم کیا کر رہی ہو۔ والدہ نے عرض کیا حضور آپ کا پسینہ بہت خوشبودار ہے میں اس کو عطر کی جگہ ملوں گی۔

مطلب اشعار 5: میں اپنے آقا ﷺ کے دہن مبارک کو غنچہ کیسے کہہ دوں وہ تو پھول ہے اور پھول نچھاور کرتا ہے اور میرا دل تو ان کے ساتھ وابستہ ہو کر خون ہو گیا ہے نہ اس میں خوش کرنے والی بو ہے اور نہ کوئی پاکیزگی ہے۔

مطلب اشعار 6: رات میں کن دانتوں کو یاد کر رہا تھا وہ تو ایسے ہیں جیسے شبنم صبح کے وقت سورج کی شعاع پڑنے سے موتیوں کی طرح چمکتی ہے اور موسم بہار نے اپنی شوخیوں سے نورانی پھول جڑ دیے ہیں۔

مطلب اشعار 7: آپ کے دندان مبارک عاشق کے لئے عدن کے بیش بہا موتی اور لب مبارک و رخ مبارک کے شیدائی یمن کے قیمتی لعل اور زلف مبارک پر ختن کی مشک قربان و پھول نچھاور کرتی ہے۔ بزاز اور بیہقی نے ابو ہریرہ؄ سے روایت کی کہ رسول محتشم نور مجسم ﷺ جب کبھی تبسم فرماتے اور آپ کے دندان مبارک نظر آتے تو ان کی نورانی شعاع دیوار پر پڑتی۔ میں نے کسی کے دانت آپ سے پہلے یا بعد نہیں دیکھے ابو نعیم نے حضرت عائشہ؅ سے روایت کیا حضور سب سے زیادہ خوبصورت، آپ کا چہرہ چودھویں کا چاند تھا اور اس پر پسینہ کے قطرے موتیوں کی مثل اور ان میں مشک کی خوشبو ہوتی تھی۔ (زینت المجالس، جلال الدین سیوطی)

مطلب اشعار 8: خوش بو تو حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی نورانیت میں پوشیدہ ہو گئی ہے اس لئے آپ تو حسینوں مہ جبینوں کے

دہن (منہ) بھی پھول بن گئے ہیں۔

ہوں بار گنہ سے نہ خجل دوشِ عزیزاں (9) للہ مری نعش کرائے جانِ چمن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا (10) اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول
دل کھول کے خوں رو لے غمِ عارضِ شہ میں (11) نکلے تو کہیں حسرتِ خونابہ شدن پھول
کیا غازہ ملا گردِ مدینہ کا جو ہے آج (12) نکھرے ہوئے جوبن پہ قیامت کی پھبن پھول
گرمی یہ قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر (13) بلبل کو بھی اے ساقیِ صہبا و لبن پھول
ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے (14) بیکس کے اٹھائے تری رحمت کی بھرن پھول
دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے (15) سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول
کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی (16) زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

مشکل الفاظ کے معنی:

بارِگنہ: گناہ کا بوجھ۔ خجل: شرمندہ' پشیمان۔ دوش: کندھا۔ عزیزاں: رشتہ دار' قریبی دوست۔ نعش: تابوت' مردہ جسم' جنازہ۔ جان: محبوب۔ شیدائی: عاشق' فریفتہ ہونے والا۔ ناخنِ پا: پاؤں کے ناخن۔ مہ نو: ابتدائی تاریخوں کا چاند' مثل ناخن کے کمل کی طرح۔ چرخ: بڑی عمر کے بوڑھے آسمان مت اترا ناز کر۔ عارض: پیش آنے والے غم۔ حسرت: افسوس' ہائے۔ خونابہ: خون پانی ملا ہوا' آنسو سرخی مائل۔ شدن: ہونا۔ غازہ: سرخ رنگ کا پوڈر' ابٹن۔ نکھرے: صاف' ستھرا' بنا ٹھنا۔ جوبن: بہار' حسن و جمال۔ پھبن: سجاوٹ' خوبصورتی' آرائش۔ صہبا: سفید انگور کی شراب۔ لبن: دودھ۔ گریہ: رونا' آہ زاری۔ فاتحہ: کچھ سورتیں پڑھ کر روح کو ثواب بخشنا۔ بیکس: محتاج' عاجز' بے یارومددگار۔ بھرن: موسلادھار بارش' زور کی بارش۔ خرمن: کھلیان' غلہ کا انبار۔ کرن: سورج کی شعاع۔ چمنستان: پھولوں کا چمن جگہ۔ زہرا: حضرت فاطمۃ زہرا بنت رسول ﷺ۔ حسین اور حسن: حضرت امام حسن و امام حسین؁ نواسے سرور کائنات ﷺ۔

مطلب اشعار 9: اے چمن کے روحِ رواں خدا کے لئے میری لاش کو پھول کی مثل ہلکا فرما دیجئے کہ میرے گناہوں کے بوجھ سے عزیزوں کے کاندھے نہ دکھیں اور ان کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔

مطلب اشعار 10: اے بوڑھے آسمان ابتدائی تاریخوں کے چاند پر اتنا مت پھول (اترا) کیونکہ میرے محبوب ﷺ کے پائے مبارک کے ناخن تیرے چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں میرا دل ان پر فریفتہ ہے۔

مطلب اشعار 11: حضور ﷺ کی پیش آنے والی جدائی کے غم میں اے دل خون کے آنسو خوب بہالے کہ تیرے خونی اشک پھول بن جائیں تیری آرزو پوری ہو کر حسرت نکل جائے۔

مطلب اشعار 12: تو نے مدینہ منورہ کی خاک کا آج کتنا بہترین ابٹن ملا ہے کہ ابھی تیری خوبصورتی بن ٹھن کر پھول جیسا حسن و جمال پیدا کرکے قیامت ڈھا رہی ہے۔

مطلب اشعار 13: آج گرمی اتنی شدید ہے کہ زبان پر کانٹے پڑ گئے ہیں۔ اے ساقی شراب و دودھ کوثر بلبل کو بھی پھول عنایت فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 14: میرے لئے رونے اور فاتحہ خوانی کرنے والا کوئی نہیں ہے آقا آپ کی رحمت کی تیز بارش پھول بنا کر مجھ عاجز محتاج کے گناہ اٹھا دے گی۔

مطلب اشعار 15: اے دل غموں نے تجھے گھیرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ تجھ کو ایسی چمک نورانیت عنایت فرمائے کہ سورج بھی تیرے کھلیان

خرمن میں سے ایک ہو تیرے پھول جیسے دل سے شعاعیں پھوٹ پڑیں۔

مطلب اشعار 16: اس کرم و رحمت کے گلشن کی رضا کیا بات و مثال ہے جس کی کلی و غنچہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا طیبہ طاہرہ اور اس کے پھول حضرت امام حسن سیدالشباب اہل جنہ اور حضرت امام حسین شہید کربلا ہیں۔ حضور ﷺ ان کو سونگھ کر فرماتے یہ دونوں میرے پھول ہیں۔

ردیف "م"

نعت

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم	(1)	قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا	(2)	کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالق حسن ادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا	(3)	کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں	(4)	تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی عرض ہے خالق ارض و سماوہ رسول ہیں ترے میں بندہ ترا	(5)	مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم
تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا	(6)	مجھے جلوہ پاک رسول دکھا تجھے اپنی ہی عز و علا کی قسم
مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا	(7)	تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں	(8)	نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

مشکل الفاظ کے معنی:

کلام: قرآن پاک۔ شمس: سورہ الشمس۔ و ضحیٰ: سورت الضحیٰ۔ فزا: بڑھنے والا۔ شب تار: اندھیری رات۔ زلف: گیسو' کاکل۔ دوتا: کپڑا خم دار۔ خلق: خو' خصلت' عادت۔ عظیم: بڑا' بزرگ۔ خلق: آفرینش' پیدائش۔ جمیل: خوب' خوبصورت حسین۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ حسن ادا: اچھے انداز' بہترین طریقہ۔ مرتبہ: منصب' درجہ' گفتگو' بات۔ بقا: زندگی' قیام' ہمیشگی۔ مسند ناز: ناز کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ۔ عرش بریں: تخت خدا عرش اعظم۔ محرم راز: راز دار دوست' ہمراز۔ روح: جبرائیل امین۔ سرور: سردار' حاکم' بادشاہ۔ ترا مثل: ثانی' نظیر' مانند۔ عرض: گزارش' التماس۔ ارض و سما: زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔ جوار: ہمسائیگی پڑوس۔ خلد: جنت۔ صفا: پاکیزگی۔ لطف: مہربانی' عنایت' نرمی۔ عطا: بخشش' سخاوت۔ بھروسہ: اعتماد' آسرا' سہارا۔ دعا: درخواست' عرض۔ جلوہ: نظارہ' تجلی' چمک۔ عز و علا: عزت و بزرگی و بلندی۔ گرچہ: اگرچہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ حد: بے حد بہت زیادہ۔ سوا: زیادہ۔ رجا: امید' آرزو' تمنا۔ گواہ: شاہد' گواہی دینے والا۔ عطا: بخشش' سخاوت۔ جنان: جنت کے باغ۔ سحربیاں: جادوبیاں' فصیح شاعر' مؤثر تقریر کرنے والا۔ ہند: ہندوستان' بھارت ۔ واصف: تعریف کرنے والا۔ ہدیٰ: راہ راست دکھانے والا۔ شوخی: زندہ دلی' چلبلاپن' بے باکی۔ طبع: مزاج' خو' طبیعت۔

مطلب اشعار 1: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والشمس سورج کی قسم والضحیٰ چاشت روز روشن کی قسم جو کھائی ہیں حقیقتاً وہ آپ کے رخ انور اور نور کو فزوں تر کرنے والے چہرہ مبارک کی قسم بیان کی ہے اور واللیل اندھیری رات کی قسم جو بیان کی ہے اس سے مراد حضور ﷺ کی کاکل خمدار ہے یعنی دن نور مصطفےٰ سے منور اور رات گیسوئے مصطفےٰ سے تاریک ہے جس کی رب نے قسم بیان فرمائی۔

مطلب اشعار 2: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق کریمانہ کو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کے ساتھ بیان فرمایا اور آپ کی تخلیق پیدائش کو خالق انس و جان نے جمیل فرمایا آپ شکم مادر میں تھے تو والدہ ماجدہ کو گرانی و تکلیف نہیں ہوئی آپ ناف بریدہ پیدا ہوئے یعنی

دوسرے بچوں کی طرح آپ کی پرورش رحم مادر میں خون حیض سے نہیں کی گئی بلکہ نوری خوراک سے آپ کی پرورش فرمائی۔ حضرت آمنہ والدہ ماجدہ فرماتی ہیں آپ صاف ستھرے پیدا ہوئے دوسرے بچوں کی طرح خون آلود نہیں تھے آپ سے اس وقت نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات نظر آنے لگے۔ ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتش کدہ فارس سرد ہو گیا جو ہزار سال سے روشن تھا۔ بت اوندھے منہ گر گئے کعبہ وجد کرنے لگا۔ بحر ساوا خشک ہو گیا ساوہ جاری ہو گیا۔ (اے میرے شاہوں کے شاہ واللہ آپ کی مثل اس خالق ارض و سماء نے نہ پہلے کسی کو پیدا فرمایا اور نہ قیامت تک پیدا فرمائے گا تم بے مثلی حق کے مظہر ہو۔ پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو۔)

مطلب اشعار 3: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے درجات علیہ وارفع مناسب عطا فرمائے ہیں جو آج تک کسی کو نہیں دے گئے اور نہ قیامت تک کسی کو ملیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آپ کے مولد پاک شہر مکرم اور آپ کی گفتگو حدیث مبارک و حیات مبارکہ کی قسم کھائی ہے۔

مطلب اشعار 4: عرش عظیم آپ کا جائے استراحت و قیام ہے اور حضرت جرائیل علیہ السلام آپ کے وزیر ہم راز ہیں آپ نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر جرائیل و میکائیل دو زمین پر صدیق و فاروق ہیں۔ آپ دونوں جہان دنیا و آخرت کے سلطان ذی حشم ہیں خدا کی قسم آپ کا ثانی و نظیر کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صلب پدر اور رحم مادر سے صرف آپ کو ہی پیدا فرمایا تاکہ مماثلث کا شائبہ بھی نہ ہو سکے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ میرے والد عبداللہ اور میری ماں آمنہ ؓ ہیں۔

مطلب اشعار 5: اے زمین و آسمان کے خالق و مالک تیری بارگاہ میں میری یہ گزارش ہے کہ میرے آقا مولیٰ ﷺ تیرے رسول ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں مجھے ان کے پڑوس میں ایسی جگہ عنایت فرما تاکہ جگت اس کی پاکیزگی کی قسم کھائے۔

مطلب اشعار 6: اے الہ العالمین تو اپنے بندوں پر مہربانی و سخاوت فرماتا ہے۔ میرا بھروسہ تجھی پر ہے اور تجھ سے طالب دعا ہوں تجھے اپنی عزت و جلال و بلندی کی قسم مجھے اپنے حبیب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت باسعادت سے مشرف فرما کہ میں ان کے روئے منور کے دیدار سے سیراب ہو سکوں۔

مطلب اشعار 7: میرے گناہ اگرچہ غیر محدود ہیں مگر سرکار دو عالم ﷺ سے امید اور اے رب العالمین تجھ سے آرزو اور تمنا ہے کیونکہ تو ارحم الراحمین ہے اور سرکار کا کرم میرا معاون و گواہ ہے تیری عنایات کی قسم تو سخی ہے وہ کریم ہیں۔ کیا خوب کہا ہے:

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

خدایا تو بھی کریم اور تیرا رسول بھی کریم ہے خدا کا سو بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے مابین ہیں۔!

مطلب اشعار 8: جنتی باغوں کی بلبل یہ کہتی ہے کہ احمد رضا جیسا کوئی جادو بیاں نہیں ہے شہنشاہ ہدایت ﷺ کی نعتیں کہنے، تعریفیں کرنے والا ہندوستان میں اس جیسا کوئی نہیں پیدا ہوا مجھے رضا کی شوخ طبیعت اور زندہ دلی کی قسم ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

نعت

پاٹ وہ کچھ دھار یہ کچھ زار ہم	(1)	یا الٰہی کیونکر اتریں پار ہم
کس بلا کی مے سے ہیں سرشار ہم	(2)	دن ڈھلا ہوتے نہیں ہشیار ہم
تم کرم سے مشتری ہر عیب کے	(3)	جنس نا مقبول ہر بازار ہم
دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم	(4)	دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم
لغزش پا کا سہارا ایک تم	(5)	گرنے والے لاکھوں نانہجار ہم
صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد	(6)	کیسے توڑیں یہ بت پندار ہم
دم قدم کی خیر اے جان مسیح	(7)	در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور	(8)	جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

مشکل الفاظ کے معنی:

پاٹ: دریا کی چوڑائی۔ دھار: پانی کا بہت تیز بہاؤ۔ زار: نحیف' کمزور۔ پار: دریا کے دوسری یا دوسرے کنارے۔ بلا: غضب' بہت زیادہ۔ مے: شراب۔ سرشار: بدمست' مخمور۔ ڈھلا: سورج' غروب ہونے لگا' دن ختم ہونے والا۔ ہشیار: باہوش' خبردار' آگاہ' چوکس۔ کرم: سخاوت' بخشش' جوان مردی۔ مشتری: خریدار۔ عیب: برائی' خرابی' قصور۔ جنس: چیز' اسباب' سودا۔ مقبول: جس کو قبول نہ کیا جائے' کوئی لینے کو تیار نہ ہو۔ خار: کانٹا' پھانس۔ لغزش: پھسلن' قصور' غلطی۔ پا: پاؤں۔ سہارا: مدد' آسرا' بھروسہ۔ نانہجار: بدذات' غیرعادی۔ صدقہ: خیرات' طفیل۔ المدد: پناہ دے' سہارا دے۔ بت: مورتی' پتلا۔ پندار: تصور' گمان' غرور۔ قدم: زندگی' ذات' وجود لی برلت۔ مسیح: مُردے زندہ کرنے والا' مسیح کیا گیا۔ فرشتوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر پر تیل ملا تھا اس لئے آپ کو مسیح کے لقب سے پکارا گیا۔ در: دروازے' آستانہ۔ بیمار: مریض دل' دکھی دل۔ بدکار: بُرے کام کرنے والا۔

مطلب اشعار1: دریا کا پاٹ اس قدر چوڑا اور بہاؤ اتنا زیادہ اے الہ العالمین ہم کمزور لوگ دوسرے کنارے پر کیسے پہنچیں گے اس تیز رو دریا کو کیسے عبور کریں گے اس پرگناہ زندگی کی روانی بہاؤ میں نیکی کیسے کر سکیں گے۔ تیری مدد درکار ہے۔

مطلب اشعار2: ہم اس زندگی کی شراب کے نشہ میں کس قدر بدمست ہیں۔ دن ڈھلنے لگا' زندگی ختم ہونے والی ہے' جوانی رخصت بڑھاپا آگیا مگر ہمیں ہوش نہیں آیا ہم غافل ہیں۔

مطلب اشعار3: یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنی سخاوت و جوان مردی سے ہر قصوروار کے خریدار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے مگر ہم تو وہ ناقص مال ہیں جس کو کسی بازار کا کوئی تاجر قبول نہیں کرتا خریدنے کو تیار نہیں۔

مطلب اشعار4: اے میرے آقا ﷺ آپ تو ایسے حسین پھول ہیں کہ دشمن بھی آپ کے مداح ہیں آپ کو صادق و امین کہتے ہیں اور ہم تو کانٹے کی شکل ہیں دوستوں کی آنکھ میں چبھتے ہیں ایک آنکھ نہیں بھاتے۔

مطلب اشعار5: ہم کو ثابت قدم رکھنے والی آپ کی ذات گرامی ہے ورنہ ہم جیسے لاکھوں بدذات پھسلنے والے پھسل کر قعرمذلت میں گر جائیں اس پرکشش پرفریب دنیا کے پھندے میں پھنس کر رہ جائیں۔

مطلب اشعار6: ہم اس غرور و گھمنڈ کے بت کو کس طرح توڑیں یا رسول ﷺ اپنے طاقتور بازوؤں کے طفیل ہماری مدد فرمائیں

اپنے بازوؤں کی پناہ میں لے لیں اور اس بت کو پاش پاش فرمادیں۔

مطلب اشعار 7: اے مسیح علیہ السلام کی جان بابرکات آپ کے دم قدم ذات مبارک کی خیر ہو ہم آپ کے آستانہ پاک پر یہ دل سقیم بیمار حال لے کر حاضر ہوئے ہمارے دل کو اچھا جان کو ستھرا روح کو منور فرمادیجئے۔ ہماری بیماری کا علاج کر دیجئے۔

مطلب اشعار 8: اے رحمت للعالمین آپ اپنی رحمت و کرم کی توجہ فرمائیں ہمارے گناہوں کو نہ دیکھیں آپ تو ہم کو بہت اچھی طرح جانتے کہ ہم کتنے پاپی گناہ گار سیاہ کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں ارشاد فرمایا ہے: وما ارسلنك الا رحمت للعالمین ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہم رب العالمین ہیں آپ رحمت اللعالمین ہیں۔

اپنے مہمانوں کا صدقہ ایک بوند (9) مر مٹے پیا سے اِدھر سرکار ہم
اپنے کوچہ سے نکالا تو نہ دو (10) ہیں تو حد بھر کے خدائی خوار ہم
ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا دے کریم (11) ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم
چاندنی چٹکی ہے ان کے نور کی (12) آؤ دیکھیں سیر طور و نار ہم
ہمت اے ضعف ان کے در پہ گر کے ہوں (13) بے تکلف سایۂ دیوار ہم
با عطا تم شاہ تم مختار تم (14) بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم
تم نے تو لاکھوں کی جانیں پھیر دیں (15) ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم
اپنی ستاری کا یا رب واسطہ (16) ہوں نہ رسوا برسر بازار ہم

مشکل الفاظ کے معنی:

بوند: قطرہ۔ مرمٹے: فنا ہو گئے' تباہ و برباد۔ سرکار: آقا' والی' مالک۔ کوچہ: گلی' چھوٹا راستہ۔ نکالا: شہربدر' اخراج' نکالنا۔ حد: حد سے زیادہ انتہائی۔ خوار: ذلیل' رسوا' آوارہ گرد' واہی تباہی۔ ٹکڑا: ریزہ' روٹی کا نوالہ' لقمہ۔ سخی: داتا' فیاض' دریا دل۔ حقدار: حق رکھنے والے حصہ دار۔ چٹکی: شوخ ورنگ' بہت زیادہ تیز روشنی۔ سیر: چہل قدمی' تفریح' تماشہ۔ طور: کوہ سینا' تجلی گاہ برائے حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ نار: آگ۔ ہمت: حوصلہ' جرات' ارادہ' بہادری۔ ضعف: کمزوری' ناطاقتی۔ در: دروازہ' آستانہ۔ بے تکلف: بے دھڑک' آزادانہ' بغیر تکلیف کے۔ سایہ: چھاؤں' پناہ' آڑ۔ عطا: سخاوت' بخشش۔ شاہ: سلطان' بادشاہ۔ مختار: بااختیار' مالک' آزاد۔ بےنوا: فقیر' بے سامان۔ زار: کمزور' لاغر' رسوا' خوار۔ ناچار: عاجز' مجبور۔ آزار: روگ' مرض' دکھ۔ ستاری: پردہ پوشی' عیب چھپانا۔ واسطہ: وسیلہ' خاطر' باعث۔ رسوا: بدنام' ذلیل' خوار' بے عزت۔ برسر: اوپر' کنارے پر' سرپر۔ بازار: منڈی' دوکانیں۔

مطلب اشعار 9: اے میرے آقا مولیٰ ﷺ ہم ادھر پیاسے مر رہے ہیں اپنے مہمانوں کے طفیل ایک بوند حلق تر کرنے کے لئے عنایت فرمادیں۔

مطلب اشعار 10: سرکار ہم ویسے تو بہت زیادہ انتہائی آوارہ واہی تباہی ہیں مگر آپ تو اپنی گلی سے نہ نکالیں کیونکہ آپ رحمت العالمین ہیں۔

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 11: اے کرم کرنے والے آقا ہاتھ بڑھا کر ایک نوالہ اپنے اس گدا کو بھی عنایت فرمائیں کیونکہ سخی داتا کے مال میں ہمارا بھی حصہ ہے۔

مطلب اشعار 12: ان کے نور کی نورانیت چاندنی سے زیادہ منور و نورانی ہے آؤ کوہِ طور پر آگ کا تماشہ دیکھیں۔

مطلب اشعار 13: اے کمزوری حوصلہ کر جرات دکھا ان کے آستانہ پر پہنچ کر گرتا تاکہ آزادی سے ہم ان کی دیوار کے سایہ میں پناہ لے سکیں۔

مطلب اشعار 14: اے میرے آقا آپ سخی ہیں سلطان دو جہاں سید الکونین بااختیار مالک ہیں اور ہم بے سروسامان' کمزور' عاجز' مجبور ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

مطلب اشعار 15: ہمارا مرض اتنا زیادہ کہاں ہے سرکار اپنے تو لاکھوں کو حیات جاودانی عطا فرمائی ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں: تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں۔

مطلب اشعار 16: اے الہ العالمین میں تجھ کو تیری پردہ پوشی کا واسطہ پیش کرتا ہوں کہ تو ہم کو بر سرِ بازار ذلیل و خوار بے عزت نہ کرنا یا حشر کے دن اپنے دربار میں اہل محشر کے سامنے بدنام و خوار نہ کرنا۔

اتنی عرض آخری کہہ دو کوئی (17) ناؤ ٹوٹی آ پڑے منجدھار ہم
منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا (18) دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم
میں نثار ایسا مسلماں کیجئے (19) توڑ ڈالیں نفس کا زنار ہم
کب سے پھیلائے ہیں دامن تیغ عشق (20) اب تو پائیں زخم دامن دار ہم
سنیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں (21) پھول ہو کر بن گئے کیا خار ہم
ناتوانی کا بھلا ہو بن گئے (22) نقش پائے طالبان یار ہم
دل کے ٹکڑے نذر حاضر لائے ہیں (23) اے سگان کوچہ دلدار ہم
قیمت ثور و حرا کی حرص ہے (24) چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم

مشکل الفاظ کے معنی:

عرض: گزارش' درخواست۔ ناؤ: کشتی۔ آپڑے: پھنس گئے۔ منجدھار: دریا کے درمیانی دھار' وسط دریا۔ عفو: معافی' بخشش' خطا و عصیاں۔ عصیاں: گناہ' نافرمانی' جرم۔ بے یار: بغیر ساتھی' بے حمایتی۔ نثار: صدقے' قربان۔ نفس: نفس امارہ کی شیطانی' صفت برائی کا حکم دینے والی۔ زنار: جنیو' وہ ڈوری جو ہندو گلے میں پہنتے ہیں۔ دامن: آنچل' قمیص کا لٹکا ہوا سرا۔ تیغ: تلوار' شمشیر۔ دار: رکھنے والا۔ کھٹکے: چبھنے۔ خار: کانٹا۔ ناتوانی: کمزوری' بے طاقتی۔ بن: ہو گئے۔ نقش: پاؤں کا نشان' سراغ۔ طالبان: چاہنے والا' عاشق' متلاشی۔ نذر: تحفہ' نثار۔ حاضر: سامنے' موجود' تیار۔ سگان: سگ کی جمع کتے۔ کوچہ: گلی' راستہ۔ دلدار: محبوب' دلبر۔ قیمت: نعت در کی ۔ ثور: ایک غار کا نام ہے ہجرت کے دوران جس میں قیام فرمایا قرآن نے جس کا ذکر کیا ہے: ثانی اثنین اذھما فی الغار۔ حرا: یہ بھی ایک غار کا نام ہے' قبل نبوت اس میں آپ عبادت کرتے اسی میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ حرص: خواہش' آرزو' لالچ' ہوس۔ غار: کھوہ جو پہاڑ میں ہوتی ہے' بڑا خلا۔

مطلب اشعار 17: بارگاہ رسالت تک کوئی شخص میری اس آخری گزارش کو پہنچا دے کہ میری کشتی پاش پاش ہو گئی ہے اور میں دریا کی تیز دھار میں بہہ رہا ہوں گناہوں کے سمندر میں ڈبکیاں کھا رہا ہوں مجھ کو کنارے پر پہنچا دیں۔

مطلب اشعار 18: اے نافرمانی تو نے کسی بخشش کرنے والے کا منہ کبھی دیکھا ہے دیکھ ہمارا بھی کوئی حمایتی ہے جس نے شفاعت پر کمر باندھی ہے۔

مطلب اشعار 19: حضور ﷺ میں آپ پر قربان مجھ کو سچا پکا مسلمان اپنا عاشق و فرمانبردار بنا دیں کہ ہم اس سرکش نفس امارہ کے سرکشی کی زنار (جنیو) کو توڑ پھینکیں۔

مطلب اشعار 20: ہم نے عشق کی تلوار کے سامنے کب سے دامن پھیلایا ہوا ہے اب تو ہمارے عشق کا دامن زخمی ہو جائے۔

مطلب اشعار 21: ہم اہل سنت ہو کر سب کی آنکھوں میں کھٹکنے چبھنے لگے کیا پھول ہو کر ہم کانٹا بن گئے ہیں۔

مطلب اشعار 22: اس کمزوری کا بھلا ہو کہ ہم یار کے چاہنے والے عاشق کے پاؤں کا نشان بن گئے ہیں۔

مطلب اشعار 23: اے میرے محبوب کی گلی کے کتو ہم تمہاری خدمت میں تحفہ پیش کرنے کے لئے دل کے ٹکڑے پارچہ تیار کر کے لائے ہیں۔

مطلب اشعار 24: ہم غار ثور حرا کی خوش بختی کے آرزو مند ہیں کہ کاش ہمارے دل میں بھی اتنا گہرا غار ہو جائے جس میں میرے محبوب ﷺ جلوہ افروز ہوں۔

چشم پوشی و کرم شان شما (25) کار ما بے باکی و اصرار ہم
فصل گل سبزہ صبا مستی شراب (26) چھوڑیں کس دل سے دل خمار ہم
میکدہ چھٹتا ہے للہ ساقیا (27) اب کی ساغر سے نہ ہوں ہشیار ہم
ساقی تسنیم جب تک آ نہ جائیں (28) اے سیہ مستی نہ ہوں ہشیار ہم
نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک (29) ہیں غلامان شہ ابرار ہم
لطف از خود رفتگی یا رب نصیب (30) ہوں شہید جلوۂ رفتار ہم
ان کے آگے دعوئ ہستی رضا (31) کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

مشکل الفاظ کے معنی:

چشم پوشی: دانستہ درگزر، دیکھ کر ٹال جانا، آنکھ چرانا۔ کرم: سخاوت، بخشش۔ شان: انداز، عزت، قدر و منزلت۔ شما: آپ کی۔ کارما: میرا کام۔ بے باکی: نڈر، بے خوف۔ اصرار: ضد، ہٹ دھرمی، تکرار۔ گل: پھول، گلاب کا پھول۔ سبزہ: ہریالی، ترو تازگی۔ صبا: موسم بہار کی ہوا۔ مستی: مدہوشی، شہوت کا جوش، نشہ۔ شراب: نشہ اور عرق۔ شباب: جوانی کی ابتدا، جوش جوانی۔ خمار: شراب فروخت کرنے والے کا دل۔ میکدہ: شراب خانہ۔ للہ: خدا کے لئے خدا کے واسطے۔ ساقی: پلانے والا، شراب پلانے والا۔ ساغر: جام شراب، گلاس۔ ہشیار: باہوش، باخبر، آگاہ۔ ساقی: پلانے والا۔ تسنیم: جنت کی نہر کا نام۔ سیہ مستی: نشہ میں چور، بدمست۔ ناز: لاڈ پیار۔ ملک: فرشتہ۔ غلامان: غلام کی جمع بندہ۔ ابرار: نیک، متقی، صالح، پرہیزگار۔ لطف: لذت، خوشی، مزا۔ از خود: بے خبری، بے خودی۔ نصیب: حاصل، حصہ، مقدر۔ شہید: فدا، کشتہ، قربان۔ جلوہ: نظارہ، دیدار، تجلی، چمک۔ رفتار: روش، چلنے کا انداز۔ دعویٰ: استحقاق، خواہش۔ ہستی: وجود، زندگی، قیام۔ بکے: بکواس، فضول بات، بڑ۔ ہربار: گھڑی گھڑی، ہر دفعہ، برابر، پے در پے، مدام۔

مطلب اشعار 25: آپ کی قدر و منزلت کے لائق بخشش و سخاوت سے دانستہ درگزر کرنا اور ہمارا کام ہٹ دھرم بے خوف ہو کر شفاعتی لاہل الکبائر پر بھروسہ کر کے گناہ کرنا ہے۔

مطلب اشعار 26: گلاب کا موسم ہریالی کا دور دورہ موسم بہار کی ہوا شہوت کا جوش و نشہ جوانی کی امنگ ہو تو شراب فروخت کرنے والے کے دروازے کو ہم کس دل سے چھوڑیں۔

مطلب اشعار 27: اے ساقی شراب خانہ سے ہماری جدائی ہونے والی ہے تو خدا کے واسطے اس مرتبہ ایسا جام پلا کہ تاحیات ہم کو

ہوش نہ آئے۔

میں تو مست جام الست ہوں
مجھے ہوش کیا ہے رکوع و سجود کا

مطلب اشعار 28: جنتی نہر تسنیم کی شراب پلانے والے ساقی کوثر جب تک تشریف نہ لائیں اے بدمستی ہم اس وقت تک باہوش و باخبر نہ ہوں۔

مطلب اشعار 29: فرشتے آپس میں لاڈ پیار کے ساتھ یہ گفتگو کرتے ہیں کہ متقی پرہیزگاروں کے آقا نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کے امتی غلام ہیں۔

مطلب اشعار 30: یہ بے خودی کی لذت یا رب ہم کو حاصل ہو کہ ہم ان کی روش و انداز کے نظارہ پر قربان ہو جائیں۔

مطلب اشعار 31: اے رضا ان کے سامنے اپنے وجود کا دعوی یہ فضول بات برابر کیوں کہتے ہو بلکہ اپنے آپ کو ان کی ہستی میں فنا کر کے فنافی الرسول ہو جاؤں۔ حضرت مسعودؒ (بابا فریدؒ) فرماتے ہیں:

من نیم واللہ یاراں من نیم
جان جانم عقل عقلم تن نیم

ترجمہ: میں نہیں ہوں بخدا میں نہیں ہوں، جان کی جان عقل کی عقل میرا وجود جسم نہیں ہے۔

ردیف "ن"

نعت

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں (1) عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں (2) دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں (3) عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی (4) بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج (5) جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

دو قمر' دو پنجہ خور' دو ستارے دس ہلال (6) ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معنی:

عارض: رخسار' گال' چہرہ۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ انور: بہت زیادہ نورانی۔ ایڑیاں: پنڈلی کے نیچے پاؤں کا پچھلا ابھرا ہوا حصہ۔ عرش: تخت الٰہ' خدا۔ تارے: ستارے۔ خوشترا: بہت زیادہ عمدہ اچھی۔ جابجا: ہر جگہ' ہر مقام پر۔ پرتو فگن: روشنی ڈالنے والی' سایہ ڈالنے والی۔ خورشید: سورج۔ شب: رات۔ ماہ: چاند۔ اختر: ستارہ۔ نجم: ستارے۔ گردوں: آسمان۔ محسوس: ظاہر' معلوم' آشکار۔ لاغر: دبلا' نحیف' کمزور۔ دب: گڑ گئے' دفن ہو گئے۔ زیرپا: پاؤں کے نیچے۔ گنجائش: استطاعت' جگہ۔ سمانے: وسعت' برداشت۔ جلوہ: تجلّی' چمک' نور۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ ابھر: اونچا ہو کر۔ منگتا: بھکاری' فقیر۔ تاج: بادشاہی ٹوپی کلاہ۔ خاطر: واسطے' لئے۔ منعم: تونگر' دولت مند۔ رگڑ: دو چیزوں کے ٹکرانے سے پڑنے والا نشان' گھسنا' ملنا۔ پنجہ: پاؤں کا اگلا حصہ۔ خور: سورج۔ ستارے: انجم ستارے۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ تلوے: ایڑی اور پنجہ کا درمیانی حصہ۔ پنجے: پاؤں کا اگلا حصہ انگلیوں سے پہلے۔ اطہر: پاکیزہ پاؤں۔

مطلب اشعار 1: میرے محبوب ﷺ کی ایڑیاں چاند سورج کے رخ روشن سے زیادہ منور ہیں یہ ہی نہیں بلکہ وہ خوبصورت ایڑیاں تو عرش اعظم کی آنکھوں کا تارا ہیں۔

مطلب اشعار 2: آسمان کے ہر مقام پر آپ کی ایڑیاں ضوفشانی کر رہی ہیں جیسے دن کو سورج رات کو چاند ستارے آپ کی ایڑیوں سے نور مستعار (ادھار) لے رہے ہیں۔

مطلب اشعار 3: آپ کے پائے اقدس کے مدمقابل آسمان وسیارگاں تو حقیر دکھائی دیتے ہیں تو پھر عرش اعظم پر آپ کی ایڑیوں سے کمزوری کیوں نہ ظاہر ہو آپ جوتی اتارنے کا ارادہ فرمائیں مگر ندا آئے آپ میرے محبوب ہیں کلیم نہیں جن کو جوتی اتارنے کا حکم دیا گیا تھا۔ فخلع نعلیك هذا وادالمقدس جوتی اتارو ننگے پاؤں آؤ یہ مقدس پاکیزہ مقام ہے۔ اے میرے پیارے آپ مع پاپوش تشریف لاؤ میرا عرش آپ کی نعل مبارک کو بوسہ دینے کا متمنی ہے۔

مطلب اشعار 4: آپ کے پاؤں کے نیچے دب کر برداشت کی طاقت و استطاعت کسی میں نہیں رہی اس لئے پاؤں کے تلوے کی تجلّی ابھر کر اونچی ہو کر ایڑیاں بن گئیں۔

مطلب اشعار 5: دولت مند امرا جس تاج و تخت کے لئے ایڑیاں رگڑتے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں مگر آپ ﷺ کا بھکاری فقیر اس دنیا فانی کے تاج کو ٹھوکر مار کر فقر و فاقہ اختیار کرتا ہے جیسے حضرت ابراہیم بن ادھم بلخ کی بادشاہت چھوڑ کر مکہ میں لکڑی جمع کر کے روزی حاصل کرتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ ان کا وزیر ان کو تلاش کرتا ہوا ابراہیم تک پہنچ گیا آپ ایک دریا کے کنارے لباس کو پیوند لگا رہے تھے۔ وزیر دیکھ کر رو پڑا۔ آپ نے فرمایا کیوں روتا ہے۔ اس نے کہا حضور آپ بادشاہ ہیں اور آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ ابراہیم نے اپنی سوئی دریا میں ڈال دی اور حکم فرمایا اے مچھلیو میری سوئی لاؤ تو بہت سی مچھلیوں نے سر باہر نکالے۔ ہر مچھلی کے منہ میں سونے کی سوئی تھی۔ آپ نے فرمایا میری سوئی لاؤ تو ایک مچھلی لوہے کی سوئی لے کر برآمد ہوئی۔ آپ نے وزیر کو فرمایا وہ بادشاہت اچھی تھی یا یہ بادشاہت اچھی ہے اور وزیر کے ساتھ جانے سے انکار فرما دیا۔

مطلب اشعار 6: دونوں پنجے آپ کے چاند سورج ایڑیاں دو ستارے اور انگلیوں کے ناخن پہلی رات کے دس چاند ہیں الغرض آپ ﷺ کے تلوے پنجے ناخن ایڑیاں پائے مبارک پاکیزہ و نورانی ہیں جن کو جبرائیل علیہ السلام بوسہ دیتے ہیں۔ قدم بوس ہو کر شب معراج آپ کو بیدار کرتے ہیں۔

ہائے اس پتھر سے اس سینے کی قسمت پھوڑیے	(7)	بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں
تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں	(8)	رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا	(9)	رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آ گئی	(10)	کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں
اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر	(11)	شاد ہو ہیں کشتیِ امت کو لنگر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معنی:

قسمت: بخت' نصیب' بھاگ۔ بے تکلف: بلا تامل' بے دھڑک۔ یوں: اس طرح' ایسے۔ تاج: کلغی' شاہی کلاہ۔ القدس: جبرائیل امین۔ واللہ: بخدا' خدا کی قسم۔ پاکیزہ: پاک صاف' طیب طاہر' بے عیب' خوبصورت۔ گوہر: جوہر' موتی' دُر' قیمتی پتھر۔ احد: ایک پہاڑ کا نام مدینہ منورہ کے قریب۔ زلزلہ: بھونچال' لرزہ برزمین۔ وقار: عزت' منزلت' جاہ وجلال۔ چرخ: آسمان' گردوں۔ چاندی: چاندی سفید ہوتی ہے چاند بھی سفید تھا اس کے چہرے پر سیاہ داغ پڑ گیا۔ سیاہی: کالا دھبہ۔ بدر: چودھویں رات کا پورا چاند۔ ٹکسال: سکہ بنانے کی جگہ۔ طوفان: شدت کی ہوا بارش طغیانی۔ محشر: قیامت کا دن۔ تلاطم: لہر' موج' تھپیڑے۔ شاد: خوش' بے غم۔ کشتی: ناؤ۔ امت: پیغمبر کے پیروکار تابع۔ لنگر: محافظ' مددگار' ایستادہ کھڑا کرنا' روکنا' رسی باندھ کر کشتی کو روکنا۔

مطلب اشعار 7: افسوس ہے اس دل پر جس میں مصطفےٰ ﷺ کی دشمنی ہو تو اس پر عناد سینہ کو اس پتھر سے پاش پاش کر دو کہ جس پتھر پر آپ پاؤں رکھیں اور پتھر موم کی طرح پگھل کر آپ کے قدم مبارک کا نشان بلا تامل اخذ کر لے اور آپ کے پائے اقدس کو تکلیف دینا گوارہ نہ کرے۔ بیہقی نے ابو ہریرہ ابن عساکر نے ابو امامہ سے کہ حضور ﷺ جب سخت پتھر پر چلتے تو پتھر پر آپ کے پائے اقدس کا عکس آجاتا پتھر نرم ہو جاتا۔ امام احمد بن عساکر نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا اشراف قریش نے ایک کاہنہ سے سوال کیا کہ مقام ابراہیم پر جو نقش قدم ہے ہم میں سے کس کا نقش قدم اس کے مشابہ ہے کاہنہ نے کہا ایک سفید کپڑے پر اپنے پاؤں رکھو سب نے رکھے آپ ﷺ نے بھی رکھا تو کاہنہ نے آپ کے نقش پا کو مقام ابراہیم کے نقش پا کا مشابہ کہا۔

مطلب اشعار 8: خدا کی قسم آپ کی ایڑیاں ایسے پاکیزہ بے عیب موتی ہیں کہ حضرت جبرائیل امین کے تاج کے موتی بوقت بوسہ پائے اقدس پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 9: اللہ اکبر آپ کی ایڑیاں کتنی باوقار ہیں کہ آپ کی ایک ٹھوکر سے کوہ احد کا زلزلہ (بھونچال) ختم ہو گیا۔ بخاری مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو اُحد لرزنے کانپنے لگا۔ آپ نے اُحد پر قدم مبارک مار کر فرمایا اے اُحد ٹھہر جا لرزش مت کر تجھ پر ایک اللہ کا نبی، ایک صدیق، اور دو شہید کھڑے ہیں۔ اسی وقت اُحد کا زلزلہ ختم ہو گیا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

مطلب اشعار 10: آپ جب آسمان پر تشریف لے گئے تو چاند میں ایک سیاہ دھبہ پڑ گیا آپ کی منور ایڑیوں نے چودھویں رات کے چمکتے چاند کو مات کر دیا اور وہ ایسا ہو گیا جیسے کسی سکہ نقرئی کو کھوٹا کہہ کر غیر ٹکسالی کر دیتے ہیں جس کا چلن متروک ہو جاتا ہے۔

مطلب اشعار 11: اے رضا قیامت کے طوفانی شدید تھپیڑوں کا خوف مت کر بلکہ خوش ہو جا کہ امت کی ناؤ کے تحفظ اور لنگر انداز ہونے کے لئے شافع محشر غم خوار بیکس محبوب رب اکبر ﷺ کی ایڑیاں کافی ہیں۔

نعت

(1) عشق مولیٰ میں ہوں خوں بار کنار دامن — یا خدا جلد کہیں آئے بہار دامن

(2) بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر — کہ نہیں تار نظر جز دوسہ تار دامن

(3) اشک برساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم — یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

(4) دل شدوں کا ہوا یہ دامن اطہر پہ ہجوم — بیدل آباد ہوا نام دیار دامن

(5) مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور — اللہ اللہ حلب جیب و تتار دامن

(6) تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشت حرماں — خلش دل کی کہوں یا غم خار دامن

(7) عکس افگن ہے ہلال لب شہ جیب نہیں — مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تار دامن

(8) اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھو کر — اے ادب گرد نظر ہو نہ غبار دامن

(9) اے رضا آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی — جلوۂ جیب گل آئے نہ بہار دامن

مشکل الفاظ کے معنی:

مولیٰ: آقا، داتا، اللہ۔ خوں: خون برسانے والا۔ کنار: حاشیہ، گوٹ، سرا۔ دامن: آنچل، قمیص کا جو حصہ لٹکتا ہے۔ بہار: پھول کھلنے کا موسم، موسم ربیع۔ اشکوں: اشک کی جمع آنسو۔ تار: باریک لکیر۔ جز: سوا، ماسوا۔ دو: دو کا عدد۔ سہ: تین۔ تار: دھاگہ۔ کوچہ: گلی۔ جاناں: محبوب پیارا۔ نسیم: ٹھنڈی، نرم، بھینی ہوا۔ بخار: جوش، غصہ، رنج، کدورت۔ شدوں: دل دینے والے، دل دیئے ہوئے۔ اطہر: پاکیزہ، بہت زیادہ پاک۔ ہجوم: مجمع، بھیڑ، جمگھٹا۔ بیدل: عشاق، کی بستی، بے دل والوں کی آبادی۔ دیار: دار کی جمع گھر۔ مشک: کستوری۔ سا: گھسنے، رگڑنے والی خوشبو پھیلانے والی۔ زلف: کاکل۔ نور: روشنی، چمک۔ فشاں: جھاڑنے والا، پھیلانے والا۔ روئے: چہرہ، منہ۔ حلب: شیریں جیب: زبان۔ تتار: لمبے دامن والے کرتے وجبے۔ گل: پھول۔ ستم: ظلم، تکلیف، جور وجفا۔ دیدہ: دیکھا ہوا۔ دشت: جنگل بیابان صحرا۔ حرماں: ناامیدی، محرومی۔ خلش: چبھن، کھٹک۔ خار: کانٹا۔ عکس: سایہ، پرتو۔ افگن: ڈالنے والی۔ ہلال: پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ کا چاند۔ لب: ہونٹ۔ جیب: گریبان۔ مہر: سورج۔ عارض: رخسار، گال۔ شعاعیں: کرنیں، چمک، روشنی کا عکس۔ تار: دھاگہ۔ شیدائی: عاشق، آشفتہ، فریفتہ۔ ادب: لحاظ حفظ مراتب۔ گرد: ادھر ادھر، چاروں طرف، آس پاس۔ غبار: دھول، خاک۔ جیب: گریبان، سینہ۔

مطلب اشعار 1: دامن کے کنارے آقا کے عشق میں خون برسا رہے ہیں اے الہ العالمین دامن کو موسم بہار کا لطف جلد عنایت فرما

دے۔

مطلب اشعار 2: آنکھیں پانی بن کر آنسوؤں کی طرح دامن پر بہ رہی ہیں کہ دامن پر ان آنسوؤں کی دو تین لکیروں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

مطلب اشعار 3: میرے آنسو پانی کی مثل برسیں گے تب کہیں محبوب کی گلی سے بادِ نسیم چلے گی تو اے رب العالمین اس وقت دامن کا جوش اور غضب بہت جلد ٹھنڈا ہو گا۔

مطلب اشعار 4: آپ کے دامن کے قرب و جوار کا نام بیدل آباد (عشاق کی بستی) ہونا چاہئے کیوں کہ آپ کے پاک دامن پر جان دل قربان کرنے والے عشاق کا جمگھٹا بھیڑ بھاڑ لگی رہتی ہے۔

مطلب اشعار 5: آپ کے گیسو مشک کی خوشبو پھیلانے والی اور چہرہ مبارک نور افشانی کرنے والا ہے۔ سبحان اللہ آپ کی زبان پاک شیریں اور لمبے دامن والے کرتے و جبے ہیں۔

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 6: اے پھول ہم نے ناامیدی کے جنگل میں تیرے ظلم دیکھے ہیں۔ اب بتا درد دل بیان کروں یا دامن کے کانٹوں کا غم کہوں۔

مطلب اشعار 7: آپ کے ہلالی ہونٹ سیاہ کر رہے ہیں گریبان نہیں یہ دامن کے دھاگہ عام دھاگہ نہیں ہیں بلکہ سورج کے رخسار کی شعاعیں و کرنوں کی مثل منور ہیں۔

مطلب اشعار 8: آنسو عاشق غم گسار کی آنکھیں دھو کر کہتے ہیں ادب ملحوظ خاطر رکھو دامن کے گرد و غبار پر نظر مت رکھو۔

مطلب اشعار 9: اے رضا افسوس ہے اس بلبل کی نظر پر کہ جس کو پھول کے گریبان کا جلوہ اور موسم بہار کا دامن نظر نہیں آتا۔

نعت

رشک قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں	(1)	ذرہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں
در نجف ہوں گوہر پاک خوشاب ہوں	(2)	یعنی تراب رہ گزر بو تراب ہوں
گر آنکھ ہوں تو ابر کی چشم پُرآب ہوں	(3)	دل ہوں تو برق کا دل پر اضطراب ہوں
خونیں جگر ہوں طائر بے آشیاں شہا	(4)	رنگ پریدۂ رخ گل کا جواب ہوں
بے اصل و بے ثبات ہوں بحر کرم مدد	(5)	پروردۂ کنار سراب و حباب ہوں
عبرت فزا ہے شرم گناہ سے مرا سکوت	(6)	گویا لب خموش لحد کا جواب ہوں

مشکل الفاظ کے معنی:

رشک: برابر ہونے کی آرزو' رقیب۔ قمر: چاند۔ رخ: چہرہ' گال۔ آفتاب: سورج۔ ذرہ: جزو' ٹکڑا' اس کو ذرا بھی کہتے ہیں۔ گردوں: آسمان۔ در نجف: سفید چمکدار پتھر حضرت علی کی طرف منسوب' نجف کا موتی۔ گوہر: موتی' قیمتی پتھر۔ خوشاب: کسی پھل کو چینی کے قوام میں پکا کر محفوظ کرنا۔ تراب: مٹی۔ رہ: راستہ۔ گزر: چلنے کا۔ بوتراب: حضرت علی کی کنیت ہے۔ ابر: بادل۔ چشم: آنکھ۔ پُرآب: پانی سے بھرا ہوا۔ برق: بجلی' تیز رفتار۔ اضطراب: بہت زیادہ بے قرار۔ خونیں جگر: میرا جگر خون آلود ہے' رنجیدہ غمگین ہے۔ طائر: پرندہ۔ بے آشیاں: جس کا گھونسلہ نہ ہو۔

پریدہ: اڑا ہوا۔ رخ: چہرہ' منہ۔ گل: گلاب' پھول۔ بے اصل: بے بنیاد بے ٹھکانہ۔ بے ثبات: ناپائیدار' فانی۔ بحر: سمندر۔ کرم: سخاوت' بخشش۔ مدد: امداد' اعانت۔ پروردہ: پالا ہوا۔ کنار: بغل' گود۔ سراب: چمکیلا ریت جو دور سے پانی نظر آتا ہے۔ حباب: پانی کا بلبلہ۔ عبرت: دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ فزا: بڑھنے والا۔ شرم: گناہ کی وجہ سے حیاو لاج رکھنا۔ سکوت: خاموشی۔ گویا: جیسے کہ' ہو بہو' مثل۔ لب: ہونٹ۔ خموش: چپ' خاموشی۔ لحد: قبر' مزار۔

مطلب اشعار 1: میں چاند کا رقیب اور سورج کے رخ روشن کا ہم رنگ ہوں اس لئے میں سید الکونین سلطان زمین و آسمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ عالی کا ایک ادنیٰ ذرہ درخشاں ہوں۔

مطلب اشعار 2: میں نجف کا بیش قیمت سفید پتھر ہوں پاکیزہ موتی ہوں یا وہ مغز ہوں جس کو قوام میں پکا کر محفوظ کر لیا ہو یعنی میں حضرت علیؓ جن کی کنیت ابو تراب ہے' کے راستہ کی مٹی ہوں جس پر آپ نے قدم مبارک رکھے ہیں۔

مطلب اشعار 3: اگر میں اپنے آپ کو آنکھ کہوں تو بادل کی آنکھ کے مثل پانی (آنسوں) سے بھری ہوئی ہے اگر میں دل کہوں تو بجلی کے دل کی مثل بلکہ اس سے زیادہ بے چین و بے قرار ہوں۔

مطلب اشعار 4: اے شہنشاہ دو جہاں ﷺ میں اس پرندہ کے خوں آلود جگر کی مثل ہوں جس کا کوئی گھونسلہ ٹھکانہ آشیانہ نہیں ہے۔ پژمردہ رنگ اڑے ہوئے گلاب کی پتی کے چہرکا جواب ہوں یعنی یاس و حسرت سے کملا گیا ہوں مدد کا خواستگار ہوں۔

مطلب اشعار 5: میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے کمزور فانی ہوں اے سخاوت کے سمندر میری مدد فرما میں چمکدار ریت کا پانی سمجھ کر اور بلبلہ کی آس پر زندگی گزار رہا ہوں یعنی اپنی غیر مقبول نیکیوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہوں جو قیامت کے دن سراب حباب ثابت ہوں گی صرف اے آقائے دو جہاں آپ کی شفاعت سے بیڑا پار ہو گا۔

مطلب اشعار 6: اپنے گناہوں پر شرمندگی سے خاموش ہوں لوگ مجھے دیکھ کر عبرت پکڑتے ہیں نصیحت حاصل کرتے ہیں قبر کی خاموشی کے مثل میرے ہونٹ چپ ہیں۔ میں اپنی صفائی میں کوئی بات نہیں کر سکتا کس منہ سے بات کروں۔

کیوں نالہ سوز لے کروں کیوں خون دل پیوں	(7)	سیخ کباب ہوں نہ میں جام شراب ہوں
دل بستہ بے قرار جگر چاک اشکبار	(8)	غنچہ ہوں گل ہوں برق تپاں ہوں سحاب ہوں
دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر	(9)	دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں
مولا دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام	(10)	اشک مژہ رسیدۂ چشم کباب ہوں
مٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں	(11)	دردا میں آپ اپنی نظروں کا حجاب ہوں
صدقے ہوں اس پہ نار سے دے گا جو مخلصی	(12)	بلبل نہیں کہ آتش گل پر کباب ہوں

مشکل الفاظ کے معنی:

نالہ: آہ بکا' وادیلا۔ سوز: جلن' تپش' رنج و غم۔ لے: سر' آواز' تمنا' آرزو۔ سیخ: لوہے کی سلاخ جس پر کباب بھونتے ہیں۔ جام شراب: شراب پینے کا برتن گلاس۔ بستہ: مجبور دل۔ بیقرار: بے چین۔ چاک: کٹا پھٹا۔ اشکبار: آنسوں کی بارش۔ غنچہ: کلی' شگوفہ۔ گل: پھول۔ برق: بجلی: تپاں: تڑپتا ہوا' بے قرار۔ سحاب: بادل' گھٹا۔ دعویٰ: خواہش مطالبہ۔ شفاعت: سفارش۔ بیشتر: بہت زیادہ۔ دفتر: رجسٹر۔ عاصیوں: گناہ گاروں۔ انتخاب: چنا ہوا' چھٹنا ہوا۔ مولا: آقا۔ دہائی: فریاد' پناہ۔ اشک: آنسو۔ مژہ: پلک۔ رسیدہ: پہنچے ہوئے۔ چشم: آنکھ۔ کباب: گوشت کے قیمہ کو سیخ پر لگا کر بھونتے ہیں۔ خودی: اپنی ذات کی فنا' خودغرضی' تکبر۔ جلوہ: نظارہ۔ دردا: افسوس۔ حجاب: پردہ۔ صدقے: قربان۔ نار: آگ' جہنم۔ مخلصی: آزادی' نجات۔ آتش: آگ۔ گل: پھول۔

مطلب اشعار 7: میں آہ بکا اور رنج و غم کا اظہار کیوں کروں اور کس لئے خون دل پیوں نہ تو میں سیخ کباب کی طرح ہوں اور نہ میں شراب کے جام کی مثل ہوں۔ شراب پی کر آدمی اول فول بکتا ہے اور کباب آگ پر آنسو ٹپکاتا ہے میں وصل کی شراب پی کر خاموش رہتا ہوں اور مصائب و الام پر صبر کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 8: میرا دل مجبور و بے قرار ہے اور جگر صدموں سے پاش پاش ہے آنکھ پر نم ہے میں کلی کی مثل ہوں یا پھول ہوں کانٹوں میں پھنسا ہوا اور بجلی کی طرح تڑپ رہا ہوں اور بادل کی مثل اِدھر اُدھر بھٹک رہا ہوں۔

مطلب اشعار 9: یا شفیع المذنبین ﷺ آپ کی شفاعت و سفارش کا بہت زیادہ خواہش مند ہوں اور حضور ﷺ گناہ گاروں کے دفتر رجسٹر میں مجھ سے بڑھ کر بڑا کوئی گناہ گار نہیں ہے میں اپنی مثال آپ ہوں۔

مطلب اشعار 10: اے میرے آقا و مولیٰ آپ سے فریاد ہے کہ آپ کی نظروں سے گر کر یہ غلام دوزخ میں جل جائے گا میری مثال ایسے ہے جیسے کباب کے آگ پر سینکتے وقت آنسو ٹپکتے ہیں اسی طرح آپ کے عشق کی گرمی سے میری پلکوں پر آنسو آگئے ہیں۔ مجھے آپ بھول نہ جائیں میں آپ کا غلام ہوں۔

مطلب اشعار 11: اگر میری انسانیت ختم ہو جائے اور میں فنافی الرسول ہو جاؤں تو حضور آپ کا جلوہ ہر جگہ ہے ہر چیز میں حقیقت محمدیہ جلوہ گر ہے مگر افسوس کہ میری موجودگی ہی میرے لئے پردہ ہے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

مطلب اشعار 12: میں ان آقا مولیٰ ﷺ پر قربان ہوں جو مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دلائیں گے میں بلبل کی طرح نہیں ہوں کہ وہ پھول کی آگ پر کباب بنی ہوتی ہے۔

اے عشق تیرے صدقہ جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
عشق وہ آگ ہے جو اپنے سوا سب کچھ جلا دیتی ہے

قالب تہی کئے ہمہ آغوش ہے ہلال (13) اے شہ سوار طیبہ میں تیری رکاب ہوں
کیا کیا ہیں تجھ سے ناز ترے قصر کو کہ میں (14) کعبہ کی جان عرش بریں کا جواب ہوں
شاہا بجھے سقر مرے اشکوں سے تا نہ میں (15) آب عبث چکیدۂ چشم کباب ہوں
میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا (16) پُرلطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب ہوں
حسرت میں خاک بوسی طیبہ کی اے رضا (17) ٹپکا جو چشم مہر سے وہ خون ناب ہوں

مشکل الفاظ کے معنی:

قالب: جسم' ڈھانچہ۔ تہی: خالی۔ ہمہ: مکمل' پوری طرح۔ آغوش: گود' گلے لگانا۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ شہ سوار: سواروں کا بادشاہ۔ رکاب: لوہے کے دو حلقے جو گھوڑے کے دونوں طرف لٹکے ہوتے ہیں' سوار ان میں پاؤں رکھتا ہے۔ کیا کیا: سب کچھ' کیسے کیسے' کس قدر۔ ناز: لاڈ پیار' عزت فخر' بھروسہ۔ قصر: محل' تخفیف۔ بریں: فلک الافلاک' بڑا آسمان۔ سقر: دوزخ۔ اشکوں: آنسوں۔ تانہ: تاکہ میں نہ ہوں۔ آب: پانی' آنسو۔ عبث: بے کار' بے فائدہ۔ چکیدہ: ٹپکا ہوا۔ چشم: آنکھ۔ کباب: سیخ پر گوشت کا قیمہ چڑھا کر بناتے ہیں۔ لطیف: مہربان' لذت'

خوشی۔ حسرت: افسوس، آرزو، شوق۔ خاک بوسی: زمین چومنا۔ چشم: آنکھ۔ مہر: سورج۔ خون ناب: خالص، اصلی۔

مطلب اشعار 13: پہلی رات کا چاند اپنے پیٹ کو خالی کئے ہوئے اور گود پھیلائے ہوئے عرض گزار رہے کہ اے طیبہ والے مدنی آقا سواروں کے بادشاہ میں حضور کی رکاب بننے کے لئے حاضر ہوں آپ میرے پیٹ کے حلقہ میں پاؤں رکھ کر سوار ہو جائیں۔

مطلب اشعار 14: اے آقا نامدار صاحب لولاک آپ کے دم قدم سے حضور آپ کے دولت خانہ کو کس قدر عزت و وقار حاصل ہے کہ آپ کا دولت خانہ کعبہ کی جان اور عرش اعظم کا ہم رتبہ ہے بلکہ جس جگہ آپ کا جسد پاک آرام فرما ہے وہ جگہ عرش اعظم سے افضل ہے۔

مطلب اشعار 15: اے مالک کون و مکاں ﷺ جہنم کی آگ میرے آنسو سے بجھ جائے تاکہ میرے آنسو کباب کی آنکھ کے آنسوں کی طرح جو آگ پر گر کر جل جاتے اور ضائع ہو جاتے ہیں جل کر برباد نہیں بلکہ جہنم کو سرد کر دیں اس کو مجھ سے نکالو میں سرد ہو جاؤں گی۔

مطلب اشعار 16: میں تو اپنے آپ کو ان کا بند و غلام کہتا ہی ہوں مگر صحیح خوشی ولذت اس وقت حاصل ہو گی جب حضور ﷺ مجھے اپنا بندہ و غلام کہہ دیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبدالمصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 17: اے رضا مدینہ کی خاک کو بوسہ دینے کی آرزو میں سورج کی آنکھ سے جو خالص خون ٹپکا تھا میں وہی خون خالص کا ایک قطرہ نایاب ہوں۔

نعت

(1) پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں — کیف کے پَر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
(2) قصردنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں — روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
(3) میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں — صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں
(4) ہائے رے ذوق بیخودی دل جو سنبھلنے سا لگا — چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یون
(5) دل کو دے نور و داغ عشق پھر میں فدا دو نیم کر — مانا ہے سن کے شق ماہ آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں
(6) دل کو ہے فکر کس طرح مُردے جلاتے ہیں حضور — اے میں فدا لگا کر اک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں
(7) باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل — کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں
(8) جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے — لا اُسے پیش جلوۂ زمزمہ رضا کہ یوں

مشکل الفاظ کے معنی:

یوں: اس طرح، اس طرز سے، اس ڈھنگ سے۔ کیف: مستی، سرور، نشہ۔ قصردنیٰ: قربت نزدیکی کا محل مقام۔ راز: بھید، اسرار۔ روح: جبرئیل

امین۔ جلوہ اصل: نور' چمک' تجلی۔ کمین: پوشیدہ ہونا' غائب ہونا۔ نور مہر: سورج کی روشنی۔ ذوق: لذت' مزہ۔ بیخودی: بے ہوشی۔ چپ بدمست' سرشار' نشہ میں چور۔ مہک: بھینی بھینی خوشبو' بوباس۔ صبا: موسم بہار میں پورب سے چلنے والی ہوا۔ داغ: زخم یا جلنے کا نشان' نشان۔ فدا: قربان۔ نیم: دو حصے' دو ٹکڑے۔ شق ماہ: چاند کے دو حصے۔ جلاتے: زندہ کرنا۔ فدا: قربان۔ شکر وصل: ملاقات پر اللہ کا شکر۔ ہجر: جدائی' فراق۔ خیر: ہاں' اچھا۔ پاس: شعر کا حسن' شریعت کی حفاظت۔ جلوہ: نظارہ' چمک۔ زمزمہ: نغمہ' سُر' راگ' ترانہ۔

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ عرش اعظم پر کس طریقہ اور کس طرح سے تشریف لے گئے یہ کیوں معلوم کرتے ہو۔ یہ کون بتا سکتا ہے وہاں تو کیف و مستی کے پر بھی جلتے ہیں تو آپ کے تشریف لے جانے کی کیفیت کو کون بیان کر سکتا ہے۔ اس کیفیت کو جانے والا جانے یا لے جانے والا جانے جبرائیل علیہ السلام نے بھی کہہ دیا۔

اگر یک سرے موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

اگر میں ایک بال کی نوک کے برابر اس مقام سے اوپر پرواز کروں گا تو تجلی کی چمک سے میرے پر جل جائیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ "سبحان" کے ساتھ اس واقعہ کا ذکر فرمایا کہ یہ عجیب و غریب سفر سمجھ سے ماورئی ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جان مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

مطلب اشعار 2: معراج میں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی جو قرب نزدیکی حاصل ہوتی اس راز کو حل کرنے میں عقلیں دنگ ہیں اس عقدہ کو حل نہیں کر سکتی تو آؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہی سے معلوم کریں کہ آپ ہی سنائیں مصطفےٰ ﷺ کس طرح مقام دنیٰ میں تشریف لے گئے آپ نے تو کچھ سنا ہو گا کیوں کہ آپ ہم رکاب تھے۔

مطلب اشعار 3: میں نے کہا جلوہ مصطفےٰ ﷺ نور خدا میں کس طرح فنا و گم ہو گیا تو صبح صادق کے نور نے سورج کے نور میں گم ہو کر دکھایا کہ اس طرح ایک نور دوسرے نور میں فنا ہوتا ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے نور صبح کا اجالا تھا بعد طلوع نور صبح نور آفتاب میں ضم ہو گیا' فنا ہو گیا۔

مطلب اشعار 4: افسوس بے خودی و بے ہوشی کی لذت حاصل کر کے جب دل کو کچھ ہوش سا آنے لگا تو موسم بہار کی پروا ہوا پھول کی بھینی بھینی خوشبو میں بس کر بدمست ہو کر چلنے لگی اور کہنے لگی کہ اس طرح مدہوشی کے لطیف کو دوبالا کر لو۔

مطلب اشعار 5: میں آقا آپ پر قربان میرے دل پر عشق کا داغ لگا کر منور چاند فرما کر دو ٹکڑے کر دیں۔ ہم معجزے شق القمر پر سن کر ایمان لاتے ہیں اب آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ دل کا چاند آپ کے عشق میں دو لخت اس طرح ہو گیا ہے۔

مطلب اشعار 6: آقا دل اس بات سے پریشان ہے اور ماننے کو تیار نہیں کہ آپ نے مردوں کو اور مردہ دلوں کو زندہ فرما دیا ہے۔ حضور میں آپ پر قربان میرے اس مردہ دل کو بھی اپنے قدم مبارک کی ایک ٹھوکر مار کر زندہ فرما دیں کہ دیکھ اس طرح ہم مردہ کو زندہ کرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں

مطلب اشعار 7: باغ میں بلبل پھول کے وصال پر اللہ کی شکر گزار تھی اور پھول کے ہجر میں بلبل آہ و زاری کرتی ہے کہ ہائے پھول ہائے پھول مقصد یہ ہے کہ عاشق مصطفےٰ ﷺ کو جب وصال سرکار میسر ہوتا ہے تو خدا کا شکر کرتا ہے اور اگر ہجر و پردہ ہو جائے دیدار

میسر نہ رہے تو آہ و زاری کرتا ہے درحقیقت مقصود ان کا ذکر ہے وہ حالت وصال میں ہو یا حالت ہجر و فراق میں ہو ان کا ذکر ہونا چاہئے وہ حالت بسط میں ہو یا قبض میں دونوں صورتوں میں مقبول و محبوب ہے۔

مطلب اشعار 8: جو یہ کہے کہ شعر کی فصاحت و بلاغت اور شریعت کی پابندی دونوں کیفیتیں ایک جگہ شعر میں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ تو اس کے سامنے احمد رضا کا شعر پڑھ کر سنا کہ اس طرح دنوں خوبیاں ایک شعر میں جمع ہو سکتی ہیں کہ شعر کی فصاحت و بلاغت بھی درجہ اتم موجود ہے اور شعر میں خلاف شرع کوئی بات نہیں ہے بلکہ شریعت کی حدود میں رکھ کر حسین و بلیغ شعر اس طرح کہا جاتا ہے۔

نعت

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں (1) دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں (2) سوتے ہیں ان کے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہیں غریب کو (3) روئیں جو اب نصیب کو چین کھو گنوائے کیوں

یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم (4) خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی (5) چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

جان ہے عشق مصطفٰے روز فزوں کرے خدا (6) جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار (7) چھیڑ کے گل کو نوبہار خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یونہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں (8) منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

مشکل الفاظ کے معنی:

تباہ: برباد' ویران۔ رخصت: روانگی' کوچ۔ غش: بے ہوشی۔ سائے: پناہ' چھاؤں۔ بار: بوجھ۔ نصیب: قسمت۔ گنوائے: برباد کرنا' تباہ کرنا۔ غفلت: لاپرواہی۔ عیش: آسائش' آرام۔ ستم: ظلم' ناانصافی۔ قید: بندش' گرفتار۔ حضرت: بزرگ مالدار۔ چھاؤنی: سایہ کرنے کی چیز' فوجی کیمپ۔ فزوں: زیادہ' کثیر۔ ناز: چاپلوسی' ناز برداری۔ دلفگار: زخمی دل۔ ناگوار: جو اچھا نہ لگے۔ نوبہار: موسم بہار' بسنت رت' موسم۔ دام: جال۔ منت: احسان۔ ترس: رحم ہمدردی۔ جتائے: خبردار کرنا' تاکید کرنا۔

مطلب اشعار 1: ہم دربدر گلی گلی گھوم کر سب کی ٹھوکریں کیوں کھائیں اللہ تعالٰی دل کو عقل سلیم عنایت فرمائے تو اے آقا و مولٰی ﷺ آپ کی گلی کو چھوڑ کر کسی اور گلی میں کیوں جائیں۔

مطلب اشعار 2: قافلہ کی روانگی و کوچ کا شور غوغا آپ کے عشق کی مدہوشی سے ہوش میں لا کر اٹھا سکتا ہے ہم تو ان کی پناہ و زیر سایہ سوئے ہوئے ہیں ہمیں کون بیدار کر سکتا ہے۔

مطلب اشعار 3: ہم حبیب خدا محمد مصطفٰے ﷺ پر بوجھ نہیں تھے وہ تو غریبوں کے پالنے والے بے سہاروں کا سہارا ہیں۔ ان کی گلی کو چھوڑ کر ہم نے اپنے چین و آرام کو خود تباہ و برباد کیا۔ اب اپنی بدنصیبی میں رونا ہی لکھا ہے۔

مطلب اشعار 4: اے آقا و مولٰی ﷺ آپ نے ہم گنہگاروں کو یاد رکھا ہم اس یاد کی قسم کھاتے ہیں آپ نے یاد فرمایا۔ رب حبلی امتی اے رب میری امت بخش دے اور معراج میں السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین سلام ہو ہم پر اور

اللہ کے نیک بندوں پر مگر دنیوی عیش و عشرت میں پڑ کر غافل ہو جانا ظلم ہے آپ کی جدائی کے غم کی قید ہمیں بہت بہتر ہے ہم کسی سے اپنے چھڑانے کی درخواست نہیں کرتے کیا خوب کہا ہے۔ تیرا پابند الم ہر قید سے آزاد ہے۔

مطلب اشعار 5: محب الفقرا غنی الاغنیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو دیکھ کر فقیروں نے دامن سوال دراز کر دے اور آپ کے در پر فوجیوں کی طرح کیمپ مورچہ لگا کر اس طرح بیٹھتے ہیں کہ حشر کے ہنگامہ دار و گیر کے شور سے بھی آپ کے در سے نہ اٹھیں گے۔ فرماتے ہیں:

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر لگا دیئے ہیں

مطلب اشعار 6: مصطفےٰ ﷺ کا عشق و محبت روح کے لئے طاقت ہے اللہ تعالیٰ اس عشق کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی فرمائے۔ جس کو آپ کے عشق و محبت کے درد کا مزہ و ذائقہ میسر آگیا وہ دوا و علاج کی ناز برداری کس لئے کرلے اس کو لطف ہی درد دل میں آتا ہے تو دوائی کس لئے کھائے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نے تھے کروبیاں

مطلب اشعار 7: ہم تو آپ زخمی اور غمگین دل ہیں ہم کو اس حالت میں ہنسی مذاق بالکل ناپسند ہے موسم بہار پھولوں کو چھیڑ کر ہمیں خون کے آنسو کیوں رلاتی ہے۔ ہمارے غموں میں شریک نہیں تو ہمیں دکھ بھی مت دے۔ کیا خوب کہا ہے:

نہ چھیڑ اے نکہتِ باد بہاری راہ لے اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

مطلب اشعار 8: ہم جس جال میں پھنس گئے ہیں اس سے ہم کو وہی آزاد کریں گے تو ہم آزاد ہوں گے ورنہ اسی جال میں تڑپ تڑپ کر جان دے دیں گے ہم کسی دوسرے کے ہاتھ سے آزاد ہو کر اس کے احسان مند کیوں ہوں کوئی اور ہمدردی کرکے ہم پر احسان کیوں جتائے۔

ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر	(9)	جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر دکھائے کیوں
خوش رہے گل سے عندلیب خار حرم مجھے نصیب	(10)	میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں
گرد ملال اگر دھلے دل کی کلی اگر کھلے	(11)	برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں
جان سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو	(12)	کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی	(13)	میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں
راہ نبی میں کیا کمی فرش بیاض دیدہ کی	(14)	چادر ظل ہے ملگجی زیر قدم بچھائے کیوں
سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے	(15)	جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر نہ لجائیں ہم	(16)	کوئی بجائے سوز غم ساز طرب بجائے کیوں

مشکل الفاظ کے معنی:

جلال: بزرگی، رعب داب، شان و شوکت۔ اثر: نشان، داغ۔ قمر: چاند۔ لوٹ: شیدا، عاشق۔ داغ: جگر کا زخم۔ عندلیب: بلبل۔ خار: مکہ مدینہ کے

کانٹے۔ نصیب: حصہ، قسمت۔ بلا: مصیبت، آفت۔ خار: حسد، رشک، کانٹا۔ گرد ملال: رنج و غم کی مٹی دھول۔ برق: بجلی، چمک۔ کھٹکا: خوف، ڈر، فکر۔ غنی: امیر بے پروا۔ سگ: کتے کی عادت۔ لقمۂ تر: زو غنی نوالہ۔ فرش: بچھانے کی چیز، غالیچہ۔ بیاض: سفیدی۔ دیدہ: آنکھ۔ ظل: سایہ خیال۔ ملگجی: غبار آلود، گرد آلود۔ زیرِ قدم: پاؤں کے نیچے۔ سنگ: پتھر۔ در: حضور کے دروازہ سے۔ نرا: خالص، سراسر، بالکل۔ ستم: ظلم، جور و جفاء جرم: گنہ، قصور۔ لجائیں: شرمندہ ہونا۔ سوزِ غم: رنج کا باجا۔ سازِ طرب: فرحت بخش دھن۔

مطلب اشعار 9: چاند کے دل پر حضور ﷺ کی شان و شوکت کی وجہ سے نشانی اور داغ پڑ گیا ہے اور جو آپ ﷺ کے عشق کا داغ اور زخم پر فریفتہ ہو وہ دوسروں کو اپنے جگر کے زخم کیوں دکھائے۔ اس کو ان زخموں کی ٹیسوں سے لطف اور مزا حاصل ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 10: بلبل پھول سے خوش رہے میری قسمت میں مکہ مدینہ کے کانٹے ہیں پھول کے ذکر پر میری بلا کو کیوں رشک اور حسد ہو۔ مجھے تو حرمین شریفین کے کانٹوں سے محبت ہے کیونکہ وہ میرے محبوب ﷺ کے دیار کے کانٹے ہیں۔ گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: اگر میرے دل سے رنج و غم عصیاں کی مٹی دھل جائے اور دل کی کلی کھل کر پھول ہو جائے تو پھر میری آنکھ نور خدا کی بجلی سے نہیں جلے گی بلکہ آنکھ کی روشنی تیز ہو جائے گی اور اس کے فراق میں رونے سے مجھ پر کوئی نہیں مسکرائے گا۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے اس کے نور کی ایک تجلی دیکھی تو آنکھ شب تاریک میں تین میل کی دوری پر چیونٹی کو چلتے دیکھ لیا کرتی تھی۔

مطلب اشعار 12: سفر حرمین کے روح رواں اس نصیب کو بے فکری میں مزے سے سونے کو کس نے کہا ہے اس کو اگر علی الصبح بیدار ہونے کا خوف ہوتا تو شام سے ہی سونے کی تیاری کیوں کرتا بلکہ رات بھر جاگ کر صبح کا انتظار کرتا۔

مطلب اشعار 13: اے غنی اب آپ دست عطا کو مت روکیئے کیونکہ آپ کے داد و بیش سے آپ کے اس کتے کی عادت خراب ہو گئی ہے اے میرے کریم روف و رحیم ﷺ آپ نے اس کو پہلے تر نوالے کھلا کر اس کی عادت بگاڑ دی ہے اب یہ سوکھی روٹی پر صبر نہیں کرتا۔

مطلب اشعار 14: حضور ﷺ کی راہ گزر میں اپنی آنکھوں کی سفیدی کا فرش بچھانے والے عاشقوں کی کچھ کمی نہیں ہے۔ خیالات کی چادر غبار آلود ہے اس کو آپ کے قدموں کے نیچے کیسے بچھائیں۔ کیوں کہ آپ کے قدموں کی نعلین پاک کا عرش اعظم بوسہ لے کر فخر محسوس کرتا ہے تو ہم گناہ گار کسی گنتی میں ہیں۔

مطلب اشعار 15: حضور ﷺ کے دروازے کے پتھر پر بوسہ دینے سے خدا کرے ہمارا دل کبھی نہ بھرے ہم سنگ در کو چومتے ہی رہیں اگرچہ اس بوسہ دینے پر کوئی ہمارا سر کاٹ ہی کیوں نہ لے مگر ہمارے دل کو پھر بھی صبر و قرار نہیں آئے گا۔

یہ سر سر زاہد نہیں سودائی کا سر ہے
تا عمر کئے جاؤں گا اس در ہی پہ سجدے

مطلب اشعار 16: اے رضا یہ تو سراسر ظلم ہے کہ ہم اپنے گناہوں پر شرمندہ بھی ہوں تو ہماری اس حالت پر کوئی رنج غم کی دھن باجے پر بجائے گا فرحت و خوشی کی دھن باجے پر کیوں بجائے گا۔

نعت

یاد وطن ستم کیا دشت حرم سے لائی کیوں	(1)	بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں
دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی	(2)	پوچھو تو آہ سرد نے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

چھوڑ کے اس حرم کو آپ بن میں ٹھگوں کے آبسو (3) پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹ گئی سب کمائی کیوں

باغ عرب کا سرو ناز دیکھ لیا ہے ورنہ آج (4) قمری جان غمزدہ گونج کے چہچہائی کیوں

نام مدینہ لے لیا چلنے لگی نسیم خلد (5) سوزش غم کو ہم نے بھی ایسی ہوا بتائی کیوں

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں (6) نرگس مست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

مشکل الفاظ کے معنی:

وطن: پیدا ہونے کی جگہ۔ ستم: ظلم' ناانصافی' دھوکہ۔ دشت: جنگل۔ بدنصیب: بدقسمت والا۔ بلا: مصیبت' آفت۔ ہائے: ہائے افسوس' قہر خدا۔ آہ سرد: ٹھنڈی سانس' رنج و غم کے لمبے لمبے سانس لینا۔ بن: جنگل بیابان۔ ٹھگوں: دغاباز' فریبی' عیار مکار۔ دھر: رکھ کر۔ ناز: سرو کا نیا پودا (محبوب)۔ قمری: فاختہ کی طرح ایک سفید پرندہ۔ جان غمزدہ: دکھی جان' مصیبت زدہ۔ چہچہاتی: گونج قمری کی آواز' زور سے' پرندے کی خوش آواز' خوش الحانی۔ نسیم: جنتی ہوا۔ سوزش غم: غم کی جلن' تکلیف۔ نرگس: پھول اندر سے زرد باہر سے سفید' آنکھ کی مثل۔ مست: مستی سے ناز کرنے والا' مستی سے اترانے والا۔

مطلب اشعار 1: اے میرے وطن کی یاد تو نے بہت بڑا ظلم و ناانصافی کی کہ مجھ کو حرمین شریفین کے جنگل سے یہاں وطن میں کھینچ لائی بیٹھے بٹھائے مجھ بدقسمت کے سر پر ایک مصیبت اور کیوں اٹھا کر رکھ دی۔

مطلب اشعار 2: میرے دل میں چوٹ دبی چھپی ہوئی تھی ہائے افسوس وہ دوبارہ زندہ ہو گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ تو نے عشق حضور میں ٹھنڈے سانس لے کر ٹھنڈی ہوا چلا دی۔ پرانی چوٹوں میں ٹھنڈی ہوا کے چلنے سے درد ہونے لگتا ہے۔

مطلب اشعار 3: اے رضا سرزمین حرم کو چھوڑ کر اس ہند کے جنگل میں جو ٹھگوں عیاروں مکاروں سے بھرا پڑا ہے رہ رہے ہو پھر سر پر ہاتھ مار کر کہتے ہو افسوس کرتے ہو کہ ہائے افسوس میری تمام عمر کی کمائی ہوئی دولت (نیکیاں) تباہ و برباد کیوں ہو گئیں۔

مطلب اشعار 4: عرب کے باغ کا نیا سرو محبوب رب ﷺ کی زیارت کر لی ہے ورنہ آج غمزدہ قمری کی (روح) اس طرح مست ہو کر پُرزور آواز میں خوش الحانی کے ساتھ کیوں چہچہاتی اگر زیارت سرکار دو عالم ﷺ میسر نہ ہوتی تو رضا کی روح حضور ﷺ کی نعت کے ترانے کیوں گاتی۔

مطلب اشعار 5: مدینہ کا نام نامی جب بھی لیا نسیم خلد (جنت کی ہوا) آنے لگی غموں کی جلن کو کم کرنے کے لئے ہم نے اس ہوا کی نشاندہی کیوں کر دی۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ کی نظر حیا دار کا اثر میری آنکھوں میں آگیا ہے اس لئے مستی سے ناز کرنے والی نرگس کی آنکھ مجھ سے نظر چراتی ہے میری آنکھوں میں آنکھیں نہیں ڈالتی شرما جاتی ہے۔

تو نے تو کر دیا طبیب آتش سینہ کا علاج (7) آج کے دود آہ میں بوئے کباب آئی کیوں

فکر معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا (8) لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا (9) ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا (10) چھیڑ کے پردہ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

غفلت شیخ و شاب پر ہنستے ہیں طفل شیر خوار (11) کرنے کو گدگدی عبث آنے لگی بہائی کیوں

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے (12) پیٹتی سر کو آرزو دشت حرم سے آئی کیوں

حسرت نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا (13) ایسے مریض کو رضا مرگ جواں سنائی کیوں

مشکل الفاظ کے معنی:

طبیب: حکیم' معالج۔ آتش: آگ۔ دود: دھواں۔ آہ: ہائے افسوس۔ بوئے: کباب کی خوشبو۔ معاش: عیش کی فکر۔ بد بلا: بری بلا۔ معاد: لوٹنے کی جگہ' آخرت' قیامت۔ گزا: جان کو خطرہ پہنچانے والا۔ بلا: مصیبت' آفت۔ روح: جان۔ نہ: ضرور بالضرور۔ حورجناں: جنت کی حوریں۔ ستم: ظلم' ناانصافی۔ پردہ: عربی راگ' عربی نغمہ۔ دیس: وطن۔ غفلت: بھول چوک' لاپرواہی۔ شیخ: بوڑھا' بزرگ' پیر۔ شاب: جوان' نوعمر۔ طفل: بچہ۔ خوار: دودھ پینے والا۔ عبث: بے فائدہ' بیکار۔ بہائی: ایک روح کا نام ہے جو بچوں کو سوتے میں رلاتی ہنساتی ہے۔ گیت بچہ کی پیدائش کے وقت عورتیں گاتی ہیں۔ عرض: درخواست۔ خیر: بھلائی' سلامتی۔ آرزو: توقع' امید۔ دشت حرم: حرم کا جنگل۔ حسرت: نئے افسوس' نئے ارمان۔ سانحہ: ناگوار واقعہ' صدمہ' بری خبر کا ظہور۔ مرگ جواں: جوان کی موت۔

مطلب اشعار 7: اے حکیم تو نے دل کی آگ کا تو علاج کر دیا تھا مگر آج میرے دل سے جو آہ گرم کا دھواں نکلا تو اس سے ایسی خوشبو آئی جیسے سیخ پر کباب بھونتے وقت خوشبو آتی ہے تو بتا علاج کے بعد ایسی خوشبو کیوں آئی۔ خلیفتہ الرسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب رات کو محو عبادت ہوتے تو ایسی خوشبو آتی جیسے گوشت بھونا جا رہا ہے آپ کا دل جگر عشق رسول و خدا کی آگ میں جلتا تھا۔ اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَاہُ عشق ایسی آگ جو اپنے ماسوا سب کو جلا دیتی ہے۔ عشاق جب جہنم پر سے گزریں گے تو جہنم کہے گا۔ اے اللہ ان کو جلدی گزار دے میں ان کے عشق کی آگ سے جل جاؤں گا۔

مطلب اشعار 8: زندگی گزارنے کی تفکرات میں بہت بری طرح سے پھنس گیا ہوں اب واپسی پر مرنے کے بعد جان کو بہت زیادہ خطرات ہیں تو اے روح ان لاکھوں پریشانیوں میں پھنسنے کے لئے تو بدن میں داخل ہی کیوں ہو گئی تھی۔

مطلب اشعار 9: آج میرا ذکر حضور ﷺ کی بارگاہ میں ضرور ہوا ہے۔ یہ خوشیاں مجھے دیکھ کر اسی لئے مسکرا رہی ہیں کہ میں خوش نصیب ہوں۔

مطلب اشعار 10: اے جنت کی حورو تم نے مجھ پر ظلم کیا عربی حجازی راگ نغمہ کی دھن بجائی جس کو سن کر مدینہ طیبہ نظروں کے سامنے آگیا مگر تم نے گانا میرے دیس کا کیوں گایا حجازی عربی کیوں نہیں گایا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

مطلب اشعار 11: بوڑھے اور نوجوانوں کی غلطیوں پر دودھ پینے والے بچے خود ہنس رہے ہیں تو بلاوجہ یہ بہائی بچوں کو گدگدی کر کے ہنسانے کے لئے کیوں آئی ہے۔

مطلب اشعار 12: حضور ﷺ آپ کی بارگاہ میں یہ درخواست ہے کہ میرے دل کی حالت کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اس کی خیر ہے مگر یہ امیدیں آرزوئیں اپنے سر کو پیٹ رہی ہیں کہ ہم حرم کے جنگل سے کیوں چلے آئے وہاں کی موت یہاں کی زندگی سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

مطلب اشعار 13: نئے ارمانوں کے خون ہونے کے واقعہ کو سنتے ہی دل کی حالت خراب ہو گئی اے رضا تم نے دل کے ایسے مریض کو نوجوان تمناؤں کی موت سے آگاہ کیوں کیا ایسے مریض کو موت کی خبر نہیں سنائی جاتی۔

نعت

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں (1) جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں

ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں (2) نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے (3) ٹکڑوں سے آپ کے ہیں پلے رخ کدھر کریں

سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں (4) آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے (5) آنکھوں میں آئیں سر پر رہیں دل میں گھر کریں

جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے (6) مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

منزل کڑی ہے شان تبسم کرم کرے (7) تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار (8) اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مشکل الفاظ کے معنی:

اہل صراط: پل صراط کے محافظ۔ روح امین: جبرائیل امین۔ فرش: پروں کو پل صراط پر بچھا دیں۔ فتنہ: ہڑبونگ' جھگڑا' فساد۔ حذر: پرہیز' بچاؤ۔ نازوں: لاڈپیار' چوچلا۔ رہ: راستہ سے دور رہیں۔ رخ: چہرہ۔ کمینوں: کم رتبہ' نیچ' پست۔ اطوار: ڈھنگ' انداز۔ خار: کانٹے۔ کشیدہ: کھنچے ہوئے' دور۔ جالوں: شکاری' جس میں جانور کو پھنستے ہیں۔ للہ: خدا کے لئے۔ مشکل کشائی: مدد' پریشانی دور کرنے والا۔ منزل: سفر' مسافر کے قیام کی جگہ۔ کڑی: مشکل' کٹھن' سخت۔ تبسم: مسکراہٹ۔ تڑکے: صبح' بھور' پو پھٹنا۔ کلک: قلم' کانا قلم کے لئے۔ خونخوار: خون پینے والا' جلاد۔ برق بار: بجلی کی بارش کرنے والا' آگ برسانے والا۔ اعدا: دشمن۔ خیر: سلامتی چاہیں۔ شر: فتنہ' فساد' شرارت۔

مطلب اشعار1: اے پل صراط کے محافظ فرشتو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو اطلاع کر دو کہ شفیع محشر ﷺ کی اُمت اب پل صراط سے گزرنے والی ہے تو جبرائیل علیہ السلام آن کر اپنے بازو پر پل صراط پر بچھا دیں تا کہ اُمت محمدی باآسانی پل سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائے۔

مطلب اشعار2: اے یوم محشر کے فتنہ و فساد اب تم محتاط ہو جاؤ کیونکہ حضور ﷺ کے لاڈلے پیارے امتی اب میدان محشر سے گزرنے والے ہیں تم ان کے راستہ سے ہٹ کر حشر برپا کرو تا کہ ان کو کوئی تکلیف و گزند نہ پہنچے۔

مطلب اشعار3: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ ہم برے بھلے جیسے کچھ بھی ہیں آپ کے ہیں اور آپ ہی کے ٹکڑوں سے پرورش پائی ہے اب آپ کو چھوڑ کر ہم کس طرف جا سکتے ہیں۔

تیرے در کی بھیک پر ہے میرا آج تک گزارا
کبھی مل گیا تصدق کبھی مل گیا اتارا

مطلب اشعار4: اے میرے سرکار ابد قرار ﷺ ہم کمینوں اور کمیوں کے اعمال و افعال پر گرفت نہ فرمائیں بلکہ حضور ﷺ آپ اپنے رحم و کرم سے ہم گناہ گاروں پر نظر رحمت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اے محبوب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ آپ رحمت رب ہیں آپ سے مایوسی گناہ اکبر ہے۔ ہم تو فقط تیری کریمی پر نظر رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مطلب اشعار5: حضور ﷺ کے حرم طیبہ کے کانٹے مجھ سے کھنچے کھنچے دور دور کیوں ہیں۔ میری آنکھوں میں آئیں سر پر بسیرا کریں میرے دل میں گھر بنا کر رہیں۔

مطلب اشعار 6: اے آقا حضور ﷺ نفس اور شیطان نے اپنے جالوں پھندوں میں مجھے قید کر لیا جکڑ لیا ہے۔ خدارا میری مدد فرمائیں میں اس وقت آپ کی مدد کا سخت محتاج ہوں آپ اپنے ناخنوں سے ان پھندوں اور جالوں کی گرہ کھول کر میری مشکل کشائی فرمایئے۔

مطلب اشعار 7: اے آقا ﷺ آپ کی مسکراہٹ ہمارے اوپر کرم فرمائے سفر دنیا و قیامت بہت دشوار و مشکل ترین سفر ہیں ہم تاروں کی چھاؤں اور صبح کے اجالے میں اس سفر کو بخیر و خوبی طے کر لیں اور منزل مقصود جنت میں آپ کے طفیل داخل ہو جائیں۔

مطلب اشعار 8: رضا کا قلم خونخوار خنجر کی مثل ہے بجلیاں برساتا ہوا چلتا ہے دشمنان خدا و رسول ﷺ سے کہہ دو اپنی حفاظت و بچاؤ کی فکر کریں ریشہ دوانیوں اور شرارت کرنے سے پرہیز کریں دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

نعت

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	(1)	تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں	(2)	در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کئے ہم نے	(3)	آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں	(4)	مانگتے تاج دار پھرتے ہیں
ہر چراغ مزار پر قدسی	(5)	کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
ان کے ایما سے دونوں باگوں پر	(6)	خیل لیل و نہار پھرتے ہیں
جان ہیں جان کیا نظر آئے	(7)	کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں	(8)	دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

سوئے: جانب، طرف۔ لالہ: چار پتوں کا نہایت خوبصورت پھول اس میں سیاہ داغ ہوتا ہے۔ زار: نحیف، لالہ کا کھیت۔ بہار: فصل ربیع، بسنت رت، موسم بہار۔ در: دروازہ۔ دربدر: ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر۔ خوار: ذلیل، خراب۔ عیش: آرام و آسائش، لطف و راحت۔ بے قرار: بے چین، بکل۔ گدا: فقیر، مانگنے والا۔ تاج دار: بادشاہ۔ مزار: زیارت گاہ، قبر۔ قدسی: مقدس پاک فرشتہ۔ پروانہ: پروانوں کی طرح قربان ہوتے۔ ایما: اشارہ۔ باگوں: لگام، نکیل۔ خیل: گھوڑوں کا گلہ۔ لیل: رات۔ نہار: دن۔ جان: روح۔ عدو: دشمن۔ غار: کھوہ، گڑھا، خندق۔ دشت: جنگل، بیابان۔ خار: کانٹے۔

مطلب اشعار 1: لالہ کے کھیت کی طرف اب ان کا گزر ہوا ہے اے موسم بہار اب تجھ پر بہار آنے کا وقت آگیا ہے تیرے خزاں کا زمانہ گزر گیا ہے تیرے دن پھر گئے۔

مطلب اشعار 2: اے آقا مولیٰ ﷺ آپ کے در سے جو نامراد ہو کر واپس جاتے ہیں وہ اِدھر اُدھر ہر دروازہ پر ذلیل و خوار ہوتے رہتے ہیں ان کو کوئی جائے پناہ نہیں ملتی--- اور فرماتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 3: ہائے افسوس ہم نے کل دنیاوی زندگی آرام و راحت میں گزار دی عقبیٰ کی فکر نہیں کی تو ہمارے گناہوں کی شفاعت کرنے کے لئے آج یوم محشر میں شفیع المذنبین ﷺ بچین و بیقرار کبھی میزان عمل پر کبھی پل صراط پر کبھی عرش اعظم کے سامنے رب سے ہماری معافی کی سفارش فرماتے ہوں گے۔

مطلب اشعار 4: میں حضور ﷺ کے مدینہ کی گلیوں کا بھکاری گداگر ہوں جن گلیوں میں بادشاہ بھی ان کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں دربے بہا دیئے ہیں

مطلب اشعار 5: حضور ﷺ کے مزار پاک کے ہر چراغ پر' فرشتے پر دانوں کی طرح نثار و قربان ہوتے پھرتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک مرتبہ حاضری دے گا اس کے دوبارہ آنے کا نمبر نہیں آتا۔ یہ شرف صرف جرائیل علیہ السلام کو ملا کہ وہ بار بار حاضری دیتے رہے۔ فرماتے ہیں:

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئے گا

رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ کے دست مبارک میں دن رات کے گھوڑوں کی لگامیں ہیں' وہ آپ کے اشارے پر چلتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: قافلہ مکہ میں سورج طلوع ہونے کے وقت داخل ہو گا مگر قافلہ کو تاخیر ہو گئی تو سورج بھی اس وقت تک طلوع نہیں ہونے دیا رات ہی رہی جب تک قافلہ مکہ میں داخل نہیں ہوا جیسے ہی قافلہ مکہ میں داخل ہوا سورج طلوع ہونے لگا یعنی آپ نے سورج کو طلوع نہیں ہونے دیا رات ہی رہی۔ یا جیسے سورج غروب ہونے لگا حضرت علیؓ نے عرض کیا ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو آپ نے سورج کو غروب ہونے سے روک دیا عصر کا وقت کر دیا حضرت علیؓ کو نماز عصر ادا کرا دی پھر سورج ڈوب گیا یعنی دن کو رات نہیں ہونے دیا چاند سورج آپ کے اشارے پر چلتے تھے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج

واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام

خوبی انہیں کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند

پڑ گیا سیم و زر گردوں پہ سکہ نور کا

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ تمام عالم کی جان و روح ہیں اور روح کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تو کفار دشمنی میں بلاوجہ آپ کی ہجرت کے بعد آپ کی تلاش میں غار ثور کا چکر لگا رہے ہیں مگر آپ تک نہیں پہنچے کیونکہ آپ روح کائنات ہیں تو کفار مکہ دشمناں خدا اور رسول آپ کو کیسے دیکھ سکتے تھے۔

مطلب اشعار 8: اے پھولو میں تم کو کیوں دیکھوں میری نظر میں تو دشت طیبہ کے کانٹے بس گئے ہیں جو مجھ کو تم سے زیادہ پسند ہیں۔

گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں۔

لاکھوں قدسی ہیں کار خدمت میں (9) لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں
دریاں بولتے ہیں ہرکارے (10) پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں
رکھئے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم (11) مول کے عیب دار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں (12) پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
بائیں رستے نہ جا مسافر سن (13) مال ہے راہ مار پھرتے ہیں
جاگ سنسان بن ہے رات آئی (14) گرگ بہر شکار پھرتے ہیں
نفس یہ کوئی چال ہے ظالم (15) جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا (16) تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

قدسی: پاک فرشتہ۔ کار: کاموں میں۔ گرد: چاروں طرف' طوائف۔ دریاں: باجا جو لشکر میں رات دس بجے صبح چار بجے بجتا ہے۔ کارے: پیادہ سپاہی۔ خانہ زاد: غلام بچہ' گھر کے پلے ہوئے۔ مول: حرامزادہ۔ عیب دار: خوابی رکھنے والے' برائی رکھنے والے۔ غافل: بے خبر۔ راہ مار: راستہ میں لوٹنے والے ڈاکو۔ سنسان: اجاڑ' ویران' خوفناک۔ بن: جنگل' بیابان۔ گرگ: بھیڑیا۔ بہر: واسطے' شکار کے لئے۔ خاصے: اچھے بھلے' موٹے تازے۔ بجار: سانڈ۔

مطلب اشعار 9: حضور ﷺ کی خدمت میں لاکھوں فرشتے ہمہ وقت کام کرنے کے لئے کمربستہ رہتے ہیں اور لاکھوں ہی آپ کے گنبد خضرا کا طوائف کرتے رہتے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درود کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

مطلب اشعار 10: پیادہ سپاہی دربستہ آپ کی بارگاہ کے باہر نوبت بجاتے رہتے ہیں اور سوار ہمہ وقت پہرہ دیتے رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: یا رسول ﷺ ہم کو آپ اپنے پاس اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ ہم تو آپ کے در دولت کے پروردہ ہیں' غلام زادے ہیں۔ حرام خوریبی تو مارے مارے پھرتے رہتے ہیں ہم نمک حرامی' نہیں نمک حلالی ہیں۔

مطلب اشعار 12: افسوس اے بے خبر غافل تو نے اس مقام مقدس کی قدر و منزلت نہیں سمجھی اس جگہ کا تو یہ عالم ہے کہ اگر حاضری دے کر پانچ قدسی جاتے ہیں تو چار فوراً اسی وقت حاضر ہو جاتے ہیں اور حاضری کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 13: اے مسافر میری بات سن بائیں طرف کے راستہ پر مت جانا کیوں کہ تیرے پاس عشق مصطفےٰ ﷺ کی دولت ہے اس بائیں راستہ میں بڑے بڑے ڈاکو دولت ایمان و عشق مصطفےٰ ﷺ کو لوٹنے کے لئے جبہ و دستار پہن کر ٹھگنے کو بیٹھے ہیں ان کی

لمبی تسبیح لمبی داڑھی متھے پر محراب مصلے بغل میں زبان پر قال اللہ دل میں بغض مصطفےٰ ہے۔ یہ پھنسانے کے لئے جال پھندے ریاکاری دکھاوے کے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

مطلب اشعار 14: اس دنیا میں غافل ہو کر سونے والے جاگ ہوشیار ہو جا یہ ویران اور اجاڑ جنگل ہے رات ہونے والی ہے یہاں بھیڑیے شکار کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں یعنی نفس اور شیطان تجھ کو غافل پا کر تباہ و برباد کر دیں گے تو ان کا شکار مت ہو جانا۔

مطلب اشعار 15: اے ظالم نفس تو کوئی چال چل رہا ہے تاکہ میں دھوکہ کھا جاؤں یہاں تو اچھے بھلے موٹے موٹے سانڈ دندناتے پھر رہے ہیں۔ میں مطمئن ہو کر آرام کیسے کر سکتا ہوں۔

مطلب اشعار 16: اے رضا تیرا حال احوال معلوم کرنے کی کسی کو کیا ضرورت ہے تجھ جیسے تیری طرح یہاں پر ہزار ہا کتے مارے مارے پھرتے ہیں۔

نعت

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں (1) جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں (2) جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا (3) تم نے جو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو (4) جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے (5) اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے (6) ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

مہک: بھینی بھینی خوشبو۔ غنچے: کلی شگوفہ۔ کوچے: گلی۔ بسا: معطر، خوشبودار۔ جوش: حب الٰہی کی فراوانی، غلبہ، شوق۔ رحمت: کرم، مہربانی۔ آزار: مرض، دکھ، تکلیف۔ جلا: نئی زندگی دینا۔ نثار: صدقے، قربان، تصدق۔ پھیری: گشت، چکر لگانا، فقیروں کا خاص جگہ پھر کر مانگنا۔ غنی: امیر مالدار۔ جما: بستر بچھا کر بیٹھ جانا۔ اسرا: سفر کرنا، سیر کرنا۔ بیڑے: گروہ، جماعت۔ قدسیوں: پاک فرشتے۔ پرچم: جھنڈا۔

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ کے جسم پاک کی بھینی بھینی خوشبو نے دل کی کلی کو کھلا کر پھول بنا دیا ہے حضور ﷺ جس راستے سے تشریف لے جاتے تو گلی کوچوں میں آپ کی خوشبو بس جاتی تھی۔ صحابہ آپ کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے آپ تک پہنچ جاتے تھے۔

مطلب اشعار 2: حضور ﷺ کی چشمان مبارک میں جب رحم و کرم نے جوش مارا محبت الٰہی کی فراوانی ہوئی تو جو عشق کی آگ میں جل رہے تھے اپنے دیدار سے ان کو سیراب کر دیا اور جو گناہوں کو یاد کر کے رو رہے تھے ان کی شفاعت فرما کر ان کو ہنسا دیا۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا

دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مطلب اشعار 3: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ ہمارے ان بیمار دلوں کی آپ کی مسیحائی کے سامنے بیماری کی کیا حقیقت ہے آپ نے تو چلتے پھرتے مردوں کو زندہ کر دیا ہے۔ شفاء میں قاضی عیاض نقل کرتے ہیں ایک شخص نے اپنی لڑکی کو زندہ کرنے کی درخواست کی تو

حضور ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے لڑکی کو آواز دی لڑکی نے قبر سے باہر نکل کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا تیرے باپ اور ماں مسلمان ہو گئے ہیں اگر تو ان کے پاس اس دنیا میں رہنا چاہتی ہے تو رہ قیام کر۔ اس لڑکی نے کہا مجھے دنیا پسند نہیں' میں نے رب کو ماں باپ سے زیادہ مہرباں پایا ہے--- اور بھی بہت واقعات ہیں۔

مطلب اشعار 4: ہم اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر قربان کیوں نہ ہوں ہم کتنے ہی شدید رنج و غم میں مبتلا کیوں نہ ہو جب ان کی یاد آگئی تو سب غم غلط ہو گئے فرحت و انبساط نے ڈیرے جما دیے۔

مطلب اشعار 5: ہم جیسے فقیر اب بھیک مانگنے کب اٹھنے والے ہیں ہم نے اب غنی کے دروازے پر بستر لگا کر ڈیرے ڈال دے ہیں۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پر چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ شب معراج کے دولہا جب فرشتوں کی جماعت کے پاس سے گزرے تو تمام فرشتوں نے جھنڈوں کو جھکا کر سلامی پیش اور اھلاً و سھلاً مرحبا نعم المجیئ جاءِ کا ترانہ گایا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جمائے کھڑے سلامی کے واسطے تھے

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب	(7)	کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو	(8)	مشکل میں ہیں براتی پر خار بادیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا	(9)	رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا	(10)	دریا بہا دیئے ہیں دربے بہا دیئے ہیں
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم	(11)	جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

کشتی: ناؤ' بیڑی۔ لنگر: رسا کھول دیا ہے۔ پرخار: کانٹوں سے بھرے ہوئے۔ بادیے: جنگل' بیابان۔ جہنم: دوزخ۔ سرد: ٹھنڈا' بجھ جانا۔ قطرہ: بوند' بہت ہی کم چیز۔ دریا: ندی' سمندر۔ در: موتی' مروارید' گوہر۔ بے بہا: بیش قیمت' انمول' قیمتی۔ سخن: کلام شعر' گفتگو۔ مسلم: مانا گیا' تسلیم کیا گیا۔ سمت: طرف' جانب' روش۔ سکے: حکم' دبدبہ' رعب ڈالنا۔

مطلب اشعار 7: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے اپنی زندگی کی کشتیاں آپ کے بھروسہ پر لنگر کھول کر اس دنیا کے سمندر میں چھوڑ دی ہیں اب آپ اپنی طرف ان کو چاہے آنے دیں یا ڈبو دیں یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔

مطلب اشعار 8: میدان محشر کے دولہا کو یہ پیغام پہنچا دو کہ اے پیارے آقا آپ اپنی سواری کو روک لیں کیونکہ آپ کے براتی (امتی) مشکلات میں پھنس گئے ہیں یہاں کے جنگلات بڑے خاردار ہیں۔ ان کانٹوں سے بچ کر نکلنا بہت مشکل ہے۔ آپ کی مدد درکار ہے۔

مطلب اشعار 9: اے الہ العالمین کیا جہنم کی آگ اب بھی سرد ٹھنڈی نہ ہو گی مصطفےٰ ﷺ نے راتوں کو رو رو کر آنسوؤں کے دریا بہا دیئے اپنی امت کے لئے دوزخ کے عذاب سے بچنے کی دعائیں کی ہیں۔

مطلب اشعار 10: میرے کرم فرمانے والے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے اگر کسی نے قطرہ چھوٹی سی چیز مانگی تو آپ نے

ود وسخاوت کے دریا بہادیئے اور بیش قیمت جواہرات عنایت فرمائے بلکہ جو آپ کو گرفتار کرنے آیا جس کا نام سراقہ بن مالک تھا اس کو کسریٰ کی کنگن پہنادیئے۔ آپ نے کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کیا۔ اس کی طلب سے زیادہ اس کو عطا کیا۔

نہ رفت لا بہ زبان مبارکش ہرگز

مگر در اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ

کلمہ شہادت کی سوا آپ کی زبان مبارک پر کبھی لفظ لا نہیں آیا آپ نے کبھی کسی کو دینے سے انکار نہیں کیا۔

مطلب اشعار 11: فصاحت و بلاغت نظم و نثر کے ملک کی بادشاہت اے رضا تمہارے لئے سب نے تسلیم کی ہے تم نے جس موضوع پر قلم اٹھایا تحقیق و تحویل و تجنیس کے نوادرات کو یک جا کر دیا جس کی تمثیل کتب اسلاف میں نہیں ملتی اس لئے اہل علم کے دلوں پر آپ کی فقاہت و تبحر علمی کے سکے ثبت ہو گئے۔ تمہاری تحقیق پر کسی کو مجال سخن نہیں ہر مخالف و موافق حق تسلیم کرتا ہے بلکہ سند کا درجہ دیتا ہے۔

نعت

(1) ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں — سنگ ریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

(2) بینواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست — رہ گئیں جو پا کے جود لا یزالی ہاتھ میں

(3) کیا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا — راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

(4) جویا اپنے پیاسوں کا جود شہ کوثر ہے آپ — کیا عجب اُڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

(5) ابر نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر — جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں

(6) مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں — دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(7) سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر — جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

(8) ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم — موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں

مشکل الفاظ کے معنی:

لب: ہونٹ۔ بخشی: بخشش کرنے کی صفت۔ نرالی: انوکھی' عجیب و غریب۔ سنگ: پتھر کے چھوٹے ٹکڑے' بجری۔ شیریں: میٹھا' رسیلا۔ مقالی: کلام' بات چیت۔ بینواؤں: فقیروں' بے سرو سامان والے۔ تحریر: نقش' لکھائی' لکیریں۔ دست: ہاتھ' ہتھیلی۔ جود: سخاوت' بخشش۔ لایزالی: بے زوال' ہمیشہ رہنے والی۔ یداللہ: اللہ کا ہاتھ قدرت والا۔ خط: تحریر' لکیر۔ سرو: سیدھا' محبوب کا قد۔ آسا: امید' بھروسا' سہارا۔ راز: بھید' پوشیدہ بات۔ جویا: ڈھونڈنے والا' متلاشی۔ جود: سخاوت' بخشش۔ کوثر: جنتی نہر کا نام ہے۔ عجب: تعجب اچنبا' انوکھا۔ نیساں: بادل جو نو روز سے پہلے یا بعد میں برسے سیپ میں موتی اس کے قطروں سے بنتا ہے۔ تیغ: تلوار۔ عریاں: برہنہ' ننگی' بغیر میاں کے۔ جمالی: نوری' رحمت کی تجلی۔ وجلالی: غضب کا اظہار' خوفناک۔ کونین: دونوں جہان دین و دنیا دنیا و آخرت۔ گو: اگرچہ۔ نعمتیں: مال دولت' آسائش۔ افگن: سایہ ڈالنے والا۔ پرچم: جھنڈا' علم۔ لواء الحمد: اس جھنڈے کا نام ہے جو قیامت کے روز حضور کے ہاتھ میں ہو گا۔ والی: دوست' حاکم' مالک۔ خط کف: ہتھیلی کی لکیر۔ دست: ہاتھ۔ بیضائے: سفید چمکتا ہوا' نورانی روشنی۔ کلیم: موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے' کلام کرنے والے۔ موجزن: موجیں مارنے والا۔ بے مثالی: جس کی مثال نہ ہو' لاثانی۔

مطلب اشعار 1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردے کو کہتے اللہ کے اذن سے زندہ ہو جا مُردہ زندہ ہو جاتا تھا مگر حضور ﷺ کے دست

مبارک سے مُردہ زندہ ہو جانا تھا۔ جنگ خندق کے دوران حضرت جابر نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے گھر جا کر بکری کا بچہ ذبح کیا تھوڑا سا آٹا تھا اس کی روٹی پکوائی اور لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے حضور ﷺ نے تمام خندق کھودنے والوں کو بلوا لیا حکم فرمایا کوئی آدمی ہڈی ضائع نہ کرے اور نہ توڑے آپ نے سب کو شکم سیر کر کے ہڈیوں کو جمع کیا ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا زندہ ہو جاوہ بکری کا بچہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے جابر اس کو اپنے گھر لے جاؤ۔ یہ آپ کے دست اقدس کا اعجاز تھا۔ پتھر کے چھوٹے ٹکرے میٹھی گفتگو آپ کے حکم سے ابو جہل کے ہاتھ میں کرتے ہیں۔ ایک دن ابو جہل آیا اور کہا اے محمد (ﷺ) تم اپنے آپ کو نبی کہتے ہو تو بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ ابو جہل نبی کے لئے علم غیب کا قائل تھا مگر آج کا ابو جہل نبی کے لئے علم غیب کا منکر ہے اور نبی مانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں بتاؤں کیا چیز ہے یا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ بتائے میں کون ہوں۔ ابو جہل نے کہا یہ بہت بہتر بات ہے۔ آپ نے فرمایا اے پتھرو بتاؤ میں کون ہوں تو ابو جہل کے ہاتھ میں جو پتھر تھے انہوں نے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا۔ ابو جہل نے پتھروں کو زمین پر مارا اور کہا تم بہت بڑے جادوگر ہو۔

مطلب اشعار 2: اے میرے آقا مولیٰ ﷺ کے در کے بھکاریو تم کسی اور کی طرف کیوں نظریں اٹھاتے ہو تم اپنے آقا کے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھو جو ہمیشہ رہنے والی سخاوت کے نشانات کی نشانیاں چھوڑ گئیں ہیں۔

مطلب اشعار 3: لکیروں میں کتنا خوبصورت قدرت والا اللہ کا ہاتھ تحریر کیا محبوب کے قد کی طرح سیدھی امید و بھروسے والی لکیر سے لکھا دست اقدس میں اس راز کو لکھنے کا یہ طریقہ ایجاد کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا اے محبوب جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں بیشک وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے حالانکہ صحابہ نے بیعت رضوان حضور ﷺ کے دست اقدس پر کی تھی اللہ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا دوسری جگہ فرماتا ہے اے محبوب آپ نے نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا مصطفےٰ ﷺ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے ہتھیلی کی لکیروں میں یہی راز لکھا ہے۔

مطلب اشعار 4: حوض کوثر کے مالک محمد مصطفےٰ ﷺ کی سخاوت اپنے امت کے پیاسوں کو خود تلاش کر کے سیراب کریں گے کوئی تعجب خیز انوکھی بات نہیں کہ جام کوثر اڑ اڑ کر خود بخود تشنگان امت ختمی مرتبت ﷺ کے ہاتوں میں آئے اور ان کی تشنگی پیاس کو دور کر کے کلیجہ ٹھنڈا کرے۔

مطلب اشعار 5: حضور ﷺ مومنوں کے لئے موسم بہار کی بارش ہیں جس سے مومن کے دل میں نور کے موتی پیدا ہوتے ہیں اور کفر کے لئے ننگی تلوار ہیں آپ کے ہاتھ میں جمال و جلال کی دونوں شانیں بوجہ اتم موجود ہیں۔ صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ تمام جہانوں کے مالک و مختار ہیں مگر اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ الفقر فخری طرۂ امتیاز ہے دونوں جہاں دنیا و عقبیٰ کی تمام نعمتیں حضور ﷺ کے تصرف میں ہیں مگر ہاتھ خالی ہیں۔

مطلب اشعار 7: اے خدا وندا قیامت کے دن جب ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ لواء الحمد دست اقدس میں لے کر لہرائیں تو اس کا پھریرا ہم گناہ گاروں کے سروں پر سایہ کرنے والا ہو۔ ہم اس کے سایہ میں گرمی محشر سے نجات پالیں۔

مطلب اشعار 8: اے موسیٰ علیہ السلام کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے سفید ہاتھ میرے محبوب ﷺ کے ہتھیلی کی ہر لکیر میں بے مثال نور الٰہی کا دریا موجیں مار رہا ہے تو آپ کے دست اقدس کا کیا عالم ہو گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ بغل میں رکھ کر نکالتے تو وہ چاند کی مثل چمکتا تھا۔ یہ وہی ہاتھ تھا جس سے آپ نے فرعون کے دربار میں انگارا پکڑ کر منہ میں رکھ لیا تھا تو ہاتھ جل گیا زبان میں لکنت آگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس ہاتھ کو یہ اعجاز بخشا کہ چاند کی مثل روشن ہو جاتا تھا۔

ابن عساکر فرماتے ہیں رسول ﷺ نے اُسید بن ایاس کے چہرے اور سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کو یہ کرامت ملی کہ اُسید اگر اندھیری کوٹھڑی' کمرے میں داخل ہوتے تو وہ کمرہ روشن و منور ہو جاتا تھا تو حضور ﷺ کے ہاتھ کا کیا عالم ہو گا۔ وہ ہاتھ چہرہ پر لگ جائے تو وہ چہرہ ید موسیٰ علیہ السلام کی طرح نورانی روشن چمکدار چاند ہو جاتا تھا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے' نہ سایہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

وہ گراں سنگی قدر مس وہ ارزانی جود (9) نوعیہ بدلا کئے سنگ دلالی ہاتھ میں
دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو (10) اے میں قرباں جان جان انگشت کیالی ہاتھ میں
آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود (11) وقف سنگ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں
جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا (12) ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں
کاش ہو جاؤں لب کوثر میں یوں وارفتہ ہوش (13) لے کر اس جان کرم کا ذیل عالی ہاتھ میں
آنکھ محو جلوۂ دیدار دل پر جوش وجد (14) لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں
حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا (15) لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

مشکل الفاظ کے معنی:

گراں: بھاری' بوجھل۔ سنگی: پتھریلا' پتھر کا۔ قدر: طریقہ' مقدار۔ مس: چھونا' ملنا۔ ارزانی: سستاپن' مندا' کم قیمت۔ جود: سخاوت' بخشش۔ نوعیہ: طرز ڈھنگ۔ سنگ: پتھر۔ دلالی: رہنمائی' ناز وادا۔ دستگیر: مددگار' ہاتھ پکڑنے والا۔ سبطین: دونوں نواسوں۔ انگشت: انگلی۔ کیالی: کیا پکڑی۔ لب: ہونٹ۔ وقف: رکھی ہوئی۔ در: دروازہ' چوکھٹ۔ جبیں: پیشانی' ماتھا۔ بیعت: مُرید' عہد باندھنا۔ بہار: حسن کی بہار خوبصورتی۔ قرباں: صدقہ' فدا۔ نقش: بنی ہوئی' لکھی ہوئی۔ تسخیر: قابو کرنا' تابع کرنا۔ جمالی: خوبصورت' خوش سیرت۔ لب کوثر: کوثر کے کنارے۔ وارفتہ: نڈھال' بے خبر۔ ذیل: دامن' کرتے قمیص کا لٹکا ہوا۔ عالی: بلند مرتبہ' برتر۔ محو: کھوئی ہوئی' گم ہو جانا۔ جلوہ دیدار: دیکھنے کے جلوے ہیں۔ وجد: ذوق شوق میں بے خودی۔ بخشش: عطاء' دینا۔ ساقی: پلانے والا۔ وارفتگی: بے خبری' بے خودی۔ دامان: بلند مرتبہ دامن' بلند مقام آنچل۔

مطلب اشعار 9: وہ ہاتھ میں پتھروں کے پکڑنے کی عظیم طاقت و قوت اور اسی ہاتھ میں سخاوت کی فراوانی حالات و اطوار بدلتے رہتے ہیں اس ہاتھ کی سختی اور نرمی کے حضور ﷺ نے شب ہجرت کفار کی طرف ایک مشت سنگریزے پھینکے اور چند جنگوں میں بھی آپ نے کفار کی طرف سنگریزے پھینکے جو تمام کفار کی آنکھ میں گرے اور مغلوب ہوئے جسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محبوب آپ نے نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا لیکن وہ تو اللہ نے پھینکا اور وہی ہاتھ یتیموں مسکینوں کا حامی و ناصر تھا۔

مطلب اشعار 10: دونوں جہاں کا مددگار ہاتھ پکڑنے والا حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بنا دیا۔ اے میری جان کی جان میں آپ پر قربان و فدا حضرات حسنین نے آپ کی انگلی پکڑ کر مخلوق خدا کے دستگیری کی قوت حاصل کرلی۔

مطلب اشعار 11: وہ حالت کتنی عجیب و غریب ہو گئی کہ آنکھیں بند ہوں گی اور لبوں پر درود کا ورد ہو گا اور پیشانی آپ کے دروازے کی چوکھٹ کے پتھر پر رکھی ہو گی اور اے آقا مولیٰ ﷺ آپ کے روضہ اقدس کی جالی ہاتھ میں ہو گی اور ہم اپنی شفاعت کی دعا کرتے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہے: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے

میری شفاعت واجب ہوئی۔

مطلب اشعار 12: اے آقا و مولیٰ ﷺ جس کسی نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی آپ کا مرید ہوا وہ آپ کے حسن دل آرا کی بہاروں پر قربان رہا کیونکہ آپ کے دست مبارک کی لکیریں دل پر نقش ہو جاتی ہیں اور آپ کے حسن جمال میں تابع کرنے قابو میں رکھنے کی قدرت ہے عرب کے گرم ریت پر لیٹے ہیں سینہ پر بھاری پتھر رکھا ہے۔ زبان پر احد احد جاری ہے۔

مطلب اشعار 13: خدا کرے میں کوثر کے کنارے جانوں پر کرم کرنے والے رحمت للعالمین ﷺ کا بلند و برتر مرتبہ والے دامن کا کنارا ہاتھ میں پکڑ کر میں خود رفتہ اور نڈھال ہو کر مدہوش ہو جاؤں۔

مطلب اشعار 14: آنکھ نور مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے جلوؤں کی دید میں گم، کھوئی ہوئی ہو اور دل پر بے خودی کی کیفیت اور جوش وارد ہو۔ ہونٹوں پر ساقی کوثر کی بخشش و عطاء کا شکریہ ہو اور پیالی ہاتھ میں ہو پینے کا ہوش ہی نہیں دیدار یار میں ایسا استغراق ہو کہ اپنی بھی خبر نہ ہو۔ محشر کی پیاس دیدار سے ہی بجھ گئی ہو۔

مطلب اشعار 15: اے رضا میدان محشر میں اس وارفتگی بے خودی سے کیسے کیسے عجیب و غریب لطف حاصل ہوں گے مگر میں تو اپنی سرکار کا بلند مرتبہ دامن پکڑ کر پاؤں پر لوٹ کر قدم بوسی کروں گا۔ میری معراج ان کے قدم تک پہنچنا ہے۔

تیری معراج کہ تو لا مکاں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

نعت

راہ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں	(1)	مصطفےٰ ہے مسند ارشاد پہ کچھ غم نہیں
ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو	(2)	ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں
غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں	(3)	بلبل سدرہ تک اُن کی بو سے بھی محرم نہیں
اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش	(4)	کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں
پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے	(5)	چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں
ایسا امی کس لئے منت کش استاذ ہو	(6)	کیا کفایت اس کو اِقرأ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں
اوس مہر حشر پر پڑ جائے پیاسو تو سہی	(7)	اس گل خنداں کا رونا گریہ شبنم نہیں
ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم کی بہار	(8)	وہ نہ تھے عالم نہ تھا گروہ نہ ہوں عالم نہیں
سایۂ دیوار خاک در ہو اور یا رب رضا	(9)	خواہش دیہیم قیصر شوق تخت جم نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

راہ: راستہ۔ عرفاں: پہچان، معرفت۔ نادیدہ: بغیر دیکھی ہوئی۔ رو: چہرہ۔ محرم: واقف کار۔ مسند: گدی، آرام دہ گدیلا۔ ارشاد: راہ راست دکھلانا، حکم چلانا۔ گرچہ: اگرچہ، ہر طرح۔ ناقص: ادھورا۔ کاملو: مکمل، پورے۔ ماہیت: حقیقت، اصلیت۔ یم: دریا، ندی۔ نم: تری، سیلن، نمی۔ غنچے: کلی۔ اوحیٰ: جو وحی کی۔ دنیٰ: قرب، نزدیکی۔ سدرہ: بیری کا درخت، جبرائیل کا مقام قیام۔ بو: خوشبو۔ محرم: واقف کار، باخبر۔ زم زم: کعبہ کے پاس پانی کے کنواں کا نام، رک رک۔ تھم تھم: ٹھہر ٹھہر۔ جم جم: ہمیشہ، بالضرور، حقیقت میں۔ بیش: زیادہ، عمدہ، افضل۔ کثرت: بہتات، زیادتی۔ مہر عرب: عرب کا سورج۔ چشمہ: آنکھ۔ خورشید: سورج۔ نم: تری، نمی۔ اُمی: جس نے کسی استاد سے نہ پڑھا ہو۔ منت کش: احسان مند ہونا۔ کفایت: کافی۔ اِقْرَأْ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ: تیرے بزرگ رب نے تجھے پڑھایا۔ اوس: شبنم، تریل۔ مہر حشر: میدان محشر کا سورج۔ خنداں: کھلنے والے پھول۔ گریہ: شبنم اوس کے آنسو قطرے۔ دم قدم: ذات، ہستی، وجود۔ در: دروازے کی مٹی۔ دیہیم: شاہی تاج۔ قیصر: بادشاہ روم۔ تخت جم: ایران کے بادشاہ جمشید کا تخت شاہی۔

مطلب اشعار 1: معرفت کا راستہ ہم نے نہیں دیکھا ہم ناواقف ہیں تو کوئی غم و فکر کی بات نہیں آقا و مولیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ معرفت کی راہ دکھانے کی مسند پر رونق افروز ہیں ان کی نظر کرم و توجہ سے منازل سلوک ان واحد میں طے ہو جاتی ہیں۔

مطلب اشعار 2: اے کاملو میں اگرچہ ناقص بد عمل مسلمان ہوں مگر حقیقت میں تمہاری برابر ہوں جیسے کہ نمی تری جو دریا کے پانی کو حاصل ہے دوسرے پانی بھی دریا کے پانی سے کسی حالت میں کم نہیں ہیں۔ اپنے نقائص دور کر دوں تو میں بھی کاملین میں داخل ہو جاؤں گا۔

مطلب اشعار 3: اللہ تعالیٰ کے قرب کے باغ میں جا کر حضور ﷺ پر جو خاص وحی نازل ہوئی اور اوحیٰ کے پھول کھلے سدرۃ المنتہیٰ کی بلبل حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اس خاص وحی کا علم نہیں اس وحی کے پھولوں کی خوشبوں تک نہیں سونگھی۔

مطلب اشعار 4: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاؤں کی ایڑھی کے رگڑ سے جو چشمہ جاری ہوا اس کو حضرت ہاجرہ نے پھیلنے سے زم زم یعنی تھم تھم رک رک فرما کر اس جگہ جما دیا روک دیا جو دنیا کے پانیوں میں سب سے افضل ہے سوائے اس پانی کے جو سرکار دو عالم ﷺ کے دست اقدس سے جاری ہوا مگر کوثر کے پانی کی کثرت میں زم زم کی طرح کم کم یعنی اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے

حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے جس کو حضرت آدم سے لے کر قیامت جتنے مسلمان ہیں اس سے سیراب ہوں گے مگر اس میں کچھ کمی نہیں ہو گی وہ تو کوثر ہے کوثر کے معنی ہی کثرت کے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطیناک الکوثر اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عنایت فرمایا جس میں کبھی قلت نہیں ہو گی۔

مطلب اشعار 5: عرب کے سورج نور مجسم ﷺ کے دست پاک سے پانچ دریا جاری ہوئے۔ حدیبیہ میں پانی کے کمی کی شکایت آپ کی خدمت میں کی آپ نے ایک برتن جس میں تھوڑا سا پانی تھا ہاتھ رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اس وقت پندرہ سو صحابہ تھے سب نے پیا وضو کیا مقام زوراء غزوہ ذات الرقاع مسجد قبا وغیرہ میں یہ معجزہ آپ سے ظاہر ہوا اس کے سوا متعدد مرتبہ آپ نے اپنی انگلیوں سے پانی جاری فرمایا مگر آسمان کے سورج میں تو نمی و تری کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ جیسا اُمی کسی استاد کا ممنون احسان کیوں ہو ان کو تو خود رب اکرم نے اقرا پڑھ کر عالم ماکان و مایکون کر دیا تو کیا رب کے پڑھانے کے بعد کسی اور استاد سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ہم نے آپ کو ان علوم کی تعلیم دے دی جن کو آپ نہیں جانتے تھے۔

مطلب اشعار 7: اے پیاسو میدان محشر کے سورج پر اوس پڑ جائیں گی اس کی گرمی ختم ہو جائیں گی کیونکہ اسے ہمیشہ مسکرانے والے پھول آقا و مولیٰ ﷺ کا رونا شبنم کے رونے کی مثل نہیں کہ سورج طلوع ہوا اور شبنم کے قطرے بھاپ بن کر اڑ گئے بلکہ آپ کے آنسوں سے سورج ٹھنڈا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں:

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

مطلب اشعار 8: اس اٹھارا ہزار عالم کی رونق و بہار حضور ﷺ کے وجود مسعود قدم میمنت لزوم سے ہے۔ آپ جب تک پیدا نہیں ہوئے جہاں بھی پیدا نہیں ہوا تھا اور اگر آپ نہ ہوں تو یہ جہان بھی نہیں رہے گا۔ اس کا وجود آپ کے وجود سے وابستہ ہے۔ حدیث قدسی سے لولاك لما خلقت الافلاك اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ لولاك لما اظہرت الربوبیہ اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اپنا رب والہ ہونا ظاہر نہ کرتا۔ آپ وجہ ایجاد عالم ہیں۔ فرماتے ہیں:

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہ نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

مطلب اشعار 9: یا رب العالمین احمد رضا کی یہ آرزو ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی دیوار کا سایہ میسر ہو اور آپ کے درِ دولت کی خاک نصیب ہو مجھے نا تو تاج قیصری کی خواہش ہے نہ تخت جمشید کا شوق ہے۔ میں تو اپنے کریم علیہ التسلیم کا گداگر ہوں اسی میں میری شان و شوکت ہے۔ فرماتے ہیں:

یہ سر ہوا اور وہ خاک در وہ خاک در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

نعت

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں (1) یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں (2) کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ یاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں (3) وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا یہی ہے خدا کا در نہیں اور کوئی مفر مقر (4) جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں (5) کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے (6) کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں (7) کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو (8) مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

نقص: خرابی' کھوٹ۔ خار: کانٹا۔ شمع: موم بتی۔ امانی: چین' سکون' آرزو۔ نثار: قربان' واری' تصدق۔ کلام: گفتگو' بات۔ سخن: کلام' بات۔ سخن: اعتراض' عیب نکالنے کی گنجائش ہو۔ مفر: بھاگنے کی جگہ۔ مقر: قرار' ٹھکانہ۔ اہانتیں: توہین' تذلیل۔ بندوں: علانیہ' کھلم کھلا' آزادانہ۔ جرأتیں: دلاوری۔ زوری۔ دبے لچے: کمزوری سے جھکے ہوئے۔ فصحاء: خوش گفتار۔ شرف: بزرگی' بلندی۔ قطع: کٹی ہوئی۔ نسبتیں: تعلق' واسطہ' حسب نسب۔ یاس: ناامیدی' ڈر۔ امید: آرزو' آس۔ خلد: جنت۔ نکو: بہتر خوبصورت۔ نکوئی: بھلائی' خوبی۔ ابرو: عزت' شان و شوکت۔ آرزو: تمنا' خواہش۔ سماں: برابر' نظیر' ثانی' مشابہ۔

مطلب اشعار1: حضور ﷺ کے حسن میں وہ کمال ہے کہ اس میں کسی قسم کی خرابی یا کمی کا گمان بھی نہیں ہو سکتا یہ مدینہ کا پھول حوادث عالم کے کانٹوں سے محفوظ ہے نور جمال مصطفےٰ ﷺ کی شمع تاباں میں دھواں نہیں ہے کیونکہ دھواں کثیف میلا کچیلا ہوتا ہے اس کا سایہ بھی پڑتا ہے۔ حضور ﷺ کے جسم انور کا تو سایہ بھی نہیں تھا۔ فرماتے ہیں:

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا

مطلب اشعار2: حضور ﷺ کی بارگاہ میں دونوں جہاں کی بھلائیاں اور دل و جان کا چین سکون ہے بتاؤ اس بارگاہ میں کس چیز کی کمی ہے کون سی چیز ہے جو یہاں سے نہیں ملتی ہاں یہاں کسی سائل کو نفی میں نہیں ہے جواب نہیں ملتا۔ فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

آپ نے کلمہ کے سوا "لا" نہیں فرمایا۔

مطلب اشعار3: اہل زبان قادر کلام تو بہت ہیں میں تو آپ کے کلام پر قربان ہوں کہ آپ کا کلام اس خوبی کا مالک ہے کہ اس پر اعتراض نہیں کسی کو عیب نکالنے کی مجال نہیں اور آپ کا وعظ ان اوصاف کا حاصل ہے کہ بیان کرنے والا اس کی خوبیاں بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جوامع الکلم آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔ الفاظ کم معانی کثیر جیسے اطلبو والعلم من المھد الی اللحد علم کو پنگوڑے گود سے قبر تک مرنے تک حاصل کرو۔ طلب والعلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ہر مسلمان مرد عورت پر

علم کا پڑھنا فرض ہے۔

مطلب اشعار 4: خدا کی قسم اللہ کی بارگاہ کا دروازہ دربار مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء ہے اس در سے بھاگ کر کسی اور جگہ قرار و سکون نہیں مل سکتا تمام فیصلے حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق و توثیق فرما دیتا ہے اور آپ جن کو خارج کر دیتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ بھی منظور نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختار کل بنا کر بھیجا ہے حضور کی سفارش اور وسیلہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔

مطلب اشعار 5: اعلانیہ کھلم کھلا مصطفےٰ ﷺ کی توہین کرتا ہے اور جرأت و منہ زوری سے کہتا ہے کہ میں محمدی ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ توہین سرکار دوعالم ﷺ کرنے کے بعد بھی کوئی شخص مسلمان و مومن رہے بلکہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی عظمت و محبت سے دین و ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور تنقیص و توہین سے بوجہل و بولہب کی تقلید ہوتی ہے۔

مومن ہے وہ جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

مطلب اشعار 6: بڑے بڑے فصیح و بلیغ عرب زبان دانی کے مدعی حضور ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے سامنے ایسے مرعوب ہیں جیسے کہ منہ میں زبان ہی نہیں رکھتے گونگے ہیں بلکہ جسم بے جان کی مثل ہیں آپ کے مقابل ایک لفظ بولنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ کی شرافت و علو مرتبت کا یہ عالم ہے کہ تمام واسطوں و تعلقات کی آپ تک رسائی نہیں ہے مگر یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ اپنے عشاق و مدح خوانوں و محبین کی جانوں سے زیادہ نزدیک ہیں مایوسوں سے کہہ دو ان کی رحمت تمہارے لئے کسی جگہ نہیں کیوں کہ اللہ نے فرمایا میری رحمت سے مایوس مت ہو۔ رحمت مجسم فخر عالم ختمی مرتبت ﷺ سے مایوسی کفر ہے اور جو ان کی رحمت کے امیدوار ہیں ان سے کہہ دو کہ آقا علیہ التحیتہ والثنا کا رحم و کرم ہر مقام پر ہمہ وقت ہے تم ان سے جیسی امید رکھو وہ تمہارے لئے ویسے ہی ہیں۔

مطلب اشعار 8: یہ کون کہتا ہے کہ جنت خوبصورت نہیں ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اس خوبصورتی کو عزت و شان و شوکت ان کے دم قدم سے ملی ہے مگر اے مدینہ کی تمنا و آرزو جیسے تو پسند کر لے اس کا نظیر و ثانی کوئی نہیں ہے ان سے محبت کا دعویٰ تو سب کرتے ہیں مگر خوش نصیب وہ ہے جس کو وہ کہہ دیں تو ہمارا محب ہے۔

(9) ہے انہی کے نور سے سب عیاں ہے انہی کے جلوے میں سب نہاں — بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

(10) وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب — نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

(11) وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے — وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

(12) سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر — ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(13) کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا — دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(14) ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے — نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

(15) نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا — کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کے ڈھیر کہاں نہیں

(16) کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا — میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

عیاں: ظاہر' صاف' پیدا۔ جلوے: نورانیت' نظارہ۔ نہاں: چھپا ہوا' پوشیدہ۔ تابش: چمک' گرمی۔ مہر: سورج۔ ظل: پرتو' سایہ۔ لامکاں: جس پر

جگہ کا اطلاق نہ ہو۔ مکیں: قیام کرنے والے۔ سرعرش: عرش اعظم پر۔ نشیں: بیٹھنے والے۔ تیری گزر: راستہ' آمدورفت۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہر۔ فدا: قربان۔ جی: دل و جان۔ تراقد: قامت' ڈیل ڈول۔ نادر: کمیاب' عجیب و غریب۔ دہر: زمانہ' روزگار۔ مثل: برابر' مساوی۔ مثال: مانند' نظیر۔ چماں: ناز و انداز سے چلنے والا۔ مدح: تعریف۔ اہل دول: دولت مند' امیر' بادشاہ۔ بلا: مصیبت' سختی' بپتا دکھ۔ بلا: جوتی' غضب' قہر۔ گدا: فقیر' دریوزہ گیر۔ پارۂ ناں: روٹی کا ٹکڑا۔

مطلب اشعار 9: حضور ﷺ کے نور سے ہر چیز پیدا و ظاہر ہے اور آپ کی نورانیت کے سامنے ہر چیز چھپ جاتی ہے۔ جیسے کہ سورج کی چمک سے صبح صادق پیدا ہوتی ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے بعد صادق کا نور و اجالا سورج کی نورانیت میں روپوش ہو جاتا ہے صبح کے نور میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ سورج کی روشنی کے سامنے اپنی انفرادیت باقی رکھ سکے اسی طرح مصطفےٰ ﷺ کی نورانیت کے سامنے کوئی نور اپنی انفرادیت باقی نہیں رکھ سکتا۔ فرماتے ہیں:

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

مطلب اشعار 10: حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور کا پرتو سایہ ہیں اللہ نے اپنے نور کے پرتو سے آپ کا نور پیدا کیا اور تمام عالم کو آپ کے نور سے پیدا کیا تو جو کچھ عالم میں ہے آپ کا ہے آپ کی ملک و قبضہ میں آسمان و زمین اور زمانہ سب کچھ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کا مالک و مختار بنا کر بھیجا ہے۔

مطلب اشعار 11: حضور ﷺ لامکاں میں قیام کرنے والے اور عرش اعظم پر مع نعلین رونق افروز ہوئے۔ یہ مقامات نبی امی ﷺ کی اقامت گاہ ہیں خدا کا کوئی جائے قیام اور مکان نہیں کیونکہ مکان جسم کے لئے ہوتا اور جسم کی چھے سمتیں ہوتی ہیں۔ اوپر' نیچے' دائیں' بائیں' آگے' پیچھے' اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے مبرا و پاک ہے تو اس کا کوئی مکان بھی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 12: عرش اعظم پر حضور ﷺ کی آمدورفت ہے اور دلوں کے پوشیدہ رازوں کو آپ ملاحظہ فرماتے ہیں عالم بالا و اسفل عالم ظاہر و باطن زمین و آسمان کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو آپ نہ جانتے ہوں۔ فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

مطلب اشعار 13: اے آقا مولیٰ ﷺ میں آپ کے نام نامی پر اپنی جان قربان کروں ایک جان کیا دونوں جہان قربان کر دوں دونوں جہاں قربان کر کے بھی دل کو تسلی نہیں ہوتی کیا کروں کروڑوں جہان موجود نہیں ہیں ورنہ ان کو بھی آپ کے قدموں پر نچھاور کر دیتا۔

مطلب اشعار 14: اے سرکار ابد قرار ﷺ آپ کا قد رعنا و زیبا عجیب خوبیوں کا حامل ہے اگر اس جیسا کوئی ہو تو اس کی مثال دی جائے اس بے مثل نے آپ کو بے مثال بنایا ہے چمن میں گلاب کے پودوں کی سیدھی ڈالیاں ہوں یا سرو کا سیدھا تناور درخت ہو وہ آپ کے ناز و انداز سے چلنے والے قد زیبا کی مثال نہیں ہو سکتا۔

مطلب اشعار 15: حضور ﷺ کے رنگ بو جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اور نہ تاقیام قیامت پیدا ہو گا اگر آپ کو گل کہیں تو اس سے آپ کی توصیف پوری نہیں ہوتی کیوں کہ ایک جیسے پھولوں کے ڈھیر بہت عام ہیں اس خلاق عالم نے آپ کی مثل تو کسی کو پیدا ہی نہیں کیا فرماتے ہیں:

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

جبرائیل پریشاں ہیں:

آفاق ہا گر دیدہ ام
سیر جہاں ور زیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

ترجمہ: میں زمین و آسمان کے کناروں میں گھوما ہوں، تمام جہانوں کی سیر کی ہے، بہت سے خوبصورتوں کو دیکھا ہے، لیکن آپ تو نادر کائنات ہے۔

مطلب اشعار 16: رضا بادشاہوں امیروں کی قصیدہ خوانی کرے اس مصیبت میں میری جوتی بھی نہیں پڑتی میں تو اپنے آقا مولیٰ رؤف و رحیم و کریم کا فقیر و گداگر ہوں۔ مرادیں روٹی کے ٹکڑوں پر فروخت نہیں ہو سکتا۔ کوئی نواب یا امیر اپنی تعریف میں مجھ سے قصیدہ نہیں لکھوا سکتا۔ نواب نان پارہ حضرت نوری میاں قبلہ کا مرید تھا اس نے نوری میاں رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا حضرت مولانا احمد رضا خان سے میرے متعلق کوئی رباعی لکھوا دیں۔ نوری میاں صاحب نے فرمایا: میں کہہ دوں گا۔ اعلیٰ حضرت مجلس میں محو گفتگو تھے بہت خوش نظر آرہے تھے۔ حضرت نوری میاں قبلہ نے کہا مولانا یہ اپنے مرید ہیں نان پارہ کے نواب ہیں۔ ان کی خواہش ہے ان کے متعلق کوئی قطعہ تحریر فرما دیں تو اعلیٰ حضرت نے قلم اٹھا کر برجستہ لکھ دیا۔ نواب نان پارہ نے اپنا سر پیٹ لیا میں نہ ہی لکھواتا تو بہتر تھا۔

نعت

(1) رخ دن ہے یا مہر سماء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(2) ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(3) حق یہ کہ ہیں عبد الہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(4) بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جاں فزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(5) خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(6) ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(7) کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(8) دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(9) رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(10) ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

رخ: چہرا۔ مہر: سورج۔ سماء: آسماں۔ شب: رات۔ زلف: کاکل' گیسو' لٹ۔ مشک: کستوری۔ ختایہ: وسط ایشیا میں ایک جگہ کا نام وہاں کی مشک بہت بہتر ہوتی ہے۔ ممکن: مخلوق۔ قدرت: قوت' زور۔ واجب: غیر مخلوق' لازم۔ عبدیت: بندگی' غلامی۔ حیراں: متعجب' ششدر۔ خطا: غلطی۔ عبد: بندہ۔ الہ: اللہ تعالیٰ۔ امکاں: ممکن ہونا' ہو سکنا۔ برزخ: درمیانی چیز' موت سے قیامت تک کا زمانہ۔ سر: بھید' راز۔ گل: پھول' گلاب کا پھول۔ قمری: فاختہ جیسا سفید پرندہ۔ سرو: خوبصورت درخت' شمشاد' صنوبر۔ فزا: روح کو تروتازگی دینے والا' بڑھانے والا۔ حیرت: تعجب' اچنبھا۔ جھنجلا: ناراض ہونا' چڑچڑاپن۔ خورشید: سورج۔ قمر: چاند۔ عصیاں: گناہ' خطا' جرم۔ جزا: قیامت کے دن بدلے کا دن۔ صدا: آواز۔ نازاں: ناز کرنے والا۔ زہد: پرہیز گاری۔ سپر: ڈھال۔ عطا: بخشش' سخاوت' نوال' جود۔ لہو: کھیل' کود' نیکی سے دور' بیکار۔ شب: رات۔ ترس: سزا کا خوف' ڈر' ہراس۔ سرا: گانے والا' سریلی آواز کے ساتھ گانے والا۔ واصف: تعریف کرنے والا۔

مطلب اشعار1: حضور ﷺ کا چہرہ مبارک دن کی طرح ہے یا آسمان کے سورج کی مثل منور و تاباں ہے نہیں حقیقت یہ کہ دن اور سورج کی مثال آپ کے روئے انور پر صادق نہیں آتی کیونکہ دن اور سورج نے رخ مصطفےٰ ﷺ سے روشنی و نورانیت حاصل کی ہے تو آپ کا چہرہ دن بھی نہیں وہ بھی یعنی سورج بھی نہیں دونوں سے زیادہ ضیاپاش و نورانی ہے اور آپ کی کاکل رات کی طرح سیاہ یا ختن کے مشک کی مثل سیاہ و خوشبودار ہیں رات نے تاریکی اور مشک نے خوشبو آپ کے گیسوئے پاک سے پائی ہے تو آپ کی زلف کو شب اور مشک سے تشبیہ دینا درست نہیں ہے۔

مطلب اشعار2: مخلوق میں ایسی قوت و طاقت نہیں ہوتی جیسی کہ حضور ﷺ کو حاصل تھی کہ سورج کو واپس کر دیں' چاند کو دو ٹکڑے کر دیں' انگلیوں سے چشمہ جاری کر دیں وغیرہ اور اگر ہم آپ کو غیر مخلوق لازم کہیں تو لازم بندہ و عبد نہیں ہو سکتا تو میں متعجب ہوں کیا کہوں دونوں باتیں آپ کے لئے کہنی غلط ہیں آپ عبد بھی اور قادر بھی ہیں اس قادر مطلق نے آپ کو عبد قادر بنایا اپنی قدرتوں کا اظہار آپ کی ذات والا صفات سے کیا تو آپ ممکن مجبور بھی نہیں اور واجب یعنی اللہ بھی نہیں بلکہ اللہ کی صفات کے مظہر اتم و نائب اکبر خلیفہ اعظم ﷺ ہیں۔

مطلب اشعار3: درست بات یہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے بندے اور تمام ممکن جہانوں کے بادشاہ ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ اور اسرار و رازہائے خدا ہیں مگر حقیقت میں وہ واسطہ و اسرار بھی نہیں آپ کی اصلیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے یہ سب ہماری قیاس آرائی ہیں۔ واللہ و رسولہ اعلم!

مطلب اشعار4: بلبل نے حضور ﷺ کو پھول سے تشبیہ دی اور قمری نے جان کو بڑھانے والے سرو سے لیکن عقل گم گشتہ نے حیرت و پریشانی کے عالم میں کہا آپ کو پھول اور سرو سے تشبیہ دینا دونوں غلط ہیں۔

مطلب اشعار5: سورج اپنی پوری آب تاب سے روشن تھا اور چاند بھی اپنی چاندنی کھیت کر رہا تھا مگر جس وقت رخ مصطفےٰ ﷺ سے نقاب اٹھا تو نہ سورج کی تابانی رہی اور نہ ہی چاند کی چاندنی تھی دونوں نے تجل و شرمندہ ہو کر اپنے بے مائیگی کا اقرار کر لیا۔

مطلب اشعار6: خوف تھا کہ گناہوں کی سزا اسی دنیا میں دی جائے گی یا قیامت کے دن دی جائے گی تو رحمت العالمین علیہ التحیۃ والتسلیم نے مژدہ دیا کہ گناہوں کی سزا نہ تو اس دنیا میں ہو گی اور نہ قیامت میں ہو گی یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں یہاں میری وجہ سے عذاب عام نہیں رہے گا وہاں میں شفاعت کر لوں گا۔ شفاعتی لاہل الکبائر بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے میری شفاعت ہے۔ اللہ فرمائے گا: وشفع تشفع تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

مطلب اشعار7: کسی کو اپنی پرہیزگاری' پاکدامنی پر ناز ہے اور کسی کی سچی توبہ اس کے لئے ڈھال بن گئی ہے مگر میری نظر تو اے آقا

و مولیٰ شافع روز جزا ﷺ صرف آپ کے جود و سخا پر ہے نہ میرے پاس زہد و تقویٰ ہے نہ خوبصورت و حسین تو بہ ہے۔ کیا خوب کہا ہے:

بہت ایسے ہیں جو علم و ہنر رکھتے ہیں
بہت ایسے ہیں جو مال و زر رکھتے ہیں
بہت ایسے ہیں جو بازو بر رکھتے ہیں
ہم تو فقط تیری کریمی پہ نظر رکھتے ہیں

مطلب اشعار 8: اے غافل انسان تو دن کو لہو و لعب کھیل کود کر فضول گزار دیتا ہے اور رات کو صبح تک غفلت کی نیند سوتا رہتا ہے۔ نہ تو تجھے پیارے مصطفےٰ ﷺ سے شرم آتی ہے کہ قیامت کے دن ان کو منہ کیسے دکھائے گا اپنی بخشش کے لئے ان کا سامنہ کیسے کرے گا اور نہ تجھے اللہ کا ڈر ہے کہ وہ قہار و جبار بھی ہے تجھے شرم نبی بھی نہیں خوف خدا بھی نہیں۔ اس غفلت کو چھوڑ اطاعت کے لئے کمر باندھ۔

مطلب اشعار 9: تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتا ہے اور اس کی نافرمانی بھی کرتا ہے اس کے کرم کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا اور اس کی دوزخ کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتا۔ یہ بھی نہیں کرم کا شکر بھی نہیں وہ بھی نہیں سزا کا خوف بھی نہیں۔

مطلب اشعار 10: احمد رضا یا تو بلبل کی طرح رنگین مزاج ہے یا طوطی کی طرح نغمہ گنگنانے والا ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو بلبل رنگین ہے اور نہ طوطی نغمہ سنج ہے بلکہ یہ صرف آپ کا واصف و مدح خواں ہے۔ اس کی تضمین والد صاحب مفتی محمد اجمل شاہ نے کی ہے فرماتے ہیں:

اجمل بہت گزرے ہیں سعدی جامی جیسے مقتدا
سلطان نعت اردو میں کافی اور جناب احمد رضا
ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نعت

(1) وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس و ضحیٰ کرتے ہیں — ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

(2) ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو — مصطفےٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

(3) تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے — انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

(4) اے بلا بیخردی کفار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار — کہ گواہی ہو گر اس کو درکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

(5) اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم — سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

(6) رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا — مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

(7) انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری — جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں (8) ہاں یہاں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

مشکل الفاظ کے معنی:

وصف: تعریف' خوبی۔ رخ: چہرہ۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ والشمس: سورج کی مثل' سورج کی قسم۔ والضحیٰ: دھوپ چڑھنے کی قسم' چہرے کے چمکنے کی قسم۔ مدح: تعریف۔ ثنا: خوبیاں۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ ماہ گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا چاند۔ مہر: سورج۔ رجعت: واپس ہونا۔ قدرت: زور' قوت۔ اعجاز: عاجز کرنا' خرق عادت چیز' معجزہ۔ خورشید: سورج۔ ضیاء: نور' روشنی۔ مہ پارے: چاند کے ٹکڑے۔ بلا: مصیبت' آفت۔ بیخردی: بے عقلی' بیوقوفی۔ درکار: ضرورت۔ شان عظیم: بہت بڑا مرتبہ۔ تعظیم: عزت کرنا' عظمت کرنا۔ سنگ: پتھر۔ تسلیم: سلام کرنا' حکم ماننا' کورنش۔ رفعت: بلندی۔ چرچا: ذکر' شہرت۔ فردوس: جنتی پرندے' فرشتے۔ پس از حمد: خدا کی حمد تعریف کے بعد۔ غم خواری: ہمدردی۔ تشنے سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ داد: انصاف۔ شتران: اونٹ۔ ناشاد: غمگین' جو خوش نہ ہو۔ گلہ: شکوہ' شکایت۔ عنا: دکھ' تکلیف۔

مطلب اشعار 1: ہم والشمس اور والضحیٰ کی تشریح میں حضور محبوب رب غفور ﷺ کے رخ زیبا کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یعنی سورج سے زیادہ چمکنے والے چہرے کی قسم اللہ تعالیٰ نے والشمس اور ضحی سے آپ کے رخ تابان کی قسم کھائی ہے ہم صرف انہیں کی تعریف و توصیف و خوبی بیان کرتے ہیں جن کو رب العالمین نے محمود کے نام سے یاد کیا ہے۔ یبعثك ربك مقاما محمودا تیرا رب تم کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

مطلب اشعار 2: چاند کو دو مساوی حصوں میں تقسیم ہونے کی حالت کو دیکھو جب ابوجہل اور یہودی یا حبیب یمنی نے معجزہ شق القمر طلب کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند کو دو ٹکڑے ہو گیا یا غروب ہوتے ہوئے سورج واپس آیا اور عصر کا وقت ہو گیا حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے سورج کو واپس فرما کر حضرت علی کو عصر کی نماز ادا پڑھوا دی حضور ﷺ کو اللہ تعالےٰ نے یہ قدرت عنایت کی تھی کہ آپ سے اکثر خرق عادات واقعات ظہور پذیر ہوا کرتے تھے بلکہ آپ مجسم خرق عادت معجزہ تھے۔

مطلب اشعار 3: اے پیارے آقا مولیٰ آپ آسمان رسالت کا سورج ہیں آپ کے طلوع ہونے ظاہر ہونے سے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے غروب ہو جاتے ہیں تمام انبیاء مرسلین چاند کے ٹکڑوں کی مثل ہیں جیسے چاند سورج سے روشنی و نورانیت حاصل کرتا ہے ویسے ہی انبیاء آپ سے نورانیت حاصل کرتے ہیں آپ سید المرسلین امام الانبیاء ہیں۔

مطلب اشعار 4: بے خبری لاعلمی مصیبت و آفت ہے جیسے کفار آپ کی رسالت و نبوت و معجزات کا انکار اپنی جہالت سے کرتے ہیں حالانکہ اگر آپ کو اپنی نبوت کی گواہی کی ضرورت پڑے تو بے زبان پتھر بھی آپ کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں ابوجہل ہاتھ میں پتھر کے ٹکڑے لایا اور کہا اے محمد ﷺ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے یعنی ابوجہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے مگر آج کا مسلمانی کا مدعی ملا علم غیب کا منکر ہے حالانکہ نبی کے معنی ہی غیب داں کے ہیں۔ حضور عالم ماکان و مایکون نے فرمایا اے ابوجہل میں بتاؤں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں وہ بتائیں کہ میں کیا ہوں۔ ابوجہل نے کہا یہ تو اور بہتر بات ہے اسی وقت ان سنگریزوں نے بزبان فصیح اشہد انا محمد رسول اللہ پڑھا وہ بے زبان تھے ان کو زبان مل گئی اور آپ کی رسالت نبوت کی گواہی دی۔

مطلب اشعار 5: میرے آقا مولیٰ ﷺ کی شان بہت عظیم ہے کہ جانور بھی آپ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور پہاڑ کے پتھر آپ کو سلام اور آداب کرتے درخت آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ اکثر ایسے واقعات رونما ہوتے تھے احادیث میں بے شمار مثالیں ہیں۔

مطلب اشعار 6: زمین و آسمان میں آپ ہی کے ذکر کی دھوم مچی ہے۔ اذانوں میں نمازوں میں صلوٰتوں میں انسانوں میں فرشتوں میں

جنات میں حور و غلماں میں اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے ذکر کو ورفعنالک ذکرک سے بلندی عنایت فرمائی جنتی پرندے اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد حضور ﷺ کی نعت خوانی کرتے اور صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں اے مسلمانوں تم بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجو۔

مطلب اشعار 7: آقا و مولیٰ ﷺ کی انگلیاں پتلی پتلی نازک پیاری پیاری تھیں جن سے کرم کے دریا جاری ہوتے تھے۔ حدیبیہ و دیگر کئی مقامات پر پانی کے قلت کی شکایت آپ سے کی تو آپ نے برتن میں تھوڑے پانی کے اندر دست اقدس رکھا اور آپ کی انگلیوں کے درمیاں سے چشمے جاری ہو گئے آپ نے پیاسوں کو سیراب فرما کر ان کے غم اور تشنگی کو رفع کر دیا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مطلب اشعار 8: حضور ﷺ کی بارگاہ میں چڑیاں فریاد کرتی دہائی دیتی ہیں اور اسی بارگاہ سے ہرنی انصاف چاہتی ہے اور آپ کے دروازے پر غمزدہ اونٹ اپنے رنج اور تکلیف، کی شکایت کرتے ہیں۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے لوگ ایک کنوئیں سے اونٹ کے ذریعہ پانی نکال کر کھیتوں کو سیراب کر رہے تھے۔ اونٹ نے آپ کو دیکھ کر چیخنا شروع کر دیا آپ اس جگہ کھڑے ہو گئے فرمایا اونٹ کا مالک کون ہے۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ کام کی زیادتی اور خوراک کی کمی کی شکایت کرتا ہے، تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

آستیں رحمتِ عالم اُلٹے کمر پاک پہ دامن باندھے (9) گرنے والوں کو کوچہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں
جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر (10) پھول جامے سے نکل کر باہر رخ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں
تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں (11) تیرے مولیٰ سے شہ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں
جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں (12) ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دل سنگیں کی جلا کرتے ہیں
کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری (13) ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں
ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور (14) ہر طرف سے وہ پُر ارماں پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں
لب پر آجاتا ہے جب نامِ محمدؐ منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب (15) وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں
لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں (16) ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پہ جو مٹا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہی سے آرام سونپے ہیں اپنے انہی کو سب کام (17) لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

صبا: ہوا۔ کھلکھلا: قہقہے، کھل جانا۔ رخ: خوبصورت رنگین چہرہ۔ ثنا: تعریف۔ ومکاں: دنیا جہان۔ ملک: فرشتے۔ فلک: ساتوں آسمان والے۔ ہر آں: ہر وقت۔ عرش: خدائی محل کے تخت کے بادشاہ۔ دولت: اقبال، طاقت، حکومت۔ تاباں: چمکدار، روشن۔ معدن: نور کی کان۔ داماں: تلہٹی، زمین سے ملنے والا کنارہ۔ قرباں: فدا، صدقہ۔ سنگیں: پتھر کے دل کی۔ جلا: صفائی، چمکدار۔ زیبا: خوب آراستہ کرنے والی۔ تاجوری: بادشاہی، بادشاہت۔ دم: ذات سانس۔ جلوہ گیری: جلوں کا ظہور، نمود و نمائش۔ حورو: جنت کی عورتیں۔ یاور: مددگار۔ پرارماں: بہت سی امیدیں لے کر۔ نایاب: بے مثل و بےمثال شہد۔ وجد: بے خودی۔ بیتاب: بے قرار عاشق کی روح۔ لب: ہونٹ۔ الفت: محبت کی تکالیف۔ کف پا: پاؤں

کے تلوے۔ لو لگی: امید' آرزو۔ چارہ: تدبیر' علاج۔

مطلب اشعار 9: رحمت للعالمین شافع اعظم ﷺ استین چڑھا کر کمر پر دامن کو باندھ کر پل صراط سے دوزخ میں گرنے والے امت کے گناہ گاروں کو بحفاظت جنت میں پہنچائیں گے اور رب سلم فرماتے ہوں گے۔

مطلب اشعار 10: طیبہ سے جب ہوا چمن کی طرف آتی ہے تو کلیاں قہقہ لگا کر کھل جاتی ہیں اور پھول آپے سے باہر ہو کر اس خوبصورت رخ مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء کی مدح سرائی کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: آپ دنیا جہان کے ایسے بادشاہ ہیں کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتہ ہمہ وقت آپ کے رب کی بارگاہ ہیں اے عرش کے محلوں کے سلطان آپ کی حکومت اور اقبال و سربلندی کے لئے دعا کرتے اور درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 12: اے آقا مولیٰ ﷺ آپ کے جلوں سے احد پہاڑ منور ہو گیا بلکہ اس کا دامن نور کی کان بن گیا تو اس چاند پر ہم بھی فدا ہو کر اپنے پتھر دل کو گناہوں کی کدورت سے صاف و شفاف و منور کرنا چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مطلب اشعار 13: تاجداری اے شفاعت کے تاج رکھنے آپ ہی کو زیب دیتی ہے کیونکہ آپ کی وجہ سے یہ عالم میں جلوہ گری و حیاتی ہے چاند و سورج کو روشنی میسر ہے اس لئے فرشتہ انسان جنات حور و پری تمام مخلوقات آپ کے قدموں پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ رب فرماتا ہے:

لولاك لما خلقت الافلاك وما اظهرت الربوبيه آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب ہونا ہی ظاہر نہ کرتا۔

مطلب اشعار 14: جن پر آلام و مصائب رنج و غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں اور ان کا کوئی یار و مددگار حامی و ناصر نہیں ہوتا اور وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر اے پناہ عالم ﷺ آپ کے دامن میں پناہ حاصل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 15: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کا نام نامی اسم گرامی جب لب پر آجاتا ہے تو منہ میں بے مثل و بے مثال شہد خالص گھل جاتا ہے اور ہم وجد و حال میں انکر اے بیقرار عشاق کی جان و روح ہم اپنے ہی ہونٹ چوم لیتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اسم پاک محمد ﷺ کی جب ادائیگی کی جاتی ہے تو میم کہتے وقت دونوں ہونٹ مل جاتے یعنی ایک ہونٹ دوسرے ہونٹ کا بوسہ لے لیتا ہے۔

مطلب اشعار 16: الفت محبت کے غم کو زبان پر کس طرح لائیں اور اس مصیبت زدہ دل کا رنج و الم کیسے سنائیں ہم تو ان کے پاؤں کے نشانات پر مرمٹیں جو عشاق آپ کے در دولت پر مرمٹتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مطلب اشعار 17: اپنے دل کا چین و سکون حضور ابد قرار ﷺ کی ذات بابرکات سے ہے ہم نے اپنے تمام کام آپ ہی کو سونپ دیئے ہیں اور یہ امید لگا کر بیٹھے ہیں کہ رضا کے درد و دکھ کا مداوا' علاج آقا ﷺ آپ کے غلام غلامان ہی کریں گے۔

تم جو چاہو تو میرے درد کا درماں ہو جائے ورنہ مشکل ہے کہ مشکل میری آساں ہو جائے

جنات میں حور و غلمان میں اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے ذکر کو ورفعنالک ذکرک سے بلندی عنایت فرمائی جنتی پرندے اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد حضور ﷺ کی نعت خوانی کرتے اور صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں اے مسلمانوں تم بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجو۔

مطلب اشعار 7: آقا و مولیٰ ﷺ کی انگلیاں پتلی پتلی نازک پیاری پیاری تھیں جن سے کرم کے دریا جاری ہوتے تھے۔ حدیبیہ و دیگر کئی مقامات پر پانی کے قلت کی شکایت آپ سے کی تو آپ نے برتن میں تھوڑے پانی کے اندر دست اقدس رکھا اور آپ کی انگلیوں کے درمیاں سے چشمے جاری ہو گئے آپ نے پیاسوں کو سیراب فرما کر ان کے غم اور تشنگی کو رفع کر دیا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مطلب اشعار 8: حضور ﷺ کی بارگاہ میں چڑیاں فریاد کرتی دہائی دیتی ہیں اور اسی بارگاہ سے ہرنی انصاف چاہتی ہے اور آپ کے دروازے پر غمزدہ اونٹ اپنے رنج اور تکلیف، کی شکایت کرتے ہیں۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے لوگ ایک کنوئیں سے اونٹ کے ذریعہ پانی نکال کر کھیتوں کو سیراب کر رہے تھے۔ اونٹ نے آپ کو دیکھ کر چیخنا شروع کر دیا آپ اس جگہ کھڑے ہو گئے فرمایا اونٹ کا مالک کون ہے۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ کام کی زیادتی اور خوراک کی کمی کی شکایت کرتا ہے' تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

آستیں رحمتِ عالم اُلٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے (9) گرنے والوں کو کوچہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں
جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر (10) پھول جامے سے نکل کر باہر رخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں
تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں (11) تیرے مولیٰ سے شہ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں
جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں (12) ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دل سنگیں کی جلا کرتے ہیں
کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری (13) ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں
ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور (14) ہر طرف سے وہ پُر ارماں پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں
لب پر آجاتا ہے جب نامِ محمدؐ منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب (15) وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں
لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں (16) ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پہ جو مٹا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہی سے آرام سونپے ہیں اپنے انہی کو سب کام (17) لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

صبا: ہوا۔ کھلکھلا: قہقہے' کھل جانا۔ رخ: خوبصورت رنگین چہرہ۔ ثنا: تعریف۔ ومکاں: دنیا جہان۔ ملک: فرشتے۔ فلک: ساتوں آسمان والے۔ ہر آں: ہر وقت۔ عرش: خدائی محل کے تخت کے بادشاہ۔ دولت: اقبال' طاقت' حکومت۔ تاباں: چمکدار' روشن۔ معدن: نور کی کان۔ داماں: تلہٹی' زمین سے ملنے والا کنارہ۔ قرباں: فدا' صدقہ۔ سنگیں: پتھر کے دل کی۔ جلا: صفائی' چمکدار۔ زیبا: خوب آراستہ کرنے والی۔ تاجوری: بادشاہی' بادشاہت۔ دم: ذات سانس۔ جلوہ گیری: جلوں کا ظہور' نمود و نمائش۔ حور: جنت کی عورتیں۔ یاور: مددگار۔ پرارماں: بہت سی امیدیں لے کر۔ نایاب: بے مثل و بمثال شہد۔ وجد: بے خودی۔ بیتاب: بے قرار عاشق کی روح۔ لب: ہونٹ۔ الفت: محبت کی تکالیف۔ کف پا: پاؤں

کے تلوے۔ لو لگی: امید، آرزو۔ چارہ: تدبیر، علاج۔

مطلب اشعار 9: رحمت للعالمین شافع اعظم ﷺ استین چڑھا کر کمر پر دامن کو باندھ کر پل صراط سے دوزخ میں گرنے والے امت کے گناہ گاروں کو بحفاظت جنت میں پہنچائیں گے اور رب سلم فرماتے ہوں گے۔

مطلب اشعار 10: طیبہ سے جب ہوا چمن کی طرف آتی ہے تو کلیاں قہقہ لگا کر کھل جاتی ہیں اور پھول آپے سے باہر ہو کر اس خوبصورت رخ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی مدح سرائی کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: آپ دنیا جہان کے ایسے بادشاہ ہیں کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتہ ہمہ وقت آپ کے رب کی بارگاہ ہیں اے عرش کے محلوں کے سلطان آپ کی حکومت اور اقبال و سربلندی کے لئے دعا کرتے اور درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 12: اے آقا مولیٰ ﷺ آپ کے جلوں سے احد پہاڑ منور ہو گیا بلکہ اس کا دامن نور کی کان بن گیا تو اس چاند پر ہم بھی فدا ہو کر اپنے پتھر دل کو گناہوں کی کدورت سے صاف و شفاف و منور کرنا چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے　　میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مطلب اشعار 13: تاجداری اے شفاعت کے تاج رکھنے آپ ہی کو زیب دیتی ہے کیونکہ آپ کی وجہ سے یہ عالم میں جلوہ گری و حیاتی ہے چاند و سورج کو روشنی میسر ہے اس لئے فرشتہ انسان جنات حور و پری تمام مخلوقات آپ کے قدموں پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ رب فرماتا ہے:

لولاك لما خلقت الافلاك وما اظهرت الربوبيه آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب ہونا ہی ظاہر نہ کرتا۔

مطلب اشعار 14: جن پر آلام و مصائب رنج و غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں اور ان کا کوئی یار و مددگار حامی و ناصر نہیں ہوتا اور وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر اے پناہ عالم ﷺ آپ کے دامن میں پناہ حاصل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف　　تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 15: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کا نام نامی اسم گرامی جب لب پر آجاتا ہے تو منہ میں بے مثل و بے مثال شہد خالص گھل جاتا ہے اور ہم وجد و حال میں انکر اے بیقرار عشاق کی جان و روح ہم اپنے ہی ہونٹ چوم لیتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اسم پاک محمد ﷺ کی جب ادائیگی کی جاتی ہے تو میم کہتے وقت دونوں ہونٹ مل جاتے یعنی ایک ہونٹ دوسرے ہونٹ کا بوسہ لے لیتا ہے۔

مطلب اشعار 16: الفت محبت کے غم کو زبان پر کس طرح لائیں اور اس مصیبت زدہ دل کا رنج و الم کیسے سنائیں ہم تو ان کے پاؤں کے نشانات پر مرمٹیں جو عشاق آپ کے در دولت پر مرمٹتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

حسن یوسف پر کٹیں مصر میں انگشت زناں　　سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مطلب اشعار 17: اپنے دل کا چین و سکون حضور ابد قرار ﷺ کی ذات بابرکات سے ہے ہم نے اپنے تمام کام آپ ہی کو سونپ دیئے ہیں اور یہ امید لگا کر بیٹھے ہیں کہ رضا کے درد و دکھ کا مداوا، علاج آقا ﷺ آپ کے غلام غلامان ہی کریں گے۔

تم جو چاہو تو میرے درد کا درماں ہو جائے　　ورنہ مشکل ہے کہ مشکل میری آساں ہو جائے

ردیف "واوَ/و"

نعت

زائرو پاس ادب رکھو ہوس جانے دو	(1)	آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو
سوکھی جاتی ہے امید غربا کی کھیتی	(2)	بوندیاں لکہ رحمت کی برس جانے دو
پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں	(3)	نغمہ قم کا ذرا کان میں رس جانے دو
ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والو ٹھہرو	(4)	گٹھریاں توشہ امید کی کس جانے دو
دید گل اور بھی ڈھاتی ہے قیامت دل پر	(5)	ھمصیفرو ہمیں پھر سوئے قفس جانے دو
آتش دل بھی تو بھڑکاؤ ادب داں نالو	(6)	کون کہتا ہے کہ تم ضبط نفس جانے دو
یوں تن زار کے درپے نہ ہو دل کے شعلو	(7)	شیوۂ خانہ براندازئی خس جانے دو
اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں جرم کے سال	(8)	دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

مشکل الفاظ کے معنی:

زائرو: زیارت کرنے والے۔ پاس: لحاظ' محافظت۔ ہوس: آرزو' دیوانگی' شوق۔ ترس: ڈر' خوف۔ غربا: غریب کی جمع۔ لکہ: بادل کا ٹکڑا۔ وجد: توانائی' بیخودی' شیفتگی۔ قم: کھڑے ہو جاؤ۔ توشہ: زاد راہ' رخت سفر۔ دیدگل: پھول کا دیدار۔ ھمصیفر: بولنے والے ساتھی۔ سوئے: طرف' جانب۔ قفس: پنجرہ۔ داں: ادب جاننے والے' ادب کرنے والے۔ نالو: رونے کی آواز' فریاد کا شور۔ ضبط: قابو' قبضہ۔ نفس: سانس' جان' روح۔ تن زار: دبلا' پتلا' نحیف جسم۔ درپے: پیچھے' پیچھا پکڑنا۔ شعلو: آگ' لپٹ' چمک' لو۔ شیوہ: انداز' طور' طریقہ' طرز۔ براندازی: ڈالنے والا۔ خس: گھاس' تنکے' کوڑا۔ سہل: آسان۔

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے والو باادب رہو دیوانگی کا اظہار مت کرو کیا تمہاری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں ان کو خوف دلاؤ کہ یہاں بے ادبی سے ایمان جانے کا اندیشہ ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ باخدا دیوانہ باش بامحمد ہوشیار' خدا کے عشق میں دیوانگی پیدا کرو اور حضور ﷺ کے عشق میں پاس ادب رکھو۔

مطلب اشعار 2: اے پیارے آقا آپ کے غریب امتیوں کی کشت آرزو سوکھ رہی ہے اپنی رحمت کے بادلوں سے ہم پر برسات کر دیجئے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

انا فی عطش وسخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

ترجمہ: میں پیاسا ہوں اور آپ کی سخاوت کامل تر ہے اے پاک گیسوں والے کرم کے بادل کی مثل اپنی موسلادھار بارش سے دو بوندیں میرے اوپر بھی برسا دو۔

مطلب اشعار 3: اس مردہ جان میں ابھی زندگی کے آثار پیدا ہو جائیں گے اور یہ وجد کرتی ہوئی جسم میں واپس آجائیں گی اس کے

کان میں ذرا قسم کے نغمہ (کھڑا ہو جا کی پیاری آواز) کا رس تو پہنچنے دو یہ تن بے جان اور مردہ روح فوراً زندہ ہو جائے گی۔

مطلب اشعار 4: روضہ پاک کی زیارت کو جانے والے قافلو ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے امید کے توشہ کی گٹھریوں کو بس باندھ لینے دو۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

جان و دل ہوش خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

مطلب اشعار 5: اس پھول کے دیدار کی کیفیت سے دل پر قیامت گزر جاتی ہے اے میرے ہم کلام دوستو مجھے تو بس قفس (پنجرے) کی جانب جانے دو۔ ہم تو مانوس صیاد سے ہو گئے۔ اب رہائی ملے گی تو مر جائیں گے۔

مطلب اشعار 6: اے مؤدب آہ وزاری تو دل کی آگ کو تیز تر کر دے تجھ سے یہ کس نے کہا ہے کہ تو روح کو بیقرار کر دے اور بے صبری کا اظہار کرے بلکہ دل کو عشق کی آگ سے گلنار کر دے۔

مطلب اشعار 7: اے دل کی آگ کمزور جسم کے پیچھے نہ پڑ اپنی جھونپڑی کے تنکوں کو جلانے کے انداز آگ لگانے کے طریقہ کو چھوڑ دے۔

مطلب اشعار 8: افسوس اے رضا گناہوں سے بھرپور سال کتنی آسانی سے گزر گئے کم از کم دو گھڑی تو عبادت فرمانبرداری میں گزر جانے دو سال تو فضول ہی گزر گئے۔

نعت

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو	(1)	حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو
کی جو بالوں سے ترے روضے کی جاروب کشی	(2)	شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں	(3)	سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو
چرچے حوروں میں ہیں دیکھو تو ذرا بال براق	(4)	سنبل خلد کے قرباں اتارے گیسو
آخر حج غم امت میں پریشاں ہو کر	(5)	تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش	(6)	کہ بنیں بدوشوں کو سہارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے	(7)	چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
کعبہ جان کو پہنایا ہے غلاف مشکیں	(8)	اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں	(9)	سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

مشکل الفاظ کے معنی:

سنبل: ایک قسم کی گھاس' خوشہ اناج۔ سنوارے: درست کرنا' آراستہ کرنا۔ شکن: بل' سلوٹ' جھول۔ ناز: نخرہ' پیاری ادا' عزت فاخرہ۔ وارے: قربان کرے' نثار کرے۔ جاروب: جھاڑو لگانا۔ دھارے: اختیار کرنا' زیب تن کرنا' پالنا' سنبھالنا۔ سیہ کاروں: گناہ گار' بدکار۔ تپش: گرمی' جلن۔ افگن: سایہ ڈالنے والے۔ بال: پشم' کیس' رواں۔ براق: جنتی چوپایہ۔ خلد: جنت۔ قرباں: صدقہ' نذر۔ اتارے: وارنا' قربان کرنا۔ حج: آخری حج۔ بختوں: بدنصیب' بدبخت۔ سدھارے: سنوارنا' سجانا۔ گوش: کان۔ فریاد: دہائی' شور' استغاثہ۔ تادوش: کندھا' شانہ۔ بدوشوں: پریشان'

آوارہ' بے گھر' بے ٹھکانہ۔ دھانوں: منہ' مکھ۔ مشکیں: مشک کی خوشبو میں بسا ہوا غلاف۔ ابر: بھویں' بھروئے۔ سلسلہ: کسی کام کی بنیاد ڈالنا' آغاز کرنا' ترتیب وار۔

مطلب اشعار 1: طیبہ کے باغ میں اگر سنبل اپنے گیسوں کو آراستہ کرنے لگے یعنی حضور ﷺ اپنے موئے مبارک میں کنگھی کرنے لگیں تو جنتی حوریں آپ کے نازنین چہرہ کی مبارک سلوٹوں پر اپنے گیسوں کو نچھاور کرنے میں پیش قدمی کریں۔

مطلب اشعار 2: اے آقا ﷺ آپ کے روضہ اقدس کی اپنے بالوں سے جب جھاڑو لگائی تو رات کی شبنم (اوس) نے تبرک حاصل کرنے کے لئے اپنے گیسو زیب تن کر لئے۔

مطلب اشعار 3: اے رب العالمین محشر کی جھلسانے والی گرمی میں ہم بدکار گنہگاروں پر تیرے پیارے محبوب ﷺ کے پیارے پیارے گیسوں کا سایہ ہو تاکہ ہم محشر کی گرمی سے محفوظ و مامون رہیں۔

مطلب اشعار 4: حوروں میں یہ چرچا ہے کہ حضور ﷺ کی سواری براق کے بال تو دیکھو جیسے جنت کے سنبل نے قرباں و صدقہ ہو کر اپنے گیسو وارے و نثار کئے ہیں۔

مطلب اشعار 5: آخری حج (یعنی حجتہ الوداع) میں حضور ﷺ نے امت عاصی کے غم میں پریشان ہو کر بدنصیب گنہگار امتیوں کی شفاعت کے لئے اپنے گیسوئے مبارک سنوارے ہیں۔ آپ نے فرمایا: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ کی زلف مبارک جب کانوں تک تھیں تو ہماری فریادیں سنتے تھے اور اب زلف مبارک کندھوں تک دراز ہو گئی ہیں تو ہم خانما برباد بے در و بے گھر کا سہارا ہو گئیں ہیں۔

مطلب اشعار 7: اے آقا و مولیٰ ﷺ گرمیٔ محشر سے ہمارے منہ خشک ہو گئے ہیں ہم پر بھی کرم فرمایئے کہ آپ کے گیسوئے مبارک رحمت کی گھٹا بن کر ہم پر چھا جائیں اور ہماری تشنگی کو دور کر دیں۔

مطلب اشعار 8: اے محبوب رب ﷺ آپ کے گیسوئے مبارک جب روئے انور پر اڑ کے آجاتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کعبہ کی جان روئے تاباں کو سیاہ مشکیں غلاف پہنا دیا ہے جیسے چاند سے ابر سیاہ اٹھکیلیاں کر رہا ہے۔

مطلب اشعار 9: شفاعت کے آغاز کا مژدہ (خوشخبری) سن کر گیسوئے مبارک جھکے پڑتے ہیں اور سجدہ شکر ادا کرنے کا اشارہ کرتے ہیں۔

مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے	(10)	حوریو عنبر سارا ہوئے سارے گیسو
دیکھو قرآں میں شب قدر سے تا مطلع فجر	(11)	یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ	(12)	کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
شان رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر	(13)	سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو
شانہ پنجہ قدرت ترے بالوں کے لئے	(14)	کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو
احد پاک کی چوٹی سے الجھ لے شب بھر	(15)	صبح ہونے دو شب عید نے ہارے گیسو
مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اٹھیں	(16)	ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے ہارے گیسو
تار شیرازۂ مجموعہ کونین ہیں یہ	(17)	حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوند ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا (18) صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

مشکل الفاظ کے معنی:

مشکبو: مشک کی خوشبو والا۔ کوچہ: گلی۔ جھاڑا: تلاش، تجسس، کوڑا۔ حور: جنتی خوبصورت عورت یوں۔ عنبر: عنبر کی طرح، قیمتی عنبر کی مثل۔ قدر: رمضان کی 27 ویں رات۔ مطلع: صبح صادق طلوع ہونے تک۔ عارض: رخسار، گال۔ شانہ: کنگھی، کندھا۔ دم: پل بھر، ایک لحہ، ذرا دیر۔ چاکوں: سخت، صدمہ، عاشق، دل گرفتہ۔ درجہ: اس قدر، اتنے زیادہ۔ شانہ: کنگھا۔ پنجہ: اللہ کے عطا کردہ ہاتھ۔ احد: احد پہاڑ۔ مژدہ: خوشخبری۔ گھنگھور گھٹائیں: نہایت گہرے کالے برسنے والے بادل۔ اڈیں: گھر کرانا، چڑھنا۔ ابرووں: بھویں۔ بارے: قربان، نچھاور۔ تار: واسطہ، دھاگا۔ شیرازہ: فیتہ کتاب کی جزبندی کے بعد پشتہ پر لگاتے ہیں، جلد بندی۔ مجموعہ: تمام، اکٹھا، ذخیرہ۔ کونین: دونوں جہان۔ دم: لحہ، پل، منٹ، سکنڈ، آن۔ عارض: صبح کی طرح چمکنے والے رخسار، گال، چہرہ۔

مطلب اشعار 10: یہ کونسا پھول ان کے دست اقدس سے جھڑ کر گرا ہے کہ کوچہ و گلی مشک کی خوشبو کی مثل مہک گئی ہے اے حور و آپ کے تمام گیسوے مبارک اس لئے قیمتی عنبر کی مثل خوشبودار ہیں۔

مطلب اشعار 11: قرآن پاک میں سورہ قدر کو پڑھ کر دیکھو کہ اس میں ابتدائے شب سے طلوع فجر تک سلامتی کا نزول ہوتا ہے اس میں رات سے مراد گیسوئے مبارک اور فجر سے مراد رخ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا ہے کہ گیسوئے پاک رخ پاک کے نزدیک ہیں جو سلامتی کے ضامن ہیں۔

مطلب اشعار 12: حضور ﷺ کی بھینی بھینی خوشبو سے بخدا گلیوں میں مہک پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے گیسوئے پاک کو کون سے پھولوں سے خوشبودار کیا ہے۔ اصحاب پاک آپ کو آپ کی خوشبو سے تلاش کرلیا کرتے تھے ان کو کسی سے آپ کا پتہ معلوم نہیں کرنا پڑتا تھا۔

مطلب اشعار 13: آپ کی رحمت کی یہ شان عالی ہے کہ کنگھی مبارک ہمہ وقت ساتھ ہے اور عاشقوں کے دل پارہ پارہ گریبان چاک، ہیں ان کو آپ کے گیسوئے مبارک اس قدر پیارے و محبوب ہیں کہ جو بال ٹوٹ کر کنگھی میں آجاتا ہے اس کو محفوظ کر لیتے ہیں اور اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 14: آپ کے بالوں کے لئے کنگھا آپ کا دست قدرت ہے جس کو اللہ تعالیٰ "یداللہ" اپنا ہاتھ فرماتا ہے ایسے معجز نما قادر ہاتھوں نے اے شاہوں کے شاہ آپ کے گیسوئے مبارک کو سنوارا ہے وہ ہاتھ اگر چاند کو اشارہ کریں تو دو ٹکڑے ہو جاتا سورج واپس ہو کر عصر کا وقت کر دیتا۔ اگر بوڑھی بکری کے تھنوں کو لگ جائے تو ہمیشہ دودھ دیتی رہتی۔ اگر ایک پیالہ پانی میں رکھ دیتے تو پورے لشکر کو سیراب کر دیتے اور پیالہ سے پانی ختم نہ ہوتا۔ عمر کے سینہ پر مارتے تو دل کی کدورتیں صاف ہو جاتیں علی کا سینہ علم کا گنجینہ بن جاتا۔

مطلب اشعار 15: احد پہاڑ کی چوٹی سے تو رات بھر چھیڑ چھاڑ کرلیں صبح کا انتظار کر کہ عید کی رات بھی اپنے گیسو قربان کر دے گی۔

مطلب اشعار 16: خوش خبری ہے کہ قبلہ کی جانب سے گھنگھور گھٹائیں امڈ کر آئیں ہیں یعنی ابرو و چہرہ انور پر گیسو مست ہو کر جھومتے ہوئے قربان ہو رہے ہیں۔

مطلب اشعار 17: حضور ﷺ دونوں جہانوں کو متحد کرنے کے لئے واسطہ ہیں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے اگر ایک لحہ کے لئے گیسوئے مبارک کنارہ کشی اختیار کرلیں۔

مطلب اشعار 18: آپ کے مبارک بالوں سے اے رضا جو تیل کی بوندیں ٹپکتی ہیں وہ تیل کی بوندیں نہیں ہوتیں بلکہ صبح صادق کی

طرح سورج سے زیادہ روشن چہرے پر گیسو (سیاہ رات) ستارے نچھاور کرتے ہیں۔ جیسے ستارے رات بھر چمک کر صبح صادق کے طلوع ہونے سے ماند پڑ جاتے ہیں قربان ہو جاتے ہیں۔ سورج کی تیز روشنی سب پر حاوی ہو جاتی ہے اسی طرح نور مصطفےٰ ﷺ کی تابانی کے سامنے سب ماند پڑ جاتے ہیں۔

نعت

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو (1) الٰہی طاقت پرواز دے پر ہائے بلبل کو

بہاریں آئیں جوبن پر گھرا ہے ابر رحمت کا (2) لب مشتاق بھیگیں دے اجازت ساقیا مل کو

ملے لب سے وہ مشکیں مہر والی دم میں دم آئے (3) ٹپک سن کر قم عیسیٰ کہوں مستی میں قلقل کو

مچل جاؤں سوال مدعا پہ تھام کر دامن (4) بہکنے کا بہانہ پاؤں قصد بے تامل کو

دعا کر بخت خفتہ جاگ ہنگام اجابت ہے (5) ہٹایا صبح رخ سے شاہ نے شب ہائے کاکل کو

زبان فلسفی سے امن و خرق و التیام اسریٰ (6) پناہ دور رحمت ہائے یکساعت تسلسل کو

دو شنبہ مصطفےٰ کا جمعہ آدم سے بہتر ہے (7) سکھانا کیا لحاظ حیثیت خوئے تامل کو

وفور شان رحمت کے سبب جرأت دے اے پیارے (8) نہ رکھ بہر خدا شرمندہ عرض بے تامل کو

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا (9) اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

رضا یہ سبزۂ گردوں ہیں کوتل جس کے مرکب کے (10) کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے تجمل کو

مشکل الفاظ کے معنی:

جلوہ: نظارہ' نمائش' ٹھاٹھ دکھانا۔ شاہد: محبوب' حاضر گواہ۔ گل: پھول۔ پرواز: اڑنا۔ جوبن: شباب' خوبصورتی' حسن و جمال۔ ابر: بادل۔ مشتاق: خواہشمند' آرزو مند۔ مل: شراب' خمرے۔ لب: ہونٹ۔ مشکیں مہر: جس پر مشک کی مہر لگی ہو۔ دم: جان روح میں طاقت آئے۔ ٹپک: زخم کا درد' پانی گرنے کی آواز۔ قم: اٹھو' کھڑا ہو جا' مستی: مدہوشی' نشہ۔ قلقل: بوتل یا صراحی میں سے شراب نکلنے کی آواز۔ مدعا: مطلب' آرزو۔ قصد: ارادہ' خواہش۔ تامل: بغیر سوچ و بچار کے۔ بخت: نصیبہ' قسمت' تقدیر۔ خفتہ: سویا ہوا۔ ہنگام: وقت' موسم۔ اجابت: منظوری' قبولیت۔ رخ: صبح کی مثل روشن چہرہ۔ شب ہائے: رات کی مثل سیاہ۔ کاکل: گیسو' زلف۔ امن: صلح' چین' آرزو۔ خرق: خلاف عادت' انوکھی بات۔ التیام: باہم ملنا' زخم بھرنا۔ اسریٰ: شب معراج کی رات کو سیر کرنا۔ دور: گردش' چکر۔ یکساعت: ایک گھڑی' ایک لمحہ' ایک منٹ۔ تسلسل: سلسلہ بندی' لگاتار' لڑی۔ دو شنبہ: پیر کا دن۔ لحاظ: ادب' حیا' حفظ مراتب' خیالی۔ حیثیت: مقدور' عزت ابرو' استعداد۔ خوئے: عادت خصلت۔ وفور: زیادتی' کثرت' افراط۔ جرات: حوصلہ' بہادری' دلیری' بے باکی۔ عرض: گزارش' بیان۔ صد چاک: سو جگہ سے کٹا ہوا۔ شانہ: کنگھا۔ توسل: ذریعہ' وسیلہ پکڑنا۔ سبزہ گردوں: نیلے آسمان۔ کوتل: گھوڑا جو آرائش کے لئے سواری کے ساتھ ہوتا ہے۔ مرکب: سواری۔ تجمل: شان و شوکت' تزک و احتشام' دھوم دھام۔

مطلب اشعار1: پھول جیسے محبوب دو عالم ﷺ کو زمانہ حج میں جلوہ افروز کیا ہے تو نے تو اے الہ العالمین بلبل کے پروں کو اڑنے کی طاقت و قوت عنایت فرما۔ فرماتے ہیں:

بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

مطلب اشعار 2: بہاریں شباب پر ہیں رحمت للعالمین کی رحمت کا بادل چڑھا ہے موسم مستانہ ہے تو آرزو مند ہونٹوں کو اجازت عطا کردے اے ساقی کوثر شراب طہور نوش جان کرنے کی۔ اسی شراب کے متعلق مولانا حسن رضا خان برادر امام اہلسنت فرماتے ہیں:

ے سے میں نے کب کی توبہ
توبہ توبہ کیسی توبہ
طاق سے ہم نے اٹھا کر شیشہ
طاق میں ہم نے رکھ دی توبہ

مطلب اشعار 3: ہونٹوں کو وہ شراب طہور مل جاتے جس کی بوتل پر مشک کی مہر لگی ہو تاکہ جان میں جان آجائے اور بوتل سے شراب کے قطروں کے گرنے کی آواز سن کر مستی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح قم باذن اللہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا کہوں۔

مطلب اشعار 4: اپنے محبوب آقا ﷺ کا دامن پکڑ کر مچلوں ضد کروں اور اپنے مطلب کا سوال کروں اور بہانا بھکنے بھولنے کا کروں اگرچہ بغیر سوچے سمجھے قصداً ارادتاً ارتکاب جرم کیا ہے۔

مطلب اشعار 5: اے سوئے ہوئے نصیب جاگ اٹھ یہ دعاؤں کی مقبولیت کا وقت ہے کیونکہ اس وقت حضور ﷺ نے صبح سے زیادہ روشن نورانی چہرہ انور سے سیاہ زلفوں کو اٹھایا ہے۔ فرماتے ہیں:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 6: فلسفی کی زبان سے یہ اقرار کہ حضور ﷺ امن و آشتی کے داعی ہیں اور آپ سے بکثرت معجزات خرق عادات سرزد ہوتے ہیں اور شب معراج بار بار حاضری و دیدار باری تعالیٰ آپ کو حاصل ہوا اور ایک لحہ میں رحمتوں کی لگاتار بے پناہ گردش کبھی موسیٰ علیہ السلام کے پاس کبھی بارگاہ رب العالمین میں حاضری سبحان اللہ کیا شان عالی ہے۔

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ کو ہے حرف مشدد کا

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ کا یوم پیدائش پیر کا دن حضرت آدم علیہ السلام کے یوم پیدائش جمعہ کے دن سے افضل ہے اس میں غور فکر سوچ و بچار کی عادت اور حفظ مراتب و عزت کا فرق کرنا کون سا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اگر حضور ﷺ کو پیدا کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو حضرت آدم علیہ السلام بھی پیدا نہ ہوتے بلکہ یہ زمین و آسمان لوح قلم بھی نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لولاك لما اظهرت الربوبية اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا۔

مطلب اشعار 8: آپ کی رحمت اور شان کی کثرت و بلندی کے سبب اے پیارے آقا ﷺ ہمیں یہ حوصلہ اور ہمت ہوتی ہے کہ ہم بے دھڑک اپنی گزارشات آپ کی خدمت عالی میں پیش کر دیتے ہیں تو خدا کے واسطے ہماری عرض و معروض (گزارشات) کو رد کر کے شرمندہ مت کیجئے بلکہ شرف قبولیت عنایت فرمائیے۔ آمین!

مطلب اشعار 9: پریشانی میں شکستہ دل سے آقا و مولیٰ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ہم نے جب بھی لیا اور آپ کو پکارا تو قبولیت آپ کے توسل (وسیلہ پکڑنے) کے گیسون کو کنگھا کرنے ہماری ضروریات کو پورا کرنے مشکلات کو آسان اور ہماری عقدہ کشائی کرنے کے لئے رحمت خداوندی فوراً تشریف لائی کیونکہ ہر وہ دعا جس کے اول و آخر میں درود پاک نہ پڑھا جائے وہ زمین و آسمان کے درمیان معلق

رہتی ہے بارگاہ رب العالمین میں مقبول نہیں ہوتی۔ قبولیت توسل مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا سے ہی پاتی ہے۔

مطلب اشعار 10: اے رضا یہ نیلا آسمان باعث تخلیق عالم محبوب اعظم ﷺ کی سواری کے استقبال کو شب معراج خمیدہ کمر تھا اور فرشتہ و حوران جناں فرش راہ تھے تو آپ کی سواری کے تزک و احتشام شان و شوکت کروفر کا نقشہ کون کھینچ سکتا ہے۔

نعت

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو	(1)	پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں	(2)	کیا ہی خود رفتہ کیا جلوہ جاناں ہم کو
جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی	(3)	پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو
کاش آویزۂ قندیل مدینہ ہو وہ دل	(4)	جس کی سوزش نے کیا رشک چراغاں ہم کو
عرش جس خوبیٔ رفتار کا پامال ہوا	(5)	دو قدم چل کے دکھا سرو خراماں ہم کو

مشکل الفاظ کے معنی:

رخ: چہرہ۔ مہر فروزاں: روشن سورج۔ خود رفتہ: بے خود' بے ہوش۔ جلوہ جاناں: محبوب کا دیدار' محبوب کا نظارہ۔ گلستان: چمن' گلشن۔ گل خنداں: مسکراتا پھول' پھول کھلنا۔ آویزہ: لٹکنے والا۔ قندیل: فانوس' لالٹین۔ سوزش: جلن۔ رشک چراغاں: چراغ کے ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے حسد کرنا' چراغ کا حسد کرنا۔ خوبی: چلنے کا بہترین انداز' عمدہ رفتار۔ پامال: روندا ہوا' پاؤں میں ملا ہوا۔ سرو خراماں: چلتا ہوا سرو یعنی محبوب۔

مطلب اشعار 1: ہمیں حضور ﷺ کی یاد میں اپنے جسم اور جان کا ہوش بھی نہیں ہے۔ اے الہ العالمین اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کے سورج کی طرح روشن چمکتے ہوئے چہرہ انور کی زیارت سے پھر بہرہ ور فرما دے۔

مطلب اشعار 2: ہمیں اپنے ہوش حواس میں آنا نصیب نہیں ہوتا ایک مدت اسی مدہوشی و مستی میں گزر جاتی ہے اے محبوب آقا ﷺ آپ کے دیدار کے جلوے نے ہمیں کیا خود رفتہ بے خود و بے ہوش کر دیا ہے تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم رہنا حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں۔

مطلب اشعار 3: جن کی مسکراہٹ سے چمن پر بجلیاں گرتی ہیں اے رب العالمین اس مسکرانے والے پھول کی محبوبانہ ادائے دلستان کا ایک بار پھر دیدار کرا دے۔ ان کا ارشاد ہے من رانی فقد راء الحق جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

مطلب اشعار 4: کاش ہمارا دل مدینہ پاک میں لٹکنے والے فانوس کی شکل ہو جائے کہ اس کی گرمی و جلن سے ہمارا تمام جسم نورانی و روشن ہو کر رشک چراغ ہو جائے کہ چراغ و سراج بھی ہمارے دل کی طرح منور ہونے کی آرزو کریں۔

مطلب اشعار 5: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ نے جس مستانہ روش محبوبانہ رفتار سے عرش اعظم کو قدم بوسی کا موقع دے کر روندا پامال کیا ہے اے چلنے والے سرو قد اسی شان محبوبی سے دو قدم چل کر اپنے اس عاشق خود رفتہ کو بھی دکھا دیجئے۔ کہ اس بے چین کو چین آجائے۔

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور	(6)	ہاں جلا دے شرر آتش پنہاں ہم کو

خوف ہے شمع خراشی سگ طیبہ کا (7) ورنہ کیا یاد نہیں نالہ و افغاں ہم کو
خاک ہو جائیں در پاک پہ حسرت مٹ جائے (8) یا الٰہی نہ پھرا بے سرو ساماں ہم کو
خار صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں (9) وحشت دل نہ پھرا کوہ بیاباں ہم کو
تنگ آئے ہیں دو عالم تری بے تابی سے (10) چین لینے دے تپ سینہ سوزاں ہم کو

مشکل الفاظ کے معنی:

شمع: موم بتی۔ چراغ پروانہ: چراغ پر آن کر جلنے والا پروانہ 'کیڑا' تتلی۔ شرر: چنگاری۔ آتش: آگ۔ پنہاں: پوشیدہ' چھپی ہوئی۔ خراشی: کان کھانا' دماغی تکلیف دینا۔ سگ: کتا۔ نالہ: رونا فریاد کرنا' دہائی دینا۔ در: دروازہ۔ حسرت: آرزو' ارمان' شوق۔ بے سروساماں: بے وسیلہ' خالی ہاتھ۔ خار: کانٹا۔ صحرائے: ریگستان' جنگل۔ وحشت: خوف' ڈر۔ کوہ بیاباں: پہاڑ' جنگل۔ بے تابی: بے چینی' بے قراری۔ تپ: گرمی' بیقراری' جلن۔ سینہ سوزاں: جلتا ہوا دل' عشق سے دل کا گرم ہو جانا۔

مطلب اشعار 6: میں پروانہ کی مثل عاشق طیبہ کی شمع محبوب دو عالم ﷺ سے کب تک دور رہ سکتا ہوں۔ اے چھپے ہوئے عشق کی آگ کے شرارے (چنگاری) تو مجھے پروانہ کی طرح جلا کر خاکستر کردے۔ کیا خوب کہا ہے:

شمع جلتی ہے تو پروانے بھی جل جاتے ہیں
دولت حسن پہ عابد بھی مچل جاتے ہیں

مطلب اشعار 7: ہمیں طیبہ کے کتوں کی تکلیف کا خوف ہے ورنہ ہمیں رونا آہ وزاری شور و فریاد کرنا اچھی طرح آتا ہے کہ کہیں ہمارے آہ وبکا' نالہ وفریاد سن کر آپ کے شہر مبارک کے کتوں کی سماعت پر گراں نہ گزرے کہ ان کو تکلیف ہو۔

مطلب اشعار 8: اے آقا و مولیٰ ﷺ ہماری یہ آرزو ہے کہ آپ کے دروازے کی خاک ہو کر مٹ جائیں اے الہ العالمین تو ہمیں بے وسیلہ خالی ہاتھ بے یارو مددگار نہ ہونے دے کہ ہم دربدر کی ٹھوکریں نہ کھائیں ان کے در پر پڑ رہیں۔ فرماتے ہیں:

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

مطلب اشعار 9: ہمارے پاؤں سے کہیں مدینہ کے ریگستان کے جنگلی کانٹے نہ نکل جائیں اے دل کی وحشت و پریشانی تو ہمیں پہاڑ اور میدانوں میں آوارہ گرد نہ پھرا۔ فرماتے ہیں:

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
جو کشش رکبر سے خون گل فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خار بیابان عرب

مطلب اشعار 10: تیری بے چینی و بے تابی سے دونوں عالم تنگ ہیں اے جلنے والے دل اپنی گرمی و تپش کو موقوف کر ہمیں چین سے بیٹھنے دے۔ فرماتے ہیں:

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دل گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے
اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے

جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(11) پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی | اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو
(12) میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا | اے ملیح عربی کر دے نمک داں ہم کو
(13) سیر گلشن سے اسیران چمن کو کیا کام | نہ دے تکلیف چمن بلبل بستاں ہم کو
(14) جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار | نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو
(15) گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہو جائے | یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو

مشکل الفاظ کے معنی:

غربال: چھلنی۔ جنوں: پاگل۔ رخصت زنداں: جیل سے چھٹی۔ صدا: آواز' آواز کی گونج۔ ملیح: نمکین' گندم گوں۔ اسیران: قیدی۔ بستاں: باغ' چمن' پھول۔ سمائی: داخل ہوئی' برداشت' گنجائش۔ خزاں دیدہ: ویراں' زوال' بے رونق۔ لب: ہونٹ۔ اقرار: تسلیم' قبول۔ جوشش: ابال' فکر۔ عصیاں: گناہ' نافرمانی۔

مطلب اشعار 11: راہ نوردی سے میرے پاؤں چھلنی کی طرح پر سوراخ ہو گئے مگر افسوس مدینہ کا راستہ ہاتھ نہ آیا۔ اے عشق اب تو ہمیں قید خانے میں جانے کی اجازت دے دیں۔

ہم تو مانوس صیاد سے ہو گئے
اب رہائی ملے گی تو مر جائیں گے

مطلب اشعار 12: میرے جگر کے ہر زخم سے یہی آواز آتی ہے اے عرب کے نمکین حسن والے آقا میرے ہر زخم پر نمک پاشی کر کے مجھے نمک کی لذت سے روشناس فرما دیں۔ احقر نے عرض کیا ہے:

ہوا حسن ملیح مجتبیٰ کا چرچا عالم میں
جمال یوسفی کا غلغلہ تھا دشت کنعاں میں

مطلب اشعار 13: چمن مصطفےٰ ﷺ کے قیدیوں کو گلشن کی سیر و تفریح سے کیا غرض ہے اے باغ کی بلبل تو ہمیں چمن کے سیر کی دعوت دے کر تکلیف مت دے۔

مطلب اشعار 14: جب سے ہماری آنکھوں میں مدینہ الرسول ﷺ کی بہاریں و رونقیں سمائی ہیں تو اے گلستان تو ہمیں ویراں اجڑا اجڑا سا نظر آتا جو کیف و نظارہ مدینہ میں ہے وہ تجھ کو کب میسر ہو سکتا ہے۔

مطلب اشعار 15: اگر حضور ﷺ اپنی زبان مبارک سے (وہ زبان مبارک جو اپنی مرضی سے کچھ ارشاد نہیں فرماتی وہ جو کچھ بولتی ہے وحی الٰہی سے بولتی ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحی میری شفاعت کا وعدہ فرمائیں تو ہمیں اپنے گنہگار و نافرمان ہونے کی فکر سے نجات مل جائے گی۔ فرماتے ہیں:

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

(16) نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے | تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو
(17) رحم فرمایئے اے شاہ کہ اب تاب نہیں | تا کجے خون رلائے غم ہجراں ہم کو

چاک داماں میں نہ تھک جائیو اے دست جنوں (18) پُرزے کرنا ہے ابھی جیب و گریباں ہم کو
پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار (19) اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو
اے رضا وصف رخ پاک سنانے کے لئے (20) نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

مشکل الفاظ کے معنی:

نیز: سورج' حشر کا سورج۔ تاب: برداشت۔ تابکے: کب تک۔ ہجراں: علیحدگی' دوری۔ چاک: پھٹنا' کٹا ہوا۔ دست جنوں: پاگل ہاتھ۔ مہ تاباں: چمکدار چاند۔ وصف: تعریف' خوبی۔ رخ: چہرہ۔

مطلب اشعار 16: میدان محشر کے سورج کی (جو سوا نیزے پر ہو گا) تیز دھوپ نے جسم کو جھلسا دیا ہے۔ اے ہر ماں نصیب غم گساروں کے آقا ﷺ دھوپ بہت تیز ہے اپنے دامن کا سایہ عنایت فرما دیجئے۔ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 17: اب میری حالت قوت برداشت سے باہر ہے اے بے کسوں کے آقا حاکم دوسرا ﷺ مجھ پر حکم فرمایئے آپ کے ہجر و جدائی کے غم میں کب تک خوں کے آنسو روتا رہوں۔

مطلب اشعار 18: اے عاشق صادق کے ہاتھ دامن کو پھاڑتے پھاڑتے تھکنا مت کیونکہ ابھی تجھے جیب گریبان کی دھجیاں بکھیر کر پرزے پرزے ریشہ ریشہ کرنا ہے۔

مطلب اشعار 19: فداك ابی امی اے نبی اُمی ﷺ اپنے رخ پُر نور سے نقاب اٹھا کر ایک مرتبہ دیدار عنایت فرمایئے اور ہم کو اپنا آئینہ بنا لیجئے۔ اے چمکدار چاند کیونکہ چاند میں دھبہ ہے اور آپ کا رخ انور اس دھبہ سے منزہ پاک و صاف ہے۔

مطلب اشعار 20: اے رضا نبی برحق محبوب حق ﷺ کے چہرہ مبارک کے اوصاف بیان کرنے اور آپ کی شان بیان کرنے کے لئے چمن کے پرندے نذرانہ پیش کرتے ہیں کہ مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء حضور ﷺ کی تحمید و توصیف وہ ہے جو آپ کے رب نے آپ کی فرمائی کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد احمد' حامد' محمود رکھا کہ جو بھی آپ کا نام لے تو آپ کی تعریف خود بخود ہو جائے۔ صلے اللّٰہ علی النبی الامی والہ ﷺ صلوٰۃً وسلامٌ علیك یا رسول اللّٰہ ﷺ

نعت

عزم سفر اطہر مدینہ منورہ از مکہ مکرمہ بعد حج در ماہ محرم الحرام 1296ھ در خدمت سرکار دو عالم ﷺ عرض کردہ شد۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو (1) کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت (2) اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو
آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں (3) آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے (4) ابر رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی (5) ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مشکل الفاظ کے معنی:

رکن شامی: کعبہ کا کونہ بجانب شام۔ وحشت: خوف' ڈر' اداسی' ہیبت۔ غربت: مسافری' محتاجی' تنگ دستی۔ آرا: دل کو زینت دینے والی۔ زمزم: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑھی کی رگڑ سے جو چشمہ جاری ہوا اس کو آب زمزم کہتے ہیں۔ جود: سخاوت' بخشش۔ کوثر: جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔ زیر: نیچے۔ میزاب: کعبہ کا پرنالہ جس سے چھت کا پانی برسات میں گرتا ہے۔ ابر رحمت: رحمت کے بادل۔ در کعبہ: دروازہ۔ بیتابوں: بے چین' بے قرار۔ مشتاقوں: خواہش مند' آرزو مند۔ حسرت: ارمان' آرزو' شوق' پشیمانی۔

مطلب اشعار 1: اے حاجیوں اب تم سردار دو عالم شہنشاہ عرب و عجم مالک رقاب امم محبوب رب ہژدہ ہزار (اٹھارہ ہزار) عالم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کرو۔ (جس کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا: من زار قبری وجبت له شفاعتی جس نے میرے مزار پر انوار کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہے۔) تم نے کعبہ کے انوار و تجلیات کو دیکھا اب تم اس کعبہ کے کعبہ کا جلوہ دیکھو جنہوں نے اس بت خانہ کو کعبہ و قبلہ بنا دیا جس میں تقریباً تین سو تیرہ بتوں کی پرستش ہوتی یہ کعبہ پر احسان ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا کہ آپ نے صنم خانہ کو بیت اللہ بنا دیا اس میں اللہ تعالیٰ کی پرستش ہونے لگی۔

مطلب اشعار 2: غریب الوطن مسافرت کی اداسی رکن شامی کے بوسہ سے دور ہو گئی ہے چلو چلو اب مدینہ پاک کی صبح کا نظارہ کرو جو دل کو مجلی و مصفیٰ کر کے مزین کر دیتی ہے۔

مطلب اشعار 3: اے حاجیو زمزم شریف تم نے دل بھر کر پیا سیرابی حاصل کی' پیاسیں بجھائیں اور اب آؤ مالک حوض کوثر ﷺ کی سخاوت اور بخشش کے دریائے کرم کو دیکھو کہ سوالی کو خود عنایت فرمائیں اور کہیں منگتے سائل کا بھلا ہو۔ یہ ان کی شان داد و دہش ہے ورنہ سائل ہی دینے والے کو دعائیں دیا کرتا ہے مگر آپ کے در سے بھیک کے ساتھ دعا بھی ملتی ہے۔

مطلب اشعار 4: کعبہ کے پرنالہ میزاب کے نیچے تم پر کرم کی برسات ہوئی تھی مگر رحمت عالم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شب روز صبح و شام ہمہ وقت رحمت کے بادلوں کی رم جھم پھوار اور موسلادھار برسات سے لطف اندوز ہو کر دیکھو۔

مطلب اشعار 5: حاجیو تم نے کعبہ کے دروازے پر بے چین و بیقرار عشاق کی بے خودی کی دھوم دھام اور وارفتگی دیکھی ہے۔ آؤ اب محبوب خدا علیہ التحیتہ والثناء کے چاہنے والے دیوانوں کا عشق مصطفےٰ ﷺ کے شوق و آرزو میں تڑپنا بلکنا مچلنا دیکھو۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد (6) اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ (7) قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا (8) یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
اولیں خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں (9) آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ (10) جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

مشکل الفاظ کے معنی:

مثل: مانند' کی طرح۔ پروانہ: پتنگا' کیڑا جو چراغ پر جلتا ہے۔ شمع: موم بتی۔ گرد: حلقہ' چاروں طرف۔ قصر: محل' قلعہ۔ جلوہ: تجلی' چمک' نورانیت۔ مطیعوں: فرماں بردار' تابعدار۔ سیہ کاروں: بدکار' فاسق' فاجر۔ اولیں: پہلے۔ حق: اللہ کا گھر۔ ضیائیں: روشنی' چمک' تجلی' جلوہ۔

آخریں: بعد میں۔ بیت: نبی علیہ السلام کا گھر۔ تجلا: چمک ظاہر ہونا' روشنی' چمک' نور۔ زینت: آرائش' سجاوٹ' خوبصورتی۔ عروسوں: دلہن۔ کونین: دونوں جہان' دنیا و آخرت۔

مطلب اشعار 6: اے حجاج تم پروانے کی طرح کعبہ کے گرد پھرتے تھے طواف کرتے تھے اپنی اس شمع یعنی کعبہ کو شمع جمال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا پروانہ کی مثل طواف کرتا ہوا دیکھو عبدالمطلب فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی پیدائش والی رات سے تین دن تک کعبہ وجد کرتا محسوس ہوتا تھا۔

مطلب اشعار 7: اے حاجیو تم نے کعبہ کے غلاف کو اپنی آنکھوں سے لگایا اور چومہ ہے چلو چلو مدینہ میں محبوب رب العالمین ﷺ کے محل کے پردوں کی نورانیت کا نظارہ کرو چومو آنکھوں سے لگاؤ۔

مطلب اشعار 8: مکہ معظمہ میں فرمانبردار نیکوکاروں کا جگر خوف سے پانی پانی ہوتا ہے کیونکہ مکہ میں ایک گناہ برابر ایک لاکھ گناہ کے اور ایک نیکی برابر ایک لاکھ کے ہے تو آدمی پر خوف طاری رہتا ہے کہ کہیں گناہ نہ ہو جائے اور مدینہ منورہ میں گناہ گاروں کا دامن مصطفیٰ ﷺ کو تھام کر مچلنے کا عجیب منظر ہوتا ہے کیونکہ یہاں پر گناہ ایک کا ایک ہی رہتا ہے اور نیکی ایک نیکی کی پچاس ہزار ہوتی ہیں مدینہ میں حاضرین پر خوف مسلط نہیں ہوتا ایک گونہ سکون و اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ جل جلالہ کا گھر کعبہ مظہر جلال ہے۔ محبوب رب العالمین کا گھر مظہر جمال ہے۔

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

مطلب اشعار 9: پہلے حج کیا اللہ تعالیٰ کے گھر کعبہ کی ضیا باری جلوہ ریزی کا نظارہ کیا اس کے بعد رحمت اللعالمین کے سبز گنبد کی جلوہ ریزی و نورانیت کا منظر دیکھ کر دل منور کر لو۔ حج مکہ میں ہوتا ہے قبولیت کی سند مدینہ سے ملتی ہے۔

مطلب اشعار 10: کعبہ کے حسن و جمال میں لاکھوں دلہنوں کا بناؤ سنگار خوبصورتی تھی مگر مدینہ میں دونوں جہاں کا دولہا محبوب خدا شفیع روز جزا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء رونق افروز ہیں کعبہ ان کے لئے تھا وہ کعبہ کے لئے نہیں تھے۔

کعبہ اللہ کا گھر ہے حضور اللہ کے محبوب ہیں گھر کو محبوب کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مکان کو مکین سے فضیلت ملتی ہے۔ کعبہ تو بت کدہ تھا آپ نے اس کو بتوں سے پاک فرما کر قبلہ و کعبہ بنا دیا۔

ایمن طور کا تھا رکن یمانی میں فروغ	(11)	شعلہ طور یہاں انجمن آراء دیکھو
مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوش حطیم	(12)	جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو
عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیل الحجاج	(13)	آؤ اب داد رسی شہ طیبہ دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود	(14)	خاک بوسئی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں	(15)	ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو

مشکل الفاظ کے معنی:

ایمن: کوہ طور کی امن والی وادی۔ یمانی: کعبہ کا یمن کی جانب والا کونہ۔ فروغ: رونق' عزت' نام شہرت پانا۔ شعلہ: چمک' لو' جوت' لپٹ۔ انجمن: مجلس کو رونق دینے والا۔ مہر: محبت' پیار' الفت۔ مادر: والدہ۔ آغوش: گود' حطیم: کعبہ ملحق جہاں کعبہ کا پرنالہ میزاب

رحمت ہے۔ فدایاں: قربان۔ عرض: گزارش: حاجت: ضرورت' آرزو' مطلب' غرض۔ کفیل: ذمہ دار' ضامن۔ الحجاج: حاجی کی جمع' حج کرنے والا۔ دادرسی: انصاف کو پہنچنا' منصف۔ ظلمت: تاریکی' سیاہی۔ بوسہ: چومنا۔ اسود: سیاہ پتھر جو کعبہ کی دیوار میں نصب ہے۔ بوسی: زمین چومنا۔ رفعت: بلندی۔ پرواز: اُڑانیں۔ در والا: بزرگ دروازہ' بلند مرتبہ دروازے کی مٹی۔

مطلب اشعار 11: رکن یمانی میں امن والی طور کی وادی کے مثل سربلندی تھی اور مدینہ منورہ میں اس نور کو رونق مجلس دیکھا جو کوہ طور پر شعلہ بن کر چمکا تھا۔ جس کو دیکھنے کی موسیٰ علیہ السلام تاب نہ لاسکے بے ہوش ہو کر گر گئے۔

مطلب اشعار 12: حطیم کی گود ماں کی محبت کا مزہ و لطف دیتی مگر قدم مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں مدینہ پاک میں ان کی کرم فرمائی کا منظر اے زائرو دیکھو۔

مطلب اشعار 13: حاجیوں کے پیش کردہ اغراض و مقاصد قبولیت کی ضمانت کعبہ نے دی تھی آؤ اب شہنشاہ دو عالم طیبہ کے تاجدار غریبوں کے غمگسار بے سہاروں کے سہارا یتیموں کے ملجا محمد مصطفےٰ ﷺ کے رحمت کی داد رسی کا منظر دیکھ خود بھیک دیں خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔

مطلب اشعار 14: سنگ اسود کے چومنے سے دل کی سیاہی صاف ہو گئی تمام گناہ مٹ گئے اب مدینہ کی زمین اور پیارے آقا محبوب خدا ﷺ کے روضہ مبارک کی جالی کو چوم کر دیکھو کتنے ارفع و اعلیٰ درجات و مقامات حاصل ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 15: کعبہ کی رفعت و بلندی تک نظر پرواز کر چکی ہے آؤ اب اپنے سر کی ٹوپیوں کو پکڑ کر محبوب خدا علیہ التحیتہ والثناء کے در پاک کی خاک کے مرتبہ اور بلندی کا نظارہ کرو قرآن جس کی قسم کھاتا ہے آپ جس جگہ پر آرام فرمائیں وہ جگہ عرش اعظم سے افضل ہے عرش اعظم کو ایک مرتبہ قدم مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء کے بوسہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور خاک مدینہ کو یہ سعادت بار بار نصیب ہوئی مزار پاک کو تو قیامت تک قربت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں:

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت	(16)	جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لئے	(17)	مجرمو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں	(18)	ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
خوب مسعےٰ میں بامید صفا دوڑ لئے	(19)	رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں	(20)	دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا	(21)	میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

مشکل الفاظ کے معنی:

بے نیازی: بے پروائی' لاپروائی۔ طاعت: فرمانبرداری' بندگی۔ ناز: لاڈ' پیار' نخرا۔ عبادت: عبادت گزار' پرستش کرنے والے۔ مجرمو: جرم کرنے والے' گنہگار۔ دوشنبہ: پیر کا دن۔ ملتزم: کعبہ میں رکن یمانی کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ ارماں: تمنا' خواہش۔ یاں: یہاں۔ باہم: آپس میں۔ مسعےٰ: سعی کرنے دوڑنے کی جگہ۔ صفا: پاکی' ستھرائی' نام پہاڑ۔ جاناں: محبوب کا راستہ۔ رقص: اچھلنا' ناچنا' کودنا۔ بسمل: بے قرار' ذبیحہ' مجروح' زخمی' قربان کیا ہوا جانور۔ منیٰ: مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جہاں قربانی کرتے اور شیطان کے پتھر مارتے ہیں۔ خونابہ: لہولہان' خونی' آنسو' خون پانی ملا ہوا۔ فشاں: جھاڑتا ہوا' جھاڑنے والا۔ صدا: آواز' ندا' آواز کی گونج۔

مطلب اشعار 16: اب کعبہ کی شان بے نیازی کے روبرو مکہ میں فرمانبردار مطیعوں کو لرزتے کانپتے گڑگڑاتے دیکھا اور بارگاہ رحمت العالمین میں گناہ گار کو رحمت کے جوش کو دیکھ کر ناز و نخرے کرتے دیکھو۔ ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں مولیٰ میں تباہ ہو گیا برباد ہو گیا۔ ارشاد فرمایا تو نے کیا گناہ کیا ہے۔ عرض کیا بحالت روزہ اپنی بیوی سے صحبت کر لی' میں کیا کروں۔ حکم فرمایا غلام آزاد کرو عرض کیا میرے پاس غلام نہیں ہے نہ میں خرید کر آزاد کر سکتا ہوں۔ پھر فرمایا اکٹھ روزے رکھو عرض کیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاو۔ عرض کیا حضور ﷺ میں غریب ہوں کھانا بھی نہیں کھلا سکتا۔ شریعت میں روزے کے فدیہ کی یہی تین صورتیں ہیں۔ چوتھی کوئی صورت نہیں ہے مگر آپ کو اختیار حاصل ہے شریعت میں جو چاہیں ترمیم کر دیں فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ صحابی مجلس پاک میں بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد ایک صحابی نے آپ کی خدمت میں کچھ کھجوریں پیش کریں آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے وہ صحابی کھڑے ہو گئے میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کو اپنے روزے کے فدیہ میں مدینے کے غریبوں میں تقسیم کر دو۔ ان صحابی نے عرض کیا حضور ﷺ مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی غریب نہیں ہے۔ آپ مسکرانے لگے فرمایا جاؤ ان کو لے جاؤ تمہارا فدیہ تمہارے لئے جائز ہے۔ یہ اختیار مصطفےٰ ﷺ اور وہ ان صحابی کا ناز ہے۔ آپ ناز برداری کرنے والے ہیں۔ خود بھیک دیں خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔

مطلب اشعار 17: عابدوں کے لئے مکہ میں جمعہ عید کی برابر تھا اے مجرموں مدینہ میں تمہارے لئے پیر کا دن عید کے برابر بلکہ بہتر ہے۔

مطلب اشعار 18: اے حاجیوں تم نے ملتزم سے چمٹ کر اپنی دلی تمنائیں پوری کر لیں دیار محبوب میں شوق و عشق اور ادب کا آپس میں دست گریباں ہونے کا تماشہ دیکھو۔

مطلب اشعار 19: گناہوں کو صاف کرنے کے لئے صفا و مروی میں تم نے خوب سعی و چکر لگائے ہیں اب اپنے محبوب کے شہر کی گلیوں میں دوڑ دھوپ کا لطف اٹھاؤ۔

مطلب اشعار 20: منیٰ میں قربانی کے جانوروں کو تم نے تڑپتا بے قرار ہوتا دیکھا ہے اب بارگاہ محبوب میں لہولہان دل کو تڑپتا اور خوں کے آنسو بہاتا ہوا بھی دیکھو۔

مطلب اشعار 21: اے رضا تو یہ بات کان لگا کر غور سے سن کہ کعبہ سے رب کعبہ کی یہ آواز آرہی کہ میرے پیارے محبوب کا روضہ میری نظر سے دیکھو محبوب کی ہر چیز محب کو پیاری لگتی ہے۔ ہم نے اپنے محبوب کی مثل کسی کو پیدا ہی نہیں کیا جیسے ہم بے مثل ہیں ایسے ہی مخلوق میں ہمارا محبوب بے مثل ہے۔

نعت

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو	(1)	جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا	(2)	یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو
فریاد امتی جو کرے حال زار میں	(3)	ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو
کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی	(4)	یوں جایئے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو
فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں	(5)	اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

راہ گزر: راستہ' سڑک۔ روزگار: زمانہ' وقت' دنیا۔ فریاد: دہائی' شور' استغاثہ۔ حال زار: خراب حالت۔ خیر بشر: انسانوں میں سب سے بہتر' بے مثل انسان۔ براق: جنتی گھوڑا۔ سبک روی: تیز رفتاری' تیز چلنے والا۔ گرد سفر: راستہ کا گرد و غبار۔ دو جہاں: دونوں جہاں دنیا و آخرت کے سردار۔ مرتضٰی: پسندیدہ' حضرت علیؓ کا لقب۔ عتیق: آزاد حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب۔

مطلب اشعار 1: یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنی امت کو پل صراط سے اس طرح گزاریں کہ اس کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس پر سے کوئی گزر رہا ہے اور اگر جبرائیل علیہ السلام پل صراط پر آپ کی امت کے گزرنے کیلئے پر بچھا دیں تو امت کے گزرنے کا جبرئیل کے پر کو بھی پتہ نہ چلے۔

مطلب اشعار 2: دنیا کے رنج و الم فکر و غم کا کانٹا میرے جگر سے اس حسن خوبی سے کھینچ دیجئے کہ جگر کو کانٹے نکلنے کی خبر تک نہ ہو سکے۔

مطلب اشعار 3: اگر کوئی امتی اپنی بدحالی و پریشانی کی شکایت حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرے تو یہ ناممکن ہے کہ افضل الرسول خیرالبشر ختمی مرتبت ﷺ کو خبر نہ ہو۔ آپ کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

مطلب اشعار 4: معراج کی رات براق کی تیز رفتاری براق سے یہ کہتی تھی کہ اے براق اس طرح سفر کرو کہ تمہارے سفر کا علم رستہ کے گرد و غبار کو بھی نہ ہو سکے۔

مطلب اشعار 5: حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی تم ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کو مت بتانا کہ تم دونوں (ابوبکر و عمر) دونوں جہاں دنیا و آخرت کے سردار ہو۔ ابن ماجہ نے حضرت انسؓ کی روایت بیان کی رسول ﷺ نے فرمایا ابوبکر و عمر اگلے پچھلے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں انبیاء و مرسلین کے سوا سب کے سردار ہیں۔ ابن عمر فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے دائیں بائیں ابوبکر و عمر تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے یعنی میرے داہنی جانب ابوبکر اور بائیں جانب عمر ہوں گے۔ حضور ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

گم ہو کے ان کی ولا میں خدا ہمیں	(6)	ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو
آ دل حرم سے روکنے والوں سے چھپ کے آج	(7)	یوں اٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو
طیر حرم ہیں یہ کہیں رشتے بپا نہ ہوں	(8)	یوں دیکھئے کہ تار نظر کو خبر نہ ہو
اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے	(9)	یوں دل میں آ کہ دیدہ تر کو خبر نہ ہو
اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں	(10)	اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں (11) گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

گُمادے: فنا' خود فراموش- ولا: محبت' دوستی- پہلو: کروٹ' بغل' گود- بر: کوکھ' سینہ' پستان- طیر حرم: حرم کعبہ کے پرندے- بپا: مشہور' قائم- تار نظر: آنکھ کی پتلی- خار: کانٹا- دیدہ: پرنم آنکھ- شوق: دل کا شوق' مشتاق دل- گراں: اگر- روا: جائز- پسر: لڑکا- پدر: باپ' والد-

مطلب اشعار 6: اے الہ العالمین حضور ﷺ کے عشق و محبت میں ہمیں ایسی فناء کامل عنایت فرما کہ اگر ہم اپنے آپ کو تلاش کریں تو ہماری خبر کو بھی خبر نہ چلے۔

بہت ڈھونڈا ہم نے نہ پایا اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

مطلب اشعار 7: حرم پاک کی حاضری کو روکنے والوں سے چھپ کر اے دل آج اس طرح چلیں کہ سینہ اور پہلو کو بھی خبر نہ ہو سکے۔ فرماتے ہیں:

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بہ مشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

مطلب اشعار 8: ہمارا یہ تعلق کہیں مشہور نہ ہو جائے کہ ہم حرم کے پرندے ہیں ہماری پرواز حرم کی طرف ہی ہوتی ہی اس کو اس طرح دیکھو کہ آنکھ کی پتلی کو بھی خبر نہ ہو سکے۔

مطلب اشعار 9: اے طیبہ کے کانٹے خیال رکھنا دامن بھیگنے نہ پائے تو دل میں اس طرح اتر جا کہ چشم پرنم آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھ کو بھی تیرے دل میں اُترنے چبھنے کا پتہ نہ چلے۔

مطلب اشعار 10: اے مشتاق دل اگر سید المرسلین ﷺ کو سجدہ تعظیمی شریعت محمدی میں جائز نہیں ہے تو پھر سجدہ عاشقی ادا کرو جس کی سر کو بھی خبر نہ ہو سکے۔ پہلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا جیسے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام ان کی والدہ اور گیارہ بھائیوں نے کیا جس کا قرآن شاہد ہے اے باپ میں نے خواب میں دیکھا مجھے گیارہ ستارے اور چاند سورج سجدہ کر رہے ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹے اپنا خواب بھائیوں کو مت سنانا وہ تیرے ساتھ دھوکہ کریں گے۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

مطلب اشعار 11: اے رضا میدان محشر میں شفیع المذنبین ﷺ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہو گا وہ میدان دار دگیر ہے نفسانفسی کا عالم ہو گا۔ باپ کو بیٹے کا علم نہ ہو گا۔ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہو گی' سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔

نعت

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو (1) سرور ہر دوسرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدق (2) ہم بدوں کا بھی نباہو
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم (3) گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
یہ ہنسیں تم ان کی خاطر (4) رات بھر روؤ کراہو
بد کریں ہر دم برائی (5) تم کہو ان کا بھلا ہو
ہم وہی ناشستہ رو ہیں (6) تم وہی بحر عطا ہو
ہم وہی شایاں رد ہیں (7) تم وہی شان سخا ہو
ہم وہی بے شرم و بد ہیں (8) تم وہی کان حیا ہو
ہم وہی ننگ جفا ہیں (9) تم وہی جان وفا ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

خیرالورے: مخلوق میں سب سے بہتر۔ سرور: سردار۔ دوسرا: دونوں جہان دنیا آخرت۔ تصدق: وسیلہ' صدقہ' طفیل۔ بدوں: بروں: نباہ: باہم گزارا کرنا' کام آنا۔ خاطر: واسطے' طرفداری۔ کراہو: درد کی آواز' آہ' ہائے۔ ناشستہ: سیاہ چہرے والے۔ عطا: سخاوت کا سمندر۔ شایاں: لائق' سزا وار۔ رد: ناپسندیدہ' تردید کئے ہوئے۔ شان سخا: سخاوت کو عظمت دینے والے۔ بے شرم: شرم و حیا نہ کرنے والے۔ کان حیا: حیاو شرم کا خزانہ۔ ننگ: رسوائی' ذلت' بدنامی۔ جفا: ظلم' ستم' جور۔ جان وفا: نباہ نا' وعدہ پورا کرنا' خیر خواہی کرنا۔

مطلب اشعار 1: مصطفیٰ ﷺ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں دنیا و آخرت دونوں جہانوں کے سردار ہیں۔

مطلب اشعار 2: اے آقا ﷺ اپنے محبوبوں کے صدقہ میں ہم گناہ گاروں کو بھی اپنی مہربانی و رحمت میں چھپالو ہمارے ساتھ نباہ کر لو۔

مطلب اشعار 3: اگر آپ ہم کو راندہ درگاہ کر دیں۔ دھتکار دیں تو آپ کے سوا ہمارا حامی و ناصر کون ہے کہ ہم اس کے ساتھ اس کے ہو کر رہیں۔

مطلب اشعار 4: اے مولیٰ ﷺ آپ کے امتی ہنس کر لہو و لعب میں زندگی برباد کریں اور آپ ان کے لئے ساری ساری رات گریہ و زاری آہ و بکا میں گزاریں۔

مطلب اشعار 5: گنہگار ہمہ وقت برائی کرتے رہیں اور آپ رحمت العالمین بن کر ان کی بہتری اور بھلائی کی دعائیں کریں۔

مطلب اشعار 6: اے آقا ﷺ ہم رو سیاہ بد عمل گناہ گار ہیں اور آپ ﷺ جودو سخا' داد و دہش کا بحر ناپیدا کنار ہو۔ خود بھیک دو خود کہو منگتے کا بھلا ہو۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں ۔

مطلب اشعار 7: ہم گناہ گار تو دھکے دینے کے قابل ہیں مگر اے آقا ﷺ آپ کی ذات گرامی تو سخاوت کو عظمت دینے والی ہے۔

مطلب اشعار 8: اے آقا ﷺ ہم بے شرم بدکار بدکردار ہیں مگر آپ تو حیا و شرم کا خزانہ ہو آپ کے اعضائے مستور کو کسی نے نہیں دیکھا اگر بچپن میں کبھی ہوا سے ستر کھل گیا تو فوراً فرشتے ستر کر دیتے تھے۔

مطلب اشعار 9: یا شفیع المذنبین ﷺ ہم تو ذلت و رسوائی ظلم و ستم کے خوگر ہیں مگر آپ تو خیر خواہی وعدہ وفائی حسن اخلاق اچھے

کردار کے منبع ہیں۔ اِنَّكَ علٰی خلق عظیم آپ کے اخلاق بہت عظیم ہیں۔ آپ کی شان میں نازل ہوا ہے۔

ہم وہی قابل سزا کے	(10)	تم وہی رحم خدا ہو
چرخ بدلے دہر بدلے	(11)	تم بدلنے سے ورا ہو
اب ہمیں ہوں سہو حاشا	(12)	ایسی بھولوں سے جدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا	(13)	وقت پر کیا بھولنا ہو
وقت پیدائش نہ بھولے	(14)	کیف نیسئے کیوں قضا ہو
یہ بھی مولٰی عرض کر دوں	(15)	بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے	(16)	وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے	(17)	دشمنوں کا دل بُرا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر	(18)	رات دن وقف دعا ہو

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

قابل: لائق، سزاوار۔ سزا: بدلا، عقوبت۔ رحم: مہربانی، بخشش۔ چرخ: آسمان۔ دہر: زمانہ، روزگار۔ ورا: دور، سوا، علاوہ۔ سہو: بھول، نسیان۔ حاشا: ہرگز نہیں۔ جدا: دور، الگ، علیحدہ۔ نیسئے: کیوں بھولیں گے۔ قضا: کیسے رہ سکتا ہے۔ گراں: بھاری، بوجھل۔ برا: باہر نکلنے والا۔ رد: واپس کرنا۔ خاطر: واسطے، لئے۔ وقف دعا: دعاگو، دعا کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 10: اے شافع روز جزا ﷺ ہم تو سزا کے لائق ہیں مگر آپ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت مجسمہ بن کر تشریف لائے ہیں۔ وما ارسلنك الا رحمت اللعالمین اے محبوب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مطلب اشعار 11: آسمان کی گردش بدل جائے زمانہ بدل جائے مخالف ہو جائے تو ممکن ہے مگر اے آقا ﷺ آپ بدل جائیں ہم گنہگاروں سے منہ موڑ لیں یہ ناممکن ہے۔ آپ بے سہاروں کے سہارا بے کسوں کے غمگسار و غمخوار ہمارے ملجا وماویٰ ہیں۔

مطلب اشعار 12: آپ ہم کو بھول جائیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیوں کہ آپ سے ایسی بھول ہو نہیں سکتی آپ جب اس دنیا میں تشریف تو زبان پر رب حب لی امتی فرماتے تشریف اور جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تب یہی فرماتے تشریف لے گئے۔

مطلب اشعار 13: آپ نے تمام عمر ہمیشہ ہم گناہگاروں کو یاد رکھا ہے تو کسی خاص وقت میں آپ کیوں کر بھول سکتے ہیں آپ نے تو وصال باری تعالیٰ کے وقت شب معراج میں بھی امت کو یاد رکھا ہے اور وقت وصال و قبر میں بھی یاد کیا۔ فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں ہم نے آپ کو قبر میں رکھ کر کفن کھولا تاکہ آخری دیدار کریں تو آپ کے لب مبارک ہل رہے تھے کان قریب کر کے سنا تو آپ فرما رہے تھے اے اللہ میری امت کو بخش دے۔

مطلب اشعار 14: حضور ﷺ رب ھَب لی امتی "اے میرے رب میری امت کو بخش دے" کہتے ہوئے اس دنیا میں تشریف لائے تو یوم حساب قیامت کے دن ہم گنہگاروں کو کیسے فراموش کریں گے۔

مطلب اشعار 15: اور اے آقا و مولیٰ ﷺ یہ بھی مجھے عرض کرنے کی اجازت دیں کہ اگر آپ ہم کو بھول جائیں تو ہمارا کیا حال ہو گا۔

مطلب اشعار 16: ہمارا وہ برا حال ہو گا جس کو آپ ہرگز برداشت نہ کریں گے آپ کو تو ہمارا مشقت میں پڑنا ہی ناگوار ہوتا ہے۔

عزیز علیہ ما عنتم

مطلب اشعار 17: ہمارا وہ بُرا حال ہو گا کہ اس کا ذکر کرتے ہوئے دشمنوں کا کلیجہ بھی منہ کو آنے لگے گا۔ یعنی دشمن بھی ہماری اس حالت کو نہ دیکھ سکے گا۔

مطلب اشعار 18: ہمارا وہ حال ہو گا جس کو دور کرنے کے لئے آپ نے تمام عمر رات دن رو رو کر دعائیں کیں ہیں۔ اے اللہ میری امت پر عذاب نہ کرنا میری امت کو معاف فرما دے جنھوں نے آپ پر پتھر برسائے آپ نے ان پر دعاؤں کی رحمتوں کی بارش فرمائی ہے۔

مر مٹیں برباد بندے (19) خانہ آباد آگ کا ہو
شاد ہو ابلیس ملعون (20) غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو (21) جان و دل تم پر فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے (22) غم عدو کو جان گزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق (23) بے کسوں کے غم زدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے (24) تم مدام اس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو (25) وہ وہی چاہے جو چاہو
برتو او پاشد تو برما (26) تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے (27) جب نبی مشکل کشا ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

آباد: گھر بسے۔ شاد: خوش' خرم۔ ابلیس: مکار' شیطان۔ ملعون: لعنت کیا ہوا۔ قہر: زبردستی' زیادتی۔ واللہ: خدا کی قسم۔ فدا: قربان بدلہ۔ عدو: دشمن۔ گزا: جان پر خطرہ پہنچنے والا۔ تعلق: علاقہ' لگاؤ۔ بے کسوں: اکیلا' جس کا کوئی نہ ہو۔ غم زدا: غم کا مارا ہوا' غمگین۔ مدام: ہمیشہ۔ سرا: تعریف کرو' بہترین تعریف کرنا۔ عطا: بخشش' جود۔ برتو: تجھ پر۔ پاشد: وہ نچھاور کرے۔ برما: آپ ہم پر نچھاور کریں۔ تاابد: ہمیشہ ہمیشہ۔ سلسلہ: طریقہ' دستور۔ مشکل کشا: مشکل حل کرنے والے' مشکل دور کرنے والے۔

مطلب اشعار 19: ہم گنہگار بندے تباہ و برباد ہو جائیں گے اور جہنم کو ہم سے بھر دیا جائے گا' آباد کر دیا جائے گا۔

مطلب اشعار 20: لعنتی شیطان ہماری بربادی پر خوش ہو گا اس زیادتی کا غم آپ کے سوا اور کسے ہو گا۔

مطلب اشعار 21: ہمارے اوپر عذاب کا غم خدا کی قسم صرف آپ کو ہو گا ہمارے دل و جان آپ پر قربان ہیں بلکہ ماں باپ بھی قربان ہیں۔

مطلب اشعار 22: اے آقا و مولیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام غموں سے محفوظ رکھے بلکہ آپ کے دشمنوں کی جانوں کو پہنچیں۔

مطلب اشعار 23: غم کا آپ سے علاقہ اور واسطہ نہیں ہے آپ تو بے یار و مددگار کے غموں کو دور کرنے والے غم خوار ہیں۔

مطلب اشعار 24: اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتہ آپ پر صلوۃ وسلام و درود بھیجتے ہیں اور آپ ہمیشہ اللہ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔

مطلب اشعار 25: اللہ تعالیٰ اپنے انعام و اکرام کی آپ پر بارش کرتا ہے اور آپ ان کو حاصل کرتے ہیں اور آپ جو چاہتے ہیں اللہ

تعالیٰ بھی وہی چاہتا ہے۔ آپ نے کعبہ کو قبلہ بنانا چاہا تو اللہ نے آپ کے لئے کعبہ کو قبلہ کر دیا۔

مطلب اشعار 26: اللہ آپ پر رحمتوں کی بارش کرتا ہے اور آپ ہم گنہگاروں پر رحمت و انعام و اکرام کی بوچھار برساتے ہیں اے آقا و مولیٰ ﷺ یہ طریقہ جود و سخا ہمیشہ ہمیشہ ہم گنہگاروں پر جاری و ساری رہے۔

مطلب اشعار 27: اے رضا مشکلات سے کیوں ڈرتے ہو تمہاری مشکلات کو حل کرنے والا مشکل کشا حاجت روی حضرت محمد مصطفےٰ رحمت خدا منبع جود و عطا علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ فرماتے ہیں:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا تجھے حمد ہے خدایا

نعت

ملک خاص کبریا ہو (1) مالک ہر ماسوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو (2) عقل عالم سے ورا ہو
کنز مکتوم ازل میں (3) دُر مکنون خدا ہو
سب سے اول سب سے آخر (4) ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم (5) اصل مقصود ہدیٰ ہو
پاک کرنے کو وضو تھے (6) تم نماز جاں فزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے (7) تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے (8) تم مؤخر مبتدا ہو
قرب حق کی منزلیں تھے (9) تم سفر کا منتہا ہو

مشکل الفاظ کے معنی:

ملک: جاگیر' حقیقی ملکیت۔ خاص: ذاتی' مخصوص۔ کبریا: بزرگ اللہ کا نام۔ ماسوا: اللہ کے سوا۔ ورا: پرے' سمجھ میں نہ آنے والے۔ کنز: خزانہ۔ مکتوم: چھپا ہوا۔ ازل: آغاز' ابتدا' شروع۔ در: موتی۔ مکنون: چھپا ہوا' پوشیدہ۔ انتہا: آخر' سب کے بعد۔ وسیلے: ذریعہ' واسطہ۔ اصل: جڑ' بنیاد۔ مقصود: ارادہ کیا ہوا مراد۔ ہدیٰ: راہ راست' راستی۔ فزا: بڑھانے والا۔ بشارت: خوشخبری' مژدہ' نوید۔ مدعا: مطلب' آرزو۔ مؤخر: آخر والا' بعد کا۔ مبتدا: پہلا' جملہ اسمیہ کا پہلا جز۔ قرب: اللہ کے قریب کرنے والے۔ منزلیں: پڑاؤ' اترنے کی جگہ' جائے قیام۔ منتہا: انتہا کو پہنچا ہوا' آخری حد۔

مطلب اشعار 1: اے مالک رقاب امم ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کی ملکیت خاص ہیں اور اللہ کے سوا ہر مخلوق جن و بشر حور و ملک لوح قلم و عرش و فلک جنت دوزخ زمین و زماں کل کائنات کے مالک و مختار ہیں۔ فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

مطلب اشعار 2: آپ کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا کیوں کہ آپ انسان کی سمجھ اور ادراک سے بلند و بالا ہیں۔

مطلب اشعار 3: روز ازل کے چھپے ہوئے خزانہ کے بیش قیمت موتی جس کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا تاکہ وہ آپ کی ذات گرامی ہے۔

مطلب اشعار 4: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے آپ کے نور کو پیدا کیا اور تمام انبیاء کے بعد آپ کو مبعوث فرمایا تو آپ سے ہی ابتدا تخلیق کی ہوئی اور آپ پر نبوت ختم ہوئی آپ ہی کے زمانہ میں قیامت ہو گی آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہو گا۔ ا خاتم النبیین لانبی بعدی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 5: تمام انبیاء علیہ السلام آپ تک پہنچانے کے لئے واسطہ تھے اور آپ ہدایت کا مقصد اصلی ہیں مصطفےٰ دیدم خدارا ختم مبدا ہم منتہارا یا ختم میں نے حضور ﷺ کا دیدار کیا تو خدا کو پالیا ابتدا اور انتہا کو بھی پالیا۔

مطلب اشعار 6: تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے وضو کر کے نماز پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں آپ روح کو زندہ رکھنے والی نماز کی مثل ہیں یعنی وضو وہ تھے نماز آپ ہیں۔

مطلب اشعار 7: جملہ انبیاء علیہ السلام مژدہ خوشخبری دینے والی اذان کی طرح تھے اور آپ ﷺ ان کی اذانوں کا مطلب و مدعا ہو۔

مطلب اشعار 8: تمام انبیاء علیہ السلام آپ کی آمد کی خبر دیتے رہے یاتی من بعدی اسمہ احمد میرے بعد جو آئے گا ان کا نام احمد ہو گا تو آپ تخلیق میں سب سے پہلے بعثت میں سب کے بعد ہیں جیسے کبھی جملہ اسمیہ کی خبر پہلے آتی ہے اور مبتدا بعد میں آ ہے آپ اس وقت بنی تھے جب آدم علیہ السلام کا جسم بنانے کے لئے مٹی کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا۔

مطلب اشعار 9: تمام نبی اللہ کا قرب حاصل کرنے کی راہ کے پڑاؤ جائے قیام کی مثل تھے اور آپ اس سفر کی آخری حد ہیں جو فنا فی الرسول ہو گیا وہ فنافی اللہ ہو گیا۔

طور موسیٰ چرخ عیسیٰ (10) کیا مساوی دنا ہو
سب جہت کے دائرے ہیں (11) شش جہت سے تم ورا ہو
قبل ذکر اضمار کیا جب (12) رتبہ سابق آپ کا ہو
سب مکاں تم لا مکاں میں (13) تن ہیں تم جان صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے (14) ایک تم راہ خدا ہو
سب تمہارے آگے شافع (15) تم حضور کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی (16) بارگہ تک تم رسا ہو
وہ کلس روضے کا چمکا (17) سر جھکاؤ کج کلاہو
وہ در دولت پہ آئے (18) جھولیاں پھیلاؤ شاہو

مشکل الفاظ کے معنی:

طور: پہاڑ کا نام۔ چرخ: آسمان۔ مساوی: برابر۔ دنے: قریب تر۔ جہت: سمت' جانب۔ دائرے: چکر' گھیرا۔ شش: چھے۔ ورا: پرے' سمجھ میں نہ آنے والا۔ قبل: پہلے۔ اضمار: کلام میں ضمیر استعمال کرنا' دل میں رکھنا' پوشیدہ کرنا۔ رتبہ: مرتبہ' درجہ۔ سابق: پہلا' آگے جانے والا۔ مکاں: مقام جس کی چھ سمت ہوں اوپر' نیچے' دائیں' بائیں' آگے' پیچھے' جگہ۔ لامکاں: مقام جہت سے پاک۔ تن: جسم۔ صفا: پاکیزہ روح' پاک جان۔ در: دروازہ۔ شافع: شفاعت کرنے والے۔ حضور: سامنے' نزدیک۔ کبریا: اللہ کا نام' بڑائی والا۔ رسائی: پہنچ۔ بارگہ: اللہ کے دربار' شاہی دربار۔ رسا: پہنچ

والے۔ کلس: سنہری، کلغی گنبد کی۔ کج: ٹیڑھی ٹوپی والے بانکے خودنمائی کرنے والے امرا و رؤسا۔ دولت: بلند اقبال دروازہ، مال و زر، حکومت۔ جھولیاں: دامن، بھیک مانگنے کے لئے کپڑا یا دامن پھیلانا۔

مطلب اشعار 10: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسائی طور تک تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسائی چوتھے آسمان تک ہے تو یہ حضرات "ادن منی" مجھ سے اور قریب ہو جاؤ حضور ﷺ کے قرب کو کب پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کے قرب کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پھر قریب ہوا بہت زیادہ قریب جیسے دو کمانیں آپس میں ملیں یا اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ مقام مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ہے۔

مطلب اشعار 11: تمام انبیاء علیہ السلام کے مرتبے اور مقام کسی نہ کسی سمت کے دائرے میں محیط ہیں مگر آپ کا مقام چھے سمتوں اوپر، نیچے، آگے، پیچھے، دائیں، بائیں سے بلند ہے کیونکہ لامکاں اسی کو کہتے ہیں جو سمتوں سے پاک ہو۔ آپ کا جسم پاک نوری تھا اس کا سایہ نہ تھا آپ کے جسم پاک سے لگ کر کپڑا بھی نوری ہو جاتا تھا۔ کیونکہ اس کا سایہ بھی نہیں رہتا تھا۔ نور جہتوں میں محیط نہیں ہوتا۔

مطلب اشعار 12: حضور ﷺ کے ذکر پاک سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرما کر پوشیدہ رکھا تھا تو آپ کا مرتبہ سب کے مرتبوں پر سبقت رکھتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے معلوم فرمایا اے جبرئیل تمہاری عمر کتنی ہے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ایک ستارہ ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا ہے میں نے اس کو ستر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے تو میری عمر چار لاکھ نوے ہزار سال کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل وہ ستارہ میرا نور تھا۔

مطلب اشعار 13: تمام انبیاء کا مقام اس عالم امکان تک ہے اور آپ کا مقام لامکاں تک ہے باقی حضرات جسم کی مثل ہیں اور آپ ان کی پاکیزہ روح کی مثل ہیں۔

مطلب اشعار 14: تمام انبیاء علیہ السلام کی تبلیغ و شریعت آپ کی بارگاہ تک پہنچانے کے راستہ ہیں اور آپ خدا تک پہنچانے کا وسیلہ و راہبر ہیں۔

مطلب اشعار 15: تمام انبیاء علیہ السلام آپ کے دربار ہیں سفارش کریں گے اور آپ بارگاہ باری تعالیٰ میں سب کی شفاعت کریں گے اللہ فرمائے گا اے محمد سر اٹھائیں سوال کیجئے پورا کیا جائے گا، شفاعت کریں قبول کی جائے گی۔

مطلب اشعار 16: اے پناہ بیکساں ﷺ سب کی رسائی پہنچ صرف آپ تک ہے مگر آپ کی رسائی بلا واسطہ بارگاہ رب العالمین تک ہے۔

مطلب اشعار 17: اے مدینہ میں آنے والو دیکھو روضہ مبارک کا کلس جگمگا رہا ہے تو اے امیر اور بادشاہو سر جھکا کر تعظیم کرو فرماتے ہیں:

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مطلب اشعار 18: وہ غریبوں کے آقا ﷺ دولت خانہ کے دروازے پر تشریف لا رہے ہیں تو اے سلاطین زمانہ اپنی جھولیاں پھیلا کر بھر لو۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

ردیف "ہ"

نعت

(1) کیا ہی ذوق افزاء شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

(2) خامہ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

(3) اشک شب بھر انتظار عفو امت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

(4) انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(5) نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گرد سواری واہ واہ

(6) نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمر ساں تو سہی
مہر اور ان تلووں کی آئینہ داری واہ واہ

(7) نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

مشکل الفاظ کے معنی:

ذوق: مزہ' لذت' خوشی۔ افزا: بڑھنے والی۔ شفاعت: سفارش۔ واہ: خوب' شاباش۔ قرض: ادھار۔ گنہ: خطا' گناہ' قصور' جرم۔ پرہیزگاری: نیکوکار متقی' نیک۔ خامہ: لکھنے کا قلم۔ قدرت: قوت' اللہ کی قوت تخلیق۔ دستکاری: کاری گری۔ تصویر: صورت' شکل۔ سنواری: درست کی' آراست کی۔ اشک: آنسو۔ شب: رات۔ انتظار: راہ دیکھنا' امید' آس۔ عفو: معافی۔ فدا: قربان۔ اختر شماری: تارے گننا۔ فیض: بخشش' بڑا فائدہ۔ جھوم: سرور و وجد کی حالت' بدمست۔ پنجاب: پانچ پانی' پانچوں انگلیوں کے درمیان کا پانی۔ خیرات: صدقہ' زکوٰۃ' لنگر۔ مہر: سورج۔ ماہ: چاند۔ نیم: آدھا' نصف۔ تاب: برداشت۔ ساں: مانند' مثل۔ آئینہ داری: آئینہ رکھنا۔ نفس: جان' روح' ہستی' خودغرض۔ تازہ: نیا انوکھا۔ جرم: گناہ' قصور' خطا۔ ناتواں: کمزور' بے طاقت۔

مطلب اشعار1: واہ واہ سبحان اللہ اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کی شفاعت لذت اور خوشیوں کو کتنی ترقی دینے والی ہے کہ گناہوں کو ادھار لے کر تقویٰ و نیکوکاری عنایت کرتی ہے۔

مطلب اشعار2: اللہ تعالیٰ کے قلم کی قوت تخلیق کی کاری گری کا کمال واہ واہ کہ اس نے اپنے پیارے محبوب کی تصویر شکل و صورت ایسی بنائی جو اپنی مثال آپ ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے معلوم فرمایا اے جبرئیل ہمارے متعلق تمہاری رائے کیا ہے عرض کی۔

آفاق ہا گر دیدہ ام
سیر جہاں در زیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

ترجمہ: میں نے جہاں کا گوشہ گوشہ دیکھا ہے تمام جہان کی سیر کی ہے تمام حسینوں کی زیارت کی ہے لیکن آپ کی تو بات ہی اور ہے تم

بے مثلِ حق کے مظہر ہو پھر مثل تمہارا کیونکر ہو۔

مطلب اشعار 3: اے آقا ﷺ آپ امت کے گناہوں کی معافی کے لئے تمام رات رو رو کر گزار دیں آپ پر قربان کہ آپ نے تمام رات چاند تارے گنتے گنتے واہ واہ ہمارے لئے گزار دی۔

مطلب اشعار 4: آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہیں اور پیاسے پیاس بجھانے کے لئے ٹوٹے پڑتے ہیں سبحان اللہ رحمت کے پانی کی پانچ ندیاں موجیں مارتی ہوئی جاری و ساری ہیں۔ حدیبیہ اور دیگر موقعوں پر آپ نے اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا۔

مطلب اشعار 5: چاند سورج نوری خیرات لینے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں معراج میں آپ کے سواری کی نورانی گرد کس شان و شوکت سے اٹھتی ہے کہ یہ نورانی سیارے بھی اپنی نورانیت زیادہ کرنے کے لئے کشکول گدائی لے کر حاضر ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 6: چاند سورج ادھے جلوے کی چمک نہ برداشت کر سکے اس کے مثل کون ہو سکتا ہے سبحان اللہ ان تلووں کی آئینہ جیسی نورانیت کا کیا کہنا کیوں کہ قرآن بھی ان پاؤں کی قسم کھاتا ہے فرماتے ہیں:

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

مطلب اشعار 7: اے ظالم نفس تو اپنے اوپر کیوں ظلم کرتا ہے کہ تیری حالت کو جب بھی دیکھو تو نئے نئے جرم و گناہ کرتا ہوتا ہے تو اس کمزور روح کے سر پر اتنا بھاری بوجھ کیوں لاد رہا ہے کچھ تو اس کی حالتِ زار پر رحم کھا۔

مجرموں کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے رحمت کی گھٹا (8) طالعِ برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ
عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں (9) چھٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ
کیا مدینہ سے صبا لائی کہ پھولوں میں ہے آج (10) کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ
خود رہے پردہ میں اور آئینہ عکسِ خاص کا (11) بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ
اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار (12) بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے (13) ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ
پارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا (14) ان سگان کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

مشکل الفاظ کے معنی:

مجرموں: جرم کرنے والے گنہگار۔ طالع: نصیب، قسمت۔ برگشتہ: پھرا ہوا، تباہ۔ سازگاری: موافقت، لائق۔ عرض بیگی: اہلکار، پیشی۔ عفو: بڑے معاف کرنے والے۔ فردساری: حساب، فہرست، رجسٹر۔ صبا: ہوا، پرواز۔ بو: خوشبو۔ آئینہ: شیشہ، ظاہر۔ عکس: پرچھائیں، سایہ، ظل۔ خاص: ذاتی، نجی۔ انجانوں: ناتجربہ کار، ناواقف۔ راہ داری: راستہ سے گزر کا پروانہ، واقفیت۔ سمت: جانب، طرف۔ انعام: نعمت دینا۔ قرباں: فدا، نچھاور، صدقہ۔ اکرام: بخشش، عزت۔ پارہ: ٹکڑا، حصہ۔ تحفے: سوغات، ہدیہ۔ سگان: کتے۔ کو: گلی، راہ، محلہ۔

مطلب اشعار 8: مصطفےٰ ﷺ کی رحمت کے بادل سایہ کرنے کے لئے گناہ گاروں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اے بدنصیب برباد قسمت والے واہ واہ میری اس خوش نصیبی پر کہ خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتوں کا بھلا ہو۔

مطلب اشعار 9: اس غفور رحیم کی بارگاہ میں حضور ﷺ کی شفاعت اہلکار یا پیش کار کے فرائض انجام دے رہے ہیں گناہ گاروں

کے فرستوں کی سبحان اللہ چھائی ہو رہی ہے۔

مطلب اشعار 10: واہ واہ سبحان اللہ بادصبا آج مدینۃ الرسول سے کیسی خوشبو لائی ہے کہ آج پھولوں سے عجب بھینی بھینی' پیار پیاری' انوکھی خوشبو مہک رہی ہے۔

مطلب اشعار11: آپ ﷺ اس دنیا سے پردہ فرما گئے مگر اپنے ظل اولیاء کو اپنا عکس مظہر بنا کر بھیجا اور ہم انجانوں سے راہ ر پیدا کی واہ واہ سبحان اللہ۔

مطلب اشعار 12: مسجد نبوی کی ایک سمت آپ کا نورانی روضہ مبارک اور دوسری جانب منبر رسول ﷺ کی بہاریں اور درمی میں جنت کی پیاری پیاری کیاری باغیچہ کی بہاریں واہ واہ کیسا حسین نورانی منظر ہے۔

مطلب اشعار 13: اس انعام پر تصدق اس عزت پر قربان کہ دونوں جہانوں میں آپ کی واہ واہ ہو رہی ہے۔

مطلب اشعار 14: اے احمد رضا تم نے بطور تحفہ اپنے دل کا ایک ٹکڑا بھی سرکار ﷺ کی گلی کے کتوں کے سامنے پیش نہیں کی واہ واہ تم کو اپنی جان اتنی پیاری اور اس پر دعویٰ محبت ہے۔

نعت

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ (1) کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

جس کو قرص مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو (2) ان کے خوان جود سے ہے ایک نان سوختہ

ماہ من یہ نیر محشر کی گرمی تابہ کے (3) آتش عصیاں میں خود جلتی ہے جان سوختہ

برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار (4) آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ

مہر عالمتاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز (5) پیش ذرات مزار بیدلان سوختہ

کوچہ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم (6) بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلان سوختہ

مشکل الفاظ کے معنی:

رونق: خوبصورتی' چمک دمک۔ بزم: محفل' جشن۔ عاشقان: چاہنے والے۔ سوختہ: جلا ہوا۔ شمع: موم بتی۔ گویا: بولنے والی۔ قرص: ٹکیہ' گول مہر: سورج۔ منعمو: مالدار' انعام یافتہ۔ خوان: دسترخواں۔ جود: سخاوت' بخشش۔ نان: روٹی۔ ماہ: میرے چاند۔ نیر: سورج۔ تابہ کے: کب تک آتش: آگ۔ عصیاں: گناہ۔ برق: بجلی۔ انگشت: انگلی۔ مہ: چاند۔ مہرعالمتاب: جہاں کو روشن کرنے والا سورج۔ پئے: سلام کے لئے۔ بیدلان عاشق۔ کوچہ: گلی مانگ۔ گیسوئے: بال۔ جاناں: محبوب' معشوق۔ نسیم: آہستہ خوشگوار خوشبودار۔ بال: پرندے کے بازو۔ افشاں: جھاڑنے والے چھڑکنے والے۔

مطلب اشعار1: اس جہان کے محفل کی خوبصورتی دل جلے عاشقوں کے دم قدم سے ہے۔ شمع اپنی جلی ہوئی زبان حال سے اسی بات دہرا رہی ہے۔ العشق نار یحرق ماسوا۔ عشق ایسی آگ ہے جو اپنے سوا ہر چیز و خواہش کو جلا دیتی ہے۔ عشاق جب جہنم اوپر سے گزریں گے تو جہنم کہے گا ان کو جلدی گزار دے میں ان کے عشق کی تپش و آگ سے جلا جا رہا ہوں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ جب رات کو عبادت فرماتے تو گوشت بھنے کی خوشبو آتی تھی آپ کا دل عشق خدا و رسول ﷺ میں مثل کباب کے بھنتا تھا۔

مطلب اشعار2: اے مالدار و دنیا کے لوگ گول ٹکی کو سورج سمجھ رہے ہیں یہ تو حضور ﷺ کے دسترخوانِ سخاوت کی ایک

ہوئی رونگی ہے۔

مطلب اشعار 3: اے میرے چاند محبوب زمن ﷺ یہ محشر کے سورج کی گرمی کب تک رہے گی میری جان و روح تو خود گناہوں کی آگ میں بس رہی ہے۔

مطلب اشعار 4: نبی برحق ﷺ کی انگلی کی بجلی اس چاند پر ایک مرتبہ چمکی تھی۔ اس کا نشان آج تک چاند کے سینہ پر ثبت ہے۔ حبیب یمنی اور ابوجہل نے معجزہ شق القمر آپ سے طلب کیا تو سرکار نے چودھویں رات کے چاند کو دو مساوی حصوں میں تقسیم فرما دیا:

آپ کے ایک اشارہ پر ہے عالم کا نظام
یعنی شق قمر انگشت کی انگڑائی ہے

مطلب اشعار 5: دنیا و جہاں کو روشن کرنے والا سورج ہر دن دل جلے عشاق کے مزارات کے سامنے سلامی کے لئے جھکتا ہے اداب و تسلیمات پیش کرتا ہے۔

مطلب اشعار 6: محبوب کے گیسو کی مانگ یا گلی سے جب خوشگوار خوشبو بھینی بھینی ٹھنڈی ہوا چلے تو اے رب یہ عشق میں جلنے والی بلبلیں اپنے بال و پر جھاڑ کر نغمہ سرائی شروع کر دیں۔ فرماتے ہیں:

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بہر حق اے ابر رحمت اک نگاہ لطف بار	(7)	تابہ کے بے اب تڑپیں ماہیان سوختہ
روکش خورشید محشر ہو تمہارے فیض سے	(8)	اک شرار سینہ شیدائیان سوختہ
آتش تر دامنی نے دل کے کیا کیا کباب	(9)	خضر کی جان ہو جلا دو ماہیان سوختہ
آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کے لئے	(10)	جان کے طالب ہیں پیارے بلبلان سوختہ
لطف برق جلوہ معراج لایا وجد میں	(11)	شعلہ جوالہ ساں ہے آسمان سوختہ
اے رضا مضمون سوز دل کی رفعت نے کیا	(12)	اس زمین سوختہ کو آسمان سوختہ

مشکل الفاظ کے معنی:

بہر حق: اللہ کے واسطے۔ ابر: بادل۔ لطف: مہربانی' نرمی' خوبی۔ بار: ڈال' بارش کر۔ تابہ کے: کب تک۔ آب: پانی۔ ماہیان: مچھلیاں۔ روکش: شرمندہ' منہ موڑنے والا۔ خورشید: سورج۔ محشر: قیامت کا دن۔ فیض: بخشش۔ شرار: چنگاری۔ شیدا: دیوانہ عاشق۔ آتش: آگ۔ تر دامنی: گنہگاری۔ جلا: زندہ کرود۔ گلہائے: پھول۔ بلبلان: ہزار داستان پرندہ۔ لطف: مہربانی۔ برق: بجلی۔ جلوہ: نظارہ' نمائش۔ وجد: بے خودی' ذوق و شوق۔ شعلہ: لو' لپٹ۔ جوالہ: چکر کھانے والا۔ ساں: مانند' مثل۔ مضمون: موضوع بیاں' اظہار۔ سوز: دل کی آگ۔ رفعت: بلندی۔

مطلب اشعار 7: اے رحمت کے بادل رحمت للعالمین ﷺ خدا کے لئے اپنی رحمت و لطف کی بارش اپنی نگاہ کرم سے ہم پر برسائیے ڈالیئے کہ یہ جلی ہوئی مچھلیاں عاشق سوختہ جاں کب تک آپ کی رحمت کے پانی کے بغیر تڑپتی رہیں۔

مطلب اشعار 8: قیامت میں روز محشر کا سورج آپ کے فیض و بخشش سے شرمندہ ہو کر منہ موڑ لے گا اور آتش عشق میں جلے ہوئے دیوانگان عشاق کے سینہ کی ایک چنگاری کو دیکھ لے تو منہ موڑ کر چلا جائے گا۔ اس کی تاب نہ لا سکے گا۔

مطلب اشعار 9: اے آقا ﷺ گناہوں کی آگ نے دل کو عجیب و غریب طریقہ سے کباب کی طرح بھون کر رکھ دیا ہے۔ آپ پر

خضر علیہ السلام کی جان بھی قربان ہے ان جلی بھنی مچھلیوں (دلوں) کو حیات جاودانی ابدی زندگی عنایت فرما دیں۔

مطلب اشعار 10: طیبہ کے آگ جیسے سرخ پھولوں پر اپنی جانیں جلانے کی خواہش مند دل جلی بلبلیں اے پیارے آقا ﷺ حاضر ہیں۔ ان کی حاضری کو قبول فرمائے۔

مطلب اشعار 11: معراج کی رات آپ کی بجلی جیسی رفتار کے نظارہ کے لطف سے بے خودی و وجد طاری ہو گیا اور یہ جلا ہوا چکرانے والے شعلہ کی مانند ہو گیا۔

مطلب اشعار 12: اے رضا میرے اس مضمون کو دل کی آگ نے ایسی بلندی عنایت کر دی جیسے کہ اس جلی ہوئی زمین کو عشق میں جلے ہوئے آسمان کی طرح بلندی عطا کر دی ہے۔

ردیف "ی"

نعت

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی ﷺ	(1)	دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی ﷺ
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے	(2)	جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ
کافروں پر تیغ والا سے گری برق غضب	(3)	ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی ﷺ
لا و رب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا	(4)	بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ
وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا	(5)	ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ
سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک	(6)	اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی ﷺ
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو	(7)	ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ﷺ
ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے	(8)	پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

مسند: تکیہ گاہ ۔ رفعت: بلندی۔ حشر: قیامت۔ لہرائیں: رواں دواں' جاری ہونا۔ تاحشر: قیامت تک۔ جلوہ فرما: روشنی کرنے والی۔ طلعت: صورت' شکل۔ تیغ: تلوار' بلندی' بڑا۔ برق: بجلی' شعاع۔ غضب: قہر' غصہ۔ ابر: بادل۔ آسا: مثل' مانند۔ ہیبت: دھاک' خوف' ڈر۔ لاو رب العرش: نہیں عرش کے رب کی قسم۔ کونین: دونوں جہان۔ نعمت: مال' روزی۔ مستغنی: بے پروا۔ الٹے پاؤں: کمر پھیرے بغیر الٹا چلنا۔ چاک: دو ٹکڑے' پھٹنا۔ قدرت: قوت' زور۔ فضل: بلندی' بخشش۔ نقص: خرابی' کھوٹ' برائی۔ جویاں: تلاش کرنے والا۔ مردک: ذلیل آدمی' حقیر آدمی۔

مطلب اشعار 1: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بلندی درجات کا مقام اللہ کا عرش اعظم ہے اور اگر آپ ﷺ کی عزت و عظمت دیکھنی ہے تو میدان محشر میں دیکھنا اس دن تمام اولین و آخرین جمع ہوں گے اور کسی صفی و خلیل و نجی و کلیم ذبیح علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو کر شفاعت کرنے کی سکت نہیں ہو گی سب یہی فرمائیں گے: نفسی نفسی اذھبوا الی غیری (مجھے) آج اپنی جان کی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ مگر آپ ﷺ فرمائیں گے: انا لھا میں اس کام یعنی شفاعت کے لئے ہوں اور آپ بارگاہ باری تعالیٰ میں حاضر ہو کر ایک طویل سجدہ فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یا محمد ارفع راسك وسل تعطی والشفیع تشفع اے محمد ﷺ آپ سر اٹھایئے سوال فرمایئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور شفاعت کریئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ عرش اعظم پر مع جوتوں کے تشریف لے گئے جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جوتے اتار کر آنے کا حکم ہوا کہا کہ یہ مقام مقدس ہے یہاں جوتے پہن کر نہیں آتے مگر آپ کے جوتے عرش سے افضل تھے عرش آپ کے جوتوں کے بوسہ کا متمنی تھا تو آپ مع جوتوں کے عرش پر ہی نہیں بلکہ لامکان میں بھی تشریف لے گئے۔

مطلب اشعار 2: قبر میں حشر کے دن تک نور کے چشمہ چکارے چمکتے رہیں گے کیونکہ جب مومن کی قبر میں آپ ﷺ منکر نکیر کے تیسرے سوال پر جلوہ فرما ہوں گے۔ قبر میں پہلا سوال ہو گا تیرا رب کون ہے' دوسرا سوال ہو گا تیرا دین کیا ہے' تیسرا سوال ہو گا تو ان کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس دیدار کی تین صورتیں ہیں:

1- اہل قبر کو شبیہ پاک دکھائی جائے گی۔

2- اہل قبر کی قبر سے آپ کے مزار پاک تک تمام پردے اٹھا دیئے جائیں گے۔

3- آپ ﷺ خود اپنے اس عاشق تشنہ دیدار کو دیدار کرانے کے لئے اس کی قبر میں رونق افروز ہوں گے۔

(1) صورت کفار کے لئے ہے۔ (2) فاسق و فاجر مسلمانوں کے لئے ہے۔ (3) مومنین صادقین عشاق کے لئے ہے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت نے اپنی قبر قد آدم کھودنے کی وصیت فرمائی کہ میں آپ کا استقبال کھڑے ہو کر کروں گا کیونکہ یہاں تو ہم ان کی آمد کے ذکر پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو ان کی تشریف آوری پر بیٹھے کیسے رہ سکتے ہیں۔

مطلب اشعار 3: کافروں پر اوپر سے بجلی اور غضب کی تلوار ایسی گری کہ بادل کی مانند رسول ﷺ کی دھاک اور خوف ان پر مسلط ہو گیا کہ وہ آپ کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔

مطلب اشعار 4: عرش اعظم کے پیدا کرنے والے کی قسم جس کسی کو جو کچھ بھی ملا ہے ان کے صدقہ میں ہی ملا ہے بلکہ ان سے ہی ملا ہے۔ کیونکہ دونوں جہانوں دنیا و آخرت میں انہی کا صدقہ و خیرات تقسیم ہو رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 5: جس نے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی پروا نہیں کی اور آپ کے بغیر نجات کا کوئی راستہ تلاش کیا تو وہ یقیناً جہنم رسید ہو گا کیونکہ آپ کی سفارش و شفاعت کی ضرورت تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ کے اشارے سے ڈوبتا ہوا سورج واپس آن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز عصر قضا ہوتی کو ادا کرا دے اور آپ کے اشارے سے چاند دو مساوی حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ او بدبخت اندھے بے ایمان نجدی حضور ﷺ کو اپنا جیسا یا بڑا بھائی کہنے والے آپ کی قوت کو دیکھ کہ آج تک کسی انسان نے یہ قدرت دکھائی تو تُو کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی انگلی کے اشارے سے نہیں حرکت دے سکتا ہے۔ پھر مثل ہونے کا دعویٰ کیوں۔

مطلب اشعار 7: او عبدالوہاب نجدی کے پیروکار تجھ کو جنت کب نصیب ہو سکتی ہے تو مسلمانوں سے دور ہو جا تو بد عقیدہ ہے ہم رسول ﷺ پر جانیں فدا کرنے والے ان کے غلام ہیں اور جنت بھی رسول اللہ ﷺ کی ملکیت ہے کیونکہ مالک ہی اپنی مملوک کا سودا کر سکتا ہے۔ آپ نے اپنے اصحاب کے ہاتھ جنت کتنی مرتبہ فروخت کی ہے بلکہ آپ کے غلاموں کے غلاموں نے جنت فروخت کی ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید کے دور میں ایک مجذوب بہلول دانا سڑک کے کنارے مٹی کے گھروندے بنا کر فروخت فرما رہے تھے جنت میں مکان محل خرید لو۔ خلیفہ اپنی بیوی زبیدہ کے ساتھ اِدھر سے گزر رہا تھا اس نے بہلول کی صدا سنی گزر گیا زبیدہ نے سنی تو اپنی باندی کو بھیج کر ایک مکان خرید لیا بہلول کو رقم ادا کر دی۔ رات کو خلیفہ نے جنت میں ایک محل دیکھا جس پر زبیدہ بیوی خلیفہ ہارون لکھا ہے۔ خلیفہ نے معلوم کیا یہ محل زبیدہ کو کیسے ملا تو جواب دیا یہ زبیدہ نے بہلول دانا سے کل خریدا ہے صبح کو ہارون بھی بہلول کے پاس گیا کہ مکان میرے ہاتھ بھی فروخت کر دو بہلول نے جواب دیا دیکھ کر سودا نہیں ہوتا یہ تو بغیر دیکھے کا سودا ہے۔ تو ان کے غلامان غلام بھی جنت کا سودا کر دیتے ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

مطلب اشعار 8: آپ ﷺ کے ذکر کو منع کرے یا رسول کہنا شرک جانے آپ کی فضیلت کا انکار کرے اور آپ میں برائیاں تلاش کرے آپ کو جاہل کہے خود استاد بننے کا دعویٰ کرے شیطان کو آپ سے بڑا عالم جانے پھر بھی یہ ذلیل نجدی اپنے آپ کو حضور ﷺ کا امتی کہتا ہے۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے	(9)	کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی ﷺ
ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فزوں	(10)	اور "نا" کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ﷺ
اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور	(11)	نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ
خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا	(12)	جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی ﷺ
ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند	(13)	حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی ﷺ
یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم	(14)	جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی ﷺ
ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور	(15)	سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی ﷺ
اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور	(16)	تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

مہلت: ڈھیل، چھوٹ۔ مرتد: اسلام کو چھوڑنے والا۔ فزوں: زیادہ بڑا۔ "نا": انکار کرنا۔ اصحاب: پاس بیٹھنے والے ساتھی۔ نجم: ستارے۔ عترت: اولاد، عزیز واقارب۔ اکسیر: کیمیا جس سے سونا بنایا جاتا ہے۔ الفت: محبت، پیار، دوستی۔ قید و بند: بندش و بیڑی، رکاوٹیں۔ ساعت: گھڑی، لمحہ۔ سیہ کاروں: گنہگار۔ جرم: غلطیاں، گناہ۔ قدس: پاکیزہ باغ، جنتی باغ۔ زیبائے: خوبی، خوب آراستہ، خوبصورت۔ سرو: سیدھا، ایک درخت کا نام۔ قدم: آگے جانے والے سے اونچے۔ قامت: قد۔ صاحب: اللہ تعالیٰ۔ مداح: تعریف کرنے والا۔ مدحت: تعریف و توصیف و نعت۔

مطلب اشعار 9: اے نجدی اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس دنیا میں چھوٹ دے رکھی ہے کیونکہ آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رحمت اس دنیا میں سب کو عام ہے آپ کی رحمت سے کوئی محروم نہیں رہتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن ابولہب کو خواب میں دیکھا اس سے معلوم کیا تیرا کیا حال ہے ابولہب نے کہا بہت بُرا حال ہے۔ سخت عذاب میں مبتلا ہوں البتہ پیر کے دن میری اس انگلی سے پانی کے چند قطرے نکلتے ہیں جس سے میں نے محمد ﷺ کی پیدائش کی خوشی مین اپنی باندی ثوبیہ کو اشارہ کرکے کہا تھا کہ تو اس نوید کے سنانے کی خوشی میں آزاد ہے، ان قطروں کو چوس کر اپنی پیاس بجھا لیتا ہوں آپ کی رحمت سے تو ابولہب جیسا کافر بھی محروم نہیں رہا دوسرے آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنے سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے نہ کہ آپ کا ذکر ولادت حرام و شرک ہے بلکہ رد شرک ہے کیونکہ اللہ کی شان لم یلد ولم یولد ہے اور آپ مخلوق ہیں والد عبداللہ والدہ آمنہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم!

مطلب اشعار 10: اے آقا ﷺ ہم آپ سے بھیک مانگتے ہیں کیونکہ آپ کریم و سخی ہیں اور آپ کا رب آپ سے بڑھ کر کریم ہے اور کسی سوالی کو انکار کرنا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی عادت کریمہ کے خلاف ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

مطلب اشعار 11: اہلسنت کا جہاز انشاء اللہ ضرور کنارے پر لگے گا اس پر فریب دینا سے بیڑا پار ہو جائے گا کیونکہ اے سرکار ﷺ

آپ کے صحابہ تاروں کی مانند اور آپ کے اہل بیت کشتی کی مثل ہیں۔ جہاز کو سمندر میں ستاروں کی مدد سے چلاتے ہیں سمت کا تعین کرتے ہیں اور منزل مقصود پر پہنچتے ہیں تو اہلسنّت بھی ستاروں کی پیروی اور اہلبیت کی محبت کی کشتی میں سوار ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مطلب اشعار 12: عشق کی اگ میں جل کر راکھ ہو کر ہمیں چین کی نیند میسر ہوتی ہے کیونکہ روح و جان کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت اکسیر کا حکم رکھتی ہے آپ کی محبت سے بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

مطلب اشعار 13: امت کے گناہ گاروں کی بیڑیاں اور پابندیاں سب ختم ہو جائیں گی حشر کے دن رسول اللہ ﷺ کی طاقت کا بول بالا ہو گا کسی میں مجال دم زدن نہیں ہو گی اور آپ کے لب پر انا لھا ہو گا۔ ﷺ

مطلب اشعار 14: اے الہ العالمین اب محمد رسول اللہ ﷺ کی رحمت جوش میں آجائے اور گنہگاروں کے گناہ ایک لمحہ میں صاف و معاف ہو جائیں۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 15: مقدس پاکیزہ باغ کے پھول کی مثل حضور ﷺ کا چہرہ انور ہے آپ کا قد مبارک باغ کے سرو کی مانند سب سے اونچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے نہ طویل القامت نہ پستہ قد مگر آپ کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ لمبے قد والوں کے ساتھ چلتے تو سب سے اونچے نظر آتے تھے ان سے جدا ہو کر درمیانہ قد نظر آتے تھے۔ اگر آپ کسی مجلس میں رونق افروز ہوتے تب بھی سب سے اونچے و نمایاں دکھائی دیتے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

سر تابقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

مطلب اشعار 16: اے رضا خود صاحب قرآن رب دو جہان خالق کون و مکان حضور ﷺ کا مدح خوان ہے تو پھر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف تو کیسے کر سکتا ہے تیرے پاس وہ الفاظ و معانی کہاں ہیں۔ اسی لئے اللہ نے آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا ہے تاکہ ہر شخص آپ کی تعریف کرے۔

نعت

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی	(1)	مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی
لاج رکھ لی طمع عفو کے سودائی کی	(2)	اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی
فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر	(3)	بس قسم کھایئے اُمی تری دانائی کی
شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال	(4)	دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی
پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام	(5)	آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی
چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج	(6)	واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی
تنگ ٹھہری ہے رضا جس کے لئے وسعت عرش	(7)	بس جگہ دل میں ہے اس جلوۂ ہرجائی کی

مشکل الفاظ کے معنی:

سوئے: طرف' جانب۔ آرائی: سجاوٹ' زینت۔ لاج: شرم و حیا' غیرت۔ طمع: لالچ' خواہش' تمنا۔ عفو: معافی' خطا بخشنا۔ سودائی: پاگل پن۔ قربان: واری جاوں۔ ضمائر: دل' راز' مخفی اسرار' پوشیدہ خیال۔ امی: دنیوی استاد سے نہ پڑھا ہو۔ دانائی: عقلمندی۔ شش: چھے۔ جہت: جانب۔ سمت: ارادہ' مشکل' طرف۔ مقابل: سامنے۔ شب و روز: دن رات۔ والنجم: قرآن میں سورہ ہے۔ بینائی: دیکھنے کی قوت۔ دوگام: دو قدم۔ آس: امید' بھروسا۔ شنوائی: سننے کی طاقت۔ توانائی: قوت' طاقت' زور۔ وسعت: فراخی۔ جلوہ: تجلی' چمک' نظارہ۔ ہرجائی: ہر جگہ موجود رہنے والا' آزاد پھرنے والا۔

مطلب اشعار1: قافلے نے طیبہ کی طرف سفر کرنے کے لئے کمر کھینچ کر باندھ لی' سفر شروع کر دیا تو اے الہ العالمین میرے اکیلے پن کی مشکل آسان ہو گئی اور میں جدائی کی مشقت سے نجات پالوں گا۔

مطلب اشعار2: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کی معافی کی لالچ نے اس سودائی عاشق کے شرم و حیا کی لاج رکھ لی اے میرے آقا میں آپ پر قربان و فدا آپ نے اپنے آقا ہونے کا بہت بڑا ثبوت دیا ہے۔

مطلب اشعار3: زمین سے عرش اعظم تک تمام چھپی ہوئی اشیاء آئینہ کی مثل آپ کے سامنے موجود ہیں تو اے نبی امی ﷺ آپ کے اس علم و فراست کی قسم کھانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو آپ کے خاک گزر کی قسم کھاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

مطلب اشعار4: چھ اطراف اوپر' نیچے' دھنے' بائیں' آگے' پیچھے' بالکل سامنے کی طرح دن رات یک ساں حالت میں مدمقابل ہیں سورہ النجم میں آپ کے اس دیکھنے کا چرچا ذکر ہے۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى آپ نے جو کچھ دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی اب کیا دیکھنے پر جھگڑا کرتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ رَبِّیْ عَیْنِیْ میں نے اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔ اپنے رکوع سجدہ کو درست کر کے ادا کیا کرو۔

مطلب اشعار5: حضور ﷺ کے لئے زمین سے لے کر آسمان تک کا پانچ سو سال کا راستہ دو قدم رکھنے کی مثل ہے یعنی آپ کے لئے قرب بعد کی کوئی حقیقت نہیں ہے آپ فرماتے ہیں: میں اپنے امتی کا درود خود اپنے کان سے سنتا ہوں تو اے آقا ﷺ ہم کو بھی اپنی فریاد سننے کی امید ہے۔

مطلب اشعار6: چاند آپ کے اشارے پر حرکت کرتا تھا اور سورج آپ کے اشارے پر واپس ہو جاتا تھا تو اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کی طاقت و قوت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

مطلب اشعار7: اے رضا حضور ﷺ کے لئے عرش اعظم کی وسعت تنگ ہے جو کہ تمام زمینوں اور آسمانوں کو محیط ہے بس آپ کے جلوہ افروز ہونے کی گنجائش اس دل عاشق میں ہے آپ کا نور ہر جگہ موجود رہتا ہے کیونکہ تمام عالم کی تخلیق آپ کے نور سے ہوئی تو مادہ ہر تخلیق میں موجود ہوتا ہے۔

نعت

(1) سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

(2) اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

(3) بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا — نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

(4) جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

(5) بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

(6) جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

(7) عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں — سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

(8) خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

اولیٰ: پہلا۔ اعلیٰ: بہت اونچا' بلند رتبہ والا۔ بالا: اوپر' اونچا' بلند قد والا۔ والا: بلند مرتبہ' بزرگ۔ مولیٰ: مالک' سردار' آقا۔ بزم: محفل' مجمع شادی۔ شمع: موم بتی۔ فروزاں: روشن' جل کر چمکنے والی۔ جلوہ: نظارہ' چمکارہ۔ شایاں: سزاوار' لائق۔ جلوس: بیٹھنا' اکٹھے بیٹھنا۔ مشعلیں: موم بتیاں' چراغ دان۔ دھوون: غسالہ' استعمال شدہ پانی۔ آب حیات: ہمیشہ کی زندگی دینے والا جس کو پی کر موت نہیں آتی۔ مسیحا: زندگی دینے والوں کی جان و روح۔ آئینہ: خاص موقع پر سجاوٹ۔ سوئے: طرف' جانب۔ سدھار: روانہ۔ خلق: مخلوق' عام آدمی۔ رسل: رسول کی جمع صاحب کتاب و شرع۔

مطلب اشعار1: سب انبیاء سے پہلے اور سب سے بلند مرتبے والے ہمارے نبی علیہ السلام ہیں ہمارے نبی علیہ السلام سب سے اونچے مقام والے اور سب سے بزرگ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: انا نبی و آدم بین الماء والطین میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور گیلی مٹی میں تھے یعنی ان کا پتلا بنانے کے لئے مٹی کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا۔ آپ سے نبوت کی ابتداء اور آپ پر انتہا ہوئی کوئی صفی تھا کوئی نجی و کلیم و ذبیح خلیل و روح اللہ تھا آپ حبیب اللہ ہیں۔ آپ کا مرتبہ و مقام تمام انبیاء و کرام سے بلند و برتر ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

مطلب اشعار2: ہمارے نبی علیہ السلام اللہ کے پیارے اور دونوں جہانوں کے دولہا ہیں اور آپ کے لئے ہی اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا گیا جسے خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لولاك لما خلقت الافلاك وما اظهرت الربوبيه اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا اور اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا یعنی کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔

مطلب اشعار3: ہمارے نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نور کا جلوہ ہیں اور آخرت کی محفل کو روشن کرنے والے ہیں۔ کیا خوب کہا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

مطلب اشعار 4: ہمارے نبی علیہ السلام ایسے بلند مرتبہ نبی و رسول ہیں کہ آپ عرش اعظم پر جلوہ فرما ہوتے اور مقاموں میں یہی مقام آپ کے لائق تھا ورنہ آپ تو لامکان کے مکین ہیں عرش کو آپ کے تشریف لے جانے سے عزت و سرفرازی حاصل ہوتی اس نے آپ کے جوتوں کو بوسہ دیا۔

مطلب اشعار 5: انبیائے سابقین نے اپنی اپنی شریعت کی جو شمعیں روشن کی تھیں ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شریعت کی ایسی روشن شمع لے کر تشریف لائے کہ پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں صرف آپ کی شریعت ہی قابل عمل رہی۔ ان الدين عند اللّٰه الاسلام رہی۔ اللہ سے محبت کا انحصار صرف اتباع محمد رسول ﷺ میں ہوگیا فاتبعوني يحببكم اللّٰه میرا اتباع کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤ۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ کے پائے اقدس کا غسالہ دھوون آب حیات سے بہتر ہے ہمارے نبی علیہ السلام زندگی دینے والوں کی جان یعنی ان کو بھی زندگی دیتے ہیں مسیحاؤں کی حیات بھی آپ کے طفیل ہے۔

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

O

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ معراج کی رات کو جب تشریف لے جانے لگے تو اللہ نے آپ کے استقبال کے لئے اور آمد کی خوشی کے اظہار کے لئے عرش اعظم اور کرسی و جنت اور آسمان و زمین کو مزین اور سنوارنے کا حکم دیا۔

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

مطلب اشعار 8: اللہ کے ولی تمام مخلوق سے افضل ہوتے ہیں اور انبیاء رسول والیوں سے افضل ہوتے ہیں اور ہمارے رسول ﷺ تمام رسولوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور آقا و مولیٰ ﷺ کو سب انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی۔

بے مثلی حق کے مظہر ہو
پھر مثل تمہارا کیونکر ہو

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم (9) وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی ﷺ
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو (10) نمکین حسن والا ہمارا نبی ﷺ
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل (11) ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی (12) اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی (13) چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے (14) دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے (15) پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
ملک کونین میں انبیاء تاجدار (16) تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

ملیح: نمکین، سلونی رنگت۔ دل آرا: دل کو بھانے والا، دل کی آرائش کرنے والا۔ نمکین: سلونی رنگت والا۔ کوثر: جنت کی نہر، جنت کا حوض۔ سلسبیل: جنتی چشمہ، خوشگوار شراب طہور۔ قرنوں: زمانے۔ مدت۔ سال۔ بدلی: رد و بدل، آمدورفت۔ چاند بدلی: بادل کا چاند بہت زیادہ روشن۔ ملک کونین: دنیا و آخرت کے مالک۔ تاجدار: سر پر تاج رکھنے والے، بادشاہ حاکم۔

مطلب اشعار 9: حسن خوبصورتی جس کے سلونے پن کی قسم کھا کر حسن کی تعریف کرتا ہے وہ سلونی صورت دل کو منور کرنے اور بھانے والی ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ آپ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو میں آپ کی زیارت کو حاضر ہوا اور آپ کے رخ انور کو غور سے دیکھا تو جان لیا کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔

مطلب اشعار 10: جب تک آپ کا ذکر نہ کیا جائے تو کسی کے ذکر میں کوئی لطف پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہمارے نبی علیہ السلام نمکین حسن والے ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت یوسف علیہ السلام حسن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھونک سے مٹی کے پتلے کو زندہ کرتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بغل میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تو ہاتھ چاند کی مانند روشن ہوتا تھا وہ تمام انبیاء علیہ السلام جتنے معجزات رکھتے تھے اللہ تعالےٰ نے آپ کو وہ تمام معجزات اور اس کے سوا عنایت فرمائے تھے تو جب تک آپ کا ذکر نہ ہو تمام ذکر پھیکے ہیں۔

مطلب اشعار 11: ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت کا ایسا دریائے ناپیدا کنار ہیں کہ آپ کے دریا کی کوثر اور سلسبیل دو بوندیں ہیں جیسا کہ اللہ فرماتے ہیں: انا اعطینٰک الکوثر ہم نے آپ کو کوثر عنایت فرمایا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: الکوثر نہر فی الجنۃ کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔

مطلب اشعار 12: جیسے اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خدائے واحد ہے اسی طرح ہمارے نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات تمام مخلوق کے نبی و رسول ہیں۔

مطلب اشعار 13: زمانے کے رد و بدل کے ساتھ انبیاء و مرسلین کی آمد و رفت جاری رہی مگر ہمارے نبی علیہ السلام کفر کی گھنگھور گھٹا میں چاند کی مانند طلوع ہوئے اور کفر کے اندھیرے کو قیامت تک کے لئے نورانی چاندنی میں بدل دیا اور فرمایا: لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مطلب اشعار 14: ہر آدمی میں جود و سخاوت کی صفت نہیں پائی جاتی یہ وصف کسی کسی میں ہوتا ہے ہمارے نبی ﷺ حقیقتاً سچے دینے والے ہیں آپ نے کسی سوالی کو کبھی خالی نہیں بھیجا اور کسی کو دینے سے کبھی انکار نہیں فرمایا فرماتے ہیں:

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

مطلب اشعار 15: بے شمار نورانی تارے (انبیاء و مرسلین) طلوع ہو کر پردہ پوش ہو گئے مگر ہمارے نبی علیہ السلام کا نورانی تارا کبھی غروب نہیں ہوگا قیامت تک آپ کا ہی زمانہ ہے آپ کا ہی کلمہ پڑھا جائے گا اور کوئی نبی اعلان نبوت نہیں کرے گا۔ جو دعویٰ کرے

وہ جھوٹا ہو گا۔

مطلب اشعار 16: دونوں جہانوں کی حکومت میں انبیاء علیہ السلام بادشاہ ہیں اور ان بادشاہوں کی بادشاہ سید المرسلین ہمارے نبی علیہ السلام ہیں۔

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے	(17)	ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
سارے اچھوں سے اچھا سمجھے جسے	(18)	ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ
سارے اونچوں سے اونچا سمجھے جسے	(19)	ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو	(20)	کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ
جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے	(21)	نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کئے	(22)	اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
جس نے مُردہ دلوں کو دی عمر ابد	(23)	ہے وہ روح مسیحا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے	(24)	بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

لامکاں: جس پر جگہ کا اطلاق نہ ہوتا ہو جس جگہ سمت و جسم نہ ہو۔ اجالا: روشنی۔ وحدت: اللہ کے نور کا عکس۔ اجلوں: روشن۔ اندھے: کالے سیاہ۔ ابد: ہمیشہ کی زندگی' حیات جاودانی۔ روح مسیحا: زندہ کرنے والے کی جان۔ غمزدوں: غم کے مارے ہوئے۔ مژدہ: خوش خبری' بشارت۔ بیکسوں: بے یارومددگار' اکیلا جس کا کوئی نہ ہو۔

مطلب اشعار 17: ہمارے نبی پاک علینه التحیة والتسلیم کے نور کا اُجالا ہر مقام و جگہ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ آپ کے نور پاک کا اجالا لامکاں تک ہے۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

مطلب اشعار 18: آپ جس کو بہتر سے بہتر سمجھیں ہمارے نبی اعظم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ان سب بہتروں سے بہترین و خوبتر ہیں۔ آپ کا ثانی و مثل پیدا ہی نہیں ہوا اس بے مثل نے آپ کو بے مثل بنایا۔

تم بے مثل حق کے مظہر ہو
پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو

مطلب اشعار 19: آپ جس کے مرتبہ و مقام کو سب سے بلند و برتر تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارے نبی پاک کا مقام و مرتبہ اس سے بھی زیادہ بلند ارفع و اعلیٰ ہے آپ کے سوا کسی کو اُدن منی کے ساتھ مخاطب نہیں کیا گیا یہ شرف صرف آپ کو حاصل ہوا ہے۔

مطلب اشعار 20: اے داروغہ میں جنت میں اپنی درخواست انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں کیوں پیش کروں کیا ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تمہارے اور ان کے نبی نہیں ہیں آپ تو امام الانبیاء سید المرسلین شفیع المذنبین رحمت للعالمین ہیں۔

مطلب اشعار 21: ہمارے نبی ﷺ کا نور اللہ کے نور کا پرتو و عکس ہے آپ نے ہی چاند کے دو ٹکڑے کرکے اپنی قدرت و قوت کا مظاہرہ فرمایا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

مطلب اشعار 22: انبیاء سابقین متقی پرہیز گار منور دل والوں میں جلوہ افروز ہوتے رہے مگر ہمارے نبی علیہ السلام جس دور میں تشریف لائے وہ کفر و ظلمت جہل و ضلالت کا دور تھا جن کے شیشے (دل) سیاہ عصیان و نافرمانی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ اپنے گناہوں کو فخریہ بیان کرتے تھے۔ آپ نے اس گئی گزری قوم کو ہادی و راہبر بنا دیا وہ قوم استاد زمانہ و حاکم عالم ہو گئی۔

مطلب اشعار 23: ہمارے نبی مکرم و محترم ﷺ ایسے مسیحا مردوں کو زندگی دینے والے ہیں کہ آپ نے مردہ دلوں کو اپنی نظر کے اثر سے حیات جاودانی عنایت فرما دی آپ کے کلمہ پڑھانے سے دل ذاکر ہو جاتے تھے آپ کی توجہ سے شرک و عصیاں کی سیاہی ڈھل جاتی تھی۔

مطلب اشعار 24: اے رضا بے یار و مددگار غم کے ماروں کو خوشخبری سنا دو کہ تم اکیلے نہیں ہو بلکہ تمہارا غم گسار فریاد رس یتیموں کا ملجا غریبوں کا والی بے سہاروں کا سہارا ہمارا نبی نبیوں کا سردار تمہارا مداوا ہے۔

نعت

ایمان ہے قال مصطفائی (1) قرآن ہے حال مصطفائی ﷺ

اللہ کی سلطنت کا دولہا (2) نقش تمثال مصطفائی ﷺ

کل سے بالا رسل سے اعلیٰ (3) اجلال و جلال مصطفائی ﷺ

ادبار سے تو مجھے بچا لے (4) پیارے اقبال مصطفائی ﷺ

مرسل مشتاق حق ہیں اور حق (5) مشتاق وصال مصطفائی ﷺ

خواہان وصال کبریا ہے (6) جویان جمال مصطفائی ﷺ

محبوب و محب کی ملک ہے اک (7) کونین ہیں مال مصطفائی ﷺ

اللہ نہ چھوٹے دست دل سے (8) دامان خیال مصطفائی ﷺ

ہیں تیرے سپرد سب امیدیں (9) اے جود و نوال مصطفائی ﷺ

روشن کر قبر بیکسوں کی (10) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

قال: گفتگو۔ حال: حالت' سیرت۔ سلطنت: بادشاہت' ریاست۔ نقش: نشان' تصویر۔ تمثال: شکل' صورت' فرمان شاہی۔ بالا: بلند' اوپر۔ رسل: رسول کی جمع' صاحب کتاب نبی۔ اعلیٰ: بلند بڑا۔ اجلال: بزرگی' منزلت۔ جلال: بزرگی' بزرگ۔ ادبار: نحوست' بداقبالی۔ اقبال: دبدبہ۔ مرسل: نبی' صاحب کتاب۔ مشتاق: آرزو مند' خواہشمند۔ وصال: ملاقات' میل جول۔ خواہان: چاہنے والا۔ وصال: ملاقات۔ جویان: ڈھونے والا۔ جمال: خوبصورت' خوش سیرت۔ محبوب: پیارا دوست۔ محب: پیار کرنے والا' چاہنے والا۔ کونین: دونوں جہان۔ دست دل: دل کے ہاتھ سے۔ دامان: قمیص و عبا کا نیچے لٹکا ہوا حصہ۔ جود: سخاوت۔ نوال: عطاء' بخشش۔ بیکسوں: بے یار و مددگار۔

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ کا فرمان ایمان ہے اور قرآن مجید آپ کی سیرت طیبہ ہے۔ آپ مخلوقات میں سب سے افضل ہیں کعبہ کی زیارت کرنے والا حاجی' نماز پڑھنے والا نمازی' قرآن پڑھنے والا قاری مولوی قاضی وغیرہ اور آپ کو دیکھنے والا صحابی ہے جو غیاث و اقطاب و ابدال و ولی سب سے افضل ہے۔ آپ مکہ میں رونق افروز تھے تو آیات مکی ہیں مدینہ تشریف لے گئے تو آیات مدنی ہو گئیں۔ آپ قرآن ناطق چلتا پھرتا قرآن تھے۔ آپ کا فرمان دین ہے۔ آپ کو اختیار جس کے لئے جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں جس کو چاہیں حرام فرما دیں۔ سونا مرد کے لئے استعمال کرنا حرام ہے مگر آپ نے ساراقہ بن مالک کے لئے حلال فرما دیا اس کی بہت سی مثالیں ہیں حیات فاطمہؓ میں حضرت علیؓ کے لئے دوسرا عقد حرام فرما دیا۔ ایک صحابی کے روزہ کا فدیہ انہی کے لئے حلال فرما دیا۔

مطلب اشعار 2: حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ریاست و حکومت کے دولہا ہیں جیسے دولہا کے لئے بارات تیار کی جاتی ہے ایسے ہی آپ کے لئے اٹھارہ ہزار عالم کی بارات تیار فرما کر آپ کو دولہا بنایا اور مصطفیٰ ﷺ کا رخ انور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا نمونہ تھا۔

اس بے مثل نے آپ کو بے مثل پیدا فرمایا تھا
تم بے مثلی حق کے مظہر ہو پھر مثل تمہارا کیونکر ہو

مطلب اشعار 3: تمام مخلوقات سے افضل اور آپ سید المرسلین ہیں مصطفیٰ ﷺ کی بزرگی تمام بزرگوں کی بزرگی سے ارفع و اعلیٰ

مطلب اشعار 4: مصطفےٰ ﷺ کے اے پیارے دبدبہ و اقبال تو مجھے نحوست اور بدنصیبی سے نجات دلا دے اور اپنی رحمت میں پناہ دے دے۔

مطلب اشعار 5: تمام رسول اللہ کے وصال کی آرزو و خواہش رکھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مصطفےٰ ﷺ کے وصال کا خواہشمند ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بھیج کر بلاتا ہے اور لامکاں اور وصال مصطفےٰ کرتا ہے اور فرماتا ہے ادن منی میرے قریب سے قریب تر ہو جاؤ۔

مطلب اشعار 6: اللہ آپ کے وصال کا آرزومند ہے اور مصطفےٰ ﷺ کے جمال جہاں آر کا مشتاق و متلاشی ہے۔

مطلب اشعار 7: محبوب محب عاشق معشوق ایک دوسرے کی اشیاء کے مالک و مختار ہوتے ہیں تو یہ تمام جہان و عالم مصطفےٰ ﷺ کی ملکیت ہیں۔ میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا۔

مطلب اشعار 8: اے اللہ میرے دل کے ہاتھ سے مصطفےٰ ﷺ کے خیال کا دامن کبھی بھی نہ چھوٹے میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے کھلے آنکھ صلے علی کہتے کہتے میرا ہر لمحہ اور ہر ساعت تیرے محبوب کی یاد میں گزرے، تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں۔

مطلب اشعار 9: اے مصطفےٰ ﷺ میری تمام امیدیں اور آس آپ کے جود و سخاوت اور بخشش و عطاء کے سپرد ہیں سرکار ہمارے گناہوں کو نہ دیکھیں اپنے دامن کرم کو دیکھیں ہم تو آپ کے دامن سے وابستہ ہیں آپ کا نام لے کر جیتے ہیں۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

مطلب اشعار 10: اے سرکار ابد قرار محمد مصطفےٰ ﷺ کے حسن و جمال روئے تاباں کی شمع ہم بے یار و مددگاروں کی قبروں میں رونق افروز ہو کر تاریکی قبر کو نورانیت میں تبدیل فرما دیجئے۔ قبر میں تین سوال منکر نکیر کریں گے: (1)من ربك تیرا رب کون ہے۔ (2)ما دینك تیرا دین کیا ہے۔ (3)ما تقول فی حق ھذا الرجل تم ان ذات بابرکات کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ حضور ﷺ کا دیدار ہر صاحب قبر کو ہو گا اس کی تین صورتیں ہیں:

1- آپ کی شبیہ دکھا کر مُردے سے سوال کریں گے کہ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے یہ کون ہیں وہ کہے گا میں نہیں جانتا۔

2- مرنے والے مسلمانوں اور مومنوں کی قبروں سے گنبد خضریٰ تک زمین کے پردے اٹھا دیئے جائیں گے اور مرنے والا آپ کا دیدار کر کے جواب دے گا یہ میرے رسول برحق محمد ﷺ ہیں۔

3- حضور ختمی مرتبت ﷺ اپنے عشاق کے مزاروں میں بنفس نفیس تشریف لائیں گے اور عشاق کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں گے اور عشاق عشق کی مستی میں جھوم کر کہیں گے بڑا آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اندھیر ہے بے ترے مرا گھر (11) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
مجھ کو شب غم ڈرا رہی ہے (12) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا (13) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
مری شب تار دن بنا دے (14) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
چمکا دے نصیب بد نصیباں (15) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے (16) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
چھایا آنکھوں تلے اندھیرا (17) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
دل سرد ہے اپنی لو لگا دے (18) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
گھنگور گھٹائیں غم کی چھائیں (19) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا (20) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

شب: رات۔ تار: اندھیری رات۔ قزاق: ڈاکو' راہ زن۔ لو: شعلہ 'لپٹ' دل کا لگاؤ۔ گھنگھور: ڈراؤنی اور ہیبت دینے والی گھٹا۔ جمال: خوبصورت' خوش سیرت شمع۔

مطلب اشعار 11: اے مصطفےٰ ﷺ کے حسن و جمال کی شمع تیرے بغیر میرا گھر (یعنی دل یا قبر) تاریک ہے۔

مطلب اشعار 12: اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ مجھ کو اندھیری رات کا غم خوف زدہ کر رہا ہے تو میری رات کو منور کر دے۔

مطلب اشعار 13: اے شمع جمال مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میری آنکھوں میں چمک کر دل میں اتر جا کیونکہ تیرا جائے قیام دل ہی ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مطلب اشعار 14: اے شمع جمال مصطفےٰ علیہ السلام میری زندگی کے اندھیری رات کو روز روشن کی طرح منور کر دیجئے۔

مطلب اشعار 15: اے شمع جمال مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم بدنصیب و بدبختوں کے مقدار کو چمکا دے بدبختی کو نیک بختی میں تبدیل کر دے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مطلب اشعار 16: ایماں کے ڈاکو ڈاکہ ڈالنے کے لئے سر پر سوار ہیں اور ہدایت کے راستے ناپید ہیں اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ ہدایت راستہ کی راہبری کر دے کہ میں اپنے ایمان کو ان ڈاکوں سے بچاسکوں تاکہ میرا ایمان پر خاتمہ ہو۔

مطلب اشعار 17: اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ میری آنکھ کے آگے اندھیرا آگیا ہے تو اپنی روشنی سے اس گمراہی کے اندھیرے کو نورانیت میں تبدیل کر دے اور مجھے ہدایت کی توفیق بلیغ عنایت فرمادے۔

مطلب اشعار 18: اے شمع جمال مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میرے دل میں حرارت ایمانی سرد پڑ گئی ہے تو اپنے عشق کی تپش سے سرد مہری کو ختم کر دے۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

مطلب اشعار 19: اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ غموں کی ہیبت ناک گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں صرف آپ کی دہائی ہے کہ مجھے ان غموں سے نجات دلائیں۔

مطلب اشعار 20: اے شمع جمال مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں راستہ سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے راہ ہدایت پر ڈل دے تاکہ میں منزل

مقصود حاصل کر سکوں۔

فریاد دہائی ہے سیاہی (21) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

میرے دل مُردہ کو جلا دے (22) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

آنکھیں تری راہ تک رہی ہیں (23) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

دکھ میں ہیں اندھیری رات والے (24) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

تاریک ہے رات غمزدوں کی (25) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

تاریکی گور سے بچانا مجھ کو (26) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

پُر نور ہے تجھ سے بزم عالم (27) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر (28) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

للہ اِدھر بھی کوئی پھیرا (29) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

تقدیر چمک اٹھے رضا کی (30) اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

مشکل الفاظ کے معنی:

فریاد: دہائی۔ جلا: زندہ کردے۔ غمزدوں: غم کا مارا ہوا۔ گور: قبر۔ بزم: تمام جہان کی خوشیاں' دنیا کی محفل خوشی۔ تیرہ: کالے دل والے۔ تقدیر: مقدر' نصیب۔ جمال: خوبصورت' خوش سیرت۔

مطلب اشعار 21: اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ میرے نفس کی سیاہ بختی میری فریاد و آہ زاری کو دباتی ہے مگر آپ پر میری حالت روز روشن کی طرح واضح ہے۔

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

مطلب اشعار 22: اے شمع جمال مصطفےٰ ﷺ میرے مردہ دل کو حیات جاوید عنایت فرما دیجئے اور منور فرما دیجئے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
جس نے مُردہ دلوں کو دی عمر ابد
وہ ہے جان مسیحا ہمارا نبی

مطلب اشعار 23: اے مصطفےٰ ﷺ کے جمال جہاں آرا کی شمع آنکھیں تیرے دیدار کو ترس رہی ہیں تری راہ دیکھ رہی ہیں۔

شمع یاد رخ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

مطلب اشعار 24: ہم گمراہی کی تاریک راتوں میں گم ہو کر بڑے دکھی و غمزدہ ہیں تو اے جمال مصطفےٰ ﷺ کی شمع ہمارے دکھوں کا مداوا کر دے۔

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو

مشکل میں ہیں براتی پُر خار بادیے ہیں

مطلب اشعار 25: ہم غموں کے ماروں کی راتیں بہت سیاہ اور دردناک ہیں تو اے جمال دلنشین محمد مصطفیٰ ﷺ سلام اللہ علیک کی شمع ہماری اس بھیانک رات کو سرور و انبساط سے بھر دے۔

مطلب اشعار 26: اے مصطفیٰ ﷺ کے جمال رب نما کی شمع قبر کی تاریکی سے ہم کو نجات دلانا ہماری قبروں کو نورانی و منور کر دینا۔

مطلب اشعار 27: اے جمال مصطفیٰ ﷺ کی شمع تیرے نور سے یہ بزم عالم روشن و تاباں ہے۔

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

مطلب اشعار 28: ہم کالے دل والوں پر مہربانی کریں اے مصطفیٰ ﷺ کی شمع ہمارے دلوں کو نورانی کر دے۔

مطلب اشعار 29: اے مصطفیٰ ﷺ کی شمع جمال جہاں آرا خدا کے لئے میری طرف بھی توجہ فرما اور اس ویران دل میں بسیرا کر لے۔

مطلب اشعار 30: رضا کا مقدر بھی چمکا دے اے شمع جمال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کیونکہ میں تیرا مدحت سرا ہوں تیرے ہی گن گاتا ہوں۔

ردیف "ے"

نعت

مومن ہے وہ جو ان کی عزت پہ مرے دل سے	(1)	تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے	(2)	اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے
بچھڑی ہے گلی کیسی' بگڑی ہے بنی کیسی	(3)	پوچھو یہ کوئی صدمہ ارمان بھرے دل سے
کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے	(4)	خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک	(5)	دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے
سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل	(6)	کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے

مشکل الفاظ کے معنی:

مرے: قربان' فدا۔ تعظیم: عظمت کرنا' بڑائی بیان کرنا۔ نجدی: محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کو نجدی کہتے ہیں۔ جو آہ: درد' کلمہ افسوس۔ بنی: درست بات۔ صدمہ: رنج' تکلیف' آفت بلا۔ ارمان: خواہش' تمنا' خواہش پوری نہ ہونا۔ دہر: زمانہ' وقت۔ گرے: دل سے اتر جائے۔ خیمہ: قیام' ڈیرہ۔ پرے: دور' الگ' فاصلہ۔ تپا: گرم کرنا۔ رمیل: ملاوٹ کسی دوسری دھات کی۔ دھرے: بھڑکتی ہوئی آگ۔ کھرے: صاف ستھرے' نورانی دل سے۔

مطلب اشعار 1: مومن سرکار دو عالم ﷺ کے عزت و ناموس پر دل و جان کی قربانی پیش کرتا ہے آپ کی توہین کسی بھی قیمت برداشت نہیں کرتا۔ عزیزوں کا کٹانا گھر لٹانا جان دے دینا' تیرے عشاق گھبراتے ہیں کب ان امتحانوں سے مگر نجدی گستاخ اگر آپ کی تعظیم کرتا بھی ہے تو سردمہری' مُردہ دلی سے مگر گستاخی دیدہ دلیری سے کرتا ہے۔ لعنت اللہ علیہ

مطلب اشعار 2: اے فریادی بخدا رحمت للعالمین علیہ التحیہ والتحسین تیری آہ و زاری کو گنبد خضری میں ہی سماعت فرمائیں گے اور میری مدد کو تشریف لائیں گے مگر فریادی کی کیفیت ایسی ہونی چاہئے کہ وہ آہ و زاری دل سے کرنے والا ہو حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اپنے اہل محبت کا سلام سنتا ہوں جب وہ سلام سنتے ہیں تو فریاد بھی سنتے ہیں تمہارا دشواری میں پڑنا ان کو ناگوار ہے۔ وہ مومنوں کے لے رؤف رحیم ہیں وہ رحمت مجسم ہیں جہاں رب کی ربوبیت ہے وہاں آپ کی رحمت ہے۔ وہ رب العلمین ہے آپ رحمت العالمین ہیں۔

مطلب اشعار 3: میں مدینہ کی گلیوں سے بچھڑ گیا میری بنی بنائی قسمت بگڑ گئی میرے اس صدمہ اور تکلیف کی کیفیت کو پر ارمان دل والا ہی سمجھ سکتا ہے کوئی عاشق ہی بتا سکتا ہے کہ جدائی کا عالم کیسا جان لیوا ہوتا اور عاشق صادق کی حالت کیسی ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 4: اے بے کسوں کے والی صلوا علیہ رب عالی جس پر آپ کی نظر رحمت ہو زمانہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا مگر جس سے آپ کی رحمت پھر گئی وہ آپ کی نظر سے گر گیا تو قیامت تک کوئی اس کا پرسان حال اٹھانے والا نہیں ملے گا۔ جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں۔

مطلب اشعار 5: مجنوں بھٹک کر دشت بیاباں کی خاک کیوں چھان رہا ہے تیری لیلیٰ نے تو گھڑی بھر کے لئے بھی تیرے دل سے جدائی علیحدگی اختیار نہیں۔ اے مجنوں تجھے نہیں معلوم:

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مطلب اشعار 6: سونے کو سنار اس وقت ہی پگلا کر صاف کرتا ہے جب اس میں میل کچیل یا کسی دوسری دھات کی آمیزش ہوتی ہے جس کا دل صاف ہو عشق مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء سے لبریز و نورانی ہو تو اس کو دوزخ کی آگ کے شعلہ کی کیا ضرورت ہے وہ خود عشق کی آگ میں جل رہا ہے بلکہ دوزخ خود اس کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ فرماتے ہیں:

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

آتا ہے در والا یوں ذوق طواف آنا (7) دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے
اے ابر کرم فریاد! فریاد! جلا ڈالا (8) اس سوزش غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے
دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک (9) اتریں گے کہاں مجرم اے عفو ترے دل سے
کیا جانیں یم غم میں دل ڈوب گیا کیسا (10) کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ ترے دل سے
کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے (11) للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

مشکل الفاظ کے معنی:

در والا: بلند دروازہ' اونچے مرتبہ والا دروازہ۔ ذوق: لطف' لذت۔ طواف: اردگرد پھرنا۔ صدقے: قربان' فدا۔ گرد: خیال میں سر کو چاروں طرف گھمانا' سر پھرا۔ ابر کرم: کرم و مہربانی کے بادل۔ فریاد: دہائی' استغاثہ۔ سوزش: جلن۔ ضد: دشمنی' عداوت' تعصب۔ ہرے: تروتازہ' سرسبز وشاداب۔ مجرم: گناہ کرنے والا' گنہگار۔ عفو: معافی دینے والا' بخشش کرنے والے۔ یم: سمندر' دریا۔ ارماں: آرزو' تمنا۔ غفلت: بے پروائی' سستی' بھول چوک۔

مطلب اشعار 7: حضور ﷺ کا در اقدس سامنے آنے والا ہے اس کو دیکھ کر طواف کی تڑپ پیدا ہوتی ہے میرے جان و دل اس پر قربان ہیں عاشق دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر طواف کرنے لگ جاتے ہیں۔

مطلب اشعار 8: اے رحمت عالم جود و کرم کے بادل آپ کی دہائی ہے آپ کی بارگاہ میں استغاثہ ہے مجھ کو جلا کر رکھ دیا میری آگ بجھا دیجئے۔ ان غموں کی سوزش اور آگ کو میرے تروتازہ نورانی دل سے دشمنی و عداوت اور کد ہے۔ فرماتے ہیں:

سنیو ان سے مدد مانگے جاؤ
پڑے بکتے رہیں بکنے والے

مطلب اشعار 9: اے محبوب دو عالم ﷺ آپ کی رحمت کا دریا موج زن ہے دشمنوں کا خاک اڑانا بے کار ہیں کیونکہ مجرم گناہ گاروں کو آپ فراموش نہیں کریں گے اے بخشش کرنے والے آپ کا قلب مبارک گناہ گار کو معافی دلائے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ جہاں پانی کی تری ہو وہاں گرد نہیں اڑا کرتی ہے۔

مطلب اشعار 10: کسی کو کیا معلوم غموں کے سمندر میں دل کس طرح ڈوبا ہے اور ارمان وار زو کیسے تہ نشین ہوئے ہیں مگر آپ کو دل مبارک امت عاصی کو نہ بھلا سکا ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والا کے

لئے ہے۔ سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے۔

مطلب اشعار11: تو ان کو یاد تو کرتا ہے مگر غافل بھی ہو جاتا ہے اپنی غفلت کو دور کر دے خدا کے لئے اے رضا اپنے دل سے ہاں ہاں دل سے غفلت دور کر دے ارے اونا سمجھ دل سے غفلت دور کر دے دل لگا کر ان کو یاد کر وہ تیری فریاد رسی فرمائیں گے۔

نعت

اللہ اللہ کے نبی سے (1) فریاد ہے نفس کی بدی سے

دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی (2) لاج آئی نہ ذروں کی ہنسی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی (3) تاروں نے ہزار دانت پیسے

ایماں پہ موت بہتر او نفس (4) تیری ناپاک زندگی سے

او شہد نمائے زہر در جام (5) گم جاؤں کدھر تری بدی سے

گہرے پیارے پرانے دل سوز (6) گزرا میں تیر دوستی سے

تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے (7) ایسے نہ ملے کبھی کسی سے

اُف خود کام بے مروت (8) پڑتا ہے کام آدمی سے

تو نے ہی کیا خدا سے نادم (9) تو نے ہی کیا خجل نبی سے

کیسے آقا کا حکم ٹالا (10) ہم مر مٹے تیری خودسری سے

مشکل الفاظ کے معنی:

فُریاد: دہائی' التجا - بدی: برائی' سرکشی' مخور۔ خاک: آوارہ پھرنا' گرد اڑنا۔ لاج: شرم و حیا۔ غرض: مقصد' خواہش' ارادہ۔ پیسے: غصہ کا اظہار ناراضگی۔ نمائے: شہد یا میٹھا دکھانا۔ درجام: پیالہ میں گلاس میں۔ پیارے: پیارے دوست۔ دل سوز: دل جلانے والے۔ صدمے: تکلیف' دکھ' رنج و الم۔ آف: صرف تعجب' مبالغہ کے لئے' حیرت کہ موقع پر بولتے ہیں۔ کام: خود غرض' اپنی فکر' خود مطلبی۔ بے مروت: نامرد' بداخلاق' بدلحاظ۔ نادم: شرمندہ' شرمسار' خجل۔ خجل: پشیمان' شرمندہ۔ خود سری: ضد' سرکش' ہٹ دھرمی' خود پسندی۔

مطلب اشعار1: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے نفس کی بدکرداری اور بدعملی کی شکایت ہے کہ یہ راہ راست پر نہیں۔

مطلب اشعار2: اے نفس امارہ تو نے دن کھیل کود اور آوارہ گردی میں گزار دیا۔ تجھ پر ریت کے ذرہ ہنستے رہے مگر تجھے شرم نہ آئی۔

مطلب اشعار3: اے نفس بد تو نے تمام رات سونے میں گزار دی حالانکہ ستارے تیری اس حرکت پر اظہار ناراضگی کرتے رہے دانت پیستے رہے۔

مطلب اشعار4: او خبیث نفس تیری اس ناپاک زندگی سے تو ایمان پر مرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ ان النفس الامارۃ امر بسو نفس امارہ برائی کا حکم دیتا ہے جس نے اپنے اس نفس کو مطیع و فرمانبردار کر لیا وہ اللہ کا بندہ اور جنتی ہو گیا۔

مطلب اشعار5: او دھوکے باز نفس شہد دکھا کر جام شیریں میں زہر ملانے والے میں تیری بدکرداری پتہ بازی سے بچ کر کہاں غائب ہو جاؤں اور بدکاری میں لذت پیدا کرتا ہے اور نیکی سے دور بھگاتا ہے تو ایسا سرکش غلام ہے کہ جتنا تیرا کہنا مانو تو اتنا ہی سر پر سوار ہو جاتا

ہے۔ جب نفس کو اللہ نے پیدا کر کے معلوم کیا میں کون ہوں تو نفس نے جواب دیا میں کون ہوں۔ اللہ نے نفس کو ہزار سا بھوکا رکھ کر معلوم کیا اب بتائیں میں کون ہوں۔ نفس نے جواب دیا میں کون ہوں۔ اللہ نے نفس کو ایک ہزار سال پیاسا رکھ کر معلوم کیا میں کون ہوں نفس نے پھر بھی یہی کہا میں کون ہوں تب اللہ نے نفس کر ایک ہزار سال تک بھوکا اور پیاسا رکھ کر معلوم کیا میں کون ہوں تو نفس نے کہا: انت ربی تو میرا رب ہے یہ نفس بھوکا اور پیاسا رہ کر ہی مطیع اور فرمانبرداری کرتا ہے۔ اس کو جتنے تر نوالے کھلاؤ گے اتنی ہی نافرمانی کرتا ہے۔ انبیاء اولیاء اسی لئے مجاہدہ کرتے روزے رکھتے ہیں۔ کم کھانا' کم سونا' کم بولنا ہی اس کا علاج ہے۔ اللہ توفیق دے۔

مطلب اشعار 6: اے یار غار ہمیشہ کے دل جلانے والے میں تیری اس دوستی سے باز آیا۔ تو نے دوست بن کر دشمنی کی ہے۔

مطلب اشعار 7: تو نے دوست بن کر مجھ کو بے انتہا تکالیف اور دکھ پہنچائے ہیں ایسا تو میرے ساتھ کسی نے کبھی نہیں کیا تو دوست نما دشمن ہے۔

مطلب اشعار 8: ارے او نفس خودغرض' مطلبی' بدلحاظ' مردود تو نے کوئی رعایت نہیں کی حالانکہ آدمی کو آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔

مطلب اشعار 9: او ظالم نفس تو نے اللہ کے سامنے نادم و شرمسار کر دیا منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑا اور اس سے بڑھ کر نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بھی شرمندہ و شرمسار کر دیا ان کا بھی نافرمان بنا دیا۔

مطلب اشعار 10: او خبیث ظالم نفس تو نے ایسے آقا و نعمت سراپا رحمت کی حکم عدولی کی ہے ہم تو تیری اس حرکت اور سرکشی ہٹ دھرمی پر مر کر تباہ و برباد ہو گئے ہمارا دین' دنیا و آخرت برباد ہو گئی او ظالم کچھ تو خیال کر لیتا کہ کن کی نافرمانی کر رہا ہے۔

آتی نہ تھی جب بدی بھی تجھ کو (11) ہم جانتے ہیں تجھے جبھی سے
حد کے ظالم ستم کے کٹر (12) پتھر شرمائیں تیرے جی سے
ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے (13) نکلا نہ غبار تیرے جی سے
ہائے! ظالم میں نباہوں تجھ سے (14) اللہ بچائے اس گھڑی سے
جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت (15) چالیں چلیے اس اجنبی سے
اللہ کے سامنے وہ گن تھے (16) یاروں میں ہو کیسے متقی سے
رہزن نے لوٹ لی کمائی (17) فریاد ہے خضر ہاشمی سے
اللہ کنوئیں میں خود گرا ہوں (18) اپنی نالش کروں تجھی سے
ہیں پشت پناہ غوث اعظم (19) کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

مشکل الفاظ کے معنی:

بدی: برائی' سرکشی۔ حد: بے انتہا' بہت زیادہ۔ کٹر: بے رحم' سنگ دل' بے مروت' بے وفا۔ غبار: رنج' ملال' دشمنی۔ ہے: کلمہ تعجب' افسوس۔ نباہوں: مل جل کر رہنا' گزارہ کرنا' وفاداری کرنا۔ گھڑی: وقت' زمانہ' لمحہ۔ حضرت: طنزاً شریر' بدذات' چالاک۔ اجنبی: ناواقف' پردیسی۔ گن: خوبی و ہنر' کرتوت' لچھن' عمل۔ متقی: پرہیزگار' پارسا' عابد۔ خضر: حیات جاودانی رکھنے والے۔ نالش: شکایت' فریاد' گریہ زاری۔ پشت پناہ: مددگار' حمایتی' ساتھی۔ غوث اعظم: سب سے بڑے فریادرس۔

مطلب اشعار 11: اے نفس ہم تجھ کو بچپن سے جانتے ہیں اس وقت تجھ میں بدی برائی کرنے کی یا نیکی کرنے کی صلاحیت بھی نہ تھی۔

اب تو سرکش غلام کی طرح نافرمان ہو گیا ہے۔

مطلب اشعار 12: حد سے بڑھ کر ظلم کرنے والے ظلم اور ناانصافی کرنے میں سنگ دل اور بے رحم و بے مروت ہے تیرے دل کی سنگ دلی و سختی سے پتھر بھی ہیچ ہیں ان کو بھی تجھ سے شرم آتی ہے۔ او اشد قسوی تیرے لئے ہی کہا گیا ہے کہ وہ پتھر کی طرح یا اس بھی سخت ہے۔

مطلب اشعار 13: اے ظالم گناہگار نفس ہم تو تیرے گناہوں کی چکی میں پس کر مٹی کی مثل بے قیمت ہو چکے ہیں مگر تیرے دل سے ہماری دشمنی کا رنج و ملال نہیں نکلا تو دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔

مطلب اشعار 14: بہت بڑے افسوس کی بات ہوئی اگر میں تیرے ساتھ وفاداری کروں تجھ سے مل جھل کر رہوں اللہ ایسے منحوس وقت سے مجھے محفوظ رکھے کہ میں تیرے دام تزویر میں پھنس جاؤں اور تیرا شکار ہو جاؤں۔

مطلب اشعار 15: اے بدذات عیار و مکار نفس نابکار میں تم کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ایسی چالیں اس کے ساتھ چلو جو تم کو نہ جانتا ہو' ناواقف پردیسی ہو۔

مطلب اشعار 16: اللہ کے سامنے تمہارے سارے کرتوت ہیں کہ تم کیا ہو مگر اپنے دوستوں میں کیسے متقی پرہیزگار بگلا بھگت بنے ہوئے ہو۔ بگلا پانی میں ایک لات پر کھڑا ہوتا ہے تو مچھلی سمجھتی ہے کوئی بھگت پارسا عبادت کر رہا ہے تو وہ اس کے چرن پاؤں چومنے قدم بوسی کرنے آتی ہے اور بھگت صاحب کا نوالہ تر بن جاتی ہے۔ بھگت صاحب کی بھگتی میں فرق نہیں آتا وہ اپنی جان گنوا دیتی ہے۔

مطلب اشعار 17: او ڈاکو نفس تو نے میری عمر بھر کی کمائی لوٹ لی اب تو حضرہاشمی محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں فریاد ہے کہ آپ ہی میری بخشش کا سامان کر دیں۔ اس ڈاکو نفس نے مجھے بالکل برباد کر دیا ہے۔

مطلب اشعار 18: اے الہ العالمین اس قعرمذلت کے کنوئیں میں میں خود ہی گرا ہوں اب تجھی سے فریاد ہے اور تیری بارگاہ میں گریہ وزاری ہے۔ تیرے سوا میرا کون ہے جو اس عذاب سے نجات دلائے۔

مطلب اشعار 19: اے احمد رضا تمہیں کس کا خوف ہے تمہارا حامی و ناصر تو محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ ہیں۔ وہ تمہاری پشت پناہی فرمائیں گے بارگاہ رب العالمین و رحمت للعالمین میں تمہاری سفارش فرمائیں گے۔

اللھم اجز عنا ھذا الجزا

نعت

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے	(1)	آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ	(2)	ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح	(3)	آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے
گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیم فیض سے۔	(4)	خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے
ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے	(5)	تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے
آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ	(6)	ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے
کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ	(7)	نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک اُفتاد و بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے (8) خود وہ گر کر سجدے میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

مشکل الفاظ کے معنی:

مژدہ: بشارت' خوشخبری۔ شفاعت: سفارش۔ جا: جگہ۔ کشتگان: مقتول' مرے ہوئے۔ مسیح: زندگی دینے والے کی جان' یعنی محبوب۔ جلاتے: زندہ کرتے۔ نسیم: خوشگوار ہوا' خوشبودار ہوا۔ فیض: بخشش' فائدہ۔ حسرت زدہ: ارمانوں کا مارا ہوا' محروم۔ جلوہ: کروفر' ٹھاٹھ۔ ابروئے: بھویں' آنکھوں پر چاند کی شکل کے بال۔ پیوستہ: ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ نعمت: انعامات' مال و متع۔ خلد: جنت' فردوس۔ صدقے: خیرات۔ افتاد: زمین پر گرے ہوئے' عاجز و مجبور۔

مطلب اشعار1: اللہ کے روبرو اپنی امت کو شفاعت کی خوش خبری سنا کرشاد فرمائیں گے خود بارگاہ ایزدی میں رو رو کر شفاعت کریں گے اور ہم گناہ گاروں کو ہنسائیں گے۔ آپ نے فرمایا: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار2: دل پگھل کر بہ جانے کا موقع ہے افسوس آپ ان سرگیں آنکھوں سے اپنی امت کے پیاسوں کے لئے دریا بہائیں گے اور اللہ کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرما کر جنت میں داخل کرکے حوض کوثر سے ہم تشنہ کاموں کو سیراب فرمائیں گے۔

مطلب اشعار3: محشر کی جان لیوا گرمی سے ہم جلے بھنے مثل مُردہ کے وہ روح مسیح محبوب خدا اپنے دامن مبارک کی ہوا سے ہم کو نئی زندگی عنایت فرمائیں گے اور میدان محشر کی جان لیوا گرمی سے نجات دلائیں گے وہ گرمی کہ سورج سوا نیزے پر ہو گا دما مثل ہانڈی جوش مارتے کھولتے ہوں گے۔

مطلب اشعار4: حضور ﷺ کی بخشش کی خوشبودار ہوا سے ہمارے دل کی کلی مثل پھول کھلکھلا اٹھے گی ہم محشر میں خوف کے مارے خون کے آنسو بہاتے آئیں گے اور آپ کی بخششوں سے ہنستے مسکراتے داخل خلد بریں ہو جائیں گے۔

مطلب اشعار5: اے ارمانوں کے مارے ہوئے سنتے ہیں کہ آج وہ دن ہے جس کی خبر احادیث میں تھی کہ اس دن حضور ﷺ کا دیدار عام ہو گا۔ کیا خوب کہا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

مطلب اشعار6: خدا نے چاہا تو آج عاشقوں کی عید کا دن ہے کیونکہ وہ محبوب رب اپنے ابرو سے پیوستہ کے حسن عالم تاب و جلوہ جہاں آرا کا دیدار عطا فرمائیں گے جو عاشقوں کے لئے عید سے افضل ہو گا۔

مطلب اشعار7: اے گدیان مصطفےٰ ﷺ تم کو معلوم ہے آج کون سا دن ہے آج وہ مبارک دن ہے کہ تمہارا محبوب جنت کے حور و قصور کو اپنے عاشقوں پر اپنی خیرات کے طور پر تقسیم فرما کر تم کو نہال کر دیں گے۔

مطلب اشعار8: اے مجبور و بے کس لوگو بس ان کے تشریف لانے کی دیر ہے وہ پیش عرش خدا سجدہ فرما کر اذن شفاعت لے کر تم گناہ گاروں کو اٹھا کر داخل خلد فرمائیں گے کیوں کہ شفاعتی لاہل الکبائر آپ کا ارشاد گرامی ہے میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو (9) جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف (10) خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں (11) لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائیں گے
سوختہ جانوں پہ وہ پُرجوش رحمت آئے ہیں (12) آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ (13) صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر (14) رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

سرور دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر (15) نفس و شیطاں کب تلک ہم کو دباتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم (16) مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا (17) دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

مشکل الفاظ کے معنی:

وسعتیں: فراخی، کشادگی۔ دامن: آنچل، کرتے قمیص عبا کا نیچے لٹکا ہوا حصہ۔ جرم: گناہ، قصور، غلطی۔ اسیروں: قیدی، گرفتار۔ خرمن: انبار، ڈھیر۔ عصیاں: گناہ۔ غمزدہ: غم کے مارے ہو۔ گریاں: روتے ہوئے۔ لوح: دل کی تختی۔ نقش: غموں کے نشان۔ سوختہ: جلے ہوئے، گناہوں سے جلی ہو جائیں۔ پرجوش: رحمت کے جوش سے بھرے ہوئے۔ آب کوثر: حوض کوثر کا پانی۔ صرصر: جھکڑ، طوفانی ہوا۔ بلا: مصیبت، آفت۔ جھلملاتے: دھندلی روشنی دینا، چراغ ستارے کا تھوڑا تھوڑا چمکنا۔ پائے: پاؤں۔ کوباں: پاؤں زور سے مارنا تاکہ آواز پیدا ہو۔ رب سلم: اے رب امت کی حفاظت کر۔ صدا: آواز۔ وجد: جھومنا، بے خودی، جوش۔ سرور: سردار۔ ناتوانوں: کمزور، لاغر۔ عدو: دشمن۔ دم: سانس، نفسی، روح۔ دم: طاقت، زور، قوت۔

مطلب اشعار 9: حضور ﷺ کے دامن مبارک کو اللہ تعالیٰ نے اتنی عظیم وسعت و کشادگی عنایت فرمائی ہے کہ ہم گنہگاروں کے گناہ روز جزا جب فرشتے پیش کریں گے تو شفیع روز جزا ہمارے گناہوں کو اپنے دامن مبارک میں چھپا لیں گے اور ہماری نجات کا سامان ہو جائے گا۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 10: ہم گرفتار بلا قیدیوں کی جانب ہمارے غم گسار مسکراتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اب ہمارے گناہوں کے پشتاروں پر بجلی گرا کر نیست و نابود کر دیں گے آپ نے فرمایا جب تک میرا ایک امتی جہنم میں ہو گا میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا۔

مطلب اشعار 11: اے غموں کے مارے ہوئے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھو وہ تمہارے لئے روتے ہوئے تشریف لائے ہیں تمہارے غمگین دلوں سے رنج و الم کو مٹا کر راحت و مسرت فرحت و سرور سے لبریز کر دیں گے۔

مطلب اشعار 12: گناہوں کی آگ سے جلی ہوئی روحوں پر وہ رحمت العالمین رحمت کی پرجوش بارش برسا کر اور آب کوثر سے جلتے سلگتے دلوں کی آگ کو بجھا دیں گے کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا آپ اپنی امت کو کوثر کا پانی پلا کر حشر و قیامت کی گرمی سے نجات دلائیں گے۔

مطلب اشعار 13: جب دوسرے نبیوں کے چراغ الام و مصیبت کے طوفانی جھکڑوں سے دھندلانے لگیں گے تو حضور رحمت عالم ﷺ کا آفتاب عالم تاب ہی روشن و منور ہو گا۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مطلب اشعار 14: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کے دیوانے عشاق آپ کے رب سلم کی آواز پر پل صراط سے وجد کرتے پاؤں کی ایڑھی زور سے مارتے ذکر خداوندی کرتے کیف و مستی میں گزرتے جائیں گے۔ جہنم بھی کہے گا ان کو جلدی گزاریں ان کے عشق کی

آگ سے جلا جا رہا ہوں۔ عشاق کی آگ کو دوزخ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

مطلب اشعار 15: اے دین و دنیا عقبیٰ کے سردار عالمیاں علیہ التحیتہ والثناء اپنے کمزور و ناتواں امتیوں کی خبر گیری فرمائیے۔ یہ ظالم نفس اور شیطان ہم کو کب تک دبائیں گے ہمارے اوپر اپنا حکم چلائیں گے۔ ان کے پنجہ سے ہم کو نجات دلائیے۔

مطلب اشعار 16: ہم اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی ولادت کا ذکر (عید میلادالنبی) حشر تک خوب دھوم دھام سے کرتے جائیں گے۔ ایران کے قلعوں کی طرح نجد (وہابیوں) کے قلعوں کو منہدم کرتے جائیں گے۔ فرماتے ہیں:

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

مطلب اشعار 17: اے رضا دشمن چاہے جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائیں مگر جب تک ہمارے دم میں دم ہے جسم میں جان ہے اپنے محبوب اعظم ﷺ کا ذکر پاک اور ذکر ولادت بکثرت کرتے رہیں گے ہمیں دشمنان مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کے انکار یا دشنام ترازی کی کوئی پروا نہیں فرماتے ہیں۔

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف
کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

نعت

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے (1) مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت (2) بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے (3) غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ (4) مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو (5) کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا (6) ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

ابر رحمت: رحمت کا بادل۔ بدوں: بروں پر گناہگاروں پر۔ خطے: زمین کا ٹکڑا، مدینے کی زمین۔ واللہ: خدا کی قسم، بخدا۔ عالم: دنیوی، ظاہری نظر۔ مجرم: جرم کرنے والا گناہگار۔ تھانے: اس سے مراد تھانہ بھون کے اشرف علی تھانوی کے ماننے والے گستاخ رسول ہیں۔ حرم: احترام والی جگہ کعبہ کے گرد اگرد یا مدینہ پاک۔ موقع: واقع ہونے کی جگہ، سر کے بل چلنے کا وقت ہے یا جگہ ہے۔

مطلب اشعار 1: کارخانہ عالم کی ہر چیز نے آپ کے نور پاک سے چمک دمک پائی ہے تو اے ماسوا اللہ کے چمکانے منور کرنے والے آقا میرے اس سیاہ دل کو بھی منور فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 2: رحمت کے بادل ہم بدوں کی برائیوں کو دیکھ کر ہم پر نہیں برستا اے رحمت عالم ﷺ ہم بدبختوں پر اپنی رحمت

کے برکھا برسا دیجئے کیوں کہ آپ کی رحمت سے کوئی محروم نہیں۔

مطلب اشعار 3: اللہ تعالیٰ نے آپ کا قیام مدینہ پاک میں کیا ہے تاکہ ہم جیسے غریبوں فقیروں کی امداد و قیام و طعام کا آپ انتظام فرمائیں۔

مطلب اشعار 4: خدا کی قسم آپ زندہ ہیں خدا کی قسم آپ زندہ ہیں میری اس ظاہری آنکھ سے آپ نے پردہ کر لیا ہے۔ انبیاء کرام دوسرے انسانوں کی طرح نہیں مرتے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں یعنی دار فنا سے دار بقا کی طرف وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مرقات) جیسے حدیث معراج میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

مطلب اشعار 5: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ مجھے اپنی پناہ میں اپنے ساتھ لے چلیں میں بہت بڑا گناہ گار ہوں کہ راستہ میں جگہ جگہ ایمان کے ڈاکو تھانہ بھون کے ٹھگ ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں جو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے ایمان و مسلمانی چوس لیتے ہیں۔

مطلب اشعار 6: حرمین شریفین کی مقدس و پاک سرزمین پر تو قدم رکھ کر چل رہا ہے ارے او نادان یہاں تو سر کے بل چلنے کا موقع ہے اس سرزمین کی قسم رب العالمین نے قرآن پاک میں کھائی ہے۔

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

چل اُٹھ جبہ فرسا ہو ساقی کے در پر (7) در جود ہے میرے مستانے والے
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں (8) ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا (9) پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی (10) ذرا چین لے میرے گھبرانے والے
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا (11) کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

جبہ: پیشانی، ماتھا۔ فرسا: گھسنا، رگڑنا۔ ساقی: پلانے والا۔ در: دروازہ، چوکھٹ۔ جود: بخشش کا دروازہ، سخاوت کا دروازہ۔ مستانے: متوالے، عشق رکھنے والے۔ الجھیں: جھگڑنا، غلط، بحث کرنا۔ منکر: انکار کرنے والا۔ عجب: انوکھے، تعجب کی بات۔ غرانے: شور کرنے والے، غضب ناک، خونخوار۔ چرچا: ذکر، شہرت، گفتگو۔ شفاعت: سفارش۔ ساعت: وقت، گھڑی، لحہ۔ نفس: نفس امارہ جو برائی کا مشورہ دیتا ہے۔ دم: فریب، دھوکا۔ چندرانے: تجاہل عارفانہ، جان بوجھ کر جھوٹ کو سچ ثابت کرنا۔

مطلب اشعار 7: اٹھ چل کر ساقی کوثر ﷺ کے در دولت پر اپنی پیشانی کو رگڑ کہ یہ دروازہ سخاوت ہے۔ اے میرے متوالے عاشق صادق کیا خوب کہا ہے:

یہ سر سر زاہد نہیں سودائی کا سر ہے
تاعمر کئے جاؤں گا اس در ہی پہ سجدے

مطلب اشعار 8: اے میرے آقا یہ منکر آپ کا صدقہ کھا کر آپ ہی کے غلاموں سے بحث و مباحثہ، مناظرہ، لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔ یہ منکرین گستاخ عجیب قسم کے لوگ ہیں کہ آپ کا دیا کھا کر غراتے شور و غوغا کرتے ہیں اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

مطلب اشعار 9: اے آقا ﷺ آپ کا ذکر ہمیشہ ہمیش جاری و ساری رہے گا آپ کے ذکر پاک سے جلنے والے چاہے جل کر خاک کا ڈھیر ہو جائیں کیونکہ ورفعنا لك ذكرك آپ کی شان اقدس میں نازل ہوا ہے۔ اذانوں میں نمازوں میں آپ کا ذکر پاک ہی بلند ہوتا ہے نماز میں التحیات واجب ہے بغیر اس کے نماز مکمل نہیں ہوتی اور اس میں اسلام علیک ایھا النبی پڑھے بغیر التحیات کامل نہیں ہوتی تو آپ پر سلام پڑھے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی آپ کا اسم گرامی پڑھے بغیر اذان مکمل نہیں ہوتی۔ اللہ نماز' روزہ' حج' زکوۃ نہیں ادا کرتا مگر اپنے محبوب پاک پر صلوٰۃ وسلام ضرور بھیجتا ہے۔ آپ کو صلوٰۃ وسلام بھیجنا سنت خدا و سنت ملکوت ہے۔

مطلب اشعار 10: اے گنہگار و گھبرانے کی ضرورت نہیں ذرا صبر سے کام لو اب شفاعت کی گھڑی نزدیک ہے۔ محشر کے دولھا شفیع روز جزا بے سہاروں کا سہارا شفاعت کا تاج سر پر رکھ کر انالھا فرماتے ہوئے اہل محشر کی شفاعت فرمانے کے لئے بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو کر سجدہ ریز ہیں۔ ارشاد باری ہوگا: یا محمد ارفع راسك سل تعط و شفع تشفع آپ باب شفاعت کھلوا کر اپنے امتیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

مطلب اشعار 11: اے رضا یہ نفس تیرا دشمن ہے اس فریبی سے دھوکہ نہ کھانا جان بوجھ کر سچ کو جھوٹ ثابت کرنے والے تم نے کہاں دیکھے ہیں یہ ان میں سے ایک ہے جو ہر دم تمہارے ساتھ ہے نفس امارہ برائی کا حکم کرتا ہے۔

نعت

آنکھیں رو رو کے سو جانے والے	(1)	جانے والے نہیں آنے والے
کوئی دن میں یہ سرا اوجڑ ہے	(2)	ارے او چھاؤنی چھانے والے
ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے	(3)	دیس کیوں گاتے ہیں گانے والے
ارے بد فال بُری ہوتی ہے	(4)	دیس کا جنگلا سنانے والے
سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں	(5)	وہ سلامت ہیں بنانے والے
آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام	(6)	او در یار کے جانے والے
پھر نہ کروٹ لی مدینے کی طرف	(7)	ارے چل جھوٹے بہانے والے
نفس میں خاک ہوا تو نہ مٹا	(8)	ہے مری جان کے کھانے والے
جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حورو	(9)	طیبہ سے خلد میں آنے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

سرا: مسافر خانہ' دھرم شالا۔ اوجڑ: ویران' برباد' تباہ' غیر آباد۔ چھاؤنی' چھانے: فوج کے قیام کی جگہ' چھپر یا کھپریل ڈال کر گھر بنانا۔ ذبح: قتل ہونا۔ وطن: جائے پیدائش' اپنا ملک۔ بدفال: برا شگون' پیشین گوئی۔ دیس: ملک جائے پیدائش۔ جنگلا: احاطہ' باڑ' گھنا جنگل۔ اعدا: دشمن' مخالف۔ سلامت: محفوظ' بخیرو عافیت' تندرست' صحیح۔ پیغام: پیام' درخواست کرنا' سندیس' خبر۔ در: دوست کا دروازہ' دوست کی چوکھٹ۔ خاک: مٹی'

راکھ' بھبوت۔ خلد: جنت' بہشت۔

مطلب اشعار1: جو اس دار فانی سے چلے گئے اب وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے تیرا ان کے لئے رونا بے کار ہے تجھ کو بھی نیند آجائے گی۔

مطلب اشعار2: تو نے اس دنیا کو مستقل ٹھکانہ سمجھ لیا ہے یہاں چھاؤنی ڈال کر بیٹھ گیا ہے چند دنوں کی بات ہے یہ مسافر خانہ دنیا بھی ویراں ہو جائے گی۔ مولانا کافی شہید فرماتے ہیں:

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا
اطلس کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
اس تن بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا
ہم صفیر و کوئی دم کے چہچے ہیں باغ میں
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

مطلب اشعار3: تیرا وطن عالم بالا تھا تو وہاں سے بچھڑ کر اس عالم فانی میں آگیا ہے یہاں تو تجھ کو ذبح ہی ہونا ہے گانے والے اس دیس کو اپنا دیس کیوں کہتے ہیں اس کو مستقل ٹھکانہ سمجھ بیٹھے ہیں اس میں چند دن رہ کر واپس وہیں جانا ہے۔

مطلب اشعار4: ارے بدگمانی بُری ہوتی ہے اس دیس کو سرسبز جنگل و باغات تصور کرنے والے یہ تو ریسٹ ہاؤس ہے تجھ کو واپس عالم بالا ہی جانا ہے تیرا اصلی گھر عالم آخرت ہی ہے۔

مطلب اشعار5: دشمنو کان کھول کر سن لو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جب تک میرے آقا و مولیٰ ﷺ میری بگڑی بنانے والے سلامت ہیں۔

مطلب اشعار6: دیار یار (مدینہ پاک) کے جانے والے مسافر میری آنکھیں تجھ سے کچھ درخواست کرتی ہیں تو ان کی عرض داشت کو سمجھ اور میرا سلام و پیام اس بارگاہ عالی ﷺ تک پہنچا دے۔

مطلب اشعار7: ارے جھوٹے بہانے ساز نفس دفع ہو جا کم بخت' تو نے مدینہ پاک جانے کے لئے کروٹ تک نہ لی اس دنیائے دوں سے چپک کر رہ گیا ہے۔

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

مطلب اشعار8: اے خبیث نفس میں جل کر راکھ ہو گیا مگر تجھ کو مت نہیں آئی تو میری جان کو کھانے والا دشمن ہے۔

مطلب اشعار9: اے حورو مجھے بتاؤ مدینہ طیبہ سے جنت میں آنے والے کس چیز کو دیکھ کر زندہ رہتے ہیں جو بات دیار محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں ہے وہ جنت کو کہاں نصیب ہے۔

(10) نیم جلوے میں دو ۔۔ عالم گلزار واہ وا رنگ جمانے والے
(11) حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا کہتے ہیں سارے زمانے والے
(12) وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ مٹ گئے آپ مٹانے والے
(13) لب سیراب کا صدقہ پانی اے لگی دل کی بجھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مجرم ہوں (14) راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے
ہو گیا دھک سے کلیجہ میرا (15) ہائے رخصت کی سنانے والے
خلق تو کیا ہیں خالق کو عزیز (16) کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کشتۂ دشت حرم جنت کی (17) کھڑکیاں اپنے سرہانے والے
کیوں رضا آج گلی سونی ہے (18) اُٹھ مرے دھوم مچانے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

نیم: آدھا' درمیانی۔ جلوے: تجلی' دیدار' نظارہ۔ گلزار: باغ' چمن' گلشن' پررونق۔ دھوم: چرچا' شہرت۔ ماشاء اللہ: جو اللہ چاہے۔ لب: ہونٹ' کنارا۔ سیراب: پانی سے بھرا ہوا' تروتازہ' پانی سے تر۔ صدقہ: طفیل' خیرات' قربان۔ لگی: آرزو' دل کی آگ' عشق کی تپش۔ مجرم: گناہ گار' قصور وار۔ تھانے: تھانہ بھون کا باشندہ' پولیس کے رہنے کی جگہ۔ دھک: حیرت' دھڑکنا تیزی سے۔ خلق: مخلوق' دنیا آشیانے عالم۔ عزیز: پیارے' محبوب۔ عجب: انوکھا' نادر' عمدہ۔ بھاتے: پسند آنا۔ کشتہ: قتل کیا ہوا' عاشق۔ دشت: جنگل' صحرا۔ حرم: مکہ مدینہ۔ والے: کھل۔ سونی: ویران' سنسان۔ دھوم: شور وغل' خوشی کے وقت' اچھلنا ڈانس کرنا۔

مطلب اشعار 10: دونوں عالم آپ کے جلوہ کرشمہ ساز کی ہلکی سی جھلک سے واہ واہ کیسے رنگین و گل و گلزار بنے ہیں رنگ جمانا اس کو کہتے ہیں۔ انہی کی بومایہ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے۔

مطلب اشعار 11: زمانے کے سارے لوگ بیک زبان یہ کہتے ہیں کہ اے عربی دلربا علیہ التحیتہ والثناء آپ کا سا حسن نہ کسی میں دیکھا ہے نہ ہی آپ سے پہلے کوئی حسین آپ کی مثل پیدا ہوا نہ کسی کو اتنا حسین دیکھا ہے نہ سنا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مطلب اشعار 12: ماشاء اللہ سرکار آپ کا چرچا دھوم دھام سے ہو رہا ہے آپ کا ذکر خیر بند کرانے والے نیست و نابود ہو گئے کوئی ان کا نام لینے والا بھی نہ رہا۔ فرماتے ہیں:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مطلب اشعار 13: اے دل کی آگ بجھانے والے آقا اپنے سیراب کرنے والے ہونٹوں کا صدقہ ایسا پانی پلا دو کہ ساری تشنگی و پیاس ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

مطلب اشعار 14: اے آقا و مولیٰ ﷺ مجھے اپنے ہمراہ لے لو میں بہت بڑا مجرم گناہگار ہوں کیونکہ راستے میں جابجا تھانہ بھون کے سپاہی' ایمانداروں کے ایمان کو لوٹنے کے لئے ڈاکو سپاہیوں کے بھیس میں موجود ہیں جن کی زبانوں پر قال اللہ ہے مگر دل میں گاؤ خر ہے۔ یہ اُجلے لباس سیاہ باطن لوگ ہیں۔

تن اجلا من کالا بگلے کا سا بھیس
لس سے تو کاگا بھلے جو اندر باہر ایک۔

مطلب اشعار 15: ہائے افسوس دیار محبوب سے روانگی کی خبر سنانے والے اس خبر کو سن کر میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا یعنی تیزی سے دھڑکنے لگا۔

مطلب اشعار 16: اے میرے پیارے آقا آپ مخلوق کے ہی پیارے محبوب نہیں ہیں بلکہ خالق اکبر کے بھی محبوب اعظم ہیں کس انوکھے ناز و انداز سے عاشقوں کا دل لبھا لیتے ہیں کہ قاب قوسین او ادنی کا مقام حاصل کرتے ہیں' شب اسرا کے دولہا بنتے ہیں۔

مطلب اشعار 17: اے حرم کے صحرا کے عاشق مزاج اپنے سرہانے جنت کے دریچہ کھڑکیاں کھلوا کر جنت کی ہوا کے مزے لے لیں۔

مطلب اشعار 18: اے رضا آج گلی ویران کیوں ہے اٹھ اپنی خوشی کا اظہار کر میرے دھمال ڈالنے والے۔

نعت

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے (1) بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
جگمگا اٹھی مری گور کی خاک (2) تیرے قربان چمکنے والے
مہ بے داغ کے صدقے جاؤں (3) یوں دمکتے ہیں دمکنے والے
عرش تک پھیلی ہے تاب عارض (4) کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے
گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں (5) نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے
عاصیو تھام لو دامن ان کا (6) وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
ابر رحمت کے سلامی رہنا (7) پھلتے ہیں پودے لچکنے والے
ارے یہ جلوہ گہ جاناں ہے (8) کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے
سنیو ان سے مدد مانگے جاؤ (9) پڑے بکتے رہیں بکنے والے
شمع یاد رخ جاناں نہ بجھے (10) خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

مہکتے: خوشبو سے بسا دینا' معطر کرنا۔ بو: مہک' شمیم' سڑاند' بدبو۔ بھٹکنے: اِدھر اُدھر پھرنا' آوارہ پھرنا' خواہش میں رکھنا۔ گور: قبر۔ قربان: صدقہ' واری۔ مہ: چاند' قمر۔ مہکتے: تابش' چمک' درخشاں۔ تاب: نور' چمک' روشنی۔ عارض: رخسار' گال' چہرہ' منہ۔ جھلکنے: چمک' روشنی' نورانیت۔ گل: پھول' گلاب کا پھول' محبوب۔ ثنا: تعریف' توصیف' مدح۔ نخل: درخت' کھجور کا درخت۔ طوبیٰ: جنت کے درخت کا نام۔ چہکنے: چہچہانا' پرندوں کا نغمہ سرائی کرنا۔ عاصیو: گناہگاروں' مجرموں' پاپی۔ ابر رحمت: رحمت کا بادل' بخشش کی گھٹا۔ جلوہ: تجلی کرنے کی جگہ' دیدار نظارہ کی جگہ۔ جاناں: محبوب' پیارا' دلبر۔ بکتے: بے ہودہ بات بولنا۔ رخ: چہرہ' منہ۔

مطلب اشعار 1: مہکنے والوں سے خوشبو اس طرح پھیلتی ہے کہ اس خوشبو کو سونگھنے والے ان تک پہنچ جاتے تھے یہ نبی پاک کے جسم مبارک کا معجزہ تھا کہ آپ کے جسم اقدس سے مشک کستوری کی خوشبو آتی تھی اصحاب رسول ﷺ اس خوشبو سے رہبری حاصل کرتے ہوئے آپ تک پہنچ جاتے تھے۔ آپ کے تلاش میں ان کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔

مطلب اشعار 2: میری قبر کی مٹی آپ کی تشریف آوری سے جگمگ ہونے لگی اے چمکنے والے نورانی آقا میں آپ کے صدقہ اور قربان ہو جاؤں۔ قبر میں تیسرا سوال ہو گا: ما تقول فی حق ھذا الرجل "تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو" کی تین صورتیں ہیں۔

1- کفار کو آپ کی شبیہ دکھا کر سوال ہو گا۔

2- مسلمانوں کے لئے ان کی قبر سے آپ کے روضہ اطہر تک پردے اٹھا دیئے جائیں گے۔

3- عشاق کی قبر میں آپ بنفس نفیس خود تشریف لا کر اس کو اپنی زیارت سے مشرف فرمائیں گے تو وہ عاشق کہے گا یہ میرے آقا و مولیٰ علیہ التحیتہ والثناء ہیں میری جان بھی ان کے قدموں پر قربان ہے یہ میری روح کا چین دل کا سرور ہیں۔ ﷺ

مطلب اشعار 3: میں بے داغ نورانی چہرے والے آقا و مولیٰ ﷺ پر قربان ہو جاؤں چاند پر داغ ہے آپ کا چہرے پر نور داغ دھبہ سے پاک ہے یوں درخشندہ و تابندہ ہوتے ہیں چمکنے والے چاند پر دھبہ رخ انور پر نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں ایک دن میں چودھویں رات کے چاند کو بھی دیکھتا کبھی آپ کے چہرانور کو دیکھتا تو آپ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن تھا۔

مطلب اشعار 4: آپ کے چہرے مبارک کی شعائیں عرش اعظم تک پھیلتی ہوئی ہیں نور کو پھیلانے والے اپنی نورانیت کو اس طرح بکھیرتے ہیں۔

مطلب اشعار 5: طیبہ و مدینہ کے پھول رسالت ماب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و نعت خوانی جبرائیل امین طوبیٰ کے درخت پر چہک چہک کر کرتے تھے۔

مطلب اشعار 6: گناہگارو اپنے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دامن پکڑ لو وہ اپنے گناہگار امتی کے ہاتھ کو نہیں جھٹکیں گے بلکہ ان کے لب پر تو رب حب لی امتی ہو گا اے رب میری امت کو بخش دے۔ میدان محشر میں لوالحمد اور دامن مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء کا ہی سایہ ہو گا۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 7: رحمت کے بادل رحمت اللعالمین پر ہمیشہ سلام پڑھتے رہنا کیونکہ لچکنے والے جھکنے والے پودے ہی پھلتے پھولتے ہیں۔

مطلب اشعار 8: ارے یہ محبوب رب العالمین کی جلوہ گاہ شہر مبارک ہے مؤدب رہ یہ پھڑکنے اور خرمستی کرنے کی جگہ نہیں ہے۔

• حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مطلب اشعار 9: اے اہلسنت اپنے آقا و نعمت ﷺ سے ہمیشہ امداد کے طلب گار رہو۔ یہ شرک کے فتوے لگانے والے غیراللہ سے امداد کو طلب کرنے پر کافر کہنے والے اپنی بکواس کرتے رہیں تم اپنا کام کرتے رہو ان کی بکواس پر کان مت رکھ۔ امریکہ سے مدد لینے میں مشرک نہیں ہوتے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ انؐ سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 10: اپنے محبوب ﷺ کے مبارک چہرے کی یاد میں تم نے جو شمع روشن کر رکھی ہے وہ کبھی بھی بجھنے نہ پائے چاہے اس نورانی شمع کو دیکھ کر یہ بھڑکنے والے جل کر خاک و راکھ کا ڈھیر ہو جائیں۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب (11) اک ذرا سو لیں بلکنے والے
کوئی ان تیز رووں سے کہہ دو (12) کس کے ہو کر رہیں تھکنے والے
دل سلگنا ہی بھلا ہے اے ضبط (13) بجھ بھی جاتے ہیں دہکنے والے
ہم بھی کمھلانے سے غافل تھے کبھی (14) کیا ہنسیں غنچے چٹکنے والے
نخل سے چھٹکے یہ کیا حال ہوا (15) آہ او پتے کھڑنے والے
جب گرنے منہ سوئے میخانہ تھا (16) ہوش میں ہیں یہ بہکنے والے
دیکھ او زخم دل آپے کو سنبھال (17) پھوٹ لیتے ہیں ٹپکنے والے
مے کہاں اور کہاں میں زاہد (18) یوں چہکتے ہیں چہکنے والے
کف دریائے کرم میں ہیں رضا (19) پانچ فوارے چھلکنے والے

مشکل الفاظ کے معنی:

جلوہ: ظاہر ہونا' دیدار۔ بلکنے: بے تابانہ رونا' پھڑکنا۔ رووں: جلدی جلدی چلنے والے۔ ضبط: روکنا' قابو کرنا۔ دہکنے: آگ کا بھڑکنا' چمکنا' روشن ہونا۔ کمھلائے: مرجھانا' سوکھنا۔ چٹکنے: کھلنا' ٹوٹنا۔ نخل: درخت۔ سوئے: جانب' طرف۔ میخانہ: شراب خانہ۔ آپے: جسم' اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔ مئے: شراب۔ زاہد: پرہیزگار۔ چہکتے: خوشی کے نغمہ سرائی کرنا۔ کف: ہاتھ' ہتھیلی۔ فوارے: چشمہ' پانی کا اچھل کر چلنا' پانی کا جوش مارنا۔

مطلب اشعار 11: موت کے تھوڑی دیر بعد قبر میں دیدار محبوب ہونے والا ہے یہ بے چین و بے قرار عشاق چند لمحہ آرام کی نیند سو لیں گے کیونکہ عاشق کو سکون دیدار یار سے حاصل ہوتا ہے اس کی بے چینی دور ہو جاتی ہے۔

مطلب اشعار 12: ان جلدی جلدی چلنے والے دوڑنے والوں سے کہو کہ ان تھکے ماندے کمزوروں کو کس کے حوالے کرکے بھاگ رہے ہو ان کا پُرسان حال کون ہو گا۔ ان کو اپنے ساتھ لیتے چلو۔

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پُرخار بادے ہیں

مطلب اشعار 13: اے قوت برداشت ان کی یاد میں دل کا سلگنا ہی بہتر ہے کیونکہ دہکتے انگارے بجھ کر کوئلہ ہو جاتے ہیں جن کو دوبارہ سلگانا پڑتا ہے تو سلگنا بہت بہتر ہے اس کی آتش عشق سرد نہیں پڑتی تپش قائم و دائم رہتی ہے۔

مطلب اشعار 14: ہم نے کبھی کملانے کے طرف غور ہی نہیں کیا اس سے غافل رہے کہ جو غنچہ چٹک جاتے ہیں وہ ہنس کر کھل کر پھول کیسے بن سکتے ہیں کیا خوب کہا ہے۔

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

مطلب اشعار 15: اے پتہ درخت سے جدا ہو کر تیرا کیا حال ہو گیا کہ تو سوکھ کر کھڑکنے لگا تیری تر و تازگی جاتی رہی اور باد مخالف اسے اِدھر اُدھر اڑاتی پھرتی ہے تو جو مرکز سے جدا ہو جاتا ہے وہ حوادث زمانہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے جیسے

آج کا مسلمان ہے۔ پلٹ جا اے مسلمان جانب مرکز پلٹ جا زمانہ ہے ترقی پر تو تیرا سو برس پیچھے کو ہٹ جا۔

مطلب اشعار 16: یہ بہکنے والے گم گشتہ ہوش نہیں باہوش ہیں اس لئے کہ جب بھی ٹھوکر کھا کر گرتے ہیں تو ان کا رخ میخانے رسول ﷺ کی طرف ہی ہوتا ہے اپنے پر شرمسار ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 17 اے دل کے زخم اپنے آپ کو سنبھال یہ جو تجھ سے قطرے ٹپک رہے ہیں کبھی پھوٹ کر بہنے لگتے ہیں زخم ناسور بن جاتا ہے جو لاعلاج ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 18: مجھ جیسے زاہد کا شراب سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے مگر چہکنے والے اسی طرح نغمہ سرائی کرتے ہیں اور مئے سے مئے وحدت و عشق کو مراد لیتے ہیں۔

مطلب اشعار 19: اے رضا کرم کے دریا کی ہتیلی سے پانچ فوارے جاری ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ کے پاس ایک برتن میں پانی لایا گیا۔ آپ اس وقت زورا میں تھے (یہ ایک جگہ کا نام ہے) آپ نے اس برتن میں پانی کے اندر اپنا دست اقدس رکھ دیا پانی آپ انگلیوں سے چشموں کی طرح جاری ہو گیا قوم نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس ؓ سے معلوم کیا آپ لوگ کتنے تھے۔ انہوں نے کہا تین سو کے قریب تھے۔ (بخاری) عبداللہ مسعود فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ پانی کم ہو گیا آپ نے فرمایا بچا ہوا پانی تلاش کر کے لاؤ لوگ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے حضور ﷺ نے اس برتن کے پانی میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور ارشاد فرمایا برکت والے پانی اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔ (مسلم، بخاری) جیسے چشمہ جاری ہوتا ہے۔

نعت

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے (1) پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

خشک ہے خون کہ دشمن ظالم (2) سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے (3) دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

تن کی اب کون خبر لے ہے ہے (4) دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے

میٹھے شربت دے مسیحا جب بھی (5) ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے

دل کہ تیمار ہمارا کرتا (6) آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

پر کٹے تنگ قفس اور بلبل (7) نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ (8) وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پروا دیکھ (9) سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ (10) غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے

نفس پُر زور کا زور اور وہ دل (11) زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

راہ: راستہ۔ خار: کانٹوں سے بھرا ہوا۔ افگار: زخمی۔ خونخوار: خون پینے والا۔ بدکر: قصداً جان بوجھ کر' بدوبدی' سینہ زوری۔ بیزار: متنفر' ناراض'

ناخوش۔ ہے: ہائے افسوس۔ آزار: تکلیف' دکھ' مرض' رنج۔ مسیحا: زندہ کرنے والا۔ تیمار: علاج' بیمار کی خدمت' ہمدردی۔ قفس: پنجرہ' قید خانہ۔ گرفتار: نئی پکڑی ہوئی' جنگلی۔ خبردار: خبر رکھنے والا' باخبر' واقف' ہوشیار۔ غش: بے ہوشی' سکتہ۔ زیر: نیچے کمزور۔ زار۔ دبلا پتلا' ذلیل' خوار' رسوا۔

مطلب اشعار 1: راستہ کانٹوں سے بھرا ہوا ہے سفر کیسے ہو گا جب کہ پاؤں بھی زخمی ہیں تو منزل پر کیسے پہنچا جائے گا۔ اس میں دنیا کی خار دار جھاڑیوں یعنی دین پر عمل کرنے میں دنیوی رکاوٹیں مراد ہیں۔ کاروبار اولاد' مال و دولت و دیگر اسباب معیشت جن کی وجہ سے دین پر چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللّٰہ تمہارے مال و اولاد اللہ ذکر سے روک کر ہلاک نہ کر دیں۔ انسان کی مجبوریاں پاؤں کا زخمی ہونا ہے کہ دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

مطلب اشعار 2: ظالم دشمن کے خوف سے خون خشک ہو رہا ہے کیونکہ دشمن بہت بڑا خونخوار خون پینے والا ہے تو کیا بنے گا یہ راستہ کیسے کٹے گا اس لئے کہ نفس اور شیطان ایسے دشمن دین و ایمان ہیں کہ ہمہ وقت گھات میں رہتے ہیں کہ نقصان کیسے کیا جائے وہ کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ للانسان عدو مبین شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور نفس امارہ برائی کا حکم کرتا ہے۔ ان دونوں سے مقابلہ کرکے دین پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

مطلب اشعار 3: مگر ہم تو جان بوجھ کر سینہ زوری سے وہی کام کرتے ہیں جن سے دوست یعنی اللہ و رسول علیہ السلام ناراض ہوتے ہیں تو اب بتاؤ تمہارا کیا حال ہو گا اور تم دوست کو ناراض کرکے جنت و نجات کیسے حاصل کرو گے۔

مطلب اشعار 4: ہائے افسوس اب جسمانی بیماریوں کا علاج کیسے ہو گا جب کہ دل ہی مریض ہو گیا ہے تو اب کیا ہو گا نجات کا کون سا راستہ ہے۔ دل بادشاہ ہے باقی جسم رعایا ہے جب بادشاہ خراب ہو جائے تو ساری عوام خراب ہو جاتی ہے۔ اللہ ہدایت دے۔

مطلب اشعار 5: مسیحا و حکیم تو پینے کے لئے بہترین میٹھے شربت دیتا ہے مگر ان کو پینے سے انکار ہے ضد ہے تو پیاس کیسے بجھے گی بیماری کیسے دور ہو گی حکیم کے مشورے پر عمل نہ کیا جائے تو صحت مشکل سے ہوتی ہے مسیحا حضور پاک ہیں میٹھے شربت آپ کا فرمان ہے۔

مطلب اشعار 6: دل ہماری تیمارداری کیسے کر سکتا ہے وہ تو خود بیماری میں مبتلا ہے تو ہمارا علاج کون کرے گا۔ ہمارا حال کیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: فی الجسد مضغة ان صلح فصلح الجسد و ان فسد فسد الجسد وھو القلب جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہے اگر وہ صحیح ہو جائے تو تمام جسم تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر وہ خراب بیمار ہو جائے تو تمام جسم کو بیمار و خراب کر دیتا ہے وہ ٹکڑا دل ہے اس لئے ایمان کے لئے دل کی تصدیق اور زبان کا اقرار بہت ضروری ہے۔

مطلب اشعار 7: بلبل (روح) کے پر کٹے ہوئے اور پنجرا بہت چھوٹا (جسم) ہے اور بلبل اس میں نئی نئی قید ہوئی ہے تو بتاؤ اس کا کیا حال ہے۔

مطلب اشعار 8: اللہ کی نافرمانی و گناہ لوگوں سے تو چھپا کر کرتا ہے مگر اس کو تو تمہارے تمام حالات کا علم ہے بتاؤ اس سے کیسے چھپاؤ گے۔ یعلم ما تسرون وما تعلنون جو کام تم اعلانیہ کرتے ہو یا چھپا کر پوشیدہ کرتے ہو وہ سب کو جانتا ہے۔ بتاؤ اس سے کیسے چھپاؤ گے۔

مطلب اشعار 9: ارے او لاپروا گناہوں میں ڈوبے ہوئے اپنے اوپر دیکھ کہ تیرے سر پر موت کی تلوار لٹکی ہوئی ہے اور تجھ کو کچھ فکر نہیں کہ گناہوں سے توبہ کرکے عفت و پاکبازی کی زندگی گزارے۔ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ وہ جنگل میں (یعنی دنیا) جا رہا ہے اس کے پیچھے شیر (ملک الموت) پڑ گیا۔ وہ شیر کے ڈر سے بھاگا تو راستہ میں ایک کنواں نظر آیا جس میں رسی (عمر کی ڈوری) لٹکی ہوئی ہے

وہ شیر کے خوف سے رسی کو پکڑ کر کنواں میں اتر گیا جب آدھے کنواں میں پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو ایک اژدھا (قبر) میں منہ کھولے بیٹھا ہے تو وہ درمیان میں لٹک گیا اوپر شیر نیچے اژدھا اور دو چوہے ایک کالا ایک سفید (دن رات) نے رسی (عمر) کو کاٹنا شروع کر دیا ہے اسی حالت میں اس کو کنواں کے اندر شہد کا چھتا نظر آ گیا تو وہ شیر' اژدھے اور چوہوں کو بھول کر شہد (دنیا) کو کھانے لگا کہ اتنے میں چوہوں نے عمر کی رسی کو کاٹ دیا اور وہ اژدھے (قبر) کے منہ میں چلا گیا خوف سے اس کی آنکھ کھل گئی اس نے تعبیر کسی سے معلوم کی اس نے کہا شیر ملک الموت' اژدھا قبر' چوہے دن رات' رسی عمر ہے جس کو دن رات ختم کر رہے ہیں' شہد دنیا ہے۔ غافل تو سب کو بھول کر دنیا کے حصول میں لگ گیا یہ تجھ کو خبردار کیا ہے کہ اب بھی سنبھل جا دنیا کو چھوڑ' دین کو حاصل کر موت سر پر کھڑی ہے۔

مطلب اشعار 10: اے میرے مسیحا آپ کے اس بیمار امتی کو مسلسل پے در پے بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں میری خبر لیجئے ورنہ میرا کون بنے گا آپ کے سوا میرا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

مطلب اشعار 11: اس جابر طاقت ور نفس کا زور چل گیا ہے اور میرا دل کمزور ہے' ذلیل و خوار ہے۔ آپ فرمائیں میں کیا کروں کہ اس نفس کے پنجے سے چھٹکارا پا سکوں۔

رضا نفس دشمن ہیں دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

کام زنداں کے کئے اور ہمیں (12) شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری (13) کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دور جانا ہے رہا دن تھوڑا (14) راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے
گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں (15) مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے (16) بار سا بار ہے کیا ہونا ہے
پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ (17) زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے
راہ تو تیغ پر اور تلووں کو (18) گلہ خار ہے کیا ہونا ہے
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر (19) تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل (20) قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے
اس گھڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں (21) شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ (22) عین منجھدار ہے کیا ہونا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

زنداں: قید خانہ' جیل۔ گلزار: باغ' چمن' گلشن۔ کوچ: روانگی' سفر۔ مت: عقل' سمجھ' ہوش' فہم۔ مار: دکھ' صدمہ' رنج' لعنت' وبال۔ ہلکان: ہلاک' نیم جان' تھکا ماندہ' حیران و پریشان۔ بار: بوجھ۔ سا: بہت زیادہ بوجھ۔ تیغ: تلوار' شمشیر۔ گلہ: شکایت' شکوہ۔ خار: کانٹا۔ تیرہ و تار: سیاہ تاریک' کالا' اندھیرا۔ حائل: روکنے والا' آڑ' روک۔ قصد: ارادہ' خواہش' کوشش' مرضی۔ شعلہ زن: لپٹ مارنے والی۔ نار: آگ۔ عین: خاص' بالکل بیچ۔ منجھدار: دریا کا درمیان' دریا کی درمیانی تیز دھار۔

مطلب اشعار 12: ہم نے کام تو قید میں رہنے کے کئے ہیں مگر شوق باغ جنت میں جانے کا ہے بتا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

مطلب اشعار 13: افسوس ہے اے مسافر تیری نیند پر تو نے اس دنیائے فانی کو جائے اقامت سمجھ رکھا ہے ارے او غافل روانگی کا وقت آنے والا ہے' موت تیری گھات میں ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

جو کچھ کرنا ہے اب کر لے پھر کچھ نہ کر سکے گا۔

مطلب اشعار 14: دن غروب ہو رہا ہے سفر بہت طویل ہے راستہ بھی خطرناک ہے اس کے لئے ابھی سے تیاری کر لے پھر کچھ نہ کر سکے گا۔ فرماتے ہیں:

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

مطلب اشعار 15: اے مسافر کیا تو نے گھر نہیں جانا تیری عقل پر کیا پتھر پڑ گئے ہیں اٹھ تیاری کر یہ دنیا مسافر خانہ ہے ہمیشہ کی زندگی عالم آخرت میں ہے دنیا آخرت کی کھیتی ہے جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا۔ "گندم از گندم بروید جوز جو" کنک سے کنک اور جو سے جو ہی پیدا ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 16: تھک کر جان ہلاک ہوتی جاتی ہے گناہوں کا بوجھ سا بوجھ ہے وہ بار گراں ہے اب کیا ہو گا مجھے اس فکر نے ہلکان کر دیا ہے۔

مطلب اشعار 17: کشتی دستیاب نہیں ہوتی اور مجھے اس دنیا کے خونی دریا کو پار کرنا ہے جب کہ اس دریا کا بھاؤ بھی زوروں پر ہے۔ میں اس حالت میں کیا کروں میری دستگیری فرماؤ۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

مطلب اشعار 18: راستہ تو تلوار کی دھار جیسا ہے بلکہ پل صراط تلوار سے زیادہ تیز ہے مگر پاؤں کے تلوں کو تو کانٹوں پر چلنے کی شکایت ہے تو وہ پل صراط سے کیسے گزریں گے اس وقت کیا ہو گا۔

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب مسلم صدائے محمد ﷺ

مطلب اشعار 19: ہمیں تو روشنی میں رہنے کی عادت ہے مگر آخری گھر قبر سیاہ و تاریک ہے اس میں روشنی کہاں سے آئے گی۔

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے

مطلب اشعار 20: درمیان میں آگ کا دریا (پل صراط جہنم کے اوپر ہے) دوزخ ہے مگر ارادہ پار کر کے جنت میں جانے کا ہے آپ فرمائیں ہم بغیر آپ کے اس کو کیسے پار کریں گے۔

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

مطلب اشعار 21: میدان محشر کی اس سخت جھلسانے والی دھوپ کو کیسے برداشت کریں کیونکہ سورج اپنے شعلہ برسا رہا ہے۔ اے

پیارے ہم کیا کریں' اپنے دامن کے سایہ میں چھپا لیجئے۔

مطلب اشعار 22: ہائے افسوس کشتی کس جگہ آکر خراب ہوئی ہے یہ تو دریا کے درمیان میں تیز دھار چل رہی ہے اللہ خیر کرے کیا ہونے والا ہے۔

کل ہے دیدار کا دن اور یہاں (23) آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر (24) عام دربار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ (25) وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے (26) صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال (27) چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا (28) بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے
آخری دید ہے آؤ مل لیں (29) رنج بے کار ہے کیا ہونا ہے
دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا (30) اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے
جانے والوں پہ یہ رونا کیسا (31) بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں (32) یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت (33) گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے
باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے (34) پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے
کیوں رضا کڑھتے ہو ہنستے اٹھو (35) جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دیدار: زیارت ۔ سحر: صبح کا وقت۔ دربار: کھلی کچہری' عام عدالت۔ کڑی: سخت' تیز۔ اظہار: حاکم کے سامنے بیان دینا۔ مجال: طاقت' ہمت' حوصلہ۔ چارہ: بہتری' بھلائی۔ بے کسی: مجبوری' اکیلا' بے یارو مددگار۔ دید: ملاقات نظارہ۔ بار: بوجھ' وزن۔ ناچار: مجبور' لاعلاج۔ نزع: جانکنی' جان نکلنا۔ عبث: بے کار' بے ہودہ۔ وار: موقع' نوبت۔ غفار: مغفرت کرنے والا۔

مطلب اشعار 23: اس نے کل کے دن سب کو زیارت کرانی ہے مگر اپنی تو آنکھ ہی بیکار ہے ہم کیا کریں گے۔

مطلب اشعار 24: اپنا چہرہ تو اس قابل ہی نہیں کہ کسی کو دکھایا جائے مگر صبح کو اس نے عام دربار لگانا ہے ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا' میں بہت فکر مند ہوں۔

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو
منہ دیکھ کے کیا ہو گا پردے میں بھلائی ہے

مطلب اشعار 25: اس ارحم الراحمین و رحمت للعالمین کو رحم آجائے تو بہتر ہے ورنہ میدان محشر کا عذاب تو بہت سخت ہے اللہ ہی جانے کیا ہو گا۔

مطلب اشعار 26: لو وہ حاکم کے سپاہی گرفتار کرنے کو آگئے کیونکہ صبح کو حاکم کے سامنے پیش ہو کر بیان دینا ہے معلوم نہیں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 27: اس کی عدالت میں تو کسی کو باتیں بنانے جھوٹ سچ بولنے کی طاقت نہیں ہے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا ہی بہتر ہے اس کے بعد اس احکم الحاکمین کی مرضی ہے کہ بخش دے معاف کر دے یا سزا دے دے۔

مطلب اشعار 28: ساتھیوں نے تو اسی دنیا میں میرا ساتھ چھوڑ دیا اب مجبوری و بے بسی سے دوستی ہے نہ معلوم کیا ہونا ہے۔

مطلب اشعار 29: آخری ملاقات ہے آؤ اس دوست سے ملاقات کر لیں اس کے ساتھ رنجش رکھنا بے سود ہے تم اس کا کیا بگاڑ سکتے ہو۔

مطلب اشعار 30: تمہارے ساتھ اے دنیا والوں ہمیں دل نہیں لگانا چاہیئے تھا کیونکہ اب تم کو چھوڑ کر سفر آخرت بوجھ معلوم ہو رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آتی اب کیا ہو گا۔

مطلب اشعار 31: جانے والوں پر (مرنے والوں پر) رونا نوحہ کرنا بے کار ہے بندہ مجبور و عاجز ہے حکم کا پابند ہے کیا ہو سکتا ہے اس کو جانا ہی پڑے گا۔

مطلب اشعار 32: جانکنی مرنے کے وقت تیرا خیال اللہ کی طرف ہونا چاہیئے زبان پر کلمہ جاری رہنا چاہیئے مال و اولاد سے پیار و محبت بالکل بے کار ہے۔ ان میں سے تیرے ساتھ کوئی نہیں جائے گا۔

مطلب اشعار 33: مجھے اس بات کا غم ہے کہ بیوی بچوں کی دوست احباب کی شکلیں میرے گلے کا ہار ہو گئی ہیں میں ان سے اپنی جان کیسے چھڑاؤں میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

مطلب اشعار 34: تم سے کچھ مزید گفتگو کرتے مگر اب موقع نہیں ہے نامعلوم میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

مطلب اشعار 35: اے رضا یہ کڑھنے اور پریشان ہونے کا وقت نہیں ہے تم ہنستے مسکراتے ہشاش بشاش اٹھو جب کہ تمہیں معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ غفار و ستار ہے پھر تم کو فکر کس بات کی ہے۔

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو ذات خدا غفار ہے

نعت

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے (1) بیکسی لوٹ لے خدا نہ کرے
اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف (2) ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے
یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں (3) کون ان جرموں پہ سزا نہ کرے
سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب (4) آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے
دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے (5) ارے تیرا خدا برا نہ کرے
عذر امید عفو اگر نہ سنیں (6) روسیاہ اور کیا بہانہ کرے

مشکل الفاظ کے معنی:

بیکسی: محتاجی' بے یارومددگار۔ جرموں: غلطی' قصور' گناہ۔ حرم: مکہ مدینہ۔ عذر: بہانہ' معافی' طلب' عفو۔ امید عفو: معافی کی امید' بخشش کی امید۔ روسیاہ: کالا منہ' بدنصیب' گنہگار۔ بہانہ: عذر' حیلہ' موقع' ڈھب۔

مطلب اشعار 1: میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی محبت کو میرے دل سے جدا نہ کرے میری انسانی فطرتی کمزوری مجھے لوٹ کر تباہ برباد کر دے اے اللہ ایسا مت ہونے دینا کہ میں نہ دین کا رہوں نہ دنیا کا کہ دنیا و آخرت میری تباہ ہو جائے۔

مطلب اشعار 2: عشق و محبت اور بے خودی و مدہوشی میں روضہ رسول ﷺ یا مزارات اولیاء پر سجدہ کر لے یا ان کے گرد اگرد طواف کرلے جب وہ ہوش میں ہی نہیں ہے تو اس کے کسی فعل پر شریعت کا حکم لاگو نہیں شریعت باہوش کامل العقل کے لئے ہے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے مرفوع القلم ہے۔

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 3: یہ تو حضور ﷺ کی شان کریمی ہے کہ آپ مجرم کے ہر جرم کو معاف فرما دیتے ہیں ورنہ دوسرا تو ان جرموں پر ہرگز معاف نہیں کرے گا سزا دے کر چھوڑے گا۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 4: تمام حکیموں نے تو میری بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا ہے ہائے افسوس اگر آپ جیسے مسیحا میرا علاج نہ کریں تو مجھے صحت کیسے ملے گی میں تو اس بیماری سے مرجاؤں گا۔

مطلب اشعار 5: اے کم بخت دل تو مجھے حرم نبی محترم ﷺ سے کہاں لے جانا چاہتا ہے ارے خدا تیرا بھلا کرے تجھے راہ راست کی ہدایت دے۔ تو مجھ کو میرے محبوب کے شہر پاک سے دور نہ کر۔

یہ سر ہو اور وہ خاک در وہ خاک در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

مطلب اشعار 6: جن سے مجھے معافی کی امید ہے اگر وہ میری معذرت نہ سنیں تو یہ بدنصیب کالے چہرے والا کون سے طریقہ سے معافی کا طالب ہو۔

عذر بدتر از گنہ کا ذکر کیا
بے سبب ہم پر عنایت کیجئے
عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں
کیا علاج درد فرقت کیجئے

دل میں روشن ہے شمع عشق حضور (7) کاش جوش ہوس ہوا نہ کرے
حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے (8) منکر آج ان سے التجا نہ کرے
ضعف مانا مگر یہ ظالم دل (9) ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے
جب تری خو ہے سب کا جی رکھنا (10) وہی اچھا جو دل بُرا نہ کرے
دل سے اک ذوق مے کا طالب ہوں (11) کون کہتا ہے اتقا نہ کرے
لے رضا سب چلے مدینے کو (12) میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

مشکل الفاظ کے معنی:

ہوس: لالچ' خواہش' ہر چیز کو حاصل کرنے کی خواہش۔ حشر: قیامت' روز حساب۔ منکر: انکار کرنے والا' بے دین' بدمذہب۔ التجا: منت سماجت' آرزو' تمنا۔ ضعف: کمزوری۔ خو: عادت' خصلت۔ ذوق: مزہ، لطف شوق۔ مے: شراب' دارو۔ اتقا: پرہیزگاری' پاکبازی' خوف خدا۔

مطلب اشعار 7: میرے دل میں عشق مصطفےٰ ﷺ کی شمع جل رہی ہے' کاش اب نفسانی خواہش جوش نہ مارے۔ یہی شمع تاحیات میرے دل میں روشن و تاباں رہے۔

جان ہے عشق مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مطلب اشعار 8: حشر میں ہم بھی یہ تماشہ دیکھیں گے کہ منکر بے دین آج آن سے شفاعت کی امید کیوں رکھتا ہے دنیا میں تو ان کے شفیع ہونے کا منکر تھا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 9: مجھے اپنی کمزوری کا اقرار ہے مگر اے ظالم و جابر دل ان آقا و مولیٰ ﷺ کی طرف سفر کرتے ہوئے راستہ میں تھکان کو محسوس مت کیا کر کیونکہ عشق عاشقوں کو تھکنے نہیں دیتا۔

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

مطلب اشعار 10: اے آقا و مولیٰ ﷺ سب کی دل جوئی کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے تو وہی کامیاب و کامران ہے جو اپنے دل میں کسی قسم کا میل نہ لائے آپ کے عشق و محبت سے اپنے دل کو لبریز رکھے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

مطلب اشعار 11: اگر دل سے ایک میں شراب کے لطف و مزے کا خواہش مند ہوں تو میں کب کہتا ہوں کہ تم پرہیز گاری نہ کرو۔ اے زاہد و تم کو شراب عشق کی مستی کا کیا علم ہے جس کو اس کی عنایت سے مل جائے وہ قسمت کا دھنی ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 12: اے رضا سب لوگ بارگاہ رسالت میں حاضری کے لئے مدینہ پاک کو روانہ ہو گئے اور میں نہ جاؤں خدا ایسا نہ کرے۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

نعت

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے	(1)	ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے
مانگ لے منگتا کہ منہ مانگی مرادیں لے گا	(2)	نہ یہاں نا ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے
پند ناصح لگے کڑوی نہ ترش ہو اے نفس	(3)	زہر عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے
ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے	(4)	اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے
ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا	(5)	یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب	(6)	بخش بے بوجھے لجائے کو لجانا کیا ہے
زاہد ان کا میں گنہگار وہ میرے شافع	(7)	اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

جلوے: تجلی، نور، چمک۔ دیدہ: آنکھ۔ حیرت زدہ: تعجب، حیران۔ پند ناصح: نصیحت کرنے والے کی نصیحت، نیک مشورہ۔ ترش: کھٹا، ناراض، ناخوش۔ عصیاں: گناہ، برائی، جرم۔ ستمگر: ظالم، لوگوں کو ستانے والا۔ سمت: جانب، طرف، راہ۔ وسیلہ: واسطہ، آسرا، سہارا۔ دعوی: مطالبہ، خواہش، استحقاق۔ حیا: شرم، لحاظ، لاج۔ بوجھے: معلوم کرے، دریافت کرے۔ لجائے کو لجانا: شرمسار، شرمندہ، شرمندہ کرنا، نادم کرنا۔ زاہد: پرہیزگار۔ شافع: شفاعت کرنے والا، گناہ معاف کرنے والا۔ نسبت: تعلق، واسطہ، معرفت، لگاؤ۔

مطلب اشعار 1: یہ کس کے نور کی جھلک و چمک ہے یہ کیسا اجالا اور روشنی ہے کہ تعجب و حیرانی سے آنکھ چاروں طرف کس چیز کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور پلک جھپکے بغیر کس کو تک رہی ہے۔

مطلب اشعار 2: در مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے بھکاری فقیر جو کچھ دل میں آتا ہے طلب کر لے منہ مانگی مراد ملے گی کیونکہ بارگاہ رحمت للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کسی سوالی کو خالی واپس نہیں کرتے نہ یہ فرماتے ہیں سوال کیوں کرتا ہے۔

نہ رفت لا بہ زبان مبارکش ہرگز
مگر در اشھد ان لا الہ الا اللہ

آپ کی زبان مبارک پر کلمہ شہادت کے سوا "لا" نہیں آیا کسی کو انکار نہیں فرمایا۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

مطلب اشعار 3: اے نفس تو نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے ناراض و بددل کیوں ہوتا ہے اے ظالم تجھ کو گناہ کے زہر میں کیا مٹھاس معلوم ہوتی ہے یہ چینی چڑھا زہر تجھ کو قتل کرکے جہنم رسید کردے گا تریاق و زہر کے فرق کو سمجھ لے۔

مطلب اشعار 4: ہم حضور ﷺ کے بندے و غلام ہیں اور وہ تیرے محبوب ہیں تو ہم اس نسبت سے محبوب ہو گئے کیونکہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے اے رب العالمین اس سے بڑا تیری بارگاہ میں اور کون سا وسیلہ واسطہ ہو سکتا ہے۔

مطلب اشعار 5: اے اللہ تعالیٰ تو نے ہم کو حضور ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا اور حضور ﷺ کو رحمت دو جہاں بنا کر پیدا فرمایا اب تو یہ نہ فرما کہ رحمت میں تیرا کیا حق ہے حالانکہ تو نے خود فرمایا ہے: لا تقنطو من رحمت اللہ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہونا تو ہم حضور کی رحمت اور تیری ربوبیت سے کیسے مایوس ہو سکتے ہیں۔

مطلب اشعار 6: اپنے پیارے محبوب ﷺ کے شرم و لحاظ کے طفیل مجھ سے حساب مت لے بغیر پوچھ گچھ کے میری بخشش کر دے شرمندہ آدمی کو نادم اور شرمندہ کرنے کا کیا فائدہ ہے وہ تو خود ہی شرمسار ہو رہا ہے۔

مطلب اشعار 7: اپنی عبادت پر ناز کرنے والے اے زاہد میں نے ان کا گناہ کیا ہے جو میرے شفیع روز جزا ہیں جن کا فرمان ہے: شفاعتی لاہل الکبائر کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے میری شفاعت ہے۔ کیا اتنی نسبت و تعلق مجھ کو کافی نہیں تو کیا سمجھتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے:

بہت ایسے ہیں جو علم و ہنر رکھتے ہیں
بہت ایسے ہیں جو مال و زر رکھتے ہیں
بہت ایسے ہیں جو بازو و پر رکھتے ہیں
ہم تو فقط تیری کریمی پر نظر رکھتے ہیں

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بے بسی ہے جو مجھے پرسش اعمال کے وقت (8) دوستو! کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے
کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور (9) ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے
کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے (10) کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے
کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے میری (11) کیوں ہے بے تاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے
اس کی بے چینی سے ہے خاطر اقدس پہ ملال (12) بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے
یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے (13) اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا ہے
سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہیں پیش (14) ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

بے بسی: مجبور، بے اختیار، کمزوری۔ پرسش: پوچھ گچھ، بازپرس، جواب طلبی۔ تمنا: امید، آرزو، خواہش۔ کاش: کیا اچھا ہو، خدا کرے۔ غوغا: رولا، گھپلا، غل غپاڑا۔ آفت زدہ: مصیبت کا مارا، دکھیارا، دکھی۔ مصیبت: پریشانی، دکھ، تکلیف، مشکل۔ صدمہ: رنج و الم، حادثہ، واقعہ، ضرر۔

بے تاب: پریشان' بے قرار' مضطرب۔ خاطر: پاک دل' پاک طبیعت۔ ملال: رنج' غم' فکر۔ بے کسی: عاجزی' محتاجی۔ گزرا: کیا واقعہ ہوا ہے۔ ملائک: فرشتہ۔ معروض: گزارش' درخواست۔ مجرم: گناہگار۔ پرسش: جواب طلبی' باز پرس' پوچھ گچھ۔ قہر: غصہ' غضب' زبردستی۔ دفتر اعمال: روزنامچہ' ہر دن کے کام لکھنے والی کاپی رجسٹر۔

مطلب اشعار 8: میرے اعمال کے حساب و کتاب کے وقت جواب طلبی پر مجھ مجبور کی جو حاجت ہے اس حالت پر دوستو میں کیا بتاؤں میری کیا خواہش و آرزو ہے کاش ان کی توجہ و نظر کرم مجھ پر پڑ جائے وہ مجھ کو اس سے آزاد کرا دیں۔

مطلب اشعار 9: خدا کرے حضور ﷺ میری فریاد و آہ وزاری کو سن کر فرمائیں ارے دیکھو تو سہی یہ شور و غل غپاڑ کون کر رہا ہے وہ کس مصیبت میں گرفتار ہے کیا اس کو ہماری مدد درکار ہے ہمارا تو منصب ہی مصیبت زدوں کی مدد کرنا ہے۔

مطلب اشعار 10: یہ کون دکھیارا مصیبت کا مارا ہے یہ بلائے عظیم کس پر ٹوٹی ہے یہ کس پریشانی و تکلیف میں مبتلا ہے اس کو کیا حادثہ پیش آگیا ہے جو بلک بلک کر ہم کو پکار رہا ہے۔

مطلب اشعار 11: یہ کس کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہے کہ خدا کے واسطے میری خبر گیری فرمائے یہ اتنا بے چین اور بے قرار کیوں ہے اور زارو قطار کیوں رو رہا ہے۔

مطلب اشعار 12: اس کی بے چینی کو دیکھ کر ہماری طبیعت پاک مکدر ہے رنج و ملال کی کیفیت لاحق ہے اس سے پوچھو یہ اتنی عاجزی کیوں کر رہا ہے اس کو کیا حادثہ پیش آیا کیا واقعہ رونما ہوا ہے۔

مطلب اشعار 13: فرشتے بارگاہ رسالت ماب علیہ الصلوٰۃ والتحیات میں عرض کریں گے کہ ایک گناہ گار ہے اس سے اس کے اعمال و افعال کے متعلق پوچھ گچھ ہو رہی کہ بتا تو نے کون کون سے گناہ کیے ہیں اور کیا کرتا رہا ہے۔

مطلب اشعار 14: خدا کے قہر و غضب کا سامنا ہے اور نامہ اعمال ہر دن کا روزنامچہ عدالت میں پیش ہے اب خوف زدہ ہے کہ نامعلوم داور محشر اس کے حق میں کیا فیصلہ صادر فرماتا ہے۔ جہاں انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی فرما رہے ہیں۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل	(15)	بندہ بیکس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے
اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں	(16)	آپ آ جائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے
سن کے یہ عرض مری بحر کرم جوش میں آئے	(17)	یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو	(18)	ہم بھی آ کے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے
ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور	(19)	اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے
لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار امم	(20)	آ گئی جان تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

فریاد: استغاثہ' زبادکرنا۔ رسل: رسول کی جمع رسولوں کے سردار۔ بیکس: مجبور' محتاج' غریب۔ وقفہ: دیر' تاخیر' التوا۔ دم: وقت' لمحہ' پل' آن۔ بحر: کرم مہربانی کا دریا۔ ارشاد: فرمان' حکم۔ مورد: وارد ہونے کی جگہ۔ آفات: مصیبت' ظلم ڈھانا' کسی پر پریشانی' وارد کرنا۔ بے ساختہ: برجستہ' بلا تامل' بلا تکلف۔ پروا: فکر' غم' اندیشہ۔ حامی: مددگار۔ غم خوار: غم کھانے والا۔ امم: امت کی جمع امتوں۔

مطلب اشعار 15: اے انبیاء مرسلین کے سردار وہ مجرم آپ کی دہائی دیتا ہے' آپ سے فریاد کرتا ہے کہ آپ کا یہ بندہ محتاج و مجبور ہے

اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ اب میرے اوپر رحم کرنے میں تاخیر کی کیا وجہ ہے۔

مطلب اشعار 16: اب چند لمحوں کی بات ہے کہ میں مصیبت و آلام میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ اگر آپ تشریف لے آئیں تو پھر کوئی خوف ہراس نہیں، کسی قسم کا کھٹکا نہیں رہے گا۔

تم جو چاہو تو میرے درد کا درماں ہو جائے
ورنہ مشکل ہے کہ مشکل مری آساں ہو جائے

مطلب اشعار 17: میری عرض و معروض سن کر دریائے کرم جوش مارے گا رحمت عالم ﷺ فرشتوں کو حکم فرمائیں گے ٹھہرو مجھے بتاؤ کیا بات ہے تم نے اس کو کیوں پکڑا ہے اس پر کیا الزام لگایا ہے۔

مطلب اشعار 18: یہ تم کس پر پریشانیاں وارد کرنا چاہتے ہو ہم بھی ان کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم نے یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم یوں ہی لوگوں کو پریشان کرتے ہو۔

مطلب اشعار 19: میں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی آواز سن کر برجستہ و برملا شور کروں گا اور تڑپ کر یہ کہوں گا اب میں بے فکر ہوں مجھے کوئی اندیشہ و غم نہیں پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں اب میری بگڑی بن جائیں گی میری غلطیاں گناہ نیکیوں میں بدل جائیں گی۔

مطلب اشعار 20: لو وہ امت کا غم کھانے والے میرے حامی و ناصر تشریف لے آئے مردہ جسم میں جان پڑ گئی یہ آنا کتنا مبارک ہے ہم کو حیات نو کی نوید اور دخول جنت کی اجازت مل جائے گی کیونکہ آپ کا فرمان ہے: شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ تمام اہل محشر یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں شفاعت کی درخواست لے کر حاضر ہوں گے مگر سب کا ایک ہی جواب نفسی نفسی اذھبوا الی غیری (آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ۔) ہو گا مگر میرے آقا و مولیٰ کے لب مبارک پر "میں اس کیلئے ہوں" ہو گا آپ اہل محشر کی شفاعت فرما کر آب کوثر سے سیراب فرما کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔ قربان ایسے آقا کے جن کو وقت ولادت و وصال ایک ہی فکر تھی رب ھب لی امتی (اے رب میری امت کو معاف کر دے) جب تک امت کو معاف نہیں کرالیں گے آپ کو چین نہیں آئے گا۔

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپا لیں سرور	(21)	اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے
بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا	(22)	کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے
چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم	(23)	حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے
یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ	(24)	چشم بد دور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے
صدقے اس رحم کے اس سایہ دامن پہ نثار	(25)	اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے
اے رضا جان عنادل ترے نغموں پہ نثار	(26)	بلبل باغ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دامن: آنچل، کرتے عباء کا نیچے لٹکا ہوا حصہ۔ اقدس: مبارک، پاکیزہ، بے عیب۔ تقاضا: مطالبہ، خواہش۔ آزاد: آزاد کیا ہوا غلام۔ محکوم: حکم کے پابند، ماتحت، نوکر، رعیت۔ والا: بلند اونچا فیصلہ۔ تعمیل: فرمانبرداری، عمل کرنا۔ زہرہ: پتہ، طاقت، دلیری، ہمت۔ سماں: حالت، نظیر۔ بد دور: نظر نہ لگے، بری نظر دور رہے۔ صدقے: قربان، فدا۔ سایہ دامن: دامن کی چھاؤں۔ نثار: نچھاور۔ مصیبت: تکلیف، درد۔ عنادل: بلبلیں۔ نغموں: ترانہ،

راگ' سُریلی آواز۔

مطلب اشعار21: اس کے بعد میرے سردار جان و دل کے قرار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مجھے اپنے مبارک دامن میں چھپالیں اور ارشاد فرمائیں اے فرشتو اس کو چھوڑو تم نے اس سے کیا لینا ہے کیا چاہتے ہو۔

مطلب اشعار22: یہ تو ہمارے در کا آزاد کیا ہوا غلام ہے تم اس سے کیسا حساب لیتے ہو اس پر تمہارا کیا زور ہے محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی ان کے غلاموں کی ٹھوکر پر تاجداروں کے تاج ہوتے ہیں۔ وہ بادشاہی کو لات مار کر مدینہ کی صحرا نوردی کرتے ہیں جیسے کہ حضرت ابراہیم ابن ادھم نے کی ہے۔

مطلب اشعار23: فرشتے مجھ کو چھوڑ کر بارگاہ رسالت میں عرض کریں گے سرکار ہم تو آپ کے ماتحت نوکر حکم کے غلام ہیں سرکار ہم آپ کے حکم پر عمل نہ کریں یہ ہماری ہمت و جرات سے باہر ہے آپ کی فرمانبرداری جزو ایمان کا حصہ ہے ہم حکم عدولی نہیں کر سکتے۔

مطلب اشعار24: یہ منظر دیکھ کر اہل محشر میں واہ واہ کا شور بلند ہو گا اور اہل محشر یہ کہیں گے خدایا بری نظر دور رہے۔ کسی کی نظر نہ لگے ان کا مرتبہ کتنا عظیم اور کیسی شان و شوکت کے مالک ہیں کہ فرشتے بھی غلامی کا دم بھرتے ہیں اور آپ کی فرمانبرداری پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

مطلب اشعار25: اس رحمت للعالمین ﷺ کی رحمت پر قربان آپ کے دامن کے سایہ پر سو جانیں نچھاور کر دوں کہ اپنے غلام کو تکلیف و الم سے کس محبوبانہ تحکم سے آزادی دلائی ہے۔ سبحان اللہ کیا خوب کہا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ انکی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

مطلب اشعار26: اے رضا بلبلیں تیری نعت گوئی و نعت خوانی پر اپنی جانیں قربان و نچھاور کرتی ہیں اے مدینہ منورہ کے باغ کی بلبل تیری مثال نہیں تیرے کیا کہنے ہیں تو اردو کا حسان نبی ﷺ ہے تو نے اپنے کلام و شاعری میں سوائے نعت و منقبت کے کسی دنیا دار کی قصیدہ گوئی نہیں کی بلکہ یوں کہا:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

پارہ ناں: روٹی کا ٹکڑا

نواب نان پارہ نے اپنی شان میں ایک قطعہ لکھنے کی آپ سے فرمائش کی تو آپ نے فی البدیہہ یہ شعر لکھ کر اس کو دے دیا۔

نعت

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے (1) باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں (2) جان مراد کان تمنا کہوں تجھے
گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں (3) درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے
صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف (4) بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں (5) اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں (6) بے خار، گلبن چمن آراء کہوں تجھے

مشکل الفاظ کے معنی:

سرور: سردار، حاکم، بادشاہ۔ مالک و مولیٰ: آقا، داتا۔ خلیل: دوست، لقب، ابراہیم علیہ السلام۔ زیبا: خوبصورت پھول۔ حرماں: محرومی، ناامیدی۔ نصیب: مقدر، قسمت۔ امید: امید رکھنے کی جگہ۔ مراد: روح کی خواہش و آرزو۔ تمنا: امیدوں کا ذخیرہ، جس سے امیدیں وابستہ کرلیں۔ گلزار: جنت کا باغ۔ رنگیں: رنگ برنگا خوبصورت رنگ۔ ادا: نازو انداز۔ درماں: علاج معالجہ۔ شیدا: عاشق۔ غریبا: مسافروں کی شام مایوسی میں جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔ شرف: اونچا مرتبہ۔ بیکس نواز: غریبوں کو نوازنے والے، حامی بے یارو مددگار۔ گیسوؤں: زلف، بڑے بال۔ منور: نورانی۔ تابشیں: چمک، طاقت۔ تجلا: روشنی، جلوہ کرنا۔ بے داغ لالہ: لالہ ایک قسم کا پھول ہے جس کے درمیان میں سیاہ داغ ہوتا ہے مگر حضور وہ لالہ رخ میں جس میں کوئی داغ نہیں۔ کلف: داغ، چاند کے درمیان ایک دھبہ ہے مگر آپ کا چہرہ بے داغ ہے۔ بے خار: کانٹوں کے بغیر۔ گلبن: سرخ گلاب۔ آرا: چمن کو سنوارنے والا، چمن کا حسن۔

مطلب اشعار1: اے میرے آقا ﷺ میں آپ کو حاکم و سردار کہوں یا مالک و مختار داتا کہوں یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باغ کا خوبصورت گلاب کا پھول کہوں۔ میں حیران ہوں کہ آپ کو کن کن القاب سے یاد کروں آپ کے رب نے آپ کو ہمہ صفت موصوف پیدا فرمایا ہے۔ آپ کا ثانی نہ پیدا ہوا اور نہ ہو گا تم بے مثل حق کے مظہر ہو پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو۔

مطلب اشعار2: میں محروم و بدقسمت آدمی ہوں اور آپ کو اپنی امیدوں کا مرکز تصور کرتا ہوں میں اپنی تشنہ روح کی خواہش و آرزو اور اپنی امیدوں کا مرکز آپ کو کہتا اور جانتا ہوں۔

بگڑی مری بنا دو یا غوث یا محمد ﷺ
قسمت میری جگا دو یا غوث یا محمد ﷺ

مطلب اشعار3: میں آپ کو جنت کے مقدس باغ کا رنگ برنگا خوبصورت نازنین پھول کہوں یا درد عشق میں تڑپنے والی بلبل کا علاج اور درد دل کی دوا کہوں میں پریشان ہوں کہ آپ کو کیا کہوں اور کیا نہ کہوں وہ کون سی خوبی ہے جو آپ میں نہیں ہے۔ آپ تو تمام اوصاف حمیدہ کے مالک ہیں کوئی خوبی ایسی نہیں جو اس خالق الاوصاف نے آپ کو عطا نہیں فرمائی آپ کو اعطینٰك الکوثر کے اعزاز عظیم سے نوازا۔

مطلب اشعار4: اپنے وطن کی مبارک صبح پر مدینہ پاک کی مسافرت غریب الوطنی کو افضلیت دیتا ہوں کیونکہ آپ غریبوں کے نواز نے والے آپ کو گیسوؤں والا آقا کہوں۔

دو عالم بکا گل گرفتار داری
بہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

دونوں جہاں آپ کی زلف مبارک میں مقید ہیں اور ہر بال کے ساتھ ہزار ہا گناہ گاروں کو آپ نے باندھ رکھا ہے وہ آپ کے موئے مبارک کے سہارے نجات پا جائیں گے۔

مطلب اشعار5: خدا کی قسم آپ کے جسم مبارک و نوارنی میں وہ چمک دمک ہے ارے میری جان کی جان میں آپ کو نورانیت اور تجلی کی بھی روح رواں کہوں تو کوئی مذائقہ نہیں ہے کیونکہ آپ کا نور نور ظل اللہ ہے۔

مطلب اشعار6: میں آپ کو سیاہ دھبہ کے بغیر لالہ کا پھول یا چاند بغیر داغ والا کہوں یا بغیر کانٹوں والے گلشن کو سنوارنے والا زینت دینے والا گلاب کا سرخ پھول کہوں میں آپ کو جو کچھ بھی کہوں آپ اس سے برتر ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا (7) یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
اس مُردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں (8) تاب و توان جان مسیحا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری (9) حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی (10) چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا (11) خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

مشکل الفاظ کے معنی:

مجرم: گناہ گار۔ عفو: معافی۔ روز جزا: انصاف کا دن' قیامت حشر۔ مژدہ: خوشخبری' بشارت۔ حیات: زندگی۔ ابد کاروں: ہمیشہ۔ تاب: طاقت' زور' چمک' روشنی۔ توان: قوت' قدرت۔ مسیحا: عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی دینے والی جان و قوت۔ وصف: خوبی' کمالات۔ تناہی: انتہا کو پہنچنا' غیر محدود' لاتعداد۔ بری: پاک۔ ثناخواں: تعریف کرنے والے۔ خامشی: چپ ہو جانا۔ سخن: کلام' بات۔ خالق: پیدا کرنے والا' اللہ تعالیٰ۔

مطلب اشعار 7: میں گناہ گار ہوں اے شہنشاہ دو عالم ﷺ آپ جزا و سزا کے دن یعنی میدان محشر میں ہم جیسے گناہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے تو میں آپ کو شفیع محشر مان کر اپنی معافی کا سامان کیوں نہ کروں آپ کو محشر کا دولہا کیوں نہ کہوں۔ اس دن رب العالمین قہر و جلال میں ہوگا' کسی کو شفاعت کی جرأت نہیں ہو گی صرف آپ ہی اس کے قہر و عذاب کو رحم و عافیت میں تبدیل کریں گے شفاعت کا سہرا آپ کے سر پر ہو گا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 8: اپنے اس مُردہ دل کو ہمیشہ کی زندگی کی خوشخبری کیوں نہ دوں کیونکہ آپ کی طاقت و قوت کا کیا ٹھکانہ ہے آپ کی ذات والی صفات تو عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی عنایت فرمانے والی ہے تو آپ کو جان مسیحا کیوں نہ کہوں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یوسف علیہ السلام کا معجزہ حسن عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ کو چاندی کی طرح چمکا دینا تھا تمام انبیاء کے پاس جتنے معجزے تھے آپ کی ذات بالا صفات میں بدرجہ اتم موجود تھے معجزات کے لئے میری کتاب خیرالبشر پڑھیں۔

مطلب اشعار 9: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ میں حیران و پریشان ہوں کہ آپ کو کیا کیا کہوں کیونکہ آپ کے اوصاف حمیدہ غیر محدود عیوب سے پاک و منزہ ہیں۔ اُس بے عیب ذات ذوالجلال نے آپ کو بے عیب و بے مثال پیدا فرمایا ہے۔ ہر بچہ کی شکم مادر میں حیض کا خون خوراک ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے سے پیٹ میں جاتا ہے' خوراک بنتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس خون ناپاک سے خوراک نہیں دی۔ آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو ناف بریدہ اور مختون تھے کہ آپ کی شرم گاہ کو بھی کوئی ہاتھ نہ لگائے۔

مطلب اشعار 10: ان کے مداح و تعریف کرنے والے کی خاموشی زبان حال سے سب کچھ کہہ دے گی کیونکہ وہ یہ کہہ کر چپ ہو گیا ہے کہ میں سرکار آپ کو کیا کیا کہوں آپ کے اوصاف لامتناہی میرے الفاظ محدود ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ رکھا ہے آپ کا مدح خواں خود وہ ہے تو دوسرا آپ کی تعریف کیا بیان کر سکتا ہے۔

مطلب اشعار 11: لیکن رضا نے اپنی گفتگو اس بات پر ختم کر دی اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہیں ہو سکتی کہ اے آقا آپ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں اور باقی ماسو اللہ کے آقا و مولیٰ ہیں وہ سب آپ کے غلام ہیں جن و انس و ملک سب آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں آپ کے ذکر میں رطب اللسان ہے۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر اس میں ہو کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نعت

مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے (1) تہنیت اے مجرمو ذات خدا غفار ہے
عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں (2) کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں (3) بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے
جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دے (4) صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر (5) مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے
گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے (6) نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

باد: ہمیشہ کے لئے خوشخبری۔ عاصیو: گناہگارو۔ شافع: شفاعت سفارش کرنے والے۔ شہ ابرار: نیک متقیوں کا بادشاہ۔ تہنیت: مبارک باد۔ مجرمو: گناہ و جرم کرنے والے۔ غفار: مغفرت معاف کرنے والا۔ سا: جیسا' برابر۔ فرش پا: پاؤں کے نیچے کا فرش۔ بریں: بلند' برتر۔ طرز: روش' طریقہ' انداز۔ رفتار: چلنا' چال' روش۔ شق: پھٹنا' چرنا۔ بارک اللہ: اللہ برکت دے تجھ کو۔ مرجع عالم: سارے جہان کا ٹھکانا' جائے پناہ۔ سوئے: جانب' طرف۔ جل تھل: تری خشکی' بحرو بر۔ درکا: ضرورت' حاجت۔ لب: ہونٹ۔ زلال: ستھرا صاف شیریں پانی۔ چشمہ: پانی نکلنے کی جگہ' ندی۔ کن: ہو جا۔ خمیر: مٹی یا آٹے کو گوندھ کر رکھ دینا تاکہ وہ پھول جائے اور آسانی سے کوئی چیز بنائی جاسکے۔ تڑکا: صبح' سیاہی ختم دن کا اجالا شروع۔ گور: قبر۔ شب تار: اندھیری' سیاہ رات۔

مطلب اشعار 1: اے گنہگارو تمہارے لئے ہمیشہ کی خوشخبری ہے کہ تمہاری شفاعت کرنے والے متقی نیکوکاروں کے سردار نبیوں کے امام محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور اے مجرمو تم کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت اور معاف کرنے والا ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم
دو کریموں میں گناہ گار کی بن آئی ہے

مطلب اشعار 2: مدینہ کی زمین کا فرش عرش جیسا ہے اور زمین پر رکھنے والا پاؤں عرش اعظم پر مع جوتوں کے رکھا گیا ہے کیسے انوکھے

انداز کی بخدا روش و چال ہے۔ قرآن پاک میں رب العالمین اس زمین کی قسم کھاتا ہے جس پر آپ خرامان ناز رہے مدینہ کی وہ زمین جس پر آرام فرما ہیں عرش اعظم سے افضل ہے۔ عرش کو صرف ایک مرتبہ قدم بوسی نصیب ہوئی مگر مزار پاک کی زمین ہمہ وقت جسد اطہر کے بوسے لیتی رہتی ہے۔

مطلب اشعار 3: چاند کے دو ٹکڑے ہوئے' پیڑوں نے آپ کا کلمہ پڑھا' پتھروں نے آپ کے نبوت کی گواہی دی' جانوروں نے آپ کو سجدہ کیا۔ سبحان اللہ اللہ آپ کو برکت دے تمام جہانوں کے لئے پناہ گاہ اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کی ذات گرامی ہے آپ کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

مطلب اشعار 4: اے آقا مالک عالم ﷺ آپ نے اپنے دست مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا فرمائی تو بحرو بر خشکی و تری ایک ہو گئے ہر جگہ پانی ہی پانی ہو گیا تو اے پیارے آقا ان پیارے پیارے ہاتھوں کا صدقہ و خیرات کی ہمیں بھی ضرورت ہے۔ ہم بھکاری ہیں آقا ہمیں بھیک دو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مطلب اشعار 5: جس وقت اللہ نے آپ کو پیدا کرنے کے لئے مٹی کا خمیر بنایا تو اس کو کن کے چشمہ کا نتھرا ہوا پانی لے کر آپ کے ہونٹ لب مبارک پیدا کئے تو اے جان جاں بلکہ جان جہاں مردوں کو زندہ کرنا آپ کے لئے کون سا دشوار کام ہے یہ تو آپ کے امتیوں نے بھی کیا ہے عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے امتی ہیں۔ ان کا یہ معجزہ قرآن سے ثابت ہے۔

مطلب اشعار 6: اے میرے آقا ﷺ خدا کے لئے اپنے گورے گورے قدم مبارک میری قبر میں رکھ دو تاکہ میری اندھیری سیاہ رات کی مثل قبر صبح صادق کی طرح روشن و تاباں ہو جائے میری وحشت دور ہو جائے قبر میں تیسرے سوال کے وقت عاشق صادق کو آپ کی زیارت نصیب ہو گی وہ قبر میں کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرے گا اور کہے گا یہ میرے آقا میرے رسول میرے محبوب ہیں ان پر میری جان فدا ہو۔

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر	(7)	ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے
جوش طوفاں بحر بے پایاں ہوا ناسازگار	(8)	نوح کے مولیٰ کرم کر دے تو بیڑا پار ہے
رحمتہ للعالمیں تیری دہائی دب گیا	(9)	اب تو مولیٰ بے طرح سر پہ گنہ کا بار ہے
حیرتیں ہیں آئینہ دار وفور وصف گل	(10)	ان کے بلبل کی خموشی بھی لب اظہار ہے
گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں	(11)	کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

عاصی: گناہگار۔ بے خطا: معصوم جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ بار: بوجھ' بھار۔ بحر: سمندر' بڑا دریا۔ پایاں: انتہائی گہرا' جس کے نیچے زمین ہاتھ نہ آئے۔ ناسازگار: مخالف' موافق نہ ہونا۔ رحمتہ للعالمین: تمام جہانوں کے لئے رحمت۔ دہائی: فریاد' انصاف' چاہنا۔ بے طرح: بہت ... سے ناقابل برداشت۔ حیرتیں: حیرانیاں' پریشانیاں۔ آئینہ دار: آئینہ رکھنے والا۔ وفور: [illegible] ظاہر کرنے والا ہونٹ۔ نغمات: [illegible]

[illegible] ہے یہاں	(8)	پھر وہ تجھ ہی کو بھول جائیں دل تیرا یہ گمان ہے
کہیں نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار	(9)	روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

بے قرار ہے۔ آپ کی پاکیزہ معصوم ذات بابرکات پر دونوں جہانوں کا بوجھ ہے۔

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

مطلب اشعار 8: انتہائی گہرے سمندر میں طوفان زوروں پر ہے اور ہوا مخالف ہے حضرت نوح علیہ السلام کے بیڑے کو پار لگانے والے ناخدا سرور ہر دو سرا اگر آپ کرم فرمادیں تو اپنا بیڑا بحر عصیاں کی طوفانی ہواؤں سے بچ کر کنارے لگ سکتا ہے۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دے ہیں

مطلب اشعار 9: اے میرے آقا و مولی رحمت للعالمین شفیع المذنبین ﷺ آپ سے فریاد ہے' آپ کی دہائی ہے' میں تباہ و برباد ہو گیا میں گناہوں کے بوجھ سے دب گیا' میرے سر پر گناہوں کا بار عظیم ہے اس بوجھ سے آپ ہی نجات دلا سکتے ہیں ورنہ میری معافی و بخشش کا کوئی راستہ نہیں۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مطلب اشعار 10: گل مصطفوی ﷺ میں اتنی کثیر و لاتعداد خوبیاں و کمالات ہیں کہ حیرتوں نے اپنے سامنے شیشہ رکھ لیا ہے اور پریشاں ہیں کیونکہ ان کی بلبل کی خاموشی اور چپ رہنے سے بھی مطلب ظاہر ہوتا ہے۔ خاموشی کی ایک زبان ہوتی ہے جس کو اہل خرد سمجھتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: رضا کے نغموں سے' زمزمہ سنجیوں سے باغ و بہاراں گونج رہے ہیں اور کیوں نہ گونجیں کہ اس نے کون سے پھول کی تعریف میں زبان کھولی ہے' کس کی توصیف بیان کرنی شروع کی ہے جس کا نام رب نے محمد ﷺ رکھا ہے' تعریف کیا ہوا جس کا مداح خود اس کا خالق ہو تو کوئی دوسرا ان کی کیا تعریف کر سکتا ہے صرف ان کا نام لینے سے ان کی تعریف ہو جاتی ہے۔

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

نعت

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے (1) جان مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے
بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو (2) ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آگیا (3) اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام (4) کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے
[illegible] ہے دو جہاں کی (5) انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہی جان ہے

صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ... کہ جان ہے تو جہان ہے
دو کریموں میں گناہ گار کی بن آئی ہے

مطلب اشعار 2: مدینہ کی زمین کا فرش عرش جیسا ہے اور زمین پر رکھنے والا پاؤں عرش اعظم پر مع جوتوں کے رکھا گیا ہے کیسے انوکھے

مشکل الفاظ کے معنی:

دنگ: حیران' ششدر۔ چرخ: چکر' گردش۔ مراد: مقصد و مطلب کی جان۔ بزم: محفل۔ ثنائے: تعریف' مدح۔ زلف: کاکل' گیسو۔ عروس: دلہن۔ ہشت: آٹھ۔ عطردان: خوشبوئیں رکھنے کا ڈبہ۔ غش: بے ہوشی۔ طرفہ: انوکھی' عجیب و غریب۔ رخ: چہرہ' رخسار' گال۔ اِنس: آدمی' انسان۔ اُنس: محبت' رغبت۔

مطلب اشعار 1: عرش اعظم کی عقل ششدر و پریشان ہے اور آسمان گردش و چکر میں ہے اے میرے مراد و مطلب کی جان جان لولاک والے آقا ﷺ اب آپ کا قیام کس طرف ہو گا کیونکہ وہ جگہ جہت طرف اور مکانیت سے مبرا ہے اس لئے اس کو لامکان کہتے ہیں وہاں نہ کوئی سمت ہے نہ شش جہات میں سے کوئی جہت ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ کے گیسو مبارک کی تعریف و توصیف کی محفل میں میرے غور و فکر کی دلہن کے لئے اٹھوں جنتوں کی بہاریں و خوشبوئیں ایک چھوٹے سے عطردان کی مثل ہیں جنت کو وہ خوشبو کہاں میسر ہے جو گیسوئے سرکار ابد قرار ﷺ میں ہے۔

مطلب اشعار 3: عقل کا پرندہ عرش تک جا کر تھک گیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا مگر آپ کا آستان مبارک تو بہت دور بہت سی منزلوں کے بعد ہے اس تک عقل کو رسائی کب ہو سکتی ہے آپ کے سوا اور کوئی وہاں تک گیا ہی نہیں ہے۔

چلا وہ سرو چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب ایں و آں سے گزر چکے تھے

مطلب اشعار 4: عرش اعظم پر عجیب قسم کی ہلچل ہو رہی تھی اور زمین پر عجیب و غریب دھوم دھام خوشی و طرب کا سماں بندھا ہوا تھا جس طرف کو کان لگائیے دھیان کیجئے آپ کی داستانیں آپ کا ذکر پاک آپ کے محامد و محاسن اور آپ کا چرچا تھا فرشتوں میں درندوں' چرندوں' پرندوں' شجر و حجر' ثمر و گیاہ غرض کہ کل مخلوقات آپ کے ذکر سے رطب اللسان تھی۔

مطلب اشعار 5: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کے رخسار منور کی نورانیت دونوں جہانوں میں چین و آرام کا سامان ہے انسانوں کی آپس میں محبت اسی رخ زیبا کی وجہ سے ہے اس لئے کہ آپ ہی ہماری روحوں کی جان ہیں اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ لولاک لما اظھرت الربوبیہ (اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا) تو یہ ساری بہاریں آپ ہی کے دم قدم سے وابستہ ہیں۔

مطلب اشعار 6: آپ کے نور پاک پیدا ہونے سے پہلے رب کے سوا کچھ نہیں تھا آپ کا ارشاد ہے اول ماخلق اللہ نوری و کل الخلائق من نوری (سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا) اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو کوئی چیز ماسوی اللہ موجود نہ ہوتی کیونکہ آپ تمام جہانوں کی روح و جان ہیں اگر روح نکل جائے تو بدن ختم ہو جاتا ہے تو جب تک آپ ہیں یعنی جان ہے تو جہاں باقی ہے۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

گود میں عالم شباب حال شباب کچھ نہ پوچھ	(7)	گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے
مجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں	(8)	پھر وہ تجھ ہی کو بھول جائیں دل تیرا یہ گمان ہے
پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بیقرار	(9)	روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

شان خدا نہ ساتھ دے ان کے خرام کا وہ راز   (10)   سدرہ سے تاز میں جیسے نرم سی اک اڑان ہے
بار جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا   (11)   یوں تو یہ ماہ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے
خوف نہ کر رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ   (12)   تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

شباب: آغاز' شروع' جوانی' ابتداء۔ گلبن: گلاب کا پھول۔ باغ نور: نورانی چمکتا باغ۔ سیاہکار: کالے کام کرنے والا' گناہگار۔ پیش نظر: نظر کے سامنے' روبرو۔ نوبہار: بہار کا موسم' بسنت رت' نئی بہاروں والا۔ بیقرار: بے چین' بے تاب۔ خرام: رفتار' ناز ک چال چلنا' نزاکت۔ راز: بھید' پوشیدہ۔ سدرہ: بیری کا درخت ۔ بار جلال: جلال کا بوجھ' تجلیات کا بار گراں۔ شق: پھٹ گیا۔ ماہ: چاند۔ سبز رنگ: ہرے رنگ والا۔ دھان پان: کمزور' نازک' دبلا پتلا۔

مطلب اشعار 7: عالم جوانی کی گود میں جوانی کی حالت کو کچھ نہ پوچھو نورانی باغ کے گلاب کی بہار اور اٹھان کے انداز کچھ اور ہی ہوتے ہیں وہ باغ رسالت گل نوبہار ہیں ان کی چمک دمک مہک و رنگ بو کو کوئی نہیں پہنچا وہ ایسے پھول ہیں کہ ان کی خوشبو سے راستہ مہک جاتے ہیں اس بے مثل نے آپ کو بے مثل پیدا فرمایا ہے۔

مطلب اشعار 8: مجھ سے بڑا گنہگار کوئی نہیں ہے اور ان جیسا شفیق و شفیع کہاں دستیاب ہو سکتا ہے اے دل پھر تجھ کو وہم ہے کہ وہ تجھ کو بھول جائیں گے یہ تیرا خیال خام ہے ان کا تو ارشاد ہے: شفاعتی لاہل الکبائر (میری شفاعت گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے ہے۔) انہوں نے تو وقت ولادت و وصال امتی فرمایا ہے۔ (اے رب میری امت کو معاف کر دے۔) جو تجھ کو اس وقت نہ بھولے وہ میدان محشر میں کیسے فراموش کر دیں گے۔

مطلب اشعار 9: وہ نئی نئی بہاروں والا محبوب نظروں کے سامنے جلوہ افروز ہے اور دل اس کو جدا کرنے کے لئے بیچین و بیقرار ہے مگر شریعت بقائی ہوش و حواس سجدہ تعظیمی کی اجازت نہیں دیتی اس لئے سر کو سجدہ کرنے سے روکیں کہ یہ امتحان کی گھڑی ہے پہلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے اللہ کے حکم سے سجدہ کیا اور ابلیس راندہ درگاہ ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والد یعقوب علیہ السلام والدہ گیارہ بھائیوں نے سجدہ کیا مگر عبادت کا شرک ہے اس کی اجازت کسی شریعت میں نہیں تھی اور نہ اب ہے مگر فاترا لعقل مدہوش و مجنوں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 10: خدا کی شان دیکھو ان کی رفتار پر بہار میں بھی یہ بھید پوشیدہ ہے کہ تیز سے تیز اڑنے والا بھی ان کا ساتھ نہیں دے سکتا جیسے کہ سدرۃ المنتہی سے زمین تک ایک معمولی سی پرواز کی ہے اس میں وقت بھی کچھ نہیں لگا بستر گرم رہا دروازے کی زنجیر متحرک رہی آپ لامکان تک سیر کر کے واپس تشریف لے آئے۔

مطلب اشعار 11: جلال ذوالجلال کا بوجھ برداشت کر لیا اگرچہ کلیجہ چر گیا شق صدر و شرح صدر ہو گیا ویسے تو وہ ہرے رنگ والا چاند جیسے مکھڑے والا دیکھنے میں کمزور نازک دبلا پتلا ہے مگر ہمت و جرات کا کیا ٹھکانہ ہے۔

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

مطلب اشعار 12: اے رضا تو بالکل خوف مت کر تجھے کیا ڈر ہے تو تو حضور ﷺ کا عبد غلام بے دام ہے بس تیرے لئے تو امان ہی

امان ہے ان کے تو غلاموں کا دعویٰ ہے: مریدی لاتخف اللّٰہ ربی اے میرے مرید تو خوف مت کر اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں تجھ کو بخشوا لوں گا۔ جب غلاموں کی یہ شان ہے تو آقا ﷺ کی عظمت و شان کا کیا عالم ہو گا وہ تو میرے تکلیف میں پڑنے سے کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں تو وہ ہم کو دوزخ میں کب جانے دیں گے۔

نعت

(1) اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے ۔ زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

(2) جلی جلی بو سے اس کی پیدا ہے سوزش عشق چشم والا ۔ کباب آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

(3) انہی کی بو مایۂ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے ۔ انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے

(4) تیرے جلو میں ہے ماہ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا ۔ حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

(5) سیاہ لباسان دار دنیا و سبز پوشان عرش اعلیٰ ۔ ہر ایک ہے ان کے کرم کا پیاسا فیض ان کی جناب میں ہے

(6) وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے ۔ گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

باری: پیدا کرنے والا' خدا۔ حجاب: پردہ۔ تاریک: سیاہ اندھیرا۔ مہر: سورج نقاب: پردہ' گھونگھٹ۔ سوزش: جلن۔ چشم والا: بزرگ آنکھ' پرامید آنکھ' بلند امیدیں۔ آہو: ہرن۔ بو: خوشبو' باس۔ مایہ: پونجی' اصل۔ سمن: چنبیلی۔ جلوہ: نورانیت' چمک' تجلی۔ گلشن: باغ گلستان۔ مہک: معطر ہونا' بھینی بھینی خوشبو پھیلانا۔ جلو: ہمراہ' ساتھ۔ ماہ: چاند۔ ہلال: پہلی رات کا چاند' ٹکڑے ٹکڑے۔ مرگ: موت۔ حیات: زندگی۔ رکاب: گھوڑا کی زین میں ایک حلقہ جس میں پاؤں رکھ کر سوار ہوتے ہیں۔ ممات: موت' مرنا۔ اعدا: دشمن۔ ڈاب: باند بٹنے کی لمبی گھاس' پر تلا' کچا ناریل۔ دار: گھر' رکھنا۔ پوشان: پہننے والے۔ فیض: فائدہ' سخاوت' بھلائی۔ لب ہائے: ہونٹ۔

مطلب اشعار 1: پردہ اٹھا کر نورانی چہرے کی زیارت کرا دو آپ کے پردہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا نور پردہ میں ہو جاتا ہے میرے آقا ﷺ زمانے میں کفر کی تاریکی چھا رہی ہے آپ کا سورج سے زیادہ روشن چہرہ کب تک پردے میں رہے گا اور کفر کی گھنگھور گھٹائیں چھائی رہیں گی۔

مطلب اشعار 2: اس کے جلنے کی بو سے پرامید آنکھوں میں عشق کی سوزش جلن پیدا ہو گئی ہے اور دل کباب کی طرح عشق کی آگ پر جل کر سک و سلگ کر وہ مزہ دیتا ہے جو ہرن کے کباب میں میسر نہیں آسکتا۔

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

مطلب اشعار 3: ان کی خوشبو چنبیلی کا سرمایہ و پونجی ہے اور ان کا ہی جلوہ و تجلی ہر ایک چمن کو منور کر رہا ہے آپ کی خوشبو سارے گلشنوں میں بھینی بھینی مہک و عطرپاشی کر رہی ہے اور آپ کی رنگینیت نے گلاب و گل کو رنگینی میسر ہے۔

مطلب اشعار 4: اے طیبہ کے چاند موت و زندگی کا ہلال آپ کے زیر سایہ طلوع و غروب ہو رہا ہے آپ کی معیت میں رواں دواں مومن کی روحانی زندگی کا پاؤں پائے دان میں ہے اور کافر و دشمنان دین کی موت رسی کی طرح مٹی ہوئی ہے جیسے رسی کا بل اتر کر وجود

ختم ہو جاتا ہے ایسے ہی ان کی موت ان کے کروفر کو فنا کر دیتی ہے اور عذاب ان کا مقدر ہو جاتا ہے۔

مطلب اشعار 5: اس دنیا کی گھر دار فانی میں کالا لباس پہننے والے ہوں یا عرش اعظم کے مکین ہرا لباس زیب تن کرنے والے ہوں سب آپ کے رحم و کرم کے پیاسے ہیں یہ بھلائی و سخاوت آپ کی بارگاہ بیکس پناہ کو ہی حاصل ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مطلب اشعار 6: آپ کے لب مبارک ایسے نازک پھول ہیں کہ ان سے ہزاروں قسم کے پھول جھڑتے ہیں بلبل گلستان میں گلاب کی بہار کیا دیکھتی ہے ارے یہ دیکھ کہ یہاں گلستان مصطفےٰ ﷺ کے گلاب جیسے ہونٹوں میں سمایا ہوا ہے۔ بلکہ گلاب و گلشن کی یہ رعنائی آپ کے قدموں کا صدقہ ہے۔

جلی ہے سوز جگر سے جان تک ہے طالب جلوہ مبارک (7) دکھادو وہ لب کہ آب حیواں کالطف جن کے خطاب میں ہے
کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور (8) بتا دو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر (9) بچا لو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے (10) بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے
گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمڈ کے کالی گھٹائیں آئیں (11) خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما (12) تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

سوز جگر: جگر کی گرمی، جگر کو جلانے والی جلن۔ طالب: چاہنے والا، ڈھونڈنے والا۔ جلوہ: نظارہ، نمائش۔ لب: ہونٹ۔ آب حیواں: ہمیشہ کی زندگی والا پانی۔ خطاب: بات کرنے میں۔ منکر نکیر: دو فرشتوں کے نام جو آدمی کے عمل نیک و بد کو لکھتے رہتے ہیں۔ حامی: مددگار، نگراں۔ یاور: مددگار۔ قہار: غالب، زبردستی کرنے والا۔ غضب: غصہ، غیظ و خشم۔ بدکاریوں: برے کاموں۔ دفتر: رجسٹر، حساب نامہ۔ شفیع محشر: محشر کے دن شفاعت کرنے والے۔ مفلس: غریب، فقیر۔ اضطراب: بے چین، بے قرار، گھبراہٹ۔ تاریکیاں: اندھیری، سیاہی، دھند۔ اُمڈ: جوش مارنا، چھلکنا۔ خورشید: سورج۔ مہر: نوازش، خیال دھیان۔ ذرہ: چھوٹے چھوٹے اجزا جو روشن دان میں دھوپ میں چمکتے ہیں۔ لئیم: کمینہ، بخیل۔ بے قدر: بے عزت، بے وقعت، کمزور۔

مطلب اشعار 7: اے جلوہ و دیدار کے چاہنے والے تجھ کو مبارک ہو کہ تیرے دل و جگر کے عشق کی آگ سے جان تک جلی ہوئی ہے۔ اے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے عشاق کو ان ہونٹوں کی زیارت کرا دو جن کی گفتگو میں آب حیات کا لطف اور حیات جاودانی ہے۔

مطلب اشعار 8: اپنے امتی کے اے آقا ﷺ مدد کرو منکر و نکیر میری قبر میں میرے سر پر کھڑے ہو کر سوالات کر رہے ہیں یہاں پر میری مدد کرنے والا اور ساتھی نہیں ہے ــــــ اے میرے آقا تشریف لا کر مجھ کو منکر نکیر کے جوابات تلقین فرما دیں میں بڑی مشکل میں گرفتار ہوں تاکہ ان سے اپنی جان کی خلاصی کرا سکوں۔

مطلب اشعار 9: میری بداعمالیوں کے رجسٹر حساب کے لئے کھلے ہیں اور اللہ تعالیٰ قہر و غضب میں ہے اے محشر کے دولہا شفیع روز جزا ﷺ آپ کا یہ غلام سخت عذاب میں مبتلا ہے میری خبر لو مجھے عذاب سے بچاؤ کیونکہ آج کے دن آپ کے سوا کوئی شفاعت کرنے کے لئے تیار نہیں سب اذھبوا الی غیری (میرے سوا کسی اور کی طرف جاؤ) فرما رہے ہیں صرف آپ انا لھا فرماتے ہیں۔

مطلب اشعار 10: ہم خوش نصیبوں کو ایسا کرم فرما آقا ملا ہے جس کے سخاوت کرنے والے ہاتھ کھلے اور خزانے لبریز ہیں جن کا ارشاد

ہے: اللّٰہ یعطی وانا قاسم (اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔) جن کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ اے فقیرو تہی دستو اب بتاؤ تمہارے دل میں بے چینی کیوں ہے تم کیوں پریشان ہو تمہیں کس بات کی فکر ہے تمہارے فکر کرنے والے تمہارا غم کھانے والے تو آقا و مولیٰ ﷺ ہیں۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

ترجمہ: اے اللہ تو کریم اور تیرا رسول بھی کریم ہے۔ سو مرتبہ شکر کرتا ہوں کہ میں دو کریموں کے درمیان میں ہوں۔

مطلب اشعار 11: گناہوں کا ایسا اندھیرا پھیلا ہے اور کالی کالی سیاہ گھٹائیں اُمڈ کے آئیں ہیں اے اللہ کے چمکتے سورج مہربانی فرماؤ کہ آپ کا یہ ذرہ ناچیز سخت گھبراہٹ میں ہے اپنی نورانیت سے اس گھنگھور سیاہی کو سفیدی و چمک میں تبدیل کر دو۔

مطلب اشعار 12: اے کریم اپنے کرم کا صدقہ عنایت فرمایئے ۔ اسے کیجئے اور کمزور کو شرمندہ نہ کیجئے اے اللہ تو رضا سے کیا حساب لینا ہے رضا کس گنتی میں ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

نعت

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے (1) دل بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے
نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور غریباں سے (2) نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے
اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے (3) اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے
ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر (4) کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لاُابالی ہے
اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا (5) خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے
زمیں تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں (6) مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے
نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی (7) ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے
رضا منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے (8) تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

عصیاں: گناہوں۔ بیکس: عاجز' بے یار و مددگار' غریب۔ آفت: مصیبت' بلا' عذاب۔ والی: مالک' آقا' سرپرست' حمایتی۔ صدا: آواز۔ غریباں: بیکس مسافر' غریبوں کا قبرستان۔ حامی: مدد کرنے والا' حمایتی۔ پاکھ: پندرہ دن کا عرصہ۔ لاُابالی: دلیر' نڈر' بے پروا' شوخ' آزاد۔ ساعت: گھڑی' لمحہ۔ کٹیلی: کانٹوں سے بھرا راستہ' نوکیلی پاؤں میں چبھنے والے۔ گھائل: زخمی' زخم لگا ہوا پیر۔ منزل: سفر' مسافت طے کرنا۔

مطلب اشعار 1: اندھیری رات ہے اس پر مزید گناہوں کی سیاہی اور غموں کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اس مصیبت اور عذاب میں مجھ غریب و بیکس کی مددگار و حمایتی اے آقا و مولیٰ آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کے آپ ہوتے ہیں کیوں کہ ہمارا مشقت میں پڑنا آپ کو شاق گزرتا ہے۔ آپ ہم کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

مطلب اشعار 2: تو مایوس و ناامید کیوں ہو رہا ہے ارے سنتا نہیں غریبوں کے قبرستان سے کیا آواز آرہی ہے۔ سن کان لگا کے سن نبی پاک صاحب لولاک شفیع المذنبین ﷺ اپنی امت اور خاص کر گناہگاروں کے حمایتی و مددگار ہیں اور ان کا خدا اپنے بندوں کا سرپرست و حمایتی ہے۔ اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ جس کے حمایتی و مددگار ہوں اس کو کیا فکر ہو سکتی ہے تیرا پابند الم ہر قید سے آزاد۔

مطلب اشعار 3: چاند گھٹنا شروع ہو گیا ہے اور چاندنی ماند پڑ رہی ہے اس موقع کو غنیمت جان جو کچھ عمل نیک کر سکتا ہے کر لے ورنہ اس کے بعد کا پندھرواڑہ تاریک ہو گا' یہ اجالا روشنی صرف دو دن کی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس زندگی کے گنے چنے دن ہیں جو کچھ کر سکتا ہے کر لے اس کے بعد کچھ نہیں کر سکتا قبر میں تاریکی ہو گی۔

چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے
یہ تیرا حسن و شباب اے نوجوان کچھ بھی نہیں

مطلب اشعار 4: اے مسافر تو کس قدر بے پرواور نڈر ہے ارے یہ جنگل بھیڑیوں کا مسکن ہے اور تو بے فکری کی نیند سو رہا ہے دن ڈھل رہا ہے شام ہونے والی ہے اٹھ آخرت کے سفر کی تیاری کر اس دنیا میں ایمان کے ڈاکو اور انسان نما بھیڑیوں کی کثرت ہے کہیں تو ان کے دام فریب میں نہ آجائے اور ایمان کی دولت لٹا بیٹھے۔

سونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے

مطلب اشعار 5: قبر اندھیری کوٹھری ہو گی اور تو تنہا ہو گا سانس گھٹ رہا ہو گا دل بے چینی و اکتاہٹ محسوس کر رہا ہو گا۔ تو اس وقت خدا اور اس کے رسول ﷺ کو یاد کرنا اے دوست کیونکہ حضور ﷺ کے دیدار و زیارت کے لمحات بہت جلد میسر ہونے والے ہیں۔

مطلب اشعار 6: میدان محشر کی زمین تانبے کیطرح سخت گرم اور راستہ کانٹوں سے بھرپور اور گناہوں کا بھاری بوجھ سر پر اور پاؤں زخمی ہوں گے چلنا دشوار ہو گا ان مصائب کو اٹھانے والے بس تیرا اللہ ہی مددگار و حمایتی ہو گا کیونکہ تو اس کے محبوب کا امتی ہے۔

مطلب اشعار 7: ارے تو ابھی تک بیدار نہیں ہوا زندگی کے دن پورے ہونے والے ہیں اس دنیا کی طرف سفر کرنے کا مقصد پورا نہیں ہوا یہاں سے کچھ کما کر لے جانا تھا کیونکہ یہ آخرت کی کھیتی تھی ارے او مسافر تو نے کب کی یہ نیند پوری کی ہے اٹھ ابھی وقت ہے سفر موجب ظفر ہوتا ہے مگر تیرا سفر برباد ہو رہا ہے تو عقبیٰ کا مسافر ہے یہ دنیا مسافر خانہ ہے۔ مسافر مسافر خانہ سے کبھی دل نہیں لگاتا ہے بلکہ اگلے سفر کے لئے تیار رہتا ہے۔

مطلب اشعار 8: اے رضا منزل تو اچھی یا بری جیسی ہے سب کے لئے ہے ایک میں ہی سفر کرنے والا نہیں ہوں مگر رونا تو اس بات کا ہے کہ ہم نے اس سفر میں کچھ نہیں کمایا ہم خالی ہاتھ ہیں ہمارے پاس نیکیوں کی دولت نہیں ہے تو سفر کی دشواریوں پر کیا رونا سفر تو پورا ہو جائے گا' فکر تو انجام کی ہے۔ ہم مفلس کیا مول چکائیں ہاتھ ہی اپنا خالی ہے۔

نعت

گناہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے	(1)	مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سوالی ہے
قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے	(2)	جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے
ترا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے	(3)	اسے بو کر ترے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

تمہاری شرم سے شان جلال حق ٹپکتی ہے (4) خم گردن ہلال آسمان ذوالجلالی ہے

زہے خود گم جو گم ہونے پہ یہ ڈھونڈے کہ کیا پایا (5) ارے جب تک کہ پاتا ہے جب ہی تک ہاتھ خالی ہے

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگ در کا (6) تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

تری بخشش پسندی عذر جوئی توبہ خواہی سے (7) عموم بیگناہی جرم شان لااُبالی ہے

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر جس کی بلبل ہیں (8) ترا سرو سہی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

رضا قسمت ہی کھل جائے جو گیلاں سے خطاب آئے (9) کہ تو ادنیٰ سگ درگاہ خدام عالی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ہاتف: غیبی آواز دینے والا فرشتہ۔ نوید: بشارت' خبر۔ خوش: اچھی۔ مآل: انجام' نتیجہ' پھل۔ قضا: تقدیر' قسمت' موت۔ والی: مالک' آقا' وارث۔ گلبن: گلاب ۔ بنا: بنیاد۔ خم: ٹیڑھ' جھکاؤ۔ ہلال: پہلی رات کا چاند' نیا چاند۔ ذوالجلالی: صاحب جلال' بزرگی و عظمت والا۔ زہے: واہ واہ خوب۔ خود: اپنے سے' بیگانہ' فنا ہو جانا۔ بے وقعت: کمزور' بے عزت' بے اعتبار۔ گدا: فقیر' بھکاری۔ سگ: در کا کتا' دروازے پر بیٹھنے والا کتا۔ والا: بلند' بزرگ' اونچا' بڑا۔ عالی: بلند مقدس' معظم۔ عذر جوئی: بہانہ' تلاش۔ خواہی: توبہ چاہنے والا۔ عموم: عام' بیشتر۔ لااُبالی: بے فکر' لاپروا' بے باک۔ سرو: شمشاد' صنوبر' خوبصورت' مخروطی شکل کا درخت۔ سہی: ٹھیک' منظور' مقبول۔ ادنیٰ: نیچ' بہت چھوٹا' کمینہ' بے قدر۔ خدام: خادم کی جمع' خدمت کرنے والا' صاحب مرتبہ خادم۔

مطلب اشعار 1: اے آقا ﷺ آپ کی امت کے گنہگاروں کو غیبی فرشتہ نے بہتر انجام کی خوشخبری دی ہے کہ اے گنہگارو تم کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مبارک ہو تمہاری شفاعت کے لئے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ نے بارگاہ ذوالجلال میں سوال کر دیا ہے بس منظوری ہونے والی ہے۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے اے محبوب میں تم کو راضی کروں گا آپ نے فرمایا میں ہرگز راضی نہیں ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہو گا میں سب کو جنت میں داخل کرا کے راضی ہوں گا۔

مطلب اشعار 2: مرنا برحق ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے مگر یہ شوق اللہ کو بہت پسند ہے جو جان ان کی راہ میں ان کی خوشنودی کے لئے جسم سے نکلے تو وہ جان اللہ والی اللہ کی حفظ و امان میں رہتی ہے ان کو رضی اللہ عنہم و رضوعنہ کا ان کو مژدہ ہے۔ (وہ اللہ سے راضی اللہ ان سے راضی)۔

مطلب اشعار 3: آپ کا قد مبارک رحمت کے گلاب کی ٹہنی ہے آپ کے رب نے اس کو بو کر رحمت کی بنیاد رکھ دی ہے اور وما ارسلنك الا رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا ہے اور لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ میں آپ سے مایوس نہ ہونے کی تاکید فرمائی ہے اے میرے محبوب کے امتی میرا محبوب تم کو دنیا و آخرت میں کسی طرح مایوس نہیں کرے گا تمہاری ضروریات کا پورا پورا خیال رکھے گا جب تک تم کو بخشوا نہیں لے گا چین سے نہیں بیٹھے گا۔

مطلب اشعار 4: آپ کی شرم و حیا سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی شان مترشح ہوتی ہے اور آپ کی گردن کا خم صاحب جلال رب تبارک وتعالیٰ کے آسمان ذی وقار پر پہلی رات کے چاند کی مثل ہے اللہ کو آپ کی اک اک ادا پیاری ہے۔ آپ کے چادر اوڑھنے کی قسم' جس شہر میں آپ پیدا ہوئے اس کی قسم' آپ کا مشقت میں پڑنا اس کو ناپسند۔

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم :
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

مطلب اشعار 5: وہ بڑا مبارک صاحب برکت ہے جس نے اپنے آپ کو فنا کر دیا اگر وہ فنا ہونے کے بعد یہ جستجو کرے کہ اس کو

کیا حاصل ہوا تو سن لے جب تک پانے کی امید ہے تو خالی ہاتھ ہے یہاں ہونا نہ ہونا ہے نہ ہونا عین ہونا ہے۔

جنید و بایزید نفس گم کردہ می ایدا اینجا

یہ مقام ہی ایسا ہے کہ اس میں اپنی خبر بھی نہیں ہوتی ایک مرتبہ حضرت عائشہ ؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا: من (کون)۔ عرض کیا: عائشہ۔ فرمایا: من العائشه (عائشہ کون ہے) عرض کیا: بنت ابوبکر صدیق۔ فرمایا: من الابوبکر (ابوبکر کون ہے)۔ عرض کیا: یار غار محمد۔ فرمایا: من المحمد (محمد کون ہے)۔ حضرت عائشہ نے سمجھ لیا آپ اس وقت فنا کے اعلیٰ مقام پر ہیں آپ نے فرمایا: لی مع اللّٰہ وقت لایسعنی فیہ ملک المقرب (کسی وقت میں اللہ کے اتنا نزدیک ہوتا ہوں کہ اس وقت مقرب فرشتہ بھی نزدیک نہیں آسکتا۔) نہ کوئی نبی و رسول آ سکتا ہے۔

مطلب اشعار 6: میں آپ کے دروازے کے کتے کا محتاج و فقیر بھکاری ہوں کیونکہ آپ کی سرکار بلند و برتر اور آپ کا دربار مقدس و معظم جبرائیل علیہ السلام بھی اجازت کے بغیر حاضر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے ہیں۔

مطلب اشعار 7: آپ کی بخشش اور رحم کی عادت سے معذرت اور بار بار توبہ کے قبولیت کی امید پر عام طریقے سے مجرم اپنی پرگناہ زندگی کے معاملہ میں لاپرواہی اختیار کرتے ہیں گنہگار ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو محفوظ و مامون سمجھتے ہیں۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 8: حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی المرتضیٰ ؓ آپ کے باغ رسالت کی بلبل نغمہ سنج ہیں آپ کے باغ کا سرو انتہائی خوبصورت ایسے ہے جیسے سرخ گلاب کی حسین و جمیل ٹہنی ہے۔

مطلب اشعار 9: اے رضا تیری تقدیر ہی بدل جائے تو خوش قسمت ہو جائے گا۔ اگر سرکار بغداد غوث اعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی کا یہ لقب تیرے لئے آجائے کہ تو ہماری درگاہ عالی کا سب سے حقیر ترین کتا ہے۔

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

نعت

(1) زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دوجہاں تمہارے لئے

(2) دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

(3) فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

(4) کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

(5) اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

(6) تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معنی:

زماں: زمانہ۔ مکین: رہنے والے۔ چنین: ایسا، اس طرح، اس کی مثل۔ مکان: جگہ رہنے کی۔ چناں: ویسا، اس طرح۔ دہن: منہ۔ خدم: خادم کی

جمع خدمت گار۔ حشم: نوکر چاکر۔ امم: امت کی جمع' نبی کے ماننے والے۔ عدم: نہ ہونا۔ حدوث: چیز کا نیا پیدا ہونا۔ قدم: پرانا' کہنہ۔ عیاں: ظاہر' صاف۔ کلیم: موسیٰ علیہ السلام۔ نجی: نوح علیہ السلام۔ مسیح: عیسیٰ علیہ السلام۔ صفی: آدم علیہ السلام۔ خلیل: ابراہیم علیہ السلام۔ رضی: اسماعیل علیہ السلام۔ عتیق: ابوبکر صدیق۔ وصی: عمر فاروق خلیفہ اول کی وصیت پر خلیفہ بنے۔ غنی: عثمان غنی۔ ثنا: تعریف' مدح۔ اصالت: جڑ بنیاد تمام عالم کی تخلیق آپ کے نور سے۔ امامت: راہ نما' راہبر۔ سیادت: سرداری' پیشوائی' بزرگی۔ امارت: حکومت' سرداری' دولت مندی۔ ولایت: سلطنت حکومت۔ دمک: درفشانی' تابش' چمک۔ جھلک: تاباں' روشن' جلوہ۔ مہک: خوشبو' بوباس۔ فلک: آسمان۔ سماک: وہ چیز جس سے دوسری چیز بلند کی جائے' زمین کی خشکی پر رہنے والے۔ سمک: مچھلی' پانی میں رہنے والے۔ سکہ: ٹھپہ' روپیہ پر سرکاری نشان۔

مطلب اشعار 1: یہ زمانہ یہ زمین اس پر بسنے والے اور یہ مکانات سب کچھ آپ کی وجہ سے آپ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں بلکہ یہ ایسا ویسا یہ رنگینیاں یہ بو قلمونیاں بلکہ یہ دونوں جہان دنیا و آخرت سب کچھ آپ کے لئے پیدا ہوئے۔ فرماتا ہے حدیث قدسی لولاك لما خلقت الافلاك وما اظهرت الربوبيه (اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب و خالق ہونا ظاہر نہ کرتا۔)

مطلب اشعار 2: ہمارے منہ میں زبانیں آپ کی تعریف آپ کے گن گانے کے لئے ہیں ہمارے جسموں میں زندگی آپ کے لئے ہے آپ کے طفیل ہے ہم اس دنیا میں آپ کے لئے آئے ہیں اور آخرت میں بھی آپ کے لئے ہی اٹھیں گے۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

○

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

مطلب اشعار 3: فرشتوں کی خدمت گاری انبیاء کی چاکری اور تمام انبیاء کی امتیں آپ کے کرم کے غلام ہیں یہ ہونا نہ ہونا زندگی و موت اور نیا پرانا اور یہ لیل و نہار اشیاء عالم کا ظہور آپ کے قدموں کی خیرات صرف آپ کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں۔

مطلب اشعار 4: حضرات انبیاء آدم و نوح ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ و عیسیٰ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور حضرت ابوبکر حضرت عمر و عثمان غنی اور علی المرتضیٰ و جمیع اصحاب کی زبانیں آپ کی تعریف و توصیف سے رطب اللسان ہیں ہر نبی نے آپ کی شان میں خطبہ پڑھا آپ کی آمد کا چرچا کیا اپنی امت سے آپ پر ایمان لانے کا وعدہ لیا۔

مطلب اشعار 5: اللہ تعالیٰ نے آپ کو تخلیق عالم کی بنیاد بنایا آپ نے ارشاد فرمایا: اول ما خلق اللّٰہ نوری و کل الخلائق من نوری (اللہ نے سب سے بہتر میرا نور پیدا کیا اور میرے نور سے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا۔) آپ کو رہبر کامل اور پیشواء پیشوایاں اور حاکم حاکماں مکمل طور پر حاکیت آپ کو عنایت فرمائی جس کسی کو جو کچھ ملا آپ کی بارگاہ سے ملا۔

بخدا! خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 6: آپ کی چمک دمک آپ کا جلوہ جہاں آرا اور آپ کی خوشبو اور یہ زمین و آسمان اور یہ بلندی و پستی میں ہر جگہ آپ کی نشانی و مہر کا سکہ رائج ہے آپ کی مہر کے بغیر کسی سکہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزم فکاں (7) یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے
ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں (8) نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس کے لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر (9) یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جیے (10) جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحاب کرم روا نہ کئے کہ آب نعم زمانہ پیے (11) جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر و شاں بآں ہمہ شاں (12) بسا یہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معنی:

کنز: خزانہ۔ نہاں: چھپا ہوا' پوشیدہ' مخفی۔ فشاں: جھڑتا ہوا' جھاڑنے والا۔ کن: ہو جا۔ عیاں: ظاہر' صاف۔ بزم: محفل' جشن۔ فکاں: ہو گیا' پس ہو گیا۔ تن: جسم' بدن۔ جناں: جنت کا باغ۔ سماں: حالات' نظیر' مشابہ۔ ظہور: واقع ہونا' اظہار' اعلان۔ نہاں: پوشیدہ' چھپا ہوا۔ قیام: جہان کا وجود' دنیا کی بھلائی۔ رکوع: جھکنا' عاجزی سے جھک کر دہرا ہونا۔ مہاں: بڑے لوگ' سردار۔ سجود: سجدہ کرنا۔ شہاں: بادشاہ۔ نیازیں: عاجزی' انکساری۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ سحر: صبح۔ برگ: پتہ۔ شجر: درخت' پودے۔ ثمر: پھل' میوہ۔ تیغ: تلوار۔ سپر: ڈھال' پناہ کے لئے آڑ۔ رواں: جاری' چلنا۔ فیض: فائدہ' نفع' بھلائی۔ جود: سخاوت' بخشش اکرامیاں: بزرگیاں' بڑائی' تعظیم و توقیر۔ سحاب: کرم کے بادل' گھٹا۔ آب: پانی۔ نعم: اچھا' خوب بہتر۔ چاک: شگاف' پھٹے ہوئے' کٹا پھٹا۔ بداں: بروں کو چھپانا' بروں کی عیب پوشی کرنا۔ ثنا: مدح' تعریف و توصیف۔ نور فشاں: نور کی بارش۔ مہروشاں: ان کا ہمدردی کرنا' الفت'۔ باں ہمہ شاں: ان مراتب و درجات کے باوجود۔ بسایہ کشاں: گرمی سے بچانے کے لئے سایہ کرنا۔ مواکب: پیدل فوج اور سواروں کے لشکر۔

مطلب اشعار 7: وہ پوشیدہ خزانے ہوں یا نور کا ترشہ ہو یا کُن (ہو جا) سے عالم وجود میں آنے والی یہ جمیع اشیاء عالم ہوں یا جسم و جان ہو یا جنت کا باغ ہو یہ اللہ نے آپ کی جلوہ آرائی شان محبوبی دکھانے کے لئے تخلیق فرمائے اگر آپ کو پیدا نہ کرتا کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔

مطلب اشعار 8: پوشیدہ اشیا کا ظہور دنیا و جہان کی تخلیق سرداروں کا عاجزی کے ساتھ جھکنا بادشاہوں کا سربسجود ہونا یہاں پر عاجزی و انکساری کرنا اور آخرت میں نمازوں کا صلہ ملنا یہ سب کچھ کس کے لئے کس کی وجہ سے رونما ہو گا صرف اور صرف آپ کی وجہ سے آپ کے لئے ہو گا۔

مطلب اشعار 9: یہ چاند اور سورج صبح اور شام یہ درخت اور پتے یہ پھل اور باغ یہ ڈھال اور تلوار یہ تاج شاہی اور کمر پر خدمت کی پٹی یہ کارخانہ عالم آپ کے لئے آپ کے حکم سے جاری و ساری ہیں۔

مطلب اشعار 10: آپ نے لوگوں کو ایسے فائدے پہنچائے اور سخاوت و بخشش کے دریا جاری کئے کہ آپ کا نام لے کر زمانہ جی رہا ہے اور تمام جہاں آپ کا صدقہ لے کر کھا رہا ہے یہ ساری تعظیم و توقیر آپ کو ہی سزاوار ہیں۔

مطلب اشعار 11: آپ نے کرم کے ایسے بادل بھیجے کہ ان کا بہترین پانی ایک زمانہ پی کر اپنی پیاس و تشنگی دور کرے ہمارے جو چاک دریدہ تھے آپ نے ان کو سی دیا ہم جیسے بدوں کی پردہ داری کرنا آپ کی عادت کریمانہ ہے۔

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں
ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

مطلب اشعار 12: تعریف و توصیف کی نشانیاں اور نور کی ضیاپاشیاں الفت محبت کی فراوانیاں جملہ مراتب و درجات کے ساتھ سایہ فگن ہیں اور افواج کے ٹڈی دل آپ کے زیر فرمان ہیں۔ یہ اوصاف و نشانیاں آپ کی ذات گرامی کی بلندی ظاہر کرنے کے لئے ہیں بلکہ انعقاد بزم محشر بھی آپ کی شان و شوکت دکھانے کے لئے ہو گا ورنہ حساب و کتاب تو روزانہ کراما کاتبین تحریر کر رہے ہیں تو وہاں

کیا حساب ہو گا وہاں تو صرف آپ کے علوے مراتب شان محبوبی کا مقام و قرب خداوندی کا اظہار ہو گا جہاں مقربین اولی العظم مرسلین اذھبو لی الی غیری فرمائیں گے (کسی اور کے پاس جاؤ) وہاں آپ کے لب پر انا لہا ہو گا۔
ہاں یہ کام میں کروں گا مجھ کو مقام محمود اس لئے عطا ہوا ہے۔ آج مرے سوا بارگاہ خداوندی میں کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب (13) یہ رحمت رب ہے کس کے سبب برب جہاں تمہارے لئے
ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا (14) یہ خوب عطا کروب زوا پئے دل و جاں تمہارے لئے
نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر (15) نہ جبین و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے
نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں (16) خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے
جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن (17) سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے
کمال مہان جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں (18) کہ سارے جہاں بروز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معنی:

عطا: بخشش' انعام۔ ارب: سو کروڑ' حاجت' ضرورت۔ جلائے: ختم کئے' خاکستر کر دے۔ کرب: تکلیف' بے قراری۔ فیوض: بڑی بخشش' انوکھی۔ برب: جہاں کے رب کی قسم۔ ذنوب: گناہ۔ فنا: ختم' ناپید۔ عیوب: برائی' خرابی۔ ہبا: غبار' ذرہ' حقیر۔ قلوب: صاف دل۔ خطوب روا: خوش کلامی' اچھی بات۔ کروب: بے کلی بے چینی۔ زوا: اس سے کھل گئے' دور ہو گئے۔ پئے: واسطے' لئے۔ بشر: انسان۔ در: دروازہ۔ بستہ: کمر باندھے۔جبین: پیشانی' ماتھا۔ کناں: کرنے والے۔ امین: جبرائیل علیہ السلام۔ لوح: لوح محفوظ۔ رمزیں: راز کی باتیں۔ نہاں: چھپی ہوئی۔ جناں: جنت۔ سمن: چنبیلی۔ پھبن: سجاوٹ خوبصورتی۔ محن: تکلیف' مشقت۔ منن: احسان' نیکی۔ اماں: چین و آرام۔ مہاں: ذلت میں کمال رکھنے والے۔ جلال: بادشاہوں کی بڑائی' بزرگی۔ جمال حساں: حسین لوگوں کی خوبصورتی۔ عیاں: ظاہر' صاف۔ فکاں: پس ہو گیا۔ ظل: سایہ' پرتو۔ ساں: مانند' جیسا۔

مطلب اشعار 13: آپ کی نوازشیں اربوں کھربوں بلکہ بے شمار ہیں آپ نے تکالیف کو جلا کر خاکستر کر دیا اور بغیر مانگے عجیب غریب فیوضات سے نوازا آپ کے رب کی یہ رحمتیں آپ کے طفیل ہم کو نصیب ہوئیں بلکہ آپ کو مجسم رحمت بنا کر بھیجا ان ہژدہ ہزار جہانوں کے رب کی قسم یہ صرف آپ کی وجہ سے ہے آپ کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 14: گناہ جل کر بھسم ہو گئے برائیاں خاک بن کر ہوا میں اڑ گئیں دل شیشہ کی طرح صاف ہو گئے گفتگو خوش کلامی میں تبدیل ہو گئی یہ کتنے خوبصورت عطیات ہیں کہ جن سے دل و جان کی بے چینی و بیکلی آپ کی وجہ سے دور ہو گئی۔

مطلب اشعار 15: یہ جن اور انسان ہی نہیں بلکہ آپ کے در اقدس پر ہمہ وقت فرشتہ کمربستہ کھڑے رہتے ہیں آپ کی بارگاہ میں ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک ستر ہزار شام سے صبح تک حاضری دیتے ہیں جو ایک مرتبہ آگئے ان کو دوبارہ آنا نصیب نہیں ہوتا یہ پیشانی اور سر نہیں بلکہ جگر و دل آپ کے حضور ہمہ وقت سجدہ ریز ہیں۔

بے خودی میں سجدہ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 16: ازل کی پوشیدہ راز کی باتیں حضور ﷺ پر جو ظاہر کی گئیں ان کی کسی کو خبر ہی نہیں نہ تو روح الامین جبرائیل علیہ السلام کو ان رازہائے سربستہ کا علم ہے نہ عرش اعظم اور لوح محفوظ کو ان کی کچھ خبر ہے نہ ماسوای اللہ سے کسی کو کچھ پتہ ہے وہ تو میان عاشق و معشوق رمزی باتیں تھیں جن کا کراما کاتبین کو بھی علم نہیں ہے وہ تو علمك مالم تكن تعلم کے راز سربستہ تھے

بس اللہ اور اس کا رسول ہی عالم ہے۔ (ﷺ وجل جلالہ)

مطلب اشعار 17: جنت میں باغ اور باغ میں چنبیلی کے خوشبودار پھول اور پھولوں میں نرالی سجاوٹ اور سجاوٹ میں دلہن کا نکھار اور تکالیف شاقہ پر ان کے احسانات یہ چین و آرام کی راحت صرف اور صرف آپ کے دم قدم سے ہے۔ تم نہ تھے تو کچھ نہ تھا تم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہے۔

مطلب اشعار 18: کم ترین لوگوں کی ذلت اور بادشاہوں کی عظمت شان و شوکت اور حسینوں کا حسن و جمال نازو نخرے سے آپ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے کہ تمام جہانوں میں جو کچھ پیدا ہوا وہ آپ کے آئینہ کا عکس ہے آپ کا سایہ اور پرتو ہے ورنہ اس جیسا کب ہو سکتا تھا یہ ساری جلوہ آرائی آپ کے نور پاک سے ہے۔

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دور رہا (19) جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی (20) یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفور صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا (21) صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نچھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں (22) قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا بپرت زہر دو جہت بگرد سرت (23) ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا (24) گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے (25) لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

مشکل الفاظ کے معنی:

کجا: کہاں، کس گنتی میں۔ علا: سب سے بلند اونچا۔ جہت: سمت، جانب۔ ورا: سوا، علاوہ، آگے۔ وصال: ملاقات، ملاپ۔ رفعت: مرتبہ کی بلندی۔ خلیل: ابراہیم علیہ السلام۔ نجی: نوح علیہ السلام۔ مسیح: عیسیٰ علیہ السلام۔ صفی: آدم علیہ السلام۔ بفور: کے وقت ۔ صدا: آواز۔ سماں: کیفیت، حالت، رنگ جمنا، عالم۔ سدرہ: ساتویں آسمان پر بیری کا درخت جبرائیل کا مقام۔ صفوف: صف کی جمع، قطاریں، پرے۔ سما: آسمان۔ مرحمتیں: مہربانیاں، عنایتیں، نوازشیں۔ کچی: ناقص، کمزور۔ متیں: سمجھ، عقل، ادراک۔ لتیں: بُری عادت۔ گتیں: حرکت، چال چلن، رسم و رواج، دستور قاعدہ۔ قصور: گناہ۔ جناں: جنت محل و باغات۔ فنا: موت، ہلاکت۔ بدرت: تیرے دروازے پر۔ بقا: زندگی، قیام۔ بپرت: طفیل عنایت۔ دوجہت: دونوں طرف۔ بگرد: چاروں طرف، ہر سمت۔ سرت: تیرا سر۔ مرکزیت: دائرہ کا درمیانی نقطہ، سب کا جس سے تعلق ہوتا ہے۔ صفت: خوبی، تعریف۔ کماں: دو کمانوں کو ملا کر گول دائرہ بنتا ہے۔ خور: سورج۔ تواں: مجال و قدرت، تحمل و برداشت۔ صبا: مشرق سے جو ہوا چلے۔ پھلے: سرسبز ہو۔ لوا: جھنڈا۔ ثنا: تعریف، توصیف۔

مطلب اشعار 19: کوہ طور کس گنتی میں ہے اور روز روشن کس شمار میں ہے بلکہ عرش اعظم کو بھی اس کی ہوا تک نہیں لگی وہ دور رہی۔ ہر جسم کی چھ سمتیں جانبیں اوپر، نیچے، آگے، پیچھے، دائیں، بائیں ہوتی ہیں مگر آپ ان کے علاوہ ہیں کیونکہ نور میں سمتیں نہیں ہوتیں سمت جسم کا خاصہ ہے نور سمتوں سے پاک ہوتا ہے۔ آپ کا اللہ تعالیٰ سے وصال ملاقات اس مقام پر ہوا جو سمتوں سے پاک ہے لامکاں ہے وہاں مکان مکانیت نہیں یہ آپ کی ذات پاک کی بلند شان وعلو مرتبت ہے کیونکہ آپ نور مجسم میں اس لئے آپ کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا آپ ظل باری تعالیٰ ہیں تو سایہ کا سایہ نہیں ہوتا۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

مطلب اشعار 20: قیامت کے دن اہل محشر اپنی شفاعت کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اپنی شفاعت کی درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے آج مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تو اہل محشر حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کریں گے مگر ان کا بھی یہی جواب ہو گا آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ تو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ مہربان باپ ہیں ہم اہل محشر مشکل عذاب میں مبتلا ہیں ہماری سفارش فرمائیں۔ ان کا بھی یہی جواب ہو گا کسی اور کے پاس جاؤ تو اہل محشر تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس باری باری حاضر ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اِدھر اُدھر کیوں بھٹک رہے ہو آج شفاعت کا دروازہ محمد رسول ﷺ کھولیں گے۔ مخلوق لاعلمی میں اپنی شفاعت کے لئے کس کس کے پاس جاتی رہی مگر مسئلہ حل نہ ہوا جب اہل محشر آپ کے پاس آئیں گے آپ فرمائیں گے تمہارا یہ کام میں کروں گا کیونکہ آج کا دن میری رفعت شان دکھانے کے لئے ہے مقام محمود پر مجھ کو فائز کیا گیا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد ہے بزم محشر کا
کہ شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

مطلب اشعار 21: اے محبوب مرے نزدیک آؤ اور نزدیک آؤ کی آواز کے وقت یہ کیفیت ہوئی ایسا رنگ جما کہ سدرہ اپنے مقام سے اوپر کو اٹھا اور عرش اعظم سلامی کے لئے نیچے کو جھکا آسمان کے فرشتوں کی صفوں نے سجدہ کیا جب آپ کی آمد کا اعلان ہوا آپ کے لئے اذان دی گئی۔

مطلب اشعار 22: آپ کے لئے ایسی نوازشیں اور عنایتیں ہوئیں کہ آپ کے کم عقل امتی اپنی بری عادات اور چال چلن کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ امتی قصور و گناہ کرنے سے گریز نہیں کرتے مگر آپ کا رب آپ کی وجہ سے جنت کے محلول کو ان گناہ گاروں سے بھر دے گا اور آپ کو راضی کر دے گا آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک میرا ایک امتی دوزخ میں ہو گا میں راضی نہیں ہوں گا اور رب نے یہ ارشاد فرمایا: ولسوف یعطیك ربك فترضی یقیناً آپ کا رب آپ کی ہر خواہش کو پورا کرے گا تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔

مطلب اشعار 23: موت ہلاکت آپ کے دروازے پر زندگی اور بقا آپ کے طفیل دونوں طرف بلکہ چاروں طرف ہر سمت آپ کے بلند سر کو اور اونچا کرنے کے لئے کیونکہ آپ کی ذات بلا صفات کو مرکزیت حاصل ہے باقی وہی رہتا ہے جو مرکز سے وابستہ ہوتا ہے جیسے دو کمانیں مل کر دائرہ بنتا ہے۔ ایسے ہی خدا اور مصطفےٰ ﷺ کو مان کر مسلمان بنتا ہے۔ مصطفےٰ اور خدا میں تفریق کر کے کافر ہوتا ہے۔

خدا کا ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

کبیر داس کہتا ہے:

چکیا کے دو پاٹن دیکھ کبیرا روئے
چکیا چکیا سب کہیں کلیا کلیا کہے نہ کوئے
پاٹن میں جو آیا بچا نہ ان میں کوئے
کلیا سے جو لاگا بال نہ اس کا بیکا ہوئے

آپ کی مثال چکی کی کیلی کے مثل ہے جس پر تمام عالم گردش کر رہا ہے جو آپ کے دامن سے وابستہ ہو گیا اس کو کسی بات کا غم نہیں رہتا تیرا پابند الم ہر قید سے آزاد ہے۔

مطلب اشعار 24: آپ نے ایک اشارہ فرما کر چاند کو حصوں میں برابر تقسیم فرما دیا اور ڈوبتے ہوئے غروب ہوتے ہوئے سورج کو واپس کر کے حضرت علی کی نماز عصر قضا کو ادا کر دیا یعنی نماز عصر کا وقت کر دیا یہ طاقتیں اور توانایاں صرف اور صرف آپ کو حاصل تھیں یہ دونوں معجزے اور کسی نبی علیہ السلام سے رونما نہیں ہوئے۔

مطلب اشعار 25: پورب سے ایسی ہوا چلے کہ باغ پھلیں پھولیں اور ایسے خوبصورت خوش نما پھول کھلیں کہ ہمارے دن سنور جائیں تاکہ لوالحمد کے سایہ میں آپ کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے احمد رضا کی زبان نغمہ سنجی کرے جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری بخشش کا سامان مہیا ہو جائے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

نعت

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے (1) سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں (2) تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا (3) ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے
سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے (4) تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
آنکھیں ملنا جھنجلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی (5) نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کوئی گالی ہے
جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے (6) ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے
بادل گرجے بجلی چمکے دھک سے کلیجہ ہو جائے (7) بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

سونا: ویران' خالی۔ بدلی: بادل کا ٹکڑا۔ کاجل: سرمہ۔ گٹھری: پوٹ' سرمایہ' پونجی۔ ٹھگ: دھوکہ دینے والا' قزاق' دغاباز۔ مت: عقل' سمجھ' فہم۔ متوالی: نشہ میں چور ہے' مخمور و مست۔ نرالی: عجیب' انوکھی۔ جگنو: پٹ' بیجنا' کرم شب تاب۔ کھڑکے: بجے' آہٹ دے۔ پون: خبیث ارواح' جادوئی موکل' روح۔ اگیابیتالی: غول بیابانی' چھلاوا' ایک آتش گیر مادہ فاسفورس سے مرکب ہوتا ہے جو اکثر قبرستانوں میں چراغ کی طرح روشن ہو جاتا ہے' بھوت پریت۔ بھیانک: خوفناک' ویران' اجاڑ' ڈراونا۔

مطلب اشعار1: بیابان جنگل میں اندھیری رات کو کالی گھٹا بادل کی چھائی ہوئی ہے اے سونے والو ہوشیار ہو کر سونا یہاں چوروں سے اپنے مال و اسباب کی حفاظت کرنی ہے یہ دنیا کی مثال یہاں مال و اسباب دین و ایمان ہے اور چور نفس اور شیطان ہیں جو ہمہ وقت دولت ایمان و اعمال کو لوٹنے کی فکر و گھات میں ہیں نفس عمارہ برائی کا حکم کرتا ہے اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

مطلب اشعار2: اس دنیا میں ایسے چالاک ہوشیار چور ہیں جو کھلی آنکھوں میں چوری کر لیتے ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ تیرے اعمال غارت ہو گئے یا دولت ایمان لٹ گئی۔ آنکھ سے سرمہ چرا لیتے ہیں آنکھ کو پتہ بھی نہیں چلتا انہوں نے تیرے اعمال و ایمان کے دولت کی گٹھری کو تاک رکھا ہے اور تو بدمست ہو کر سو رہا ہے یہ سونے کا موقع نہیں جاگ اپنے اعمال و ایمان کی حفاظت کر۔

مطلب اشعار3: یہ جو تجھ کو دعوت نظارہ دے رہا ہے دنیوی عیش و عشرت میں ڈال رہا ہے یہ بہت بڑا دھوکے باز ہے اس نے تیرے ماں باپ کو دھوکہ دے کر جنت سے نکالا ہے یہ تجھ کو تباہ و برباد کر دے گا۔ ہائے افسوس اے مسافر دنیا اس کے فریب میں مت آنا تیری عقل کو کیا ہو گیا کیا تو دولت دنیا کے نشے میں مست و مخمور ہو گیا یہ سایہ ہے کبھی ساتھ نہیں دیتا۔ آج تیرے پاس ہے کل کسی اور کے پاس ہو گا۔

مطلب اشعار4: ایمان پاسے کا سونا ہے اس دنیا کا بن جنگل بیابان ویران ہے تو یہاں غفلت کرنا یا نشہ کر کے سونا زہر کی طرح ہے اے میرے پیارے دوست اٹھ بیدار ہو مگر تو کہتا ہے مجھے بہت میٹھی نیند آ رہی ہے ارے تیری عقل کو کیا ہوا تیری تو حالت ہی عجیب و غریب ہے۔

مطلب اشعار5: تو اٹھانے پر آنکھیں ملتا ہے' ناراض ہوتا ہے۔ جمائی اور انگڑائی لیتا ہے۔ اٹھنے کے نام پر لڑتا ہے۔ کیا اٹھانا بھی کوئی گالی ہے۔ دشمن تجھ کو غافل کر کے سلانا چاہتا ہے۔ یہ تیرا دوست ہے جو خواب غفلت سے تجھ کو بیدار کر رہا ہے۔

مطلب اشعار6: اگر جنگل میں پٹ بیجنا چمکتا ہے یا ہوا سے پتہ کھڑکھڑاتا ہے تو مجھ تنہا آدمی کا دل دھڑکنے لگتا ہے مجھے کوئی سمجھائے کیا

یہ آوازیں ارواحِ خبیثہ کی ہیں یا کوئی چھلاوا یا غول بیابانی ہے۔

مطلب اشعار 7: بادل گرجتا ہے یا بجلی چمکتی ہے تو میرا دل دھک دھک کرنے لگتا ہے کیونکہ بن میں کالی گھٹا کی صورت کیسی خوفناک سیاہ فام دہشت ناک ہے۔

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ (8) مینہ نے پھسلن کردی ہے اور دھڑ تک کھائی نالی ہے

ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے (9) پھر جھنجلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولی والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں (10) ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو (11) دیکھو مجھ بیکس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ (12) صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش (13) اس مُردار پہ کیا للچانا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا (14) ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے (15) ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دھڑ: کمر، جسم کا آدھا حصہ۔ کھائی: خندق گڑھا نالی کی طرح کا۔ جھنجلا: ناراض ہو کر، چڑچڑاپن، خفا ہو کر۔ موالی والی: اللہ مالک ہے۔ رفاقت: ہمراہی، دوستی، سنگت۔ بیکس: مجبور، محتاج، عاجز، غریب۔ آفت: مصیبت، بلا، مشکل۔ بس: زہر، فساد، جھگڑا شرارت۔ حرافہ: مکار، عیار، فریبی، گستاخ۔ قاتل: قتل کرنے والا۔ ڈائن: جادوگرنی، کلیجہ کھانے والی عورت۔ شوہر کش: خاوند کو قتل کرنے والی۔ مردار: مردہ بے جان، ناپاک، حرام، پلید۔ مفلس: غریب، کنگال، فقیر، نادر۔ مول: قیمت، بھاء کریں۔ عفو و کرم: معافی، بخشش، مہربانی۔ ڈگری: فیصلہ، فتح، جیت۔ اقبالی: قبول کی ہوئی ہے۔

مطلب اشعار 8: میں نے پاؤں اٹھا کر چلنے کی کوشش کی مگر ٹھوکر لگی سنبھلنا چاہا مگر اوندھے منہ گر گیا گناہوں کی بارش نے کیچڑ اور پھسلن کر دی ہے اور میں کمر تک گناہوں کی خندق میں دھنس گیا ہوں۔

مطلب اشعار 9: میں ساتھی ساتھی پکارتا ہوں مگر یہاں کوئی ساتھی نہیں جو جواب دے میں جھنجلا کر سر زمین پر ٹپکتا ہوں اور مایوس ہو کر کہتا ہوں بس اے مالک تو ہی حامی و ناصر میرا فریاد رس ہے اس بپتا سے تو ہی نجات دہندہ ہے۔

مطلب اشعار 10: میں مڑ مڑ کر چاروں طرف دیکھتا ہوں مگر یہاں دور نزدیک کوئی بھی نہیں ہے بس تجھ سے ایک ٹوٹی ہوئی امید ہے۔

جو ہارے ہوئے دل کو ڈھارس دیتی ہے
ہم تو فقط تیری کریمی پر نظر رکھتے ہیں

مطلب اشعار 11: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ عرب کے چاند اور عجم کے لئے سورج ہو ذرا دیکھو تو سہی مجھ مجبور عاجز پر اس اندھیری رات نے کیسی مشکل مصیبت ڈال دی ہے۔ اے بیکسوں کے آقا اب تیری دھائی ہے۔

مطلب اشعار 12: تجھ کو اس دنیا کا کیا علم ہے یہ تو زہر کی بھری ہوئی پنڈ گٹھڑی ہے۔ عیاری و مکاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اس خبیث ظالم کی شکل دیکھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑی شریف بھولی بھالی نیک روح ہے مگر اس کا کردار یہ ہے۔

مطلب اشعار 13: میٹھا میٹھا شہد دکھاتی ہے اور زہر پلاتی ہے یہ کلیجوں کے کھانے والی قتل کرنے والی اپنے خاوندوں کا خون چوسنے والی

ہے ارے تو اس ناپاک مردار پر کیوں للچا رہا ہے یہ دنیا تو دیکھی بھالی ہے یہ بوڑھی دنیا اپنے چاہنے والوں کو جوان نظر آتی بظاہر خوبصورت مگر بڑی کریہہ منظر ہے۔

مطلب اشعار 14: وہ رحمت دو جہاں تو جنت کو بہت کم بھاؤ میں سستا فروخت کر رہے ہیں مگر غریب اس کا سودا کیسے کریں اپنے پلے تو کچھ بھی نہیں ہے اپنا تو ہاتھ ہی خالی ہے۔

مطلب اشعار 15: اے آقا و مولیٰ ﷺ اگر آپ کے عفو و کرم میری برأت کے لئے گواہی نہ دیں تو رضا جیسے کام چور پر اقبالی جرم عائد ہوتا ہے جس کی معافی کا آپ کے سوا کوئی چارہ گر نہیں ہے۔

تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

نعت

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے	(1)	نبی راز دار مع اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا	(2)	رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بیتاب جس کے لئے عرش اعظم	(3)	وہ اس رہرو لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری	(4)	فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
تلاطم ہے کشتی پہ طوفان غم کا	(5)	یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
نہ کیونکر کہوں یا حبیبی اغثنی	(6)	اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
صبا ہے مجھے صرصر دشت طیبہ	(7)	اسی سے کلی میرے دل کی کھلی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

سرور: سردار، بادشاہ، حاکم۔ رازدار: راز رکھنے والا، بھید چھپانے والا۔ مع: ساتھ، مشغول۔ لی: مجھے میرے لئے۔ نامی: مشہور و معروف، نامور۔ رؤف: مہربان۔ رحیم: مہربان، نرم دل۔ علیم: علم والا۔ علی: بلند۔ بیتاب: بے چین، بے قرار۔ رہرو: راستہ چلنے کی جگہ، مسافر۔ لامکاں: جہاں کوئی سمت نہیں، جس پر جگہ کا اطلاق نہ ہو۔ نکیر: قبر میں مردے سے سوال کرنے والے دو فرشتے۔ تعظیم: عزت، احترام۔ فدا: قربان، نثار۔ تلاطم: تھپیڑ مارنا، پانی کی پرجوش موج۔ حبیبی: اے میرے محبوب۔ اغثنی: میری مدد کریئے۔ صبا: پروا ہوا، جو ہوا پورب سے چلے۔ صرصر: جھکڑ، آندھی۔ دشت: صحرا، بیابان، جنگل۔

مطلب اشعار 1: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نبی آخر الزمان ہر رسول اور ہر ولی کے سردار ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لی مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیه ملك مقرب ولا نبی مرسل میں کسی وقت اللہ رب العزت کے اتنا قریب اور مشغول ہوتا ہوں کہ اس وقت کوئی فرشتہ یا نبی و رسول دخل اندازی نہیں کر سکتا اس وقت کسی کو دم مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست--- محبوب محب کے مابین ایسی رازداری ہے کہ روزنامچہ لکھنے والے فرشتوں کو بھی اس کی خبر نہیں ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ اتنے مشہور ہیں کہ اللہ نے اپنے ناموں میں سے کچھ نام آپ کو عنایت فرما کر آپ کو یاد فرمایا جیسے اللہ کا نام رؤف ہے اور آپ کا نام بھی رؤف ہے جیسے اللہ کے نام رحیم، علیم، علی ہیں آپ کے بھی یہ نام ہیں۔

مطلب اشعار 3: عرش اعظم آپ کی قدم بوسی کے لئے بیچین و بے قرار ہے عرش اعظم لامکاں جانے والے مسافر کا راستہ اور گلی کی طرح ہے۔

مطلب اشعار 4: منکر نکیر میں سوال کرنے والے فرشتہ میری عزت و توقیر کرتے ہیں۔ اے آقا آپ کے قدموں پر فدا ہو کر یہ عزت و عظمت حاصل ہوئی ہے۔

مطلب اشعار 5: غموں کا طوفان میری زندگی کی کشتی کو تھپیڑے مار رہا ہے۔ اے آقا ﷺ یہ مخالف ہوا کیوں چلنے لگی ہے آپ کی ہمدردیوں کی موجودگی میں باد مخالف کیسے چل سکتی ہے میری خبر لیجئے۔

مطلب اشعار 6: میں اس حالت میں بلکہ ہمہ وقت یا حبیبی اغثنی اے میرے محبوب میری مدد فرمایئے کیوں نہ کہوں کیونکہ اس نام نامی اسم گرامی سے میری تمام مصیبتیں ختم ہوئی ہیں مجھ کو ہر بلا سے نجات ملی ہے۔

مطلب اشعار 7: میرے لئے مدینہ منورہ کے جنگل کی آندھی گرم ہوا مثل پروا ہوا کے ٹھنڈی راحت پہنچانے والی ہے کیونکہ اسی ہوا سے میرے دل کی کلی کھل کر پھول ہو گئی ہے مجھ کو روحانی کیف سرور میسر ہوا ہے۔

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جاں یک دل (8) ابوبکر فاروق عثمان علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے (9) دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالم السر (10) کہ تجھ پر مری حالت دل کھلی ہے
تمنا ہے فرمایئے روز محشر (11) یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
جو مقصد زیارت کا بر آئے پھر تو (12) نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصد دلی ہے
ترے در کا درباں ہے جبریل اعظم (13) ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے
شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی (14) سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ہمدم: ہر وقت کا ساتھی' دوست۔ آگاہ: خبردار' واقف کار۔ خفی: پوشیدہ' چھپا ہوا۔ جلی: ظاہر' کھلا ہوا۔ عالم السر: رازوں کے جاننے والے' بھید کے واقف کار۔ مقصد: مراد۔ قصد: ارادہ' خواہش۔ قصد دلی: دل کا ارادہ' دل کی مراد۔ درباں: چوکی دار' دربانی کرنے والا۔ مدح خواں: تعریف کرنے والا' نعت پڑھنے والا۔ قدرت: قوت' زور۔

مطلب اشعار 8: آپ کے چاروں یار حضرت ابوبکر و عمر فاروق و عثمان غنی و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم آپس میں یک جان اور ایک دل ہیں۔ ان کے اندر آپس میں کبھی مخالفت و مخاصمت نہیں رہی وہ ہمیشہ شیر و شکر کی طرح متحد رہے۔

مطلب اشعار 9: اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالم ما کان و ما یکون (جہانوں میں جو کچھ ہو گزرا' ہو رہا ہے یا ہو گا علم عنایت کیا ہے) عالم بنایا ہے۔ دونوں جہانوں کا پوشیدہ اور ظاہر آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہے آپ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 10: اے جہانوں کے بھید اور رازوں کے جاننے والے میں آپ سے کیا عرض کروں کیونکہ آپ میرے دل کی حالت کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: میری یہ آرزو تمنا ہے کہ محشر کے دن آپ یہ ارشاد فرمائیں۔ اے میرے امتی تو کیوں پریشان ہو رہا ہے تیری آزادی جہنم سے رہائی کا پروانہ میرے پاس ہے یہ لے لے اور جنت میں داخل ہو جا۔

مطلب اشعار 12: اگر آپ کی زیارت سے میں مشرف ہو جاؤں تو اس کے بعد نہ تو کوئی خواہش ہے اور نہ دل میں کوئی آرزو باقی ہے تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم رہنا حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں۔

مطلب اشعار 13: آپ کے دروازے کے محافظ دربان حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور آپ کی نعت خوانی کرنے والے آپ کی تعریف سے زبانوں کو تر کرنے والے سارے انبیاء علیہم السلام اور تمام اولیاء کاملین ہیں از آدم تا عیسیٰ علیہم السلام نے آپ کی آمد کا چرچا کیا آپ کے اوصاف اپنی اپنی امتوں کو سنائے آپ کی علامات و نشانیاں بیان کیں اور اولیاء تو آپ کے اسم گرامی کا جاپ (ورد) کرکے مرتبہ ولایت پر فائز ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 14: آپ کے سوا کس کی یہ مجال ہے کہ میدان محشر میں رضا کی شفاعت کر سکے کیونکہ میدان محشر میں شفاعت کے دولہا تو صرف آپ ہی ہیں۔ سب کو اپنی اپنی فکر ہو گی مگر آپ کو ہم گنہگاروں کی فکر ہو گی آپ مقام محمود پر فائز ہوں گے زبان مبارک پر انا لھا ہو گا۔

نعت

نہ عرش اَیْمَنْ نہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ میں میہمانی ہے	(1)	نہ لطف اُدْنُ یَا اَحْمَدُ نصیب لَنْ تَرَانِیْ ہے
نصیب دوستاں گر ان کے در پہ موت آنی ہے	(2)	خدا یونہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے
اسی در پر تڑپتے ہیں مچلتے ہیں بلکتے ہیں	(3)	اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے
ہر اک دیوار و در پر مہر نے کی ہے جبیں سائی	(4)	نگار مسجد اقدس میں کب سونے کا پانی ہے
ترے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اس کی	(5)	زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے
کھلے کیا راز محبوب و محب مستان غفلت پر	(6)	شراب قَدْرَ الْحَقّ زیب جام مَنْ رَّاٰنِیْ ہے
جہاں کی خاک روبی نے چمن آرا کیا تجھ کو	(7)	صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے
شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فرد امکاں میں	(8)	کہ تجھ سا کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ایمن: بے خوف' امن والا۔ ذاہب: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنَ میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔ ادن: اللہ نے شب معراج حضور ﷺ سے فرمایا: اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةَ اے احمد پاس آؤ اے محمد پاس آؤ مخلوق میں سب سے بہتر میرے اور نزدیک ہو جاؤ۔ لن ترانی: تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ نصیب: حصہ' قسمت۔ مچلتے: اصرار کرنا' ضد کرنا' اڑنا۔ بلکتے: چلا چلا کر رونا' زار زار رونا' بے قراری سے رونا۔ ناتوانی: کمزوری' لاغری۔ مہر: سورج۔ جبیں سائی: پیشانی گھسنا' سجدہ کرنا۔ نگار: سجاوٹ' خوبصورتی۔ شفاعت خواہ: سفارش چاہنے والی۔ بے زبانی: زبان سے بات نہ کرنا' بغیر بولے بھی بات ہوتی ہے۔ ترجمان: ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں کرنا' مترجم۔ خستہ جانی: خراب' زخمی جان' پریشان روح۔ مستان: مجذوب' متوالا' بے عقل۔ غفلت: بے پروا' غافل۔ قدر الحق: حضور ﷺ نے فرمایا من رانی فقد رای الحق جس نے میرا دیدار کیا اس نے حق کا دیدار کیا۔ جام: جام کی خوبصورتی' شراب پینے کا خوبصورت پیالہ۔ رانی: جس نے میرا دیدار کیا۔ روبی: جھاڑنا' صفائی۔ آرا: گلشن کو سنوارنا' باغ کو حسین بنانا۔ صبا: پروا ہوا۔ ذات: حقیقت' ہستی۔ حق نما: حق دکھانے والی' حق بات کی رہنمائی کرنا۔ امکاں: تنہا ممکن ہونا' اس جیسا کوئی دوسرا موجود نہ ہو۔ سا: تجھ جیسا' تیری مثل' تیرے برابر۔ ثانی: دوسرا' کوئی اور آپ کی مثل۔

مطلب اشعار 1: نہ تو مجھ کو عرش اعظم پر چین ہے اور نہ ہی اس مقام پر کہ میں اپنے رب کے پاس جاؤں گا وہ مجھ کو راہ ہدایت پر چلائے گا کی مہمان نوازی حاصل ہے اور نہ قرب محمد ﷺ اے احمد میرے نزدیک آؤ' اے محمد میرے پاس آؤ' اے مخلوق میں سب سے بہتر میرے قریب آؤ' کی پُرلطف صدا مسموع ہے بلکہ "لن ترانی" کی آواز بازگشت میرے مقدر میں لکھی ہے اپنا نصیبہ ہی خراب ہے ہم اپنی بدنصیبی کا رونا کس کے سامنے روئیں کرم تم نہ کرو گے تو کرم کون کرے گا۔

مطلب اشعار 2: دوستوں کے مقدر کے صدقہ میں اگر ان کے در اقدس پر موت آجائے اے اللہ تو اس طرح مجھے موت دے دے تو حیات ابدی مل جائے گی حرمین کی موت حیات جاودانی ہے۔

مطلب اشعار 3: سرکار ہم آپ کے در اقدس پر تڑپ رہے ہیں آپ کی چوکھٹ کو پکڑ کر مچل رہے ہیں بلک بلک کر زار و قطار رو رہے ہیں ہم سے تو اب اٹھا بھی نہیں جاتا اپنی کمزوری بہت ہی بہتر ہے کہ ہم ہمیشہ اس در اقدس کو پکڑے آہ و زاری کرتے رہیں۔

یہ سر سر زاہد نہیں سودائی کا سر ہے

تاعمر کئے جاؤں گا اس در ہی پہ سجدے

مطلب اشعار 4: آپ کے ہر در و دیوار پر سورج نے ضیاء پاشی' سجدہ ریزی کی ہے ورنہ مسجد اقدس کے یہ نقش و نگار سنہرے پانی کے نہیں ہیں بلکہ یہ سورج کی سنہری کرنوں کی رنگ ریزی رنگ سازی و صنعت گری ہے۔

مطلب اشعار 5: آپ کے بھکاری کا چپ رہنا زبان خاموشی میں شفاعت کا چاہنا ہے اس کا نہ بولنا بھی اس کی بدحالی روحانی ناکامی کی ترجمانی کرتا ہے اس کی تو صورت ہی سوال ہے وہ اور مزید کیا سوال کرے آپ تو دلوں کے حال جانتے ہیں۔

مطلب اشعار 6: جو اپنی مستی میں بیگانہ بے ہوش ہو گئے ہیں ان پر محبوب و محب کے عجیب و غریب رازہائے پوشیدہ منکشف ہوئے جس نے (من رانی) مجھ کو دیکھا کا لباس پہن لیا اس نے (قدر الحق) حق کو دیکھا کی شراب نوش جان کر لی کیونکہ دیدار مصطفٰی ﷺ دیدار اللہ جل جلالہ ہے۔

مصطفٰی دیدم خدارا یافتم مبداء و ملتجیٰ را یافتم

میں نے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خدا کو پالیا میں نے ابتدا اور انتہا کو پالیا۔ چلنے کی جگہ

مطلب اشعار 7: اے پرواہوا تو نے جب جہان کی صفائی کی تو اس جھاڑو لگانے کے بدلہ میں تجھ سے چمن کو آراستہ کیا تو اس کو زیب زینت دینے کا سبب بنی ہے اس پر فخرمت کرنا ہم نے بھی ان گلیوں کی صفائی کی ہے خاک چھانی ہے یہ فخر ہم کو بھی حاصل ہے۔

مطلب اشعار 8: اے شہنشاہ دو جہاں سرور کون مکان آپ کی ذات والا صفات حق کی طرف راہنمائی کرتی ہے کیونکہ آپ عالم امکان میں بے مثل ہیں' آپ کا کوئی ثانی نہیں نہ تو آپ کی پیدائش سے پہلے کوئی آپ جیسا پیدا ہوا نہ قیامت تک کوئی آپ کا مثل پیدا ہو گا۔

تم بے مثل حق کے مظہر ہو

پھر مثل تمہارا کیونکر ہو

والد کی صلب والدہ کے رحم سے آپ کے سوا کوئی دوسرا بھی پیدا نہیں ہوا اس نے یہ بھی گوارہ نہیں کیا کہ کوئی آپ کے والد والدہ کی طرف سے آپ کو بھائی کہہ سکے۔ آپ کے ساتھ ادنیٰ سی مماثلت ثابت کر سکے جس سیپ میں ایک ہی موتی ہوتا ہے اس کو دُرِیتیم کہتے ہیں۔ آپ دُرِ یتیم ہیں۔

کہاں اس کو شک جان جناں میں زر کی نقاشی	(9)	ارم کے طائر رنگ پریدہ کی نشانی ہے
ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی	(10)	سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے
یہ اکثر ساتھ ان کے شانہ و مسواک کا رہنا	(11)	بتاتا ہے کہ دل ریشوں پہ زائد مہربانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو (12) یہی دربار عالی کنز آمال و امانی ہے
درودیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں (13) برستا اُمت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے
تعالیٰ اللہ استغنا ترے در کے گداؤں کا (14) کہ ان کو عار فرو شوکت صاحب قرآنی ہے
وہ سرگرم شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی (15) کرم کا عطر صندل کی زمین رحمت کی گھانی ہے
یہ سر ہو اور وہ خاک در وہ خاک در ہو اور یہ سر (16) رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

شک: اونچا بلند محل۔ جناں: جنت کا صدر مقام۔ زر: سونے کا پانی۔ ارم: شداد کی جنت۔ رنگ: رنگین پرندے۔ پریدہ: اڑا ہوا۔ ذیاب: بھیڑیا کپڑے پہنے ہوئے۔ سلام: وداع کرنا' چھوڑ دینا' مایوس ہونا۔ ملحد: گمراہ' بے دین' کافر' فاسق۔ تسلیم: ماننا' قبول کرنا۔ شانہ: کنگھا۔ ریشوں: زخمی دل والے۔ سائل: سوال کرنے والا۔ عالی: بلند مرتبہ والا دربار۔ کنزالآمال: آرزوؤں کا خزانہ' امیدوں کا مخزن۔ امانی: توبہ' سکون' صلح' آرام۔ ہالہ: چاند کے چاروں طرف نورانی دائرہ۔ محیط: حلقہ بنائے' گھیرے ہوئے۔ ماہ: مدینہ کا چاند۔ عاصی: گنہگار۔ تعالیٰ اللہ: اللہ بڑائی دے' سبحان اللہ واہ واہ۔ استغنا: بے پرائی بے نیازی' بے فکری۔ گداؤں: فقیر بھکاری۔ عار: شرم' لاج' غیرت' عیب۔ فرو: آرائش' دھوم دھام' دبدبہ۔ شوکت: طاقت' زور' قدر' مرتبہ۔ افشاں: پیشانی پر پسینہ کے قطرے۔ صندل: چندن' خوشبو دار لکڑی۔ گھانی: غلہ کی وہ مقدار جو کولھو' چکی' اوکھلی میں ڈالی جائے۔ ٹھانی: پکا ارادہ' نیت کرنا۔

مطلب اشعار 9: جنت کے صدر مقام میں بلند و بالا محل کے اندر سونے کے پانی سے نقش و نگار کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ شداد کی جنت کے بدرنگ پرندے جن کا رنگ اڑ گیا ہے اس کی نشانی کیسے ہو سکتے ہیں۔

مطلب اشعار 10: بھیڑیا کپڑے پہنے کھڑا ہے جس کے ہونٹوں پر کلمہ کا ورد ہے اور دل آپ کی گستاخیوں سے لبریز ہے۔ (جیسے آج کے دیوبندی وہابی ملے) ایسے کافر بے دین کے زبانی اسلام کو وداع و سلام ہے کہ یہ اقرار زبانی ہے ان کے دل ظلمانی ہیں۔ ان کے ذکر و اذکار' نماز روزہ و تلاوت حلق سے نیچے نہیں اترتے۔ وہ سیاہ باطن کالے دل والے ان کی صحبت تمہارے نور ایمان کو سلب کر لے گی۔
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا' سونا پاس ہے' سونا بن ہے' سونا زہر ہے اٹھ پیارے۔

مطلب اشعار 11: کنگھا اور مسواک حضور ﷺ اکثر اپنے پاس رکھتے اس کا اکثر استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ آپ زخمی دل والوں اپنے عاشقوں پر بہت زائد مشفق و مہربان ہیں۔ ان کا تکلیف میں پڑنا آپ کو بالکل پسند نہیں۔

مطلب اشعار 12: آپ ﷺ کے دربار عالی سے ہر سوالی کو دین و دنیا کی ہر نعمت ملتی ہے کیونکہ آپ کا دربار بلند رتبہ والا امیدوں کا مرکز آرزوؤں کا مخزن چین و سکوں کی آرام گاہ ہے۔ بے آسروں کا آسرا' بے سہاروں کا سہارا' غریبوں کا ملجا و ماویٰ ہے۔

مطلب اشعار 13: طیبہ کے چاند کو پوش کی طرح درود سلام اپنے حلقہ میں گھیرے ہوئے ہیں (جب چاند کو پوش اپنے حلقہ میں لیتی ہے تو یہ بارش کی علامت ہے۔) طیبہ کے چاند پر درودوں کی پوش بیٹھی ہے اس لئے امت کے گنہگاروں پر آب رحمت کے پانی کی بارش ہو گی۔

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے، برسانے والے

مطلب اشعار 14: واہ واہ سبحان اللہ آپ کے در اقدس کے فقیروں کی شان بے نیازی کہ ان کو زیب و زینت' کروفر' دھوم دھام' شان و شوکت دنیا سے شرم آتی ہے کہ وہ عامل قرآن و حدیث ہیں وہ نمود و نام کے طالب نہیں ہیں۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

مطلب اشعار 15: آپ اپنی امت کے گنہگاروں کی شفاعت کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے موتی آبدار کی مثل نور افشانی کر رہے ہیں آپ نے اس کے کرم کا عطر لباس مبارک پر لگا رکھا ہے اور جس جگہ پر آپ رونق افروز ہیں وہ جگہ خوشبودار صندل کی ہے آپ کولہو کی کھل سے رحمت کا روغن تیل کشید کر رہے ہیں کہ اپنی امت کے گرد آلود خشک سروں کے بالوں کو رحمت کے تیل سے چکنا مجلا و مصفا کر دیں۔

مطلب اشعار 16: میرا یہ سر ہو اور آپ کے دروازے کی خاک مٹی ہو اے کاش آپ کے دروازے کی خاک ہو اور میرا یہ سر ہو اے رضا اگر اب وہ چاہیں تو میں نے اپنے دل میں یہ پختا ارادہ کر لیا ہے کہ اب مدینہ پاک حاضر ہو کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔

یہ سر سر زاہد نہیں سودائی کا سر ہے
تا عمر کے جاؤں گا اس در ہی پر سجدے

نعت

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے	(1)	گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے	(2)	کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے
سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو	(3)	اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
یوں تو سب انہی کا ہے پر دل کی اگر پوچھو	(4)	یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے
زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلنے پہ ہے پیارے	(5)	اُٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے
بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا	(6)	سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے
گرتے ہوں کو مژدہ سجدے میں گرے مولا	(7)	رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

رسائی: پہنچ، عمل دخل۔ بن آئی: مقصد حاصل ہو گیا۔ مچلا: اصرار کرنا، ضد کرنا۔ مجرم: جرم کرنے والا، گنہگار۔ بنائی: کسی بات کا ایسا مطلب بتانا کہ جس سے اپنا مقصد حاصل ہو جائے۔ للکار: جھڑک دیا، ڈانٹ دیا۔ بیکسوں: محتاج، غریب، بے یار و مددگار۔ دہائی: فریاد، داد رسی۔ زائر: زیارت کرنے والا۔ عیبی: عیب کرنے والا، گنہگار۔ سمائی: برداشت، وسعت، گنجائش۔ مژدہ: خوشخبری، بشارت، مبارک باد۔ تمہید: آغاز کرنا، ابتدا کرنا، مضمون کا شروع کرنا۔

مطلب اشعار 1: ہم نے سنا ہے میدان محشر میں بارگاہ خداوندی میں صرف سرکار دو عالم ﷺ کی پہنچ ہے انہیں کی شفاعت و سفارش کارگر ہو گی۔ اگر یہ بات صحیح ہے کہ انہیں کا عمل دخل ہے پھر تو اپنی بگڑی بن جائے گی۔

مطلب اشعار 2: تو مصر ہے اور رحمت للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رحمت سے پُر امید ہے۔ اے مجرم تیرے گناہ ناقابل معافی تھے مگر اس رحمت للعالمین ﷺ نے ان کو اس انداز سے پیش کیا ان کی ایسی توجیہ بیان کی کہ تیرے گناہ ثواب میں تبدیل ہو گئے تو ہارے ہوئے مقدمہ کو جیت گیا تو بجائے دوزخ کے جنت کا حقدار ہو گیا۔

مطلب اشعار 3: تمام انبیائے سابقین از آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام نے میدان محشر میں ہم کو جھڑک کر بھگا دیا شفاعت سے انکار کر دیا نفسی نفسی اذھبوا الی غیری (آج ہم کو اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔) اے محتاجوں اور بے یار مددگار کے آقا و مولیٰ ﷺ اب تو آپ ہی سے فریاد ہے۔ شفاعت کا وعدہ آپ ہی نے فرمایا ہے۔ انالھا آپ کی زبان مبارک پر ہوگا اس عذاب الیم سے آپ ہی نجات دلائیں گے۔

مطلب اشعار 4: ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ حضور ﷺ کا صدقہ و عطیہ ہے مگر ہمارے دلوں کی بابت اگر تم معلوم کرو تو یہ ٹوٹے ہوئے دل ان کی ذاتی خالص کمائی ہیں کیونکہ ان دلوں میں آپ کی محبت کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے۔

مطلب اشعار 5: حرمین شریفین کی زیارت کرنے کے لئے لوگ کب کے چلے گئے دن ڈھلنے لگا سورج ڈوبنے والا ہے اے میرے پیارے دوست اٹھ جلدی کر تو اکیلا ہی چل دیر لگانا فائدہ مند نہیں ہے ورنہ یہ نفس و شیطانی تجھ کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

مطلب اشعار 6: ہم عمل کے میدان میں تو ناکام رہے کوئی قابل ذکر عمل نہ کر سکے دنیا کے بازار سے کوئی نیکی نہ خرید سکے اب تو آپ ہی کے کرم سے امیدیں واسطہ ہیں کیونکہ گنہگاروں کو آپ ہی برداشت کرتے ہیں آپ ہی نے فرمایا۔ شفاعتی لاہل الکبائر (مری شفاعت کبیرہ بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔)

مطلب اشعار 7: گناہوں کے بوجھ سے گرنے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ شفیع روز جزا محشر کے دولہا ہمارے آقا و مولیٰ علیہ التحیۃ والثنا اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہیں اپنے امتیوں کے گناہوں پر رو رو کر شفاعت کی ابتدا کر دی ہے رب حب لی امتی کا ورد جاری ہے۔ (اے رب میری امت کے گنہگاروں کو معاف فرما دے۔) مجھے ان کے بارے میں اجازت دے کہ میں ان کو جنت میں داخل کر دوں۔ ارشاد ہوگا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ سوال کرو پورا کیا جائے گا' شفاعت کرو قبول ہو جائے گی۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے آپ نے ارشاد فرمایا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا میں راضی نہیں ہوں گا۔ اپنی امت پر آپ کی یہ شفقت ہے۔

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ (8) دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے
مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو (9) منہ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے
اب آپ سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں (10) ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے
اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے (11) جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
حرص و ہوس بد سے دل تو بھی ستم کر لے (12) تو ہی نہیں بیگانہ دنیا ہی پرائی ہے
ہم دل جلے ہیں کس کے ہٹ فتنوں کے پرکالے (13) کیوں پھونک دوں اک اف سے کیا آگ لگائی ہے
طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد (14) ہم عشق کے بندے ہیں کیا بات بڑھائی ہے
مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ (15) صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دھونی رمائی: کسی چیز کو جلا کر اس کا دھواں لینا۔ گنوائی: برباد کرنا' ضائع کرنا۔ حرص: لالچ' ہوس۔ ہوس: تمنا' خواہش۔ بد: برائی بیگانہ: غیر' اجنبی' ناواقف۔ اک اف: پھونک مارنا' افسوس کرنا۔ افضل: افضلیت والا' فزوں تر۔ زاہد: پرہیزگار' عبادت گزار۔ مطلع: نعت یا غزل کا پہلا شعر' مقطع آخری شعر جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص لاتا ہے

مطلب اشعار 8: اے دل تو جو آہستہ آہستہ سلگ رہا ہے یہ تکلیف ناقبل برداشت ہے تجھ کو جلنا ہی ہے تو جل کر قصہ ختم کر دے ظالم تیرے اس سلگنے سے دم گھٹ رہا ہے تو ایسی دھونی رما کر بیٹھا ہے۔

مطلب اشعار 9: مجھ گنہگار کو شرمندہ مت کرو میرے دوستو منہ کو کفن میں ڈھکا رہنے دو تم منہ دیکھ کر کیا کرو گے پردے میں بھلائی ہے۔ میں بہت بڑا گنہگار ہوں کہیں شامت عمل سے میرا چہرہ ہی مسخ نہ ہو جائے۔

مطلب اشعار 10: سرکار اب آپ ہی کرم فرمائیں گے تو اپنے حالات درست ہو سکتے ہیں ورنہ ہم نے تو زندگی کی دولت کھیل کود' لہو ولعب میں ضائع کر دی ہے۔

مطلب اشعار 11: اے عشق مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا ہم تجھ پر قربان ہیں کہ تو نے جہنم کی آگ میں جلنے سے مفت میں چھٹکارا دلا دیا تو نے جو عشق کی آگ لگائی ہے وہ دوزخ کی آگ کو جلا کر بھسم کر دے گی جہنم کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی عاشق جب جہنم پر پل صراط سے گزریں گے تو جہنم کہے گا۔ ان کو جلدی گزار دے ورنہ میں جل کر خاک ہو جاؤں گا۔ العشق نار یحرق ماسوی اللہ (عشق ایسی آگ ہے جو اپنے ماسوا سب کو جلا دیتی ہے۔)

مطلب اشعار 12: اے دل تو لالچ اور بری خواہشات کے ساتھ جتنا ظلم کر سکتا ہے کر لے ایک تو ہی اجنبی اور غیر کا سا سلوک نہیں کرتا بلکہ ساری دنیا ہی غیر اور بیگانہ ہو گئی ہے۔

مطلب اشعار 13: تجھ کو معلوم ہے ہمارے دل کس کے عشق میں جل رہے ہیں تو دور ہو جا میں جانتا ہوں فتنوں اور فساد کے پر کالے سیاہ رو ہوتے ہیں میں اگر ایک پھونک مار دوں تو تیری فتنہ و فساد کی آگ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی تو عاشق کے دل کی آگ اور تپش کو نہیں جانتا۔

مطلب اشعار 14: تو کہتا ہے مدینہ طیبہ افضل و اعلیٰ نہیں بلکہ مکہ معظمہ بہت بڑا زاہد و پرہیز گار ہے ہمیں کسی کے افضل و اعلیٰ ہونے سے کوئی سروکار نہیں ہم تو عشق کے بندے ہیں تو نے بات کو کیوں طول دیا ہے مکہ جائے پیدائش ہے مدینہ جائے مدفن ہے ہمارے لئے دونوں ہی افضل و اعلیٰ ہیں۔

مطلب اشعار 15: اے رضا تو نے مطلع میں کیسا شک کیا تھا (کہ سنتے ہیں محشر میں ان کی رسائی) خدا کی قسم صرف ان کی رسائی ہے ان کے سوا ان سے پہلے کسی کو مجال شفاعت نہیں ہے۔ باب شفاعت صرف اور صرف آپ ہی کھولیں گے حرز جاں ذکر شفاعت کیجئے۔

نعت

حرز جاں ذکر شفاعت کیجئے	(1)	نار سے بچنے کی صورت کیجئے
ان کے نقش پا پہ غیرت کیجئے	(2)	آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے
ان کے حسن بالملاحت پر نثار	(3)	شیرہ جاں کی حلاوت کیجئے
ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جایئے	(4)	ناتوانو کچھ تو ہمت کیجئے
پھر دیجئے پنجہ دلو لعیں	(5)	مصطفےٰ کے بل پہ طاقت کیجئے
ڈوب کر یاد لب شاداب میں	(6)	آب کوثر کی سباحت کیجئے
یاد قامت کرتے اٹھئے قبر میں	(7)	جان محشر پر قیامت کیجئے

ان کے در پر بیٹھے بن کر فقیر (8) بے نواؤ فکر ثروت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

حرزجاں: تعویذ' پناہ کی جگہ۔ نار: آگ۔ نقش پا: پاؤں کا عکس نشان۔ غیرت: لاج' شرم' حیا۔ بالملاحت: حسن کی نمکینی' سلونا پن۔ نثار: قربان' صدقہ ہونا۔ شیرہ: شربت' رس' قوام' چینی وغیرہ۔ حلاوت: مٹھاس' ذائقہ' شیرینی۔ ناتواں: کمزور' دبلا پتلا۔ پنجہ: ہاتھ' ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر زور آزمائی کرتے ہیں۔ لعیں: لعنت کیا ہوا جن شیطان۔ بل: طاقت' قوت۔ لب: ہونٹ۔ شاداب: سرسبز' تروتازہ۔ آب کوثر: پانی کوثر کی نہر کا نام ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا' برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ سباحت: تیرا کی۔ قامت: قد' جسم کی ڈیل ڈول۔ محشر: کی جان۔ بے نوا: فقیر' بے سروسامان۔ ثروت: مالداری' تونگری۔

مطلب اشعار 1: جان کی پناہ کے لئے شفاعت کے ذکر کا تعویذ تیار کرلیں تاکہ دوزخ سے بچنے کی کوئی شکل پیدا ہو سکے۔ ہمارے اعمال تو ہم کو عذاب جہنم سے نہیں بچا سکتے صرف اور صرف آپ کی شفاعت سے عذاب دوزخ سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔

مطلب اشعار 2: آپ کے پائے مبارک کے نقش کی لاج رکھ لیں آنکھ بند کرکے دل کی آنکھ سے آپ کی زیارت کیا کریں۔ کیا خوب کہا:

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی
الٹی ہی چال چلتے ہیں دیوانگانِ عشق
آنکھیں بند کرتے ہیں دیدار کے لئے

مطلب اشعار 3: جان و روح کے شربت کی مٹھاس اور شیرینی آنحضرت ﷺ کے حسن ملیح و نمکین پر قربان کر دیں۔

مطلب اشعار 4: آپ کے در اقدس پر جس طرح بھی ہو سکے قربان ہو جاؤ اے کمزور و مجبور و کچھ نہ کچھ تو ہمت کر لو نجات و کامیابی کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔

مطلب اشعار 5: طاقت ور شیطان مردود کے پنجہ کو توڑ مروڑ کر رکھ دو مصطفےٰ ﷺ کے بل بوتے پر کچھ تو زور آزمائی کرکے دیکھو ان کے تو در کے کتے شیروں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں تم تو ان کے امتی ہو شیطان تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دیکھو ابو ہریرہؓ نے شیطان کا بازو پکڑ لیا تو وہ ان سے اپنا بازو نہ چھڑا سکا۔

مطلب اشعار 6: آپ کے تروتازہ گلاب کی پتیوں جیسے ہونٹوں کی یاد میں ڈوب کر حوض کوثر کے پانی میں غوطہ لگائیے۔

مطلب اشعار 7: اے سنیو تم اپنی قبروں سے حضور ﷺ کے قد مبارک کا ذکر کرتے اٹھو گے تو محشر کی جان پر قیامت ڈھا دو گے وہ تم سے پناہ مانگے گا۔ تم قیامت کے عذاب سے محفوظ و مامون رہو گے۔

مطلب اشعار 8: اگر تم ان کے در اقدس پر فقیر بن کر بیٹھ جاؤ تو اے فقیرو تم کو تونگری کی فکر نہیں کرنی چاہئے جو ان کو گرفتار کرکے قتل کرنے کے ارادے سے آتا ہے وہ اس کو کسریٰ کے کنگن پہنا دیتے ہیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا (9) ایسے پیارے سے محبت کیجئے

حی باقی جس کی کرتا ہے ثنا (10) مرتے دم تک اس کی مدحت کیجئے

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں (11) صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے
نیم وا طیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ (12) بلبلو پاس نزاکت کیجئے
سر سے گرتا ہے ابھی بار گناہ (13) خم ذرا فرق ارادت کیجئے
آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب (14) ہم پہ بے پُرسش ہی رحمت کیجئے
عذر بدتر از گنہ کا ذکر کیا (15) بے سبب ہم پر عنایت کیجئے
نعرہ کیجئے یار سول اللہ کا (16) مفلسو سامان دولت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

بھانا: پسند آنا۔ حی: زندہ جس کو کبھی موت نہیں۔ باقی: ہمیشہ تک رہنے والا۔ ثنا: تعریف' مدح۔ مدحت: تعریف' توصیف۔ کمانیں: کمان' چلہ چڑھنا' ڈنکا بجنا' غرور کرنا۔ نیم وا: آدھی کھلی' آدھی بند۔ نزاکت: نازک مزاجی' خوبی۔ بار: گناہ کے بوجھ کی گٹھری۔ خم: جھکانا ٹیڑھا کرنا۔ فرق: سر۔ ارادت: اعتقاد' تمنا' آرزو۔ پرسش: بغیر پوچھ گچھ' حساب کتاب۔ عذر: حیلہ بہانہ۔ بدتر: بہت زیادہ' بڑا گناہ۔ مفلسو: غریبوں' مفلس کی جمع۔

مطلب اشعار 9: جن کا حسن اللہ تعالیٰ کو بھی پسند آگیا ہے تم بھی اس پیارے راج دلارے آنکھ کے تارے کی محبت کا دم بھریئے ان کی محبت ہی جزو ایمان ہے۔ الا لا ایمان لمن لا محبت لہ جس کو آپ سے محبت نہیں وہ مومن کامل نہیں۔

مطلب اشعار 10: وہ اللہ جو ہمیشہ سے باقی و زندہ ہے آپ کی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے اسی لئے آپ کا نام نامی اسم گرامی اس نے محمد ﷺ رکھا ہے تاکہ جو بھی نام لے آپ کی تعریف ہو جائے ان کا دم بھرنے والو مرتے وقت تک انہی کی تعریف کرتے جاؤ درودیں نچھاور کرتے جاؤ۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

مطلب اشعار 11: عرش اعظم پر جن کی شہرت کا ڈنکا بجا جس کے نام کی نوبت بج رہی ہے اس بازو کی قوت پر قربان ہو کر بھرپور قوت کا مظاہرہ کرو وہ تمہارے حامی و ناصر ہیں۔

مطلب اشعار 12: مدینہ منورہ کے پھولوں کو پوری آنکھیں کھول کر مت دیکھو۔ اے بلبلو نازک مزاجی کا مظاہرہ کرو پاس ادب رکھو کہیں بے ادبی و گستاخی سرزد نہ ہو جائے۔

مطلب اشعار 13: اے گنہگارو تمہارے سر سے گناہوں کا بوجھ فوراً گر سکتا ہے تم اپنے سروں کو عقیدت کے ساتھ ان کی بارگاہ میں جھکا کر تو دیکھو تمہاری تمنائیں آرزوئیں اسی وقت پوری ہو جائیں گی جب ان کی تعظیم و توقیر دل سے کرلو گے۔

مطلب اشعار 14: یا سرکار ﷺ آپ کی بارعب شخصیت کے سامنے ہم آنکھ بھی نہیں اٹھا سکتے تو جواب کیا دے سکتے ہیں آپ مہربانی فرما کر پوچھ گچھ کے بغیر حساب و کتاب کے سوا ہی اپنی رحمت سے ہم پر مہربانی فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 15: گناہ کرکے اس کے لئے حیلہ و بہانہ کرنا اس سے بڑا گناہ ہے تو اس کا کیا ذکر کریں آپ تو اسباب کے بغیر ہی ہم پر اپنی عنایت فرما دیجئے ہم کو اپنی رحمت و عنایات کے سایہ میں جگہ عطا فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 16: اے غریبو نادارو دولتمندی حاصل کرنے مفلسی دور کرنے کے لئے یارسول اللہ کے نعرے لگاؤ اللہ کی عنایتوں کے حقدار بن جاؤ گے۔

ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں (17) صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے
مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَا الْحَقْ جو کہے (18) کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے
عالم علم دو عالم ہیں حضور (19) آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے
آپ سلطان جہاں ہم بے نوا (20) یاد ہم کو وقت نعمت کیجئے
تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند (21) ظلمت غم کی شکایت کیجئے
در بدر کب تک پھریں خستہ خراب (22) طیبہ میں مدفن عنایت کیجئے
ہر برس وہ قافلوں کی دھوم دھام (23) آہ سنئے اور غفلت کیجئے
پھر پلٹ کر منہ نہ اس جانب کیا (24) سچ ہے اور دعوائے الفت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْرَا الْحَقْ: جس نے مجھے دیکھا بیشک اس نے حق دیکھا۔ نوا: فقیر بے سرو سامان۔ ظلمت: اندھیرا' تاریکی' سیاہی۔ در بدر: ہر گھر کے دروازے پر پھرنا۔ خستہ: تھکے ہوئے بری حالت میں۔ مدفن: دفن ہونے کی جگہ۔ الفت: محبت' دوستی' پیار۔

مطلب اشعار 17: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے ہو کر کس کے پاس جائیں کیا منہ لے کر جائیں دنیا کیا کہے گی بس اب اپنے شہزادوں کے طفیل ان کے صدقہ میں ہم پر اپنی رحمت نازل کر دیجئے۔

چلا جاؤں تیرے در سے بہت اچھا چلا جاؤں
ابھی پی ہی کہاں ہے بے پیئے ہی کیا چلا جاؤں
یہ دنیا کیا کہے گی سن کے میں پیاسا چلا جاؤں
تیری شان کریمی خلق میں مشہور ہے ساقی

مطلب اشعار 18: آئے آقا ﷺ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے میری زیارت کی اس نے حق کی زیارت کی تو اس فرمان کے بعد آپ کی حقیقت کو کون بیان کر سکتا خوف شریعت ہے کفر کے لزوم کا ڈر ہے ورنہ احد اور احمد میں میم کا پردہ ہے۔

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

مطلب اشعار 19: سرکار ہم آپ سے اپنی حاجت و ضرورت کیا بیان کریں آپ کو تو سب کچھ علم ہے دونوں جہانوں کے زرہ زرہ کا علم تفصیلی آپ کو حاصل ہیں علمک مالم تکن تعلم (آپ کو جس چیز کا علم نہیں تھا ہم نے وہ علم آپ کو عطا فرما دیا۔) اب اس کے بعد کونسا غیب و شہادت رہ گیا جس کا آپ کو علم نہیں خود رب العالمین غیب الغیب ہے آپ کو اس کا بھی علم ہے آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا قرآن بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی جو کچھ اس نے دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی سمجھنے میں غلطی نہیں کی اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نہ ان کی نظر نے دیکھنے میں دھوکا کھایا اور نہ وہ بھٹکی معلوم ہوا حضور ﷺ کو علم غیب و شہادت دونوں عطاء خالق الغیب والشہادت سے علی وجہ الکمال حاصل ہیں۔

مطلب اشعار 20: اے آقا ﷺ آپ جہانوں کے بادشاہ اور مالک ہیں ہم فقیر بے سرو سامان ہیں آپ ہم کو اس وقت بھی یاد رکھیں جب آپ پر انعام و اکرام کی بارش ہو رہی ہو جیسے آپ نے وقت ولادت' وقت وصال' وقت معراج ہم گنہگاروں امتیوں کو یاد

رکھا رب ہبلی امتی فرمایا اس طرح میدان محشر میں ہم پر کرم گستری فرمائیں۔ آپ کے بغیر ہم کو نجات نہیں نصیب ہو سکتی ہے۔

مطلب اشعار 21: اے میرے عرب کے چاند عجم کے سورج ﷺ آپ سے کون کون سے کالے سیاہ غموں کی شکایت کریں انہوں نے میری زندگی کو اجیرن بنا دیا ہے۔

مطلب اشعار 22: ہر گھر کے دروازے پر تھکے ماندے ذلیل و خوار کب تک ٹھوکریں کھاتے پھریں عنایت و مہربانی فرما کر اپنے شہر مدینہ منورہ میں قبر کے لئے دو گز زمین مجھ گنہگار کو عنایت فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 23: ہر سال حاجیوں کے قافلوں کا دھوم دھام سے روانہ ہونا میری آہیں بھرنے اور آہ و زاری کرنے پر آپ کی بے توجہی کب تک رہے گی۔ مجھے حاضری کی کب اجازت عنایت ہو گی میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے المدد یا سید المرسلین۔

مطلب اشعار 24: اے نفس بدبخت تو نے دوبارہ پلٹ کر مدینۃ الرسول ﷺ کی طرف رخ تک نہ کیا یہ تیرے عشق میں کون سی صداقت و سچائی ہے اور تو کس منہ سے محبت کا دعوی کر سکتا ہے بلکہ تیرے اندر تو یہ عیوب ہیں جو اگلے شعر سے ظاہر ہیں۔

اقربا حب وطن بے ہمتی (25) آہ کس کس کی شکایت کیجئے
اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں (26) کس طرح رفع ندامت کیجئے
اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر (27) کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے
کس سے کہئے کیا کیا کیا ہو گیا (28) خود ہی اپنے پر ملامت کیجئے
عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں (29) کیا علاج درد فرقت کیجئے
اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے (30) چارۂ زہر مصیبت کیجئے
دے خدا ہمت کہ یہ جان حزیں (31) آپ پر واریں وہ صورت کیجئے
آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں (32) ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا (33) یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

اقربا: سگے قریبی رشتہ دار۔ حب: محبت، دوستی۔ ہمتی: سستی، کاہلی۔ رفع: اٹھانا، دور کرنا۔ ندامت: شرمندگی، پشیمانی۔ دعوائے: نالش، استغاثہ مقدمہ۔ بضاعت: سرمایہ، دولت، سامان۔ ملامت: برا بھلا کہنا، لعن طعن، سرزنش۔ عرض: گزارش، حالت کا بیان کرنا۔ فرقت: جدائی، ہجر، علیحدگی۔ چارہ: تدبیر، علاج، تجویز۔ مصیبت: تکلیف دہ زہر، درد، دکھ۔ حزیں: رنجیدہ، غمگین، دکھیارا۔ واریں: قربان ہو، انتشار ہونا۔ صورت: طریقہ، شکل کرنا۔ مہرباں: توجہ کرنے والا دوست۔ جرم: گناہ۔

مطلب اشعار 25: عزیز رشتہ داروں اور وطن کی محبت اور اپنی سستی آپ کے دربار میں حاضری کو مانع رہے ہیں ہائے افسوس میں کس کس کی شکایت آپ کی بارگاہ میں عرض کروں۔

مطلب اشعار 26: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ اب تو اپنا منہ آپ کو دکھانے کے قابل نہیں ہے میں اپنی شرمندگی کو کس طرح دور کروں میں بہت زیادہ نادم ہوں کہ ان دنیوی رکاوٹوں نے مجھے حاضر نہیں ہونے دیا۔

مطلب اشعار 27: ہم نے اپنی کمائی دھن دولت اور گھر کو خود اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر دیا سب کچھ لٹا دیا اب اپنے نقصان کا دعویٰ کس پر کریں۔ کیونکہ خود کردہ را علاج نیست اپنے کئے کا کوئی علاج نہیں مگر آپ رحمت عالم ہیں ہماری کمزوری سے خوب واقف ہیں۔

ہماری مدد فرمائیے۔

مطلب اشعار 28: ہم کس سے کہیں کیا کرنا چاہتے تھے مگر ہماری توقع کے خلاف کیا ہو گیا بس ہم اپنے آپ پر خود ملامت ہی کر سکتے ہیں مگر اس کا بھی اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔

مطلب اشعار 29: اے میرے آقا ﷺ اب تو یہ بھی ہمت نہیں رہی کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض معروض ہی کر لیں اپنی اس جدائی کے درد کا کیا علاج کریں۔ میری بیماری کے مسیحا صرف اور صرف آپ ہی ہیں میرا مرض لاعلاج ہو گیا آپ کی نظر توجہ علاج ہے۔

مطلب اشعار 30: اپنی مدبھری میٹھی نظروں کے شہد نایاب سے اس مصیبت کے زہر کا علاج اپنے تریاق سے فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 31: اے اللہ تو ہم کو ایسی ہمت و جرات عنایت فرما دے کہ اس دکھیا غمگین جان کا نذرانہ کر کے آپ پر واردیں خدایا ایسی صورت پیدا کر دے کہ جان کو نذر کریں اور وہ شرف قبولیت سے نواز دیں۔

مطلب اشعار 32: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ ہم سے زیادہ ہمارے اوپر مہربان و مشفق ہیں کہ ہم تو گناہ و جرائم کریں مگر آپ اپنی شان کریمی کے صدقہ ہم پر رحمت فرماتے رہیں کیونکہ رب العالمین نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

مطلب اشعار 33: اے رضا جس نے ہم غریبوں کو کسی وقت اور کسی حالت میں فراموش نہیں کیا تو ان کی یاد اور ان کا ذکر صلوٰۃ وسلام و درود پاک کا ورد اپنی عادت بنا لیجئے صلوٰۃ وسلام وہ اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کو فرشتہ اور خود خالق عالم بھی کرتا ہے۔

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

نعت

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	(1)	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں	(2)	چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں	(3)	ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل	(4)	یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام	(5)	جان کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہہ	(6)	ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب	(7)	اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور	(8)	ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

شدت: سختی۔ ملحدوں: بے دین' کافر۔ مروت: رعایت' لحاظ' خوش اخلاقی۔ ولادت: پیدائش۔ غیظ: غضب' غصہ۔ وجیہہ: باعزت' باتوقیر' خوشنما۔ بالوجاہت: وقار کے ساتھ' باعزت طور پر۔ اذن: اجازت۔

مطلب اشعار 1: آقا و مولیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے دشمن پر سختی کرنی چاہئے بے دین کافروں کا لحاظ ان کے ساتھ رعایت ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

مطلب اشعار 2: نبی پاک صاحب لولاک کا ذکر خیر ہمہ وقت ہر حالت میں کرنا چاہئے ہر بات کی ابتدا و انتہا آپ کے ذکر پاک سے ہونی چاہئے۔ آپ کے ذکر سے شیطان چڑتا ہے اس کو چڑانا اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا اپنی عادت ثانیہ بنا لیجئے۔

مطلب اشعار 3: حضور ﷺ کی پیدائشی معجزات کے ذکر سے اور خاص کر ذکر ولادت سے نجدیوں کو چڑ ہے جیسے آپ کی پیدائش کے وقت فارس کے محل کے چودہ برج گر گئے تھے زلزلہ آگیا تھا ایسے ہی آپ کے ذکر ولادت اور صلوٰۃ وسلام سے ایوان نجدیت میں زلزلہ آجاتا ہے۔ نجدی دیوبندی وہابی ذکر ولادت کو شرک کہتے ہیں۔ ان سے معلوم کرو ذکر ولادت شرک کیسے ہے کیا اللہ کا ذکر ولادت ہوتا ہے۔ کیا ذکر ولادت اللہ کے ساتھ خاص ہے جیسے سجدہ تعبدی اللہ کے لئے خاص ہے ایسے ہی ذکر ولادت اس کے لئے خاص ہے بتاؤ اللہ کس دن کس تاریخ کس ماہ کس سنہ میں پیدا ہوا۔ اس کو کس نے پیدا کیا۔ ہر پیدا ہونے والی چیز کو موت و فنا بھی ہے تو اللہ کو موت کب آئے گی۔ او عقل کے اندھو اس کی شان لم یلد ولم یولد ہے وہ حی و قیوم اور خالق ہے مخلوق نہیں ہے اس کا ذکر ولادت کرنا کفر ہے۔ حضور ﷺ کا ذکر ولادت رد شرک ہے۔ آپ کے معجزات و خرق عادات کو دیکھ کر کوئی شخص آپ کو اللہ کا درجہ نہ دے دے اس لئے آپ کا ذکر ولادت کرتے ہیں کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ تھے آپ کی والدہ حضرت آمنہ تھیں آپ نو ماہ حمل میں رہے۔ آپ بارہ ربیع الاول کو بوقت صبح صادق پیدا ہوئے۔ آپ نے بارہ ربیع الاول کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ یہ اوصاف تو مخلوق کے ہیں تو اس میں شرک کون سی بات ہے۔ اللہ کے ان اوصاف کا گمان کرنا بھی ایمان سے خارج کر دیتا ہے اللہ ان کو ہدایت دے۔

مطلب اشعار 4: بے دین نجدی وہابی دیوبندیوں کے دل غیظ و غضب میں جل کر راکھ ہو جائیں اے اہلسنّت تم یا رسول اللہ کے ورد کو کثرت سے کیا کرو اللہ تعالےٰ اپنے محبوب کے ذکر سے خوش ہوتا ہے بلکہ کسی دعا و عمل کو اپنے محبوب کے ذکر کے بغیر قبول نہیں کرتا وہ عمل زمین و آسمان کے درمیاں معلق رہتا شرف قبولیت کو نہیں پہنچتا اگر اللہ کا مقرب ہونا ہے تو اس کے محبوب ﷺ کا قرب حاصل کرو۔

مطلب اشعار 5: نبی پاک صاحب لولاک کا چرچا ذکر خیر اٹھتے بیٹھتے صبح و شام کرتے رہو اور کافر کی جان پر قیامت ڈھاتے رہو ابلیس اور اس کے چیلوں کو آپ کے ذکر سے عداوت ہے وہ آپ کے ذکر کے سوا ہر عبادت کرتے ہیں مگر ذکر پاک سے موت آتی ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں عزت و توقیر رکھتے ہیں تو اے آقا و مولیٰ اپنے مرتبہ اور وجاہت کے طفیل ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمایئے۔

مطلب اشعار 7: یا سرکار اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا محبوب بنایا ہے تو آپ اس مقام محبوبیت کے طفیل شفاعت بالمحبت فرما دیجئے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

مطلب اشعار 8: یا سرکار ابد قرار احمد مختار گنہگاروں کے شفیع علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو شفاعت کرنے کی اجازت کب کی مل چکی ہے تو اب

دیر کس بات کی ہے ہم غریبوں سیاہ کاروں کی شفاعت فرمایئے اور عذاب محشر سے نجات دلوایئے جو ناقابل برداشت ہیں۔

ملحدوں کا شک نکل جائے حضور (9) جانب مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب (10) اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی (11) عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر (12) مومنو اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے (13) التجا و استعانت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی (14) گوش مال اہل بدعت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے (15) زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی (16) اولیاء کو حکم نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں (17) ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

مشکل الفاظ کے معنی:

ملحدوں: بے دین' کافر۔ مہ: چاند۔ اشارت: اشارہ۔ تعظیم: عزت' توقیر' بزرگی۔ مذہب: دین' ملت۔ لعنت: پھٹکار' نفرت' برا بھلا کہنا۔ عداوت: دشمن۔ والضحیٰ' حجرات' الم نشرح: تین سورتوں کے نام ہیں' جن میں اللہ نے حضور ﷺ پر اپنے عطیات کا ذکر کیا ہے۔ اتمام حجت: حجت کا پورا کرنا' فیصلہ کر دینا' جھگڑا مٹا دینا۔ التجا: پناہ لینا' عرض و معروض' منت سماجت۔ استعانت: مدد چاہنا' حمایت طلب کرنا۔ گوش مال: سزا دینا' کان پکڑ کر ملنا' کان مڑوڑ کر سزا دینا۔ بدعت: دین میں نئی باتیں پیدا کرنے والے۔ فریاد: استغاثہ' دہائی۔ ملت: مذہب' دین۔ منتہی: آخری حد' انجام کار۔ نصرت: مدد' تعاون' حمایت۔ صورت: حالت' تدبیر' موقعہ۔

مطلب اشعار 9: بے دین کافر جو آپ کی طاقت و قدرت کے منکر ہیں ان کے شک کو اے آقا و مولیٰ علیہ التحیہ والثنا دور فرما دیجئے اور چاند کی طرف ایک مرتبہ انگلی سے اشارہ کر کے اس کو دو حصوں میں تقسیم فرما کر اپنی قدرت کا مظاہرہ کر دیجئے۔

آپ کے ایک اشارے پر ہے عالم کا نظام
یعنی شق قمر انگشت کی انگڑائی ہے۔

مطلب اشعار 10: حضور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی تعظیم و توقیر جس مذہب میں شرک ہو ایسے مذہب و ملت پر صد ہزار مرتبہ لعنت و پھٹکار بھیجو اور اس کو برا بھلا کہو توہین حضور شیطان کا اور تعظیم حضور فرشتوں کا شیوا ہے۔ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں حضور کا نور چمک رہا تھا فرشتوں نے اس کو سجدہ تعظیمی کیا اللہ کے فرمانبردار ہو گئے ابلیس نے سجدہ سے یعنی تعظیم مصطفےٰ ﷺ سے انکار کیا لعنتی راندہ درگاہ ہو گیا۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

مطلب اشعار 11: اے ظالمو کیا محبوب کے ساتھ حق محبت اسی طرح ادا کیا جاتا ہے کہ بجائے عشق و محبت کے اظہار عداوت و دشمنی کی جائے۔ شیطان کے علم کو نبی پاک کے علم سے افضل گردانا جائے۔ ان کو بڑے بھائی کا درجہ دیا جائے۔ شیطان کے علم کو نص سے ثابت اور حضور کے علم کی کوئی آیت نظر نہ آئے۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

مطلب اشعار 12: اے نبی پاک ﷺ کے ماننے والو سنی مومنو تم حجت پوری کرنے اور جھگڑا ختم کرنے کے لئے سورہ والضحیٰ، حجرات اور الم نشرح پڑھ کر منکروں کو سناؤ آپ کے علو مرتبت کو ثابت کرو کہ ان کے رب نے ان کو کن کن اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے۔

مطلب اشعار 13: ہر حالت میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حضور سرور کونین غیاث المستغیثین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتحسین سے پناہ لیجئے۔ عرض و معروض کریئے مدد طلب کریئے۔

آج لے ان کی پنہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 14: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی دہائی ہے آپ سے فریاد ہے کہ ان بدعتی دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے والے بدعقیدہ لوگوں کو سزا دیجئے دین کو ان کے شر سے محفوظ فرما دیجئے۔

مطلب اشعار 15: یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی بارگاہ میں استغاثہ ہے کہ اس پاک دین کو اے محی الدین پھر زندہ کر دیں آپ کے نانا کے دین کو دشمن دین مٹانا چاہتے ہیں آپ کی مدد کی سخت ضرورت ہے۔

مطلب اشعار 16: اے رب العالمین تو ہماری امیدوں کو آخرکار پورا کرنے والا ہے تجھ پر آن کر امیدوں کی حد ختم ہوتی ہے اب تو اپنے پیاروں کو امت کی ملت کی مدد کرنے کا حکم کر دے کوئی ولی تیری رضا و خوشنودی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔

مطلب اشعار 17: میرے آقا پیر و مرشد حضرت اچھے میاں اب آپ ایسی کوئی صورت پیدا کر دیں کہ آپ کا یہ رضا بھی اچھا ہو جائے آپ اسم بامسما اچھے ہیں آپ کو اچھا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے۔

نعت

(1) نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے — عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے

(2) نہ دل بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے — یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

(3) نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہوں نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو — نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

(4) وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک — وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

(5) کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے — نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

(6) یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن — گل سرو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

(7) یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو جھلک — یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

دوچار: آمنے سامنے، مقابل، آنکھ ملنا۔ نثار: قربان، نچھاور، صدقے۔ عجب: انوکھی، نادر، عمدہ۔ زار: کمزور، رونا۔ بشر: انسان۔ فگار: زخمی، گھائل۔ ملک: فرشتہ۔ ہژدہ ہزار: اٹھارہ ہزار۔ کناں: کرنے والا، کرتا ہوا۔ زمزمہ: نغمہ، گنگنانا۔ خواں: پڑھنے والا، گانے والا۔ تپاں: تڑپتا ہوا۔ بھینی: ہلکی ہلکی خوشبو۔ مہک: خوشبو۔ بسا: خوشبودار۔ شب: رات۔ نہار: دن۔ جوشش: تیزی، ابھان۔ رخ: توجہ، التفات۔ جھپک: پلکوں کا مل کر آنکھ بند کر دینا۔ پلک: آنکھ کے اوپر کا پردہ۔ خار: کانٹا۔ سمن: چنبیلی۔ سوسن: آسمانی رنگ کا پھول۔ یاسمن: سفید چنبیلی۔ بنفشہ: بالوں کی مثل ملین کرنے والی

دوائی۔ سنبل: بالچھڑ، خوشبودار گھاس۔ نسترن: سیوتی خوشبودار، سفید گلاب۔ گل: سرخ گلاب۔ سرو: شمشاد، صنوبر۔ لالہ: خشخاش کا سرخ پھول۔ جلوہ: نظارے، تجلی، نور۔ صبا: پورب کی ہوا۔ سنک: تیزی سے چلنے والی۔ کلی چٹک: کلی کا کھل جانا۔ چہک: زبان کا خوش الحانی سے بات کرنا۔ لب جو جھلک: دریا کے کنارے پر رونق۔ جھلک: رونق۔ چمک دمک: چمک۔ دم: روح، جان، زندگی۔

مطلب اشعار 1: نظروں کے سامنے مقابل اک چمن ہے چمن کی کیا حقیقت چمن بھی ان پر قربان و نچھاور ہے بلکہ اس گل وحدت کی عجیب و غریب بہار ہے کہ اس بہار کو دیکھ کر بلبل بھی نالہ و فریاد کرکے اپنی کمزوری کا اظہار کر رہی ہے۔

مطلب اشعار 2: ان کے عشق میں انسان کا دل ہی گھائل نہیں ہے بلکہ فرشتے بھی ان کے عشق و محبت کا شکار ہیں ان اٹھارہ ہزار جہانوں میں سے جس کسی کو دیکھو ان ہی کے عشق میں گرفتار ہے یہ مخلوقات کیا ہیں خود رب العالمین نے ان کو اپنا محبوب بنالیا خود پیدا کیا خود ہی فریفتہ ہو گیا اور اپنے محبوب کی جلوہ نمائی کے لئے یہ سب کچھ پیدا کرڈالا۔ میدان محشر میں اس کا اظہار عام ہو گا۔

مطلب اشعار 3: کوئی سر ایسا نہیں کہ ان کو سجدہ کرنے کے لئے بیچین و بیقرار نہ ہو اور کوئی زبان ایسی نہیں کہ ان کی نعت و تعریف میں نغمہ سرائی نہ کرتی ہو جس دل میں ان کے عشق کی تڑپ نہ ہو وہ دل ہی نہیں بدتر از پتھر ہے اور جس سینہ میں ان کا عشق نہیں وہ سینہ پُر از کینہ ہے اس کو سینہ و دل کہنا دل و سینہ کی توہین ہے۔

ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بہ مشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

مطلب اشعار 4: آپ کے دیار پاک میں ایسی ہلکی ہلکی خوشبو مہک رہی ہے کہ عرش سے زمین تک ساری فضا میں خوشبو بسی ہوئی ہے اور وہاں ایسی پیاری سہانی نورانی روشن چمک دمک ہے کہ وہاں کی رات بھی دن معلوم ہوتی ہے بلکہ رات کا سماں دن سے زیادہ حسین و جمیل منور و تاباں ہے۔

مطلب اشعار 5: آپ کے حسن کی اس کثرت سے پھل جھڑیاں چلیں کہ کسی دوسرے پھول کو کھلنے کی جگہ ہی باقی نہیں رہی آب بہار کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی کہ پلک جھپکنے آنکھ بند کرنے میں کانٹے چبھتے ہیں موسم بہار آنکھ جھپکے بغیر آپ پر بہاریں نچھاور کر رہا ہے۔

مطلب اشعار 6: حضور اصل عالم وجہ تخلیق عالم نور مجسم ﷺ کی ذات گرامی تو ایک ہے مگر آپ کے جلوں کا کوئی شمار حدو حساب نہیں یہ بھرا ہوا گلشن چنبیلی، یاسمین، بنفشہ، سفید خوشبودار گلاب، سرخ گلاب، شمشاد، خشخاش کا سرخ پھول وغیرہ تمام آپ کے جلوں سے گل رنگ اور مہک رہے ہیں چمن کی اصل بہار تو آپ کی ذات بابرکات ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

مطلب اشعار 7: یہ صبح کو تیزی سے چلنے والی پورب کی ہوا وہ کلیوں کا چٹک کر پھول بننا اور خوش الحانی کے ساتھ زبانوں کا نغمہ سرائی کرنا صبح کو دریا میں لہروں کا پررونق منظر یہ پھولوں کی مہک اور رنگ آمیزی کی جھلک یہ چمک دمک اور یہ بوقلمونی سب آپ کے دم قدم کی بہار ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک واظہرت الربوبیہ آپ ہی کی شان والا صفات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (اگر میں اے محبوب آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب ہونا ہی ظاہر نہ کرتا تو اس ہژدہ ہزار عالم کی حسن و زیبائش و گلکاری آپ کی ممنون منت ہے۔)

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے (8) وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا (9) وہی جان' جان سے ہے بقا وہی بُن ہے بُن ہی سے بار ہے
یہ ادب کہ بلبل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا (10) نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے
بہ ادب جھکا لو سر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا (11) گل تر محمد مصطفےٰ چمن ان کا پاک دیار ہے
وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کے محو ہوں نعت کے (12) وہی سر جو ان کے لئے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے
یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر (13) نہیں چاک جیب گل سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے
وہی نذر شہ میں زرنکو جو ہو ان کے عشق میں زردرو (14) گل خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

جلوہ: نور' چمک۔ اصل: جڑ' بنیاد' مادہ' روح۔ دہر: وقت' زمانہ۔ بحر: سمندر' دریا۔ لہر: موج دریا۔ پاٹ: کناروں کے درمیان' دریا کی چوڑائی۔ دھار: پانی کے بہاؤ۔ فنا: ختم' ہلاک' معدوم۔ بقا: زندگی' قیام۔ بن: درختوں کی جڑ۔ بار: پھل' نتیجہ۔ ادب: لحاظ' مراتب کا خیال۔ بے نوا: فقیر بے سامان۔ نوا: آواز۔ صبا: پروا ہوا۔ روش: تیز اندھی کی طرح چلنا۔ روا: جائز۔ سرولا: دوستی' محبت' الفت۔ گل تر: تازہ پھول۔ دیار: گھر' ملک۔ تکے: دیکھے' دل بھر کے دیکھے۔ لب: ہونٹ۔ محو ہوں: گم' فنا' مشغول۔ نثار: قربان' فدا' نچھاور۔ جلوہ گر: روشن' چمکدار۔ تپاں: تڑپتے ہوئے' بے قرار۔ خوبوں: اچھوں' حسینوں کے۔ چاک: پارہ پارہ' ٹکڑے۔ جیب: گریبان' لباس۔ گل سحر: صبح کو کھلنے والے پھول۔ قمر: چاند۔ فگار: زخمی دل' مجروح۔ نذر: تحفہ۔ زرنکو: خالص سونا۔ زردرو: پیلے چہرے' زرد رنگ والا چہرہ۔ گل خلد: جنتی پھول۔ رنگ جو: رنگت طلب کرنے والا۔ خزاں: پت جھڑ' بے رونقی۔ تازہ: سرسبز و شاداب۔ بہار: پھول کھلنے کا موسم۔

مطلب اشعار 8: آپ ہی کا جلوہ جہاں آرا ہر ہر شہر و قریہ بلکہ ذرہ ذرہ میں ہے اس لئے آپ اس جہاں کے پیدائش کا سبب ہیں۔ یہ زمانہ وقت دنیا و مافیہا آپ کی وجہ سے آپ کے نور سے پیدا ہوئے۔ آپ ہی سمندر و دریا ہیں آپ ہی ان میں موج ہیں آپ ہی کنارا ہیں آپ ہی ان میں دھار ہیں سب کچھ آپ ہیں آپ کے سوا کچھ نہیں ہے اس لئے کہ روح ہی اصل ہوتی ہے اور آپ سب میں روح رواں ہیں۔

مطلب اشعار 9: اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہیں ہوتا تو اس دنیا کے باغ میں کچھ بھی نہ ہوتا اگر آپ یہاں پر نہ ہوں تو یہ کارخانہ عالم دنیا کا چمن ملیامیٹ ہو جائے گا کیونکہ آپ اس کی جان و روح ہیں اور روح کی موجودگی کا دوسرا نام زندگی ہے آپ ہر چیز کی اصل بنیاد جڑ ہیں جس کی جڑ قائم ہو اسی پر پھل آتا ہے زندگی برگ و ثمر حیاتی آپ کا صدقہ آپ کی عطاء ہے۔

مطلب اشعار 10: آپ کی بارگاہ کا یہ ادب ہے کہ اپنی آواز کو نبی علیہ السلام کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ یہ فرمان خدا ہے ہم بے ادبوں کو ادب سکھایا تو بلبل بے سرو ساماں نے تو کبھی کھل کر اپنی آواز بھی بلند نہیں کی نہ ہوا کو آپ کے سامنے تند روی سے چلنے کی اجازت تھی۔ نہ دریا کی لہروں کو طغیانی اور دھار کو سرکشی کی مجال ہے۔ آپ کا ادب تمام عالم کائنات پر واجب ہے شجرو حجر برگ و ثمر درند و چرند و پرند تمام ماسوی اللہ پر آپ کی تعظیم فرض عین ہے۔

مطلب اشعار 11: مؤدب ہو کر محبت و الفت کے ساتھ اپنے سروں کو اے عاشقوں جھکا لو اب میں اس پھول اور باغ کا نام لوں گا کہ اس نام نامی اسم گرامی پر رب العالمین صلوٰۃ وسلام نازل کرتا ہے وہ پھول جناب محمد مصطفےٰ رسول رب علی علیہ التحیتہ والثناء اور چمن آپ کا شہر مبارک مدینہ منورہ ہے۔ آپ کے شہر کی اللہ تعالیٰ قسم بیان کرتا ہے۔

مطلب اشعار 12: آنکھ حقیقت میں وہ آنکھ ہے جو آپ کے چہرہ منور کی زیارت کرے اور حقیقت میں لب و دہن کہلانے کے وہی

مستحق ہیں جو آپ کی نعت خوانی اور درود کا ورد ہمہ وقت زبان پر جاری رکھیں سر کہلانے کے لائق وہی سر ہے جو آپ کی تعظیم کے لئے ہمیشہ سرنگوں رہے اور اے دل والوں دل اسی کو کہہ سکتے ہیں جو ان پر قربان ہو جس میں تصویر یار جلوہ افروز ہو۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مطلب اشعار 13: یہ کسی ایسے مہ جبین کا حسن جلوہ افروز ہے کہ اس کے حسن جہاں آرا کو دیکھ کر بڑے بڑے حسینوں مہ جبینوں کے دل و جگر بے قرار عشق کی آگ میں جل رہے ہیں۔ صبح کو ہر کھلنے والے پھول کے جیب و گریباں ہی چاک و دریدہ نہیں ہیں بلکہ چاند کا دل بھی مجروح و زخمی ہے۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مطلب اشعار 14: شہ دو جہاں سرور کون مکاں ﷺ کی خدمت میں اصلی تحفہ خالص سونا ان عاشق لوگوں کے زرد چہرے ہیں جو آہیں بھریں پیلے چہرے اور چشم پر نم رکھتے ہیں جنت کے پھول ان چہروں کی رنگت کے طلب گار ہیں بظاہر پیلا رنگ موسم خزاں ہے مگر حقیقت میں وہ تازہ بہار ہے۔ عشق ایک ایسی آگ ہے جو اپنے ماسوا سب کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

رونق بزم جہاں ہیں عاشقاں سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

جسے تیری صفت نعال سے ملے دو نوالے نوال سے (15) وہ بنا کہ اس کے اُگال سے بھری سلطنت کا اُدھار ہے

وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں (16) دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترا نور بار دوحار ہے

رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو (17) مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر (18) جو گیا ہے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تیری تجلی دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں (19) ترے صدقے میرے مہ مبیں مری رات کیوں ابھی تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر (20) اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داج ابھی تو نہار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہے سوا (21) مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب نہ شمار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

صفت: خوبی' علامت۔ نعال: جوتے۔ نوال: مہربانی' عنایت۔ اگال: اگلی ہوئی چیز' منہ سے باہر تھوکنا۔ تجلیاں: نورانی جلوے۔ تعلیاں: برتری' شیخی' غرور۔ تسلیاں: اطمینان' طمانیت۔ بار: نور کی بارش' بزرگ' پھل۔ دوحار: دہری' صفت رکھنے والا' گرم کرنے والا۔ رسل: رسول کی جمع' نبی اللہ۔ ملک: فرشتے۔ شفیع: شفاعت کرنے والا۔ شمار: قیامت کا محشر کا دن۔ حجاب: پردہ' شرم و حیا۔ چرخ: آسمان' گھومنے والا۔ مسیح: حضرت عیسیٰؑ۔ کلیم: کلام کرنے والا حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ نہاں: پوشیدہ' چھپا ہوا۔ ناقہ سوار: اونٹنی پر سوار ہونے والا۔ تجلی: روشنی۔ دل نشیں: دل میں بیٹھنے والی۔ جھلک: روشن' چمکدار۔ فلک: آسمان۔ مہ مبیں: روشن چمکدار چاند۔ تار: اندھیری۔ ظلمتیں: سیاہی' اندھیرا۔ ستم: ظلم' تکلیف۔ مہ: چاند۔ مہر: سورج۔ گر: سورج بنانے والا۔ داج: گھٹا ٹوپ اندھیرا۔ نہار: دن' صبح۔ سوا: زائد' زیادہ۔ عفو: معاف کرنے والے۔ عفو: معافی۔ شمار: گنتی' اندازہ۔

مطلب اشعار 15: جس شخص کو آپ کی خوبی نذرانہ و تحفہ میں ملیں اور دو لقمے آپ کی عنایت و مہربانی سے حاصل ہوں۔ اس کو یہ

کمال حاصل ہو گیا کہ اس کے اگلے ہوئے کی قیمت خوش حال مالدار حکومت ہو کر ادھار باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی دنیوی دولت سے اس کے اگلی ہوئی بیکار چیز کی قیمت ادا نہیں ہو سکتی وہ باوقعت یہ دنیا بے وقعت ہیں۔

مطلب اشعار 16: آپ کے نورانی جلوے عجیب و انوکھے انداز سے چمک کر بلند ہوئے کہ انہوں نے بڑوں بڑوں کے غرور برتری کو فنا کر دیا اور دل و جان کو ایسا اطمینان و طمانیت بخشا جس کی مثال ناممکن ہے اے آقا آپ کے نور کی بارش دوہری صفت رکھتی ہے۔

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

مطلب اشعار 17: انبیاء مرسلین اور فرشتوں پر درود و سلام نازل ہو ان کی تعداد اور گنتی کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ان تمام انبیاء مرسلین ملک مقربین میں ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو میدان محشر میں قیامت کے دن کسی کی شفاعت کرے جب تک آپ شفاعت کی ابتدا نہ کریں گے اور جنت میں اپنی امت کو داخل نہ کرلیں گے کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا' سب آپ کے منتظر ہوں گے کیونکہ محشر کے دولہا آپ ہیں سب کے لب پر نفسی نفسی اور آپ کے لب پر انا لھا ہو گا۔

مطلب اشعار 18: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چوتھے آسمان پر ہوتے ہوئے پردہ داری ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کرنے کے باوجود خطاب لن ترانی ہے (اے موسیٰ تم ہمارا دیدار نہیں کر سکتے) مگر جو عرش اعظم سے آگے عالم الامکان میں قرب کی انتہا دو کمانوں کے آپس میں ملنے سے بھی زیادہ قریب گیا وہ ایک عربی اونٹوں پر سواری کرنے والے جناب محبوب خدا محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء ہیں۔

مطلب اشعار 19: آپ کی وہ تجلی جو دلوں کو مسحور کر دیتی ہے اس کی چمک سے زمین و آسماں جگمگا رہے ہیں اے میرے چمکدار روشن چاند میں آپ پر قربان میں نے کیا قصور کیا ہے کہ میری رات ابھی تک سیاہ اندھیری ہے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مطلب اشعار 20: میری سیاہی بختی انتہائی تکلیف دہ ظلم ہے مگر اے میرے آقا ﷺ آپ کا چاند تو سورج کیا سورج گر سورج بنانے والا ہے اگر میری طرف اس کی ادنیٰ ایک چھینٹ جھلک پڑ جائے تو میری یہ گھٹاٹوپ اندھیری رات روز روشن ہو جائے گی۔

مطلب اشعار 21: احمد رضا کے گناہ کسی گنتی میں ہیں ان کا حساب لینے والا کون ہے وہ اگرچہ لاکھوں سے بھی زیادہ ہیں مگر اے معاف کرنے والے آپ کی معافی کا تو کوئی حساب کتاب نہیں وہ غیر محدود و بے شمار ہیں۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

نعت

ترے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی رہ اصطفا	(1)	جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی	(2)	نہیں اس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا	(3)	وہ شہید لیلی نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے
یہ ہے دیں کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراط شر	(4)	جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چُوڑا چمار ہے
وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر	(5)	ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے
وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے	(6)	کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ضیا: روشنی، تجلی۔ راہ اصطفا: چنا ہوا، برگزیدہ۔ سقر: دوزخ۔ نور: روشنی۔ نار: آگ۔ بسکے: خوشبودار، معطر۔ مہک: بھینی بھینی خوشبو۔ کھٹک: چبھن، خوف۔ جلوے: نورانیت، نظارہ۔ یکرہی: ایک جیسا، یکسانیت۔ خار: کانٹا۔ لقب: وصفی نام۔ شہید: خدا کی راہ میں قتل ہونے والا۔ ذبیح: گردن کٹ کر مرا ہوا۔ لیلیٰ: نجد کی لیلیٰ کے نام پر مرنے والا۔ تیغ: تلوار۔ خیار: بہتر اچھے مسلمان لوگ۔ تقویت: قوت دینے والی۔ مستقیم: سیدھا۔ صراط: راستہ۔ شر: بدی، برائی، عیب۔ شقی: بدبخت، سنگدل۔ گاؤ: گائے۔ خر: گدھا۔ چوڑھا: بھنگی غلاظت صاف کرنے والا، چمار، جوتی گانٹھنے والا۔ فیض: بڑا فائدہ، بخشش۔ جود: سخاوت۔ سربسر: پوری پوری، مکمل، تمام۔ تپ: دوزخ کے آگ کی تپش۔ بخار: رنج، کدورت، غصہ۔ نیزے: بھالا، برچھی، خنجر۔ عدو: دشمن۔ غار: گڑھا، گہرا زخم۔ چارہ: تدبیر، علاج، بہتری۔ جوئی: تلاش کرنا۔ وار: موقعہ، نوبت۔ وار: حملہ، ضرب، چوٹ۔ پار: اِس طرف سے اُس طرف۔

مطلب اشعار1: آپ کے دین پاک کی روشنی ایسی ہے کہ اس سے صراط مستقیم روشن ہو گیا جس نے اس دین محمدی کو ماننے سے انکار کیا وہ سیدھا جنہم میں گیا کسی کو یہ دین نور ایمان بن کر جنت میں لے جاتا ہے اور کسی کو دوزخ کی آگ میں پہنچاتا ہے۔

مطلب اشعار2: کوئی جان آپ کے عشق میں بسکے خوشبودار ہو گئی اور کسی بدبخت کے دل میں آپ کی طرف سے چبک اور مخالفت رہی آپ کے جلوے میں یکسانیت نہیں ہے آپ کسی کے لئے پھول ہیں اور کسی کے لئے کانٹا ہیں۔ جیسے سورج کی دھوپ سے مُردار میں بدبو اور پھول میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

مطلب اشعار3: وہابی مولوی اسمٰعیل دہلوی کو شہید اور ذبیح کے القاب سے یاد کرتے ہیں مگر حقیقت میں اسمٰعیل لیلی نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عاشق تھا اس کی گواہی دیتا تھا نجدی کی کتاب التوحید کا ترجمہ تقویت الایمان کرکے اپنے آپ کو نجدی ثابت کر دیا اور اس کو ذبح کرنے والی تلوار صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کی تھی۔

مطلب اشعار4: اس کے دین کی قوت اس سے حاصل ہوتی ہے کہ اس کے گھر کو شرارتوں سے بھرا ہوا سیدھا راستہ جاتا ہے اس بدبخت کے دین میں یہ ہے کہ اگر نماز میں اپنی گائے اور گدھے کا خیال آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی مگر نبی پاک ﷺ کا خیال اگر نماز میں آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اسمٰعیل آپ کے مرتبہ کو چُوڑے چمار کے برابر مانتا ہے بلکہ اس سے بھی کم آپ کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ مانتا ہے شیطان کے علم کو نص (آیت) سے ثابت کرتا ہے۔ فخر عالم ﷺ کے علم کی کوئی آیت اس کو نظر نہیں آئی، ہر شخص اپنے بڑوں کی تعریف کرتا ہے۔

مطلب اشعار5: ان پیارے حبیب ﷺ نے تمام عمر بخشش اور سخاوت میں مکمل طور پر گزاری۔ اے او بدبخت تجھ کو جہنم کی آگ

کے لو کے کھائیں جلا کر بھسم کر دیں کم بخت تیرے دل میں کس آقائے کریم کی طرف سے کدورت بھری ہوئی ہے۔

مطلب اشعار 6: رضا کے خنجر کی مار حملہ ایسا ہے کہ دشمن کے سینہ پر کینہ میں گہرا زخم کرتا ہے دشمن اس سے بچنے کا موقعہ کب تلاش کر سکتا ہے کہ اس کے حملہ کی ضرب اس طرف سے اس طرف ان واحد میں آرپار ہو جاتی ہے۔

نعت

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے	(1)	تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم	(2)	خلعت زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر	(3)	ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے عیسیٰ ترے صدقے جاؤں	(4)	طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو چشم تبسم رکھو	(5)	پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے	(6)	بند کرّے ہیں گرفتاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر وارے	(7)	کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
صدق و عدل و کرم و ہمت میں	(8)	چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہر تسلیم علی میداں میں	(9)	سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے
کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا	(10)	بول بالے مری سرکاروں کے

مشکل الفاظ کے معنی:

پیزاروں: جوتی، نعلین۔ سیاروں: چلنے والے ستارے۔ خلعت: لباس کے جوڑے جو انعام میں ملتے ہیں۔ زر: سونا، دولت۔ پشتاروں: ڈھیر، انبار، بوجھ کمر پر لدا ہوا۔ طور: طرز، روش، حالت۔ بے طور: بُری حالت، طرز بد، روش بد۔ چشم: آنکھ، امید۔ تبسم: مسکراتی آنکھ مسکراہٹ۔ ابرو: بھوئیں۔ کرّے: سخت، تنگ۔ پروارے: قربان، نثار، صدقے۔ نصیبے: مقدر، قسمت، تقدیر۔ صدق: سچائی، صفت، صدیق اکبر۔ عدل: انصاف، برابری، صفت فاروق اعظم۔۔ کرم: سخاوت، بخشش، صف عثمان غنی۔ ہمت: جرأت، شجاعت، بہادری، صفت علی کرم اللہ وجہہ۔ چار سو: چاروں طرف۔ شہرے: مشہوری، رعب، دبدبہ۔ تسلیم: سلام کرنا، حکم ماننا۔ بالے: عزت شہرت کا زیادہ ہونا، منصب و مرتبہ میں ترقی ہونا۔

مطلب اشعار 1: چلنے میں آپ کی جوتیوں سے جو ذرے گرتے ہیں وہ ذرے سبع سیارگان سورج، چاند، مشتری، مریخ، زحل، عطارد، زہرہ کے سر پر رکھنے والے تاج میں تانکے جاتے ہیں ان سیاروں کو روشنی ان نورانی ذروں ؑ کے طفیل عنایت ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 2: ہم جیسے چوروں پر آپ جب کرم فرماتے ہیں تو سنہری سچے کام کے جوڑوں کا انبار لگ جاتا ہے۔ آپ سے جس نے جو مانگا آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مطلب اشعار 3: میرے آقا و مولیٰ ﷺ کا در اقدس ایسی عظمت والا ہے کہ اس پر بڑے بڑے سردار و سلاطین کی پیشانیاں لگتے لگتے گھس جاتی ہیں۔

بے خودی میں سجدہ دیا یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مطلب اشعار 4: اے میرے مسیح ہم کو حیاتی و شفاء دینے والے میں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم بیماروں کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔

مطلب اشعار 5: اے مجرم گنہگار و خوشی پر مسکرانے کی امید رکھو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انگارے پھول بن جاتے ہیں اگ گلزار ہو جاتی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام پر نار نمرود گلزار ہو گئی تھی۔

مطلب اشعار 6: آپ کے ابروے کے اشاروں پر قربان جاؤں ہم گرفتار بلاؤں کے بندشین بہت سختی سے بندھی ہوتی ہے اے میرے پیارے محبوب ﷺ آپ ابرو سے اشارہ فرمادیں تو ہم کو رہائی مل جائیں گی۔ بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے۔

مطلب اشعار 7: آپ کے اصحاب و چار یار کتنے خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے جان و دل مال و اولاد تن من دھن سب کچھ آپ کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ ایک نے اپنا کل مال پیش خدمت کر دیا ایک نے نصف مال ایک نے تین صد اونٹ مع اسباب و سامان خدمت عالی میں پیش کئے۔ باقی اصحاب بھی پیچھے نہ رہے۔

مطلب اشعار 8: صدق صدیقؓ ' عدل فاروقؓ ' سخاوت عثمانؓ ' شجاعت علیؓ کی شہرت چار دانگ عالم میں سورج کی طرح روشن تاباں ہیں۔ یہ اوصاف ان کے ناموں سے متعارف ہیں ان کو ان یاروں نے افضلیت بخشی ہے۔

مطلب اشعار 9: میدان جنگ میں حضرت علیؓ کا حکم ماننے کے لئے تلواروں کے سر جھکے رہتے تھے آپ نے جنگ میں ڈھال نہیں لی بلکہ دونوں ہاتھوں میں تلوار رکھتے تھے کسی نے سوال کیا یا حضرت آپ ڈھال جنگ میں کیوں استعمال نہیں کرتے آپ نے فرمایا موت کا وقت معین ہے اپنے آپ وقت سے پہلے نہیں آئے گی تو میں ڈھال لے کر کیا کروں دونوں ہاتھوں سے تلوار چلاتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ کافروں کو قتل کر سکوں یہ آپ کا ایمان محکم تھا۔

مطلب اشعار 10: اے رضا میں کیسے عظیم الشان آقاؤں کا غلام ہوں میرے ان سرکاروں کے مراتب و مقامات میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہو۔

نعت

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے	(1)	اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا	(2)	وہ کیا بھک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر	(3)	جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے
گئے زیارت در کی صد آہ واپس آئے	(4)	نظر کے اشک پچھے دل کا داغ لے کے چلے
مدینہ جان جنان و جہاں ہے وہ سن لیں	(5)	جنہیں جنون جناں سوے زاغ لے کے چلے
ترے سحاب سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم	(6)	بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے
حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے	(7)	کہ جھوٹے حیلہ و مکر فراغ لے کے چلے
تمہارے وصف جمال و کمال میں جبریل	(8)	محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

لحد: قبر، گور۔ رخ: چہرہ، رخسار۔ داغ: نشان، زخم، دھبا۔ نقش: پاؤں کا نشان۔ راہ: خدا کا راستہ۔ سراغ: کھوج، معلومات، تلاش۔ جناں: جنت، جنتیں۔ محباں: محبت کرنے والے۔ در: دروازہ۔ صد آہ: سو مرتبہ افسوس۔ اشک: آنسو۔ چھٹے: صاف ہوئے۔ جنون: دیوانگی، خبط۔ سوئے: طرف جانب۔ زاغ: کوا۔ سحاب: بادل۔ سخن: بات کلام۔ نم: تری، گیلا۔ بلیغ: لمبی۔ چوڑی بات کرنے والا، کامل۔ بہر: واسطے۔ بلاغت: چرب زبان۔ بلاغ: کمال، پہنچنا۔ حضور: حاضر ہونا، سامنا۔ حیلہ: فریب، بہانہ۔ مکر: دغا، دھوکہ۔ فراغ: ٹھال، بیکاری، آرام۔ وصف: خوبی، تعریف، صفت۔ جمال: خوبصورتی۔ کمال: پورا، تمام، کامل۔ محال: ناممکن۔ مجال: قدرت، طاقت، ہمت۔ مساغ: روانی کے ساتھ چلنے کی جگہ

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت سے جو دل پر زخم لگ کر ایک نشان بن گیا تھا ہم اس داغ کو قبر میں لے کر جائیں گے ہم نے سنا ہے قبر میں رات کی تاریکی سے زیادہ سیاہی ہوتی تو ہم اس داغ کے چراغ سے قبر کو منور کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں کہ اس کی روشنی میں محبوب ﷺ کی زیارت بھی نصیب ہو گی۔

مطلب اشعار 2: اے آقا ﷺ آپ کے غلاموں کے پاؤں کا نشان راہ راست خدا کے راستے کی صحیح نشان وہی کرتا ہے۔ اس کو راہ راست سے کون بھٹکا سکتا ہے جو ان معلومات کو فراہم کر کے سفر اختیار کرے۔

مطلب اشعار 3: چار یار خلفاء اربعہ سے محبت کرنے والوں کی قبر میں جنت کا باغ ہوں گی جو اپنے دل میں ان چار یار گل گلزار کی یاد کا باغ لے کر جائے گا۔

مطلب اشعار 4: ہم نے حرمین میں حاضر ہو کر آپ کے در اقدس کی زیارت کی مگر سو مرتبہ افسوس ہائے واپس کیوں آ گئے۔ زیارت کرنے سے آنکھوں کے آنسو تو خشک ہو گئے مگر دل کا داغ نہ گیا وہ تو ساری زندگی کا ساتھی قبر میں بھی ساتھ ہی جائے گا۔

مطلب اشعار 5: مخالفین کان کھول کر سن لیں کہ مدینہ منورہ اس اٹھارہ ہزار عالم کی ہی نہیں بلکہ جنت کی بھی جان ہے جن لوگوں کو صرف جنت کی طلب ہے وہ طلب ان کو کوے کی طرف لے گئی ہے انہوں نے زاغ معروفہ کو حلال قرار دے دیا۔ اللہ ان کو حلال و حرام کی تمیز عنایت فرمائے۔

مطلب اشعار 6: اور مخالف تیری گفتگو کے بادل کی بارش سے بالکل تری نہیں آئی بڑے بڑے فصیح و بلیغ با موقع گفتگو کرنے والے چرب زبان اپنے کمالات کو لے کر چلے گئے۔ مگر ایک چھوٹی سے چھوٹی سورہ بھی پیش نہ کر سکے اپنی کم علمی کم سخنی کا اعتراف کر گئے۔

مطلب اشعار 7: طیبہ کی حاضری سے بھی کوئی کام بڑا ہے کہ وہاں کی حاضری سے بچنے کے لئے جھوٹے بہانے دھوکے کر کے اپنے آرام میں لگ گئے۔ فارغ رہنے کے لئے حیلہ بہانے کا سہارا لیا اصل حاضری تو حضور ﷺ کے در کی ہے کعبہ کی حاضری حج تو اس کے طفیل میں آتا ہے۔

مطلب اشعار 8: جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے اوصاف و کمالات اور حسن و خوبی کا بیان کرنا ناممکن ہے کہ اپنی طاقت اور ہمت کے ساتھ روانی میں بیان کر سکیں۔ فرمانے لگے جبرائیل سے ایک روز یوں شاہ امم کل جہاں دیکھا ہے تم نے جتلاؤ تو کیسے ہیں ہم۔ کی عرض یہ جبرائیل نے

تیری قسم اے شاہ امم آفاق ہا گر دیدہ ام
سیر جہاں در زیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

(میں جہاں کے کونے کونے میں گھوما ہوں اور میں نے سارے جہاں کی سیر کی میں نے بڑے بڑے حسین و مہ جبین دیکھے ہیں

لیکن آپ جیسا کوئی بھی نہیں دیکھا۔ آپ کو تو قدرت نے یکتا و بے مثل پیدا کیا ہے۔) حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری' آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہاداری۔ (حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عیسیٰ علیہ السلام کو پھونک مار کر مُردہ زندہ کرنے کا معجزہ موسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ چاند کی مثل روشن کرنے کا معجزہ عنایت ہوا وہ اولیٰ العظم انبیاء جتنے اوصاف و معجزات رکھتے تھے آپ میں وہ بدرجہ اتم موجود ہیں بلکہ سب سے زیادہ جیسے چاند شق کرنے کا ہاتھ سے پانی نکالنے کا معجزہ وغیرہ بے شمار ہیں۔)

گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے (9) کہ اس کے وسعت علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے (10) ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا (11) یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس (12) ھیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے (13) کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے (14) بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث (15) کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

جو دین کووں کو دے بیٹھے اُن کو یکساں ہے (16) کلاغ لے کے چلے یا اولاغ لے کے چلے

رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے (17) تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

گلہ: شکوہ' شکایت۔ رشید: ہدایت یافتہ۔ وسعت: علم کی زیادتی۔ لاغ: ظرافت' ہزل' مخول' بے ہودہ بات۔ مغبچہ: آگ کے پجاری کا بیٹا۔ مغ: گبرا' آتش پرست۔ ایاغ: پیالہ' جام۔ دروغ: جھوٹ۔ تھوپا: ذمے ڈالا' چسپاں کیا۔ لعین: بدبخت' راندہ درگاہ' لعنتی۔ داغ: دھبہ' نشان' زخم' عیب۔ وقوع: ظہور' صادر ہونا۔ کذب: جھوٹ۔ درست: صحیح' موزوں' ٹھیک۔ قدوس: بڑا پاک' اللہ کا نام۔ ھیئے: دل کا اندھا' بے وقوف۔ عجب: انوکھا' اچنبا۔ سفاہت: کمینگی۔ زاغ: کوا۔ خبیث: بدذات مرد۔ خبیثہ: بدذات عورت۔ جنس: قومیت' ایک قسم کے۔ کلاغ: جنگلی کوا' کاگ۔ یکساں: ایک جیسا۔ اولاغ: گدھا' حمار۔ سگ: کتا۔ دماغ: غرور' سر کا مغز بھیجا۔

مطلب اشعار 9: شیطان کے ہدایت یافتہ مرید ابلیس مولوی رشید احمد گنگوہی سے کچھ گلہ شکوہ شکایت نہیں کہ وہ فخر عالم ﷺ کے علم سے شیطان کے علم کو وسیع و زیادہ کہتا ہے۔ شیطان کے علم کو نص آیت سے ثابت کرتا ہے مگر حضور ﷺ کے علم کی اس کو کوئی آیت نظر نہیں آتی جب کہ رب نے آپ کے علم کے لئے فرمایا: اے محبوب علمك مالم تكن تعلم فرمایا۔ (جو کچھ آپ نہیں جانتے ہم نے آپ کو اس کی تعلیم دے دی۔) اب اس آیت کے بعد کون سا علم ہے جس کو آپ نہیں جانتے شیطان و ملک الموت کیا تمام ماسویٰ اللہ حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں تو یہ امر مسلم ہے کہ نبی اپنی امت کے علم و عمل سے فوقیت رکھتا ہے۔ نبی کے علم و عمل کے برابر امتی کا علم و عمل نہیں ہو سکتا مگر ان دیو کے بندوں کے نزدیک نبی علم میں افضل ہوتا ہے رہا عمل تو اس میں امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ ان دیوبندیوں کو حضور ﷺ کی برابری بلکہ برتری کا گھمنڈ ہے۔ اللہ ان کو عقل سلیم اور ہدایت عنایت فرمائے۔ آمین!

مطلب اشعار 10: ہر شخص اپنے بڑوں رہبروں کی بڑائی اور خوبیاں بڑھ چڑھ کر بیان کرتا ہے۔ آگ کے پجاری کا ہر بچہ آگ کی پوجا کرنے کے لئے ایک جام لے کے جاتا ہے۔ تو یہ دیوبندی اپنے بڑے پیشوا شیطان کی بڑائی بیان کرنے میں کسی سے پیچھے کیسے رہ سکتے

ہیں۔ ان کا بچہ بچہ اس کی عظمت کے گیت گاتا ہے۔

مطلب اشعار 11: مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے کا جو الزام لگایا اور کذب باری کو ممکن قرار دیا تو یہ الزام کسی لعنتی شیطان کی پیروی غلامی کرکے ایک بدنما داغ اپنے اوپر لگا کر اس دنیا سے روانہ ہوئے جھوٹ بہت بڑا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے منزہ و پاک ہے عیوب میں اس کے تحت قدرت آنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا قول میں اللہ سے زیادہ سچا کون ہے۔

مطلب اشعار 12: اس منزہ من العیوب پر جھوٹ کے معنی درست جاننے والو اللہ تعالیٰ ان عیوب سے پاک ہے وہ تو قدوس ہے اور دل کے اندھو کالے دل والو تم ایک عجیب و غریب خیال سبز باغ لے کر جا رہے ہو اس کا انجام بہت برا ہے۔

مطلب اشعار 13: جہان میں بڑے سے بڑا ایسا کافر کوئی نہیں ہے کہ وہ اپنے خدا پر کمینگی کے الزام کا داغ لگوا کر جائے۔

مطلب اشعار 14: اندھے کو شوربے سے کھانے کی عادت پڑ گئی ہے اس کے ہاتھ بیڑ نہ آئی تو کوے کو کھانے کے لئے لے گیا۔ حنفیوں کے نزدیک کوا حرام ہے یہ مردار خور جانور ہے مگر مولوی اشرف علی نے زاغ معروفہ کو حلال کیا ہے۔

مطلب اشعار 15: خبیث بدذات مرد خبیث بدذات عورت کے لئے ہے اور خبیث بدذات عورت خبیث بدذات مرد کے لئے ہے کہ ہم جنس ہونے کے ناتے بازوؤں میں جنگلی کوا داب کے چلے کہ کوے کوے سب ایک جیسے ہوتے ہیں لہٰذا جائز ہیں زاغ معروفہ و غیر معروفہ میں کوئی فرق نہیں۔

حکایت: ایک مولوی (اشرف علی) نے نئی نئی دوسری شادی کی تھی ان کی بیوی آٹا گوندھ رہی تھی ایک کوا اس کے ہاتھ میں سے بار بار آٹا چھین کر لے جاتا اسے بہت غصہ آیا بولی موئے کوے مولوی صاحب کو آجانے دے میں تجھ کو حلال کرا دوں گی۔ جب مولوی صاحب تشریف لائے تو وہ موصوفہ مولوی صاحب پر برس پڑیں کہ مجھے کوے نے بہت تنگ کیا ہے اس کو حلال کرو ورنہ میں اپنے میکے چلی جاؤں گی اور پھر کبھی واپس نہ آؤں گی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بیوی ناراض کیوں ہوتی ہو میں اس کو ابھی حلال کئے دیتا ہوں۔ مولوی صاحب نے اپنی نئی نویلی کو راضی کرنے کے لئے کوے کو حلال کر دیا۔ ان مولوی صاحب کے ماننے والوں کو گوشت کی کمی کو دور کرنے کے لئے اس کو کھانا چاہئے۔

مطلب اشعار 16: جو اپنے دین میں تحریف کرکے کوؤں کو حلال کر دیں ان کے لئے برابر ہے کھانے کے لئے کوؤں کو لے جائے یا گدھوں کو کھا جائے۔

مطلب اشعار 17: اے رضا تم نے مدینہ منورہ کے کتوں کے پاؤں کیوں نہیں چومے تم وہاں گئے بھی اور افسوس غرور میں رہے اے کاش تم ان پاؤں کو چومتے شاید کتے کا پاؤں اس جگہ پڑ گیا ہو جہاں رحمت للعالمین ﷺ کا قدم مبارک رکھا گیا ہو گا تو اس نسبت سے کتے کا پاؤں بھی مبارک ہو گیا تھا۔

غزل قطع بند

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے (1) مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات (2) مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا (3) جسم پر نور بھی روحانی ہے
روح اوروں کی ہو کتنی ہی لطیف (4) ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی (5) روح ہے پاک ہے نورانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح (6) اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا (7) صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

اجل: موت' وقت' مقررہ۔ فقط: صرف' بس۔ آنی: لحہ' وقت قلیل۔ آن: لحہ وقت۔ حیات: زندگی۔ مثل: مانند' برابر' مساوی۔ سابق: پہلے کی طرح۔ لطیف: پاکیزہ' تازہ' خوبی والی' نرم۔ اجسام: جسم کی جمع۔ ثانی: دوسرا' مثل' طرح۔ ازواج: بیویاں' جورو۔ ترکہ: مرنے والے کا مال' میراث جو وارثوں کو ملے۔ فانی: ختم ہو گیا' فنا ہونے والا۔ حی: زندہ۔ ابدی: ہیشگی ہیشہ ہیشہ۔ صدق: سچائی راست۔ وعدہ: عہد' اقرار' پیمان۔ قضا: موت' حکم خدا۔ مانی: تسلیم کیا' اقرار کیا۔

مطلب اشعار1: انبیاء علیہم السلام نے بھی اس دار فانی سے منہ موڑا یعنی انتقال فرمایا مگر اس شان سے کہ ان کی ارواح مقدسہ ان کے اجسام سے ایک لحہ کے لئے جدا ہوئیں تاکہ کل نفس ذائقۃ الموت کا قول پورا ہو جائے اس لحہ کے بعد ان کی ارواح مع اجسام کے حیات ابدی کے ساتھ سرفراز ہوئیں۔ شہدا کو بھی اللہ نے زندگی عنایت فرمائی ہے انبیاء علیہم السلام کی زندگی و مرتبہ شہید سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

مطلب اشعار2: پھر اسی لحہ کے بعد ان کی زندگی حیات ظاہری کی طرح مع جسم کے ہوتی ہے انبیاء علیہم السلام کی موت اور عام آدمی کی موت میں یہی فرق ہے عام آدمی کا جسم مر کر مٹی ہو جاتا ہے اور ان کا جسم بالکل اسی طرح رہتا ہے مٹی پر ان کا جسم حرام ہے مٹی اس کو نہیں کھا سکتی انبیاء کا مقام و مرتبہ تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے ان کے امتی شہیدوں اور اولیاء کے جسم کو بھی نہیں کھاتی۔

مطلب اشعار3: ہر مرنے والے کی روح زندہ رہتی ہے روح کو موت نہیں آتی مگر انبیاء علیہم السلام کے اجسام نورانی بھی روحانی ہوتے ہیں ان کے اجسام کو موت جاودانی نہیں آتی جیسے عام انسانوں کے جسم مرنے کے بعد مٹی ہو جاتے ہیں' انبیاء علیہم السلام کے نہیں ہوتے۔ ایک لحہ کے لئے روح کا رشتہ ان کے اجسام سے منقطع ہوتا ہے اس کے بعد وہ حیات ظاہری کی طرح زندہ رہتے ہیں۔

مطلب اشعار4: امتیوں کی ارواح کتنی ہی لطیف و پاکیزہ کیوں نہیں ہوں مگر وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کی برابری نہیں کر سکتی کیونکہ ان کا جسم امتی کی روح سے زیادہ منزہ و روحانی ہوتا ہے ان کے تو جسم کا سایہ بھی زمین پر نہیں پڑتا شعائیں ان کے اجسام سے آرپار ہو جاتی ہیں۔

مطلب اشعار5: انبیاء علیہم السلام جس جگہ کی مٹی پر پائے مبارک رکھ دیں وہ مٹی پاک ہے روحانی ہے اور نورانی ہے جیسے جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کا پاؤں جس جگہ رکھا جاتا تھا اسی وقت اس جگہ سے ہری ہری گھاس اگ آتی تھی۔ سامری نے اس مٹی کو اٹھا لیا اور سونے کا بچھڑا بنا کر اس کے منہ میں اس مٹی کو رکھ دیا تو وہ بچھڑا بولنے لگا جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے مٹی

میں یہ اثر پیدا ہو جاتا ہے تو انبیاء علیہم السلام کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کیا کچھ نہیں ہو سکتی، نہیں کر سکتی ہے۔
مطلب اشعار 6: جو مر کر فنا ہو جاتے ہیں ان کی بیبیاں کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے اور ان کا چھوڑا ہوا مال و دولت بھی وارثوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف انبیاء علیہم السلام کی ازواج دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور نہ انبیاء کا چھوڑا ہوا مال و دولت و جائیداد ان کے وارثوں میں تقسیم ہوتی ہے اس کی حقدار ساری امت ہوتی ہے۔
مطلب اشعار 7: اے رضا یہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ و جاوید ہیں مگر وعدہ کو سچا کرنے کے لئے ان حضرات کو قضاو موت ایک گھڑی بھر کے لئے ضرور آتی ہے اس کے بعد مثل سابق حیات جاودانی ہے۔

حاضری بارگاہ بہین جاہ

12 ھ 95

وصل اول رنگ علمی

حضور جان نور

13 ھ 24

(1) شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے — جس پہ نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
(2) گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے — ناشکرے یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے
(3) کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفا — تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے
(4) آب حیات روح ہے زرقا کی بوند بوند — اکسیر اعظم مس دل خاک در کی ہے
(5) ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے — حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے
(6) لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سنا کئے — ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے
(7) وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی — پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

نثار: قربان، تصدق، نچھاور۔ فلاح: خیرو عافیت۔ ظفر: کامیاب۔ تپ: بخار۔ کلفت: تکلیف، رنج۔ عزیمت: ارادہ، قصد، لگن۔ پاشفا: پاؤں کے نیچے کی مٹی۔ مسیحا: زندہ کرنے والا۔ آب حیات: زندہ کرنے والا پانی۔ زرقا: سبز نیل گوں آنکھ۔ اکسیر: کیمیا، تانبے کو سونا بنانے والی دوا۔ مس: تانبا۔ حیلے: فریب۔ امن: چین۔ غیرت حضر: وطن میں قیام کو شرم آئے۔ شب: رات۔ قمر: چاند۔ بست و چہارم: چوبیں۔

مطلب اشعار 1: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج مجھے دیار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی طرف سفر کرنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے جس پر کامیاب خیرو عافیت آرام و راحت دل جان سے قربان ہیں۔
مطلب اشعار 2: موسم گرم ہے بخار ہے درد ہے اور سفر کی تکلیف و پریشانی ہے ارے او مسافر ناشکری نہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر تو یہ دیکھ کہ کس طرف جانے کا قصد و ارادہ ہے اس سفر کی تکالیف عین آرام راحت ہے۔
مطلب اشعار 3: اے پاک مٹی تجھ کو جناب مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر کی قسم تو یہ بتا کہ تجھ میں یہ شفا کرنے کی خوبی کس کے پاؤں رکھنے سے نصیب ہوئی ہے وہ پاک ہستی کون سی ہے۔
مطلب اشعار 4: نیل گوں سبز آنکھ کے آنسوں کے قطرے کی روح آب حیات زندگی بخشنے والا پانی ہے جیسے اکسیر تانبے کو سونا بناتی

ہے ویسے ہی دل کے تانبے کو سونا بنانے والی اکسیر آپ کے در پاک کی مٹی ہے۔

مطلب اشعار 5: اے آقا و مولیٰ ﷺ ہم کو اپنے دامن اور لوء الحمد کے سائے میں آرام سے رکھئے حیلے بہانے کرنے والوں کے لئے آپ کے سایہ میں آنا باعث خوف ہو گا ہمیں آپ کا دامن تھام کر سکوں و آرام حاصل ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 6: ہم سنا کرتے تھے حاجیوں کو راستہ میں لوٹ لیا کرتے ہیں یا قتل کر دیتے ہیں مگر ہم تو ہر مرتبہ سفرحج میں امن سے رہے بلکہ حالت قیام و اقامت وطن میں رہنے کو شرم آتی ہے کہ اتنا آرام تو گھر پر بھی میسر نہیں ہوتا جتنا آرام و تحفظ سفرحج میں ملا۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

مطلب اشعار 7: وہ دیکھو رات جگمگا رہی ہے حالانکہ چاند چند گھڑیوں کا مہمان ہے کیونکہ آج صفر کی چوبیس تاریخ ہے۔ آخری تاریخوں میں چاند بہت تھوڑے وقت کے لئے نمودار ہوتا ہے۔

ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے (8) یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَ جَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ (9) ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے (10) اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا (11) پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے
کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل (12) روشن ان ہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ (13) لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز (14) اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

ماہ: چاند۔ تجلی: روشنی' جلوہ۔ عطا: بخشش' سخاوت۔ من: جس نے میرے مزار کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ نوید ان: بشارت' خوشخبری۔ اصل: بنیاد' جڑ۔ نہضت: ارادہ' روانگی۔ ظل: سایہ' پرتو۔ عکس: پرچھائیں' سایہ۔ پتلی: پتھر کی آنکھ۔ خلیل: ابراہیم علیہ السلام۔ بنا: تعمیر' بنیاد۔ لولاک: اگر تم نہ ہوتے۔ صاحبی: ملکیت۔ واری: قربان' نثار۔ اعلیٰ خطر: جس کا ترک کرنا قضا کرنا بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔

مطلب اشعار 8: اے مدینہ منورہ کے چاند آپ اپنی روشنی نورانیت عنایت فرمایئے کیونکہ یہ ڈھلتے چاند کی چاندنی تو گھڑی دو گھڑی کی ہے چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔

مطلب اشعار 9: جس نے میرے مزار پاک کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی انسان کو شفاعت کی خوشخبری جن کی معرفت حاصل ہوئی ان پر بے شمار درود نازل ہوں۔

مطلب اشعار 10: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بارگاہ کی حاضری کے طفیل حج کی سعادت سے نوازا ورنہ ہمارا ارادہ تو حضور پاک صاحب لولاک علیہ صلوٰۃ والتسلیم کے در اقدس کی حاضری کا تھا۔ کعبہ کی حاضری تو طفیلی ہے مکہ گھاٹے کا شہر ہے کیونکہ وہاں ایک نیکی ایک لاکھ ہے تو ایک گناہ بھی ایک لاکھ ہے تو فائدہ کیا ہوا ایک برابر ایک ہوا اور مدینہ منورہ کا شہر ہے وہاں گناہ ایک کا ایک اور نیکی ایک کا پچاس ہزار ہیں تو فائدہ مکہ میں ہے یا مدینہ میں ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مکہ جائے موحد ہے طیبہ جائے اقامت تا قیامت ہے۔

مطلب اشعار 11: ہم سے جس کسی نے معلوم کیا کدھر جا رہے ہو کہاں کا ارادہ ہے تو ہم نے سب سے یہی کہا طیبہ جا رہے ہیں کعبہ کا کسی سے نام تک نہ لیا۔

مطلب اشعار 12: کعبہ مکرمہ بھی آپ کی روشنی کا ایک عکس و پرتو ہے آپ ہی کے عکس پرتو سے حجر اسود کی آنکھ روشن ہے وہ اپنے بوسہ دینے والوں کو پہچان کر بارگاہ ایزدی میں ان کی شفاعت کرے گا۔

مطلب اشعار 13: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تعمیر کعبہ و منیٰ اور دیگر شعائراللہ کہاں ہوتے۔ ارشاد رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے محبوب اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہیں کرتا کیونکہ میں تو مخفی خزانہ تھا تو یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے آپ کے لئے آپ کی ملکیت ہے۔ زمین و آسمان' چاند' سورج' جملہ اشیاء عالم آپ کے اشارے پر چلتے ہیں۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

مطلب اشعار 14: فتح خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر حضور ﷺ نے نماز عصر پڑھ لی تھی حضرت علیؓ جماعت میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ حضور ﷺ حضرت علیؓ کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے' سورج غروب ہونے لگا مگر حضرت علی نے اپنا زانو حضور ﷺ کے سر اقدس کے نیچے سے نہیں نکالا۔ آپ کی نیند پر اپنی نماز جس کے پڑھنے کی آیت قرآن میں صراحتاً موجود ہے۔ حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطیٰ "درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز کی حفاظت کرو" قربان کر دی مگر نماز کے قضاء ہونے کے غم میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ایک آنسو حضور ﷺ کے رخ انور پر گرا تو آپ نے آنکھ کھول کر معلوم کیا: علی کیا بات ہے' رو کیوں رہے ہو۔ آقا آپ پر ماں باپ قربان نماز عصر قضا ہو گئی۔ یہ صحابہ کا ایمان تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت کو نماز پر فوقیت دی اگر دیوبندی وہابی ہوتا تو اپنا زانو نکال کر نماز ادا کرتا کیونکہ اس کے نزدیک رسول کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ہے تو بھائی کے لئے فرض نہیں چھوڑا جاتا مگر صحابہ عاشق تھے' شمع محمدی کے پروانے تھے ان کے نزدیک حضور ﷺ کی اطاعت اور خدمت ہر فرض سے مقدم تھی۔ اگر کوئی صحابی نماز پڑھ رہے ہوں اور حضور ﷺ ان کو آواز دیں تو وہ اپنی نماز چھوڑ کر خدمت میں حاضر ہوتے' آپ کا فرمان سنتے جس کام کا آپ حکم دیتے اس کام کو کرتے یوں نہیں کہتے' نہیں سوچتے کہ نماز پڑھ کر حاضر ہوں گا بلکہ جس جگہ نماز چھوڑ کر آتے واپس جا کر اسی جگہ سے نماز آگے پڑھنا شروع کر دیتے۔ ان کے نزدیک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری اور آپ کے کام کو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی۔ یہ صحابہ کا ایمان تھا وہ چودھویں صدی کے ملا نہیں تھے۔ حضور ﷺ حضرت علی پر ناراض نہیں ہوئے کہ تم نے نماز کیوں قضا کر دی میرا سر زمین پر رکھ دیتے اور نماز ادا کرتے۔ آپ نے انگلی سے سورج کی طرف اشارہ فرمایا سورج واپس ہوا یہاں پر دھوپ نظر آنے لگی حضرت علیؓ نے نماز عصر ادا فرمائی اس صورت میں خدمت رسول بھی ادا ہوئی اور نماز فرض خدا بھی ادا ہوئی۔ حضرت علی کو دونوں کاموں کا ثواب ملا اور حضور ﷺ کی قدرت کا مظاہرہ ہوا کہ آپ کی حکومت ماسوا اللہ پر بدرجہ اتم موجود ہے اور اللہ آپ کو راضی کرنے کے لئے آپ کی ہر خواہش پوری کرتا ہے۔ آپ کا سر اقدس نماز میں آسمان کی طرف اٹھتا ہے تو تحویل قبلہ ہو جاتا ہے کہ آپ جس قبلہ سے راضی ہیں اس طرف منہ کر لیں ہمیں تو اے محبوب آپ کی ہر خواہش کا پاس ہے۔ ہم تو آپ کو ہر حال' ہر صورت میں راضی کریں گے۔

صدیق بلکہ غار میں جاں اُس پہ دے چکے (15) اور حفظ جاں تو جان فرائض غرر کی ہے

ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز (16) پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں (17) اصل الاصول بندگی اس تاج ور کی ہے

شر خیر شور سور شرر دور نار نور (18) بشریٰ کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جَاۤءُوْكَ ہے گواہ (19) پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم (20) نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف (21) کافر اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی اَدھر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

حفظ: حفاظت کرنا۔ فرائض: فرضوں کی جمع۔ غرر: بہت زیادہ روشن۔ ثابت: مضبوط۔ فرائض: فرض کی جمع۔ فروع: شاخ۔ اصل الاصول: حقیقی بنیادی' بات' جڑ۔ بندگی: غلامی' تابعداری۔ تاج ور: بادشاہ سرپر تاج رکھنے والا۔ شر: برائی۔ خیر: بھلائی۔ شور: شہرت' عشق۔ سور: جشن' دعوت۔ شرر: چنگاری۔ نار: آگ۔ نور: روشنی' چمک۔ بشریٰ: خوش خبری' بشارت۔ بارگاہ: دربار' کچہری۔ خیرالبشر: سب سے بہتر انسان۔ مجرم: گنہگار' جرم کرنے والے۔ جآؤک : وہ آپ کے پاس آئیں۔ رد: انکار' واپس۔ کریموں: سخاوت کرنے والا۔ بد: بُرے' گنہگار۔ باغی: حکومت کو نہ ماننے والا' نافرمان۔ منزل خطر: خطرناک راستہ۔ تف: لعنت' منہ پر تھو۔ حرف: خرابی' قابل طنز۔ اِدھر: اِس طرف کی۔ اُدھر: اُس طرف کی۔ اَدھر: بے سہارا' لٹکا ہوا' جس کا سرپیر کنارا نہ ہو' بے کار۔

مطلب اشعار 15: حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے غار ثور میں اپنی جان حضور ﷺ پر قربان کر دی حالانکہ جان کی حفاظت کرنا تمام فرائض پر مقدم ہے۔

ہجرت کی رات حضرت صدیق اکبر ؓ حضور ﷺ کو اپنے کاندھوں پر سوار کرکے غار ثور تک لے گئے۔ بارگاہ رسالت میں عرض کیا آپ یہیں تشریف رکھیں میں غار کو صاف کرتا ہوں۔ عاشق صادق غار میں صفائی کرنے لگے تو دیکھا غار میں سوراخ ہی سوراخ ہیں اپنی چادر پھاڑ کر تمام سوراخ بند کر دیئے ایک سوراخ رہ گیا اس پر انگوٹھا یا ایڑی رکھ کر حضور ﷺ کو آواز دی آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' تشریف لائیں غار صاف ہو گیا ہے۔ اس غار ثور کو ایک سانپ نے اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ اس سانپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سنا تھا کہ اس غار میں نبی آخر الزماں ﷺ ہجرت فرما کر تین دن قیام فرمائیں گے۔ سانپ نے آپ کی زیارت کے شوق میں مسکن بنا کر اس میں بہت سارے سوراخ کر ڈالے کہ بند کرنے والا سوراخوں کو کہاں تک بند کرے گا میں کسی نہ کسی سوراخ سے نکل کر شرف زیارت حاصل کرلوں گا مگر اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے ساتھ مجھ سے بھی بڑا عاشق ہو گا جو تمام راستے ہی بند کر دے گا۔ آپ جب غار میں تشریف لائے اور سانپ نے آپ کی خوشبو سونگھی تو وہ زیارت کے لئے جس سوراخ پر آیا اس کو بند پایا ایک سوراخ پر اس نے گوشت کو محسوس کیا اپنا سر صدیق اکبر ؓ کے پاؤں پر رگڑا کہ وہ پاؤں ہٹالیں اور میں زیارت کرلوں اُدھر صدیق اکبر کے زانوں پر سر رکھ کر حضور ﷺ آرام فرما رہے تھے۔ صدیق اکبر نے پاؤں نہیں ہٹایا کہ محبوب کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔ سانپ نے جب دیکھا کہ پاؤں نہیں ہٹا تو اس نے ڈس لیا پاؤں پھر بھی نہیں ہٹایا مگر زہر کے اثر سے ابوبکر صدیق ؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک آنسو حضور ﷺ کے رخ انور پر گرا آپ نے آنکھ کھول کر معلوم کیا' کیا بات ہے۔ عرض کیا سانپ نے ڈس لیا۔ آپ نے فرمایا پاؤں اِدھر لاؤ۔ صدیق اکبر نے پاؤں سوراخ سے ہٹایا سانپ نے زیارت کی اور واپس چلا گیا۔ حضور نے لعاب دہن اس [illegible] سے آپ کا وصال

ہوا تو صدیق اکبر نے اپنی جان آپ پر قربان کر دی۔ مرتبہ شہادت پایا بارہ سال اسی زہر سے جو سانپ نے غار ثور میں آپ کو ڈسا تھا' متاثر ہوتے رہے۔ آپ کا وصال زہر سے ہی ہوا اور شہادت پائی۔

مطلب اشعار 16: اے آقا ﷺ آپ نے صدیق اکبر کو جان واپس کر دی زہر کا اثر زائل کر دیا اور حضرت علی کی قضا نماز سورج واپس کر کے ادا کرا دی مگر وہ دونوں حضرات تو جو کچھ کر سکتے تھے کر گزرے۔ جان بچانا بھی فرض ہے' نماز پڑھنا بھی فرض دونوں نے اپنے فرض آپ پر قربان کر دیے وہ صدیق وہ حیدر اسد اللہ بن گئے۔

مطلب اشعار 17: ان دونوں واقعوں سے یہ بات واضح و روشن ہو گئی کہ تمام فرائض شاخوں کی مثل ہیں اور حضور ﷺ کی خدمت و اطاعت تمام فرائض کی بنیاد ہے جڑ ہے جڑ قائم ہے تو شاخیں ہری ہیں جس کی جڑ قائم نہیں محبت رسول و اطاعت رسول نہیں اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں عمل برباد ہو جاتے اگر یہ دونوں فعل غلط ہوتے تو حضور ﷺ ناراض ہوتے مگر اپنے اظہار ناراضگی نہیں فرمایا بلکہ زہر کو لعاب دین سے دور کر دیا سورج واپس فرما کر عصر ادا کرا دی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے میری خدمت کو فرض پر کیوں مقدم کیا۔

مطلب اشعار 18: مدینہ منورہ حاضر ہو کر شر (گناہ) خیر (نیکی) سے بدل جاتی ہیں اور غم و الم کا زور و شور خوشی اور شادی آرام میں تبدیل ہو جاتا ہے' غم اور گناہ کے شر و تکالیف دور ہو جاتی ہیں نار (آگ) نور میں بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ (یبدل اللہ سیاتھم حسنات) ان کے گناہوں کو نیکی میں بدل دیتا ہے یہاں کی ایک نیکی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے خوش خبری ہو کہ یہ بارگاہ خیر البشر افضل الخلق کی ہے بعد از خدا بزرگ توئی بس قصہ مختصر خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ اللہ کے بعد سب سے افضل ہیں۔ ہم نے ایک کتاب "بدن خیر البشر" لکھی ہے جس میں آپ کے موئے مبارک (بال) سے پائے مبارک تک ہر عضو کے معجزات جمع کیے ہیں۔

مطلب اشعار 19: بارگاہ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا میں مجرم گنہگاروں کو حاضر ہونے کی دعوت دی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کریں) اس کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گناہ کی معافی طلب کریں استغفارہ کریں اور اللہ کے رسول بھی ان کے لئے معافی طلب کریں۔ وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔) تو گنہگاروں کی توبہ ضرور قبول ہو گی کریموں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے دروازہ پر آئے ہوئے سائل کو انکار کر کے واپس کر دیں۔

مطلب اشعار 20: بدہیں گنہگار ہیں مگر انہیں کے ہیں ہم باغی ان کی حکومت کے منکر اور نافرمان نہیں ہیں' نجدی دیوبندی وہابی مذہب رکھنے والا اس راستہ پر نہ آئے کیونکہ اس کے لئے یہ راہ خطرناک ہے دوسری جگہ فرماتے ہیں:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مطلب اشعار 21: نجدی تیرے منہ پر لعنت تھو تھو نہ تو خالص مسلمان ہے اور نہ ہی کافر مطلق سے تیرا ہر حال خراب قابل طنز ہے۔ او کافر منکر تو نہ تو اِدھر کا مسلمان صحیح العقیدہ ہے اور نہ اُدھر کا کافر مطلق ہے بلکہ تو درمیان کفر و اسلام معلق اَدھر میں لٹکا ہوا ہے بلکہ تیری مثال شترمرغ کی ہے اس کو کہو تم بوجھ کیوں نہیں اٹھاتے تو وہ کہتا ہے میں مرغ ہوں۔ اچھا تم مرغ ہو تو پھر اڑتے کیوں نہیں تو وہ کہتا ہے میں شتر (اونٹ) ہوں تو وہ نہ تو مکمل پرندہ ہے نہ بار بردار چوپایہ اونٹ ہے وہ درمیاں درمیاں میں ہے۔ ایسے ہی نجدی نہ تو مسلمان کامل ہے نہ کافر مطلق ہے بلکہ درمیانی چیز منافق ہے۔ عبداللہ بن ابی کا چیلہ ہے اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین!

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں (22) مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے
شکل بشر میں نور الٰہی اگر نہ ہو (23) کیا قدر اس خمیرۂ ماؤ مدر کی ہے
نور اللہ کیا ہے محبت حبیب کی (24) جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے
ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو (25) واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے
بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ کرے عطا (26) حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے (27) تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے
ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام (28) اُم البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

حاکم: فیصلہ کرنے والا۔ حکیم: دوا دینے والا۔ داد: انصاف۔ مردود: رد کیا ہوا' راندہ درگاہ۔ مراد: مقصد' مطلب' منشار۔ آیت: قرآن و حدیث۔ بشر: انسان۔ قدر: عزت وقعت۔ خمیرہ: ترشی ملا کر گندھی ہوئی چیز۔ ماؤ: پانی۔ مدر: مٹی۔ خوک: سورٗ' خنزیر۔ خر: گدھا۔ کنجی: چابی۔ سقر: دوزخ۔ حاشا: ہرگز نہیں۔ ہوس: آرزو' دیوانگی۔ بے بصر: اندھا۔ مقصود: اصل یہ ہیں ان کا قصدو ارادہ ہے۔ تخم کرم: کرم کا بیج۔ کرامت: بزرگی' بڑائی۔ ثمر: پھل' نتیجہ۔ ابوت: باپ ہونا۔ اُم: انسانوں کی ماں۔ عروس: دلہن' بیوی۔ پسر: بیٹا۔

مطلب اشعار 22: حاکم انصاف کریں حکم دوا سے مریض کو شفا بخشیں اور اللہ کے یہ مقرب رسول تم کو کچھ بھی نہ دے سکیں اور راندہ درگاہ یہ مطلب و منشا کون سی آیت اور حدیث میں ہے بلکہ آپ کے لعاب دہن سے مرض ختم ہوتا تھا۔ آپ کی زبان کا فیصلہ امر ربی ہوتا تھا آپ کو اللہ نے ہر چیز پر قدرت عنایت فرمائی تھی۔ اگر مانگنا شرک ہے تو حاکم و حکیم ماں باپ سے مانگنا بھی شرک ہو گا۔

مطلب اشعار 23: انسانی شکل مین اگر اللہ کا نور جلوہ گر نہیں ہو سکے تو اس پانی اور مٹی کے ملغوبے کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ شیطان نے آدم علیہ السلام کو مٹی کا جان کر سجدہ نہیں کیا' ابلیس بن گیا۔ فرشتوں نے ان کی پیشانی میں نور خدا نور محمد مصطفےٰ ﷺ جلوہ گر دیکھا اور سجدہ کر لیا مقرب بارگاہ ہو گئے۔

مطلب اشعار 24: در حقیقت محبوب خدا علیہ التحیتہ والثنا کے ساتھ والہانہ محبت ہی اللہ کا نور ہے جس دل میں نبی پاک صاحب لولاک کی محبت و عقیدت نہ ہو تو اس دل میں سؤر اور گدھے کی محبت ضرور ہو گی۔ ان کا عقیدہ ہے اگر نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر گدھے وغیرہ کا خیال آجائے تو نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اپنے گدھے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ ان سے معلوم کرو التحیات و درود شریف میں آپ کا نام آتا ہے تو ان کا خیال کس طرف جاتا ہے' وہ اس نام کا مصداق کس کو سمجھتے ہیں۔

مطلب اشعار 25: اے نجدیو اگر تم حضور ﷺ کے ذکر کو اللہ کے ذکر سے جدا کرنا چاہو تو وہ ذکر خدا ہو نہیں سکتا خدا کی قسم وہ اللہ کا ذکر نہیں ہو گا بلکہ وہ جہنم کی چابی ہو گی صرف لا الہ الا اللہ پڑھنے ماننے سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ نہ پڑھے نہ مانے۔

خدا کا ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

مطلب اشعار 26: حضور ﷺ کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں دیتا ہرگز نہیں دیتا ان کے واسطے کے بغیر کسی کو کچھ دینا

ہے یہ بات بالکل غلط ہے غلط ہے یہ نفسانی شیطانی خواہش و آرزو ہے اندھے کی دیوانگی ہے بڑھ ہے دنیا میں آخرت میں ظاہر و باطن میں عالم اجسام و ارواح میں تمام نعمت و برکت راحت و آرام ازل سے ابد تک ملا ہے ملتا رہے گا وہ سب حضور ﷺ کے واسطے سے ملا ہے ملے گا۔ فرماتے ہیں: اللّٰہ یعطی وانا قاسم اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 27: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نوح و خلیل علیہ السلام و اولی الاعظم انبیاء علیہ السلام ہیں۔ مقصد کائنات حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہے کرم کے بیج میں مکمل بزرگی و بڑائی پھل کو حاصل ہوتی ہے جس کے حصول کے لئے بیج بو کر پھل حاصل کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 28: حضور ﷺ کی نبوت جمیع انبیاء مرسلین و دیگر مخلوقات کو عام ہے آپ سب کے نبی ہیں آپ کا کلمہ سب نے پڑھا ہے اسی طرح آپ سب کے روحانی باپ ہیں کیونکہ تمام مخلوقات آپ کے نور سے پیدا ہوئی آپ فرماتے ہیں: اول ما خلق اللّٰہ نوری ثم کل الخلائق من نوری (اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا اور میرے نور سے ساری مخلوق کو پیدا کیا) تو آپ کا لقب ابو الارواح ہے۔ آدم علیہ السلام ابوالآدم ہیں' آپ ابوالارواح ہیں۔ عالم ظاہر میں آدم علیہ السلام آپ کے باپ ہیں عالم ارواح میں آپ آدم علیہ السلام اور تمام مخلوقات کے باپ ہیں تو حضرت حوا تمام انسانوں کی ماں حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی ہیں اور آدم علیہ السلام آپ کے پسر روحانی ہیں تو حضرت حوا آپ کے روحانی بیٹی آدم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہوئیں۔

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل (9) اُس گل کی یاد میں یہ صدا بوالبشر کی ہے
پہلے ہو اُن کی یاد کہ پائے جلا نماز (10) یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے
دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں (31) ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے
اُن پر درود جن کو حجر تک کریں سلام (32) اُن پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے
اُن پر درود جن کو کس بیکساں کہیں (33) اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام (34) یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے
شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام (35) خوبی انہی کی جوت سے شمس و قمر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

نخل: درخت' پیڑ۔ صدا: آواز' آواز کی گونج۔ بوالبشر: انسانوں کا باپ۔ جلا: چمک' صفائی۔ منزل: چھپانا' ڈھکنا۔ حجر: پتھر۔ تحیت: سلام' دعا۔ شجر: درخت۔ بیکساں: بے یارومددگار کے آپ پُرسان حال ہیں۔ بشر: انسان۔ شمس: سورج۔ قمر: چاند۔ جوت: روشنی' اجالا' چمک۔

مطلب اشعار 29: حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں: ھوابنی ظاہراً و ابائی معناً وہ بظاہر میرے بیٹے اور حقیقتاً میرے باپ ہیں بظاہر میرے پھول (یعنی بیٹے) اور حقیقتاً میرے نخل (یعنی میری نسل و جڑ باپ ہیں۔) حضور ﷺ کو یاد کرکے آدم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے۔

مطلب اشعار 30: نماز سے پہلے حضور ﷺ کا ذکر کرو تاکہ نماز کو صفائی و نورانیت حاصل ہو جائے۔ تہجد کے وقت رات کے آخری حصہ کی اذان ہم کو یہ تعلیم دیتی ہے کہ ان کے ذکر کے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی۔ التحیات پڑھنا واجب ہے ترک واجب قصداً نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور التحیات میں حضور ﷺ کا ذکر ہی ہے۔ اللہ اور حضور کی گفتگو کو بیان کیا گیا ہے۔

مطلب اشعار 31: حضور ﷺ جب دنیا میں بظاہر رونق افروز تھے یا مزار میں قیام پذیر ہیں یا حشر میں مسند شفاعت پر متمکن ہوں

آپ جس جگہ بھی ہوں مغفرت کرنے والے ہیں کیونکہ چاند جس منزل پر بھی ہو وہ منزل اس کے قیام کرنے کی جگہ ہے جیسے پندھرویں منزل اس کے قیام کی منزل ہے اس کو غفر کہتے ہیں۔

مطلب اشعار 32: ان پر کڑوڑوں درود و سلام نازل ہو جن کو پتھر بھی سلام عرض کریں ان پر صلوٰۃ وسلام نازل ہو جن کو درخت بھی سلام عرض کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 33: ان پر درود جن کو بے یار و مددگار کا معاون کہیں اور ان پر سلام نازل ہو جن کو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والا کہتے ہیں۔ ان کو تمہارا مشقت میں پڑنا شاق ہے وہ رحمت عالم ﷺ ہیں۔

مطلب اشعار 34: اے آقا آپ کی بارگاہ میں سلامی دینے کے لئے انس و جن حاضر ہیں کیوں کہ یہ بارگاہ انسان و جنات بلکہ اللہ کے سوا ساری مخلوقات کے مالک کی ہے تو ہر کس و ناکس اپنے مالک کو سلام کرنے ضرور حاضر ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 35: اے آقا ﷺ آپ کی بارگاہ میں سلامی کے لئے چاند سورج حاضر ہیں آپ ہی کی نورانیت سے چاند و سورج کو روشنی ملی ہے اگر آپ کا نور نہ ہوتا تو چاند سورج کو نہ تو روشنی و نورانیت ملتی اور نہ ان کا وجود ہی ہوتا یہ کارخانہ عالم سارے کا سارا آپ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ کی وجہ سے موجود ہے کیونکہ لولاک اس پر دال ہے۔

سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام (36) تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام (37) کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام (38) ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے
شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام (39) راحت انہی کے قدموں میں شورید سر کی ہے
خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام (40) مرہم یہیں کی خاک توخستہ جگر کی ہے
سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام (41) یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے
سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام (42) ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کروفر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

بحر: سمندر' دریا۔ بر: خشکی' زمین۔ تملیک: مالک بنانا۔ سنگ: پتھر۔ شجر: درخت' پیڑ۔ حجر: پتھر۔ عرض: مال۔ اثر: نشانات۔ ملجا: پناہ کی جگہ۔ اثر: تاثیر کرنا۔ شوریدہ: دیوانہ۔ راحت: آرام' سکون۔ خستہ: زخمی جگر والے۔ جلوہ: جلوہ کرنے کی جگہ۔ کروفر: دھوم دھام' رعب و داب' دبدبہ' آرائش۔

مطلب اشعار 36: تمام دریا اور دشت و بیاباں آپ کی جناب میں حاضر ہیں کیونکہ ان سب کی ملکیت اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کر دی ہے۔ میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب' یعنی محبوب محب میں نہیں میرا تیرا۔

مطلب اشعار 37: درخت اور پتھر بھی خدمت عالی میں سلامی کو حاضر ہیں شجر و حجر کی زبانیں آپ کا کلمہ پڑھنے سے تر ہیں ایک دن ابوجہل آیا اور بولا اے محمد (ﷺ) آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ اے دیو کے بندو وہابیو تم اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہو اور علم غیب نبی کے منکر ہو ابوجہل کو دیکھو وہ جانتا ہے کہ نبی کو علم غیب ہونا ضروری ہے' تم نبی مانتے ہو اور علم غیب کے منکر ہو تو ابوجہل کا ایمان تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ نبی کو علم غیب کا قائل ہے اور تم منکر ہو تم اپنے بزرگ ابلیس کو علم غیب کے قائل ہو اس کے علم غیب کے لئے تم کو آیات بھی مل جاتی ہیں' نبی پاک کے علم و غیب کے لئے تمہیں کوئی آیت نظر

نہیں آتی۔ اللہ تم کو ہدایت دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوجہل میں بتادوں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ بتائیں کہ میں کون ہوں۔ ابوجہل نے کہا یہ تو بہت بہتربات ہے کہ میرے ہاتھ میں جو چیز ہے وہ بتائے کہ آپ کون ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: اے پتھرو بتاؤ میں کون ہوں؟ آپ نے بتا بھی دیا کہ تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں تو ان پتھروں نے بزبان فصیح کہا اشھد ان لا الہ اللّٰہ واشھد انا محمدًا رسول اللّٰہ ہم گواہی دیتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول برحق ہے۔ ابوجہل نے یہ سن کر پتھروں کو زمین پر پٹخ دیا اور کہا اے محمد (ﷺ) تم بہت بڑے جادوگر ہو کہ پتھروں سے بھی اپنا کلمہ پڑھوا لیا۔

مطلب اشعار 38: مال و منال و علامات بھی آپ کی بارگاہ میں سلامی کے لئے حاضر ہیں کیونکہ یہ بارگاہ دعا و تاثیر کی جائے پناہ ہے۔

مطلب اشعار 39: دیوانے بدحال بارگاہ بے کس پناہ میں سلامی کو حاضر ہیں اے آقا ﷺ آپ کے قدموں میں پریشان حال خستہ و خوار کو راحت و آرام اور سکوں میسر آتا ہے۔

مطلب اشعار 40: زخمی جگر دکھی دل آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں سلامی کو حاضر ہیں کیونکہ آپ کے راستوں گلی کوچوں کی خاک دل و جگر کے زخموں کی مرہم و اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

مطلب اشعار 41: تمام خشک اور تر سلامی کے لئے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں کیونکہ یہ بارگاہ جلوہ کُن ہر خشک و تر کے مالک کی ہے یہاں سے کوئی خالی نہیں جاتا۔ خیش راکجا کنی محروم تو کہ بادشمناں نظرداری' تم اپنو کو کب محروم کرو گے آپ کی نظر تو دشمنوں پر بھی رحمت کے ساتھ پڑتی ہے۔ کیونکہ آپ رحمت اللعالمین ہیں اللہ رب العالمین جس جس کی پرورش کرتا ہے رحمت اللعالمین کی رحمت اس کو پہنچتی ہے۔

مطلب اشعار 42: رعب و دبدبہ رکھنے والے آپ کی سلامی کو حاضر ہیں کیونکہ کروفر رکھنے والے رعب دبدبہ دکھانے والوں کی ٹوپیاں آپ کے درپاک کی خاک پر پڑی ہیں آپ کی بارگاہ میں سب کی گردنیں خم اور سربسجود ہو جاتے ہیں۔

اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام	(43)	یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے
آنسو بہا کے بہہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر	(44)	ہاتھی ڈباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے
تیری قضا خلیفہ احکام ذی الجلال	(45)	تیری رضا حلیف قضاء و قدر کی ہے
یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی	(46)	سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی	(47)	شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو	(48)	سائل ہوں سائلوں کو خوشی لا نہر کی ہے
دامن کا واسطہ مجھے اس دھوپ سے بچا	(49)	مجھ کو تو شاق جاڑوں میں اس دوپہر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

اہل نظر: پرکھنے والے' دوربین' دور اندیش' ہوشیار۔ چشم تر: گیلی آنکھ جس میں آنسو بھرے ہوں۔ قضا: حکم' فرمان۔ خلیفہ: نائب۔ ذی الجلال: اللہ کا نام' جلال والا۔ رضا: خوشنودی' مرضی۔ حلیف: ہم عہد' دو آدمیوں نے ایک جیسا عہد کیا ہو۔ قضا و قدر: حکم خداوندی۔ خانہ باغ: گھر کا باغیچہ۔ آب و تاب: چمک دمک' رونق۔ آتش سقر: دوزخ کی آگ۔ نار: آگ دوزخ کی۔ نوید: خوشخبری' بشارت۔ نجات: رہائی' چھٹکارا۔ ظفر: فتح مندی' کامیابی۔ مومن: ایمان لانے والا۔ رؤف و رحیم: بہت مہربان نرم دل رحم کرنے والے۔ سائل: سوال کرنے والا۔ لانہر: سوال کرنے

والوں کو مت جھڑکو۔ شاق: مشکل ' دشوار۔

مطلب اشعار 43: اے آقا ﷺ اہل نظر صاحب بصیرت آپ کی بارگاہ عالی میں سلامی کے لئے حاضر ہیں کیونکہ آپ کے در پاک کی گرد و مٹی اہل بصیرت صاحب نظر دور اندیش حضرات کی آنکھ کا سرمہ ہے ان کو اس پاک مٹی کے آنکھ میں لگانے سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 44: ہم نے آپ کی بارگاہ میں رو کر استغفار کی تو ہمارے رونے سے سیاہ کالے گناہوں کے انبار آنسوں کے سیل رواں میں بہہ گئے کیوں کہ آپ کی بارگاہ میں رونے والی آنکھوں کے آنسو کی ہاتھی ڈبا و جھیل ہے جس کو گناہ عبور نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس میں غرق ہو جاتے ہیں۔

مطلب اشعار 45: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کے فرمان و احکام رب ذوالجلال کے احکام کے نائب و خلیفہ ہیں اور آپ کی خوشنودی اللہ کے فیصلے اور تقدیر کی ہمرکاب اور ساتھی ہے آپ جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی کے مطابق کر دیتا ہے۔ آپ کو خوش کر دیتا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

مطلب اشعار 46: آپ کے گھر کے باغ کی پیاری پیاری کیاری کی آب و تاب چمک دمک سے جہنم کی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔

مطلب اشعار 47: جو جنت میں داخل ہو گیا اس کو جنت سے نکال کر دوزخ میں نہیں بھیجتے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ بشارت و خوشخبری جہنم سے نجات اور کامیابی کی علامت ہے۔ کہ آپ شفیع مجرماں مونس غریباں ہیں کہ آپ نے اس دنیا میں ہمیں جنت کی کیاری لا کر دے دی جو شخص اس میں دو رکعت نفل ادا کرے گا وہ جنتی ہے اس میں داخل ہو کر دوزخ میں نہیں جاؤں۔

مطلب اشعار 48: اے میرے آقا علیہ التحیتہ والثناء آپ کی نظر عنایت سے میں مومن ہوں اور آپ مومنوں پر نرم دل بہت زیادہ رحم و کرم کرنے والے ہیں یا قاسم عطایا میں آپ کا سائل و سوالی ہوں قرآن فرماتا ہے: و اما السائل فلا تنہر کہ سائل سوالی کو جھڑکو مت مجھے خوشی ہے کہ آپ کے در اقدس سے مجھے کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا جھڑکی نہیں پڑے گی۔

مطلب اشعار 49: اے آقا اپنے دامن رحمت کا واسطہ مجھے اس محشر کی دھوپ سے نجات دلائیں سرکار مجھ کو تو جاڑوں میں دوپہر کی دھوپ برداشت نہیں ہوتی۔ آج تو سوا نیزے پر سورج ہے دماغ ہانڈی کی طرح ابل رہے' جوش مار رہے ہیں۔ میں اس گرمی کو کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔ آپ کی دہائی ہے کالی کملی والے اپنی کملی کے دامن میں مجھے چھپالیں۔

ماں دونوں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست	(50)	سب تجھ کو سونپے ملک ہی سب تیرے گھر کی ہے
جن جن مرادوں کے لئے احباب نے کہا	(51)	پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے
فضل خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں	(52)	اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے
کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع	(53)	مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے
ان پر کتاب اتری بیاناً لِّكُلِّ شَیٍ	(54)	تفصیل جس میں مَا عَبَر وَمَا غَبَر کی ہے
آگے رہی عطا وہ بقدر طلب تو کیا	(55)	عادت یہاں اُمید سے بھی بیشتر کی ہے
بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں	(56)	مانگے سے جو ملے کسے فہم اُس قدر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ملک: جاگیر' ملکیت۔ مرادوں: مقصد' دعا' مطلب۔ خبیر: خبر رکھنے والا' اطلاع دینے والا۔ حاجت: ضرورت۔ فضل: بخشش' عطاء۔ غیب: چھپا ہوا' پوشیدہ۔ شہادت: ظاہر' حاضر۔ آیت: قرآن۔ وحی: پیغام خدا۔ اثر: سنت نبوی۔ قول: فرمان' بات' گفتگو۔ قائل: کہنے والا۔ بیانا: ہر چیز کا واضح بیان۔ ماعبر: ریزا' گھاٹ' گزر گیا۔ وما غبر: درخت' جنگل' زمین' جو باقی رہا۔ عطا: بخشش' سخاوت۔ بقدر: مانگنے کی برابر۔ نعمت: انعام' بخشش۔ فہم: سمجھ' دانائی۔ قدر: مقدار' اندازہ۔

مطلب اشعار 50: میں نے اپنے ماں باپ بھائی بیٹے بھتیجے رشتہ دار دوست احباب سب آپ کے سپرد کئے بلکہ یہ تمام کے تمام آپ کی ملکیت و باندی غلام ہیں۔

مطلب اشعار 51: جن احباب نے اپنی خواہشات کے پورا ہونے کی دعا کے لئے کہا کہ بارگاہ رسالت میں ہمارے ان کاموں کے لئے دعا کرنا تو میں کیا دعا کروں کیا عرض کروں۔ خبردار کو خبر دینا ایسے ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ ہمارے کہے بغیر ان کو سب کچھ معلوم ہے۔

مطلب اشعار 52: اللہ کے فضل و عطاء بخشش سے علم غیب کی ہر پوشیدہ چھپی ہوئی چیز آپ کے سامنے ظاہر و موجود ہے۔ آیات اور احادیث اس پر گواہ ہیں۔ فرماتے ہیں: ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما الی کفی ھذہ (اللہ تعالٰی نے دنیا کو میرے سامنے کر دیا میں پوری دنیا کو دیکھتا ہوں اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میں سب کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے کے میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔) اللہ تعالٰی فرماتا ہے: وما ھو علی الغیب بضنین (وہ غیب/ چھپی ہوئی بات بتانے میں بخیل نہیں۔) فرماتا ہے: عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الا من ارتضی من رسول (اللہ غیب کا عالم ہے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اپنے ان رسولوں کے جن سے وہ راضی ہے۔)

مطلب اشعار 53: ہم نے کہا اور نہ کہنے کا ارادہ ہے اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کو قول (بات) کی قائل (کہنے والے) کی اور ہر خشک و تر کی مکمل اطلاع ہے۔ اللہ فرماتا ہے: علمك مالم تكن تعلم (جس کا آپ کو علم نہیں ہم نے آپ کو تعلیم کر دیا سکھا دیا۔) اگر منکر علم نبی علیہ السلام آپ کے کسی علم کا انکار کرے تو اس کے سامنے یہی آیت پڑھ دیں لفظ علم عام ہے کسی خاص علم کی طرف مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام علوم کو حاوی ہے۔

مطلب اشعار 54: حضور ﷺ پر ایسی جامع کتاب قرآن مجید نازل ہوئی جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: نزلنا علیك الکتب تبیانا لکل شیئ (ہم نے آپ پر کتاب قران اتارا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔) جس میں گزری موجود آنے والی تمام اشیاء کا مکمل بیان موجود ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں اگر ہماری کوئی چیز گم ہو جائے تو ہم اس کو قرآن سے معلوم کریں گے۔ حضرت علی فرماتے ہیں: اگر میں بسمہ اللہ کے ب کے نقطہ کی تفسیر بیان کروں' لکھوں تو چابیوں کا ستر اونٹوں پر بار ہو گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: فیہ نبوءٌ من قبلکم و خبر من بعد کم (قرآن میں تم سے پہلوں اور اگلوں کے سب احوال کی خبریں موجود ہیں۔" اللہ فہم قرآن کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

مطلب اشعار 55: اب رہی میرے آقا ﷺ کی بخشش و عطاء تو اس میں سائل کی طلب و سوال سے سوا دیا جاتا ہے کیونکہ آپ کی عادت کریمہ یہی تھی کہ سائل کی امید سے سوال سے زیادہ عنایت فرماتے اس کو نہال کر دیتے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دے ہیں ڈربے بہا دیئے ہیں

مطلب اشعار 56: مانگے بغیر دینے والے آقا ﷺ کے انعام و اکرام میں ڈوبے ہوئے ہیں اور سوال کرنے سے جو کچھ عطا ہوتا ہے اس کا ادراک عقل کب کر سکتی ہے۔ کلمہ کے سوا آپ کی زبان پر لا (نہیں) نہیں آیا آپ نے کسی سائل کو لا نہیں کہا۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

احباب اس سے بڑھ کے تو شاید نہ پائیں عرض (57) ناکردہ عرض عرض یہ طرز دگر کی ہے
دنداں کا نعت خواں ہوں نہ پایاب ہو گی آب (58) ندی گلے گلے مرے آب گہر کی ہے
دشت حرم میں رہنے دے صیاد اگر تجھے (59) مٹی عزیز بلبل بے بال و پر کی ہے
یا رب رضا نہ احمد پارینہ ہو کے جائے (60) یہ بارگاہ تیرے حبیب ابر کی ہے
توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوئے بد (61) تبدیل کر جو خصلت بد پیش تر کی ہے
آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا (62) مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

احباب: دوست' یار۔ عرض: خواہش کا اظہار۔ ناکردہ عرض: اپنی خواہش کا اظہار نہ کرنا۔ طرز: روش' طریقہ۔ گر: دوسرا۔ پایاب: گھاٹ جس جگہ پانی کم ہو' صرف چلنے میں پاؤں ڈوبیں۔ آب: پانی۔ آب گہر: موتی بنانے والا پانی۔ دشت: حرم کا جنگل۔ صیاد: شکاری۔ عزیز: پیاری' محبوب۔ پارینہ: پرانا' کہنہ مشق' پرانہ ماہر۔ ابر: بادل' بہت بڑا پرہیزگار' رحمت کی گھٹا۔ خوئے بد: بری عادت۔ خصلت: عادت خو۔ بدپیش: بری۔ تر: بہت پہلے والی' سب سے پچھلی۔ مشتاق: شائق شوق رکھنے والا' طالب۔ طبع: مزاج' عادت۔ لذت: مزہ' ذائقہ' چسکا۔ سوز جگر: جگر کی گرمی' جگر کی تپش' جلن۔

مطلب اشعار 57: دوست یار اپنی خواہشات کی تکمیل اس سے بڑھ کر شاید نہ پا سکیں کیونکہ اس بارگاہ میں اپنی خواہشات کا بیان نہ کرنا کچھ نہ مانگنا مانگنے کا ایک دوسرا طریقہ ہے۔ سامنے بیٹھ کے رونا منہ سے کچھ نہ کہنا۔

مطلب اشعار 58: میں دندان مبارک کی تعریف و توصیف کرنے والا ہوں پانی میرے پاؤں تک نہیں ہو گا بلکہ ندی کا موتی جیسا صاف شفاف پانی میرے گلے گلے ہو گا۔

مطلب اشعار 59: مجھے شکار کرنے والے شکاری نفس حرم کے جنگل میں رہنے دے بلبل مجبور بے بال و پر کی مٹی عزیز ہو جائے گی اس حرم کے جنگل میں موت یہاں دفن ہونا ہزار زندگیوں سے بہتر ہے۔

مطلب اشعار 60: اے رب العالمین رضا جیسا آیا تھا کیا ویسا ہی واپس چلا جائے میں تو تیرے محبوب کی بارگاہ ابر رحمت میں حاضر ہوا ہوں' یہاں سے تو مجھے کچھ نہ کچھ ملنا چاہئے کیونکہ اس در سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ان سے بڑا احسان کرنے والا کوئی نہیں ہے خود بھیک دیں خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔

مطلب اشعار 61: اے اللہ العالمین تو مجھے توفیق رفیق عنایت فرما تا کہ آئندہ بری عادتیں عود نہ کریں ان عادات کو بدل دے جو بہت پرانی ہیں' طبیعت ثانیہ بن چکی ہیں جن کے چھوڑنے پر میں قادر نہیں ہوں تیری نظر کرم سے بری عادت اچھائیوں میں بدل سکتی ہیں۔

مطلب اشعار 62: اے رضا یہاں ان کو کچھ عشق مستی کی بات کرو کیونکہ میری طبیعت کو جگر کے جلنے کی لذت کا شوق ہے جو محبوب

کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے
عشق کی واردات کچھ بھی نہ تھی
بڑھ گئی بات بات کچھ بھی نہ تھی

حاضری درگاہ ابدی پناہ

13 ھ 23

وصل دوم رنگ عشقی

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے (1) کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے (2) چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے
ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری (3) کشت امل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے
ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے (4) سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے
ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ (5) ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
کالک جبیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے (6) مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے (7) جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

بھینی: لطیف' خوشبو۔ سہانی: خوشگوار من بھاتی خوشبو۔ کھبتی: نظر کو پسند آنا۔ صدا: آواز' گونج۔ گجر: گھڑیال کی آواز' بجنا۔ کشت: کھیتی۔ امل: امید' آس' شراب کے سوا دوسرے نشے۔ پری: خوبصورت عورت' جن کی بیوی جنہ۔ عظمت: بڑائی' شان و شوکت' بزرگی۔ نثار: قربان' صدقے۔ ارادت: قصد' تمنا' خواہش۔ کالک: سیاہی' بدنامی' عیب۔ جبیں: پیشانی' ماتھا۔ حجر: حجر اسود جو کعبہ میں لگا ہے۔ جھالے: زور کی بارش' بھادوں کی تیز بارش۔ حسرت: نہ ملنے کا افسوس' آرزو' شوق۔

مطلب اشعار 1: مدینہ منورہ کی لطیف خوشبو اور خوشگوار من بھاتی صبح میں جگر کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے دلوں کی کلیاں کھلتی ہیں یہ ہوا کدھر سے آرہی ہے یہ محبوب کے دیار پاک کی لطیف پرکیف ہوا ہے جس سے قلب و جگر کو فرحت و سرور حاصل ہے۔

مطلب اشعار 2: یہ کون سی صبح صادق طلوع ہوتی ہے کہ نظر میں کھبتی اور بھاتی جارہی ہے یہ کس گھڑیال کی آواز ہے کہ جگر میں چبھتی چلی جارہی ہے۔

مطلب اشعار 3: اس دیار کی ڈالیاں ہری بھری اور خوشے بالیاں دانوں سے لبریز ہیں امید کے حسین و جمیل کھیتوں پر ایسی برسات کس طرف سے کس کے حکم سے ہوتی ہے ایسا مہربان رحم دل کون ہے۔

مطلب اشعار 4: ہم جب مکہ سے مدینہ جانے کا ارادہ کریں تو حرم قدموں سے لپٹ کر کہے جا تجھ کو خدا کے سپرد کیا تو نے کتنے عظیم الشان سفر کا ارادہ کر لیا ہے کیونکہ مجھ کو عظمت انہیں کے طفیل ملی ہے ورنہ مجھ کو تو بت کدہ بنا دیا تھا۔

مطلب اشعار 5: ہم کل تک کعبہ کا طواف کرتے تھے مثل پروانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے تھے مگر آج وہ ہم پر قربان ہو رہا ہے اور بزبان حال گویا ہے کہ تم نے یہ کس طرف جانے کا قصد و ارادہ کر لیا ہے وہی مرجع خلائق ہیں انہیں کے دم قدم سے بہار ہے۔

مطلب اشعار 6: مدینہ منورہ کی زیارت کو جانے والو تم اپنی پیشانیوں کی سیاہی گناہوں کی کالک محبوب رب العالمین کے در اقدس کے سجدے کر کے چھڑاؤ گے مجھ کو گنہگاروں کے گناہوں نے سیاہ فام کر دیا ہے میں جنت سے سفید رنگ کا آیا تھا گناہ چوس چوس کر کالا ہو گیا ہوں مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ میری بھی یہ تمنا ہے کہ اس رحمت العالمین ﷺ کے در پاک کا بوسہ لے کر اپنی سیاہی دور کر دوں

میں حجر اسود کی بجائے حجر ابیض سفید پتھر بن جاؤں۔

مطلب اشعار 7: زمزم شریف کا چشمہ بھی عشق محبوب دو عالم ﷺ میں مستغرق ڈوبا ہوا ہے اس کی آنکھ سے حسرت افسوس میں تیز بارش کی طرح آنسوں کے قطروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے کہ ہائے میں بھی اس دیار پاک میں حاضر ہو سکتا ان کے جد اعلیٰ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم کی رگڑ سے مجھے روانی نصیب ہوئی ہے اگر یہ نہیں ہوتے تو اسمٰعیل بھی نہ ہوتے میں بھی نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار (8) ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے
آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم (9) وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے
ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ (10) او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو (11) یہ راہ جانفزا مرے مولا کے در کی ہے
گھڑیاں گنی ہیں برسوں کی یہ شب گھڑی پھری (12) مر مر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سرکی ہے
اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک (13) حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو (14) کرسی سے اونچی کرسی اس پاک گھر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

گوہر: موتی' مروارید۔ نثار: قربان' نچھاور۔ ابر کرم: کرم کے بادل۔ عرض: گزارش۔ میزاب: پرنالہ جو کعبہ کی چھت کا پانی نیچے گراتا ہے۔ زر: سونا۔ آغوش: گود۔ حطیم: کعبہ کے باہر کا حصہ جہاں چھت کا پانی گرتا ہے۔ دھن: شوق' لگن' توجہ' خیال۔ رہ: راستہ۔ جا: جگہ۔ چشم: آنکھ۔ واروں: قربان کروں۔ نو: نئی جان۔ جانفزا: جان کی زندگی کو بڑھانے والا۔ شب گھڑی: مبارک ساعت وقت۔ سل: پتھر کی چٹان۔ حسرت: ارمان' آرزو' شوق۔ وضع: رکھنا' سجدہ کرنا۔ سماں: مثل' برابر' جیسا' مشابہ۔ زائر: زیارت کرنے والو۔ کرسی: آٹھویں آسمان پر تخت الٰہی کی جگہ۔ کرسی: دہلیز کی اونچائی' بنیاد کے اوپر جہاں سے فرش رکھا جاتا ہے۔

مطلب اشعار 8: کعبہ کے سنہری پرنالہ میزاب کی ابر کرم سے یہ گزارش ہے کہ تو ایک مرتبہ پھر بارش کر کہ میں دیار محبوب کی طرف جانے والوں پر موتیوں کو نچھاور کروں کہ وہ میرے نیچے کھڑے ہو کر نہائیں دعائیں کریں مرادیں پائیں۔

مطلب اشعار 9: کعبہ کا بیرونی حصہ (جو اصل میں کعبہ ہی ہے) اپنی گود کو کھولے ہوئے ہے کہ دیار یار کی طرف جانے والوں میری طرف آؤ میں تم کو اپنی آغوش رحمت میں چھپالوں مگر وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے کہ ان کی لگن اور شوق حاضری مدینہ پاک دیار سرکار سید الابرار ﷺ ہے ان کے مقابلہ میں حطیم کی کیا حیثیت ہے حطیم ان کے طفیل حطیم ہے حطیم گولائی میں ہے یہ مثل گود کے ہے جیسے دامن گول ہوتا ہے ایسے ہی یہ کعبہ کا دامن و حصہ ہے آغوش کی مثل ہے۔

مطلب اشعار 10: ارے ہاں اے غافل تو مدینہ پاک کے راستہ کی عظمت کو نہیں جانتا تو ہوش میں آ غفلت و خواب سے جاگ تو ان مقامات پر پاؤں رکھ رہا ہے ارے یہ مقامات مقدسہ تو سر اور آنکھوں کے رکھنے کی جگہ ہیں۔

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ایسے عشاق بھی گزرے ہیں جنہوں نے مدینہ پاک میں جوتہ نہیں پہنا برہنہ پا ہی رہے۔

مطلب اشعار 11: میں ہر ہر قدم پر اپنی جان قربان کر دوں کہ ہر قدم پر مجھے نئی جان و روح کی تازگی مل رہی ہے یہ روح و جان کو زندگی دینے والا راستہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ کے در اقدس کی طرف جاتا ہے۔ سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے۔

مطلب اشعار 12: میں نے سالہا سال گن گن کے وقت گزارا ہے کہ اب یہ مبارک ساعت ہاتھ آئی ہے مر مر کے بڑی دقت و دشواری سے یہ جدائی کی چٹان بھاری پتھر میرے سینہ سے سرکا ہے اور مجھے حاضری در محبوب کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

مطلب اشعار 13: اے اللہ تیری بڑی شان ہے کہ میرے یہ ناپاک قدم اس پاک سرزمین پر رکھے جائیں اس جگہ پر فرشتوں کو سر رکھنے سجدہ کرنے کی بڑی آرزو اور شوق ہے۔

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

مطلب اشعار 14: اے زائرین گنبد خضری اس جگہ تو معراج جیسا منظر ہے۔ تم کتنے خوش نصیب ہو کیسے ارفع مقام پر حاضر ہو کیوں کہ اس پاک گھر کو گنبد خضری کے دہلیز کی اونچائی آٹھویں آسمان پر کرسی کی بلندی سے بلند تر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو وادی مقدس کوہ طور پر جوتی اتارنے کا حکم تھا اور اس گنبد کے مکین محبوب رب العالمین ﷺ کو عرش اعظم پر مع جوتوں کے پہنے تشریف لانے کا فرمان تھا۔

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے	(15)	اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے
یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے	(16)	مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچھے گھر کی ہے
محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں	(17)	پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود	(18)	بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں	(19)	جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام	(20)	یوں بندگی زلف و رخ اٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے	(21)	رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

سوئے: جانب، طرف۔ مژدہ: خوشخبری۔ صلا: پکار، دعوت، ارادہ۔ سبز قبہ: ہرے رنگ کا گنبد۔ جلوہ: جلوہ دکھانے کی جگہ۔ بدلی: بادل۔ دُرر: موتی۔ سعدین: دو مبارک ستارے زہرو مشتری۔ قران: دو ستاروں کا ایک برج میں اکٹھا ہونا۔ جھرمٹ: ہجوم، بھیڑ۔ تجلی: چمک، روشنی، ظاہر ہو کر جلوہ دکھانا۔ زلف: سیاہ رات، سر کے کالے بال۔ رخ: رخسار، سفیدی، افق۔ رخصت: اجازت، حکم، منظوری۔ اسقدر: اتنی ہی اس سے زیادہ نہیں ہے۔

مطلب اشعار 15: روضہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے عاشق بظاہر کعبہ معظمہ کی طرف سجدہ کرنے کے لئے جھکے ہیں مگر ان کی نیتوں کو اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس طرف سجدہ کرنا چاہتے تھے۔ جیسے ہجرت مدینہ کے وقت سترہ ماہ بیت المقدس قبلہ رہا اس کی طرف بادل ناخواستہ سجدے کئے، نمازیں پڑھیں تو رب العالمین نے اپنے محبوب کی خوشنودی کے لئے فرمایا: فلنولینك قبلة ترضها اے محبوب آپ جس قبلہ سے راضی ہیں اس قبلہ (یعنی کعبۃ اللہ) کی طرف رخ کر لیں۔ بظاہر سجدہ تو بیت المقدس کی طرف تھا مگر دل

کعبہ کی طرف مائل تھا۔ اسی طرح عاشقان مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ تو کعبہ کی طرف کرتے ہیں مگر ان کے دل روضہ سرکار کی طرف سربسجود ہوتے ہیں۔ یہ بات نیت کی ہے اور نیت کا حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ کعبہ بھی حضور ﷺ کی تجلی کا ظل و سایہ ہے آپ کے نور سے ہی بنا ہے آپ کے جلوے نے کعبہ کو کعبہ بنایا ہے حقیقت کعبہ جلوہ محمد یہ ہے جو کعبہ میں جلوہ فرما ہے یہی روح قبلہ ہے اور اس کی طرف حقیقتاً سجدہ ہے حقیقت محمد یہ ہی مسجود الیہ ہے اسی کی طرف سجدہ ہے پہلی شریعتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا وہ ان کا قبلہ تھے مگر ہماری شریعت مصطفوی میں سجدہ تعظیمی حرام ہے ہم کو سجدہ کرنے کے لئے سمت کعبہ مقرر کر دیا جو نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مظہر ہے۔ ہم بظاہر سجدہ کعبہ کی طرف کرتے ہیں مگر حقیقتاً ہمارا سجدہ نور مجتبیٰ محبوب رب علیٰ جل واعلیٰ و ﷺ کی طرف ہے اور نور مصطفیٰ ظل نور خدا ہے تو سجدہ رب کی طرف ہوا۔ مولانا جامی فرماتے ہیں:

جوں بمسجد بینمت اے قبلہ من روئے تو
پشت در محراب کر دم روئے در ابروئے تو

اے میرے محبوب میں اگر تجھ کو مسجد میں دیکھ لوں تو میرا قبلہ تیرا روئے انور ہو گا۔ میں محراب کی طرف پشت کر لوں گا اور تیرے چہرے کی طرف سجدہ کروں گا۔ یہ عشاق کا قبلہ ہے' کعبہ پتھر گارے کا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا۔ انبیاء اولیاء کو رب نے بنایا تو آپ خود فیصلہ کر لیں ایک بندے کی تعمیر رب کی تخلیق سے افضل یا برابر ہو سکتی ہے تو جواب ہرگز نہیں ہو گا جس کو مولانا روم رحمت اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

کعبہ تعمیر خلیل اطہر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است
صد ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

مطلب اشعار 16: یہ گھر دروازے و مقامات مقدسہ اس کے ہیں جو گھر در کی قیود سے پاک ہے۔ جسم و جسمانیت سے منزہ و پاک ہے۔ ان بے گھر والوں کو خوشخبری ہے' ان کو جنت میں اچھے گھروں کے تحفہ ملیں گے۔

مطلب اشعار 17: اس سبز رنگ کے گنبد میں عرش کے رب کا محبوب آرام فرما ہیں اور ان کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق عتیق من النار اور فاروق اعظم جلوہ افروز و آرام فرما ہیں۔

مطلب اشعار 18: فرشتہ پرے پر پرے لگائے' مسلسل درود و سلام پیش کر رہے ہیں جو ستر ہزار صبح اور ستر ہزار شام کو حاضری دیتے ہیں۔ صبح والے شام تک اور شام والے صبح تک حاضر رہتے ہیں اس ردوبدل اور تبدیلی میں درود کے موتیوں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

مطلب اشعار 19: دو مبارک ستاروں کا چاند کے پہلو میں قران ہو رہا ہے جیسے زہرہ و مشتری کا قران ایک برج میں ہوتا ہے' ایسے ہی صدیقؓ و عمرؓ کا قران ہے اور دوسرے ستاروں نے بھیڑ لگا رکھی ہے۔ یہ عرب کے چاند کی نورانیت اور تجلی کی ضوفشانی ہے۔

مطلب اشعار 20: صبح کو ستر ہزار فرشتہ اور شام کو ستر ہزار فرشتہ حضور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کے حضور آداب غلامی ادا کرنے کے لئے آپ کے حضور آپ کے زلف و چہرہ منور کی آٹھوں پہر مدحت سرائی کے لئے حاضری دیتے ہیں۔ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

مطلب اشعار21: انسانوں میں صاحب استطاعت جب چاہے حاضر ہو سکتا ہے' ان پر کوئی پابندی نہیں ہے مگر فرشتوں پر یہ پابندی ہے جو فرشتہ ایک مرتبہ حاضری دے گیا ہے اس کا نمبر دوسری بار نہیں آئے گا وہ دوبارہ نہیں آ سکتا ہے اس کو صرف ایک مرتبہ آنے کی سرکار سے اجازت ہے۔

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب	(22)	بے حکم کب مجال پرندے کو پَر کی ہے
اے وائے بیکسی تمنا کہ اب امید	(23)	دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے	(24)	اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار	(25)	عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب	(26)	مر جائیں تو حیات ابد عیش گھر کی ہے
مفلس اور ایسے در سے پھرے بے غنی ہوئے	(27)	چاندی ہر اک طرح تو یہاں گداگر کی ہے
جاناں یہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال	(28)	ہاں بینواؤ خوب یہ صورت گزر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

نصیب: حصہ۔ مجال: طاقت' ہمت۔ وائے: ہائے افسوس۔ بیکسی: بے مددگاری' اکیلاپن۔ بدلیاں: تبدیلی۔ بارگاہ: کچہری' محل۔ معصوموں: گناہوں سے پاک۔ بار: نمبر' حاضری کا موقع۔ عاصی: گنہگار۔ صلا: عمر بھر کے لئے عام دعوت ہے۔ حیات ابد: ہمیشہ ہمیشہ عیش و آرام کی زندگی گزارنا ہے۔ مفلس: غریب' نادار۔ غنی: مال و دولت کے بغیر۔ گدیہ: فقیر' گداگر۔ خاک: مٹی' زمین۔ نہالی: رضائی لحاف گدا۔ نہال: خوشحال کامیاب' بامراد۔ بینواؤ: فقیر بے سرو سامان۔

مطلب اشعار22: فرشتے جتنا چاہیں تڑپیں ان کو دوبارہ آنا نصیب نہیں ہو گا اللہ کے حکم کے بغیر پرندے (فرشتہ) پر مارنے اڑنے کی طاقت و ہمت نہیں رکھتے وہ مجسم سرتاپا اطاعت ہیں' سرتابی کا ان میں مادہ نہیں ہے۔

مطلب اشعار23: ہائے افسوس بیکسی کا یہ عالم ہے کہ اب ساری تمنائیں امیدیں منقطع ہو گئیں ہیں جو شام کو حاضر ہونے والے تھے انہیں دن بھر شام کو حاضری کی امید تھی اور جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انہیں رات بھر صبح کی امید تھی جو حاضری دے چکے ان کی صبح و شام کی ساری امیدیں منقطع ہو گئیں ہیں۔

مطلب اشعار24: اگر یہ صبح و شام کی حاضری کے نمبر اور تبدیلی نہ ہو تو کروڑوں فرشتوں کی آس و امید ختم ہو جائیں گی اور آپ کی بارگاہ رحمت اللعالمین ہے آپ کا رحم بلا تخصیص سب کو عام ہے کسی کو محروم نہیں فرماتے۔

مطلب اشعار25: گناہوں سے پاک فرشتوں کو پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ حاضری کی اجازت ہے مگر گنہگاران امت کو عمر بھر کے لئے عام دعوت ہے جتنی مرتبہ چاہیں مدینہ منورہ حاضری دیں ان کی حاضری پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مطلب اشعار26: اگر زندہ رہیں تو دربار رسالت میں حاضری نصیب ہو گی اگر مدینہ میں مرجائیں تو ہمیشہ کی زندگی اور عیش و آرام دینے والا گھر عطاء کیا جائے گا اور دربار نبوی علیہ السلام میں ہمہ وقت حاضر ہونے کا موقع ملے گا۔

مطلب اشعار27: غریب و غربا ایسے قاسم و سخی کے دروازے سے غنی (بے پروا) ہوئے کیسے واپس ہو سکتا ہے یہاں مدینہ کے فقرا بھک منگوں کی ہر طرح چاندی ہے کامیابی ہی کامیابی حاصل ہے خسارے کا کوئی امکان نہیں۔

مطلب اشعار28: اے میرے محبوب آقا ﷺ یہ آپ کے شہر کی مٹی کا بستر و تکیہ نرم نرم گدے رضائی لحاف و تکیہ سے بہت بہتر

ہے کیونکہ دل خوش و خرم ہے ہاں ہاں اے بے سرو سامان فقیر و گزر اوقات کی یہ بہترین صورت ہے تیرا پابند الم ہر قید سے آزاد ہے۔ وہ دینوی سازو سامان کی خواہش ہی نہیں رکھتے ان کا مال و دولت، سازو سامان، اوڑھنا بچھونا عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاک در	(29)	شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کروفر کی ہے
اس پاک کُو میں خاک بسر سربخاک ہیں	(30)	سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر کی ہے
کیوں تاجدارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے	(31)	جو آج جھولیوں میں گدایان در کی ہے
جاروب کشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے	(32)	وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند	(33)	سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو	(34)	مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے
شان جمال طیبہ جاناں ہے نفع محض	(35)	وسعت جلال مکہ میں سود و ضرر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

چتر: بڑی شاہی چھتری۔ دھج: انداز، صورت شکل۔ کروفر: شان و شوکت۔ کو: راستہ۔ بسر: مٹی سروں پر اور سر مٹی پر رکھے ہوئے ہیں۔ بسر: گزر اوقات، وقت پاس کرنا۔ جاروب: جھاڑو لگانے والے۔ ملوک: بادشاہ۔ عاصی: گناہ گار۔ چہیتے: پیارے، عزیز، محبوب۔ خیرو شر: بہتری اور برائی۔ جاناں: معشوق محبوب، پیارا۔ نفع محض: صرف فائدہ، خالص منافع۔ وسعت: کشادگی، گنجائش۔ جلال: عظمت، بزرگی، بڑائی۔ سود: فائدہ۔ ضرر: نقصان۔

مطلب اشعار 29: آپ کی دیواروں کے سایہ شاہی چھتری اور دروازے کی مٹی و خاک تخت شاہی ہیں یہ انداز شان و شوکت رعب دبدبہ بادشاہوں کو کب نصیب ہو سکتا ہے آپ کے در کے کتے شیروں کو نظر میں نہیں لاتے جو ان فقیر کو میسر ہے یہ عشاق تاج و تخت تقسیم کرتے ہیں بادشاہ ان کی قدم بوسی سعادت سمجھتے ہیں۔

مطلب اشعار 30: آپ کے شہر کی پاک گلیوں میں سروں پر خاک ڈالے ہوئے اور خاک پر سر رکھے ہوئے ہیں۔ وہ عاشق اپنے خیالوں میں زندگی گزارنے کے راز کو پا چکے ہیں کیونکہ چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے جو ان کے ذکر میں گزرے وہی کامیاب ہے، تاجدار ہے۔

مطلب اشعار 31: او تاج زریں سر پر رکھنے والے بادشاہو تم نے کبھی خواب میں بھی ایسی نعمتیں دیکھی ہیں جو آج ان کے دروازے کے فقیروں کی جھولیوں میں ہیں۔

حضرت ابراہیم ابن ادھم ایک دن دریا کے کنارے اپنی گدڑی میں پیوند لگا رہے تھے۔ ان کا وزیر حج کرنے آیا تھا اتفاقاً اس کا اِدھر گزر ہوا اس نے حضرت ابراہیم کو پہچان لیا حاضر خدمت ہو کر عرض کیا سرکار آپ بلخ کے بادشاہ ہیں اور یہ حالت! حضرت ابراہیم نے اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور آواز دی اے مچھلیو میری سوئی لاؤ تو بہت سی مچھلیوں کے منہ میں سونے کی سوئی تھی۔ آپ نے فرمایا میری لوہے کی سوئی لاؤ تو ایک مچھلی لوہے کی سوئی لے کر برآمد ہوئی۔ آپ نے وزیر کو فرمایا وہ بادشاہت اچھی تھی یا یہ بادشاہت اچھی ہے۔ ان جیسے درویشوں کی گدڑیوں میں لعل چھپے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہیں لعل و زر بنا دیتے ہیں۔

مطلب اشعار 32: بڑے بڑے بادشاہوں کے نام جھاڑو لگانے والوں میں لکھے ہوئے ہیں جیسے سلطان روم، سلطان بلخ، سلطان غزنی وغیرہ شاہوں نے اپنے ملازم دربار رسالت کی جھاڑو لگانے صفائی کرنے کے لئے ملازم رکھے ان کا ایسا نصیب کہاں تھا کہ اس خدمت کو

ہمیشہ خود ادا کرتے اس نسبت سے ان کا نام بھی جاروب کشوں میں لکھا گیا ہے۔

مطلب اشعار 33: طیبہ میں مر کے آنکھیں بند کر کے ٹھنڈک بھرے راستہ میں چلے جاؤ کیونکہ یہ سڑک سیدھی شفاعت نگر شہر کی طرف جاتی ہے۔ آقا ﷺ کا فرمان ہے۔

من استطاع منکم ان یموت بالمدینه فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها جو شخص تم میں سے مدینہ میں مرنے کا خواہش مند ہو اس کو چاہئے کہ مدینہ میں مرے جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

مطلب اشعار 34: اے زاہدو! یہ طیبہ ہے آقا مولیٰ ﷺ کے تو گنہگار بھی چہیتے ہیں یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے کہ اس شہر میں اچھائی برائی کی چھان پھٹک ہو کیونکہ یہاں مکہ میں ایک گناہ ایک لاکھ ایک نیکی ایک لاکھ تو فائدہ کیا ہوا گناہ بندے سے زیادہ سرزد ہوتے ہیں نیکی کم سرزد ہوتی ہیں اور مدینہ منورہ میں گناہ ایک کا ایک اور نیکی ایک سے پچاس ہزار تو فائدہ کا شہر مدینہ ہوا نہ کہ مکہ دوسرے شہروں میں گناہ ایک کا ایک اور نیکی ایک کی دس ہوں گی۔ مکہ دعاؤں کی مقبولیت کا شہر ہے نیکیوں کے بڑھانے والا نہیں۔

مطلب اشعار 35: محبوب دو عالم ﷺ کے شہر طیبہ میں شان جمالی اور خالص فائدہ ہی فائدہ ہے۔ مکہ میں جاہ و جلال کی فراوانی ہے فائدہ و نقصان دونوں کا امکان ہے فائدہ کم اور نقصان کے زیادہ امکانات ہیں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے اور مدینہ میں دعاؤں کی مقبولیت کی امید زیادہ قوی ہے۔ رب کا ارشاد ہے: اذ ظلموا انفسهم جاؤك (الی اخره) جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کریں) تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے توبہ کریں اور اللہ کا رسول بھی ان کے لئے استغفار طلب کریں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔ یہ شان عظمت مدینہ ہی کو حاصل ہے کہ اللہ نے توبہ کے مقبول ہونے کی پکی سند عنایت فرما دی ہے۔

کعبہ ہے بے شک انجمن آراء دلہن مگر (36) ساری بہار دلہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے
کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دلہن (37) یہ رشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے
دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر (38) جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے
سرسبز وصل یہ ہے سیہ پوش ہجر وہ (39) چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے
ماؤ شما تو کیا خلیل جلیل کو (40) کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے
اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول (41) یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے
جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر (42) زر نا خریدہ ایک کنیز ان کے گھر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

انجمن آرا: محفل کی خوبصورتی دینے والا۔ تربت: قبر' مزار۔ رشک آفتاب: سورج اس کی چمک دمک سے شرمندہ ہو۔ غیرت قمر: چاند اس سے شرما جائے۔ سجیلی: بانکی خوبصورت۔ انیلی: سادہ' بھولی بھالی۔ جو پی: پیارا ۔ سہاگن: دلہن' جس کا خاوند زندہ ہو۔ کنور: شہزادہ' بادشاہ کا لڑکا۔ وصل: ملاقات۔ سیہ: کالے کپڑے پہنے۔ ہجر: دوری' جدائی۔ ماؤ شما: میں اور تو' عام آدمی۔ کنجی: چابی نشان والی ہے۔ زرنا خریدہ: مفت کا جس کی قیمت نہ دی گئی ہو۔ کنیز: باندی' نوکرانی۔

مطلب اشعار 36: بے شک کعبہ معظمہ محفل کو حسن و خوبصورتی دینے والی دلہن کی طرح ہے مگر دلہنوں کے گھر کی خوبصورتی سے بڑھ کر دولہا کے گھر کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ دلہن نے بھی دولہا کے گھر کو جا کر زینت دینی ہوتی ہے دلہن کی حسن زینت بھی دولہا کے لئے ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 37: کعبہ مکرمہ پرانی دلہن ہے اور نبی پاک صاحب لولاک کا مزار پاک نئی دلہن کی مثل ہے۔ سورج کعبہ کی تابانی سج دھج چمک دمک سے شرمندہ ہے تو چاند روضہ رسول ﷺ کی زیب و زینت سے شرمندہ ہے کعبہ رشک آفتاب ہے تو روضہ پاک رشک قمر ہے سورج کعبہ کو دیکھ کر رشک کرتا ہے تو چاند روضہ اقدس کو دیکھ کر رشک کرتا ہے۔

مطلب اشعار 38: دونوں دلہنیں بانک پن اور خوبصورتی میں سادگی اور بھولپن میں اپنی مثال آپ ہیں مگر جو دلہن اپنے خاوند کے پاس ہوتی ہے اسی کو سہاگن (جس کا خاوند زندہ اس کے پہلو میں ہو) کہا جاتا ہے وہی شہزادے کی بیوی ہوتی ہے۔ جس کو کنور (شہزادہ) اپنی راجکماری (شہزادی) کو پتنی (بیوی) بنا کر رکھے وہی سہاگن کہلاتی ہے۔

مطلب اشعار 39: ایک نے وصل و ملاقات کی خوشی میں سبز رنگ کا لباس زیب تن کیا ہے۔ (گنبد خضریٰ) دوسری نے ہجر و جدائی میں کالے رنگ کا لباس پہنا ہے۔ (کعبتہ اللہ) ان دونوں کے دلوں کی جو حالت غم و خوشی کی ہے وہ ان کے دوپٹوں و لباس سے ظاہر ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 40: میں اور تم کا کس میں شمار و گنتی ہے اس دن تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھنا کہ ان کی تمنا بھی یہی ہو گی کہ وہ بیکسوں کے آقا ایک نظر ان کی طرف رحمت سے کر دیں۔

مطلب اشعار 41: اپنا شرف و برتری اس میں ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں۔ باقی قبولیت دعاء تو یہ ان کا کام ہے قبولیت کی چابی ان کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہیں قبول کریں جس کو چاہیں رد کر دیں۔ مگر وہ کسی کو محروم نہیں کرتے۔ رحمت عالم ہیں۔

مطلب اشعار 42: اپنے آقا سے مانگو جو کچھ تم لینا چاہتے ہو دنیوی مال و دولت ساز و سامان یا آخرت کی بھلائی کیوں نہ ہو وہ قاسم نعمت رب ہیں یہ دنیا و آخرت بغیر خریدی ہوئی باندی لونڈی ان کے گھر کی ہیں وہ جس کو جو دنیا چاہیں عطاء کریں ان کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ اللہ یعطی وانا قاسم فرمان پاک ہے اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

رومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں (43) گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے
اتنا عجب بلندی جنت پہ کس لئے (44) دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے
عرش بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ (45) اتری ہوئی شبیہ ترے بام و در کی ہے
وہ خلد جس میں اترے گی ابرار کی برات (46) ادنیٰ نچھاور اس مرے دولہا کے گھر کی ہے
عنبر زمین عبیر ہوا مشک تر غبار (47) ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں (48) ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے (49) سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

رومی: روم کا رہنے والا سفید رنگ۔ حبشی: حبشہ کا رہنے والا' سیاہ رنگ۔ شبیں: راتیں۔ کنیز: باندی کی اولادوں۔ سحر: صبح۔ عجب: گھمنڈ' غرور' تکبر۔ بریں: سب سے اونچا آسمان نواں۔ فردوس: جنت۔ شبیہ: تصویر' شکل۔ بام: اٹاری' بالاخانہ' چھت۔ خلد: جنت۔ ابرار: نیک لوگ' پرہیزگار لوگ۔ ادنیٰ: کم سے کم۔ نچھاور: عطیہ' اترن' صدقہ۔ عنبر: بہترین خوشبو کا نام ہے جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ عبیر: یہ مشک گلاب صندل کو ملا کر

بناتے ہیں۔ مشک: کستوری جو ہرن کے نافہ سے نکلتی ہے۔ غبار: گرد 'مٹی۔ ادنیٰ: کم سے کم۔ رہگزر: راستہ' گلی کوچہ۔ گنواروں: دیہاتی' پینڈو۔ طرز ادب: ادب کرنے کا طریقہ' سلیقہ۔ تمیز: شناخت' فرق' اندازہ۔ نہ لا: نہیں' انکار کرنا کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

مطلب اشعار 43: دن سفید چہرے والے رومی غلاموں کی مثل ہیں اور راتیں سیاہ چہرے والے حبشی غلاموں کی مثل ہیں ان کے باندیوں کی اولاد میں صبح و شام کا شمار ہوتا ہے۔ صبح و شام کیا تمام ماسوی اللہ ان کا غلام اور باندی ہیں۔ ارشاد رب ہے: قل یا عبادی تا آخر اللہ فرماتا ہے کہہ دو اے میرے بندو جب رب نے سب کو آپ کا بندہ کر دیا تو پھر عبدیت مصطفےٰ ﷺ کا انکار کافر و مشرک ہی کر سکتا ہے مومن کی مجال نہیں کہ آپ کی عبدیت عبدالرسول عبدالنبی عبدالمصطفیٰ کہلانے میں عار محسوس کرے۔

مطلب اشعار 44: اے جنت تجھ کو اپنی بلندی پر اتنا غرور و تکبر کس لئے ہے تجھ کو یہ بلندی خیرات میں بھیک میں کتنے اونچے گھر سے ملی ہے جن کو اللہ نے رفعنا کے خطاب سے یاد کیا ہے اور تجھ کو ان کے غلاموں کا مسکن بنایا ہے تیری بلندی سے ان کے غلاموں کا مرتبہ بلندی بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

مطلب اشعار 45: جنت کا دماغ عرش اعظم پر ہی کیوں نہ ہو تجھ کو معلوم نہیں کہ تو ان محبوب رب وجہ تخلیق کون و مکاں کے در دیوار کا عکس ہے تو اپنی بلندی حسن و خوبی میں ان کے محل کی بلندی اور خوبصورتی کو نہیں پہنچ سکتی ان کے قدموں پر ہزاروں جنتیں قرباں ہیں ان کے عاشق جنت کو کچھ نہیں سمجھتے۔ ان کی جنت مدینہ کی گلیاں ہیں۔

مطلب اشعار 46: وہ جنت جس میں ابرار و پرہیز گاروں کی برات فروکش ہو گی قیام کرے گی یہ کم سے کم عطیہ میرے آقا شب اسریٰ کے دولہا ﷺ کے گھر کی معمولی بخشش ہو گی۔ ابرار کا مرتبہ مقربین کے مرتبہ سے بہت کم ہوتا ہے اس لئے کہا گیا ہے حسنات الابرار سیات المقربین ابرار کی نیکیاں اگر مقربین کریں تو گناہ گار ہوں گے اور مقربین میں بیشمار درجات ہیں ان میں سے جن کو اعلیٰ سے اعلیٰ بلند سے بلند درجے جو ملیں گے وہ سب حضور ﷺ کا صدقہ ہو گا اسی لئے اسے ادنیٰ نچھاور کہا۔

مطلب اشعار 47: آپ کی راہ گزر گلی کوچوں کی کم سے کم یہ پہچان ہے کہ اس کی زمین عنبر کی ہو گی اس میں چلنے والی ہوا مشک کے گلاب صندل کی خوشبوں سے معطر ہو گی اور اس گلی کا گرد و غبار مشک کی طرح خوشبودار ہو گا۔ آپ جس گلی کوچہ سے گزرتے وہ گلی کوچہ مشک کی طرح مہک جاتا تھا۔ اصحاب خوشبو سے آپ کو تلاش کر لیا کرتے تھے۔

مطلب اشعار 48: اے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم دھاتیوں پنڈوں میں مانگنے کا سلیقہ اور ادب کرنے کا طریقہ کہاں ہے ہم کو صرف اتنا معلوم ہے کہ بھیک اسی دروازے سے ملتی ہے ہماری مانگنے کے طور طریقہ نہیں دیکھا جاتا دلوں کی حالت دیکھی جاتی ہے۔ لا ینظر الی صورکم بل ینظر الی نیاتکم تمہاری شکل و صورت نہیں دیکھی جاتی بلکہ تمہاری نیت دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے۔

مطلب اشعار 49: ہم مانگ رہے ہیں اور مانگتے رہیں گے جو سوال کریں گے آپ پورا کرتے رہیں گے ہماری منہ مانگی مرادیں ملتی رہیں گی کیوں کہ اے آقا غریبوں کے ملجا و ماوی ﷺ آپ نے کلمہ توحید کے سوا کبھی لا کسی کو نہیں فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے میں نہیں دوں گا نہ کبھی اگر کی شرط لگائی کہ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو ہم تم کو یہ دیں گے یا اگر ہمارے پاس وہ چیز آگئی تو ہم دیں گے یہ دونوں باتیں آپ کی بارگاہ میں نہیں تھیں۔ سائل نے جو بھی سوال کیا آپ نے اس کو عطا فرما دیا۔ ایک سائل آتا ہے یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا۔ میری طرف توجہ فرمائیں ارشاد تم نے کیا کیا ہے۔ سرکار میں نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ ارشاد فرمایا' غلام آزاد کرو۔ عرض میں غریب ہوں میرے پاس غلام نہیں ہے۔ ارشاد ساٹھ روزے رکھو عرض میں کمزور ہوں' روزے نہیں رکھ سکتا۔ ارشاد' ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض میں غریب مسکین ہوں کھانا بھی نہیں کھلا سکتا۔ یہ احکام شرع تھے جن کا آپ نے حکم فرمایا اس نے اپنی معذوری ظاہر کر دی۔ اب آپ نے اپنے اختیارات کو استعمال فرمایا جو دوسرا کوئی نہیں کر سکتا

نہ کسی کو تاقیامت اجازت ہے۔ آپ نے سائل کو لا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا بیٹھ جاؤ۔

اس میں آپ کے علم غیب کا ثبوت بھی ہے آپ کو معلوم تھا کہ کوئی شخص کھجوریں لا رہا ہے کچھ دیر کے بعد ایک شخص ٹوکرے میں کھجوریں لے کر حاضر ہوا آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے۔ سائل نے عرض کیا حضور میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ کھجوریں تمہارے روزے کا کفارہ ہیں' ان کو مدینہ کے غریبوں میں تقسیم کر دو۔ قربان جایئے اس دینے والے اور لینے والے کے اس نے عرض کیا سرکار مدینہ میں مجھ سے بڑھ کر تو کوئی غریب و مسکین نہیں ہے۔ آپ سائل کی بات کو سن کر مسکرائے' فرمایا اچھا جاؤ تمہارا صدقہ کفارہ تمہارے لئے جائز ہے اپنے بچوں کو کھلا دو خود کھاؤ۔ یہ ہیں آپ کے اختیارات کہ اس کا کفارہ اسی کے لئے جائز کر دیا۔ سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

نہ رفت بزبان مبارکش ہرگز
مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ

آپ کی زبان مبارک پر کبھی لا کا حرف نہیں آتا تھا۔ آپ سائل کو انکار نہیں فرماتے تھے۔ مگر اثبات توحید باری کے لئے آپ فرماتے ہیں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور (50) ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے (51) کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں (52) کیا پرسش اور جا بھی سگ بے ہنر کی ہے
باب عطا تو یہ ہے جو بہکا اِدھر اُدھر (53) کیسی خرابی اس نگھرے دربدر کی ہے
آباد ایک در ہے ترا اور ترے سوا (54) جو بارگاہ دیکھئے غیرت کھنڈر کی ہے
لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں (55) کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
گھیرا اندھیریوں نے دہائی ہے چاند کی (56) تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

اُف: افسوس' حسرت' آہ۔ تری خو: عادت' سیرت۔ درگزر: معاف کرنا' چھوڑ دینا۔ توقع: امید' آرزو' بھروسہ۔ پرسش: پوچھ گچھ' بازپرس۔ جا: جگہ' کسی کے پاس۔ سگ: کتا۔ عطا: بخشش' سخاوت۔ نگھرے: جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ دربدر: ہر ایک کے گھر اور دروازے پر۔ غیرت کھنڈر: غیر آباد جگہ کو اس سے شرم آئے' بے آباد تباہ و برباد۔ لب وا ہیں: ہونٹ کھلے ہوئے ۔ منزل: راستہ خطرناک' ٹھکانہ بے آباد پر خطرہ ہے۔

مطلب اشعار 50: افسوس مجھ جیسا بے حیا کالے منہ والا سیاہ باطن اور آپ کے سامنے حاضر ہونے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے مگر آپ کی شان کریمی کے صدقے کہ حضور آپ کی عادت معاف کرتے اور پردہ پوشی کرنے کی ہے۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

مطلب اشعار 51: یا سرکار اگر میں آپ سے منہ چھپاؤں تو کس کے سامنے جاؤں میرا روئے سیاہ اور کون دیکھے گا کیا مجھے آپ کے سوا

کسی اور سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ میری طرف نظر رحمت سے دیکھے گا یہ فخر صرف اور صرف آپ کو حاصل ہے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا: شفاعتی لاہل الکبائر۔ بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کے لئے میری شفاعت ہے۔

مطلب اشعار 52: اے آقا و مولیٰ ﷺ میں کہاں جاؤں کسے پکاروں اور کس کا منہ تکوں کیا سرکار آپ کی بارگاہ کے سوا کسی دوسرے نبی و رسول علیہ السلام کی بارگاہ میں مجھ بے ہنر کتے کی پوچھ گچھ آؤ بھگت ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتی وہ تو خود آپ کی نظر التفات کے متمنی ہوں گے۔

مطلب اشعار 53: بخشش و سخاوت کا دروازہ تو صرف یہ ہے کہ جو اِدھر اُدھر مارا مارا پھرا' ٹھوکریں کھاتا پھرا اس بے آسرا بے گھر در کے لئے اتنی خرابی و بربادی ہے کہ یوں ہی ہر گھر کے دروازے پر صدائیں دیتا رہا جھڑکیاں کھاتا پھرا۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مطلب اشعار 54: اے آقا ﷺ صرف آپ کا ایک دروازہ آباد ہے جہاں منگتوں کا ہجوم ہے باقی آپ کے دروازے کے سوا جس بارگاہ پر نظر ڈالیں وہ جگہ غیر آباد تباہ و برباد ہے کہ دیکھنے والے کو اسے دیکھ کر شرم آتی ہے کہ وہ اس کو بارگاہ کہے یا نہ کہے۔

مطلب اشعار 55: ہونٹ دعا کے لئے کھلے ہوئے ہیں آنکھیں شرم سے بند ہیں آنکھ ملانے کے قابل نہیں اور جھولیاں پھیلی ہوئی ہیں یا سرکار ﷺ آپ کے دروازے کی بھیک کتنی پر لطف ہے۔ خود بھیک دیں خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔ دعائیں سوالی دیا کرتا ہے یہاں کی ہر بات نرالی ہے بھیک کے ساتھ دعاء بھی عنایت ہو رہی ہے۔

مطلب اشعار 56: اے عرب و عجم کے چاند آپ کی دوہائی ہے کفر و نفاق کے سیاہ گھنگور اندھیروں میں پھنس گیا ہوں' اکیلا ہوں' رات کالی ہے' سفر بہت زیادہ خطرناک ہے' جگہ جگہ ٹھگوں کے ڈیرے ہیں' راہ میں ایمان کے ڈاکو ہیں میں صرف آپ کی مدد سے محفوظ رہ سکتا ہوں۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

قسمت میں لاکھ پھیر ہوں سو بل ہزار کج (57) یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے
ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں (58) دونوں جہاں میں دھوم تمہاری کمر کی ہے
جنت نہ دیں نہ دیں تری رویت ہو خیر سے (59) اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے
شربت نہ دیں نہ دیں تو کرے بات لطف سے (60) یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکر کی ہے
میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی (61) بندوں کنیزوں میں مرے مادر پدر کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی (62) دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا (63) یہ آبرو رضا ترے دامان تر کی ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

قسمت: تقدیر' نصیب۔ سو بل: ایر پھیر' چکر' اتار چڑھاؤ۔ کج: آڑا' ترچھا۔ گتھی: گرہ' الجھن' گنجلک۔ بندھی: ساتھ لگ گئی' منسلک ہو گئی۔ نصیب: مقدر' تقدیر۔ رویت: دیدار' صورت دیکھنا۔ برگ و بر: پھل پھول پتیوں' سازو سامان۔ لطف: نرمی' بھلائی' مہربانی' عنایت۔ خانہ زاد:

باندی لونڈی کا بچہ' گھر کے غلام کا بچہ۔ کہنہ: پرانہ' ہمیشہ کا۔ کنیزوں: باندیوں' لونڈیوں۔ مادر پدر: ماں باپ۔ قبول: قبولیت' پسندیدگی' منظوری ہونا۔ عرض: گزارش' بیان کرنا۔ سکی: آہستہ آہستہ ہوا کا چلنا۔ باد: شفاعت کی ہوا۔ ابرو: عزت۔ داماں: آنسوں سے دامن بھیگے ہوئے۔

مطلب اشعار 57: ہماری قسمت میں لاکھوں چکر ایر پھیر ہوں' سو چکر اتار چڑھاؤ' ہزاروں خم' ٹیڑھیس ترچھے پھیر ہوں مگر یہ تمام گرہیں الجھنیں آپ کی ایک سیدھی نظر کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ آپ کے اشاروں کی بات ہے۔

تم جو چاہو تو مرے درد کا درماں ہو جائے
ورنہ مشکل ہے کہ مشکل مری آساں ہو جائے

مطلب اشعار 58: آپ نے شفاعت کرنے کے لئے کمر کو ایسا کس کر باندھا کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکنے لگا اور میری مشکلیں حل ہونے لگیں ایک میری ہی نہیں بلکہ دونوں جہانوں کی قسمت جاگ اٹھی اور دھوم مچ گئی کہ آج محشر کے دولہا شفاعت کے لئے کمر پہ پٹی سر پر تاج سجا کر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہیں امت کے گنہگاروں کے لے رب حب لی امتی فرما رہے ہیں۔

مطلب اشعار 59: جنت ملے یا نہ ملے صرف آپ کا دیدار بخیریت ہونا چاہئے۔ اس رسالت کے پھول کے سامنے پھل پھول پتوں کی کسے حاجت و ضرورت ہے۔

مطلب اشعار 60: آپ مہربانی و نرمی سے گفتگو فرمائیں آپ کی نرم و شریں بات چیت کے سامنے شربت کی بالکل ضرورت نہیں ہے جب آپ کی گفتگو کا شہد موجود ہو تو ہم کو پھر شکر و قند کی کیا ضرورت ہے۔

مطلب اشعار 61: میں آپ کے گھر کے غلام کا بچہ ہوں میری صورت کو پہچانتے ہیں میرے ماں باپ کا شمار آقا ﷺ آپ کے باندی و غلاموں میں ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 62: منگتا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا آپ نے داد و بیش کی اس پر برسات کر دی اپنا سوال بیان کرنے اور قبول ہونے میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ و دوری ہے۔

تم جو چاہو تو مرے درد کا درماں ہو جائے
ورنہ مشکل ہے کہ مشکل مری آساں ہو جائے

مطلب اشعار 63: اے رضا دیکھ وہ شفاعت کی ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگی ہے تاکہ تیرے گیلے دامن کو خشک کر دے۔ اے رضا یہ تیرے گیلے دامن کی عزت و توقیر ہے۔ جو گناہوں پر پشیمانی کے آنسوں سے تر ہو گیا تھا اب وہ شفاعت کی ہوا سے خشک ہو جائیں گا۔

بحضور سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلاۃ والثناء

در تہنیت شادی اسرا

نعت

(1) وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے — نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کے لئے تھے

(2) بہار کو شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک — ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

(3) وہاں فلک پر یہاں زمیں پر رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں — اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

(4) یہ جوت پڑتی تھی اُن کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی — وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

(5) نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا — حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

(6) نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے — سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

سرور: سردار۔ کشور: ملک' ولایت۔ جلوہ گر: جلوہ دکھانے والا۔ طرب: خوشی' نشاط' شوق۔ ملک: فرشتے۔ فلک: آسمان۔ لے: سر' لہجہ' لحن' آواز۔ عنادل: بلبلیں۔ رچی: شادی کا سامان جمع کرنا۔ مچی: تزک و احتشام کرنا۔ نفحات: خوشبوئیں۔ جوت: روشنی' اجالا' چمک۔ چٹکی: سجاوٹ' چمک دمک۔ نصب: گاڑنا' لگانا' کھڑا کرنا۔ پھبن: آرائش' خوبصورتی۔ نکھر: اجلی' چمکدار' صاف ہونا۔ حجر: پتھر' سنگ اسود۔ آنچل: گھونگھٹ' دوپٹہ یا اوڑھنی کا سرا۔ تجلی: نور' روشنی' چمک' جلوہ۔ بحت: خالص' صرف۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کے اس قصیدہ معراجیہ کی تضمین مولانا محمد حسن صاحب اثر بدایوانی نے تصنیف کی ہے جس کو ہر شعر کے مطلب کے بعد تحریر کر دیا گیا ہے۔

مطلب اشعار 1: ملک رسالت کے سردار سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء معراج کی رات کو جب عرش اعظم پر تشریف لے گئے تو آپ کے استقبال کے لئے عجیب و غریب انوکھے فرحت و خوشی کے ساماں عرب کے مہماں جناب رسالت مآب کے لئے مہیا کیے گئے تھے۔ اثر صاحب کہتے ہیں۔

کہیں مبارک کہیں سلامت کہیں مسرت کے غلغلے تھے
صلوٰۃ کے گیت نعت کی گت ثنا کے باجے بجا رہے تھے
درِ فضا کی بجا کے نوبت ملک سلامی اتارتے تھے
وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

مطلب اشعار 2: بہاروں کو خوشیاں مبارک ہوں چمن کو آباد و شاداب ہونا مبارک ہو۔ ساتوں آسمان کے لاتعداد فرشتے اپنے اپنے انداز اور سریلے لہجوں میں بلبل کی مثل اپنے اپنے سروں میں گا بجا رہے تھے۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

مبارک اے باغباں مبارک خدا کرے جاوداں مبارک
بہار گل کو سماں مبارک عنادل نغمہ خواں مبارک

زمین سے تا آسماں مبارک یہاں مبارک وہاں مبارک
بہار کو شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

مطلب اشعار 3: ادھر آسمانوں پر ادھر زمین پر شادی و بیاہ کا سماں تھا تزک و احتشام سے دھوم دھام ہو رہی تھی اللہ کی طرف سے انوار ہنستے مسکراتے آرہے تھے اور حضور ﷺ کی طرف سے ان کے استقبال کے لئے خوشبوئیں اٹھ رہی تھیں۔

کہیں فرشتوں کی انجمن میں مبار کی گا رہی تھیں حوریں
کہیں وہ نور اور وہ ضیائیں جہاں فرشتے بچھائیں آنکھیں
دکھا رہی تھیں نرالی شانیں اس ایک نوشہ کی دو براتیں
وہاں فلک پر یہاں زمین میں رچی تھی شادی مچی تھیں دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

مطلب اشعار 4: حضور ﷺ کے چہرے مبارک کی چمک اور روشنی کی شعائیں عرش اعظم تک جا رہی تھیں جسے کے چاندنی چودھویں رات کو سب کچھ منور کر دیتی ہے۔ معراج کی رات کچھ اس طرح جگمگ ہو رہی تھی جیسے کے قدم قدم پر آئینے لگادیئے ہیں تاکہ روشنی دس گناہ بڑھ جائے۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

کچھ ایسی اس شب میں تھی تجلی کہ جابجا نور کی جھلک تھی
وہ ہر جگہ عالم صفائی ہوئی تھی عالم کی شیشہ بندی
ضیائے ماہ عرب جو چمکی تو روشنی دور دور پھیلی
یہ جوت پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

مطلب اشعار 5: نئی دلہن کے حسن و جمال خوبصورتی سے کعبہ معظمہ صاف و شفاف ہو کر سنورا اور ہارسنگار کر کے اپنے حسن و جمال میں دلکشی پیدا کی حجر اسود کے قربان کہ اس نے کعبہ کی کمر میں سیاہ تل کی طرح لگ کر اس کے حسن و جمال میں لاکھوں بناؤ سنگار کے رنگ بھر دیئے تھے۔ ارشاد اثر صاحب!

تجلیوں کا وہ رخ پہ سہرا بدن میں وہ نور کا شمانا
سجا سجایا بنا بنایا خدا کے گھر میں وہ شاہ آیا
نظر سے گزرا عجب تماشا کہ رنگ پایا یہاں نرالا
نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

مطلب اشعار 6: شب معراج کے پیارے دولہا کی نظر میں پیار و محبت کے جلوے کی چمک کو دیکھ کر محراب کعبہ نے اپنا سر جھکا دیا اور اپنے چہرے پر کالے غلاف کا گھونگھٹ ڈال لیا کیونکہ اس وقت خالص ذات باری کی تجلی جلوہ فگن تھی اس کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

دلہن پر یہ شوق کے تقاضے کہ چل کے نوشاہ کے قدم لے   مگر لحاظ و ادب نے بڑھ کے وہ ولولے دل کے دل میں روکے

لقا کی حسرت میں آنکھ کھولے چھپائے گھونگھٹ میں منہ ادا سے
نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

(7) خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے

(8) یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

(9) دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

(10) پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

(11) نہا کے نہروں نے وہ جھمکتا لباس آب رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

(12) پرانا پُر داغ و ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تا رنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

امنڈ: جوش مارنا' ابلنا۔ طاؤس: مور۔ نغمہ: سریلی آواز' راگ سر۔ سماں: مثل نظیر' مشابہ۔ میزاب: کعبہ کا سنہری پرنالہ جس سے چھت کا پانی نیچے گرتا ہے۔ جھومر: ماتھے پر لگانے کا سنہری زیور۔ پھوہار: ہلکی بارش۔ حطیم: کعبہ کا حصہ جو کعبہ کے باہر ہے۔ نسیم گستاخ: شوخ بے ادب صبح کی ہوا۔ آنچلوں: دامن' گھونگھٹ اوڑھنی ڈوپٹہ کا سرا۔ مشکیں: مشک میں بسا ہوا خوشبودار۔ غزال: ہرن۔ نافے: جس کے اندر مشک ہوتی ہے۔ تزئیں: زینت دینے والا حسن۔ ناز و تمکیں: جاہ و جلال' کروفر' عزت و عظمت والا ناز وانداز۔ صبا: موسم بہار کی مشرق سے چلنے والی ہوا۔ دھانی: زردی مائل سبز رنگ' ہلکا سبز۔ جھمکتا: چمک دار شوخ۔ آب رواں: چلتا ہوا جاری پانی۔ چھڑیاں: گوگھرو گوٹہ کو سیدھا کپڑے پر ٹانک لینا۔ لچکا: پتلا گوٹا۔ حباب: جھاگ' بلبلہ' شیشہ کے گولے۔ تاباں: چمکتے ہوئے۔ تھل: جگہ جگہ پھول۔ داغ: دھبہ پڑا ہو۔ ملگجا: صاف اور میلے کا درمیانی نہ بالکل صاف نہ مکمل میلا۔ بادلے: زری کا کپڑا جو ریشم اور چاندی کے تاروں سے بُنا جاتا ہے۔

مطلب اشعار 7: خوشیوں کے بادل گھٹا بن کے چھائے اور دلوں کے رنگیں مور اپنے جوبن پر آئے کیونکہ نعت خوانی کے نغموں سریلی آوازوں سے ایسا سماں بندھ گیا کہ خود حرم وجد کرنے لگا تھا۔ اثر صاحب نے کیا خوب کہا ہے:

خدا نے داغ الم مٹائے بہار شادی کے دن دکھائے
نسیم عشرت نے گل کھلائے طرب کی خوشبو سے دل بسائے
چمن مسرت کے لہلہانے عنادل شوق چہچہائے
خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاوس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

مطلب اشعار 8: کعبہ کی چھت کا سنہری پرنالہ جس کا نام میزاب ہے سنہری جھومر کے مثل ڈھلک کر کعبہ کے سرے پر آگیا جیسے دلہن جھومر کو پیشانی کے ایک سرے پر لگاتی ہیں اسی طرح میزاب جھومر کی طرح کعبہ کے ایک کنارے پر لگا ہے اور جب بارش ہوئی تو میزاب نے حطیم کی گود میں اپنے قطروں کو موتیوں کی طرح بھر دیا حجاج ان قطروں کو اپنے منہ پر ملتے ہیں زمین پر نہیں گرنے دیتے۔

حرم کا وہ حسن اور زیور و نعت شایان شان سرور
وہ حالت وجد بام و در پر کہ جھومتا تھا مزے میں سب گھر
وہ عالم کیف تھا سراسر کہ ہوش سے سب ہوئے تھے باہر
یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر

پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

مطلب اشعار 9: کپڑے دلہن کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے بے ادب شوخ صبح کی ہوا آنچل دامن کے کناروں سے کھیل رہی تھی مشک میں بسا ہوا غلاف اڑ رہا تھا ان کی خوشبو سے ہرن اپنے نافوں میں مشک بھر رہے تھے۔ ارشاد اثر!

بہار جنت سے گندھکے آئے دلہن کی خاطر وہ ہار گجرے
کہ جن کی مستی فزا مہک نے اڑا دیئے تھے دماغ سب کے
دکھائے خود رفتگی نے جلوے سرور آئے نئے نرالے
دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو آڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

مطلب اشعار 10: پہاڑوں کا وہ زینت والا حسن جمال اونچی اونچی چوٹیاں جاہ و جلال کروفر عظمت و حشمت والا ناز و انداز میں موسم بہار کی مشرق سے چلنے والی پروا ہوا سے سبزہ میں لہریں پیدا ہوئیں جیسے دھانی (زردی مائل سبز رنگ) کے دوپٹے چن کر سروں پر اونچی چوٹیوں پر اوڑھ کر کھڑے ہیں۔ تضمین اثر:

وفور سبزہ سے لہلہاتیں اکڑ کے جوبن کی دھج دکھاتیں
گلوں کی سبزے میں ڈالیاں تھیں کہ سبز پوشاک عطر آگئیں
وہ طرز شائستہ و خوش آئیں وہ نیچا دامن وسیع و رنگیں
پہاڑیوں کا حسن و تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

مطلب اشعار 11: نہروں نے نہا دھو کر چلتے جاری و ساری پانی کا شوخ و چمکدار لباس زیب تن کیا کہ اس کی موجیں گوکھرو گوٹہ تھیں اور نہروں کی دھار باریک گوٹہ تھا اور حباب بلبلہ چمکدار پھولوں کی طرح جگہ جگہ ٹکے ہوئے تھے جس سے نہروں کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

چمکتے تاروں کا عکس زیبا ہوا کچھ اس طرح زینت افزا
لگا دیا جا بجا ستارا کہیں رو پہلا کہیں سنہرا
کناروں پر جو اگا تھا سبزا وہ سبز مخمل کا حاشیہ تھا
نہا کے نہروں نے وہ جھمکتا لباس آب رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

مطلب اشعار 12: میلا کچیلا داغدار پراتا اور استعمال فرش اٹھا دیا تھا اور سفید چاندی کا فرش بچھا ہوا تھا۔ نگاہوں کے ہجوم و کثرت سے کوسوں دور تک ہر ہر قدم پر زری اور زربفت کا فرش بچھا دیا گیا تھا۔

تجلی نور حق کا جلوہ رچا ہوا تھا یہاں سراپا
چمک سے پر نور گوشہ گوشہ بنا تھا خورشید ذرہ ذرہ
بساط تھی ماہتاب کی کیا جو بزم عالی میں بار پاتا
پراتا پر داغ و ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا

ہجوم تارنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہ گزر کو پائیں (13) ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جان پُرغم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم (14) جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

اُتار کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا (15) کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے (16) نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن (17) جنھوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رت سہانی گھڑی پھرے گی (18) وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

غبار: دُھول' خاک۔ نثار: قربان۔ رہ گزر: راستہ' چلنے کی جگہ۔ حوریوں: حوران جنت' جنت کی عورتیں۔ جھرمٹ: بھیڑ' ہجوم۔ قدسی: مقدس فرشتہ۔ جناں: جنت۔ رخ: چہرہ' منہ۔ باڑا: خیرات۔ جبیں: ماتھا' چہرا۔ جوبن: خوبصورتی' حسن و جمال۔ کٹورے: کھلے منہ والا پانی پینے کا پیالہ۔ دھوون: استعمال کیا ہوا پانی' وہ پانی جس سے کچھ دھویا گیا ہو۔ اترن: پہن کر اترے ہوئے کپڑے۔ گلزار: باغ' چمن' گلشن۔ تحویل: سورج کا پھرنا' سورج کا کسی برج میں داخل ہونا۔ رت: موسم۔ سہانی: پیار' اچھی' بہتر۔ پوشاک: لباس' کپڑے۔ بڑھا: خیرات کرنا' دے دینا' صدقہ کرنا۔

مطلب اشعار 13 گردوغبار بن کر قربان ہو جائیں ہم اب اس راستہ کو کہاں پا سکتے ہیں کہ جس پر ہمارے دل حوران جنت کی آنکھیں اور فرشتوں کے پر راستہ میں بچھے ہوئے تھے۔ ارشاد اثر صاحب!

کہاں سے اے دل نصیب لائیں جو تجھ کو وہ بارگہ دکھائیں
فراق میں پھر نہ تنگ آئیں نہ جوش وحشت میں خاک اُڑائیں
کثافت رنج و غم چھٹائیں کدورتیں سب تری مٹائیں
غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس راہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

مطلب اشعار 14: اے غمگین روح جان تجھ کو اللہ ہی صبر دے میں تجھ کو وہ سماں وہ نظارہ کیسے دکھاؤں جب مقدس فرشتہ اپنے ہجوم اور بھیڑ میں لے کر مرے آقا ﷺ کو جنت کا دولہا بنا رہے تھے۔

نہ اب نظر میں وہ جان عالم نہ قدسیوں کی وہ بزم اعظم
نہ وہ طلب کے پیام پیہم نہ وہ تقاضائے وصل ہر دم
مٹیں گے کیونکر ترے غم و ہم کہ اب کہاں وہ بہار خرم
خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

مطلب اشعار 15: آپ کے چہرے منور کی نورانی خیرات اتار کر نورانی باڑا تقسیم ہو رہا تھا چاند اور سورج ٹھک ٹھک کر مچل مچل کر آپ کے پیشانی مبارک کی خیرات بھیک مانگ رہے تھے۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

درکرم تھا بڑے غنی کا وہاں کی بخشش کا پوچھنا کیا

ہر ایک نور و ضیا کا منگتا انہیں کے گھر کا پلا بڑھا تھا
لئے ہوئے ایک ایک کاسا وہ شی للہ کا شور و غوغا
اتار کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبین کی خیرات مانگتے تھے

مطلب اشعار 16: وہی حسن جمال اب تک بلکہ قیامت تک چھلکتا اور ٹپکتا رہے گا۔ میرے آقا کے نہانے سے جو نورانی پانی گرا تھا ستاروں نے اپنے اپنے دامن کے کٹوروں (پیالوں) میں بھر لیا تھا۔ اثر صاحب فرماتے ہیں:

وہ بحر فیض آج تک رہا ہے اسی سے عالم چمک رہا ہے
اس سے گلشن لہک رہا ہے اسی کا طوطی چہک رہا ہے
فلک جو ایسا دمک رہا ہے اسی چمک سے جھلک رہا ہے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

مطلب اشعار 17: آپ کے پاؤں کے تلووں کا جو دھوُں بچ گیا تھا اس سے جنت کو رنگ و روغن کیا گیا تھا اور جن کو دولہا کے پرانے کپڑے اترن کے ملے تھے وہ نورانی باغ جنت کے شگوفے اور پھول بنے تھے۔

وہی ضیائیں ہیں پر تو افگن وہی تجلی ہے شمع مسکن
اسی سے ہیں مہر و ماہ روشن اسی سے حوروں کے چمکے جوبن
وہ آب نور و ضیا کا مخزن یہ لے گئے بھر کے جیب و دامن
بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

مطلب اشعار 18: یہ عرب کے سورج کا اپنی اصل منزل برج لامکاں میں داخل ہونے کا وقت ہے کہ بہترین ساعت (وقت) آنے والی ہے وہاں کا شاہی لباس پہنا اور یہاں کا لباس صدقہ کر دیا گیا تھا۔

مٹی تھی ساری سیاہ بختی چمک اٹھی مشتری فلک کی
مچی تھیں دھومیں رچی تھی شادی کہ اچھی ساعت ہے آنے والی
گزر چکا دور برج خاکی ہوا ہے عزم فضائے نوری
خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

(19) تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور — دو رویہ قدسی پرے جمائے کھڑے سلامی کے واسطے تھے
(20) جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن — مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے
(21) ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک — صدر شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے
(22) عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزال رم خوردہ کا بھڑکنا — شعاعیں بکے اڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے
(23) ہجوم امید ہی گھٹاؤ مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ — ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غلغلے تھے

اٹھی جو گرد رہ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر (24) گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل اُبل چلے تھے

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

تجلی: جلوہ روشن۔ صلوٰۃ وتسلیم: درود وسلام۔ نچھاور: نثار و قربان کرنا۔ دو رویہ: دونوں جانب۔ جمائے: ایک صف میں لائین بنا کر کھڑا ہونا۔ گلشن: باغ کی مٹی۔ اترن: استعمال کی ہوئی چیز۔ نصیب: مقدر، قسمت۔ نامرادی: محرومی، ناکامی۔ پشت: براق کے پشت کی زین پر۔ مغفرت: نجات، بخشش، رہائی۔ شلک: توپ یا بندوق کے گولے چلا کر سلامی دینا۔ صدر: شفاعت کے امیروں کے سردار۔ مستانہ: مست متوالوں کی طرح۔ رخش: ان کا چہرہ۔ غزال: ہرن۔ رم: گڑکی مقطر شراب۔ خوردہ: کھایا پیا ہوا۔ شعاعیں: تیز روشنی کی کرن۔ بکے: اکٹھی ہو کر ایک ساتھ نکلنا۔ صاعقے: بجلی کا کوندہ۔ باگیں: لگام۔ ملک: فرشتے۔ غلغلے: چرچا، شور وغل۔ درہ: نورانی راستہ کی مٹی دھول۔ جل تھل: بحروبر، خشکی و تری، ندی نالے و ریگستان۔

مطلب اشعار 19: حضور ﷺ کے سر مبارک پر اللہ تعالیٰ کے عزوجلال کا نورانی سہرا باندھا گیا اور فرشتوں نے آپ پر صلوٰۃ وسلام کی بارش کی اور آپ کے استقبال کو مقدس فرشتے راستے کے دونوں طرف قطار اندر قطار لائین بنا کر سلامی پیش کرنے کے لئے کھڑے تھے۔

بنے کچھ ایسا وہ بن سنور کر کہ بارک اللہ شان اکبر
جلوس کے واسطے مقرر کیا گیا قدسیوں کا لشکر
شہانہ تھا زیب جسم انور کہ انور پر نور تھا سراسر
تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ وتسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جمائے کھڑے سلامی کے واسطے تھے

مطلب اشعار 20: علیحضرت تمنا کرتے ہیں کاش ہم اس وقت وہاں ہوتے اور چمن کی مٹی بن کر آپ کے مبارک قدموں سے لپٹ کر آپ کی اترن سے کچھ حصہ حاصل کرتے مگر ہمارا مقدر ایسا کہاں تھا کہ ہم کو یہ موقع ملتا ہمارے مقدر میں تو محرومی و ناکامی کے دن لکھے تھے۔

دکھا ہی دیتے یہ دل کی الجھن بشکل سنبل بطرز احسن
سنا ہی لیتے برنگ سوسن زبان حال زبوں سے شیون
اسہال ہوتی نہ تابدامن تو یوں ہی ہوتا نصیب روشن
جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

مطلب اشعار 21: حضور ﷺ نے ابھی براق کی رکاب میں پاؤں رکھا تھا اور زین تک نہیں پہنچتے تھے کہ آپ کی سلامی کے لئے توپوں نے گولے چھوڑنے شروع کر دیے اور آپ کی امت کی مغفرت کی نوید سنائی گئی تو شفاعت کرنے والوں کے سردار احمد مختار محبوب کردگار ﷺ نے گناہ گاران امت کو مبارک باد دی اور گناہ گار مست و متوالوں کی مثل جھوم رہے۔ مستوں کا جھومنا بھی عبادت سے کم نہیں۔

چمک چمک عنصر دن کی چونک دمک دمک ہر مکان ہر چک
قدم نہ در سے ہوا تھا منفک کہ بولی نوبت شرحت صدر ک

جلوس پہنچا نہ قرب مسلک کہ گونجا کڑکا رفعت ذکرک
ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدر شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

مطلب اشعار 22: شب معراج کو حضور ﷺ کے چہرے مبارک پر جو چمک دمک تھی اس پر تعجب نہیں وہ وقت ہی ایسا تھا شراب طہور سے ہرن مخمور ہو کر مستی میں چھلانگیں لگا رہے تھے تیز روشنیوں کے فوارے پھوٹ رہے تھے اور آنکھوں پر بجلیاں کوند رہی تھیں۔

نقاب کا چہرے سے سرکنا تجلی نور حق جھلکنا
وہ چشم حور و ملک جھپکنا نگاہ بھر کر بھی تک نہ سکنا
وہ روئے پرنور کا چمکنا وہ آتش شوق کا بھڑکنا
عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزال رم خوردہ کا بھڑکنا
شعاعیں بکے اڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے۔

مطلب اشعار 23: امید کی کثرت کو کم کرو ان کی مرادیں ان کو دے کر دور کرو مؤدب ہو کر براق کی لگام کو پکڑ کر آگے بڑھو فرشتے یہ عرض و معروض کر رہے تھے۔

فرشتوں کو حکم تھا کہ جاؤ یہ بھیڑ چھانٹو پرے جماؤ
مگر کسی کا نہ جی دکھاؤ مراد مندوں کو یہ سناؤ
جو منہ سے مانگو ابھی وہ پاؤ تم اب سرِرہ گزر نہ آؤ
ہجوم امید ہی گھٹاؤ مرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملئکہ میں یہ غلغلے تھے

مطلب اشعار 24: حضور ﷺ کے نورانی راستہ کی جب گرد اڑی تو ایسا نور برسا کہ پورے راستہ پر بادل چھایا رہا اور ایسی بارش ہوئی کہ بحروبر خشکی اور دریا ایک ہو گئے جنگل لبالب بھر گئے بلکہ پانی زمین سے ابلنے لگا۔

ہوا جو خورشید جلوہ گستر تو اس نے چمکائے ماہ واختر
چڑھا لیا آسماں نے سر پر نہ ہو سکا خاک پائے ہمسر
یہ تاب یہ ضو وہ پائے کیوں کر کہ ہے وہ ذرہ یہ مہر انور
اٹھی جو گرد رہ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل ابل چلے تھے

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک ان کے رہ گزر کی (25) اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے
براق کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے (26) مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے
نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر (27) کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے
یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا (28) نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے
نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسار گرمیوں پر (29) فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

جو جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا (30) صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

ستم: ظلم' زیادتی۔ مت: عقل' سمجھ۔ رہ گزر: چلنے کا راستہ۔ براق: جنتی سواری مثل گھوڑا اڑنے والا۔ نقش سم: کھر کا نشان۔ گلبن: سرخ گلاب۔ لہکتے: سرسبز باغ۔ لہلہا: لہراتا ہوا' سرسبز' موجیں مارتا ہوا۔ سر: راز' پوشیدہ بات۔ عیاں: صاف ظاہر۔ اول آخر: پہلے بعد میں۔ دست بستہ: ہاتھ باندھے مودب کھڑے۔ آمد: آنے کا۔ دبدبہ: شان و شوکت۔ نکھار: صفائی' زیب و زینت۔ نجوم: ستارے۔ افلاک: آسمان۔ جام: ساغر' گلاس' شراب پینے کا برتن۔ جام: صراحی' شراب بوتل۔ مینا: میل دور کرنا۔ اجالتے: پانی برتن میں ڈال کر ہلا کر پھینک دینا۔ کھنگالتے: منہ پر ڈالنے کا پردہ۔ نقاب: نورانی سورج۔ مہرانور: رعب' دبدبہ۔ جلال: آسمان۔ فلک: آسمان۔ ہیبت: ڈر' خوف۔ تپ: بخار۔ انجم: ستارے۔ آبلے: چھالے۔ جوشش: تیزی' تندی۔ آب گوہر موتیوں کا پانی۔ صفائے رہ: راستہ کی صفائی۔

مطلب اشعار 25: میں نے کیسا ظلم کیا میری عقل کسی ماری گئی تھی چاند تو ان کے راستے کی خاک ہے تو ایک مٹھی خاک ان کے راستے کی اٹھا کر کیوں نہیں لایا کہ اس کو ملنے سے گناہوں کے تمام داغ دھبے مٹ جاتے تو نے یہ کیسی حماقت کی ہے وہ تو اکیسر تھی۔

چمکتی قسمت نصیب ہوتی نہ رہتی تقدیر کی سیاہی
مگر یہ گردش کے دن تھے باقی کہ چال سوجھی نہ بات سمجھی
اگر نہ کرتا طلب میں سستی عجیب اکسیر ہاتھ آتی
ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک ان کے رہ گزر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

مطلب اشعار 26: براق کے کھروں کے نشانات پر قربان کہ اس نے سارے راستے ایسے پھول کھلائے برسائے کہ گلاب کے سرخ پھول مہک رہے تھے اور باغات سرسبز و شاداب ہو رہے تھے اور ہریالی موجیں مار رہی تھی۔

بہار عالم میں پھول پھولے ہزاروں لاکھوں طرح طرح کے
مگر کہاں سے یہ بات پاتے نہ ایسے رنگیں نہ ایسے پیارے
جہاں کے گلشن کے کیا ہیں تحفے جنان کے گلزار کے بھی بوٹے
براق کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

مطلب اشعار 27: بیت المقدس میں نماز کی امامت کرنے میں یہ راز مضمر تھا کہ حضور ﷺ کے اول اور آخر ہونے کے معنی و مطلب سب پر ظاہر ہو جائیں کیوں کہ یہاں تمام انبیاء صفیں بنائے ہاتھ باندھے مقتدی بن کر حاضر تھے جو اپنے اپنے دور میں حکومت و امامت کر گئے تھے دوسری جگہ فرماتے ہیں:

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زبان تمہارے لئے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
پرانے قبلے میں اپنے صادر ہوئے جو وہ شہسوار نادر

وہاں انہیں مقتدا کی خاطر کھڑے تھے سب اولیں اکابر
یہ رمز پاتی نہ عقل قاصر ہوا یہ نکتہ اسی سے ظاہر
نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

مطلب اشعار 28: یہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کی شان و شوکت تھی کہ ہر چیز کو زیب و زینت دی جا رہی تھی اس خوشی میں ستارے اور آسمان ساغر (گلاس) صراحی (شراب کی بوتل) کی میل کچیل دور کرتے تھے اور دھو کر صاف کرتے تھے کہ شراب طہور سے آپ کی ضیافت و دعوت کی جائے گی۔

کچھ ایسا عرش بریں سجا تھا کہ نور کا فرش جابجا تھا
کہیں یہ رضوان کا مشغلہ تھا جناں کی چیزیں سنوارتا تھا
وہ صاف شفاف کر دیا تھا کہ سارا سامان نیا بنا تھا
یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

مطلب اشعار 29: وہ نورانی سورج رخ مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا کے اپنا نقاب (پردہ) اٹھا دیا تھا اور آپ کے رخساروں سے جلال کی تپش (گرمی) برس رہی تھی آسمان کو اس کے خوف سے بخار چڑھ گیا تھا اور ستاروں کے جسم پر چھالے پڑ گئے تھے اور رسنے لگے تھے۔

وہ گرم حسن حبیب داور کہ سرد ہو جس سے مہر محشر تو پھر کہاں تاب ماہ و اختر کہ چمکیں پیش رخ منور
کمال پر تھا جمال سرور عیاں تھی شان جمیل اکبر نقاب اُلٹے و مہر انور جلال رخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی ٹپکتے انجم کے آبلے تھے

مطلب اشعار 30: آپ کے نور کی تیزی میں ایسا اثر تھا کہ موتیوں کے پگھلنے سے کمر کمر تک پانی جمع ہو گیا تھا اور راستے کو اتنا صاف ستھرا کر دیا گیا تھا کہ چلنے والے ستارے پھسل پھسل کر حضور ﷺ کے قدم مبارک پر لوٹ رہے تھے اس کی قدم بوسی کر رہے تھے۔

وہ عالم نور سر بسر تھا یہاں وہاں تھا اِدھر اُدھر تھا
نہ منزلوں تک وہاں قمر تھا نہ تابش مہر کا گزر تھا
فقط وہی چاند جلوہ گر تھا وہی نیم نور جوش پر تھا
یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پر لوٹتے تھے

(31) بڑھا یہ لہرا کے بحر وحدت کہ دھل گیا نام ریگ کثرت — فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے
(32) وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے — سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے
(33) چلا وہ سرو چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں — پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے
(34) جھلک سی اک قدسیوں پہ آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی — سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے
(35) تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو — رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبوکا پھوٹا (36) خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

لہرا: جوش کے ساتھ جنبش کرنا۔ بحر: توحید کا دریا۔ ریگ کثرت: ریت کے بے شمار ذرے۔ فلک: آسمان۔ دو بلبلے: پانی کے جھاگ جو ہوا بھر کر بنتے بگڑتے رہتے ہیں' ناپائیدار فانی۔ ظل رحمت: رحمت کا سایہ۔ رخ: چہرہ۔ زربفت: کلابتوں سے بنا ہوا دیبا کمخواب۔ اطلس: اودے رنگ کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ دھوپ چھاؤں: ریشمی کپڑا جس میں دھوپ اور سایہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ سروچماں: چمن کا صنوبر شمشاد۔ خراماں: ناز و انداز سے ٹہلنا۔ سدرہ: ساتویں آسمان پر بیری کا درخت۔ داماں: دامن کرتے کا۔ این و آں: چون و چرا' یہ اور وہ' زمین و زماں۔ رکاب: سواری کے دونوں طرف پاؤں رکھنے کے حلقے۔ حسرت: افسوس' ارمان' شوق۔ ولولے: جوش خروش' ہنگامہ' شور و غل۔ روش: رفتار' چال۔ بھبوکا: شعلہ' لال انگارا' نور تاباں۔ خرد: عقل' سمجھ۔ دہردہر: جگہ جگہ' ہر وقت۔

مطلب اشعار 31: وحدت کا دریا لہریں مارتا پورے جوش و خروش کے ساتھ حضور ﷺ کی طرف کو بڑھا تو ریت کے ان گنت زروں کا نام و نشان بھی نہ رہا ساتوں آسمانوں کی کیا حقیقت ہے بلکہ عرش اعظم لوح کرسی بھی پانی کے جھاگ کے دو بلبلے سے تھے کہ ہوا نکلی اور ختم ہو گئے۔

بڑھے جو آگے کو اور حضرت تو بڑھ گیا اشتیاق قربت
چلی کچھ ایسی ہوائے الفت بھڑک گئی آتش محبت
ہوا جو گرمی یہ شوق خلوت برس گیا گھر کے ابر رحمت
بڑھا یہ لہرا کے بحر وحدت کہ دھل گیا نام ریگ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

مطلب اشعار 32: اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ اور حضور ﷺ کے چہرے مبارک کی جلوہ آرائی سے ستارے اپنا اپنا منہ چھپا رہے تھے کسی میں روشن ہونے کی طاقت نہیں تھی سنہری کلابتو اور ریشم سے بنا ہوا دیبا کمخواب اور اودے رنگ کا چمکیلا ریشمی کپڑے کے تھانوں کا فرش بچھا ہوا تھا ان سب میں دھوپ اور سایہ کی سی کیفیت پیدا ہو رہی تھی کہیں تیز چمک کہیں دھیماپن ایک عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔

خدا کے پیارے نبی ہمارے کیا ہے بے مثل جن کو حق نے
وہ حسن یکتا دکھاتے جاتے کہ جس پر دونوں جہان صدقے
جے تھے وحدت کے رنگ ایسے کہ تھے بہم روز و شب کے نقشے
وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

مطلب اشعار 33: وہ چمن وحدت کا سروقد (سیدھے قد والا) ناز و انداز سے ٹہلتا ہوا روانہ ہوا کہ سدرہ والے بھی آپ کا دامن پکڑ کر نہ روک سکے جبرئیل و قدوسی ابھی پلک ہی جھپک رہے تھے کہ حضور ﷺ چون و چرا یہاں اور وہاں زمین و زماں مکان و مکانیات سے بہت دور چلے گئے تھے جہاں وہم و عقل کی بھی رسائی نہیں ہے۔

جدھر سے نکلا وہ جان جاناں قدم قدم پر کھلے گلستاں
بڑھی تھی یہ جوشش بہاراں بنے تھے افلاک رشک بستاں

عروج پر تھا ابھی وہ ذیشاں کہاں یہ گلشن تھے اس کے شایاں
چلا وہ سرو چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این وآں سے گزر چکے تھے

مطلب اشعار 34: قدسی فرشتوں پر آپ کی ذرا سی جھلک تو پڑی مگروہ فرشتے آپ کے دامن مبارک کی ہوا کو نہ پا سکے۔ اس لئے کہ دولہا شب معراج کی سواری بہت آگے چلی گئی تھی براتی ہوش خرد گنوا چکے تھے ان کے ہوش ہی گم ہو گئے تھے وہ تو کہہ رہے تھے۔ (اگر یک سر موئے برتر' فروغ تجلی بسوزد پرم) اگر میں بال کی نوک کے برابر بھی آگے چلا جاؤں تو رب کی تجلی و جلال سے میرے پر جل جائیں گے۔

خوشی میں تھے منتظر فدائی کہ شکل تقدیر نے دکھائی
سر گزر گاہ صف جمائی مگر نہ امید دل بر آئی
نہ پاس تک ہو سکی رسائی نہ آنکھ تاب نظارہ لائی
جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہو ابھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

مطلب اشعار 35: حضرت جبرئیل امین کے بازو شل ہو گئے تھک کے اڑنے کے قابل نہیں رہے تھے اور دامن مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور پہلوئے سرکار میں چلنے کی سکت نہیں رہی تو براق کی لگام ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ قرب رب کی امید ٹوٹ گئی۔ ہائے افسوس ارمانوں کا خون ہو گیا جہاں جوش و خروش کا بڑا غل غپاڑا تھا اب وہاں یاس و حسرت تھی۔

چلے تھے جو ہمرکاب خوش خو رکاب تھامے بطرز نیکو
بہت چلے کی بہت تک دو پر نہ چل سکا پھر بھی ان کا قابو
مجال جنبش نہ تھی سرمو رواں تھے آنکھوں سے غم کے آنسو
تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

مطلب اشعار 36: حضور ﷺ کے رفتار (چلنے) کی گرمی تیز روی کو جس نے سوچا اس کے دماغ سے ایک شعلہ سا نکلا تو عقل کے جنگل میں ایک نورانی پھول سا چمکا جس سے جنگلات کے ہر ہر پیڑ کو آگ لگ گئی تھی اور وہ جل رہے تھے۔

کسی نے آب تک اسے نہ جانا کہ ان کا جانا تھا کیسا جانا
نہ عقل کامل نے اس کو سمجھا نہ وہم و ظن و گمان میں گزرا
رسائی عقل و وہم ہو کیا کہ فکر کی تاب کون لاتا
روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک ببھو کا پھوٹا
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے (37) وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آ گئے تھے
قوی تھے مرغان وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر (38) اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خون اندیشہ تھوکتے تھے

سنلیا اتنے میں عرش حق نے کے لے مبارک ہوں تاج والے (39) وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

یہ سن کے بیخود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا (40) پھر ان کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گری تھی سجدے میں بزم بالا (41) یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں (42) حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

جلو: ہمراہی' ساتھ۔ سدرہ: ساتویں آسمان پر بیری کا درخت۔ تیورا: آنکھوں کے آگے اندھیرا' سر چکرانا۔ قوی: طاقت ور' مضبوط۔ مرغان وہم: سوچ کا پرندہ۔ دم: ایک لمحہ' ایک پل۔ اٹھائی: پڑی۔ اندیشہ: ڈر خوف۔ شرف: بزرگی و شرافت کا تاج۔ بیخود: بے ہوشی' مستی۔ نثار: قربان ہو جاؤں۔ مجرے: آداب' سلام۔ بزم بالا: فرشتوں کا مجمع۔ گرد: چاروں طرف طواف کرتے۔ ضیائیں: روشنیاں' تجلیاں۔ قندیلیں: فانوس' شیشہ کے سرپوش جن کے اندر موم بتی' بلب جلاتے ہیں۔ جھلملائیں: دھندلی روشنی دینا۔ حضور: سامنے' روبرو۔ خورشید: سورج۔

مطلب اشعار 37: عقل کے جو پرندے آپ کی ہمراہی میں پرواز کر رہے تھے۔ عجیب و غریب بانکے دھاڑے بُری حالت میں تھک کر گر پڑے تھے اور سدرۃ المنتہیٰ پر ہی رہ گئے تھے سانس اکھڑ گیا تھا سر چکرا گیا تھا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا بے سدھ ہو کر رہ گئے تھے۔

مجال کسی کی جو کوئی سوچے دماغ کسی کا جو کوئی سمجھے
اڑے تھے فہم و خرد کے طوطے حواس کے پڑ گئے تھے لالے
ہوتے تھے عاجز جب اونچے اونچے تو ہوں رسا اور ہوش کیسے
جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آ گئے تھے

مطلب اشعار 38: وہم کے پرندوں کے پر و بازو طاقتور تھے وہ اڑے مگر چند گھڑی اور اڑ سکے اس کے بعد سینے پر ایسی زبردست ٹھوکر لگی کہ اس کے خوف و ڈر سے خون تھوکتے پھر رہے تھے یعنی خون کی قے کر رہے تھے۔

سمجھ میں آئے یہ بھید کیوں کر کہ ہے قیاس خرد سے باہر
نہ کھاتے کیوں مرغ عقل چکر کہ ہے یہاں عقل کل بھی ششدر
جو تھے اولی الاجنحہ موقر وہ پہلے ہی گر چکے تھے تھک کر
قوی تھے مرغان وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خون اندیشہ تھوکتے تھے

مطلب اشعار 39: عرش اعظم کو بھی یہ پیغام مل گیا تجھ کو مبارک باد ہو معراج و شفاعت کا تاج سر اقدس پر رکھنے والوں کے پائے مبارک خیر سے پھر تیرے اوپر آنے والے ہیں تجھ کو قدم بوسی کا شرف بخشنے والے ہیں جو پہلے بھی کبھی تیرے لئے شرافت کا تاج تھے اور تو ان پائے مبارک کے بوسے لیا کرتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جوتی اتارنے کا حکم ہوا تھا اور آپ مع نعلین پاپوش مبارک عرش پر تشریف لے گئے۔

ملائکہ ایک دوسرے سے نوید وصل حضور کہتے
کہ آج ارمان ہوں گے پورے کریں گے قدموں پہ سب سے پہلے

یہاں یہ ہو ہی رہے تھے چرچے کہ خود بدولت قریب پہنچے
سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

مطلب اشعار 40: عرش اعظم یہ نوید سن کر مستی و بے خودی میں پکارنے لگا میں قربان ہو جاؤں میرے آقا کہاں ہیں کب تشریف لا رہے ہیں میں ان کے قدم پاک کا بوسہ لوں نعلین کے تلوں کو چوموں یہ تو میرے مقدر کی آنکھوں کے دن پھرنے لگے ہیں میرے نصیب ایسے کہاں تھے میں کتنا خوش نصیب و خوش بخت ہوں۔

وہی ہیں یہ جن کی شان والا سوا خدا کے کوئی نہ سمجھا
انہیں کی نعلین کا ہے صدقہ جو تو نے عزو وقار پایا
پھر آج تیرا نصیب چمکا کہ وہ ہوئے تجھ پر جلوہ فرما
یہ سن کر بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھو کے دن پھرے تھے

مطلب اشعار 41: عرش اعظم مؤدب ہو کر سلام کرنے کے لئے جھک گیا اور عالم بالا کے فرشتہ سجدے میں گر گئے عرش اعظم اپنی آنکھیں آپ کے قدموں سے مل رہا تھا اور فرشتے آپ کا طواف کرکے آپ پر قربان ہو رہے تھے۔ فرماتے ہیں:

بے خودی میں سجدہ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

O

جو اپنی آنکھوں سے دیکھا بھالا فراق کے درد و غم کو ٹالا
چلا کچھ ایسا چلن نرالا قدم پر گر گر کے دل سنبھالا
ملا جو دیدار شاہ والا تو خوب ارمان دل نکالا
جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گری تھی سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

مطلب اشعار 42: آپ کی تشریف آوری سے عرش اعظم پر کچھ ایسی عجیب و غریب ضیا پاشی ہوئی کہ تمام فانوس دھند ھلانے جھلملانے لگے جیسے سورج کے سامنے چراغ کی کیا حقیقت ہے اس کی کیا روشنی ہو سکتی ہے وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئے تھے۔

فروغ حسن نجستہ آئیں ترقیاں جس نے ایسی پائیں
کہ آنکھیں یک لخت چندھیائیں نگاہیں تاب نظر نہ لائیں
وہ مشعلیں نور کی جلائیں تجلیاں طور کی دکھائیں
ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت (43) تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے
بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرور مُمَجَّدْ (44) نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی (45) کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے (46) پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سراغ اَیْنَ و مَتی کہاں تھا نشان کَیْفَ و اِلٰی کہاں تھا (47) نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے
اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا (48) جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

سماں: حالت، کیفیت۔ پیک: قاصد، ہرکارہ۔ خاطر: دلداری، وجہ، خوشی۔ کشادہ: کھلے ہوئے۔ قریں: قریب تر۔ آسرور: بادشاہ، امیر، حاکم۔ مجد: بزرگی دیا ہوا۔ نثار: قربان۔ ندا: آواز۔ سماں: کیفیت و حالت۔ تبارک اللہ: اللہ برکت دینے والا۔ زیبا: لائق، مناسب۔ لن ترانی: تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ تقاضے: خواہش، طلب۔ وصال: ملاقات، محبوب و محب کا وصل۔ خرد: عقل و سمجھ۔ جہت: سمت، طرف۔ لالے: سخت مایوسی، ناامیدی۔ سراغ: نشان، کھوج۔ این: کہاں کب کس وقت۔ کیف: کیسے کیونکر کب تک۔ راہی: راستہ میں چلنے والا۔ سنگ: منزل کے لئے نشانی کا پتھر۔ مرحلے: منزل گاہ، پڑاؤ کی جگہ، کوچ کی جگہ۔ پیہم: پے درپے، برابر۔ تقاضے: طلب تاکید۔ جلال: عظمت و شوکت۔ ہیبت: ڈر، خوف، رعب۔ جمال و رحمت: خوبصورتی و رحمت۔

مطلب اشعار 43: اسی وقت رحمت کا قاصد حاضر خدمت ہوا اور عرض کی حضور ﷺ تشریف لے چلیں کہ آپ کے واسطے تمام راستہ کھلے ہوئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بند تھے ان کو لن ترانی (تم نہیں دیکھ سکتے۔) کا پیغام تھا مگر آپ کو انتہائی قرب کے ساتھ وصال میسر ہو گا۔

ملائکہ نے جو دیکھی فرصت سمجھ کے اس وقت کو غنیمت
بڑھائی یوں خوب اپنی عزت کہ سب ادا کیں رسوم خدمت
کوئی سناتا ثنا و مدحت کسی کے لب پر دعائے دولت
یہی سماں تھا کہ پیک رحمت یہ مژدہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

مطلب اشعار 44: اے میرے محبوب محمد ﷺ آگے بڑھئے اے احمد مختار مجھ سے قریب تر ہو جائیے اے امیروں بادشاہوں کے بادشاہ میرے بزرگ ترین محبوب ﷺ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں میں آپ کے قربان جاؤں وہ کیسی پیار بھری آواز تھی وہ کیسی پرلطف کیفیت تھی اس میں کتنا مزا ہو گا اس کی سرشاری کا کیا عالم ہو گا۔

یہی ہے وقت حصول مقصد خدا ہے خود خواستگار آمد
وصال کا شوق ہے جو بے حد تو حکم پر حکم ہے موکد
طلب پر تاکید کد پر ہے کد کہ جلد آ اے شہ ہوید
بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آسرور مجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

مطلب اشعار 45: اے اللہ تیری شان برکت دینے والی ہے۔ بے نیازی تجھی کو زیب دیتی ہے۔ صمد تیرا اسم صفائی ہے کسی کو تیرا

جواب لن ترانی (تو ہرگز دیدار نہیں کر سکتا) ہے موسیٰ علیہ السلام رب ارنی (اے رب تو مجھے اپنا دیدار کرا دے) تو جواب ہے تم دیدار نہیں کر سکتے یہ نہیں فرمایا کہ ہم دیدار نہیں کرا سکتے کیوں کہ اس میں مجبوری ہوتی جو اللہ کی شان کے خلاف ہے وہ کسی بھی وقت مجبور نہیں ہو سکتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ اگر میں دیدار نہیں کر سکتا تو مجھے ان آنکھوں کا دیدار کرا دے جو تیرا دیدار کریں گی۔ فرمایا تمہاری یہ آرزو پوری کر دی جائے گی۔ حضور علیہ السلام شب معراج پچاس نمازوں کا تحفہ لے کر دیدار باری تعالیٰ کر کے اللہ کے وعدے کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آنکھوں کا دیدار کرنے اے موسیٰ علیہ السلام نے دل بھر کر دیدار کیا اور معلوم کیا دربار عالی سے کیا تحفہ عنایت ہوا ارشاد فرمایا پچاس وقت کی نمازیں عطاء ہوتی ہیں عرض کیا یا سرکار آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کی امت پچاس وقت کی نماز ادا نہیں کر سکتی اس میں تخفیف کرائیں۔ آپ بارگاہ ایزدی میں پھر حاضری دیں حضور ﷺ دوبارہ اللہ کے دربار میں تشریف لے گئے اور تخفیف کی استدعا کی اللہ تعالیٰ نے دس نماز کم کر دیں۔ آپ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا دس نمازیں کم ہو گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے دوسری مرتبہ ان آنکھوں کا دیدار کیا اور عرض کی سرکار چالیس بھی بہت زیادہ ہیں آپ پھر اللہ کے پاس تشریف لے جائے اور کمی کی درخواست کیجئے آپ تیسری مرتبہ پھر بارگاہ رب العالمین میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری امت چالیس نمازیں ادا نہیں کر سکتی اپنے بندوں پر اپنی رحمت سے نماز کا بوجھ اور کم کر دے اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور کم کر دیں تو آپ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ دس نمازیں اور کم ہو گئیں اب تیس رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے تیسری مرتبہ دل بھر کر ان چشمان مبارک کا دیدار کیا اور عرض کیا اے سید المرسلین ﷺ تیس بھی بہت زیادہ ہیں میں نے بنی اسرائیل کو دیکھا ہے آپ کی امت اتنی بھی نہیں پڑھ سکتی آپ اللہ کی بارگاہ میں پھر تشریف لے جائیں۔ آپ چوتھی مرتبہ پھر تشریف لے گئے اور نمازوں کی تخفیف کے خواستگار ہوئے اللہ نے دس نمازیں اور کم کر دیں اب بیس رہ گئیں آپ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا دس اور کم ہو گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے چوتھی مرتبہ پہلے تو ان آنکھوں کا دیدار کیا جن کو دیدار باری میں کوئی رکاوٹ اور انکار نہ تھا اور عرض کیا میرے آقا بیس بھی بہت زیادہ ہیں اور کمی کرائیں رب کے پاس تشریف لے جائیں۔ آپ پھر اللہ کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے الہ العالمین بیس بھی زیادہ ہیں اور کم کر دے۔ ارشاد ہوا ہم نے دس اور کم کر دیں۔ حضور ﷺ پھر موسیٰ علیہ السلام کو پانچویں مرتبہ ان آنکھوں کا دیدار کرانے تشریف لائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پہلے تو آنکھوں کا دیدار کیا اور معلوم کیا اب کتنی کم ہوئیں۔ فرمایا دس اور کم ہو گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا حضور دس بھی زیادہ ہیں آپ پھر تشریف لے جائیں اور کمی کی درخواست کریں۔ آپ ﷺ پھر عرش اعظم پر تشریف لے گئے اور عرض بارگاہ ایزد ہوئے میری امت دس بھی ادا نہیں کر سکتی اس میں اور کمی کر دے۔ ارشاد باری ہوتا ہے ہم نے پانچ اور کم کر دیں۔ حضور ﷺ چھٹی مرتبہ پھر موسیٰ علیہ السلام کو ان آنکھوں کا دیدار کرانے تشریف لائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے خوب دل بھر کر ان آنکھوں کا دیدار کیا جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے مازاغ البصر وما طغی (نہ ان کی نظر نے دھوکا کھایا اور نہ وہ بہکی) اور سوال کیا اب کتنی کم ہوئیں۔ فرمایا پانچ اور کم ہو گئیں عرض کیا حضور اور کم کرائیں آپ کی امت پر یہ بھی شاق ہوں گی تو حضور ﷺ نے فرمایا اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں اور کمی کی درخواست کروں تو اسی وقت ندا آئی نمازیں تو پانچ رہیں مگر ثواب پچاس کا ہی ملے گا۔ ہماری عطا میں کمی نہیں ہوتی۔

اس آمد و رفت سے ایک تو حضور کا اللہ کی بارگاہ میں قرب ہے دوسرے موسیٰ علیہ السلام کی تشنہ نگاہی کو سیر کرنا ہے۔

کبھی ہے مقصود پردہ داری کبھی ہے یہ حد کی بے حجابی
کسی کو حسرت رہی لقا کی کسی نے اظہار خودنمائی

نئی ادا ہر جگہ نکالی ہیں تیری نیرنگیاں نرالی
تبارک اللہ شان تیری تجھ ہی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

مطلب اشعار 46: عقل سے کہہ دو اپنی عقل و منقار زیر پر کر لے' سر جھکا کر سوچے کیونکہ وہم و گمان سے بہت آگے چلے گئے جانے والے وہ تو اس جگہ پہنچ گئے جہاں شش جہات (1) آگے' (2) پیچھے' (3) دائیں' (4) بائیں' (5) اوپر' (6) نیچے کو بھی مایوسی ہو رہی ہے کہ وہ کیا بتائیں کدھر گئے وہ وہاں گئے ہیں جہاں نہ کوئی سمت و جہت ہے اور نہ مکان و مکانیت ہے وہ تو لامکاں ہے جہاں جسم و جسمانیت ناپید ہے۔

نظر کہیں کچھ نہ دیکھے بھالے دین بھی مہر ادب لگا لے
ذرا طبیعت کو دل سنبھالے کہ اب یہاں بے خودی مزا لے
دماغ ہوش و حواس ٹالے قیاس و اوہام کو نکالے
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

مطلب اشعار 47: کہاں کب کس وقت کیسے کیونکر کب تک کا نام و نشان ہی نہیں تھا وہ ان اشاروں سے ماوری چلے گئے تھے اس راستے پر چلنے والا کوئی نہیں تھا اور آپ کا ساتھی رفیق سفر بھی نہیں تھا نہ سنگ میل منزل کا نشان و علامت تھی اور نہ پڑاؤ کرنے کی جگہ اور نہ روانہ ہونے کی جگہ عالم ناسوت کی کوئی علامت و نشانی وہاں موجود نہیں تھی وہ تو عالم باہوت تھا۔

زمین کہاں تھی سما کہا تھا بتائیں کیا راستہ کہاں تھا
وہ رہبر و رہنما کہاں تھا کہاں سے آیا گیا کہاں تھا
وہاں کسی کا پتا کہاں تھا سوائے حق ماسوا کہاں تھا
سراغ این و متی کہاں تھا نشان کیف والی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

مطلب اشعار 48: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملاقات کرنے کے لئے برابر پے در پے تقاضے آ رہے تھے حاضری کی تاکید ہو رہی تھی اور نبی پاک صاحب لولاک کو قدم آگے بڑھانا دشوار ہو رہا تھا کیونکہ عظمت و شوکت رعب و دبدبہ کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا مگر ادھر جمال و خوبصورتی اور رحمت آپ کو قدم بڑھانے پر ابھار رہے تھے کیونکہ اللہ جمیل و یحب الجمال (اللہ خوب خوب تر و حسین و جمیل ہے اور حسن کو محبوب رکھتا ہے۔) حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت اس نے اور کسی کو پیدا ہی نہیں فرمایا تو حسن کہہ رہا تھا آپ کے محب نے آپ کو بلایا ہے تو یہ جھجک کس بات کی آپ بے خطر تشریف لے چلیں وہ تو آپ کے دیدار کو بے قرار ہے۔

ادھر سے شان کرم دکھانا ادھر سر بندگی جھکانا
ادھر سے پیغام لطف پانا ادھر ثنا و صفت سنانا
ادھر سے تعجیل کا بلانا ادھر لحاظ و ادب سے جانا
ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے (49) جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا اُدھر کا (50) تَنَزُّلُوْنَ میں ترقی افزا دَنٰی تَدَلّٰی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ہُو میں ابھرا (51) دَنٰی کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا (52) بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھ سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصر دنا کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے (53) وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا (54) گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

جھجکتے: شرم کرتے۔ حیا: حجاب' غیرت' شرم۔ قرب: نزدیکی۔ روش: رفتار۔ منزل: پہنچنے کی جگہ' جائے قیام۔ فاصلے: دوری' مسافت۔ حقیقتاً: اصل میں۔ تنزلون: تم پر اترا نازل ہوا۔ افزا: زیادہ ہونے والی۔ تدلی: وہ نزدیک ہوا بہت زیادہ قریب۔ سلسلے: ایک کڑی کے بعد دوسری کڑی مثل زنجیر کے پے درپے۔ بجرا: کشتی خوبصورت۔ تموج: دریا کا ٹھاٹھیں مارنا' تلاطم۔ ہُو: فنا کا مقام جہاں ہُو کے سوا کچھ نہ ہو۔ دنا: قرب۔ فنا: کچھ باقی نہ رہے سوائے ذات باری تعالےٰ کے۔ گھاٹ: دریا پر جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ یا وہاں سے دریا پار کر سکیں۔ طرارا: چھلانگ لگانا' تیزی دکھانا۔ قصر دنا: قربت نزدیکی حاصل کرنے والا محل مکان۔ دوئی: دو ذاتیں ایک جگہ ہوں۔ غنچہ: کلی و پھول۔ گرہ: کلیوں کی بندش۔ پھولے: سرسبز و شاداب ہولے۔ تکمے: گھنڈی بٹن' گریباں حلقہ۔

مطلب اشعار 49: حضور ﷺ شرم و حیا سے نظریں نیچی کئے ہو آگے کو تو بڑھے مگر خوف کا غلبہ رہا سر نیچے کے ہوئے باادب رک رک کر قدم بڑھایا اگر قرب و نزدیکی بھی اسی رفتار سے چلتے جیسے آپ چل رہے تھے تو لاکھوں منزلوں کی مسافت و دوری تھی جو کبھی ختم ہی نہ ہوتی۔

نہ ایسی حالت جو دل کو روکے نہ اتنی جرات کہ پانوں اٹھے
اگر ٹھہرتے تو کیوں ٹھہرتے جو آگے بڑھتے تو کیا ہی بڑھتے
بڑھائی ہمت جو شوق دل نے تو شاہ والا کچھ اور آگے
بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انہیں کی روش پر رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

مطلب اشعار 50: معراج کے دولہا آگے بڑھنا تو برائے نام تھا اصل میں یہ فعل تو اللہ تعالیٰ کا تھا کہ تمہاری طرف نازل کیا میں نے (یعنی قرآن و کلام الٰہی) حضور ﷺ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی زیادہ سے زیادہ ہو رہی تھی اس درجہ تک ہوئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے اور بہت زیادہ قریب ہوئے اور یہ سلسلہ اس حد تک جاری رہا کہ آپ فنائے باری تعالیٰ ہو گئے جیسے دو کمانیں آپس میں مل جاتی ہیں تو ایک ہی معلوم ہوتی ہیں۔

جو حال رفتار کا یہ پایا تو ان طرف سے ہوا ارشاد
یہ جذب الفت سے کام نکلا کہ اس نے زور کشش دکھایا
کہاں وہ بڑھنا کہاں بڑھانا روش میں کیونکر نہ فرق آتا
پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا ادھر کا
تنزلون میں ترقی افزا دنی تدلی کے سلسلے تھے

مطلب اشعار 51: ہو کے دریا کی سرکش موجوں میں ایک خوبصورت کشتی ظاہر ہوں جس نے قرب کی گود میں حضور ﷺ کو لے کر فنا ہونے کے لئے کشتی کے لنگر اٹھا دیئے تھے تاکہ فنایت کے اعلیٰ وارفع مقام پر پہنچا دے۔

بڑھانا ناکس کا کہاں کا بڑھنا سب اس کی قدرت کا تھا تماشا
بشر کا دنیا سے تھا یہ آنا تو کچھ سبب ظاہری بھی ہوتا
وہاں کسی شے کی تھی کمی کیا جو اس نے چاہا ہوا مہیا
ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ہو میں ابھرا
دنٰی کی گودی میں ان کے لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے

مطلب اشعار 52: بحر وحدت کے پایاب ہونے کی جگہ کا کنارا کس کو مل سکتا ہے کوئی نہیں بتا سکتا کہ حضور ﷺ کس طرف سے گزرے اور اس بجرے (کشتی) نے آپ کو کس جگہ اتارا اس سے اتر کر آپ نے ایسی چھلانگ لگائی جیسے نظران واحد میں ساتویں آسمان کو دیکھ کر واپس آجاتی ہے فنا کا یہ عالم تھا کہ آپ کو خود اپنا وجود و جسم مبارک نظر نہیں آتا تھا۔

یہاں خرد نے بھی قول ہارا حواس بھی کر گئے کنارا
دماغ و دل بہت ابھارا نہ دے سکے یہ ذرا سہارا
کہاں یہ ہوش و خرد کا یارا رسائی تک اپنی چھان مارا
کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھ سے خود چھپے تھے

مطلب اشعار 53: قربت و نزدیکی حاصل کرنے والے محل کے پردے اٹھے اور آپ اندر تشریف لے گئے اندرونی حالات کی کوئی کیا خبر دے سکتا ہے کسی کو کیا معلوم وہاں کیا ہوا۔

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراما کاتبین کا ہم خبر نیست

عاشق و معشوق محبوب و محب میں ایسی رازداری ہے جس کی کراما کاتبین کو بھی خبر نہیں ہے لامکان عالم ہاہوت میں دو ہو ہی نہیں سکتے وہ تو صرف مقام وحدت ہے حضور ﷺ کو فنائے کامل حاصل تھی۔ آپ تھے مگر آپ کا نوری جسم نور میں مدغم ہو گیا تھا۔ کسی نے کہا ہے:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ: میں تو ہو گیا تو میں ہو گیا میں جسم ہو گیا تو میری جان روح ہو گیا جب تک کوئی دوسرا نہ کہے میں اور ہوں تو اور ہے ہم دونوں ایک ہیں۔ اسی لئے اللہ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا آپ کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا صحابہ کے ہاتھوں پر حضور ﷺ کا ہاتھ تھا مگر اللہ نے یداللّٰہ فوق ایدیھم (اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے) فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: من رانی فقد راء الحق (جس نے میری زیارت کی اس نے اللہ کا دیدار کیا) اگر ایک قطرہ پانی کا سمندر میں گر گیا تو آپ اس کو سمندر ہی کہیں گے حالانکہ قطرہ اس میں موجود ہے ایسی ہے آپ فنا میں جا کر بقا حاصل کر چکے تھے۔ نور نور میں مدغم ہو گیا تھا۔

یہاں نہ کچھ فائدہ نظر دے نہ کام اندیشہ بشر دے

خدا جو ایمان کا اثر دے تو جان و دل کو نثار کر دے
الگ ہی وہم و قیاس دھر دے نہ جائے وحدت دوئی سے بھر دے
اٹھے جو قصردنی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

<u>مطلب اشعار 54</u>: باغ وحدت اپنے جوبن و بہار پر ایسا آیا کہ اس نے کلی اور پھول کے فرق کو ختم کر دیا وہاں پھول ہی پھول تھا کلی بھی پھول بن کر پھول میں مدغم ہو گئی تھی کلیوں کی بندشوں سے باغ ہی سرسبز و شاداب ہو گئے ان کے گریبانوں میں پھولوں کے بٹن ٹکے ہوئے تھے وہ سماں ہی کچھ ایسا تھا کہ اس میں عقل و خرد کا دم گھٹا تھا۔

وہ رنگ یکتائی نے جمایا کہ ماسوا کا نشان اڑایا
یگانگی نے اثر دکھایا تفاوت جزو کل مٹایا
بہار وحدت نے گل کھلایا کہ فرع کو اصل میں ملایا
وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل (55) کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے (56) عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے
زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں (57) بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن (58) اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے
کمان امکان کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو (59) محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے
اِدھر سے تھیں نذر شہ نمازیں اُدھر سے انعام خسروی میں (60) سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

<u>محیط</u>: گھیرنے والا' چکر' دائرہ۔ <u>مرکز</u>: درمیان' دائرہ کا سنٹر۔ <u>فاصل</u>: جدا کرنے والے' فرق کرنے والے۔ <u>خطوط</u>: لکیریں سیدھی۔ <u>اصل</u>: ملے ہوئے' شامل۔ <u>کمانیں</u>: بانس کو خم دے کر بناتے ہیں جس سے تیر چلاتے ہیں۔ <u>حیرت</u>: تعجب' اچنبا۔ <u>عجیب</u>: انوکھے۔ <u>دائرے</u>: گول چکر۔ <u>حجاب</u>: پردہ۔ <u>وصل</u>: ملاقات' ملاپ۔ <u>فرقت</u>: جدائی' ہجر۔ <u>جنم</u>: پیدائش۔ <u>موجیں</u>: پانی کی لہریں۔ <u>بھنور</u>: پانی کے چکر' گرداب۔ <u>ضعف</u>: کمزوری۔ <u>تشنگی</u>: پیاس' تمنا۔ <u>حلقے</u>: گڑھے' آنکھیں نیچے بیٹھ جاتی ہیں۔ <u>اول</u>: پہلا۔ <u>آخر</u>: سب سے بعد تک۔ <u>ظاہر</u>: کھلا ہوا۔ <u>باطن</u>: چھپا ہوا' پوشیدہ۔ <u>جلوے</u>: نورانی' چمک' تجلی۔ <u>کمان</u>: تیر چلانے کے لئے بانس کی بناتے ہیں۔ <u>امکان</u>: ممکن ہونا' ہو سکتا ہے۔ <u>نقطو</u>: خط کی انتہا۔ <u>محیط</u>: چکر' دائرہ۔ <u>نذر شہ</u>: تحفہ۔ <u>خسروی</u>: شاہانہ انعام۔ <u>رحمت</u>: درود و سلام۔ <u>گندھ</u>: پرو کر' بنا کر۔ <u>گلوئے</u>: گلے۔ <u>پرنور</u>: نورانی۔

<u>مطلب اشعار 55</u>: جس نقطہ پر پرکار کو رکھتے ہیں اس کو مرکز کہا جاتا ہے اور جو دائرہ کھینچا جاتا ہے اس کو محیط کہتے ہیں۔ محیط محمد رسول اللہ ﷺ مرکز ذات خدا تھی اور ان میں کوئی فرق و جدائی نہیں رہی تھی ملنے والے خطوط میں کوئی تفریق نہیں رہی تھی وہ آپس میں مل کر ایک ہو گئے تھے دونوں کمانیں حیرت کے عالم میں سرجھکائے ہوئے تھیں اور دائرے خود چکر میں پڑ گئے تھے فرماتا ہے فکان قاب قوسین اوادنی (وہ دو کمانیں یا اس سے بھی کم فاصلے پر تھے) عبد کی معبود میں ایسی فنائے کامل تھی کہ تفریق مشکل تھی۔

جو قرب قوسین کی تھی منزل سمجھ لیں اس میں یہ نکتہ عاقل

کہ قوس دو جب ملے مقابل تو بن گیا اک محیط کامل
ہوئے جو باطل نقاط فاصل تو بیچ میں کچھ رہا نہ حائل
محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

مطلب اشعار 56: ایک پردہ اٹھتا تو لاکھوں نورانی پردے نظر آتے اور ہر پردے کے پیچھے لاکھو جلوے چمکیں مار رہے تھے وہ وقت ہی عجیب و غریب تھا جب وصال ہو رہا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے ظل سے حضور ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا اور وہ نور ایک ستارے کی صورت میں چمکتا رہا۔ تو آپ اپنی پیدائش سے لے کر دنیا پر تشریف لانے تک وصل میں تھے دنیا پر ان کر فرقت ہو گئی تو اب شب معراج کو پھر وصل ہو رہا تھا اور جنم کے چھوٹے ہوئے گلے مل رہے تھے۔ حضور ﷺ نے ایک دن جبرائیل علیہ السلام سے معلوم فرمایا جبرائیل تمہاری عمر کتنی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ حضور ﷺ میری عمر کا اندازہ آپ اس سے لگا لیجئے کہ ایک ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا۔ میں نے اس کو ستر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا وہ ستار میرا نور تھا۔

ادھر سے ہر دم خطاب ہوتے ترقی یہ بار بار کرتے
ترقیوں میں حجاب کھلتے مزے تھے ہر پردے میں نرالے
وہ دفعتاً جلوہ کیا دکھاتے کہ شوق میں تھے حیا کے نقشے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

مطلب اشعار 57: دریائے وحدت کی موجیں اپنی خشک زبانیں دکھا کر تڑپ رہی تھیں کہ ہمیں وصل کا پانی پلائیں ہماری تشنگی دور کریں پیاس سے بھنور کو اتنی کمزوری ہو گئی تھی کہ اس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے وہ آنکھیں کھولے دیدار کے منتظر تھے۔

چڑھی ہوئی تھیں عطا کی لہریں بڑھی ہوئی تھیں کرم کی لہریں
اشارہ یہ تھا نہائیں دھوئیں پئیں پلائیں جتنا چاہئیں
وہاں سے سرتاپا عطائیں یہاں بھی خواہشیں تھیں دل میں
زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

مطلب اشعار 58: اللہ سب سے پہلے ہے اس سے پہلے کچھ بھی نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک ہمیشہ ہمیشہ رہے گا مخلوق میں سب سے پہلے اول حضور ﷺ کی تخلیق ہوئی فرماتے ہیں اول ما خلق اللہ نوری وکل الخلائق من نوری (اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور فرماتے ہیں انا نبی و آدم بین الماء والطین۔ (میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا پتلہ بنانے کے لئے مٹی میں پانی ملایا جا رہا تھا یعنی مٹی کو گوندھا جا رہا تھا اور آپ سب سے آخر بعد میں تشریف لائے تو آپ اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں اللہ اپنی قدرت اور تخلیق و صناعی و کمالات سے ظاہر ہے اور کسی کو نظر نہیں آتا تو باطن بھی ہے۔ حضور ﷺ باعتبار جسم ظاہر ہیں اور حقیقت محمدیہ تمام مخلوقات کی روح رواں ہے تو آپ باطن چھپے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو چاروں صفات اول و آخر ظاہر باطن کے ساتھ موصوف فرمایا۔ حضور ﷺ کا نور در حقیقت اللہ کے نور کا ایک جلوہ ہے تو اسی رب

العالمین کا جلوہ (محمد رسول اللہ) اللہ تعالیٰ سے ملنے اللہ کی طرف سے ہی اللہ کی جانب گئے تھے۔

وہی ہے سب کا نصیر و ناصر وہی ہے سب پر قدیر و قادر
اسی سے ہے مبدء قوادر اسی پر ہیں منتہی اوامر
وہی ہے ظاہر جناں مظاہر وہی ہے منظور سب مناظر
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

مطلب اشعار 59: اے ممکنات کی کمان کے جھوٹے نقطو تم اول و آخر کے چکر میں پڑے ہوئے ہو گول دائرے چکر سے معلوم کرو کہ تمہاری ابتدا کس جگہ سے ہے اور اختتام کس جگہ ہے وہ تو سرکل ہوتا ہے جس کی ابتداء انتہا نہیں ہوتی ہے ان کا مقام تو قاب قوسین ہے جب دو کمانیں ملتی ہیں تو دائرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ لامکان میں فناؤ بقا کے اعلیٰ مراتب پر فائض ہوئے جس میں دوئی کی گنجائش ہی نہیں رہتی ہے۔

حواس اپنے درست کر لو پڑے ہو چکر میں اس سے نکلو
بنو نہ احول سنبھل کے دیکھو یہ ہے حقیقت میں ایک یا دو
مقام قوسین کو تو سوچو بغور اس دائرے کو سمجھو
کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

مطلب اشعار 60: حضور ﷺ کی طرف سے بارگاہ خداوندی میں نمازوں کا تحفہ پیش کیا جا رہا تھا اور اللہ کی طرف سے شاہانہ انعامات عطا کئے جا رہے تھے درود وسلام کے رحمت بھرے پھولوں کے ہار پرو کر بنا کر حضور ﷺ کے نورانی گلے میں ڈالے جا رہے تھے۔

اِدھر سے ہر بار التجائیں یہ کہ امت کو بخشوا لیں
اُدھر سے لطف و کرم کی باتیں کہ جتنے چاہو ہم اتنے بخشیں
اِدھر سے طاعت کی پیش نذریں اُدھر سے بخشش کرم عطائیں
اِدھر سے تحیں نذر شہ نمازیں اُدھر سے انعام خسروی ہیں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

زبان کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن (61) یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے
وہ برج بطحا کا ماہ پارا بہشت کی سیر کو سدھارا (62) چمک پہ تھا خلد کا ستارا کہ اُس قمر کے قدم گئے تھے
سرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہ عرب کی (63) جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے
طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے (64) یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش ارہ کے تلے تھے
خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے (65) ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیے تھے
نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت (66) اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا (67) نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

مشکل الفاظ کے معنی:

گفتن: کہنا' بولنا۔ گوش: کان۔ حسرت: ارمان۔ شنیدن: سننا۔ برج: فضائے آسمان کا بارہواں حصہ' گنبد۔ ماہ: چاند کا ٹکڑا۔ سدھارا: روانہ ہوا جانا۔ خلد: جنت۔ قمر: چاند۔ سرور: خوشی۔ مقدم: تشریف آوری' قدم رکھنا۔ تابشوں: تجلی' چمک' طاقت۔ مہ عرب: عرب کا چاند۔ جناں: جنت۔ گلبن: سرخ گلاب۔ جھاڑ: کانٹے دار جھنکوڑ۔ کنول: پان پھول' گل نیلوفر۔ طرب: خوشی' فرحت و شادمانی۔ نازش: نخرہ' فخر' غرور۔ لچکیے: جھکئے' بل کھائیے۔ بندش: پابندی' روک ٹوک۔ نہ سکیئے: حرکت نہ کریں۔ ضدین: دو مخالف چیزیں۔ کشاکش: کھینچا تانی' فکرو تشویش۔ ارہ: لکڑی چیرنے کا آلہ' آرا' آری۔ چھاؤں: تاروں کی روشنی میں کمی نہ ہوئی۔ تڑکے: صبح' پو پھٹنا۔ نبی رحمت: رحمت کرنے والے نبی۔ شفیع امت: امت کی شفاعت کرنے والے۔ للہ: خدا کے لئے۔ عنایت: نوازش' مہربانی۔ خلعتوں: جوڑوں' لباس۔ واں: اس جگہ اس وقت۔ ثنائے: تعریف' توصیف' نعت۔ وظیفہ: ورد' ذکر۔ سرکار: آقا و مولیٰ۔ تمنا: آرزو' خواہش۔ ہوس: مالیخولیا' خبط۔ پرواروی: قافیہ کا حروف اصلی۔ قافیے: شعر کا آخری سے پہلا ہمہ وزن لفظ۔

مطلب اشعار61: زبان کو بات کرنے کا انتظار تھا تو ان کو بات سننے کی آرزو اور ارمان تھے یہاں جو کچھ کہہ سکتے تھے کہہ چکے تھے اور جو بات کرنی و سنی تھی سن چکے اور کر چکے تھے۔

یہاں ہے مجبور عقل پر فن نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن
کہاں ہو اے خیال روشن نہ اٹھا سکے اس مکاں کی چلمن
سنانے سننے کا جن پر تھا ظن ابھی وہ تھے منتظر ہمہ تن
زباں کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سنی تھی سن چکے تھے

مطلب اشعار62: وہ بطحا کے برج کا چاند جنت کی سیر کو روانہ ہوگیا جنت کے مقدر کا ستارا خوش قسمت و تاباں تھا کہ اس بدر منیر سرور کون و مکان محبوب رب لامکاں ﷺ کے قدم مبارک اس میں رکھے گئے تھے جنت کو آپ کی قدم بوسی کا شرف نصیب ہوا تھا۔

وہاں سے پایا جو کچھ اشارہ ادھر سے رخصت ہوا وہ پیارا
خوشی سے کرتا چلا نظارا خدائی کا کارخانہ سارا
یہ عرض حوروں نے کی خدارا دمک دمک کیجئے گھر ہمارا
وہ برج بطحا کا ماہ پارا بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پر تھا خلد کا ستارا کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

مطلب اشعار63: حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں بے حد روشنی ہو رہی تھی عرب کے چاند کی چمک دمک سے نور علی نور ہو رہی تھی جنت کے گلاب کے سرخ پھول دنیا کے جھاڑ جھنکوڑ کی مثل تھے اور جو دوسرے پھول تھے وہ پان پھول نیلوفر کی طرح کے تھے۔

جناں کی تقدیر خوب چمکی بڑھی تھی وہ جوشش تجلی
کہ مشرف ستاں بنی تھی ساری چمکتی تھی ایک ایک کیاری

وہ نور کی چاندنی تھی چٹکی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی
سرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہ عرب کی
جناں کے گلبن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

مطلب اشعار 64: فرحت و شادمانی میں کچھ عجیب غرور ناز و نخرے سے جھکنے بل کھانے رقص کرنے کو بے قراری تھی اور ادب کا یہ تقاضا اور پابندی تھی کہ حرکت بھی نہ کریں دو متضاد کیفیتوں کا اجتماع تھا جس کی وجہ سے پودے درخت فکر و تشویش کے آرے کے نیچے مجبور و بے بس کھڑے تھے نہ جائے رفتن و پائے ماندن کی صورت حال تھی۔

نار کا حکم تھا دیکئے مراد شبنم ذرا چمکئے
نسیم کہتی تھی بس مہکئے صبا کا ارشاد تھا لہکئے
یہ شور حسرت کہ اب سرکئے و زور حیرت کہ منہ ہی تکیئے
طرب کی نازش کہ ہاں لچکئے ادب وہ بندش کہ بل نہ سکئے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش ارہ کے تلے تھے

مطلب اشعار 65: یہ اللہ کی قدرت تھی کہ اس حق کے چاند نے کروڑوں منزلوں میں جلوہ افزائی فرما کر روانگی (واپسی) کا ارادہ کیا تو یہ سماں تھا کہ تاروں کی روشنی میں کچھ کمی واقع نہیں ہوئی تھی اور نور کی چمک دمک سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے صبح صادق کا وقت ہو گیا ہے۔

مدارج قرب سے بھی بڑھ کے خدا ہی جانے کہاں وہ پہنچے
ازل سے اٹھے نہ تھے جو پردے وہ جلوے حق کے کرم سے دیکھے
پلک بھی جب تک نہ کوئی مارے کہ یہ گئے بھی پلٹ بھی آئے
خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیئے تھے

مطلب اشعار 66: اے رحمت کرنے والے نبی اور اپنی امت کے شفاعت کرنے والے آقا اللہ کے واسطے خدارا رضا کو بھی اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایئے ان جوڑوں میں سے ایک جوڑا اس کو بھی عنایت فرمائیں جو اللہ نے اپنی خاص الخاص رحمت سے مقام دنی میں آپ کو عنایت فرمائے تھے۔

اثر نے جو ثنا و مدحت حضور دیکھیں بچشم رحمت
صلہ ملے دو جہاں کے دولت رہے نہ پھر اس کو کوئی حاجت
ملا اسے جن سے فیض خدمت ادھر بھی کوئی نگاہ رافت
نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

مطلب اشعار 67: اے میرے آقا و مولیٰ سردار عرب و عجم ﷺ میرا ورد وظیفہ آپ کی تعریف و توصیف ہے میری یہی تمنا و آرزو ہے کہ حضور سرکار دو عالم قبول فرمالیں مجھے شعر کہنے شاعری کرنے کی مالیخولیا اور ہوس نہیں ہے اور نہ مجھے اس کی فکر تھی کہ ردیف و قافیہ کی جستجو کرتا اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا شعرا کی طرح شاعری پر زور نہیں دیا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
یہاں نہ طاعت نہ زہد و تقویٰ یہی وسیلہ ہے مغفرت کا
کہ ہے ثناگوئی شیوہ اپنا اسی سبب سے لکھا ہے خمسہ
مراد ہے نعت شاہ والا غرض نہیں شاعری سے اصلا
ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

مستزاد

(1) وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا — ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

(2) تم ہی حاکم برایا تم ہی قاسم عطایا — تم ہی دافع بلایا تم ہی شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

(3) وہ کواری پاک مریم وہ نفخت فیہا کا دم — ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

(4) یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے — سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نہ یک بنایا

(5) فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تجھ کو منصب — جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

(6) وَ اِلیٰ الالہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب — کہ تمہی کو تکتے ہیں سب کرو ان پہ اپنا سایا
بنو شافع خطایا

(7) ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو — مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

مشکل الفاظ کے معنی:

مستزاد: ہر شعر پر ایسا ٹکڑا زیادہ کر دیا جو مصرع کے رکن اول و آخر کے برابر ہو۔ ہمہ تن: سر سے پاؤں تک۔ کرم: سخی' مہربان' بزرگ۔ استاں: دروازہ' چوکھٹ۔ برایا: معصوم۔ نیک۔ قاسم: تقسیم کرنے والے۔ عطا: انعامات۔ دافع: دور کرنے والے۔ شافع: شفاعت کرنے والے۔ خطایا: غلطی گناہ۔ نفخت: میں نے پھونک ماری۔ فیہ: اس میں: دم: پھونک۔ اعظم: بہت بڑا۔ جایا: بیٹا۔ افضل: بہت زیادہ بلند۔ سدرہ: بیری کا درخت مقام جبرائیل۔ تھالے: پرت گول دائرے۔ چھان: تلاش کرنا۔ یک: ایک' بے مثل۔ فرغت: جب تو فارغ ہو تو اللہ کے حضور کھڑا ہو۔ منصب: رتبہ و مقام۔ گدا: بھکاری' درویش۔ قسمت: تقسیم۔ والی اللہ: اپنے رب کی طرف رغبت کرو۔ سایا: چھاؤں۔

مطالب اشعار 1: ہمارا رب وہ ہے جس نے اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کو مجسم مہربان و کریم بنا کر ہمارے جیسے گنہگاروں کے پاس بھیجا اور ہمیں آپ کی امت میں پیدا کیا اور ہمیں بھیک مانگنے کو آپ کے استان اعلی کی نشاندہی فرمائی۔ اللہ رب العالمین حمد کے لائق صرف تیری ذات بابرکات ہے الحمدللہ رب العالمین صرف تیری شان ہے۔

مطالب اشعار 2: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ ہی نیک و معصوم حضرات کے سردار و حاکم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ انعامات کو آپ ہی تقسیم فرماتے ہیں: اللّٰہ یعطی وانا قاسم (اللہ دیتا ہے آپ تقسیم فرماتے ہیں۔) آپ مصیبت اور بلا کو دور کرتے ہیں اور غلطی کی معافی دلاتے ہیں اس جہان میں آپ جیسا کوئی نہیں آیا۔ تم بے مثلی حق کے مظہر ہو' پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو۔ اس بے مثل نے آپ کو بے مثل پیدا فرمایا سایہ میں مماثلت ہوتی ہے اسی لئے آپ کا سایہ بھی نہیں تھا

مطالب اشعار 3: حضرت مریم سلماء للہ علیھا باکرہ (کنواری) پاک دامن پر اپنی طرف سے پھونک مار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت و تخلیق کی عظیم ترین نشانی ظاہر فرمائی مگر حضرت آمنہ کے فرزند حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا کو تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ پیدا فرمایا۔ م

بعد از خدا بزرگ توئی بس قصہ مختصر

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مطالب اشعار 4: سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والوں نے یہ کہا کہ ہم نے تمام عالم کے پرت الٹ پلٹ کر دیکھ ڈالے مگر آپ کا ثانی آپ کے جیسے مرتبہ والا نہ دیکھا نہ سنا حقیقت میں اس وحدہ لا شریک نے آپ کو بے مثل پیدا فرمایا نہ آپ کا کوئی ثانی ہے نہ سایہ ہے کہ کھیں مماثلت کا دعویٰ نہ کر دے تو ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے جبرائیل امین سے معلوم فرمایا: اے جبرائیل تم نے تمام جہانوں کو دیکھا ہے بتاؤ ہمارے متعلق تمہاری کیا رائے ہے کی عرض پر جبرائیل نے اے شاہ امم تیری قسم

آفاق ہا گر دیدہ ام مہر بتاں و رزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

میں نے آسمانوں کے کنارے دیکھے تمام جہان کی سیر کی تمام خوبیوں والوں کو دیکھا لیکن آپ منفرد شخصیت کے مالک ہیں آپ کا ثانی نہیں ہے۔ نہ دیکھا ہے' نہ سنا ہے۔

مطالب اشعار 5: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ آپ کو صرف یہ رتبہ و مقام حاصل ہے کہ آپ جب بھی فارغ ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

لی مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل

(کسی وقت میرے قرب کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس وقت کوئی مقرب فرشتہ اور انبیاء و مرسلین میں سے مجھ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں میں ایک دن نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کون ہے۔ عرض کیا عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کیا صدیق کی بیٹی ارشاد فرمایا صدیق کون ہے؟ عرض کیا یار غار محمد رسول اللہ ﷺ فرمایا محمد کون ہے تو عائشہ یہ سن کر باہر آگئیں کہ حالت کچھ اور ہے آپ اس وقت قرب و فنا کے اعلیٰ مقام پر ہیں تو اے درویشو فقیرو اٹھو تیار ہو جاؤ وہ انعامات حاصل کر چکے ہیں اب تقسیم کا ویلہ وقت نزدیک ہے۔ اللہ دیتا ہے آپ تقسیم فرماتے ہیں اب آپ نے کچھ لینا ہے تو تقسیم کرنے والے سے ہی ملے گیا مالک تو دے چکا۔

مطلب اشعار 6: اے میرے مالک و مولیٰ ﷺ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر ہم سب کی درخواستیں پیش فرما دیجئے۔ ہمارے مقصد و مطلب پورے کر دیجئے ہم سب سائلوں کی نظر صرف آپ پر ہے آپ ہم سب پر اپنا سایہ کر دیں اپنے دامن میں چھپالیں ہماری شفاعت فرمائیں ہماری غلطیاں و گناہ بخشوائیں۔

مطلب اشعار 7: اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اے اللہ کے بندو میرے دل کو تلاش کرو ابھی تو میرے پاس تھا مگر اب کہاں غائب ہو گیا اے رب العالمین نہ تو کوئی گیا ہے اور نہ کوئی آیا ہے تو میرا دل کون لے گیا تو ہی بہتر جانتا ہے۔

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بہ مشکل (8) در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے (9) کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا
نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیر پا ہے (10) کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش (11) کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا
بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل (12) کبھی وہ لہک کہ بالکل چمن جناں کھلایا
گل قدس لہلہایا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگ نو کا خواہاں (13) وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا
کہے روح ہاں جلایا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے (14) کبھی زیر لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھایا
رخ کام جاں دکھایا

یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل (15) تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا
میں انہیں شفیع لایا

مشکل الفاظ کے معنی:

در: دروازہ۔ خندہ: مسکرانا۔ زیر لب: ہونٹ کے نیچے۔ گریہ: رونا۔ شب: رات بھر۔ طرب: خوشی۔ چرخ: آسمان کے اوپر۔ زیرپا: پاؤں کے نیچے۔ پیش در: دروازے کے سامنے۔ قدم: پاؤں۔ تپک: درد کی گرمی۔ آتش: آگ۔ ٹپک: آنسو گرنا۔ ہجوم: بھیڑ بھاڑ، جمگھٹا۔ نالش: رونا، دہائی، فریاد۔ ابر چھایا: بادل۔ جوششوں: زور شور، ہیجان، ولولہ۔ مہک: تیز خوشبو۔ گل: گلاب کا پھول۔ لہک: جوبن، سرسبزی۔ جناں: جنت۔ قدس: متبرک پھول۔ لہلہایا: جوبن پر آیا۔ ارماں: آرزو۔ مرگ: موت۔ نوکا: نئی، جدید۔ خواہاں: چاہنے والا۔ مرگ: موت۔ قرباں: صدقے، فدا۔ موا کہ: مردا، بے جان۔ زیست: زندگی۔ جلایا: زندہ کیا۔ عیاں: ظاہر۔ تپاں: گرما گرم۔ زیر لب: ہونٹ کے نیچے۔ فغاں: شور و غل۔ تھایا: نہیں تھا۔ رخ کام: جان نے اپنے مقصد کا چہرہ دکھایا۔ تصورات: خیالات۔ باطل: غلط، شیطانی۔ راست: درست، سیدھا۔

مطلب اشعار 8: اے رضا تیرے دل کے متعلق ہمیں بہت تلاش و جستجو کے بعد بڑی مشکل سے یہ معلوم ہو سکا ہے کہ وہ سرکار دو

عالم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس کھڑا ہے صلوٰۃ وسلام پیش کر رہا ہے مگر یہ معلوم مت کر کہ اس کی حالت کیا تھی اس کی نورانیت بیان سے باہر ہے اس حالت کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

مطلب اشعار 9: کبھی تو وہ زیر لب مسکرا رہا ہوتا ہے اور کبھی کبھی ساری رات رو پیٹ کر گزارتا ہے کبھی تیرا دل بہت غمگین ہوتا ہے کبھی انتہائی خوشی میں ہوتا ہے اس کا سبب ہماری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا نہ وہ کوئی سبب بتاتا ہے کہ اس کی حالت کا اندازہ کیا جا سکے۔

مطلب اشعار 10: میرا دل کبھی زمین پر پڑا ہوتا ہے کبھی ساتواں آسماں اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے کبھی غلامی کے ساتھ سر جھکا کر اپنے آقا ﷺ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو ایک قدم چلنے سے عرش اعظم پر ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 11: کبھی وہ اتنا گرم ہوتا ہے جیسے آگ کا انگارا کبھی اتنا روتا ہے جیسے بارش ہو رہی ہے کبھی آہ و بکا فریاد و زاری کا یہ عالم ہوتا ہے جیسے بادل گرج برس رہے ہیں یہ حالت بڑے ہیجان و ولولے سے پیدا ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 12: میرا دل کبھی بلبل کی طرح چہکتا ہے کبھی اس میں ایسی عجیب خوشبو ہوتی ہے کہ یہ خود گلاب کا پھول ہے کبھی چمن کے سبزے کی طرح ایسا سرسبز و شاداب ہوتا جیسے کہ یہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں مقدس و متبرک پھول اپنے جوبن پر آیا ہوا ہے۔

مطلب اشعار 13: کبھی زندہ رہنے کی آرزو ہوتی ہے کبھی فوراً موت کا طلبگار ہوتا ہے اس کی حیاتی و زندگی پر موت قربان ہوتی ہے اور اس کی موت ایسی ہے جیسے کہ زندہ ہو گیا ہے روح بھی کہتی ہے کہ ہاں اصل زندگی یہی ہے۔

مطلب اشعار 14: کبھی وہ غائب ہوتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے کبھی بالکل ٹھنڈا یخ ہوتا ہے کبھی سخت گرم ہوتا ہے۔ کبھی زیر لب آہ و فغاں کرتا ہے کبھی ایسا خاموش ہوتا ہے کہ اس میں سانس ہی نہیں ہے روح نے اپنے مقصد کا چہرا دکھا دیا۔

مطلب اشعار 15: ان شیطانی غلط خیالات کی اے رب العالمین تیرے آگے کیا حقیقت ہے تیرے لئے کون سی چیز مشکل ہے تیری قدرتیں کامل ترین تو میرے ان خیالات فاسدہ کو راہ راست پر کر دے میں تیرے محبوب ﷺ کی سفارش پیش کرتا ہوں ان کے صدقہ و طفیل اپنی عنایت و مہربانی ہم پر کر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین شفیع المذنبین علیہ التحیۃ والتامین

کروروں درود

قافیہ بترتیب حروف تہجی

یہ سلام ان سنتوں کے اعتبار سے شعراء میں اعلیٰ حضرت کی پہلی کوشش ہے۔ یہ پورا سلام صنعت لزوم مالایلزم اور اس کے پہلے مصرعہ میں صنعت ذو قافیتین ہے اور قافیہ میں حروف تہجی کا التزام رکھا ہے۔ شعراء کے کلام میں یہ صنعت نظر نہیں آتی ہے۔ دو قافیہ تو شعراء نے استعمال کئے ہیں مگر حروف ہجا کی پابندی نہیں کی۔ ایسا سلام اولیات رضا سے ہے۔ آپ قادرالکلام شعراء سے ہیں۔ زبان آپ کے سامنے دست بستہ کھڑی نظر آتی ہے۔ اسی لئے فرماتے ہیں:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

(الف)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود (1) طیبہ کے شمس و ضحیٰ تم پہ کروروں درود
شافع روز جزا تم پہ کروروں درود (2) دافع جملہ بلا تم پہ کروروں درود
جان و دل اصفیاء تم پہ کروروں درود (3) آب و گل انبیاء تم پہ کروروں درود
لائیں تو یہ دوسرا دُوسرا جس کو ملا (4) کوشک عرش و دنا تم پہ کروروں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا (5) جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا (6) نیر فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

بدرالدجیٰ: اندھیری رات میں چودھویں کا چاند۔ شمس الضحیٰ: چاشت کے وقت کا سورج۔ شافع: شفاعت کرنے والے۔ روز جزا: قیامت کے دن میں۔ دافع: دور کرنے والے۔ بلا: افت' مصیبت۔ اصفیا: صاف دل لوگ۔ آب و گل: پانی و مٹی یعنی اصل بنیاد۔ دوسرا: دونوں جہان کی بادشاہت۔ کوشک: اونچے محل عرش اعظم۔ عرش و دنیٰ: مقام قرب رب۔ نہاں: پوشیدہ' چھپا ہوا۔ ساعیر: تنور۔ نیر: روشنی دینے والا سورج۔ فاراں: مکہ کے نزدیک ایک پہاڑ کا نام ہے۔

مطلب اشعار 1: صنم خانہ اکبر کعبتہ اللہ میں کفرو شرک کی گھنگھور اندھیریوں میں چودھویں رات کے مکمل چاند آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو اور آپ مدینہ طیبہ کے لئے چاشت کے وقت کے سورج ہیں آپ نے مشرکین یہود و نصاریٰ کے کفری و شرکی عقائد کو ختم فرما کر اسلام کی روشنی سے منور کردیا تو آقا آپ پر بے شمار لامحدود درود و سلام نچھاور ہیں۔

مطلب اشعار 2: قیامت کے دن میدان محشر میں گنہگاران امت کی شفاعت کرنے والے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہوا اور تمام بلا و مصیبت کو دور کرنے والے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام پیش ہے۔

مطلب اشعار 3: صاف دل حضرات انبیاء و اولیاء کے دل و جان آپ پر قربان آپ پر کروڑوں دفعہ درود و سلام ہو آپ انبیاء کی اصل ہیں بلکہ ماسوی اللہ آپ کے ہی نو، مبارک سے عالم وجود میں آئے تو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام عرض ہے۔

مطلب اشعار 4: دونوں جہانوں کی بادشاہت جس کو ملی ہو آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کا نام تو لے کر دکھائیں جو عرش پر جلوہ گر ہوا ہو اور مقام قرب خدا میں اس حد تک گیا ہو جیسے دو کمانیں ملیں بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک و قریب ہوا ہو تو آپ پر اے آقا

کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی برسات ہو۔

مطلب اشعار 5: اللہ تعالیٰ خالق الغیب عالم الغیب بلکہ غیب الغیب ہے اس نے آپ سے کوئی پردہ نہیں کیا آپ فرماتے ہیں ریت ربی عینی (میں نے اپنے رب کو اپنی اس آنکھ سے دیکھا) تو آپ سے اور کون سا غیب غائب چھپا رہ سکتا ہے اللہ فرماتا ہے۔ ماکذب الفواد مارای (آپ نے سمجھنے میں غلطی نہیں کی جو کچھ دیکھا یعنی دیدار باری کیا) آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 6: جو نورانی شمع طور پر روشن ہوئی تھی جس کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے وہ تو آپ کے نورانی نوروں میں سے ایک نور کے چاند ﷺ کی تجلی تھی آپ تو کوہ فاران سے سورج کی طرح طلوع ہوئے اور تمام عالم کو منور کر دیا آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو۔

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا (7) سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

(ب)

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب (8) نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروروں درود

غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو سب (9) تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں درود

(ت)

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات (10) اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود

مغز ہو تم اور وہ پوست اور ہیں باہر کے دوست (11) تم ہو درون سرا تم پہ کروروں درود

(ث)

کیا ہیں جو بیحد ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غوث (12) چھینٹے میں ہو گا بھلا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

کف پا: پاؤں کا تلوا۔ چاند سا: چاند جیسا۔ وصف: خوبی' خصلت' صفت۔ غایت: آخر' انجام۔ علت: وجہ' سبب۔ بہر: جہاں کے واسطے۔ بنا: بنیاد' وجہ۔ حیات: زندگی۔ ثبات: قیام' استقلال و مضبوطی۔ ظل: سایہ اصل کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ مغز: مینگ' گودا' اصل' جڑ۔ پوست: چھلکا' چھال۔ سرا: گھر کے اندر آنے جانے والے۔ بیحد: بے انتہا' لاتعداد۔ لوث: لگاؤ رکھنے والے۔ غیث: بارش' باران رحمت۔ غوث: فریاد کو پہنچنے والے۔ چھینٹے: بوندا باندی' چھپکا' ہلکی بارش۔ بھلا: بہتری' خوبی' اچھائی۔

مطلب اشعار 7: اے میرے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے چاند جیسے پاؤں کے تلوے کو میرے سینے پر ذرا رکھ کر دل کو ٹھنڈا کر دیں جو آپ کے عشق میں تپ رہا ہے آپ پر کروڑوں درود و سلام نچھاور کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 8: تمام رسولوں میں آپ کی ذات اقدس کو محبوبیت کے لئے چنا گیا اسی لئے آپ کی خوبی و خصلتیں بے مثل و لاجواب ہیں اور آپ کا نام نامی اسم گرامی مصطفےٰ برگزیدہ چنا ہوا رکھا گیا تو پھر آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بوچھاڑ کیوں نہ ہو ﷺ

مطلب اشعار 9: تمام جہانوں کے پیدائش کا سبب اور سب کی انتہا و انجام ہو آپ کی وجہ سے ہے کیوں کہ آپ بنیاد ہیں۔ اگر آپ پیدا نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا۔ لولاك لما خلقت الافلاك وما اظهرت الربوبية (اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا بلکہ اپنا رب و خالق ہونے کا اظہار بھی نہ کرتا۔) تو سب کچھ آپ کے نور سے پیدا ہوا ہے اسی لئے حقیقت محمدیہ ہر ہر چیز میں موجود و ہویدا ہے آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 10: آپ کے دم قدم سے دنیا و جہاں کو زندگی ملی ہے اور آپ کے ہی دم سے ہر چیز قائم ہے کیونکہ سایہ کا وجود اصل کے وجود سے قائم ہوتا ہے اگر سورج کے سامنے سے آدمی ہٹ جائے تو سایہ بھی قائم نہیں رہتا تو آپ اصل عالم ہیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام معروض ہوں دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

مطلب اشعار 11: اے آقا آپ اصل و جڑ اور گودے کی مثل ہیں باقی سب چھلکے و چھال کی طرح ہیں باہر کے ظاہری دوست ہیں اور آپ تو گھر والے ہیں گھر کے مالک ہیں حبیب خدا ہیں آپ پر کروڑوں دفعہ درود و سلام کی برسات ہو۔

مطلب اشعار 12: اس سے کیا فرق پڑتا ہے دوسرے بے انتہا لگاؤ رکھنے والے ہیں مگر سرکار آپ تو باران رحمت ہیں آپ سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے آپ تو فریادوں کو پورا کرنے والے ہیں ہلکے پھولکے چھینٹوں سے میرا کیا بھلا و بہتری ہوگی مجھ پر تو موسلادھار بارش فرمادیجئے آپ پر کروڑوں دفعہ درود و سلام نچھاور کرتا ہوں۔

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث	(13)	تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود
	(ج)	
وہ شب معراج راج وہ صف محشر کا تاج	(14)	کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود
	(ح)	
لحت فلاح الفلاح رحب مراح المراح	(15)	عد لیعود الھنا تم پہ کروروں درود
جان و جہان مسیح درد کہ دل ہے جریح	(16)	نبض چھٹیں دل چلا تم پہ کروروں درود
	(خ)	
اُف وہ رہ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ	(17)	اے مرے مشکل کشا تم پہ کروروں درود
	(د)	
تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود	(18)	تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

حفیظ: نگہبان، حفاظت کرنے والے۔ مغیث: فریادرس، دہائی کو پہنچنے والا۔ خبیث: بدذات۔ راج: حکومت، بادشاہت، اختیار۔ صف: قطار، لائین۔ محشر: قیامت کا دن۔ لحت: خالص، بکمل۔ فلاح: خیرو عافیت، کاشتکار، کسان۔ رحت: تشریف آوری، آمد۔ مراح: شادی، خوشی۔ عد لیعود الھنا: شمار کرتا کہ وہ یہاں واپس تشریف لائیں۔ مسیح درد: درد کا علاج کرنے والے۔ جریح: زخمی۔ رہ: راستہ۔ سنگلاخ: پتھرلی زمین۔ پا: پاؤں۔ شاخ: ٹکڑے ٹکڑے، پارہ پارہ، زخمی پھٹے ہوئے۔ مشکل کشا: مشکلیں حل کرنے والے، تکلیف دور کرنے والے۔ باب جود: سخاوت کا دروازہ۔ وجود: ہستی، پایا جانا۔ بقا: باقی رہنا، موجود ہونا۔

مطلب اشعار 13: اے میرے مالک و داتا اگر دشمن بدذات حیلہ پرور مکار دغاباز ہے تو کیا فکر ہے آپ تو میرے محافظ نگہبان اور فریاد رس ہیں تو پھر میں کیوں ڈروں میں تو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام پیش کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 14: شب معراج کو آپ عالم بالا پر حکومت فرما رہے تھے اور میدان محشر میں شفاعت کا تاج آپ کے سر اقدس پر ہوگا اللہ تعالیٰ نے کسی کو یہ مرتبہ و شان و شوکت نہیں دیا یہ صرف آپ کی ہی خصوصیت ہے تو پھر آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام

نچھاور کیوں نہ کروں۔

مطلب اشعار 15: آپ مکمل خیرو عافیت و رحمت مجسم ہیں آپ کی تشریف آوری باعث راحت و خوشی ہے آپ کی تشریف آوری کے لئے ہم ایک ایک گھڑی شمار کر رہے ہیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 16: اے جہان کے روح رواں زخمی درد دل کے مسیحا و معالج میری نبض ڈوب رہی ہیں دل بیٹھ رہا ہے میری خبر لیجئے آپ پر کروڑوں مرتبہ صلوٰۃ و سلام ہو۔

مطلب اشعار 17: ہائے صد افسوس وہ راستہ پتھریلا آہ میرے پاؤں زخموں سے چکنا چور اے میرے مشکلوں کے حل کرنے والے آقا میری خبرگیری فرمایئے آپ پر کروڑوں دفعہ درود و سلام کی بارش ہوتی رہے۔ فرماتے ہیں: مشکل میں ہیں براتی پرخار بادیئے ہیں۔

مطلب اشعار 18: سخاوت کے دروازے کو آپ نے کھولا ہے اور آپ کے قدموں کی برکت سے سب کو حیاتی میسر ہے آپ کے وجود سے سب کا وجود ہے آپ کی بقا سے ہی سب کو بقا و قیام حاصل ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

(ذ)

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ (19) آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروروں درود

(ر)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو غفور (20) بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

مہر خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دور (21) شب میں کرو چاندنا تم پہ کروروں درود

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر (22) کھول دو چشم حیا تم پہ کروروں درود

چھوٹ تمہاری سحر جوت تمہاری قمر (23) دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروروں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور (24) لم ہے یہ وہ ان ہوا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

خستہ: زخمی، تھکا ہوا، عاجز بیمار۔ معاذ: پناہ کی جگہ۔ بستہ: پابند، بندھا ہوا۔ ملاذ: پناہ کی جگہ۔ بے حد قصور: بہت زیادہ گناہ۔ عفو: بہت زیادہ معاف کرنے والے۔ غفور: بڑے بخشنے والے۔ جرم: گناہ، قصور، غلطی۔ خطا: گناہ جو غیر ارادی طور پر سرزد ہو جائے۔ مہر: خدا کے سورج، شفقت و رحمت۔ شہید: حاضر ہر جگہ، گواہ موقع کا۔ بصیر: دیکھنے والے۔ دلیر: جری، بے دھڑک گناہ کرنا۔ حیا: حیا غیرت رکھنے والی آنکھ۔ سحر: صبح صادق۔ جوت: روشنی، اجالا، چمک۔ قمر: چاند۔ ضیا: روشنی قائم کرو۔ ظہور: انکشاف، ظاہر ہونا۔ لم: علت، سبب، حجت۔ ان: محقیق ہونا، بے شک ہونا۔

مطلب اشعار 19: میں زخمی تھکا ہوا عاجز و بیمار ہوں اور آپ ہم کو پناہ و شفا دینے والے ہیں میں پابند سلاسل ہوں آپ ہم کو آزادی دلانے والے جائے پناہ ہیں آب آگے آپ کی مرضی جو چاہے حسن کرشمہ ساز کرے ہم نے تو کشتی تمہیں پر چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں سرکار آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو۔

مطلب اشعار 20: ہمارے گناہ اگرچہ غیر محدود بے شمار ہیں مگر اے آقا ﷺ آپ تو بے حد بہت زیادہ معاف کرنے والے بخشش کرنے والے ہیں ہم نے جو گناہ قصدا جان بوجھ کر یا سہوا غیر ارادی طور پر کئے ہیں آپ ان کو معاف کر دیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 21: اے میرے آقا آپ اللہ تعالیٰ کے سورج نور علی نور ہیں اور میرا دل کالا سیاہ ہے اور ابھی دن نکلنے صبح صادق

ہونے میں بہت دیر ہے آپ اس کالے دل کی سیاہ رات میں چاندنی فرمادیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 22: آپ ہر جگہ موجود و حاضر ہیں اور ہر واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں قرآن اس کا شاہد ہے الم تری کیف فعل ربک باصحاب الفیل (کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں (ابرہہ) کے ساتھ کیا کیا تھا) آپ اس وقت اس دنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے اصحاب فیل کا واقعہ آپ کی پیدائش سے پہلے کا ہے مگر رب فرماتا ہے آپ اس واقعہ کو دیکھ رہے تھے دوسری جگہ فرماتا ہے: (کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے عاد و ثمود کے ساتھ کیا کیا۔) اس سے معلوم ہوا آپ قبل پیدائش بھی دیکھ رہے تھے اور اب بھی دیکھ رہے ہیں آپ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کی گواہی بھی دیں گے اور شاہد گواہ وہ ہوتا ہے جو حلقہ نظر سے دیکھے تو آپ دیکھ کر گواہی دینے والے ہیں اور میں گناہ کرنے میں جری اور نڈر ہوں تو آپ میری شرم و حیا کی آنکھیں کھول دیں تاکہ میں گناہوں سے بچ سکوں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 21: یا سرکار ﷺ آپ کی ادنیٰ تجلی کی ایک کرن سے صبح صادق ہو جاتی ہے اور آپ کے نور پاک کی روشنی اور چمک سے چاندنی پھیل جاتی ہے جیسے کہ چاند طلوع ہو گیا میرے آقا میرے دل میں اپنی محبت کی روشنی و چمک قائم و دائم کر دو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی نچھاور ہوتی رہے۔

مطلب اشعار 24: آپ کی ذات عالی کے کمالات و معجزات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت و ذات باری کا اظہار ہوتا ہے اور اس نے آپ کو ایسی طاقت و قدرت عنایت فرما کر آپ کی عظمت کا اظہار فرما دیا آپ حُجتہ اللہ علی الارض ہیں۔ اللہ نے آپ کو پیدا فرما کر اپنی کمال خالقیت و قدرت کاملہ کا اظہار و اعلان فرما دیا کہ ہم ایسی ہستی بھی پیدا کر سکتے ہیں جو شکم مادر میں حیض کے خون کی خوراک استعمال کئے بغیر پرورش پا سکتی ہے اس کا ثبوت آپ ناف بریدہ پیدا ہوئے اور آپ کے جسم اقدس کا سایہ بھی نہ تھا ورنہ ہر وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہے اس کا سایہ ضرور ہوتا ہے مگر آپ کا سایہ بھی نہ تھا۔ اے آقا آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل ہو۔

(ز)

بے ہنرو بے تمیز کس کے ہوتے ہیں عزیز (25) ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

(س)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس (26) بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

(ش)

طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا ہے فرش (27) آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

(ص)

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص (28) بند سے کر دو رہا تم پہ کروروں درود

(ض)

تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض (29) خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

(ط)

آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط (30) المدد اے رہنما تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

عزیز: دوست احباب۔ سوا: علاوہ' غیر' برابر۔ آس: قریب ترین۔ آس: امید' اسرا' بھروسا۔ طارم: اونچے مکان عرش بلند مقام۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ ذرا: تھوڑا' کچھ حصہ پا۔ عام: معمولی آدمی۔ خاص: اونچے درجے کے لوگ۔ شفائے: مریض کو شفا دینے والے۔ خود غرض: مطلب پرست' مطلبی۔ حاجت: ضرورت' خواہش۔ راہ صراط: راستہ۔ بساط: دسترس' طاقت۔ المدد: مدد کرو۔ رہنما: راستہ دکھانے والے۔

مطلب اشعار 25: جو نکمے بے ہنر اور بد تمیز ہوتے ہیں ان کا دوست کوئی نہیں ہوتا مگر آپ تو سب کے دوست ہیں جن کا کوئی نہ ہو اس کے آپ ہیں تو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 26: میرے قریب کوئی نہیں مجھے کسی سے امید نہیں اے آقا و مولیٰ ﷺ صرف آپ کا اسرا آپ پر بھروسا ہے بس اگر کوئی امید ہے تو آپ کی ذات عالی گنہگاروں کے والی سے ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 27: سب سے اونچے مقام عرش اعظم آپ کے پاؤں کے تلوں کا فرش ہے آپ مع نعلین (جوتا) اس پر تشریف لے گئے تو اس پائے اقدس کو یا سرکار میری آنکھوں پر ذرا رکھ دو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 28: یوں تو عامتہ الناس ہر کس و ناکس اور خواص انبیاء مرسلین و اولیا سبھی ہیں مگر چھٹکارا آزادی دلانے والی صرف اور صرف آپ کی ذات عالی ہے تو اے آقا ﷺ مجھے بھی گناہوں اور نفس امارہ و شیطان لعین کی قید سے رہائی دلا دو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 29: اے آقا ﷺ آپ جملہ امراض قلبی و جسمانی کو شفائے کامل دینے والے ہیں البتہ اللہ کی مخلوق مطلب پرست اور لالچی ہے مگر آپ تو مخلوق خدا کی حاجت روائی و ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ ہماری ضرورتوں کی آپ کے سامنے کیا حقیقت ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہے آپ کے ایک اشارہ پر ہے عالم کا نظام۔

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مطلب اشعار 30: ہائے افسوس سیدھا راستہ صراط مستقیم تو سامنے ہے مگر ہم جیسے گناہگار بندوں میں اس تک پہنچنے اس پر چلنے کی طاقت کب ہے اے ہمارے رہبرو راہ نما راستہ دکھانے والے بلکہ منزل مقصود پر پہنچنے والے ہماری مدد فرمایئے۔ سرکار آپ کا کام ایصال الی المطلوب ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو۔

(ظ)

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ (31) عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود

(ع)

لو تہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع (32) آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروروں درود

(غ)

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ (33) طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود

(ف)

گیسوؤ قد لام الف کر دو بلا منصرف (34) لا کہ تہ تیغ لا تم پہ کروروں درود

(ق)

تم نے برنگ فلق جیب جہاں کر کے شق (35) نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں درود

(ک)

نوبت در ہیں فلک خادم در ہیں ملک (36) تم ہو جہاں کے بادشا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

حفاظ: حفاظت۔ عفو: معافی۔ لوتہ دامن: دامن کے نیچے۔ داغ: زخم کے نشان۔ صبا: صبح کو چلنے والی پروا ہوا۔ گیسو: کاکل' زلف۔ قدلام: قامت' جسم کی لمبائی۔ بلا: لا کے انکار سے۔ منصرف: واپس کرنا۔ تہ: نیچے۔ تیغ: تلوار۔ جیب: گریبان۔ شق: شگاف' درز۔ تڑکا: صبح' دن کا آغاز۔ نوبت: دروازے پر نقارہ۔ فلک: آسمان۔ ملک: فرشتے۔

مطلب اشعار 31: میرا بے ادب گستاخ بدلحاظ نفس اپنی حفاظت کچھ بھی نہ کر سکا بلکہ عفو و کرم کے بھروسہ پر سب کچھ بھولا رہا نیکی کرنے کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہوا تو اے آقا آپ سخی و کریم ہیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 32: اے میرے کریم روف و رحیم مجھے اپنے دامن میں چھپا لو میری زندگی کی شمع حوادث زمانہ کے جھکڑ تیز و تند آندھی میں گھری ہوئی ہے اور قیامت کا دن سر پر آپہنچا ہے بلکہ آندھیوں نے حشر برپا کر دیا ہے مجھ میں اپنی حفاظت کی سکت بھی نہیں ہے سرکار آپ پر کروڑوں درود و سلام کی بارش ہو۔

مطلب اشعار 33: یا سرکار میرا سینہ و دل زخموں سے چور ہے دل چھلنی ہو گیا ہے آپ طیبہ سے صبح کو چلنے والی پروا ہوا کو حکم فرما دیں کہ میرے دل کو باغ باغ کر جائے دل کے زخموں کو مندمل کر دے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 34: آپ کی زلف مبارک اور قد مبارک لام (ل) اور الف (ا) کے مثل ہیں یعنی (لا) ہیں تو آپ بلا و مصیبت کو (لا) فرما کر واپس کر دیں بلکہ (لا) کو تلوار کے نیچے لا کر ختم فرما دیں اور ہم کو بلا و مصیبت سے نجات دلا دیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 35: آپ نے دنیا و جہان کے گریباں کو پھاڑ کر عام انسانوں کی طرح پیدا ہو کر صبح صادق کی مثل اپنے نور سے اور ہدایت کی نورانیت سے عالم کو منور فرما دیا کفر و شرک کی تاریکی کو دور کر دیا اسلام کا دور دورہ کر دیا آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 36: آپ کے در اقدس پر آسمان نوبت بجا رہا ہے صبح کو ایک نورانی نوبت سورج نور کے ڈنکے بجاتا ہوا طلوع ہوتا ہے اور رات کو ایک نورانی نوبت چاند اپنی نورانی چاندنی کی ڈھولک بجاتا طلوع ہوتا ہے اور آپ کے دروازے پر جبرائیل جیسے مقرب فرشتے دربانی کی خدمت بجالاتے ہیں کیونکہ سرکار آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ و مالک اتم ہیں۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بھرن برستی رہے۔

(ل)

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل (37) خلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود

(م)

طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام (38) نوشہ ملک خدا تم پہ کروروں درود

(39) تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام — تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

(40) تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم — بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

(41) خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم — تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

(42) نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم — تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

خلق: پیدائش۔ جمیل: خوبصورت۔ خلق: اخلاق' عادت۔ جلیل: بڑی' بزرگ۔ خلق: مخلوق' پیدا شدہ' ماسوی اللہ۔ گدا: فقیر' بھکاری۔ ماہ: چودھویں کے چاند۔ رسل: تمام رسولوں۔ نوشہ: دولہا۔ نظام: بندوبست' انتظام کرنے والے۔ ثنا: تعریف' مدح۔ جواد: سخاوت کرنے والے۔ کریم: کرم کرنے والے۔ رؤف: بہت زیادہ مہربان۔ رحیم: رحم کرنے والے۔ داتا: دینے والا' سخی۔ عطا: عنایت کرنے والے' بھیک دو۔ رزق: کھانے پینے کی چیزیں۔ قاسم: تقسیم کرنے والے۔ نافع: فائدہ دینے والے۔ دافع: دور کرنے والے۔ شافع: شفاعت کرنے والے۔ رافع: اٹھانے والے۔ افزوں: بلند و برتر' بڑا۔

مطلب اشعار 37: حضور ﷺ کی تخلیق و پیدائش اتنی حسین و جمیل ہے کہ اس طرح اس خالق بے مثال نے کسی کو پیدا ہی نہیں فرمایا اس خالق اکبر نے ہر قسم کی مثال قائم فرمائی آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت حوا کو بغیر ماں کے آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور نبی پاک صاحب لولاک کو شکم مادر میں حیض کے خون کی خوراک کے بغیر پیدا کیا آپ ناف برید پیدا ہوئے تھے ماں کے رحم میں بچہ کی خوراک حیض کا خون ہوتا ہے جو ناف کے ذریعہ پیٹ میں جا کر خوراک بنتا ہے مگر آپ کی پرورش اس نے حیض کے خون سے نہیں کی وقت پیدائش دوسرے بچوں کی طرح آپ کے جسم اقدس پر خون وغیر کی آلائش نہیں تھی بلکہ صاف و ستھرا پیدا ہوا آپ کے جسم پاک سے نورانی شعائیں نکل رہی تھی جس کمرے میں آپ پیدا ہوئے وہ منور ہو گیا تھا۔ آپ نے پیدا ہوتے ہی بارگاہ ایزدی میں سجدا کیا اور رب حب لی امتی فرمایا اے رب میری امت کو بخش دے اور آپ کا اخلاق کریم بہت ہی بلند و برتر تھا جس کے لئے قرآن انك لعلی خلق عظيم فرماتا ہے۔ آپ کا اخلاق بہت عظیم و بزرگ و برتر ہے اور تمام مخلوق خدا آپ کے در کی بھکاری ہے۔ آپ نے ان الله يعطی وانا قاسم (اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں) فرمایا ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 38: آپ طیبہ کا چودھویں رات کا مکمل چاند ہیں اور تمام رسولوں و مرسلین کے امام برحق ہیں اللہ کے ملک اور ساری خدائی کے دولہا ہیں آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 39: اٹھارہ ہزار عالم کا نظام آپ کی ذات والا صفات سے وابستہ ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ سلام نچھاور ہو اور کروڑوں مرتبہ تعریف و مدحت کی بوچھاڑ ہو اے آقا ﷺ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 40: اے آقا ﷺ آپ سب سے بڑے سخاوت کرنے والے اور کرم کرنے والے بہت بڑے مہربان رحم کرنے والے ہیں۔ اے دینے والے سخی مجھے بھی اپنے در کی بھیک عنایت کر دو آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 41: تمام مخلوق پر آپ کی حکومت ہے روزی خوراک آپ کے وسیلہ سے ملتا ہے کیونکہ آپ رزق تقسیم کرنے والے داتا ہیں ہم کو تو جو کچھ ملتا ہے وہ آپ کے در سے ہی ملتا ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نچھاور ہو۔

مطلب اشعار 42: اے آقا و مولیٰ ﷺ آپ نفع دینے والے فائدہ پہنچانے والے اور رنج و مصیبت و آلام کو دور کرنے والے اور قیامت کے دن میدان محشر میں شفاعت کرنے والے اور گرے پڑوں کو اٹھانے والے صرف آپ اور صرف آپ ہیں۔ آپ سے بلند

و برتر صرف آپ کا خالق اللہ تعالیٰ ہے دوسرا آپ کا ہمسر کوئی نہیں ہے آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی برسات ہو۔

(م)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم (43) درد کی کر دو دوا تم پہ کروروں درود
جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام (44) ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

(ن)

مَظہرِ حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں (45) تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود
زوردہ نارساں تکیہ گہ بے کساں (46) بادشا ماورا تم پہ کروروں درود
برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن (47) ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود
ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں (48) بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

شافی: شفاء دینے والے۔ نافی: نفی کرنے والے' بلاؤں کو روکنے والے۔ کافی: کفایت کرنے والے۔ وافی: پورا کرنے والے' وفا کرنے والے۔ خلد: جنت۔ مظہر حق: حق نے تم کو ظاہر کیا ۔ زوردہ: طاقت دینے والے۔ نارساں: کمزور' جو پہنچ نہ سکیں۔ تکیہ: بھروسہ' سہارا۔ گہ: جگہ۔ بے کساں: بے سہارا' اکیلا' تنہا۔ ماورا: لامکاں' جہان و عالم کے ماسوا۔ بھرن: موسلا دھار بارش' تیز بارش۔ پھولیں: سرسبز و شاداب۔ نعم: نعمتوں' انعام۔ اعداء: دشمن۔ حاسدیں: حسد کرنے والے۔ شہا: اے بادشاہ دوجہاں۔

مطلب اشعار 43: اے آقا ﷺ آپ لاعلاج مریضوں کو شفاء دینے والے اور مصیبت و بلاؤں کو رد کرنے رُوکنے والے ہو۔ ہمارے کاموں کے آپ کفیل ہیں اور ان کو پورا کرنے والے ہیں۔ آپ ہمارے دردوں کی دوا کر دیں' ہماری حفاظت فرمائیں۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 44: اے مالک جنت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ آپ کے غلام جب تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے اس وقت تک کسی کی امت جنت میں داخل نہیں ہو گی' دخول جنت سب کے لئے حرام ہو گا کیونکہ جنت آپ کی ملکیت ہے۔ آپ پر کروروں مرتبہ درود و سلام نچھاور ہوں۔

مطلب اشعار 45: آپ اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں آپ نے حق کو باطل سے جدا کر دیا۔ حق و باطل کی تمیز کرا دی آپ کی ذات اقدس کو دیکھ کر خدا کا اظہار ہوتا ہے آپ نے من رانی فقد رائ الحق جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔ آپ کا دیدار دیدار باری تعالیٰ ہے تو پھر آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کیوں نہ بھیجیں۔

مطلب اشعار 46: اے آقا آپ کمزوروں کو طاقت دینے والے اور بے سہارا لوگوں کے لئے سہارا ہیں اور مکاں و لامکاں کے بادشاہ ذی احتشام ہیں۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بوچھاڑ ہو۔

مطلب اشعار 47: اے کریم عبدالکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے کرم کی ہم پر موسلادھار بارش ہو جس سے نعمتوں اور انعام باغات سرسبز و شاداب ہو جائیں۔ آپ اپنے کرم کی ایسی ہوا چلا دو۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بھرن برسے۔

مطلب اشعار 48: اے میرے سرکار ایک جانب دین حقہ کے دشمن دین کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور دوسری طرف حاسدین اپنے حسد کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور آپ کا یہ بندہ و غلام یکہ و تنہا ہے' مدد فرمایئے۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نچھاور کرتا

ہوں۔

(ن)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں (49) تم ہو' میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود
گندے نکمے کمیں مہنگے تو کوڑی کے تین (50) کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں (51) ایسے تمہیں پالنا تم پہ کروروں درود

(و)

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ (52) ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود
گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو (53) ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروروں درود
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو (54) کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

بیکس: اکیلا' بے یارومددگار۔ بے بس: مجبور' بے اختیار۔ فدا: قربان۔ نکمے: بے مصرف' حقیر' بُرا۔ کمیں: پنچ' کم ظرف۔ باٹ: گنوار' راستہ۔ گھاٹ: ٹھکانہ' جگہ' دریا کی پایاب جگہ۔ نعمت: مزے دار کھانے' آسائش۔ غذا: خوراک' کھانا۔ عطا: بخشش' انعام۔ خطاواروں: مجرم' قصوروار۔

مطلب اشعار 49: میں یہ کیوں کہوں کہ میں بے یارومددگار ہوں اور اپنے آپ کو مجبور و بے اختیار شمار کروں۔ اے آقا آپ میرے لئے سب کچھ ہیں۔ میری جان آپ پر قربان ہے۔ کروڑوں مرتبہ درود و سلام آپ کے پیش خدمت ہیں۔

مطلب اشعار 50: ہم گندے گناہگار حقیر بے مصرف کم ظرف پنچ ذات ایک کوڑی کے تین تین بھی مہنگے ہیں۔ ہماری پرورش آپ کے سوا کون کر سکتا ہے۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 51: ہم گنواروں کا گھر در کوئی نہیں نہ کہیں ٹھکانہ ہے۔ ہم جیسوں کو آپ ہی پال سکتے ہیں۔ آپ کے سوا ہمارا کون ہے۔ آپ کی خدمت عالی میں کروڑوں مرتبہ درود و سلام عرض ہے۔

مطلب اشعار 52: ہم جیسے بیکار لوگوں کو آپ مزے دار کھانے کھلاتے ہیں۔ دودھ کے ٹھنڈے میٹھے شربت پلاتے ہیں۔ ہم جیسے کو ایسی اعلیٰ خوراک آپ عنایت فرماتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو۔

مطلب اشعار 53: میں گر کر تباہ و برباد ہونے لگا ہوں۔ میری مدد فرمایئے گناہوں کے سمندر میں غوطہ کھا رہا ہوں۔ اپنا دست اقدس بڑھایئے تا کہ میں پکڑ کر ڈوبنے سے بچ سکوں۔ ہم جیسوں پر اتنے عظیم انعامات آپ کا کرم ہے۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 54: اپنے مجرموں کو آپ کے سوا اپنے دامن میں کون پناہ دیتا ہے۔ بھلا ایسا کون کر سکتا ہے۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نچھاور کرتا ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا
ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

(ہ)

کرکے تمہارے گناہ مانگے تمہاری پناہ (55) تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ (56) اہل ولا کا بھلا تم پہ کروروں درود

(ی)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی (57) کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

(ے)

کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے (58) بندوں کو چشم رضا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے (59) جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے (60) ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

مشکل الفاظ کے معنی:

پناہ: مدد، سہارا، حمایت، ہمدردی۔ عدو: دشمن، مخالف۔ حاسدوں: بدخواہ، کینہ رکھنے والا۔ روبراہ: درست، اصلاح شدہ۔ اہل ولا: دوستی رکھنے والے، مخلص دوست۔ خطائیں: غلطی، گناہ۔ عطائیں: بخشش، سخاوت۔ سرورا: میرے سردار، آقا۔ غضب: غصہ دلانے والے سخت بُرے۔ چشم رضا: امید، آسرا، راضی و خوش ہونے کی امید۔ عطا: عنایت، بخشش۔ ضیاء: روشنی، نورانیت۔ جلوہ: نظارہ، نمائش۔

مطلب اشعار 55: اے آقا ﷺ ہم آپ کی نافرمانی کرکے آپ کی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں اے میری امت کے گناہگاروں آؤ میرے دامن میں چھپ کر پناہ حاصل کرو تو ایسے کریم آقا پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کیوں نچھاور نہ کروں۔

مطلب اشعار 56: اے میرے حامی و ناصر ﷺ میرے دشمنوں کو تباہ و برباد کر دو اور حسد و کینہ رکھنے والوں کی اصلاح کر دو اور مخلص دوست اور محبت کرنے والوں کا بھلا کر دو۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار 57: اے سید دو عالم ﷺ ہم نے گناہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور آپ نے معافی و درگزر کرنے میں کوئی کمی نہیں فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا: شفاعتی لاھل الکبائر (میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے) آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام کی بارش ہو۔

مطلب اشعار 58: غصہ دلانے والے غلط کام کئے اس کے باوجود غلاموں کو حضور سرکار دو عالم ﷺ کے راضی و خوش ہونے کی امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 59: حضور ﷺ اپنی نظر عنایت سے چشم بینا (دیکھنے والی آنکھ) عنایت فرمائیے اور اس آنکھ میں ایمان کی روشنی عطا فرمائیے کیونکہ دیدار کا وقت قریب آگیا ہے۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام ہو۔

مطلب اشعار 60: مجھ سے ایسے کام اور نیکیاں کروائیے جو حضور ﷺ آپ کو راضی و خوش کر دیں اور میرے نام رضا کے معنی درست ہو جائیں کہ میں نے آپ کو راضی کر لیا ہے۔ آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور جس سے آپ راضی ہو گئے اس سے اللہ بھی راضی ہو گیا۔ آپ پر کروڑوں مرتبہ درود و سلام نازل ہو۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

صحیفہ ازل مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

14 ھ 12

(اس کے اسلوب بیان میں انفرادی شان ہے)

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام (1) شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود (2) گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم' تاج دار حرم (3) نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود (4) نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود (5) فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

جان: روح' حیات' طاقت' ہست' لب لباب۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ شمع: موم بتی۔ بزم: مجلس' محفل' مجمع۔ ہدایت: راہ دکھانا' رہبری' رہنمائی۔ مہر: سورج' محبت' پیار۔ چرخ: آسمان' گردش۔ نبوت: خبررسانی' پیغمبری۔ روشن: چمک دار' تاباں' ظاہر۔ درود: رحمت' دعا' سلام' تحفہ' نعت۔ گل: پھول۔ باغ: چمن' گلزار۔ رسالت: پیغام بری۔ شہریار: بڑا عادل بزرگ بادشاہ۔ ارم: جنت۔ تاج دار: تاج رکھنے والا' صاحب تاج و تخت۔ حرم: کعبہ احترام والا شہر۔ نوبہار: موسم بہار کا آغاز' پھول کھلنے کا موسم۔ شفاعت: گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا۔ شب اسریٰ: سیر کی رات' معراج کی رات۔ دولھا: بن سنور کر شادی کے لئے تیار ہونے والا۔ دائم: ہمیشہ' صدا۔ نوشہ: دولھا۔ جنت: بہشت۔ عرش: تخت خداوند۔ زیب زینت: بناؤ سنگھار' سجاوٹ۔ عرشی: عرش والا' عرش کے لائق۔ فرش: زمین' بچھانے کی چیز۔ طیب: خوشبو۔ نزہت: پاکیزگی' خوبی' بے عیبی۔

اس سلام کے متعلق حضرت شیر بیشہ اہلسنت عظیم المرتبت مولانا الحاج مفتی قاری محمد حشمت علی خاں لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ سے میں نے سنا' فرماتے تھے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت ؓ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا میں ہمہ وقت دین کا کام کرتا ہوں۔ ایک دن اعلیٰ حضرت پرانے شہر بریلی وعظ فرمانے تانگہ میں تشریف لے جارہے تھے۔ شیر بیشہ اہلسنت کو وہ فرمان یاد آگیا اعلیٰ حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضور آپ فرماتے ہیں میں ہر وقت دین کا کام کرتا ہوں آپ اس وقت تانگہ میں بیٹھ کر تشریف لے جارہے ہیں تو دین کا کون سا کام کررہے ہیں۔ ارشاد فرمایا مولانا ایک تو ہم دین کے کام (یعنی وعظ) کو جارہے ہیں یہ بھی دین کا کام ہے دوسرے گھر سے یہاں تک میں نے سلام کے ساٹھ اشعار موزوں کئے ہیں۔ آپ لکھ لیں شیر بیشہ اہلسنت فرماتے تھے میں حیران رہ گیا کہ یہ خداداد صلاحیت ہے انسانی عقل سے وراء ہے۔

مطلب اشعار1: مصطفٰے ﷺ تمام جانوں کے لئے رحمت ہیں ان پر لاکھوں سلام ہوں۔ وہ رہبروں کی محفل کے لئے شمع فروزاں ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ رحمت ہیں قرآن پاک میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

اے محبوب ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو اور رحمت حضور ﷺ ہیں آپ سے مایوسی کفر ہے آپ کسی کو مایوس نہیں فرماتے آپ کی

رحمت سے تو کافر بھی بہرور ہوئے حضرت عباس ؓ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک رات خواب میں ابولہب کو دیکھا اس کا بُرا حال تھا معلوم کیا کیسے ہو اس نے کہا سخت عذاب میں ہوں۔ مگر پیر کے دن میری اس انگلی سے تھوڑا سا پانی نکلتا ہے جس کے اشارہ سے میں نے اپنی باندی ثوبیہ کو محمد (ﷺ) کی پیدائش کی خبر دینے پر آزاد کیا تھا اس پانی کو اپنی انگلی سے چوس لیتا ہوں تو کچھ تشنگی دور ہو جاتی ہے۔ آپ کی ولادت کے ذکر کو حرام کنیا کے جنم کی طرح بتانے والو دیکھو ابولہب جیسے کافر کو بھی اس خوشی سے فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہمیشہ پہنچتا رہے گا۔ ذکر ولادت تو رد شرک ہے یہ حرام کس طرح ہو سکتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے:

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا یہ خصوصیت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کہ نہ اس کے ماں باپ ہیں نہ اولاد ہے تو جس کے ماں باپ ہوں اولاد ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا تو ذکر ولادت مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا رد شرک ہوا حرام نہیں ہو سکتا اور آپ کی ولادت کی خوشی کرنے والا محروم نہیں رہ سکتا۔ حضور ﷺ کا ذکر ولادت تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے وعدہ لیا جب میں تم کو کتاب اور حکمت عنایت فرماؤں پھر تمہارے پاس رسول آئے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے تو کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور پختہ وعدہ تمام انبیاء نے کیا ہم اقرار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک دوسرے پر گواہ رہو اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔ یہ ذکر میلاد مصطفےٰ ﷺ قبل ولادت جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے مجمع میں فرمایا اور تمام انبیاء کرام حضور کا ذکر ولادت کرتے رہے تفصیل بہت طویل ہو جائے گی اس لئے اسی پر ختم کرتا ہوں۔ دوسرا مسئلہ سلام کا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرما دیا۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام بھیجو اور سلام بھیجو یہ صیغہ امر کے ساتھ بیان فرمایا جیسے نماز پڑھو' زکوٰۃ دو' روزہ رکھو' حج کرو' نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ روزہ سال میں ایک ماہ کا فرض ہے۔ حج عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ پر عمر میں ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے اور آپ کا اسم پاک سن کر پڑھنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو حج' روزہ' نماز' زکوٰۃ سے مبرا ہے مگر اپنے محبوب پر صلوٰۃ وسلام نازل فرماتا ہے۔ یہ فعل اللہ تعالیٰ کا یقیناً سب سے ارفع و اعلیٰ ہو گا۔ او توحید کے ٹھیکہ دارو تمہارا اللہ واحد و احد یہ کام کرتا ہے اور تم کو اس کام سے موت آتی ہے۔ اللہ کی تقلید میں ہی کر لیا کرو دوسرے کی تقلید کو تو تم شرک جانتے ہو اللہ تعالیٰ تم کو چشم بینا اور ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

مطلب اشعار 2: آسمان نبوت کے سورج محمد رسول اللہ ﷺ پر چمکتا ہوا نورانی درود نازل ہو اور گلشن رسالت کے مہکتے پھول آقا و مولیٰ ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ انبیاء کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ان میں صاحب صحیفے (چھوٹے کتابچہ) رسولوں پر نازل ہوئے اور صاحب کتاب صاحب شرع چار مرسل ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام (پر توریت) داؤد علیہ السلام (پر زبور) عیسیٰ علیہ السلام (پر انجیل) اور سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر قرآن نازل ہوا اس نے پہلی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا اور تمام ادیان کو نسیا منسیا کر دیا۔ کوئی کتاب کوئی دین اصل حالت میں باقی نہیں رہا صرف ایک قرآن اصل حالت میں باقی ہے جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی نہ قیامت تک ہو سکتی ہے اس لئے آسمان نبوت پر دوسرے انبیاء ستاروں کی مثل ہوئے جیسے سورج دوسرے ستاروں چاند' مریخ' زہرہ' مشتری' عطارد' زحل پر فوقیت رکھتا ہے کہ اس کے طلوع ہوتے ہی تمام غروب ہو جاتے ہیں اسی طرح تمام ادیان منسوخ اور کسی نبی پر ایمان ناکافی اب صرف دین دین اسلام ہے اس لئے کہ تمام کتابوں صحائف انبیاء پر اجمالی ایمان لانا ضروری ہے کہ جو کتابیں نازل ہوئیں [illegible] ن اور تمام انسان

اتباع حضور ﷺ کا اور عمل قرآن پر کریں گے اور آپ ایسے پھول ہیں کہ جس راستہ سے گزر جاتے وہ راستہ ہی معطر ہو جاتا۔ صحابہ آپ کی خوشبو سے آپ تک پہنچ جایا کرتے تھے۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر پر تشریف لائے دوپہر میں خواب استراحت فرمایا آپ کو پسینہ آگیا میری والدہ شیشی میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں آپ نے آنکھ کھول کر فرمایا اے ام سلیم کیا کر رہی ہو والدہ ماجدہ نے عرض کیا حضور آپ کا پسینہ بہت خوشبودار ہے اس کو عطر میں ملاؤں گی۔ (مسلم)

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا میرے قریب ہو کر چلو۔ میں آپ سے قریب تر ہو گیا۔ آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بہتر تھی۔ (کنزالعمال)

مطلب اشعار 3: جنت کے بادشاہ کعبہ کے فرمانروا شفاعت کی نئی بہاریں و راہیں کھولنے والے آقا و مولیٰ شفیع روز جزا ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ روز محشر تمام مخلوق پریشان و حیران ہو گی کہ آج اللہ تعالیٰ کا قہر و جلال بہت زیادہ ہے۔ آج ہماری شفاعت کون کرے گا چلو آدم صفی اللہ کے پاس چلو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا وہ ہم سب کے جد اعلیٰ ہیں۔ اہل محشر آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے:

نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ

آج مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤں لوگ عرض کریں گے آپ ہی فرمائیں ہم کس کے پاس جائیں تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اہل محشر حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں ان کر شفاعت کرنے کی درخواست کریں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ الغرض تمام اولوالعزم انبیاء کرام کی خدمت میں حاضری دیتے اور یہی جواب سنتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اِدھر اُدھر مارے مارے کیوں پھرتے ہو تم کو معلوم نہیں آج سب اللہ تعالیٰ کے قہر و جلال سے خائف ہیں مگر ایک ہستی ایسی ہے جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ ان کی شفاعت کو کبھی رد نہیں فرمائے گا وہی شفیع یوم محشر ہیں وہ تاجدار عرب و عجم سرکار دو عالم فخر بنی آدم ہیں لولاک کا سہرا انہیں کی پیشانی پر بندھا ہے شفاعت کا تاج ان کے سر اقدس پر رکھا ہے وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں ان کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔ تب تمام اہل محشر حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے آپ فرمائیں گے:

اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا

میں ہی شفاعت کرنے والا ہوں' میں شفاعت کرنے والا ہوں۔ آپ عرش اعظم کے پاس جا کر بارگاہ خداوندی میں سجدہ فرمائیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ حکم خداوندی ہو گا:

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَكَ وَاشْفَعْ تَشَفَّعَ

اے محمد ﷺ سر مبارک اٹھایئے شفاعت فرمایئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ کسی نے خوب کہا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

مطلب اشعار 4: شب معراج کے دولہا پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل ہو جو جنت کی محفل کے دولہا ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ شب معراج ام ہانی کے گھر آپ آرام فرما تھے۔ جبرائیل کو حکم ہوتا ہے جاؤ میرے محبوب کو آج رات ہماری بارگاہ میں لاؤ مکان و لامکاں کی سیر کراؤ جبرائیل حاضر بارگاہ رسالت ہو کر دیکھتے ہیں کہ آپ خواب استراحت میں محو ہیں۔ بیدار کرنا بے ادبی ہے۔ اب کیا

کریں اِدھر حکم رب العالمین ہے اُدھر محبوب رب العالمین چلو اللہ ہی سے معلوم کریں کہ یہ کیفیت ہے مجھے کیا کرنا چاہئے محبوب کی شان میں گستاخی بھی نہ ہو اور بیدار بھی ہو جائیں جبرائیل کو اتنا پاس ادب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل ہم نے تیرے ہونٹ کافور سے اسی لئے بنائے تھے کہ آج تو ان کو استعمال کرے جا میرے محبوب کے تلوں کو بوسہ دے کافور کی ٹھنڈک سے وہ بیدار ہو جائیں گے۔ ان کو تیار کر کے ہماری بارگاہ میں لاؤ۔ جبرائیل نے سرکار کی قدم بوسی کی آپ نے بیدار ہو کر دیکھا۔ جبرائیل امین قدم بوسی کر رہے ہیں استفسار فرمایا جبرائیل کیا بات ہے۔ عرض کیا حضور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے۔ مکان و لامکاں کے سیر کی دعوت دی ہے۔ میں ستر ہزار فرشتوں کی جماعت اور براق لے کر حاضر ہوا ہوں' تشریف لے چلیں۔ آپ کو حلہ بہشتی زیب تن کرایا براق پر سوار کرا کے فرشتوں کے جلو میں عالم بالا کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلی منزل پر بیت المقدس میں امام الانبیاء بنے وہاں سے روانہ ہو کر آسمانوں کا رخ فرمایا سدرۃ پر جبرائیل نے جواب دے دیا: "اگر یک سرموئے برتر و پرم' فروغ تجلی بسوزد پرم" اگر میں بال کے سرے برابر بھی اس جگہ سے اوپر پرواز کروں گا تو تجلی کے تابانی سے میرے پر بازو جل جائیں گے۔ وہاں سے آپ رفرف پر سوار ہو کر لامکاں تشریف لے گئے۔ جس کو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

اٹھے جو قصر دنا کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

قرآن فرماتا ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى

پھر وہ قریب ہوئے بہت زیادہ قریب جیسے کے دو کمانوں کے سرے ملتے ہیں یا دونوں کمان کو برابر کر لیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی طرف وحی فرمائی جیسی وحی فرمانی چاہی فرمائی۔ وہیں سے نماز کا تحفہ نصیب ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کو فرما دیا تھا لن ترانی تم میرا دیدار نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو اس آنکھ کا دیدار کرا دے جو تیرا دیدار کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ ہمارا وعدہ ہے ہم اس آنکھ کا دیدار ضرور کرائیں گے جس نے فرمایا:

رأیت ربی عینی

"میں نے اپنے رب کو سر کی اس آنکھ سے دیکھا ہے۔"

شب معراج موسیٰ علیہ السلام سے اس وعدہ کا ایفا ہوا اور اس آنکھ کا دیدار کرایا جس کو قرآن فرماتا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

نہ نظر جھپکی اور نہ حد سے تجاوز کیا (یعنی نہ کم کو زیادہ یا زیادہ کو کم دیکھا) تحقیق انہوں نے رب کی بہت بڑی نشانی دیکھی۔ آپ نے جنتوں کی سیر فرمائی' دوزخ کا حال دیکھا۔ التحیات معراج کی گفتگو ہے جو حضور ﷺ اور اللہ کے درمیان ہوئی حضور نے عرض کیا تمام تحیات اور صلوٰۃ وطیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے نبی تم پر اللہ کا سلام ہو اور رحمت و برکت ہو حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ فرشتوں نے بھی اس گفتگو میں حصہ لیا اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود الہ نہیں اور گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول

ہیں۔ التحیات ہر نماز کے قاعدہ میں پڑھنا واجب ہے۔ اس کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ حضرات کیا پڑھتے ہوں گے جو کہتے ہیں یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا شرک ہے۔ یَا ایہا دونوں حرف ندئی ہیں دونوں پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں تو ایُّھَا النبی پڑھنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ اگر ایُّھَا النبی پڑھتے ہیں تو مشرک ہوتے ہیں نہیں پڑھتے تو نماز نہیں ہوتی۔ اگر وہ کہیں ہم ان الفاظ کی نقل کرتے ہیں تو شرکیہ الفاظ کی نقل بھی شرک ہی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔ اپنے محبوب کی عظمت و محبت عطا فرمائے۔ باطل عقائد سے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین! یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا درود ہے جو انہوں نے لامکان میں پڑھا۔ یہ تمام درودوں سے افضل ہے۔

مطلب اشعار 5: عرش اعظم کو آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں سجایا گیا تھا آپ جب اس پر تشریف لے گئے تو آپ پر وہ درود نازل ہو جو عرش کی قدر و منزلت کے لائق تھا اور اس کے فرش کی پاکیزہ خوشبو پر لاکھوں سلام ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

سنا یہ اتنے ہیں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے
یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے
جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

نور عین لطافت پہ الطف درود (6) زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام
سرو ناز قدم مغز راز حکم (7) یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام
نقطۂ سر وحدت پہ یکتا درود (8) مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام
صاحب رجعت شمس و شق القمر (9) نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیر لوا آدم و من سوا (10) اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

نور: روشنی' چمک۔ عین: حقیقت' حقیقی۔ لطافت: خوبی' پاکیزگی۔ الطف: بہت زیادہ پاکیزہ۔ درود: رحمت' دعا' سلام' تحفہ۔ زیب: سجاوٹ' خوبصورتی۔ زین: خوبی' سجاوٹ۔ لطافت: پاکیزگی۔ سرو: صنوبر' محبوب کا قد۔ ناز: غمزہ' لاڈ پیار' عزت' ادا' چوچلا۔ قدم: کام میں سبقت کرنے والا' قدوم: آگے جانا' قدم آگے آنا۔ مغز: گودا' دماغ' مینگ۔ راز: بھید' اسرار۔ حکم: حکمت کی جمع' دانائی' عقلمندی۔ یکہ: بے مثل' یگانہ۔ تاز: نقش ونگار' نقش کرنے والا۔ فضیلت: بزرگی' بڑائی۔ نقطہ: منتہائے خط' خط کی انتہا۔ سر: بھید' راز۔ وحدت: یکتائی' یگانگت' توحید' ایک ہونا۔ یکتا: بے مثل' نرالا' انوکھا' بے نظیر۔ مرکز: درمیاں' وسط' دائرہ کے درمیان کا نقطہ۔ دور: چکر' رفتار' گردش' حکومت۔ کثرت: بہتات' ہجوم' زیادتی۔ صاحب: مالک' آقا' حاکم۔ رجعت: واپسی۔ شمس: سورج۔ شق: پھاڑنا' چیرنا' شگاف ڈالنا۔ القمر: چاند۔ نائب: ماتحت' سفیر' مختار عام۔ دست: ہاتھ' طاقت۔ قدرت: طاقت' قوت' خدائی اختیارات۔ زیر: نیچے۔ لوا: جھنڈا۔ آدم: ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام۔ و من سوا: ان کے علاوہ باقی تمام۔ سزائے: لائق' موافق۔ سیادت: سرداری' پیشوائی۔

مطلب اشعار 6: حقیقی پاکیزہ نورانی چمک پر بہت زیادہ پاکیزہ رحمتیں نازل ہوں کہ آپ سے پاکیزگی کو حسن و خوبصورتی حاصل ہوتی ہے۔ آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نور مجسم ہیں آپ نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ کُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ آپ کی لطافت و پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ مکھی آپ کے جسم پاک پر نہیں بیٹھتی تھی، پھر آپ کو نہیں کاٹتا تھا۔ آپ کے لباس شریف میں جوں نہیں پیدا ہوتی تھی۔ آپ کے جسم پاک کا سایہ نہیں پڑتا تھا جو لباس آپ زیب تن فرماتے اس کا سایہ بھی نہیں ہوتا تھا وہ بھی نورانی ہو جاتا تھا۔

مطلب اشعار 7: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا پیارا مبارک جسم تمام اجسام پر سبقت رکھنے والا اور آپ کا دماغ سر مبارک اللہ تعالیٰ کی حکمت و اسرار کا مخزن ہے بزرگی و برتری کے بے مثل نقش و نگار پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حکمت و اسرار کے تفہیم کا آپ کو خداداد ملکہ حاصل تھا۔ جبرائیل علیہ السلام حروف مقطعات کی وحی لے کر حاضر ہوئے اور پڑھا الف آپ نے فرمایا علمت میں نے جان لیا پڑھا لام آپ نے فرمایا علمت میں نے سمجھ لیا پڑھا میم آپ نے ارشاد فرمایا علمت میں سمجھ گیا یہ حروف راز و حکمت کا خزانہ ہیں مگر ان کے اصل معنی اللہ اور اس کے نبی ﷺ کے سوا کوئی دوسرا (وحی لانے والا بھی) نہیں جانتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

اے محبوب آپ کو جس چیز کا علم نہیں تھا (وہ علم غیب ہو یا علم ظاہر) ہم نے آپ کو سب کچھ تعلیم فرما دیا۔

مطلب اشعار 8: حضور ﷺ توحید و یکتائی کے رازہائے سربستہ خط کی انتہا ہیں آپ پر بے مثل و بے نظیر رحمتیں نازل ہوں آپ ہجوم عالم کی گردش کا مرکزی نقطہ کلی ہیں جس کے گرد اگرد ماسوا اللہ رقص کناں ہے آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود وعدم حدوث وقدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے
اصالت کل امانت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
یہ شمس و قمر یہ شام سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

مطلب اشعار 9: چاند کو دو ٹکڑے کرنے والے اور ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لا کر دن کرنے والے آقا و مولیٰ ﷺ جو خدائی اختیارات کے مختار عام ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حبیب یمنی رئیس یمن مکہ مکرمہ حج کرنے آیا۔ ابوجہل اس کا دوست تھا ابوجہل سے ملنے آیا اور حضور ﷺ کے دعوئی نبوت کا سوال کیا۔ ابوجہل نے کہا وہ ساحر ہیں ان کے پاس مت جانا' ان سے مت ملنا۔ حبیب نے کہا میں ان سے ضرور ملوں گا اور ایسا سوال کروں گا کہ کوئی بڑے سے بڑا ساحر اس کو پورا نہیں کر سکتا اور اے ابو حکم (ابوجہل کی کنیت تھی) تجھ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا۔ حبیب ابوجہل کو رات میں چودہ تاریخ کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا محمد (ﷺ) آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نبوت کے لئے دلیل و معجزہ ضروری ہے میں آپ سے دو معجزے طلب کروں گا ایک کو بیان کروں گا اور دوسرا بغیر ظاہر و بیان کے آپ کو کرنا ہو گا۔ آپ نے فرمایا: ایک بیان کرو' حبیب نے کہا سحر و جادو زمین پر چلتا ہے آسمان پر نہیں چلتا میں

آپ سے آسمانی معجزہ طلب کرتا ہوں۔ آپ اس چودھویں کے چاند کو دو ٹکڑے کر دیں اگر آپ نبی برحق ہیں تو حضور ﷺ نے اپنی انگشت شہادت سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا اور دو مساوی حصوں میں تقسیم فرما دیا۔ حبیب نے کہا اب ان دونوں حصوں کو ملا دیجئے۔ حضور ﷺ نے دوسرا اشارہ فرمایا تو دونوں حصے مل کر چاند ایک ہو گیا۔ یہ واقعہ تمام حاضرین نے دیکھا۔ حبیب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اللہ وحدہ لاشریک ہے اور آپ اس کے رسول برحق ہیں۔ اب دوسرا معجزہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھر جا کر دیکھنا۔ حبیب نے یمن اپنے گھر کے دروازے پر جا کر دستک دی تو اس کی وہ بیٹی دروازہ کھولنے آئی جو ہاتھ پاؤں سے بالکل معذور تھی چل پھر نہیں سکتی تھی۔ حبیب نے معلوم کیا یہ تو تندرست کیسے ہو گئی یہ تو نے کون سی دوائی استعمال کی ہے۔ لڑکی نے جواب دیا والد صاحب آپ کو جنہوں نے کلمہ پڑھایا ہے انہوں نے ہی مجھے صحت مند کیا ہے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کر مسلمان کیا ہے۔ (انوار محمدیہ اور حجتہ اللہ علی العالمین نے واقعہ شق القمر میں ابوجہل کے ساتھ ایک یہودی کا ذکر کیا ہے۔ ابوجہل کے ساتھ یہودی تھا یا حبیب یمنی تھا دونوں اسلام لائے ابوجہل محروم رہا۔ یہ واقعہ شق القمر مالا بار کے راجہ اور بٹھنڈے کے راجہ نے بھی دیکھا ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ ہند میں اس واقعہ کو تفصیل سے تحریر کیا ہے اور اکناف اطراف میں بھی واقعہ شق القمر دیکھا گیا۔) حضور نبی مکرم ﷺ ایک دن حضرت علیؓ کے زانو پر سر رکھے آرام فرما رہے تھے حضور ﷺ نے نماز عصر ادا فرمالی تھی۔ حضرت علیؓ نے نہیں پڑھی تھی سورج غروب ہونے لگا نماز عصر کا وقت ختم ہو گیا۔ نماز قضا ہونے کے غم و افسوس میں حضرت علیؓ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر حضور ﷺ کے رخسار مبارک پر گرے آپ نے آنکھ کھول کر فرمایا علی کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو عرض کیا حضور نماز عصر قضا ہو گئی تو حضور ﷺ نے اظہار ناراضگی نہیں فرمایا بلکہ انگلی مبارک سے اشارہ فرمایا اور سورج واپس ہوا پہاڑوں پر دھوپ چمکنے لگی۔ حضرت علیؓ نے نماز ادا کرلی تو سورج دوبارہ غروب ہوا اعلیٰ حضرت نے اس شعر میں ان دونوں واقعوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

مطلب اشعار 10: جن کے جھنڈے لواء الحمد کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام میدان محشر میں جمع ہوں گے اس لائق و فائق سردار محمد مصطفےٰ ﷺ کی سرداری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

(11) عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں — اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
(12) اصل ہر بود بہبود تخم وجود — قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام
(13) فتح باب نبوت پہ بے حد درود — ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
(14) شرق انوار قدرت پہ نوری درود — فتق ازہار قربت پہ لاکھوں سلام
(15) بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل — جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

عرش: تخت خداوند۔ فرش: زمین۔ زیر نگیں: حکم کے ماتحت، محکوم، زیر حکومت۔ قاہر: زبردست، غالب، فاتح۔ ریاست: حکم، سرداری، بلند ہمتی۔ اصل: جڑ، بنیاد۔ بود: ہستی، موجود۔ بہبود: بہتری، بھلائی، فائدہ، ترقی، خوش بختی۔ تخم: بیج، گٹھلی، اولاد۔ وجود: حیات، پیدائش، زندگی۔ قاسم: تقسیم کرنے والے، بانٹنے والے۔ کنز: خزانہ، گنجینہ۔ نعمت: مال، دولت، آرام۔ فتح: کھولنا، جیتنا، کامیاب۔ باب: دروازہ۔ نبوت: پیغمبری، خبر رسانی۔ بے حد: لاتعداد، بے انتہا۔ ختم: انتہا، مکمل، انجام، تمام۔ دور: گردش، چال، چکر، رفتار، روش۔ رسالت: پیغمبری، سفارت، ایلچی۔ شرق: سورج نکلنے کی جگہ، روشن، چمکیلی چیز۔ انوار: نور کی جمع روشنی، چمک، چاندنی۔ قدرت: زور، قوت، طاقت، اختیار۔ نوری: نور والی، نورانی۔ فتق: کشادگی، غرور، کھلنا۔ ازہار: کلیاں، شگوفے۔ قربت: نزدیکی، پاس۔ بے سہیم: لاشریک، بے مثال۔ قسیم: شریک، حصہ دار۔ عدیل: ہمرتبہ، ہمسر۔ مثیل: ہم مثل، اس جیسا۔ جوہر فرد: بیش قیمت پتھر، ہر چیز کی اصل، تنہا، الگ، جزو لاتجزیٰ، جزو غیر منقسم۔ عزت: توقیر، منزلت، شان و عظمت، شرف حرمت۔

مطلب اشعار 11: عرش اعظم سے لے کر زمین تک تمام عالم حضور ﷺ کا محکوم زیر حکومت ہے آپ کی اس غالب زبردست حکومت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ شجرو حجر جن و بشر، وحوش طیور، شمس و قمر، ملک و ملکوت میں آپ کے حکم سے سرتابی کی مجال نہیں۔ پتھر آپ کا کلمہ پڑھیں ابو جہل ایک دن سات سنگریزے اپنے ہاتھ میں لے کر آیا اور بولا اے محمد (ﷺ) اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے دیو کے بندو (دیو بندیو) تم سے بہتر تو ابو جہل تھا جو جانتا تھا نبی کو علم غیب ضروری ہے اور تم نبی مان کر علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے منکر ہو۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں بتاؤں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ بتائے میں کیا ہوں۔ ابو جہل نے کہا یہ تو بہت بہتر بات ہے اسی وقت ابو جہل کے ہاتھ میں ان سنگریزوں نے بزبان فصیح تلاوت کیا "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انا محمد رسول اللہ" ابو جہل نے ان پتھر کے ٹکڑوں کو ہاتھ سے پھینک کر کہا اے محمد ﷺ تم بہت بڑے جادوگر ہو۔ تمام عالم آپ کا محکوم آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا۔

مطلب اشعار 12: حضور ﷺ کے طفیل تمام بھلائیاں خوش بختیاں عالم وجود میں آئیں آپ ان کی اصل بنیاد ہیں ان کی حیات و پیدائش کے لئے تخم (بیج) کی مثل ہیں۔ آپ نعمت ہائے خداوندی کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ

اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

تم ہی حاکم برایا تم ہی قاسم عطایا
تم ہی دافع بلیات تم ہی شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

مطلب اشعار 13: نبوت کا دروازہ کھولنے والے آقا و مولیٰ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پر بے انتہا لامحدود رحمتیں نازل ہوں۔ حضور سرکار دو عالم بنائے ہژدہ ہزار عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اَنَا نَبِیٌّ وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام کا جسد پاک بنانے کے لئے مٹی کا خمیر بنایا جا رہا تھا مٹی کو پانی میں گوندھا جا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں۔ آپ سے نبوت کی ابتدا ہوتی ہے اور آپ پر ہی رسالت نبوت کا دور ختم

ہوا۔ آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرْ

نبوت مجھ پر ختم ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی دعویٰ نبوت نہیں کرے گا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر بن الخطاب نبی ہوتے کیوں کہ آپ کی رائے اکثر وحی کے مطابق ہوتی تھی۔ آپ نے بدر کے قیدیوں کے قتل کی رائے دی۔ یہی وحی آئی کہ اگر ان کو قتل کرتے تو بہتر تھا آپ نے پردہ کی رائے دی آیت پردہ نازل ہو گئی اور متعدد اس قسم کے واقعات ہیں آپ کے متعلق اغیار کہتے ہیں اگر عمر کو بارہ سال حکومت کرنے کا موقع اور مل جاتا یا ایک شخص عمر کی خصوصیت کا اور خلیفہ ہو جاتا تو تمام روئے زمین پر مسلمان ہوتے غیر مسلم اقوام کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دائی کاذب ہیں چاہے وہ مسیلمہ ہو یا قادیانی غلام احمد ہو یا اشرف علی ہو قیامت تک جو کوئی دعویٰ نبوت کرے وہ جھوٹا ہو گا۔ کسی نبی کی کمر پر مہر نبوت نہیں تھی آپ کی کمر پر مہر نبوت ثبت تھی یہ قاعدہ ہے جب کسی تحریر یا معاہدے حکم کو ختم کرتے ہیں تو آخر میں مہر لگا کر ختم کرتے ہیں اس قاعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے نبوت کو ختم فرمایا تو مہر ثبت فرما دی کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مطلب اشعار 14: اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیارات کے انوار و اسرار ظاہر کرنے والی ہستی حضرت محمد محتشم نور مجسم ﷺ پر نورانی رحمتیں نازل ہوں بوجہ قرب خداوندی غنچہ احمدی کے کھل کر پھول بنے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ کے تقرب کا اندازہ اس سے ہوتا:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

جیسے دو کمانوں کی نوکیں آپس میں مل جائیں یا اس سے بھی کم یعنی اس طرح۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

اٹھے جو قصر دنا کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

مطلب اشعار 15: مدنی تاجدار صاحب لولاک ﷺ کا کوئی شریک نہیں نہ آپ کا بھائی بہن نہ آپ کا کوئی حصہ دار نہ کوئی آپ کا ہمسر ہم مرتبہ نہ کوئی آپ جیسا پیدا ہوا۔ تم بے مثل حق کے مظہر ہو' پھر مثل تمہارا کیونکر ہو' آپ تو قیر و منزلت و تخلیق کے اس مقام پر فائز ہیں جیسے جزو لا یتجزی غیر تقسیم ہونے والا جو ہر ہر چیز کے تخلیق کی اصل و بنیاد ہوتا ہے تو آپ کی عزت و منزلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں آپ نے ارشاد فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَ كُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ تو نور محمد ﷺ تمام مخلوقات ہژدہ عالم کی اصل ہے۔ آپ کے ہی نور سے تمام مخلوق عالم وجود میں آئی نیست سے ہست ہوئی۔

سر غیب ہدایت پہ غیبی درود (16) عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام
ماہ لا ہوت خلوت پہ لاکھوں درود (17) شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
کنز ہر بے کس و بے نوا پر درود (18) حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
پر تو اسم ذات احد پر درود (19) نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام
مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود (20) مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

سر: بھید' راز۔ غیب: پوشیدہ' خفیہ۔ ہدایت: راہنمائی' نجات' رہبری۔ غیبی: غیب والا۔ عطر: خوشبو' مہک۔ جیب: گریبان' سینہ' دل۔ نہایت: انتہا' انجام' بے حد' بکثرت۔ ماہ: چاند۔ لاہوت: مقام فنا فی اللہ۔ خلوت: تنہائی جہاں کوئی دوسرا نہ ہو۔ ناسوت: عالم اجسام' دنیا جہان۔ جلوت: سب کے سامنے' ظاہر۔ کنز: خزانہ' گنج۔ بے کس: محتاج' غریب' یتیم' مسافر' عاجز۔ نوا: فقیر بے سامان۔ حرز: جائے پناہ' ماوی۔ رفتہ طاقت: گیا ہوا' تباہ۔ قوت' زور' کمزور۔ پرتو: عکس' پرچھائیں' سایہ' شعاع۔ اسم: نام۔ ذات: حقیقت' اصلیت۔ احد: ایک' اکیلا' لاشریک۔ نسخہ: نوشتہ' لکھی ہوئی چیز' مرقومہ۔ جامعیت: جامع ہونے کی حالت' تمام کو شامل۔ مطلع: شروع' آغاز' ابتدا' جائے طلوع۔ سعادت: نیک بختی' بھلائی۔ اسعد: نہایت نیک' عمدہ تر۔ مقطع: ختم ہونے کی جگہ' غزل کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو' مطلع غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرع ہم قافیہ ہوں۔ سیادت: سرداری' بزرگی' پیشوائی۔

مطلب اشعار 16: پوشیدہ رازوں کی طرف رہنمائی کرنے والے آقا رہبر اعظم ﷺ پر عالم غیب سے علام الغیوب کے غیبی (پوشیدہ) رحمتیں نازل ہوں۔ سینہ بے کینہ پر بکثرت مہکتے ہوئے لاکھوں سلام نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاO اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

اللہ تعالیٰ غیوبات کا جاننے والا ہے اور اپنا غیب ہر کس و ناکس پر ظاہر نہیں کرتا مگر ان برگزیدہ رسولوں پر جن سے وہ راضی ہو اب ہم یہ بھی اللہ تعالیٰ سے معلوم کرتے ہیں کیا تو ہمارے پیارے آقا ﷺ سے بھی راضی ہے یا نہیں تو فرماتا ہے:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰیO

اے محبوب ہم تو آپ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتے بلکہ آپ پر اپنے انعام و اکرام کی بارش فرما کر آپ کو راضی کریں گے آپ کی ناز برداری کریں گے تو اب دیو کے بندو بتاؤ۔ حضور ﷺ سے اللہ راضی ہے تو آپ کو علم غیب بھی حاصل ہے۔ علم غیب کیا غیب الغیب رب العلمین بھی آپ سے نہیں چھپا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

رَئَیْتُ رَبِّیْ عَیْنِیْ

میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔ اب کون سا غیب ہے جو آپ سے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔

مطلب اشعار 17: عالم فنا کی تنہائیوں کے روشن چاند حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ آپ پر لاکھوں رحمتیں نازل ہوں اور عالم ظاہر کے بادشاہ شاہوں کے شاہ آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل امین سے معلوم فرمایا اے جبرائیل تمہاری عمر کتنی ہے عرض کی حضور مجھے ویسے تو یاد نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ ایک ماہ منور ستر ہزار سال کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میں نے اس نورانی چاند کو ستر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے جبرائیل وہ میرا ہی نور تھا یعنی آپ ستر ہزار سال تک خلوت و عالم فنا میں رونق افروز رہے اور ستر ہزار سال کے بعد جلوت یعنی عالم ظہور میں تشریف لائے اور پھر خلوت میں تشریف لے جاتے یا اس طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ نبی محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَل

کسی وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرے انہماک کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس وقت کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل صاحب کتاب رسول دخل اندازی نہیں کر سکتا اور کسی وقت میں دنیوی معاملات انجام دیتا ہوں۔

مطلب اشعار 18: محتاج فقیر عاجز کے لئے حضور ﷺ حاجت روا و مال و دولت ہیں آپ پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں ہر کمزور کی جائے پناہ محمد رسول اللہ ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ نے کبھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا اس کو بامراد و کامران و

خوش کر کے روانہ فرمایا۔ ایک دن ایک شخص آیا عرض کی حضور میں برباد ہو گیا آپ نے معلوم فرمایا کیا ہوا۔ سائل نے عرض کیا حضور بحالت روزہ میں نے اپنی بیوی سے مجامعت کرلی ہے میں کیا کروں۔ ارشاد فرمایا 60 ساٹھ روزے رکھ سائل نے عرض کیا حضور میں یہ نہیں کر سکتا، کمزور ہوں۔ ارشاد فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا عرض کیا حضور میں غریب ہوں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا، کچھ دیر کے بعد ایک شخص نے کھجوریں بارگاہ رسالت میں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا این سائل سائل کہاں ہے؟ اس نے کھڑے ہو کر عرض کی میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنے روزے کے فدیہ میں ان کھجوریں کو غربائے مدینہ میں تقسیم کر دے۔ سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا غریب نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا جا اپنے بچوں کو کھلا دے۔

اس واقعہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

1- سائل کے سوال کو رد نہ فرمایا۔

2- سائل بیٹھ جا، یعنی آپ کو علم تھا کہ کھجوریں آ رہی ہیں میں ان سے اس کا فدیہ ادا کر دوں گا۔

3- آپ کا شریعت کے مسائل میں اختیار کہ اس کا فدیہ اسی کے لئے حلال فرما دیا جو کوئی نہیں کر سکتا۔

مطلب اشعار 19: جیسے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے کہ اس کا کوئی ثانی نہیں اس طرح تمام مخلوقات میں آپ کا کوئی مثیل و شریک نہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے اسم احد کا پرتو و عکس ہیں آپ پر رحمتیں نازل ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف کا مجموعہ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے تمام اوصاف کے ساتھ متصف فرمایا ہے آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان و حدت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

مطلب اشعار 20: نیک بختی و بھلائی کی ابتداء کرنے والے آقا و مولیٰ ﷺ پر نہایت عمدہ ترین رحمتیں نازل ہوں تمام بزرگی و بڑائی آپ پر ختم ہے آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ سب سے زیادہ بزرگ و برتر ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ

میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب کا سردار ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے علم عروض کی دو اصطلاحیں (مطلع) (مقطع) بیان فرمائیں مطلع غزل نعت کے پہلے شعر کو کہتے جس سے غزل شروع کی جاتی ہے۔ یعنی حضور ﷺ سے مخلوق کی ابتدا ہوئی آپ سے پہلے صرف اللہ رب العزت تھا اور کچھ نہ تھا تو آپ عالم کون مکاں کے لئے مطلع ہیں یا انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں کہ آدم علیہ السلام کا پتلہ بھی نہیں بنا تھا تو آپ مطلع انبیاء و مخلوقات ہوئے اور مقطع غزل و نعت کے آخری شعر کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص بھی لکھتا ہے تو حضور خاتم النبیین مقطع غزل انبیاء علیہم السلام ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر ثبت فرمائی اور اس میں اپنا نام حضور کے نام کے ساتھ لکھا (محمد رسول اللہ) سب سے اول سب سے آخر، ابتدا ہو انتہا ہو تو آپ اول بھی آخر بھی ہیں۔ مطلع بھی ہیں مقطع بھی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ دائماً ابداً۔

خلق کے دادرس سب کے فریادرس . (21) کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود (22) مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم دنیٰ ہو گم کن انا (23) شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی (24) جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
کثرت بُعد قلت پہ اکثر درود (25) عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

خلق: مخلوق' اشیاء' پیدا شدہ۔ داد: فریاد' انصاف۔ رس: پہنچنے والے۔ فریاد: انصاف کرنے والے' فریاد سننے والے۔ کہف: غار' جائے پناہ۔ مصیبت: دکھ' تکلیف۔ بے کس: بے یارومددگار' محتاج۔ دولت: نصیبہ' اقبال' مال و زر' مراد سرکار دو عالم ﷺ ۔ بے بس: مجبور' بے اختیار' کمزور۔ قوت: طاقت۔ شمع: موم بتی۔ بزم: مجلس' محفل۔ دنی: قریب۔ ہو: اسم ذات خدا۔ گم: کھویا ہوا' حواس باختہ' غائب۔ کن: ظاہر ہو' ہو جا۔ انا: میں' انانیت۔ شرح: تفسیر' مفصل بیان۔ متن: کتاب کی اصل عبارت جس کی شرح کی جائے۔ ہویت: مرتبہ وحدت' شخصیت' الوہیت۔ انتہائے: آخیر' انجام۔ دوئی: دو سمجھنا' فراق' جدائی' توحید کی ضد۔ ابتدائے: آغاز شروع۔ یکی: ایک' وحدت۔ جمع: اکٹھا' کل' تمام رقم۔ تفریق: بڑے عدد سے چھوٹے عدد کو گھٹا کر باقی نکالنا' تفاوت' تقسیم۔ کثرت: بہتات' زیادتی بہت زیادہ۔ انتہائے: بھیڑ' ہجوم' انبوہ۔ بعد: پیچھے' آخر۔ قلت: کمی' کمیابی۔ اکثر: بہت زیادہ۔ عزت: بزرگی' بڑائی' عظمت' آبرو۔ بعد: پیچھے' آخر۔ ذلت: بے قدری' بے عزتی' کوئی مقام نہ ہونا۔

مطلب اشعار 21: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے والے سب کی فریادوں کے سننے والے قیامت کی مصیبت و پریشانی والے دن جمیع مخلوقات کے لئے جائے پناہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ طبرانی نے ام المومنین حضرت میمونہ ؓ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں حضور ﷺ میرے پاس قیام فرما تھے۔ رات کو آپ وضو فرما رہے تھے دوران وضو تین مرتبہ فرمایا: میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تو مدد کیا جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا وادی خزاعہ سے ہمارے حلیف بنی کعب نے مجھ سے فریاد کی ہے' مدد مانگی ہے۔ کفار مکہ بنی قریش اپنے حلیف بنی بکر کے ساتھ مل کر بنی کعب پر حملہ آور ہو گئے ہیں۔ کفار مکہ نے یہ بدعہدی کی ہے۔ ہمارا معاہدہ فسخ ہو گیا۔ آپ نے لشکر تیار کیا اور مکہ پر حملہ کر دیا اور مکہ کو فتح فرمالیا۔ آپ سے وحوش طیور بھی فریاد کرتے رہے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ہاں یہاں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں

مطالب اشعار 22: مجھ جیسے بے یار و مددگار مجبور کی دولت حضرت محبوب حق محمد مصطفےٰ ﷺ پر لاکھوں رحمتیں نازل ہوں اور مجھ جیسے بے اختیار کمزور کی طاقت و قوت حضرت نبی امی علیہ التحیتہ والثنا پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 23: حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان ادن منی (میرے قریب ہو) کی محفل کے شمع فروزاں اور اپنی انانیت (خودی) کو فانی اللہ کرنے والے اور الوہیت کے مرتبہ و متن کی اصل حقیقت کو مفصل بیان فرمانے والے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا تصور اقوام عالم میں مختلف طریق پر تھا جس کا انجام بت پرستی نکلا مگر داعی اسلام علیہ السلام نے ایسا تصور پیش فرمایا کہ اس کا انجام بت پرستی نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی ثانی کفو نہیں۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ کسی سے نہیں جنا گیا اس سے کوئی نہیں جنا گیا نہ اس کا کوئی ماں باپ ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے وہ جسم و جسمانیت سے مبرا پاک ہے۔ وہ جہت و مکانیت سے منزہ یہ جسم کا خاصہ ہے کہ جسم کے لئے اوپر' نیچے' دہنے' بائیں' آگے' پیچھے چھ سمتوں کا ہونا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے وہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے تمام اوصاف حمیدہ کے ساتھ متصف ہے۔ دیکھتا ہے بغیر آنکھ کے سنتا ہے بغیر کان کے' کلام فرماتا ہے بغیر زبان کے تو جس میں یہ اوصاف و خوبی نہ ہو تو وہ خدا نہیں ہو سکتا اس لئے مسلمان سے شرک سرزد نہیں ہوتا۔ ان صفات میں سے اگر کسی میں ایک صفت بھی پائی جائے تو مسلمان اس کو خدا ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ مقربان خدا تو کہے گا مگر خدا نہیں کہے گا۔

مطلب اشعار 24: ایک اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے ظل سے نور مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا کو پیدا فرمایا تو آپ دوئی یعنی دو کی انتہا ہیں کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ ہے اور ایک سے آپ کی ابتدا ہے کہ پہلے صرف آپ تھے آپ کے نور سے تمام مخلوقات عالم وجود میں آئی۔ آپ تمام افراد کے کثرت کا خلاصہ و جمع ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں مثال کے طور پر ایک سمندر سے ایک دریا نکلا تو دریا کو سمندر نہیں کہیں گے اور دریا سے ایک نہر نکلی تو نہر کو دریا نہیں کہیں گے اور نہر سے ایک کھالا' نالہ نکلا تو نالہ کو نہر نہیں کہیں گے۔ اب نالہ سے ایک گھڑا پانی بھر لیا تو اس گھڑے کے پانی کو نالہ نہیں کہیں گے اور گھڑے سے ایک گلاس پانی بھر لیا تو اس گلاس کے پانی کو گھڑا نہیں کہیں گے اور گلاس سے ایک قطرہ پانی الگ کر لیا تو اس قطرہ کو گلاس نہیں کہیں گے یہ تفریق ہوئی اب اس کثیر تفریق کو جمع کریں کہ اس قطرہ کو گلاس میں ڈال دیں تو قطرہ معدوم ہو گیا اور وہ گلاس پانی بولا جائے گا اب اس گلاس کے پانی کو گھڑے میں ڈال دیں تو گلاس کا پانی معدوم ہو گیا اس کو ایک گھڑا پانی بولیں گے۔ اب اس گھڑے کے پانی کو نالہ میں الٹ دیں تو گھڑے کا پانی معدوم ہو گیا اس کو نالہ بولیں گے اور جب نالہ کا پانی نہر میں چلا گیا تو اس کو نہر کہا جائے گا اور جب نہر کا پانی دریا میں داخل ہو گیا تو اس کو دریا بولیں گے اور جب دریا کا پانی سمندر میں داخل ہو گیا تو دریا معدوم ہو گیا اب وہ سمندر ہے بس یہی جمع و تفریق نور مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا کی ہے کہ آپ کا نور پاک یعنی حقیقت محمد یہ تمام کائنات میں جاری و ساری ہے۔

مطلب اشعار 25: حضور ﷺ تنہا و منفرد ہونے کے باوجود کثرت کا خلاصہ ہیں آپ پر بکثرت رحمتیں نازل ہوں ایک رب کے سامنے کچھ نہ ہونے کے باوجود محبوب رب ہونے کی عزت و وجاہت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور ﷺ مخلوق ہیں اور مخلوق کی خالق کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہوتی مگر خالق اپنی اسی مخلوق میں سے کسی کو پسند فرمالے تو وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے اور محب اپنے محبوب کو تمام اشیاء عالم پر قبضہ و اختیار عنایت فرماتا ہے۔ تو وہ عالم میں تصرف کرتا ہے۔ چاند کو دو ٹکڑے سورج کو واپس درخت کا نصف اپنی جگہ قائم نصف آپ کی خدمت میں حاضر کھارے پانی کو شیریں' تھوڑے سے پانی میں ہاتھ رکھ کر انگلیوں سے پانی کے چشمہ جاری کرنا' پتھر سے اپنا کلمہ پڑھوانا' بوڑھی بکری سے دودھ نکالنا' تھوڑے کھانے سے ہزاروں کو شکم سیر کر دینا وغیرہ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام (26) رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام (27) ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام (28) فرحت جان مومن پہ بے حد درود
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام (29) سبب ہر سبب منتہائے طلب
مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام (30) مصدر مظہریت پہ اظہر درود

مشکل الفاظ کے معنی:

رب: پالنے والا۔ اعلیٰ: بلند و بالا۔ نعمت: عطاء' بخشش' مال' آرام' آسائشیں۔ اعلیٰ: سب سے بہتر و برتر۔ حق تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام۔ منت: احسان' بھلائی' سلوک۔ بے حد: لاتعداد' بے شمار' ان گنت۔ ثروت: دولت' امیری' مال کی کثرت۔ فرحت: شادمانی' خوشی' سرور۔ جان: روح حیات۔ مومن: ایمان والا' ایمان دار۔ غیظ: غصہ' قہر' غضب۔ قلب: دل' ضمیر۔ ضلالت: گمراہی' جرم و قصور۔ سبب: واسطہ' وسیلہ' ذریعہ حجت۔ منتہائے: انتہا و انجام کو پہنچا ہوا۔ طلب: تلاش' جستجو' خواہش' تمنا۔ علت: سبب' وجہ' باعث۔ جملہ: تمام' کل' سارے' سب۔ مصدر:

نکلنے کی جگہ' بنیاد' جڑ' اصل۔ مظہریت: ظاہر ہونے کی جگہ۔ اظہر: نہایت ظاہر' بہت زیادہ ظاہر۔ مظہر: جائے ظہور' ظاہر ہونے کی جگہ۔ مصدریت: مقدم کیا ہوا' صادر کیا ہوا۔

مطلب اشعار 26: اللہ رب العالمین کی نعمت و اکرام حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا پر سب سے بلند و بالا رحمتیں نازل ہوں۔ رب تبارک و تعالیٰ کے احسان بعثت محبوب رب العالمین ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو مومنین میں مبعوث فرما کر احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی نعمت کے عطا فرمانے کا احسان نہیں جتایا حالانکہ اس کی ہر نعمت بے مثل و بے مثال ہے۔ کھانے کو انواع و اقسام کی اشیا عنایت فرمائیں مگر احسان نہیں جتایا رہنے کو عالی شان محلات عطا فرمائے۔ اعلیٰ ملبوسات مرحمت فرمائے۔ دیکھنے کو آنکھ' سننے کو کان' بولنے کو زبان' چلنے کو پاؤں' غرض کہ اس کی تمام نعمتیں ہیں۔ مگر کسی نعمت کی عطا پر احسان نہیں جتایا۔ کیونکہ یہ اشیاء اس کے نزدیک بے وقعت ہیں جن کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے ان کے عطا پر احسان نہیں جتایا۔ احسان تو اس کا جتایا جاتا ہے جو نایاب تحفہ ہو۔ تو حضور ﷺ اس کے نایاب محبوب تحفہ تھے جن کے امتی ہونے کی تمنا انبیاء علیہم السلام کرتے رہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تمنا یہ دعا قبول ہوئی وہ قرب قیامت میں تشریف لا کر احیاء دین متین فرمائیں گے اور محمدی کہلانے پر فخر کریں گے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:

واما بنعمۃ ربک فحدث

اپنے رب کی نعمتوں کو خوب بیان کرو اور نعمتوں میں سب سے بڑی اعلیٰ و ارفع نعمت حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہے تو آپ کا ذکر جتنا بھی کیا جائے وہ کم ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور مجھے کوئی ورد تعلیم فرمائیں آپ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھا کرو صحابی نے عرض کیا میں اپنے اوراد کے اوقات میں سے تہائی وقت میں درود پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ صحابی نے عرض کیا نصف وقت درود پڑھوں گا۔ فرمایا اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں تمام وقت ہی درود پڑھوں گا فرمایا جتنا زیادہ کرے گا تیرے لئے بہتر ہے۔

مطلب اشعار 27: ہم غریبوں کے آقا و مولیٰ بیکسوں کے حامی و ناصر حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر لاتعداد رحمتیں نازل ہوں اور ہم فقیروں کی دولت سرمایہ حیات علیہ التحیتہ والصلوٰت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 28: مومن کی روح کو فرحت و سرور دینے والے آنکھ کی ٹھنڈک دل کو منور کرنے والے حضور تاجدار عرب و عجم ﷺ پر غیر محدود رحمتیں نازل ہوں۔ گمراہ و بے دین کے دل پر ہیبت و جلال ڈالنے والے ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

کافروں پر تیغ والا سے گری برق غضب
جلوہ فرما جب ہوئی طلعت رسول اللہ کی

اور فرماتے ہیں:

دہن میں زبان تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

مطلب اشعار 29: حضور ﷺ ہر سبب (یعنی عالم اسباب) کے لئے وسیلہ ہیں اور ہر خواہش و جستجو کی تکمیل فرمانے والے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

تو تمام علل و اسباب آپ کی وجہ سے ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو پیدا نہ فرماتا تو یہ عالم ناسوت و ملکوت شجرو حجر' شمس و قمر' جن و بشر' ملک و فلک' لیل و نہار' موسم خزاں و بہار' آب و گل' ہژدہ ہزار عالم پیدا نہ فرماتا اور لولاک ما اظہرت الربوبیۃ اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا کا تاج آپ کے سر اقدس پر نہ رکھتا۔ اعلیٰ حضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

مطلب اشعار 30: مصدر اس کو کہتے ہیں جس سے مشتقات بنائے جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اظہار کا مصدر ہیں یعنی آپ سے تمام عالم ظہور میں آیا ہے۔ آپ پر بہت زیادہ واضح و روشن رحمتیں نازل ہوں اور آپ مقام مصدریت (جائے صدور نکلنے کی جگہ) کے مظہراتم ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

جب آپ کے رب نے فرشتوں کو فرمایا کہ میں زمین پہ خلیفہ نائب مقرر کرنے والا ہوں۔ تو فرشتوں نے کہا اے اللہ کیا تو اس کو مقرر فرمائے گا جو زمین پر فساد برپا کرے گا اور خونریزی کرے گا ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اس کا تم کو علم نہیں خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام جانشین کو یعنی بادشاہ کے اختیارات کا حامل سیاہ و سفید کا مالک بادشاہ کی رعایا پر حکم چلانے والا تو جتنا بڑا بادشاہ ہو گا اس کا ولی عہد خلیفہ اتنے ہی زیادہ اختیارات کا حامل ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے تمام کن فیکون اس کی تخلیق و محکوم ہے اور اسی کا حکم جاری و ساری ہے تو جو اس کا خلیفہ ہو گا وہ بھی صاحب اختیار ہو گا مگر وہ ذات والا صفات جو صاحب لولاک ہیں ان کے اختیارات و کمالات کا کیا عالم ہو گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

آپ کے ایک اشارہ پر ہے عالم کا نظام
یعنی شق قمر انگشت کی انگڑائی ہے
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جتنے معجزات و کمالات دیگر انبیاء علیہم السلام کو فرداً فرداً عنایت فرمائے گئے آپ کو وہ تمام عطاء کئے گئے تو فرشتوں نے کہا ہم کو تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے عنایت فرمایا ہے۔ ہمارا علم ان کی برابر نہیں ہماری پرواز ان کے سامنے ہیچ ہے ہماری حدود مقرر ہیں ہم ان سے تجاوز نہیں کر سکتے وہ جہاں جا سکتے ہیں وہاں ہمارے پر جل جائیں گے وہ تیرے مظہراتم اور خلیفہ اعظم ہیں ان پر درود بھیجے

کے لئے تو نے ہم کو پیدا کیا ہے ہم ان پر درود بھیجتے رہیں گے۔

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں (31) اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت (32) ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں (33) اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما (34) اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں (35) اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

جلوے: دیدار' نظارہ' نور' چمک۔ مرجھائی: پژمردہ' کملانا' سوکھنا۔ کلیاں: غنچہ' شگوفہ۔ گل: پھول' گلاب کا پھول۔ منبت: اگایا ہوا' ابھرا ہوا۔ قدے: قامت' لمبائی۔ سایہ: ظل' چھایا' چھاؤں۔ مرحمت: مہربانی' عنایت' کرم۔ ظل: سایہ' چھاؤں۔ ممدود: دراز' لمبا۔ رافت: مہربان' کرم گستر۔ طائران: پرندے۔ قدس: پاک' متبرک' مقدس پرندے فرشتہ مراد ہیں۔ قمریاں: فاختہ کی مثل سفید خوش الحان پرندہ۔ سہی: درست' منظور مقبول۔ سرو: صنوبر خوبصورت مخروطی شکل کا درخت' بالکل سیدھا۔ قامت: قد' بالا۔ وصف: خوبی' خصلت' عادت' کمال۔ آئینہ: شیشہ۔ حق نما: دکھانے والا' ظاہر کرنے والا۔ ساز: بنانے والا۔ طلعت: صورت' شکل' چہرہ۔ سروراں: سرداروں' امیروں' بادشاہوں۔ خم: جھکنا۔ سرتاج: شاہی ٹوپی' کلغی دار ٹوپی' زریں ٹوپی۔ رفعت: بزرگی' برتری' بلندی۔

مطلب اشعار 31: حضور ﷺ کے نورانی جلوے کے دیدار سے مرجھائے ہوئے غنچہ (یعنی مردہ دلوں کی کلیاں) کھل کر پھول بن گئے تو اس پاکیزہ پھول کے ابھار یعنی عروج پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اس کفر کی گھنگھور گھٹاؤں میں دل سیاہ پتھر کی مثل ہو گئے تھے جسے اللہ فرماتا ہے:

کالحجارۃ او اشد قسوۃ

پتھر کی مثل یا اس سے بھی زیادہ سخت دلوں کو ان مبلغ اعظم معدن جود و کرم مظہر اتم ﷺ کی توجہ سے موم بن گئے آپ کی ایک نظر سے قلوب ذاکر ہو جاتے تھے۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل فرماتے ہیں فتح مکہ کے بعد مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اتنا خوبصورت چہرہ جہنم میں جائے مجھے یہ پسند نہیں حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بات سخت ناپسند آئی مگر میری حالت یہ ہو گئی کہ میں جدھر بھی دیکھتا حضور ﷺ کا چہرہ منور نظر آتا اور جس بت کے پاس جاتا کلمے کی آواز آتی میں سخت پریشانی کے عالم میں تھا میں مرنے کے لئے کنویں میں چھلانگ لگانے لگا تو حضرت خضر علیہ السلام نے میرا بازو پکڑ لیا اور فرمایا اے عکرمہ تم یہ کیا کرتے ہو تم تو بہت خوش نصیب ہو کہ فخر عالم ﷺ نے تم کو پسند فرما لیا ہے جاؤ ان پر ایمان لاؤ کامیاب و کامران ہو جاؤ تو میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

مطلب اشعار 32: اس مہربان رب کریم کے نورانی سایہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کے اپنے جسم پاک کا سایہ نہیں تھا اس بہت زیادہ مہربانی کرنے والے ظل سبحانی محبوب رحمانی ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ترمذی نے ذکوان؃ سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کا سایہ چاند کی چاندنی اور سورج کی دھوپ میں نہیں ہوتا تھا۔ ابن سبع نے قصائص النبی میں یہی حدیث نقل کی ہے۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت سلمٰی زوجہ ابو رافع سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم منور کا دھوں (غسالہ) ایک مرتبہ پی لیا تو سرکار ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا اے سلمٰی تیرے جسم کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی اس غسالہ پینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرا جسم آگ پر حرام کر دیا۔

مطلب اشعار 33: مقدس پاکیزہ پرندے (فرشتہ) حضور ﷺ پر قمریوں کی طرح درود و نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہیں اس مقبول سیدھے خوبصورت قدو قامت والے آقا ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ سرور مخروطی شکل کا ایک خوبصورت درخت ہوتا ہے جس پر قمریاں اکثر چہچہاتی نغمہ سرائی کرتی ہیں امام اہلسنّت نے آپ کے قد مبارک کو اس سے تشبیہ دی ہے۔ ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ اور بیہقی و ابن عساکر نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ؃ کا قول بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے طویل یا پستہ قد نہ تھے۔ آپ کا اعجاز یہ تھا اگر طویل القامت دراز قد آپ کے ہمراہ چلتے آپ ان سے بلند نظر آتے۔ ابن سبع نے خصائص میں ذکر کیا آپ مجلس میں سب سے اونچے نمایاں نظر آتے۔

مطلب اشعار 34: حضور ﷺ کی صفت کمال و خوبی یہ ہے کہ آپ دیدار باری تعالیٰ کے لئے آئینہ کی مثل ہیں خدا کا دیدار کرانے والی شکل و صورت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ارشاد فرماتے ہیں:

من رانی فی المنام فقد رای الحق

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا۔ حضور ﷺ حضرت خدیجہ کا مال تجارت ملک شام کو لے جا رہے تھے آپ نے منطورا راہب کے معبد پر ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ منطورا اپنے معبد سے باہر آیا وہ میسرہ (غلام حضرت خدیجہ) کو جانتا تھا معلوم کیا اے میسرہ یہ قافلہ کن کا ہے۔ میسرہ نے کہا قریش کا۔ منطورا بولا یہ صاحب کون ہیں۔ میسرہ نے کہا یہ قریشی ہیں ان کا نام محمد ﷺ ہے۔ منطورا آپ کو بغور دیکھنے لگا بولا آپ میں تمام علامات موجود ہیں صرف ایک نشانی باقی ہے آپ اپنی کمر سے کپڑا ہٹائیں حضور ﷺ نے کرتا اٹھا کر کمر دکھائی تو منطورا راہب نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور بولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا نبی آخر الزماں اسی درخت کے نیچے قیام کریں گے جب سے اب تک آپ کے سوا کسی نے قیام نہیں کیا میں گواہی دیتا ہوں اور آپ پر ایمان لاتا ہوں آپ اللہ کے رسول برحق ہیں۔

مطلب اشعار 35: حضور ﷺ کے سامنے بڑے بڑے بادشاہوں نے جبہ سائی کی ہے (اپنے سروں کو جھکایا ہے) ان عربی تاجور و تاجدار کی عظمت و بلندی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

شاہ حبشہ نجاشی نے اور قیصر وغیرہ نے آپ کو تحفہ روانہ کئے اور راجہ مالابار ہندو راجہ بھٹنڈا نے اپنے قاصد آپ کی خدمت میں روانہ کئے۔ بھٹنڈے کا قاصد رتن چند آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سنسکرت میں آپ سے گفتگو کی اور آپ پر ایمان لایا حضور ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اس واقعہ کی تفصیل سفرنامہ ہند جلد دوم ابن بطوطہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ عبداللہ بابا رتن چند نے تقریباً چھ سو سال کی عمر پائی حضور ﷺ نے ان کو درازی عمر کی دعا دی تھی۔ ان کا مزار بھٹنڈے میں آج بھی مرجع خلائق ہے۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا (36) لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق (37) مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لخت دل ہر جگر چاک سے (38) شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کی سننے والے وہ کان (39) کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمہ مہر میں موج نور جلال (40) اس رگہ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

کرم: سخاوت، مروت۔ گھٹا: سیاہ بادل۔ گیسوئے: کاکل، بال۔ مشک: کستوری، ہرن کے نافہ کا سرخ سیاہی مائل خوشبودار مادہ۔ سا: مثل، مانند، برابر۔ لکہ: ٹکڑا بادل کا، سیاہ دھنوا۔ ابر: بادل۔ رافت: مہربانی۔ لیلتہ القدر: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات، شب قدر۔ مطلع الفجر: صبح صادق طلوع ہونے تک۔ مانگ: سر کے بالوں میں درمیانی لکیر۔ استقامت: سیدھے ہونے پر۔ لخت: تھوڑا، ٹکڑا۔ لخت دل: حصہ دل کا۔ چاک: دریدہ، کٹا ہوا، پھٹا ہوا۔ شانہ: کنگھا۔ حالت: کیفیت۔ نزدیک: قریب، پاس۔ لعل: جواہرات کی کان، سرخ رنگ کا قیمتی پتھر۔ کرامت: بزرگی، بڑائی، انوکھی۔ چشمہ: پانی نکلنے کی جگہ، آنکھ، سوت، تالاب۔ مہر: سورج، الفت، پیار، ہمدردی، رحم۔ موج: مہر، جوش، کثرت، تلاطم، امنگ۔ جلال: بزرگی، عظمت، شان، شوکت، رعب داب، تیزی۔ رگ: نس، ناڑ، خون کے دوڑنے کی نالی۔ ہاشمیت: ہاشم کی طرف نسبت ہے جو سرکار دو عالم ﷺ کے جد اعلیٰ تھے۔

مطلب اشعار 36: حضور ﷺ کے گیسوئے مبارک (بال) مشک کی مثل اور کرم کے بادلوں کی طرح ہیں وہ مہربانی کے بادلوں میں سے بادل کا ایک ٹکڑا ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ان بالوں کی قدر و قیمت تو حضرت خالد بن ولید سیف اللہ ؓ سے معلوم کرو۔ بیہقی، ابن اثیر، حاکم، محمد وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت خالد بن ولید نے حضور ﷺ کے پیشانی کے موئے مبارک حاصل کر کے اپنی ٹوپی میں سی لئے تھے اور اس ٹوپی کو جنگ میں اپنے سر پر رکھتے تھے۔ جنگ یرموک میں وہ ٹوپی آپ کے سر سے گر گئی اور جنگ شباب پر تھی مگر خالد بن ولید جنگ کو بھول کر ٹوپی تلاش کرنے لگے اور ٹوپی کو حاصل کر کے دم لیا تو احباب نے معلوم کیا حضرت آپ یہ کیا کرنے لگے تھے؟ حضرت خالد بن ولید نے فرمایا میری اس ٹوپی میں حضور ﷺ کی پیشانی کے بال محفوظ ہیں اور یہ میرا ایمان ہے کہ میں انہی کی برکت سے فتح نصرت پاتا ہوں۔ ابن عساکر نے حضرت علی ؓ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے اپنے ایک بال کو پکڑ کر فرمایا کہ جس نے میرے ایک بال کے ساتھ بے ادبی گستاخی کی اس پر جنت حرام ہے۔ اگر ایک بال کا گستاخ جہنمی ہے تو حضور ﷺ کو (نعوذ باللہ) بڑا بھائی، گاؤں کا چودھری پردھان اللہ کے آگے چمار (موچی) سے زیادہ ذلیل لکھے اس کا کیا حال ہو گا وہ ہاویہ کے غار مذلت میں ضرور قید ہو گا۔ مولانا ہدایت رسول رامپوری فرماتے ہیں:

آیا ہے ہاویہ سے ٹیلی گرام تیرا
بیشک رے اے وہبڑے دوزخ مقام تیرا

مطلب اشعار 37: بال سیاہ ہوتے ہیں رات بھی سیاہ کالی ہوتی ہے اور لیلتہ القدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے جس میں اکثر راتیں سیاہ ہوتی ہیں تو اعلیٰ حضرت نے آپ کے سر کے بالوں کو لیلتہ القدر سے تشبیہ دی اور اور فجر سپیدہ صبح آسمان پر ایک سفید روشن سیدھی لکیر ہوتی جس سے دن کی ابتدا ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے مانگ کو جو سر کے درمیان بالکل سیدھی نکالی جاتی ہے اس کو فجر کے طلوع ہونے سے تشبیہ دی یعنی جیسے شب قدر میں طلوع فجر تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں برکتیں اور سلامتی نازل ہوتی رہتی ہے۔ یہی شان مصطفیٰ ﷺ کے بال اور مبارک مانگ کے سیدھے ہونے پر لاکھوں سلام نازل ہوتے ہیں۔

مطلب اشعار 38: میرے آقا مولیٰ محبوب خدا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بالوں میں کنگھا کرنے کی شان و انداز ہے کہ دل و جگر چاک ہے اس کیفیت کو دیکھ کر دل کے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں اس حالت و کیفیت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 39: حضور ﷺ کے مبارک کان قیمتی جواہرات کی کان ہیں جو دور و نزدیک سے ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتے ہیں

آپ کی اس سماعت پر لاکھوں سلام نازل ہوں آپ نے ارشاد فرمایا: اسمع صلوٰۃ محبتی میں اپنے ہر اس عاشق صادق کے درود و سلام کو سنتا ہوں جو سوز گداز کے ساتھ مجھ پر سلام پڑھتا ہے یا درود پڑھتا ہے۔ ترمذی ابن ماجہ اور ابو نعیم نے حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور فخر عالم ﷺ نے فرمایا میں وہ دیکھتا ہو جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔ طبرانی نے ابو ایوب ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ایوب جو میں سن رہا ہوں کیا تو سن رہا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا میں یہودیوں کی آوازیں ان کی قبروں سے سن رہا ہوں۔

صحیح مستدرک نے حضرت انس ؓ کی روایت بیان کی حضور ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو فرمایا اے بلال تو ان آوازوں کو سن رہا ہے جو میں سن رہا ہوں۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا ان اہل قبور کو عذاب ہو رہا ہے۔ حاکم نے ابن عباس ؓ دار قطنی نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف رخ انور اٹھا کر فرمایا علیکم السلام ورحمۃ اللہ ہم نے عرض کیا فداک ابی وامی آپ پر ہمارے ماں باپ قربان آپ نے کس کے سلام کا جواب دیا ہے۔ ارشاد فرمایا جعفر طیار بن ابی طالب فرشتوں کی جماعت کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے جا رہے تھے یہاں سے گزرتے ہوئے انہوں نے مجھے سلام کیا تھا' میں نے ان کو جواب دیا۔

مطلب اشعار 40: حضور ﷺ کا رخ روشن جو سورج کی مثل درخشاں ہے اور ماتھے مبارک پر ایک رگ جو ابھری ہوئی ہے (اور ہاشمیوں کی خاص علامت ہے) اس میں بزرگی و عظمت والا نور موجیں مار رہا ہے یعنی جاری و ساری ہے۔ اس کی عظمت و نورانیت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ خطیب و ابن عساکر و ابو نعیم و دیلمی نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی فرماتی ہیں۔ میں ایک دن چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ اپنی جوتی مبارک کی مرمت فرما رہے تھے۔ پیشانی مبارک پر پسینہ آ رہا تھا۔ اس سے نورانی شعاعیں نکل رہی تھیں میں حیرت زدہ ہو کر کاتنا بھول گئی۔ آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اے عائشہ کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا حضور ﷺ آپ کی پیشانی سے پسینہ کا جو قطرہ ٹپکتا ہے اس سے نور پیدا ہوتا ہے۔

ابو کبیر ہذلی شاعر عرب کے یہ شعر آپ پر ہی صادق آتے ہیں۔ ترجمہ: ہر کدورت و حیض کی غلاظت سے پاک ایسا نظیف و پاک کہ اس کے دودھ پلانے والی کے دودھ اور طبیعت میں کوئی خرابی نہیں اس نے جب تک دودھ پلایا اس کے شوہر نے اس سے ہم بستری نہیں کی اور جب میں اس کے روئے روشن کی شکنوں کو دیکھوں تو اس کے رخسار کی صفائی میں وہ شکن بصورت ہلال چاند نظر آتی ہے۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرہ رہا	(41)	اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی	(42)	ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ	(43)	ظلہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود	(44)	سلک دُرِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
معنیٔ قَدْ رَاٰی مقصد مَا طَغٰے	(45)	نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

ماتھے: پیشانی۔ شفاعت: سفارش۔ سہرا: شادی پر دولہا کے سر پر باندھا جاتا ہے۔ جبین: ماتھا' پیشانی۔ سعادت: اقبامندی' نیک بختی۔ سجدہ: ماتھا زمین پر رکھنا۔ محراب: مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ کعبہ: قبلہ' بیت اللہ۔ بھوؤں: ابرو۔ لطافت: خوبی' نزاکت' خوبصورتی' پاکیزگی'

شائستگی۔ سایہ: چھاؤں' چھایا' ظل' پناہ۔ افگن: ڈالنے والا' گرانے والا۔ مژہ: پلک۔ ظلہ: چھاؤں کرنے والی چیز' چھتری۔ قصر: محل۔ رحمت: کرم' مہربانی۔ اشکباری: آنسو برسانا۔ مژگاں: پلکیں۔ برسے: بارش ہو۔ درود: رحمت' برکت' سلام دعا' تحفہ نعت۔ سلک: ہار کی لڑی' تاگہ۔ در: موتی' گوہر' مروارید۔ قدرائی: تحقیق اس نے دیکھا۔ مقصد: مراد' مطلب' غرض۔ طغٰی: حد سے آگے نہ بڑھا۔ نرگس: آنکھ کی مثل پیلے رنگ کا پھول باہر سے سفید۔ باغ: چمن۔ قدرت: قوت' خدائی اختیار و شان۔

مطلب اشعار 41: حضور شفیع شافع یوم النشو ﷺ کی پیشانی مبارک پر یوم محشر میں شفاعت کا سہرا اللہ تعالیٰ باندھے گا تو اس بلند اقبال پیشانی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ قیامت کے دن جمیع اہل محشر خائف و پریشان ہوں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہو گا گرمی و پسینہ سے برا حال ہو گا۔ دن پچاس ہزار سال کا ہو گا آپس میں مشورہ کریں گے ہم سب کو اپنے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے شفاعت کی درخواست کرنی چاہئے تو جمیع اہل محشران کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے ابو آدم آج رب ذوالجلال کی بارگاہ میں آپ ہماری شفاعت کریں ہم کو اس عذاب سے نجات دلائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے:

نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ

آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ تو اہل محشر حضرت نوح علیہ السلام اور تمام الوالعزم انبیاء کرام کی خدمت میں شفاعت کی درخواست کرتے اور یہی جواب سنتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ فرمائیں گے تم لوگ اِدھر اُدھر کیوں بھٹک رہے ہو تم سب کی شفاعت حضور شافع یوم النشو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ فرمائیں گے ان کے پاس جاؤ اہل محشر بارگاہ رسالت میں پیش ہو کر عرض مدعا کریں گے آپ فرمائیں گے:

اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا

میں ہی شفاعت کرنے والا ہوں۔ شفاعت کا سہرا آپ کے سر پر باندھا جائے گا۔ آپ تاج شفاعت پہن کر گناہ گاروں کی شفاعت فرمائیں گے دوسری جگہ فرمایا:

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ

میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے آپ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرش کے سامنے سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَكَ سَلْ تُعْطٰی وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

اے محمد سر کو سجدے سے اٹھایئے سوال فرمائے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا شفاعت سفارش فرمایئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

مطلب اشعار 42: حضور ﷺ کی پاکیزہ بھوؤں کی خوبصورتی کو دیکھ کر کعبہ کی محراب سجدہ کرنے کے لئے خمیدہ ہو گئی اور زبان حال سے گویا ہوئی آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ک	گیسو	ہ	دہن	ی	ابرو	آنکھیں	ع	ص
کٓھٰیٰعٓصٓ		ان	کا	ہے	چہرہ	نور	کا	

مطلب اشعار 43: حضور ﷺ کی آنکھوں پر پلکوں کے سایہ کرنے کی مثال ایسے ہے جیسے رحمت کے محل پر چھتری نے سایہ کیا ہوا ہے ان پلکوں کے سایہ کرنے کی حالت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

حضرت علیؓ سے کسی نے سوال کیا حضرت آپ کی قوت حافظہ و فہم و فراست اتنی زیادہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟
حضرت علیؓ نے فرمایا: جب ہم نے حضور ﷺ کو غسل دیا تو پانی آپ کی مژگان مبارک (پلکوں) میں رہ گیا تھا میں نے اس پانی کو چاٹ لیا تھا اس وقت سے میری قوت حافظہ و فراست بہت زیادہ ہو گئی۔ (کنز العمال)

مطلب اشعار 44: اپنے گناہ گار امتیوں کی شفاعت کرتے وقت پلکوں سے آنسو کی بارش پر رحمت پروردگار کی برسات ہو اور اس شفاعت کے موتیوں کی لڑی پر لاکھوں سلام نازل ہوں جو شفاعت کرنے کے وقت آپ کی چشمان مبارک سے بارش کی مثل برسیں گے۔

مطلب اشعار 45: حضور ﷺ نے فرمایا:

مَن رَآنِی فَقَدْ رَایَ الْحَقّ

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق (اللہ) کو دیکھا کی آپ تفسیر و معنی ہیں اور

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

(نہ ان کی نظر آنکھ جھکی اور نہ دیکھنے میں طغیانی کی بیشی کی۔)

آپ غرض و غایت ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے باغ کا آپ نرگسی پھول ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔
کیا خوب کہا ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تو نبی پاک صاحب لولاک ﷺ اللہ تعالیٰ کی قدرت و صناعی کا بے مثل نمونہ ہیں نہ آپ کی مثل کوئی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو گا اس بے مثل نے آپ کو بے مثل بنایا۔ دیدار کی اصل وجہ یہ تھی کہ تمام انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین اللہ کی توحید وحدانیت جنت و دوزخ عرش و کرسی لوح و قلم و عالم غیب کا ذکر کرتے رہے مگر کسی نے دیدار کا دعویٰ نہیں کیا۔ خرید و فروخت بیع و شراء میں مال کا دیکھنا ضروری ہوتا ہے جس کا سودا کیا جا رہا ہے تو کوئی ایک ہستی ایسی ضرور ہونی چاہیئے تھی جو یہ دعویٰ کرتی کہ میں نے رب کا دیدار کیا ہے۔ میں نے جنت دوزخ دیکھی میں عرش و کرسی پر گیا عرش نے میری قدم بوسی سے عزت پائی۔ میں نے لوح و قلم کو دیکھا تو وہ ہستی نبی محتشم نور مجسم فخر نبی آدم ﷺ نے مازاغ کا سرمہ لگا کر ان کے دیدار کا دعویٰ کیا اور تمام انبیاء کے اقوال کی تصدیق فرمائی۔ جس نے حضور ﷺ کی تصدیق فرمائی وہ صدیق اکبر ہو گیا اور جس نے تکذیب کی وہ ابوالحکم سے ابوجہل بن گیا۔

طبرانی نے معجم اور امام احمد نے بسند صحیح حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ایک مرتبہ سر کی آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے دیکھا۔

ایک روایت میں چالیس مرتبہ دیکھا' ایک مرتبہ سر کی آنکھ سے باقی دل کی آنکھ سے دیدار کیا۔

ایک روایت میں چونتیس مرتبہ دیدار کیا ایک مرتبہ سر کی آنکھ سے باقی دل کی آنکھ سے دیدار کیا۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا (46) اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود (47) اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے (48) ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود (49) ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے (50) اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

طرف: جانب۔ دم: روح' جان' طاقت۔ عنایت: نوازش' مہربانی' احسان' بخشش۔ شرم: غیرت' لاج' لحاظ' خیال۔ حیا: حجاب' شرم۔ درود: دعا' سلام' نعت' رحمت' برکت۔ بنی: ناک رفعت: اونچائی' بلندی' درجہ۔ چراغ: دیا' شمع' لمپ۔ قمر: چاند۔ جھلملائے: دھندلی روشنی' معمولی چمک' ٹمٹمائے۔ عذاروں: رخسار' گال۔ طلعت: دیدار' طلوع ہونا۔ خد کی: رخسار' گال۔ سہولت: نرمی' ملائمت۔ بے حد: بے شمار' بے حساب' بہت زیادہ۔ قد: جسم کی لمبائی' ڈیل' قامت۔ شاقت: زیبا قامتی' مناسب لمبائی۔ تاریک: سیاہ' اندھیرا' ظلمت۔ جگمگانے: چمکنا' روشن ہونا' دمکنا' روشن دار' نورانی۔ رنگت: رنگ روپ' کیفیت۔

مطلب اشعار 46: حضور ﷺ کی نظر کرم جس مردہ دل پر پڑ گئی اس کا دل زندہ ہو گیا اس میں روحانیت پیدا ہو گئی اس کے دل کی سیاہی نورانیت میں تبدیل ہو گئی اس مہربان بخشش کرنے والی نظر پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عتبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ یعلی بن منبہ جنگ موتہ کی خبر لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا' جنگ کے واقعات تم بیان کرتے ہو یا میں بیان کروں کہ کون شہید ہوئے اور کس نے کیسی شجاعت سے جنگ لڑی یعلی نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں آپ نے تمام واقعات من و عن اسی طرح بیان فرما دیئے کہ ان میں سرمو فرق نہیں تھا۔

یعلی نے کہا بالکل اسی طرح ہوا ہے آپ نے فرمایا میدان جنگ میرے سامنے تھا میں سب کچھ دیکھ رہا تھا آپ کی شان تو بڑی ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کے غلام میدان جنگ دیکھ لیا کرتے ہیں۔

حضرت ساریہ نہاوند (ایران کی سرحد پر ترکی کے نزدیک ہے) میں لڑ رہے تھے فاروق اعظم؄ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ درمیان خطبہ فرمایا کہ یَا سَارِیَةُ الْجَبَلْ اے ساریہ پہاڑ کی آڑ لو۔ یہ الفاظ ساریہ نے سنے اور اس پر عمل کیا دشمن پشت سے حملہ کرنا چاہتا تھا۔ جب ساریہ پہاڑ کے قریب ہو گئے تو دشمن کی فوج پہلو سے نمودار ہوئی اور آپ نے فتح پائی۔

حاکم اور ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ؄ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے پشت کی طرف سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے کی اشیاء کو دیکھتا ہوں۔

مطلب اشعار 47: حضور ﷺ کی نیچی نظر رکھنے کی شرم و حیا پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی بینی مبارک (ناک) کی بلندی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن عدی' ابن عساکر اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ؄ سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس؄ سے بھی اسی طرح روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اندھیری رات میں بھی روز روشن کی طرح اشیاء کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

نظر نیچی کی تو حیا بن گئی
نظر اونچی کی تو دعا بن گئی

نظر ترچھی کی تو ادا بن گئی
نظر پھیر لی تو قضاء بن گئی

اور آپ کی ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی وہ مشک کی مثل خوشبودار ہوتی۔ آپ ایسے طیب و طاہر تھے کہ آپ کی جسد پاک سے ناپاک بدبودار اشیاء کا خروج ہی نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے پسینہ کی خوشبو آتی تھی۔ آپ جس جگہ بول و براز (پیشاب پاخانہ) کرتے اس جگہ سے بھی مشک کی خوشبو آتی تھی اور حضور ﷺ کے پاخانہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ زمین اس کو نگل لیا کرتی تھی' خوشبو باقی رہتی تھی۔

مطلب اشعار 48: حضور ﷺ کے رخ روشن کے مقابل چاند کی مثال ایسے ہے جیسے چراغ ٹمٹما رہا ہے کہ اس کی روشنی ہی نہیں ہے ان رخساروں کی نرمی و چمک دمک کے طلوع ہونے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے' فرماتی ہیں میں اندر کمرے میں بیٹھی کپڑا سی رہی تھی سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی۔ اندھیرے کی وجہ سے ہاتھ نہیں آئی اتفاقاً اسی وقت حضور ﷺ تشریف لے آئے تمام کمرہ منور ہو گیا اور میں نے سوئی اٹھالی۔

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو حسین و جمیل نہیں دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے چہرہ منور میں سورج گردش کر رہا ہے اور جب آپ ہنستے تو دیواروں پر نورانی شعاعیں پڑتی تھیں۔ ایک دن میں چودھویں رات میں کبھی حضور ﷺ کے روئے منور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا۔ چاند میں ایک دھبہ تھا مگر روئے مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثناء پر کوئی داغ دھبہ نہیں تھا اور چاند سے زیادہ روشن و منور تھا۔

مطلب اشعار 49: حضور ﷺ کے رخساروں کی نرمی پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے قد کی مناسب لمبائی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

ابن خیثمہ' بیہقی' ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے نہ طویل القامت نہ پستہ قد تھے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ جب دراز قد والوں کے ساتھ چلتے تو ان سے اونچے نظر آتے۔ حاکم نے حضرت علی ؓ سے روایت کیا فتح مکہ کے دن کعبہ کے بت توڑنے کے لئے حضور ﷺ نے مجھے اپنے کاندھے پر کھڑا کر کے بت توڑنے کا حکم دیا مجھ کو جتنا اونچا ہونے کی ضرورت ہوتی آپ کا قد اتنا ہی اونچا ہو جاتا۔ بخدا اگر مجھے آسمان تک بلند ہونے کی ضرورت ہوتی تو آپ مجھ کو آسمان تک بلند فرما دیتے۔

مطلب اشعار 50: حضور ﷺ کے دیدار اور تبلیغ سے سیاہ دل منور ہو گئے اس نورانی رنگت والی چمک پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ترمذی ابن قانع و دیگر محدثین نے حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ جب حضور ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوا اور آپ کے رخ انور کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹ نہیں بول سکتا یہ نبی صادق ہیں۔ آپ اس وقت ارشاد فرما رہے تھے اے لوگو سلامتی پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ رات کو جب لوگ سوتے ہوں تم اللہ کی عبادت کرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے اسی وقت اپنے دل میں کہا یہ اللہ کے رسول ہیں ان کا دین حق ہے جو نجات اُخروی کا ضامن ہے ترمذی نے ابی رمثہ تیمی سے روایت کی جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں پہلی مرتبہ حاضر ہوا

اور آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو بے اختیار میری زبان سے نکل گیا یہ اللہ کے نبی برحق ہیں۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود (51) نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق (52) اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن (53) سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل (54) ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں (55) اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

تاباں: چمکدار' چمکیلا۔ درخشاں: چمکتا ہوا' روشن۔ اگیند :نمکین' نمک بھری۔ صباحت: گوراپن' خوبصورتی' حسن و جمال۔ شبنم: اوس' تریل۔ رخ: چہرہ۔ عرق: پسینہ۔ براقت: چمک دمک' سفیدی مائل چمک۔ خط: داڑھی۔ گرد: چاروں طرف۔ دہن: منہ چہرہ۔ آرا: دل کی آرائش کرنے والا' دل کو بھانے والا۔ پھبن: سجاوٹ' آرائش' موزونی' خوبصورتی۔ سبزہ: ہریاولی' تروتازگی۔ نہر رحمت: رحمت کا دریا ندی۔ ریش: داڑھی۔ معتدل: درمیانی نہ زیادہ گھنی' نہ زیادہ چھدری۔ ریش: زخم۔ ہالہ: چاند کے چاروں طرف نورانی دائرہ۔ ندرت: انوکھا پن' یکتائی' عمدگی۔ قدس: متبرک' پاکیزہ۔ لبوں: ہونٹ۔ نزاکت: نازکی' خوبی' آن بان۔

مطلب اشعار 51: چاند کی مثل چمکدار روشن و منور رخ تاباں پر درود و رحمت نازل ہو اور نبی پاک ﷺ کے نمکین حسن و جمال پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

دلائل النبوہ میں ہے کہ ابو نعیم نے ابی بکر بن عبداللہ' ابن ابی جہم سے انہوں اپنے والد سے والد نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ میں نے ابو طالب عم نبی مکرم ﷺ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد عبدالمطلب سے سنا ہے۔ ایک دن عبدالمطلب اندروں حطیم آرام فرما رہے تھے کہ ایک خواب دیکھا۔ ایک درخت زمین سے ظاہر ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کو چھونے لگا اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب تک پھیل گئیں وہ درخت اس قدر روشن و نورانی تھا کہ سورج کی روشنی سے ستر گنا روشن تھا۔ تمام عرب و عجم اس کے سامنے سجدہ ریز تھے میں نے دیکھا قریش کی ایک جماعت اس کی شاخوں کو پکڑ کر اس پر لٹک گئی اور دوسری جماعت اس کے کاٹنے کے درپے ہو گئی جو بھی ارادہ بد سے اس کی طرف بڑھتا تو ایک بہت ہی خوبصورت کڑیل نوجوان ان کی کمر توڑ دیتا میں نے بھی اس درخت کی شاخ سے لٹکنا چاہا مگر میں کسی شاخ کو نہیں پکڑ سکا تو اس نورانی شخص نے کہا: یہ آپ کے نصیب میں نہیں ہے۔

میں گھبرا کر بیدار ہو گیا میں نے یہ خواب ایک کاہنہ کو سنایا تعبیر معلوم کی تو اس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اس نے کہا اے عبدالمطلب تمہاری صلب سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے سامنے عرب و عجم سر اطاعت خم کریں گے۔ وہ انتہائی حسین و جمیل چاند و سورج سے زیادہ منور ہوں گے۔

مطلب اشعار 52: اللہ تعالیٰ کے باغ کی شبنم (اوس) یعنی حضور ﷺ کے چہرے مبارک کا پسینہ ہے کہ اس کی سفیدی مائل چمک و نورانیت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن عساکر و دیلمی نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی۔ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آتا تو اس سے نورانی شعاعیں خارج ہوتی تھیں اور جب پسینہ مبارک کا قطرہ ٹپکتا تو ایسے معلوم ہوتا کہ نور ٹپک رہا ہے۔

مطلب اشعار 53: حضور ﷺ کے چہرے مبارک کے گرد ریش (داڑھی) مبارک دل کو ایسی بھانے والی خوبصورت کہ جیسے رحمت

کی نہر کے ارد گرد ہریالی و سبزا اگا ہوا ہے اس کے حسن پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

بیہقی نے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے حضور ﷺ کا موئے مبارک (بال) زمین پر گرا دیکھا تو احتراماً اٹھالیا حضور ﷺ نے اس کا یہ عمل دیکھ کر دعا دی' فرمایا اے اللہ اس کو جمال عنایت فرما اس یہودی کی سفید داڑھی اسی وقت سیاہ ہو گئی۔ (کنز العمال)

مطلب اشعار 54: حضور ﷺ کی موزوں خوبصورت ریش مبارک (داڑھی) عشاق کے زخمی دلوں کے لئے مرہم ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے چاند کے چاروں طرف انتہائی عمدگی سے پوش بیٹھی ہوئی ہے نورانی دائرہ کھچا ہوا ہے اس کے حسن پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب درالثمین فی مبشرات النبی الامین (جو چالیس سو احادیث کا مجموعہ ہے) کی پندرھویں حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبدالرحیم سخت بیمار تھے ان کو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ (حضور ﷺ فرماتے ہیں من رانی فی المنام فقد رانی لایتمثل بی الشیطان جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔) تو آپ نے میرا حال معلوم کیا اور شفاء کی بشارت دی اور اپنی ریش مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ والد صاحب نے بیدار ہو کر ان دونوں بالوں کو اپنے ہاتھ میں پایا اور اسی وقت صحت یاب ہوئے مجھے والد صاحب نے خواب سنایا اور ایک بال عنایت فرمایا جو اب تک میرے پاس محفوظ ہے۔ حضرت خالد بن ولید ؓ حضور ﷺ کے بال میدان جنگ میں اپنی ٹوپی کے اندر رکھتے تھے اور ان کی برکت کی وجہ سے فتح و نصرت پاتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ ؓ نے حضور ﷺ کے موئے مبارک کو اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت فرمائی۔

مطلب اشعار 55: حضور ﷺ کے مبارک نازک ہونٹ ایسے تھے جیسے مقدس پاکیزہ گلاب کے پھول کی پتیاں ہیں ان ہونٹوں کی نزاکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت فضل بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ ہم نے جب سید عالم نور مجسم فخر بنی آدم بیکسوں کے ہم دم رسول معظم ﷺ کو قبر شریف میں رکھا تو میں نے آخری دیدار کے لئے آپ کی روئے مبارک سے کفن ہٹایا تو دیکھا کہ آپ کے لب مبارک متحرک ہیں میں نے کان کو آپ کے لب مبارک سے نزدیک کیا آپ فرما رہے تھے: اَللّٰھم اغفر لامتی اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ (حجتہ اللہ علی العالمین)

آقا مولیٰ قاسم عطایا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تھے اس وقت بھی آپ رب ھب لی امتی "اے رب میری امت کو بخش دے" فرماتے ہوئے تشریف لائے تھے۔

اللّٰھم الرزقنا شفاعتہ یوم الحساب اے اللہ ہم کو قیامت کے دن ان ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ (محمد اول)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا	(56)	چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں	(57)	اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے	(58)	اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں	(59)	اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود	(60)	اس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

دہن: منہ' مکھڑا۔ وحی: خدا کا پیغام' الہام۔ چشمہ: پانی کا پھریا زمین سے ابلنا۔ علم و حکمت: علم و دانائی' عقلمندی کی تعلیم۔ شاداب: تروتازہ' سیراب۔ جناں: جنتیں۔ طراوت: تازگی' پاکیزگی' خوبی۔ شیرہ جاں: جان کے لئے شربت میٹھے۔ زلال: نتھرا ہوا صاف پانی۔ ٹھنڈا میٹھا پانی۔ حلاوت: مٹھاس' لذیذ' خوش ذائقہ۔ کن: ہوجا' ظاہر ہو۔ کنجی: چابی' تالی۔ نافذ: جاری ہونے والی۔ فصاحت: خوش بیانی' خوش کلامی۔ دل کش: دل کھینچنے والا' جاذب دل۔ بلاغت: باموقع گفتگو' بلا تکلیف خوش بیانی۔

مطلب اشعار 56: حضور ﷺ کی تمام گفتگو اللہ تعالیٰ کی وحی الہامی ہے اس علم و دانائی کے سوتے (چشمہ) پر لاکھوں سلام نازل ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی

جو کچھ اللہ تعالیٰ الہام وحی فرماتا ہے آپ وہی فرماتے ہیں اپنی مرضی و خواہش سے کوئی بات نہیں فرماتے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی ہر بات مرضی الٰہی کے مطابق ہوتی ہے وحی کی دو قسمیں ہیں ایک وحی جلی دوسری وحی خفی۔ وحی جلی قرآن پاک ہے جو جبرائیل امین علیہ السلام کے واسطہ سے آیا دوسری وحی خفی حضور ﷺ کا اپنا کلام ہے جس کو حدیث کہتے ہیں وہ بھی الہامی ہے۔ ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی فرماتے ہیں' میں حضور ﷺ کی گفتگو لکھ لیا کرتا تھا اور اس کو حفظ کرنے کا ارادہ تھا۔ میں نے کچھ لوگوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا حضور ﷺ بشر ہیں کبھی بحالت غضب کبھی بحالت رضا و خوشی گفتگو فرماتے ہیں۔ میں نے یہ بات سن کر لکھنا ترک کر دیا اور تمام واقعہ کو حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو جوامع الکلم افصح عرب و العجم ﷺ نے فرمایا اور انگلی سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ تو جو کچھ سنتا ہے لکھ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری زبان و منہ سے حق کے سوا (کلام ربانی وحی الٰہی) کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ (میں اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔)

مطلب اشعار 57: حضور ﷺ کے لعاب دہن (منہ کا تھوک) سے جنتیں سرسبز و شاداب و تروتازہ ہیں اس دہن کی پاکیزگی تازگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

طبرانی نے عمیرہ بنت معسودؓ سے روایت کیا کہ ایک دن ہم پانچوں بہنیں بیعت کرنے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ اس وقت قدید (دھوپ میں سوکھا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے آپ نے اس کا ایک ٹکڑا چبا کر ہمیں دیا ہم نے اس کو تقسیم کرکے کھالیا تاحیات ہم پانچوں بہنوں کے منہ سے خوشبو آتی تھی۔

مطلب اشعار 58: حضور ﷺ کے پسماندہ (جھوٹے) پانی سے کھاری کنوئیں جانوں کے لئے شربت کی طرح میٹھے ہو جاتے تھے۔ اس میٹھے خوش ذائقہ ٹھنڈے نتھرے ہوئے پانی کی لذت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن بکار نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی قردہ میں ایک چشمہ پر تشریف لے گئے۔ اس کو بیسان کہتے تھے' وہ سخت کھاری تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ بیسان نہیں بلکہ نعمان (اچھا میٹھا) ہے اس کی نمکینیت مٹھاس میں تبدیل ہو گئی۔ ابو نعیم مطلب بن عبداللہ بن حنطب بن عبدالرحمن بن ابی عمرۃ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک جنگ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پانی ختم ہونے کی شکایت آپ سے کی آپ نے ایک برتن اور پانی طلب فرمایا پانی کی کلی برتن میں فرمائی اور باقی پانی برتن میں ڈال دیا اور لوگوں کو پانی لینے کا حکم فرمایا۔ ہم سب اہل لشکر نے سیر ہو کر پیا اپنے برتن مشکیزے بھر لئے۔ بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے روایت بیان کی ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے پاؤں زخمی تھے اطباء نے اس کو

لاعلاج کر دیا تھا۔ آپ نے لعاب دہن اپنی انگلی پر لے کر مٹی ملایا اور زخم پر لگا دیا اور فرمایا اس مریض کو میں لعاب اور مٹی سے شفا عنایت فرما دے۔ وہ صحت یاب ہو گیا۔ بخاری نے براء بن عازبؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصاری صحابہ کو ابو رافع یہودی کے قتل کرنے کو روانہ فرمایا حضرت عبداللہ نے ابو رافع یہودی کو قتل کیا واپسی میں زینہ اترتے ہوئے گر گئے اور ٹانگ ٹوٹ گئی اس کو عمامہ سے باندھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے ابو رافع کے قتل اور ٹانگ ٹوٹنے کا واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا ٹانگ پھیلا عبداللہ نے ٹانگ پھیلا دی آپ نے اپنے دست مبارک پر اپنا لعاب دہن (تھوک) ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر مل دیا ٹانگ ایسے جڑ گئی جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہیں تھی۔ وہی لعاب دہن حضرت علی کی آنکھ کے درد کو شفا کا کام دیتا تھا اور وہی لعاب دہن پائے صدیق پر سانپ کے زہر کو تریاق بنتا تھا۔ بھوکے پیاسے بچوں کی بھوک و پیاس میں کھانا پانی بنتا تھا۔

مطلب اشعار 59: حضور ﷺ کی زبان مبارک کو اللہ تعالیٰ کے فرمان کن (ہو جا) کی چابی کہتے ہیں اس زبان کے احکام جاری کرنے والی حکومت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے ہیں حکم ربی سے فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر (پیدا ہوتے ہی) یہ فرمایا۔

جَلَالَ رَبِّیْ رَفِیْعٌ

"میرے رب کا جلال بلند ہے۔"

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً

"اللہ بڑا اور کبیر ہے۔"

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً

"اور اللہ کی حمد لامحدود ہے۔"

وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً

"اور اللہ کی تسبیح صبح و شام ہے۔"

اور جب آپ نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے یہ فرمایا:

اَللّٰہُ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَالرَّحْمٰنُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قدوس ہے وہ قدوس ہے آنکھ سوتی ہے اور رحمٰن کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ (تلخیص مواہب لدنیہ ہے)

حضور ﷺ تمام زبانوں میں بلا تکلف بامحاورہ گفتگو فرماتے تھے۔ ترکیب الفاظ اسلوب زبان میں آپ سب پر فوقیت رکھتے۔ آپ ہر زبان کو عربی کی طرح فصیح بولتے۔ بعض حبشیوں اور ایرانیوں اور ہندیوں نے اپنی اپنی زبان حبشی' فارسی' سنسکرت' ہندی میں گفتگو کی آپ نے ان کی زبان میں جواب دیا۔ ایک وفد نے سوال کیا: "من ابوان اسران" تم میں رسول اللہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "انگد اور" آگے میرے پاس آؤ۔

مطلب اشعار 60: حضور ﷺ کی دل پسند پیاری خوش کلامی پر لاحدود درود نازل ہوں اور آپ کی دل کو لبھانے والی باموقع بلا تکلف خوش بیانی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حلبی نے شواہد النبوت سے نقل کیا ہے سلمان فارسی نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فارسی میں بولے ایک یہودی بیٹھا تھا آپ نے اس سے کہا یہ کیا کہتا ہے یہودی نے کہا یہ آپ کی برائی کرتا ہے آپ نے فرمایا یہ ہماری تعریف اور یہودیوں کی برائی کر رہا ہے۔ یہودی نے کہا جب آپ فارسی سمجھتے ہیں تو مجھ سے کیوں معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا

تیری صداقت کے امتحان کے لئے۔

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود	(61)	اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول	(62)	اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے	(63)	ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں	(64)	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں	(65)	اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

لذت: مزہ' ذائقہ' چسکا۔ خطبے: حمد نعت' وعظ و نصیحت کا مجموعہ۔ ہیبت: خوف' ڈر' دھاک' رعب' دبدبہ۔ جوبن: خوبصورتی' حسن و جمال' رونق و بہار۔ بہار: قبولیت کی رونق۔ نسیم: منظور و مقبول ٹھنڈی نرم بھینی ہوا۔ گچھے: انبوہ' ایک شاخ پر کئی پھولوں یا پھلوں کا مجموعہ۔ لچھے: پیچیدہ' مسلسل مزے دار۔ نزہت: پاکیزگی' بے عیبی' خوبی۔ تسکیں: تسلی۔ تبسم: مسکرانا۔ عادت: خصلت۔ شیر: دودھ۔ شکر: کھانڈ' چینی۔ رواں: جاری' بہتی۔ نضارت: تازگی' آبداری۔

مطلب اشعار 61: حضور ﷺ کی پیاری پیاری گفتگو کی حلاوت و ذائقہ پر لاکھوں رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی پند و نصیحت کے مرعوب کر دینے والی حالت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابوداؤد و نسائی نے عبدالرحمن بن معاذ تیمی سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دیا ہم اپنی اپنی قیام گاھوں میں تھے اور آپ کا خطبہ وہیں سن رہے تھے۔ آپ مناسک حج تعلیم فرما رہے تھے آپ نے رمی جما (شیطان کو سات پتھر مارنے) تک بیان فرمایا۔ ہمارے کان کھل گئے ہم آپ کی آواز بالکل صاف سن رہے تھے۔ بیہقی' ابن عساکر' ابو نعیم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن مسجد نبوی میں منبر پر بیٹھ کر فرمایا اے لوگو بیٹھ جاؤ (آپ کے فرمان کا دبدبہ اس قدر تھا) کہ عبداللہ بن رواحہ قبیلہ بنی غنم میں تھے آپ کی آواز سن کر وہیں بیٹھ گئے۔

مطلب اشعار 62: حضور ﷺ کی دعا کا حسن و جمال مقبولیت خدا میں تھا اس مقبول ہونے والی ٹھنڈی بھینی بھینی ہوائے دہن و دعائے مستجاب پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ قاضی عیاض شفا شریف میں حسن بصری کی روایت بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص حضور ﷺ کے دست حق پرست پر ایمان لایا اور اپنی لڑکی کو زندہ کرنے کی درخواست کی آپ اس کے ساتھ لڑکی کی قبر پر تشریف لے گئے۔ لڑکی کا نام لے کر آواز دی لڑکی نے قبر سے نکل کر عرض کی میں حاضر ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تیرے ماں باپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اگر تو دنیا میں ان کے پاس رہنا پسند کرتی ہے تو ان کے پاس رہ۔ لڑکی نے کہا مجھے دنیا ناپسند ہے میں نے اللہ کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی دعا کو ہی قبول نہیں فرماتا بلکہ آپ کی خواہشات تک کو پورا فرماتا ہے۔ اس پر یہ آیت شاہد ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

اے محبوب ہم نے آپ کے رخ انور کو آسمان کی طرف اٹھتا ہوا دیکھ لیا ہے تو آپ رخ اس قبلہ کی طرف کرلیں جو آپ کو پسند ہے آپ بیت المقدس کو چھوڑ کر خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ بنالیں۔ حضور ﷺ کی خواہشات تک وہ پورا کرتا ہے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

آپ کا رب آپؐ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی کسی دعا کو رد نہیں فرمایا آپ نے جو

بھی دعا فرمائی وہ قبول ہوئی۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

بکثرت واقعات احادیث میں اس کے شاہد ہیں کہ آپ نے جو بھی دعا فرمائی قبول ہوئی' جو چاہا پورا ہوا۔

مطلب اشعار 63: حضور ﷺ کے دندان مبارک ایسے تھے جیسے پھولوں کا شاخ پر گچھ ہوتا ہے اور ان سے مسلسل نور ٹپک رہا ہے ان دانتوں پر جو ستاروں کی مثل پاکیزہ اور بے عیب ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بزار و بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ حضور نور مجسم ﷺ جب کبھی ضحک کرتے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آتے تو ان کی نورانی شعاعیں دیوار پر پڑتی تھیں میں نے اتنے حسین چمکدار نورانی دانت آپ سے پہلے یا بعد میں کسی کے نہیں دیکھے۔

ابن اسحاق و بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ایک صاع $3\frac{1}{2}$ سیر آٹا اور ایک بکری کی ران پکوائی اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی ان کے سامنے کھانا رکھا ایک بوٹی کے آپ نے دندان مبارک سے چند ٹکڑے کر کے طشت کے کناروں پر رکھ دے اور کھانے کا حکم فرمایا وہ مختصر کھانا تمام کنبہ کو پورا ہو گیا جو دو تین آدمیوں کی خوراک تھا۔

مطلب اشعار 64: حضور ﷺ کی تسلی سے غمزدہ روتے ہوئے ہنسنے لگتے تھے اپنے غموں کو بھول جاتے اور آپ کے ہمہ وقت مسکرانے کی عادت و خصلت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

طبرانی' ابن حبان' حاکم' بیہقی' ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ زید بن سعد (جو علمائے یہود میں فاضل ترین عالم تھا) اس نے حضور ﷺ میں تمام علامات نبوت ملاحظہ کیں مگر دو علامت کو دیکھنا چاہتا تھا پہلی نبی کا حلم غضب پر غالب ہوتا ہے دوسری جہالت کا جواب علم و حلم بردباری سے دیتا ہے۔ اس نے ان دونوں نشانیوں کے جانچنے کے لئے کچھ کھجوریں آپ کو قرض دیں اور وقت موعود سے پہلے تقاضا کے لئے آگیا اور حضور ﷺ کا گریبان پکڑ کر غصہ ترش روئی سے اپنا قرض طلب کیا اے محمد (ﷺ) میرا قرض ادا کرو تم اولاد عبدالمطلب میں سب سے زیادہ نادہند ہو۔ حضرت عمر نے کہا اے دشمن خدا تو اللہ کے رسول کی گستاخی کرتا ہے۔ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تیرا سر اڑا دیتا حضور کا گریبان میرے ہاتھ میں تھا آپ نے نہایت سکون و آرام سے مسکرا کر عمر کو فرمایا: اے عمر اس کو ڈراؤ نہیں جاؤ اس کو کھجوریں 20 صاع زیادہ دو۔ عمر دینے کے لئے مجھے ساتھ لے گئے تو زید نے کہا اے عمر تم گواہ رہو میں نے یہ حرکت امتحان کے لئے کی تھی۔ میں اللہ کے دین اسلام کے برحق اور محمد کے رسول ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 65: حضور ﷺ کے گلوئے مبارک میں دودھ اور شکر کی نہریں جاری تھیں۔ اسی مبارک گلے کی تازگی و لحن داؤدی پر لاکھوں سلام نازل ہوں ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ کو خوبصورت' خوش آواز' اعلیٰ نسب میں پیدا فرمایا حضور ﷺ بہت حسین و جمیل بہت زیادہ خوش الحان اور حسب نسب میں سب سے بہتر تھے۔ آپ جب خطبہ دیتے یا گفتگو فرماتے تو سامعین پر مردوں کا گمان ہوتا تھا کہ کوئی حرکت تک نہ کرتا نہ آواز نکالتا تھا۔ بڑی توجہ و انہماک سے آپ کی گفتگو کو سنتا تھا اور یاد رکھتا تھا دوسروں کو بھی سناتا تھا۔

دوش بردوش ہے جن سے شان شرف (66) ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجر اسود کعبہ جان و دل (67) یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینہ پشت علم حضور (68) پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا (69) موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں (70) ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

دوش: گزاری ہوئی رات' سیاہ بال مراد ہیں۔ بردوش: کندھا۔ شان: مرتبہ ٹھاٹھ۔ شرف: بزرگی' بڑائی۔ شانوں: کندھوں۔ شوکت: دبدبہ' ہیبت۔ حجراسود: کالا پتھر۔ مہرنبوت: جو حضور ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان کمر پر تھی جس میں بالوں کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ روئے آئینہ: آئینہ کا منہ رخ۔ پشت: کمر۔ پشتی: حمایت' مدد' سہارا' نگہبانی۔ قصر: محل۔ ملت: دین' مذہب' دھرم۔ سمت: جانب' طرف۔ غنی: بے پرواہ' دولت مند۔ موج: لہر' جوش' امنگ' تلاطم۔ بحر سماحت: داد و دہش کا دریا' عطا کرنے والا دریا۔ بار: بوجھ' وزن۔ قوت: طاقت' زور۔

مطلب اشعار 66: حضور ﷺ کی زلفیں کاندھوں تک تھیں جن سے شرافت کی شان ظاہر ہوتی تھی ایسے کاندھوں کے دبدبہ و ہمت و شوکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی کہ اگر کبھی رسول اللہ ﷺ کے کاندھوں سے کپڑا چادر ہٹ جاتی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے کاندھے چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

حاکم نے حضرت علی ؓ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ کعبتہ اللہ میں تشریف لائے کعبہ کے نزدیک مجھے بیٹھنے کا حکم فرمایا اور میرے کاندھے پر کھڑا ہو کر مجھے کھڑا ہونے کا حکم فرمایا مگر میں آپ کو کاندھے پر کھڑا کر کے خود نہ اٹھ سکا تو آپ نے بیٹھ کر مجھے اپنے کاندھے پر کھڑا کر کے خود کھڑے ہو گئے اور بت توڑنے کا حکم فرمایا مجھے جتنا اونچا ہونے کی ضرورت ہوتی آپ مجھ کو اتنا ہی اونچا کر دیتے اگر میں چاہتا تو آپ مجھ کو آسمان تک پہنچا دیتے۔

مطلب اشعار 67: حجراسود جو کعبہ کا دل و جان ہے اسی طرح مہرنبوت ہے جس پر سیاہ بالوں سے محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اس مہر نبوت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے انہوں حضرت عائشہ ؓ ! سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کی دوسری رات میں ایک یہودی سرداران مکہ کے پاس آیا معلوم کیا تمہارے یہاں کسی کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی یہودی نے کہا اللہ اکبر میری بات غور سے سنو اور یاد کر لو بخدا رات ایک نبی برحق کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان ایک گول جگہ مثل انڈے کے ابھری ہوئی ہے اور اس پر بالوں کی مہرنبوت ہے۔ سرداران قریش متعجب اپنے گھروں کو چلے گئے گھر جا کر معلوم کیا کیا آج کسی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ عورتوں نے کہا ہاں عبداللہ بن عبدالمطلب کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا ہے۔ قریش نے اس یہودی کو ولادت کی اطلاع دی۔ یہودی نے کہا میں اس بچہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ قریشی سردار اس یہودی کو حضرت آمنہ کے در دولت پر لائے۔ حضرت آمنہ سے حضور ﷺ کے دیدار کی درخواست کی یہودی نے آپ کا رخ انور دیکھ کر آپ کی پشت مبارک دیکھی اس پر مہرنبوت دیکھ کر بے ہوش ہو گیا۔ جب اس کو ہوش آیا تو اس سے معلوم کیا تجھے کیا ہو گیا تھا یہودی نے کہا خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چھن گئی۔ بخدا یہ تمہارا بچہ سطوت و جلال پائے گا۔ ان کی شہرت مشرق و مغرب تک ہو گی۔ اس یہودی کے ساتھ ہشام بن مغیرہ' ولید بن مغیرہ' عتبہ بن ربیعہ' عبادہ الحارث بن عبدالمطلب تھے۔

مطلب اشعار 68: حضور ﷺ جس طرح آنکھوں سے دیکھتے اس طرح پیچھے کمر کی طرف سے دیکھتے تھے تو اس دین کے محل کی حمایت کرنے والی کمر پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کی طرف ہے' مجھے پیچھے کا کچھ علم نہیں۔ بخدا تمہارے رکوع و سجود مجھ سے پوشیدہ نہیں میں تم کو پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں۔

عبدالرزاق نے اپنی جامع میں اور حاکم و ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔ امام احمد محرش کعبی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت جعرانہ سے عمرہ کے لئے احرام باندھا تو میں نے آپ کی پشت مبارک دیکھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے چاندی سے ڈھالی گئی ہے۔

مطلب اشعار 69: حضور ﷺ کا دست مبارک جس کسی کی طرف دراز ہوا تو آپ نے اس کو غنی' دولتمند' بے پروا کر دیا تو اس داد و دہش کے دریا کی موج تلاطم پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان سب کے ہاتھوں پر ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:

مَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

اے محبوب آپ نے نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا وہ تو اللہ نے پھینکا۔ حضور ﷺ کی بیعت اور کفار کی طرف ہجرت کی رات یا جنگ میں مٹی پھینکنے کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ صحابہ کے ہاتھوں پر حضور ﷺ کا ہاتھ تھا مگر اللہ نے اس ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا۔ ابن سعد نے عمرو بن میمون سے روایت کیا مشرکین مکہ عمار بن یاسر کو آگ میں ڈالنے والے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لائے اور دست مبارک عمار کے سر پر رکھ کر فرمایا اے آگ ٹھنڈی ہو جا عمار پر جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہوئی تھی اور فرمایا اے عمار تجھ کو باغیوں کی جماعت شہید کرے گی۔ ابن عساکر و مدائنی نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اسید بن ایاس کے چہرے و سینہ پر پھیرا تو اس کا یہ اثر ہوا کہ اگر اسید اندھیری کوٹھڑی میں داخل ہوتے تو وہ منور ہو جاتی۔

مطلب اشعار 70: حضور ﷺ کے بازوؤں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا قوی بنایا تھا کہ آپ نے دونوں جہانوں کا بوجھ اٹھا لیا ایسے قوی بازوؤں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بیہقی و ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی کہ ایک پہلوان بڑا بہادر جنگجو مشرک قریشی رکانہ نامی وادی اضم میں رہتا تھا اور بکریاں چراتا تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ وادی میں تشریف لے گئے۔ رکانہ سے آپ کی ملاقات ہو گئی رکانہ نے کہا۔ اے محمد ﷺ تم وہی ہو جو ہمارے خداؤں لات عزیٰ کی توہین کرتے ہو۔ اگر ہم رشتہ دار نہ ہوتے تو میں تم کو قتل کر دیتا۔ آؤ مجھ سے کشتی کرو تم اپنے ایک خدا کو مدد کے لئے پکارو میں اپنے خداؤں کو پکاروں اگر تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں دس بکری دوں گا۔ آپ نے اس کو زیر کر دیا اس نے دوسری بار پھر دعوت دی آپ نے اس کو دوسری مرتبہ بھی پچھاڑ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔ رکانہ نے کہا اے محمد ﷺ تیرے خدا نے مدد کی میرے خداؤں نے میری مدد نہیں کی تم تیس بکری لے لو آپ نے فرمایا مجھے بکری نہیں چاہئیں تو اسلام قبول کر لے۔ رکانہ نے کہا مجھے کوئی معجزہ دکھاؤ آپ نے ایک درخت کو حکم فرمایا نصف اپنی جگہ قائم رہ اور نصف میرے پاس آجا درخت کا نصف آپ کے پاس آگیا رکانہ نے کہا اب اس کو واپس کر دیں آپ نے فرمایا تو وہ درخت باقی نصف کے ساتھ جا کر مل گیا۔ آپ نے رکانہ کو فرمایا اب تو اسلام لا۔ رکانہ نے کہا آج تک کسی نے میری کمر زمین سے نہیں لگائی عورتیں بچے سنیں گے کہ رکانہ نے کشتی ہار کر اسلام قبول کر لیا میں آج تک کسی سے نہیں ہارا نہ مرعوب ہوا آپ کے سوا آپ بکریاں لے لیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بکریاں نہیں چاہئیں میں تیرے لئے اسلام کو پسند کرتا ہوں۔ ابو بکر و عمر آپ کی خوشبو پر آپ کو تلاش کرنے وادی اضم کی طرف چل دیئے کہ یہ وادی رکانہ پہلوان کی ہے وہ دشمن اسلام ہے کہیں حضور کو نقصان نہ پہنچا دے۔ آپ کو اس طرف سے آتا ہوا دیکھ کر جان میں جان آئی۔ خطرہ کا اظہار کیا آپ نے فرمایا میں نے اس کو تین مرتبہ پچھاڑ دیا مگر وہ اسلام نہیں لایا

میری حفاظت کا وعدہ اللہ نے فرمایا ہے:

وَ اللّٰهُ یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

اللہ لوگوں سے تیری حفاظت فرمائے گا۔ اہل سیر نے رکانہ کے اسلام لانے کی روایت اس کے بیٹے محمد سے کی ہے۔

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون (71) ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم (72) اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں (73) انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال (74) ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود (75) شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

ستون: کھم' رکن۔ ساعدین: دونوں بازو۔ رسالت: سفارت' پیغمبری۔ کف: ہاتھ کی ہتھیلی۔ بحرہمت: ہمت کا دریا۔ چشمے: زمین یا پتھر سے ابلنے والا پانی۔ کرامت: انوکھی بات' معجزہ' بزرگوں کی طاقت اعجاز۔ کشائی: مشکلات کو حل کرنے والا۔ ہلال: پہلی سے تیسری تاریخ تک کا چاند' کمان کی شکل۔ بشارت: خوش خبری' مژدہ۔ رفع: بلندی۔ جلالت: بزرگی' عظمت' شان و شوکت' صاحب قدرت۔ ارفع: بہت زیادہ بلندی والا۔ شرح: کھولنا۔ صدر: سینہ' بزرگ۔ صدارت: وزارت' صدر نشینی۔

مطلب اشعار 71: حضور ﷺ ہمارے دین اور ایمان کا کعبہ ہیں اور آپ کے دونوں بازو و رسالت کے ستون ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

بیہقی نے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے ابوالاسود جمحی سے اس وعدہ پر کشتی فرمائی کہ اگر آپ اس کو زیر کر دیں گے تو وہ مسلماں ہو جائے گا۔ ابوالاسود بہت بڑا پہلوان تھا اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ کھال پر کھڑا ہو جاتا اور دس نوجوان کھال کو کھینچتے تو کھال پھٹ جاتی اور اس کے پاؤں کے نیچے سے نہیں نکلتی تھی حضور ﷺ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا مگر ابوالاسود نے اسلام لانے سے انکار کر دیا مسلمان نہیں ہوا۔ مسلم نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی آپ نے فتح کے بعد شہدا کے لاشوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ اصحاب نے لاشے جمع کئے ان میں حبیب نہیں تھے آپ نے ان کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا ان کی لاش کافروں کی لاشوں میں دبی ہوئی تھی تلاش کرکے آپ کے پاس لائے آپ نے ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھالیا اور قبر کے تیار ہونے تک اپنی کلائیوں پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ان کو قبر میں رکھا۔

مطلب اشعار 72: حضور ﷺ کے ہتھیلی کی لکیر لکیروں کی مثال ایسے ہے جیسے کرم کا نور موجیں لے رہا ہے اس باہمت دریا کی ہتھیلی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی مقرر فرمایا میں نے عرض کیا حضور میں ابھی نوجوان ناتجربہ کار ہوں فیصلے کیسے کروں گا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ کی ہتھیلی ماری اور فرمایا اے اللہ علی کے دل کو حقائق شناس کر دے زبان پر حق جاری فرما دے۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے سے فیصلہ کرنے میں کبھی غلطی نہیں ہوئی۔ بیہقی و طبرانی نے مالک بن عمر ؓ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک ہتھیلی کی جانب سے پھیرا آپ کی ہتھیلی جن بالوں سے مس ہوئی وہ بال سیاہ رہے باقی سفید ہو گئے۔ عمر بن شعب جہنی کی بالوں پر حضور ﷺ نے اپنا

دست مبارک پھیرا تو ان کے بال بھی سو سال کی عمر میں سیاہ تھے۔

مطلب اشعار 73: حضور ﷺ کی انگلیوں کا یہ کرشمہ تھا کہ ان سے نورانی فوارے دریا کی مثل جاری ہوتے تھے ایسی انگلیوں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ طبرانی نے روایت کیا حضرت آمنہ ؓ فرماتی ہیں کہ آپ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ کی مٹھی بند تھی اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے جیسے تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ بخاری مسلم نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ حدیبیہ میں پانی ختم ہونے کی آپ سے شکایت کی حضور ﷺ کے پاس ایک چمڑے کے پیالہ میں پانی تھا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا اور اس برتن میں دست اقدس رکھ دیا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح جاری ہو گیا ہم سب اصحاب نے پیا وضو کیا حضرت جابر سے پوچھا تم کتنے اصحاب تھے۔ جابر ؓ نے کہا کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو سب کے لئے کافی ہوتا مگر ہم پندرہ سو اصحاب تھے۔

بخاری و مسلم نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہم مقام زوراء میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک برتن لے کر جس میں تھوڑا پانی تھا عرض کیا صرف یہی پانی ہمارے پاس ہے۔ حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں پانی کے اندر رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے پانی چشمہ کی طرح اُبلنے لگا تمام اصحاب نے وضو کیا حضرت انس ؓ سے معلوم کیا آپ کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا تقریباً تین سو تھے دوسری روایت میں ہے انگلیوں کے درمیان و کناروں سے پانی ابلتا تھا۔

مطلب اشعار 74: حضور ﷺ کے ناخنوں کی مثال ایسے ہے جیسے مشکلات کو دور کرنے والا عید کا چاند طلوع ہوا تو ان خوشخبری دینے والے چاند پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ امام احمد نے انس بن مالک ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ناخن کٹوا کر اصحاب میں تقسیم فرما دیتے تھے اصحاب ان کو اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت کرتے تھے۔ تاکہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں اور ہر مصیبت سے نجات پائیں امام فخرالدین راضی اپنی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن پانی کے کنارے پر رونق افروز تھے کہ عکرمہ بن ابوجہل آیا اور کہا اگر آپ نبی برحق ہیں تو اس پتھر کو بلاؤ جو پانی کے دوسرے کنارے پر ہے پتھر پانی پر تیرتا ہوا آئے ڈوبے نہیں آپ نے پتھر کو انگشت کا اشارہ فرمایا تو پتھر اپنی جگہ سے اکھڑ کر پانی پر تیرتا ہوا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور پتھر نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا حضور ﷺ نے فرمایا بس یا اور کچھ بھی چاہتے ہو۔ عکرمہ نے کہا اس کو اس کی جگہ اسی طرح سے واپس کر دیجئے آپ نے اس کو حکم فرمایا جا واپس اپنی جگہ چلا جا تو وہ پتھر پانی پر تیرتا ہوا اپنی جگہ جا کر نصب ہو گیا۔

مطلب اشعار 75: میرے آقا و مولیٰ غریبوں کے ملجا و ماوی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے شان و شوکت والے بلند ترین ذکر پر بہت زیادہ بلند و اعلیٰ رحمتیں نازل ہوں کیوں کہ آپ سینوں کو کھولنے والی مسند کے صدر مقام پر رونق افروز ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے اے محبوب ﷺ آپ کا ذکر بلند کیا۔ اذان آپ کے ذکر کے بغیر ناقص، نماز آپ کے ذکر کے بغیر مردود غیر مقبول ہر دعاء و ورد آپ پر درود پڑھے بغیر غیر مستجاب اور کلمہ آپ کا نام لئے بغیر ناقص غرض کہ آپ کا ذکر اتنا بلند ہوا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر آسمانوں کے کونے کونے پر جنت کے محلات و برگ و شجر پر کندہ ہے حتیٰ کہ ساق عرش پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام تحریر فرمایا ہے جس کو آدم علیہ السلام نے ساق عرش سے پڑھ کر اپنی اجابت کا وسیلہ بنایا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ ؓ فرماتی ہیں کہ آپ کی جب ولادت ہوئی تو عالم غیب سے ایک منادی کی آواز کو میں نے سنا وہ کہتا تھا اس نومولود (محمد ﷺ) کو مشرق و مغرب میں متعارف کراؤ تاکہ بحر و بر کی تمام اشیاء ان کو جان لیں پہچان لیں اس لئے شجر و حجر نے چرند پرند و درند نے آپ کا کلمہ پڑھا آپ کی نبوت کا اقرار کیا۔

(76) دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

(77) کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا — اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی (78) اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور (79) زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساق اصل قدم شاخ نخل کرم (80) شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

ورا: پیچھے' سوا' دور۔ غنچہ: کلی' شگوفہ' بن کھلا پھول۔ وحدت: یکہ و تنہائی کا بھید' وحدت کی پوشیدہ بات۔ ملک: قبضہ' مالک۔ شکم: پیٹ۔ قناعت: تھوڑی چیز پر رضامند ہو جانا۔ عزم: ارادہ' قصد۔ شفاعت: سفارش گناہ گاراں۔ حمایت: ہمدردی' طرفداری۔ تہ زانو: مؤدب ہو کر' دو زانو بیٹھیں۔ وجاہت: عزت' رعب' توقیر' وقار۔ ساق: پنڈلی' پائیہ' تنہ درخت۔ اصل: جڑ' بنیاد۔ قدم: پاؤں۔ شاخ: ٹہنی' ڈالی۔ نخل: پیڑ' درخت۔ شمع: موم بتی' چراغ۔ اصابت: رسائی' مقام مقصود تک پہنچانے والا راستہ۔

مطلب اشعار 76: حضور ﷺ کا قلب پاک تخلیق رب العالمین کا ایسا شاہکار ہے جس کو کوئی نہیں سمجھ سکا مگر اس کو اللہ واحد قدوس کے رازوں کی کلی جو رازہائے مخفی کا خزانہ ہے کہنا چاہئے اس دل پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اے محبوب کیا ہم نے آپ کا شرح صدر نہیں فرمایا اپنی حکمتیں اور رازہائے مخفی سے آپ کو آگاہ نہیں کیا ہم نے آپ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رکھا بلکہ اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور آپ کو علم ماکان و مایکون عطا فرمایا۔ بخاری مسلم نے اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ و حضرت انس ؓ اور ابن سعد نے عطاء ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتے ہیں۔ مواہب لدینہ نے امام احمد دارمی حاکم نے بیہقی' طبرانی' ابو نعیم نے عتبہ بن عیوان ابن حبان' ابن عساکر نے ابوہریرہ اور شداد بن اوس سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قبیلہ سعد میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس پرورش پا رہا تھا' اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ جنگل چلا گیا تین آدمی میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں طشت تھا جو برف کے مثل کسی چیز سے لبریز تھا ان آدمیوں نے مجھے پکڑ لیا میرے بھائی یہ دیکھ کر اطلاع کرنے گھر کو بھاگے ایک آدمی نے مجھے زمین پر لٹا دیا اور میرے پیٹ کو ناف سے سینہ تک پھاڑ دیا مجھے بالکل تکلیف نہیں ہوئی۔ میری آنتیں پیٹ سے نکال کر اس برف سے دھوئیں اور ان کو پیٹ میں واپس رکھ دیا۔ دوسرے آدمی نے اس کو ہٹا کر میرا دل نکالا اور اس کو شگاف دے کر دل سے منجمد (جما ہوا) خون کا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور دل پر مہر لگائی جس کی نورانیت سے نظر خیرہ ہوتی تھی۔ میرا دل نور و حکمت سے لبریز ہو گیا۔ دل کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس مہر کی ٹھنڈک عرصہ تک محسوس ہوئی۔ تیسرے آدمی نے میرے پیٹ کے شگاف پر ہاتھ پھیر کر درست کر دیا میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا۔ پہلے آدمی نے کہا ان کو امت کے دس آدمیوں سے وزن کرو میں دس پر وزنی تھا۔ اس نے کہا سو کے مقابلہ میں تولو میں سو پر بھاری تھا اس نے کہا ہزار سے مقابلہ کرو میں ہزار پر بھاری تھا۔ انہوں نے کہا ان کو چھوڑو یہ ساری امت پر بھاری ہیں۔ (دیوبندی کہتا ہے انبیاء علم میں افضل ہیں رہا عمل اس میں امتی مساوی ہوتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم) مجھے سینہ سے لگایا میری پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا اے اللہ کے حبیب اللہ تعالیٰ آپ پر عظیم بھلائی کرنے والا ہے۔ حضور ﷺ کا سینہ چار مرتبہ شق ہوا یہ پہلا تھا دوسرا آغاز جوانی پر تیسرا قبل نزول وحی چوتھا شب معراج کو ہوا۔ ابو داؤد نے حارث بن ابی اسامہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شرح صدر کے بعد میں جس شجر و حجر کے پاس سے گزرتا تو وہ مجھے یہ کہتے تھے اَلسَّلام علیک یا رسول اللہ

مطلب اشعار 77: حضور ﷺ تمام جہانوں کے مالک مگر قناعت کا یہ عالم کہ بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی تناول فرماتے۔ اللہ اللہ

اس پیٹ کے صبر کا یہ عالم اس صابر پیٹ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ام ہانی ؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم مبارک کو دیکھا وہ طے شدہ کاغذ کی مثل تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انبیاء علیہم السلام کے شکم پاک سے جو کچھ از قسم بول براز خارج ہوتا ہے زمین اس کو فوراً نگل لیتی ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ کی اجابت کو کوئی نہیں دیکھ سکا آپ جس جگہ قضاء حاجت فرماتے اس جگہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ مسلم نے روایت کیا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ صوم وصال (روزہ پر روزہ) رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تم جیسا نہیں ہوں میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔ ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ مختون (ختنہ شدہ) اور ناف بریدہ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

فائدہ بچہ ناف کے ذریعہ سے حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے۔ آپ ناف بریدہ پیدا ہوئے یعنی حضور ﷺ نے حیض کے خون سے خوراک حاصل نہیں فرمائی اس لئے کہ وہ ناپاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو طاہر' مطہر' اطہر پیدا فرمایا آپ کو ہر مکروہ و نجس سے محفوظ رکھا۔ لقمہ مشکوک آپ کے حلق مبارک سے نیچے نہیں اترتا تھا۔ بہت سی احادیث اس کی شاہد ہیں۔

مطلب اشعار 78: حضور ﷺ نے اپنی کمر پر گناہ گاروں کی شفاعت کے ارادہ سے پٹی کھینچ کر باندھی اس کمر پر گناہ گاروں کی شفاعت کے بدلے لاکھوں سلام نازل ہوں۔ امام احمد' ابن ماجہ' ابن سعد' ابو نعیم' بیہقی نے ابن عباس' ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک خشک کھجور کے درخت سے پشت (کمر) لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے چند صحابہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہم آپ کے لئے منبر تیار کرا دیں آپ اس پر بیٹھ کر خطبہ دیا کریں آپ نے اجازت عنایت فرمادی تو تین درجہ کا منبر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں اس منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کیا تو اس کھجور کے درخت (استن حنانہ) نے اونٹ کی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ آپ اس کی آواز سن کر منبر سے اترے اس کے پاس تشریف لائے اس کو آپ نے سینہ سے لگایا اور اس پر دست شفقت پھیر کر فرمایا اے ستون اگر تو چاہے تو تجھ کو اس دنیا میں درخت سرسبز و شاداب کر دیا جائے یا جنت میں خوبصورت درخت کر کے لگا دیا جائے۔ تو اس استن حنانہ نے جنت میں رہنا پسند کیا اور رونا بند کر دیا۔ آپ نے اس کو دفن کر دیا۔ آپ کے کمر لگانے سے اس خشک درخت میں بھی حیاتی پیدا ہو گئی تھی۔

مطلب اشعار 79: حضور ﷺ کے مواجہ میں انبیاء اولوالعزم مودب دو زانو ہو کر شاگردوں کی طرح بیٹھتے ہیں ان زانوں کی عزت و توقیر پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ بخاری نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ ابن آدم میں سب سے خوبصورت سخی' بہادر تھے ایک اندھیری رات میں ایک چیخ سنائی دی آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر آواز کی سمت روانہ ہو گئے اور لوگ بھی ادھر کو روانہ ہوئے مگر آپ سب سے آگے تھے آپ نے گھوڑے کو رانوں سے قابو کیا ہوا تھا اور آپ نے بلند آواز سے فرمایا ہم آگئے مت گھبراؤ واپسی آپ نے فرمایا اے ابو طلحہ تمہارا گھوڑا دریا کی مثل تیز رفتار ہے میں نے عرض کیا حضور یہ گھوڑا انتہائی سست رفتار تھا آپ کے زانوں میں دب کر اور سوار ہونے سے تیز رفتار ہو گیا کوئی گھوڑا اس کی گرد پا کو بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

مطلب اشعار 80: حضور ﷺ کے پنڈلی مبارک کی مثال ایسے ہے جیسے کرم و مہربانی کے درخت کی دو شاخیں ہیں جو مقام مقصود تک پہنچانے والے راستہ کے لئے شمعیں ہیں ان پنڈلیوں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابن سعد نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ سعد کے گھر تشریف لے گئے حضرت سعد تعظیماً مؤدب خدمت میں کھڑے رہے آپ کی واپسی کے لئے ایک گدھا خدمت میں پیش کیا آپ اس پر سوار ہوئے اور اپنی پنڈلیوں سے اس کے گرد حلقہ بنا لیا وہ بہت سست رفتار تھا مگر آپ کے سوار ہونے کے بعد بہت تیز رفتار ہو گیا۔ طبرانی نے عصمہ بن مالک خطمی سے روایت کیا کہ حضور ﷺ مسجد قبا

تشریف لائے واپسی پر آپ کو سواری پیش کی گئی جو بہت ست رفتار تھی صرف آپ کے سوار ہونے اور پنڈلیوں سے اس کے گرد حلقہ بنانے سے وہ تیز رفتار ہو گئی۔

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم (81) اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند (82) اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود (83) یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام
زرع شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے (84) برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں (85) دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

خاک: مٹی۔ گزر: گزرنے کا راستہ۔ کف پا کی: پاؤں کا تلوا۔ حرمت: احترام' عزت' وجاہت۔ سہانی: خوبصورت' دل پسند۔ افروز: دل کو روشن کرنے والی۔ ساعت: وقت' گھڑی' لمحہ۔ روز ازل: شروع' ابتداء' تخلیق' دنیا سے پہلا وقت' جس کی ابتداء کو اللہ بہتر جانتا ہے۔ یادگاری: یاد رکھنا۔ زرع: کھیتی' کھیت۔ شاداب: تروتازہ' ہرابھرا' سیراب۔ ضرع: پستان' چھاتی۔ پر شیر: دودھ سے بھری ہوئی۔ برکات: افزائش' زیادہ کثرت۔ رضاعت: بچہ کے دودھ پینے کی مدت' شیر خوارگی۔ ترک: چھوڑنا۔ پستان: چھاتی۔ نصفت: انصاف' عدل۔

مطلب اشعار81: حضور ﷺ کے رہ گزر راستہ کی مٹی کی قرآن نے قسم کھائی تو اس پاؤں کے تلوں کی عزت و وجاہت پر لاکھوں سلام نازل ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ○

اے محبوب قسم ہے آپ کے اس شہر مکہ معظمہ کی کہ اس شہر میں آپ کو جنگ کرنا حلال ہے۔ (آپ کے سوا کسی کو اس حرمت والے شہر میں جنگ کرنے کی اجازت نہ پہلے تھی نہ بعد میں ہو گی۔) ابن سعد نے عبداللہ بن بریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پائے اقدس خوبصورتی میں بے مثل و بے مثال تھے۔

امام احمد ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ایک کاہنہ سے قریش نے سوال کیا مقام ابراہیم پر جو نقش پائے ہے کیا ہم میں سے کسی کا نقش قدم اس کے مشابہ ہے یا نہیں۔ کاہنہ نے کہا تم سفید چادر پر اپنے پاؤں رکھو تو میں بتادوں کس کا نقش پا اس نقش پا کے مشابہ ہے سرداران قریش نے اپنے پاؤں کے نشان اس چادر پر لگائے اور حضور ﷺ نے بھی پاؤں کا نشان لگایا کاہنہ نے بغور دیکھ کر حضور ﷺ کے نقش پا کو مقام ابراہیم کے نقش قدم کے مشابہ قرار دیا۔ آپ نے بیس سال کے بعد اعلان نبوت فرمایا اور ملّت ابراہمی کو اختیار فرما کر ابراہیم علیہم السلام کے نقش قدم پر چلے۔ بیہقی نے ابوہریرہ' ابن عساکر نے ابوامامہ باہلی سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب پتھر پر چلتے تو پتھر نرم (مثل موم) ہو جاتا اور آپ کا نقش پا اس پر منقش ہو جاتا۔ ابن سعد نے خطیب سے ابن عساکر نے عمرو بن سعد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ عرفات سے تین میل دور ذی اعجاز تشریف لے گئے یہاں میلہ لگتا تھا ابو طالب نے کہا پیاس لگی ہے پانی چاہیئے آپ نے زمین پر ایڑھی یا پتھر پر ٹھوکر ماری تو وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا آپ نے ابوطالب کو کہا پیو ابوطالب نے پیا اور کہا بخدا میں نے ایسا شیریں پانی کبھی نہیں پیا نہ دیکھا۔ ابوطالب کے سیر ہو جانے کے بعد آپ نے قدم مبارک سے اس کو بند فرما دیا۔ بخاری مسلم نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیق ؓ' عمر فاروق اعظم ؓ' عثمان غنی ؓ کو لے کر احد پر تشریف لے گئے احد لرزنے لگا۔ آپ نے اس پر قدم مبارک مار کر فرمایا اے

احد ٹھہر جا تجھ پر ایک اللہ کا نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں احد فوراً ٹھہر گیا۔ (آپ نے شہادت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی پیش گوئی فرمادی یہی علم غیب ہے اور غیب کس کو کہتے ہیں۔)

مطلب اشعار 82: جس خوبصورت وقت میں طیبہ کا چاند یعنی حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اس دل کو منور کرنے والی ساعت گھڑی پر لاکھ سلام نازل ہوں آپ کی پیدائش صبح صادق کے وقت ہوئی اس میں یہ حکمت تھی۔ اگر آپ دن میں پیدا ہوتے تو رات کو شکایت ہوتی کہ میں محروم رہی اور اگر رات کو پیدا ہوتے تو دن کو شکایت ہوتی کہ میں محروم رہا تو آپ اس وقت پیدا ہوئے جو رات کا آخر دن کی ابتدا دونوں رات دن کا قرآن ہے کسی کو اپنی محرومی کا گلہ کرنے کا موقع نہیں رہا۔ ابن سعد نے ہمام بن یحییٰ انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کیا حضرت آمنہ؇ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن بوقت صبح صادق پیدا ہوئے جب آپ پیدا ہوئے مجھ سے ایک نُور ظاہر ہوا جس سے ملک شام تک کے محلات اور اکناف عالم منور ہو گیا۔ آپ بالکل صاف ستھرے پیدا ہوئے آپ پر کسی قسم کی آلائش نہیں تھی جیسی وقت ولادت بچہ پر ہوتی ہے۔

سیرت نبویہ میں ہے کہ حضور ﷺ جب اس ظلمت کدہ عالم میں رونق افروز ہوئے تو بت اوندھے منہ کے بل گر پڑے تھے۔ چند سرداران قریش ورقہ بن نوفل' زید بن عمر بن نوفل' عبداللہ بن جحش حضور ﷺ کی ولادت کے وقت کعبہ میں بتوں کی پرستش کے لئے آئے دیکھا بت اوندھے منہ پڑے ہیں۔ ان کو بہت ناگوار گزرا انہوں نے بت کو اٹھا کر کھڑا کر دیا وہ پھر منہ کے بل گر گیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا انہیں سخت تعجب ہوا آپس میں بولے آج کوئی خاص بات ہے سب فکرمند تھے کہ بت کے اندر سے آواز آئی ہم ہلاک ہو گئے آج ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ہماری عبادت ختم کر دے گا۔ اس کا نور مشرق و مغرب کو منور کر دے گا۔ آپ کی پیدائش پر کعبہ تین دن تک وجد کرتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ اس رات کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے گرے آتش کدہ فارس سرد ہو گیا جو ایک ہزار سال سے روشن تھا کبھی اس میں آگ نہیں بجھی تھی۔ اس وقت کعبہ کے تمام بت سرنگوں ہو گئے' منہ کے بل زمین پر گر گئے۔ بحر ساوا خشک ہو گیا اور سماوہ جاری ہو گیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں جس رات آپ پیدا ہوئے وہ رات نور علی نور تھی' دنیا منور ہو گئی ہر طرف انوار الٰہی کی بارش ہو رہی تھی۔

مطلب اشعار 83: حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی جو سجدہ فرمایا اس سجدہ پر ابتدائے آفرینش سے رحمتیں نازل ہوں اور اپنی امت کے یاد فرمانے رَبِّ هَبْ لِي اُمَّتِيْ اے رب میری امت کو بخش دے کہنے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ طبرانی نے روایت کیا حضرت آمنہ؇ فرماتی ہیں آپ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو سجدہ کی حالت تھی اور آپ کی ایک مٹھی بند تھی کلمے کی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس؄ کی روایت ہے۔ آپ نے پیدا ہوتے ہی یہ فرمایا رب کا جلال بلند اللہ کبیر ہے اللہ کی بیحد حمد اور اللہ کی تسبیح صبح و شام ہے۔

مطلب اشعار 84: حضور ﷺ کی برکت سے کھیتیاں سرسبز شاداب ہو گئیں اور ہر پستان و تھن دودھ سے لبریز ہو گیا اس دودھ پینے کی دو سالہ مدت شیر خوارگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ؇ فرماتی ہیں میرے ایک پستان سے دودھ نہیں نکلتا تھا حضور ﷺ نے اپنا دہن مبارک اس پستان سے لگایا کہ اس سے بھی دودھ جاری ہو گیا۔ حلیمہ کہتی ہیں میرے بچہ نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور سو گیا پہلے وہ بھوکا رہنے کی وجہ سے خود سوتا تھا نہ ہمیں سونے دیتا تھا۔ ہم اس کو دودھ پلانے کے لئے بکری لائے تھے مگر بکری کا دودھ بھی کم تھا۔ میرے شوہر نے بکری کا دودھ نکالا تو اس بکری نے اتنا دودھ دیا کہ ہم دونوں کے لئے کافی ہو گیا۔ ہم دونوں پیٹ بھر کے رات بھر سوتے رہے۔ صبح کو میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ یہ بچہ بڑا مبارک ہے میں نے کہا مجھے بھی اس کا یقین ہے یہ ہمارے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ ہم نے واپس

کا ارادہ کیا میں آپ کو اپنی گود میں لے کر اونٹنی پر سوار ہو گئی تو وہ اونٹنی قبیلہ کی تمام سواریوں سے آگے آگے چل رہی تھی جو آنے کے وقت سب سے پیچھے تھی ہم اس کی سست روی کی وجہ سے مکہ تاخیر سے پہنچے تھے۔ قبیلہ کی عورتیں مالداروں کے بچے پہلے حاصل کر چکی تھیں۔ آپ کو یتیم سمجھ کر کسی نے نہیں لیا تھا۔ اب وہ سب سے آگے جا رہی تھی مثلِ برق رفتار رواں دواں اپنے نصیبہ پر فخر کناں کہ آج میری پشت پر عرش نشین سوار ہیں۔ میرے قبیلہ کی عورتیں مجھ سے آہستہ چلنے کو کہتیں اور معلوم کرتیں کیا یہ وہی اونٹنی ہے جس پر تو آئی تھی میں نے کہا ہاں یہ وہی ہے اس کا ضعف و کمزوری اس مبارک بچہ کی وجہ سے دور ہو گیا۔ جس کو تم یتیم سمجھ کر چھوڑ آئیں تھیں۔ ہم بخیرو خوبی بغیر تکلیف و پریشانی گھر پہنچ گئے۔ ہماری زمین بوجہ خشک سالی بے آب و گیاہ تھی۔ مویشی چراگاہوں سے بھوکے آتے۔ گھر پر چارہ میسر نہیں تھا۔ ہو کا عالم تھا۔ مگر حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد ہمارے مویشی چراگاہوں سے شکم سیر ہو کر آتے۔ دودھ دینے والے جانوروں کے تھن دودھ سے لبریز ہوتے ہم شکم سیر ہو کر آرام سے سوتے۔ اہل قریہ قبیلہ بنی سعد نے اپنے چرواہوں کو کہا حلیمہ کے جانور جس چراگاہ میں جاتے ہیں تم بھی اپنے جانور اسی چراگاہ میں لے جایا کرو۔ مگر یہ خیر برکت حضور ﷺ کی وجہ سے تھی۔ ہمارے دو سال انتہائی فراخی سے گزرے کاروبار مال و متاع میں روز افزوں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوئی۔

حلیمہ فرماتی ہیں حضور ﷺ کی نشوونما حیرت انگیز تھی۔

آپ جب دو ماہ کے ہوئے تو گھٹنوں کے بل چلنے لگے۔ تیسرے ماہ کھڑے ہونے لگے۔ چوتھے ماہ دیوار پکڑ کر چلنے لگے۔ پانچویں ماہ بغیر سہارے کے چلنا شروع کر دیا۔ آٹھ ماہ کی عمر میں بولنے لگے تھے۔ نویں ماہ میں آپ فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے تھے۔ دسویں ماہ آپ نے تیراندازی شروع کر دی تھی۔ آپ کا نشانہ خطا نہیں ہوتا تھا۔ ہم سب آپ کو دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔

مطلب اشعار 85: حضور ﷺ اپنے رضاعی بھائی کی وجہ سے صرف ایک پستان کا دودھ نوش جان فرماتے تھے۔ آپ کے ایام شیر خوارگی کے عدل و انصاف پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حلیمہ سعدیہ جب آپ کو لینے آئیں اس وقت عبدالمطلب دولت کدہ پر رونق افروز تھے حلیمہ سے معلوم فرمایا تم کون ہو' کیوں آئی ہو۔ حلیمہ نے کہا میں قبیلہ بنی سعد کی دایہ ہوں۔ آپ نے نام دریافت کیا۔ عرض کیا میرا نام حلیمہ ہے۔ عبدالمطلب مسکرائے فرمایا خوب سعد اور حلم دو خصلتیں ان میں خیرو برکت ہے۔ اے حلیمہ یہ میرا پوتہ یتیم ہے تیرے قبیلہ کی عورتیں اس کو چھوڑ گئیں ہیں کیا تو اس کی پرورش پسند کرے گی یقیناً اس بچہ سے تجھ کو خیرو برکت حاصل ہو گی۔

حلیمہ نے کہا میں اپنے شوہر سے مشورہ کر کے آتی ہوں۔ آپ نے اس کو اجازت دے دی۔

حلیمہ اپنے شوہر سے اجازت لے کر واپس آئی۔ بچہ لینے کی خواہش ظاہر کی۔ عبدالمطلب حلیمہ کو لے کر حضرت آمنہ ؓ کے کمرے میں لے گئے حضرت آمنہ نے حلیمہ کو خوش آمدید کہا اور حضور ﷺ کے گہوارے کے پاس لے گئیں۔ حضور ﷺ اس وقت سبز رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ سفید کمبل اوڑھے ہوئے محو استراحت تھے۔ آپ کے جسم پاک سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ حلیمہ نے کمبل اٹھا کر دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔ حلیمہ کہتی ہیں میں نے آپ جیسا حسن و جمال کبھی نہیں دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے چاند آپ کے روئے زیبا میں تیر رہا ہے اور حسن کی بھیک مانگ رہا ہے۔ حلیمہ نے اپنا سیدھا ہاتھ حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر رکھا تو آپ نے مسکراتے ہوئے چشم مبارک کھولیں تو ایسا معلوم ہوا کہ ان آنکھوں سے نور نکل کر آسمان تک چلا گیا۔

حلیمہ کہتی ہیں میں نے آپ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور آپ کو اٹھا لیا۔ آپ کو لے کر جو خوشی حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ پھر میں نے اپنی داہنی پستان آپ کے دہن مبارک میں دی آپ نے دودھ نوش فرمایا پھر میں نے بائیں پستان دی آپ نے اس سے دودھ نہیں پیا آپ ہمیشہ داہنی پستان کا دودھ پیتے تھے۔ دوسری پستان کا دودھ اپنے رضاعی بھائی حلیمہ کے لڑکے کے لئے چھوڑ دیتے

تھے۔

اللہ اللہ بچپن میں عدل و انصاف کا یہ عالم ہے۔

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود (86) برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن (87) اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کے نشوونما پر درود (88) کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود (89) کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود (90) اعتدال طویت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

مہد: گہوارہ' پالنا۔ والا: بزرگ' بلند مرتبہ۔ قسمت: تقسیم' حصہ کرنا۔ صدہا: سینکڑوں۔ برج: منزل' آسمان کا بارہواں حصہ برج ہوتا ہے۔ ماہ: چاند۔ رسالت: پیغمبر۔ پھبن: سجاوٹ' خوبصورتی' مناسبت۔ بھاتی: محبوب۔ نشوونما: بڑھوار' بالیدگی۔ غنچوں: کلیوں۔ نکہت: مہک' خوشبو۔ فضل: نیکی' بخشش' کمال۔ کراہت: نفرت' ناپسندی۔ اعتلا : بلندی' اونچائی۔ جبلت: فطرت' خلقت' پیدائش۔ عالی: بلند و بالا۔ اعتدال: یکساں' میانہ روی' نہ کم نہ زیادہ۔ طویت: نیت' مرتبہ۔

مطلب اشعار 86: حضور ﷺ کا بحالت شیر خوارگی اس تقسیم پر سینکڑوں مرتبہ درود و رحمتیں نازل ہوں اس چاند پر جن کی منزل رسالت بلکہ سیدالمرسلین ہے ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت حلیمہ ؓ فرماتی ہیں ہم جب آپ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی جیسے کسی نے مشک کی برسات کر دی ہے۔ ہر آدمی کے دل میں آپ کی محبت جانگزیں ہو گئی آپ سے ہر شخص محبت کرتا تھا۔ اپنے امراض کا علاج آپ کے دست مبارک سے کرتے تکلیف کی جگہ دست مبارک رکھتے اور شفا پاتے تھے۔ حلیمہ فرماتی ہیں اگر کبھی ہوا سے آپ کا کپڑا ہٹ جاتا تو فوراً پردہ ہو جاتا کپڑا درست کرنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ حاکم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت کی عباس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ میں مسلمان ہو جاؤں اور آپ اپنا وہ معجزہ بیان فرمائیں جو میں نے بچپن میں دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا اے چچا آپ نے میرے بچپن میں نہیں دیکھا جب میں چاند سے کھیلتا تھا۔ میں چاند کو جس طرف اشارہ کرتا وہ اسی طرف کو جھک جایا کرتا تھا۔ میں چاند سے باتیں کرتا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدے کے لئے گرتا تھا۔

مطلب اشعار 87: اللہ اللہ حضور ﷺ کے بچپن کا وہ حسن و جمال و خوبصورتی اور خدا کا پسند آنے والی اس بھولی بھالی صورت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت حلیمہ ؓ کہتی ہیں میں نے حضور ﷺ کا سا حسن و جمال کسی میں نہیں دیکھا۔ معلوم ہوتا تھا جیسے چاند آپ کے چہرے میں تیر رہا ہے اور آپ کے حسن کی بھیک مانگ رہا ہے۔

کیا خوب کہا ہے فاضل بریلوی امام اہلسنّت نے:

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

زنان مصر کی انگلیوں کا کٹنا غیر شعوری مبہوت ہو کر تھا مگر عرب کے بہادر جان بوجھ کر اپنے سروں کو آپ کے نام پر قربان کر

دیتے ہیں۔

مطلب اشعار 88: جیسے پودوں کی بڑھوار بہت تیز ہوتی آج کچھ کل کچھ اسی طرح حضور ﷺ کی نشوونما تھی آپ کی اس بڑھوار پر رحمتیں نازل ہوں جیسے کلیوں کے کھلنے چٹکنے کے وقت خوشبو پھیلتی ہے اسی طرح حضور ﷺ کے جسم پاک سے خوشبو نکل کر راستوں کو مہکا دیا کرتی تھی اس مہک پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

دارمی، بیہقی، ابونعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ کی ایک خصلت و خوبی یہ تھی کہ آپ جس راستہ سے گزرتے تھے وہ راستہ آپ کی خوشبو سے مہک جاتا تھا اور عشاق صحابہ کو آپ تک پہنچنے میں رہبری کرتا تھا۔ راستہ کے شجرو حجر آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتے تھے۔

مطلب اشعار 89: حضور ﷺ کی پیدائش کے عجیب و غریب کمالات محیر العقول واقعات پر ہمیشہ ہمیشہ رحمتیں نازل ہوں اور بچوں کے ساتھ کھیل کود کرنے اور نفرت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت نور کا ظہور محلات شام کا نظر آنا۔ مشرق و مغرب کا منور ہونا، بتوں کا منہ کے بل گرنا، ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر جانا، آتش کدہ ایران کا بجھ جانا جو ہزار سال سے روشن تھا۔ کعبہ کا تین دن تک وجد کرنا، جانوروں کا آپس میں مبارک باد دینا، ساوہ کا خشک ہونا، سادہ کا جاری ہونا، آپ کا صاف ستھرا پیدا ہونا، مختوں و ناف بریدہ پیدا ہونا، یہ محیر العقول واقعات ہیں۔ حضور ﷺ کو کھیل وغیرہ سے طبعی نفرت تھی۔ اگر کبھی بچوں نے کھیلنے کی دعوت دی تو آپ فرما دیا کرتے تھے۔

مَا خُلِقْنَا لِهٰذِہٖ "ہم اس کھیل کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں۔"

مطلب اشعار 90: حضور ﷺ کی پیدائش و تخلیق اعلیٰ طریق پر ہوئی۔ (اس میں حیض کا خون تک بطور خوراک استعمال نہیں ہوا کیونکہ آپ ناف بریدہ تھے) اس تخلص پر اعلیٰ وافضل رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی طبیعت کے میانہ روی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضور ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں آپ نبیوں رسولوں عرش اعظم کعبہ وغیرہ ہم سب سے افضل ہیں آپ مکہ میں قیام پذیر تھے تو قرآنی آیات بھی مکی کہلائیں اور جب مدینہ تشریف لے گئے تو آیات بھی مدنی ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے تا حضرت عبداللہ میرا نور جس قبیلہ خاندان میں رہا وہ دنیا بھر میں سب سے افضل رہا۔ اس میں اچھی خصلتیں شرافت نجابت رہی۔ جن کی پشتوں رحموں میں رہا وہ زنا کفر و شرک سے محفوظ رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے تا والد ماجد عبداللہ کوئی دادا دادی کافر نہ ہوئے سب مومن موحد تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ تھے، آزر چچا تھا۔ تارخ کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا۔ اس لئے باپ کہلایا۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: واغفر لابی انہ کان من الضالین میرے باپ کی مغفرت فرما دے وہ گمراہوں میں سے ہے۔ ورنہ آپ نے اپنے والد کے لئے فرمایا:

ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

اے رب تو میری میرے ماں باپ (تارخ والدہ متلی بنت نمر) اور تمام مومنین کی قیامت کے دن مغفرت فرما دے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ اور آپ کے آباؤاجداد میں ناری ہوں۔ نور ناریوں میں کیسے قیام پذیر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نور نورانی حضرات میں رکھا۔

چند سال ہوئے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی قبر کو کھودا گیا تو ان کا جسد پاک بالکل اسی طرح تھا جیسے کل ہی دفن کیا گیا ہے۔ اگر وہ کافر ہوتے تو ان کا جسم مٹی نے ختم کر دیا ہوتا بلکہ ہڈیاں بھی گل سڑ گئی ہوتیں۔

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود (91) بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود (92) پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود (93) اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود (94) سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
روز گرم و شب تیرہ و تار میں (95) کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

ادا: ناز وانداز' غمزہ۔ بے تکلف: بغیر تکلیف اٹھائے' بے تصنع۔ ملاحت: حسن کی نمکینی' سلونا پن۔ بھینی مہک: بڑی لطیف خوشبو' ہلکی ہلکی بو۔ نفاست: پاکیزگی' خوبی' عمدگی۔ عبارت: بیان ' مضمون۔ شیریں: میٹھا۔ اشارت: رمزو کنایہ' اشارہ۔ روش: رفتار' چال۔ شب: رات۔ تیرہ: سیاہ' تاریک۔ تار: دھندلا کالا۔ کوہ: پہاڑ۔ صحرا: ویرانہ ریگستان' جنگل بیابان۔ خلوت: گوشہ نشینی' تنہائی۔

مطلب اشعار91: حضور ﷺ کی بغیر تصنع و بناوٹ کے محبوبانہ ناز و انداز پر ہزارہا رحمتیں نازل ہوں بے ساختہ حسن ملیح پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو حسین و جمیل و خوبصورت نہیں دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے رخ انور میں سورج گردش کر رہا ہے آپ جب ہنستے تو دیواروں پر نورانی شعاع پڑتی تھی۔ ملیح اس کو کہتے جس کے سفید رنگ میں سرخی کی جھلک ہو اور اس میں ایسی کشش ہو کہ دل اس کی طرف کو کھنچے اور اس کے دیدار سے سیر نہ ہو اس کو نمکین حسن کہتے میٹھے سے دل بھر جاتا ہے مگر نمک سے آدمی اکتاتا نہیں سیر ہو کر کھاتا ہے۔ نمکین حسن سے آدمی سیر نہیں ہوتا بلکہ دیدار کے لئے ترستا رہتا ہے۔ حضور ﷺ کا حسن ملیح تھا زائر دیدار سے اکتاتا اور تھکتا نہیں تھا۔

مطلب اشعار92: حضور ﷺ کی ہلکی ہلکی لطیف پاکیزہ خوشبو پر مہکتی رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی پیاری پیاری پاکیزہ خوبیوں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

امام ابو حنیفہ ؒ نے حضرت عبداللہ بن معود ؓ سے روایت کی اور دارمی نے ابراہیم نخعی سے بزار و ابو یعلی نے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حجر مبارک سے رات کو جب مسجد نبوی میں داخل ہوتے تو آپ کی خوشبو سے ہم کو آپ کے تشریف لانے کا علم ہو جاتا تھا۔ دارمی' بیہقی' ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ جس راستہ سے گزرتے وہ راستہ آپ کی خوشبو سے مہک جاتا تھا اصحاب کو آپ تک پہنچنے میں رہبری کرتا کسی سے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کہ آپ کس جگہ رونق افروز ہیں۔ راستہ کے شجرو حجر آپ کو سلام کرتے تھے بخاری مسلم حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی نماز کے بعد حضور ﷺ کے ساتھ چلا راستہ میں آپ نے بچوں کے سرو چہرہ پر دست مبارک پھیرا میرے چہرے پر بھی پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی اور خوشبو ایسے جیسے ابھی ابھی عطار کے ڈبہ سے عطر لگا کر دست مبارک نکالا ہے۔ آپ کا جسم انور خوشبو دار تھا۔

مطلب اشعار93: حضور ﷺ کی پیاری پیاری میٹھی میٹھی دل لبھانے والی گفتگو پر میٹھی میٹھی رحمتیں نازل ہوں اور خوبصورت رمزو کنایات و اشاروں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ترمذی نے حضرت انس ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو خوش الحانی و خوبصورتی عنایت فرمائی ہے میں ان میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش آواز ہوں۔ مرقات نے روایت کیا حضور ﷺ نے فرمایا یوسف علیہ السلام کو میرے حسن کا نصف دیا گیا تھا مجھے پورا حسن عنایت کیا گیا۔ میرے حسن کو اللہ

نے پردوں میں رکھا کسی کو اس حسن کے دیکھنے کی طاقت نہیں۔ (حسن یوسف کی قدر زلیخا نے کی حسن یوسف مصر کے بازار میں چمکا حسن مصطفےٰ کی قدر بغیر دیکھے قیامت تک ہوتی رہے گی اور حسن محمدی ہر جگہ تاابد چمکتا رہے گا۔)

مطلب اشعار 94: آقا و مولیٰ ﷺ کی بغیر تکبر و تمکنت سیدھی سادھی رفتار پر کروڑہا مرتبہ رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی مسکین طبع عاجزانہ منکسر المزاجی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابن سعد' ابن عساکر' داؤد بن حصین نے روایت بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی مکرم ﷺ کو نزول وحی سے قبل زمانہ جاہلیت میں تمام عیوب و کفر و شرک سے محفوظ رکھا جو آپ کی شریعت میں حرام ہوئے آپ کو ان اوصاف حمیدہ کے ساتھ متصف فرمایا۔ آپ فطرۃ شریعت حقہ پر عمل پیرا تھے۔ آپ شفقت' مہربانی' مروت احسان' کرم' رحم' خیرخواہ' ہمدرد' صادق' امین' خوش اخلاق' راست گو' غم خوار' چارہ ساز' عاجزوں کے ناصر' ناداروں کے ملجا' نیک کردار' عفت ماب' طاہر' متقی' صابر شاکر' عادل' منصف' زاہد' متواضع' جواد' شجاع' پیکر حیاؤ وفا تھے آپ میں تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں قریش آپ کو اسی وجہ سے آمین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

مطلب اشعار 95: حضور ﷺ کے عرب کی گرمی اور سیاہ تاریک راتوں میں پہاڑوں کے غاروں اور ریگستانوں کی خلوت نشینی وچلہ کشی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضور ﷺ نے غار حرا میں چھے ماہ کا پہلا اعتکاف فرمایا۔ جس میں آیت اقرء باسمہ ربك نازل ہوئی۔ آپ اس اعتکاف میں کبھی ساتویں کبھی آٹھویں دن گھر تشریف لے جاتے اور خورد و نوش کے لئے کچھ لے آتے تھے۔ اس کے بعد آپ اکثر غار حرا میں خلوت نشینی کے لئے تشریف لے جاتے ایک مرتبہ وحی آنی بند ہو گئی تو آپ نے غار حرا میں ایک ماہ کا اعتکاف فرمایا اور یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی۔ نزول وحی سے قبل غار حرا میں آپ کا شرح صدر بھی ہوا یہ تیسرا شرح صدر تھا۔ حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں ماہ رمضان میں پہلے عشرہ کا اعتکاف فرمایا دس دن کے بعد فرمایا شب قدر پہلے عشرہ میں نہیں ہے پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف فرمایا بیسویں دن فرمایا شب قدر اس عشرہ میں بھی نہیں ہے پھر آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا اور ارشاد فرمایا شب قدر اس عشرہ میں ہے اس کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو 21' 23' 25' 27' 29 میں سے کسی ایک تاریخ میں ہو گی۔ آپ تاریخ بھی مقرر فرما دیتے مگر آپ نے تاریخ مقرر نہیں فرمائی تاکہ امت پانچ راتوں میں شب بیداری کریں اور زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و مَلَک	(96)	اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے	(97)	جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام
لطف بیدارئ شب پہ بے حد درود	(98)	عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود	(99)	گریۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمی خوئے لینت پہ دائم درود	(100)	گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

مَلَک: فرشتہ۔ جہانگیر: جہان کو لینے والا' تمام جہان۔ بعثت: ظہور' غلبہ۔ جھلا جھل: نہایت تیز روشنی۔ دمکنے: چمک' تابش۔ جلوہ: تجلی' نور' چمک۔ ریزی: ڈالنے والا۔ دعوت: بلانا' اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ لطف: خوبی۔ بیداری شب: رات جگہ' رات کو نہ سونا۔ عالم: کیفیت۔ راحت: آرام کی نیند۔ خندہ: مسکراہٹ۔ عشرت: خوشی' فرحت' سرور۔ گریہ: رونا۔ ابر رحمت کا بادل۔ نرمی: لطیف' پاکیزہ' نازک' حلیم۔ لینت: عادت کی نرمی' غصہ نہ آنا۔ دائم: ہمیشہ۔ شان سطوت: قہر' دبدبہ' رعب کی شان۔

مطلب اشعار 96: حضور ﷺ کے انبیاء اور فرشتہ مطیع و فرمانبردار ہیں آپ کی اس نبوت پر جو تمام جہانوں کے لئے ہے آپ کے

اس غلبہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور ﷺ اس وقت نبی تھے جب کہ آدم علیہ السلام کا پُتلا تیار کیا جا رہا تھا۔

اَنَا نَبِیٌّ وَ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْن

میں اس وقت نبی تھا جب آدم کا پانی اور مٹی سے خمیر بنایا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ

کیا اے محبوب آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے اصحاب فیل ابرہہ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ یہ دونوں واقعہ آپ کے اس دنیا میں آنے سے پہلے کے ہیں۔ مگر ان سے رویت مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا ثابت ہوتی ہے یعنی یہ واقعہ آپ کی بعثت میں ہوئے۔ آپ امام الانبیاء ہیں شب معراج بیت المقدس میں آپ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی تمام نبی آپ کے مقتدی آپ سب کے امام ہوئے ابتدائے افرینش سے آپ تمام واقعات کے شاہد و گواہ ہیں آپ تمام انبیاء کی تبلیغ کے گواہ ہیں۔ تمام انبیاء نے آپ کی نبوت کا اقرار و اعلان کیا۔

<u>مطلب اشعار 97:</u> حضور ﷺ کی تبلیغ و دعوت اسلام میں اس درجہ نورانی تجلیات تھیں کہ اس نورانی تبلیغ سے سیاہ و تاریک دل انتہائی نورانیت سے جھلملا کر چمکنے لگے۔ ایسی دعوت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ عرب کے وہ جاہل بدو شراب جن کی گھٹی میں پڑی تھی۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا قابل فخر تھا۔ فسق فجور جن کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی جور زنا عام تھا۔ اپنی بدکاریوں کو فخریہ بیان کرتے تھے۔ کفرو شرک کے خوگر جن کے راہ راست پر آنے کی کوئی امید ہی نہیں تھی وہ بگڑی گئی گزری قوم حضور ہادی اعظم رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی تبلیغ سے مصلح اقوام عالم بن گئے۔ وہ جاہل زمانہ کے استاد ہو گئے وہ بدعمل دنیا کے لئے نور کا مینار بن گئے جن کے لئے ارشاد فرمایا:

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں تم ان میں جس کسی کی پیروی کرو گے' ہدایت پالو گے۔ ایک صحابی جس نے کوئی عمل نہیں کیا صرف حضور کے ہاتھ پر ایمان لایا وہ اغیاث و اقطاب و ابدال سے افضل ہے اس کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

<u>مطلب اشعار 98:</u> حضور ﷺ کی شب بیداری کی لطافت و پاکیزگی پر غیر محدود رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے آرام سے سونے کی کیفیت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور ﷺ کی شب بیداری کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پائے اقدس متورم ہو جاتے تھے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا

اے میرے چادر اوڑھنے والے محبوب آپ رات کو قیام کی مدت میں کمی کریں رات کا آدھا حصہ یا اس سے تھوڑا سا کم قیام فرمائیں۔ بخاری مسلم نے اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں اور بیدار ہو کر وضو نہیں فرماتے تہجد اور وتر پڑھ لیتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میری آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ ہمارا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔ بخاری مسلم نے حضرت انس سے ابن سعد نے عطاء ؓ سے روایت کیا ارشاد فرمایا انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتے ہیں۔ آپ غار حرا میں سو رہے تھے جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو بیدار کیا اور وحی کا نزول ہوا۔ شب معراج کو بھی آپ ام ہانی کے گھر میں سو رہے تھے حضرت جبرائیل آمین نے آپ کے پائے اقدس کو بوسہ دے کر بیدار کیا اور معراج کو لے گئے۔

مطلب اشعار 99: حضور ﷺ ایک دن صبح کو فرحت و خوشی سے مسکراتے ہوئے بیدار ہونے پر نورانی رحمتیں نازل ہوں اور راتوں کو رو رو کر رحمت کے بادلوں کی طرح اپنی امت کے لئے بخشش کی دعائیں کرنے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ واقدی نے اپنے بزرگوں کی سند سے روایت بیان کی کہ موتہ کے میدان جنگ کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سامنے کر دیا تھا جو صحابی اسلام کا جھنڈا اٹھاتے اور جس طرح شہید ہوتے آپ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے ان کی شہادت اور واقعات جنگ بیان فرماتے جاتے اور صحابہ کی شہادت پر آنسو بہاتے جاتے جب حضرت خالد بن ولید نے اسلام کا علم جھنڈا بلند کیا تو آپ نے فرمایا اب خالد نے علم پکڑا ہے اب گھمسان کی جنگ ہو گی اور اللہ تعالیٰ خالد کو فتح دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنوں اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو میرے محبوب کو یہ شاق گزرتی ہے۔ وہ تمہاری نیکیوں پر حریص ہیں اور مومنوں کے لئے رؤف و رحیم ہیں۔

مطلب اشعار 100: حضور ﷺ کی لطیف و پاکیزہ عادت مبارکہ کی نرمی پر ہمیشہ ہمیشہ رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے رعب دبدبہ کی شان و شوکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ سیرہ النبویہ میں منقول ہے حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی چھت پر اذان دینے کا حکم فرمایا کافر از روئے مذاق اذان کی نقل کرنے لگے ابو محذورہ بھی مذاق کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضور ﷺ نے ابو محذورہ کی آواز کو پہچان کر فرمایا ابو محذورہ کو حاضر کرو ابو محذورہ کہتے ہیں مجھے اس جرم میں اپنے قتل کا یقین ہو گیا کہ اب میں قتل ہو جاؤں گا مگر حضور ﷺ مجھ پر ناراض نہیں ہوئے بلکہ اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا اب مکہ میں اذان تم دیا کرو گے۔ آپ کے صرف اتنا فرمانے سے میرا دل نور ایمان سے لبریز ہو گیا میں نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا تو آپ نے مجھ کو اذان کی تلقین فرمائی اس وقت میری عمر 26 سال تھی میں نے تازیست کعبہ مین اذان دینے کا ارادہ کر لیا۔ جب سے اب تک موذنی کے فرائض ان کی اولاد ہی بجا لا رہی ہے۔ جو لوگ آپ کو بُرا کہتے آپ ان کے لئے دعا فرماتے۔ طائف میں آپ پر پتھر مارے۔ جبرائیل نے حاضر ہو کر عرض کی، حکم فرمائیں میں اس آبادی کو تباہ کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں سب کے لئے رحمت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا میں کسی کا بدخواہ نہیں ہوں آپ کی طبیعت کی نرمی کا یہ عالم تھا اور آپ کے دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ بادشاہ آپ کے رعب سے تھراتے تھے۔

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں (101) اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی (102) آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
گردمہ و دست انجم میں رخشاں ہلال (103) بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
شور تکبیر سے تھرتھرائی زمیں (104) جنبش جیش نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے (105) غرش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

خداداد: اللہ کی عطا کردہ' خدا کی دی ہوئی۔ شوکت: دبدبہ' رعب' قدر و منزلت' طاقت۔ ہمت: حوصلہ' جرات' بہادری۔ گردمہ: چاند کے چاروں طرف۔ دست انجم: ستاروں کے مثل ہاتھ۔ رخشاں: روشن' چمکدار۔ ہلال: پہلی سے تیسری تاریخ کا چاند مثل کمان کے۔ بدر: چودھویں کا چاند۔ دفع: دور کرنے والا۔ ظلمت: اندھیرے۔ تکبیر: اللہ اکبر کے بلند نعرے۔ جیش: لشکر کی روانگی۔ نصرت: فتح مندی' کامیابی۔ دلیراں: بہادروں۔ غرش: غرغراہٹ' غراہٹ' ہیبت۔ کوس: نقارہ' دھونسہ۔ جرات: جوانمردی' دلاوری' بہادری۔

مطلب اشعار 101: حضور ﷺ کے روبرو تکبر و غرور سے اکڑی ہوئی گردنیں نیاز مندی کے ساتھ مؤدب ہو کر جھک گئیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس عظمت و شان و شرف پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ

تعالیٰ نے مجھے پانچ نعمتیں وہ عنایت فرمائی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

1- جو دشمن مجھ سے لڑنے کے لئے آئے تو وہ ایک ماہ کے راستہ کی دوری پر ہوتا ہے تو میرا رعب اس پر چھا جاتا ہے وہ مجھ سے خائف و ترساں ہوتا ہے۔

2- تمام زمین میرے اور میری امت کے لئے مسجد بنا دی گئی اور اس زمین سے پاکی بھی حاصل کرتے ہیں تیمم کر کے۔

3- مال غنیمت صرف میری امت کے لئے جائز ہوا۔

4- مجھے شفیع محشر بنایا گیا۔

5- ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف تشریف لائے مگر میں تمام انسانوں کی طرف قیامت تک نبی بن کر آیا ہوں۔

مطلب اشعار 102: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معلوم کرو انہوں نے رب ارنی کا سوال کر کے کیا دیکھا بلکہ بے ہوش ہو گئے اور آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا کی آنکھوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر پلک جھپکے کیا ایسی آنکھوں کی ہمت و جرات پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ہوش میں آکر بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا اے الہ العالمین تیرے اس فرمان لن ترانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں تیرا دیدار نہیں کر سکتا مگر کوئی اور ہستی تیرا دیدار ضرور کرے گی تو مجھے ان آنکھوں کا دیدار کرا دے جو تیرا دیدار ضرور کریں گی۔ تو مجھے ان آنکھوں کا دیدار کرا دے جو تیرا دیدار کریں گی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان دیدار کرنے والی آنکھوں کے دیدار کا وعدہ فرمالیا ہم تم کو ان آنکھوں کا دیدار ضرور کرائیں گے۔ یہ وعدہ شب معراج کو پورا کیا گیا۔ حضور ﷺ اللہ کے دیدار اور پچاس نمازیں فرض لے کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تاکہ آنکھوں کے دیدار کا وعدہ پورا ہو جائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے رب کا دیدار کرنے والی آنکھوں کا دیدار کیا اور معلوم کیا رب کے پاس سے اپنی امت کے لئے کیا تحفہ لائے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول یا حبیب اللہ ﷺ یہ بہت زیادہ ہیں آپ کی امت ادا نہیں کر سکتی آپ اس میں تخفیف کرائیں اور اللہ کی بارگاہ میں پھر حاضری دیں موسیٰ علیہ السلام کی اس عرض معروض پر آپ بار بار رب کا دیدار کرتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام کو دیدار کراتے رہے۔ یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ آپ نے ان میں تخفیف سے انکار کر دیا تو حکم آیا اے محبوب ہم نے فرض پانچ کیں مگر ثواب پچاس کا ہی دیں گے۔

مطلب اشعار 103: مقام بدر میں کفر کے گھنگور سیاہ اندھیروں کو نورانیت میں تبدیل کرنے والے چاند جناب محمد رسول اللہ ﷺ جن کے گرداگرد صحابہ مثل ستاروں کے روشن ہلال پہلی رات کے چاند کی طرح حلقہ بنائے ہوئے تھے اس اندھیرے کو نور میں تبدیل کرنے والی ذات جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

اللہ تعالیٰ نے مقام بدر میں تمہاری مدد اس وقت فرمائی جب کہ تمہاری تعداد بہت کم تھی۔ بدر میں تین سو تیرہ صحابہ نے شرکت کی جن کے پاس سواری' تلواریں' ڈھالیں سب کے پاس نہیں تھیں۔ انتہائی غربت کا دور تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نصرت کے لئے فرشتوں کو بھیج دیا اور ان کو کامیاب و کامران فرمایا اسلام کا علم بلند کر دیا اسی جنگ میں ابوجہل و امیہ قتل ہوئے۔

مطلب اشعار 104: مسلمانوں کے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے کی وجہ سے زمین لرز گئی اس منصور و کامیاب فاتح لشکر کی نقل و حرکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور ﷺ نے جتنے غزوہ فرمائے اور جنگیں کیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عنایت فرمائی فتح مکہ غزوہ خندق' بدر' احد تمام غزوات میں صحابہ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دے اور بہادری کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کی نظیر نہیں ملتی

صحابہ نے اپنی تعداد سے پانچ گنا بلکہ دس گنا فوج پر فتح حاصل کی جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید ؓ نے جبلہ کے ساٹھ ہزار لشکر کے مقابلہ میں صرف ساٹھ صحابہ کو لے کر جنگ کی اور جبلہ پر فتح پائی یعنی ایک مسلمان ایک ہزار پر بھاری ہے ثابت کر کے دکھا دیا مسلمان جہاد میں مرے تو شہید زندہ رہے تو غازی انہیں شہدا کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے تم ان کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ اللہ کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

مطلب اشعار 105: ان بہادر مسلمانوں کے نعرہ تکبیر سے بن گونجتے تھے ان بہادروں کے نقارہ کی ہیبت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ خلافت سیدنا صدیق اکبر ؓ میں حجاز و عراق فتح ہوئے اور خلافت فاروقی میں شام' ایران' افریقہ کے بہت سے شہر فتح ہوئے۔ خلافت عثمان غنی میں مکران' کابل' الجزائر فتح ہوئے اور بحری جنگیں لڑی گئیں۔ مسلمان مجاہدوں نے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ طارق بن زیاد فاتح اندلس' محمد بن قاسم فاتح سندھ' قتیبہ بن مسلم فاتح چین' سلطان صلاح الدین ایوبی' محمود غزنوی فاتح سومنات نے بہادری کے ایسے ایسے جوہر دکھائے جو اپنی مثال آپ ہیں۔

اقبال کہتے ہیں:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

سن پینسٹھ کی جنگ میں پاکستان کے مجاہدوں نے اپنے سے دس گنا طاقت ہندوستان کو ذلت آمیز شکست سے ہمکنار کیا۔ ہمیشہ مجاہدین اپنے سے کئی گنا طاقت ور دشمن سے ٹکرائے اور فاتح منصور ہوئے تاریخ میں اس کی بہت مثالیں موجود ہیں۔

وہ چقاچق خنجر سے آتی صدا (106) مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام
ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں (107) شیر غران سطوت پہ لاکھوں سلام
الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود (108) ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود (109) ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کے ان پر کروروں درود (110) ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

چقاچق: تلوار یا تیر یا نیزا لگنے کی آواز۔ خنجر: چھرا' پیش قبض۔ صدا: آواز۔ صولت: رعب' دبدبہ' ہیبت' طنطنہ۔ حمزہ: نبی مکرم کے چچا کا نام۔ جانبازیاں: بہادریاں' بے باکیاں' جان کی قربانیاں۔ غران: دھاڑنے والا شیر۔ سطوت: دبدبہ' رعب داب' شان و شوکت۔ الغرض: حاصل مطلب آخر کار' قصہ مختصر۔ ہرمو: بال۔ خو و خصلت: عادت و سیرت۔ نسبت: تعلق' لگاؤ' واسطہ' علاقہ۔ نامی: نامور' بڑھنے والا' مشہور۔ عترت: اولاد' عزیز و اقارب۔

مطلب اشعار 106: خنجر اور ہتھیاروں کے چلنے ٹکرانے سے جو آوازیں پیدا ہوتی تھیں اے مجاہد اعظم محمد مصطفٰے ﷺ ان سے آپ کے رعب و دبدبہ اور ہیبت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ مواہب لدنیہ میں ہے حضور ﷺ کی دس تلواریں تھیں:

1- الثور--- یہ آپ کو میراث میں ملی تھی آپ مکہ سے ساتھ لائے تھے۔
2- عضب--- سعد بن عبادہ نے جنگ بدر کے وقت پیش کی تھی۔
3- ذوالفقار--- جنگ بدر میں غنیمت سے ملی تھی۔
4- قلعی--- اہل قلعہ نے تحفہ میں پیش کی تھی۔

5- بتار

6- حتف

7'8- بنی طی کے مال غنیمت سے آپ کو حاصل ہوئیں۔

9- تقیب

10- ممشوق

مطلب اشعار 107: حضرت امیر حمزہ عم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی وہ بے مثال بہادری و جانبازی اور دشمنوں پر شیروں کی طرح غرانا اور دھاڑنا ان کے دبدبہ و شان و شوکت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت امیر حمزہؓ فاروق اعظمؓ سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ جنگ بدر میں آپ نے بےمثال جرأت و بہادری کے مظاہرے کئے جنگ احد میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت وحشی نے اسلام لانے سے پہلے آپ کو شہید کیا اور آپ کا جگر' ناک' کان کاٹ کر ہندہ کو پہنچائے اور حضرت وحشی نے اسلام قبول کرنے کے بعد مسیلمہ کذاب کو قتل کیا حضرت امیر حمزہؓ حضور ﷺ کے چچا خالہ زاد بھائی اور رضائی بھائی ہیں آپ کی والدہ ہالہ بنت وہب حضرت آمنہ بنت وہب کی حقیقی بہن تھیں آپ کے جسد پاک کو فرشتوں نے غسل دیا حضرت حنظلہ غسیل ملائکہ کی طرح۔

مطلب اشعار 108: حاصل کلام حضور ﷺ کے ہر ہر رونگٹے اور بال پر لاکھوں رحمتیں نازل ہوں اور آپ کی ہر عادت و سیرت مطہرہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں آپ کا ایک بال تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا جس نے میرے ایک بال کے بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔ حضور ﷺ حیات ہیں آپ کے بال مبارک بھی حیات ہیں۔ ان میں یہ خصوصیت ہے کہ بال جسم سے جدا ہو کر نشوونما (بڑھتا) نہیں پاتا مگر آپ کے بال جسم اقدس سے جدا ہو کر بھی بڑھتے ہیں بلکہ ان میں شاخیں بھی پھوٹتی ہیں۔ تو ایسے بالوں کی حیاتی پر بے شمار درود و رحمتیں برسیں اور آپ کی عادات کریمہ واصاف حمیدہ جو حد و شمار سے ورا ہیں۔ اسی لئے اہل مکہ آپ کو امین مبارک صادق کے القاب سے یاد کیا کرتے تھے اور آپ نے تبلیغ اسلام کی ابتدا ہی یہاں سے فرمائی کہ اے اہل مکہ تم مجھ کو کیسا جانتے ہو سب نے بیک آواز کہا ہم آپ کو صادق امین جانتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں یہ کہوں کے اس پہاڑ کے دوسری طرف ایک لشکر موجود ہے جو شب خون مارے گا تو کیا تم یقین کرو گے۔ سب نے کہا ہم یقین کریں گے اور اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے آپ نے پہلے اپنی معرفت کرائی جب تک معرفت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا نہ ہو۔ معرفت خدا ناممکن ہے تو آپ نے فرمایا۔ سنو خدا ایک ہے جو سب کا مالک خالق روزی رساں ہے تمہارے یہ بت جھوٹے ہیں خدا نہیں ہو سکتے نہ خدا کے شریک ہو سکتے ہیں وہ وحدہ لاشریک لہ ہے۔

مطلب اشعار 109: حضور ﷺ کے تمام اسماء ذاتی و صفاتی اور تمام نسبتوں واسطوں پر ارفع و اعلیٰ رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے تمام اوقات اور تمام احوال پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں: محمدؐ احمد جیسے اللہ کے ذاتی نام دو ہیں: عربی میں اللہ عبرانی میں ایل ہیں۔ آپ کے صفاتی نام ایک ہزار ہیں اور آپ کے متعلقین' اہل بیت' اصحاب' قبیلہ' ہم وطن' امتی تاقیامت ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلی سفینۃ من رکب نجنی میرے اہل بیت مثل کشتی کے ہیں جو شخص کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں تم ان میں جس کسی کی اقتدا پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ آپ نے اہل بیت کو کشتی اصحاب کو نجوم فرمایا کیونکہ جہاز و کشتی کو ستاروں کی مدد سے چلاتے ہیں راستہ کا تعین کر کے منزل مقصود پر پہنچتے ہیں جو کشتی میں سوار ہو ستاروں سے راستہ مقرر نہ کرے وہ بھٹک جائے گا منزل سے دور رہے گا۔ اگر ستاروں سے مدد لے کشتی میں نہ بیٹھے وہ ڈوب جائے گا۔ الحمد للہ اہلسنت اہل بیت سے محبت' اصحاب کی اقتدا کرتے ہیں اسی

لئے صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔ آپ کے احوال بھی بہت ہیں بچپن' جوانی' نبوت' خلوت' جلوت' جنگ' امن' حالت نماز' روزہ' حج' جہاد' تقسیم' غنائم' صدقات' خیرات' قربانی' نیند' بیداری' تبلیغ' تعزیر' سیاست' حکومت' تجارت و مشلھم۔

مطلب اشعار 110: حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کروڑوں مرتبہ درود نازل ہوں اور آپ کے اصحاب اور اہلبیت عزیز و اقارب پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ تو اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسے روزے' نماز' حج' زکوۃ کی فرضیت امر کے صیغہ سے ہوئی اسی طرح درود و سلام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے امر کا صیغہ استعمال فرمایا۔ زندگی میں ایک مرتبہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے' نماز میں واجب اسم گرامی سن کر پڑھنا سنت و مستحب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز' روزہ' زکوہ' حج سے مبرا ہے۔ مگر اپنے محبوب پر درود و سلام نازل کرتا ہے تو یہ فعل اللہ کا ہے یقیناً سب سے افضل ہے۔ کوئی دعا' ورد' وظیفہ' اعمال حسنہ باب اجابت تک نہیں پہنچتے جب تک ان کے اول و آخر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ ایک صحابی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا درود پڑھا کرو۔ صحابی نے عرض کیا میں اپنے اوراد کے تہائی وقت میں درود پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ انہوں نے کہا نصف آپ نے فرمایا اگر اور زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کل وقت درود ہی پڑھوں گا آپ نے فرمایااور زیادہ کرے تو بہتر ہے افضل الذکر کلمہ افضل الورد درود شریف ہے۔ اللہ ہم کو بھی آپ پر کثرت سے درود پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

پارہ ہائے صحف غنچہائے قدس	(111)	اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے	(112)	اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر	(113)	ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اس بتول جگر پارۂ مصطفےٰ	(114)	حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے	(115)	اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

پارہ: حصہ' پارچہ۔ صحف: کتاب۔ غنچہائے: کلی۔ قدس: پاک' پاکیزہ۔ اہل بیت: اعزہ واقربا' گھر والے' خاندان والے۔ آب تطہیر: پاکیزہ پانی۔ ریاض: باغیچے۔ نجابت: شرافت' بزرگی۔ خیرالرسل: رسولوں میں سب سے افضل۔ خمیر: پیدائش' بناوٹ۔ بے لوث: بے عیب' بے داغ۔ طینت: پیدائش' اصل' سرشت۔ پارہ: جگر کا ٹکڑا۔ حجلہ: دلہن کا چھپر کھٹ چارپائی۔ آرائے: سجاوٹ' زیب و زینت۔ عفت: پارسائی' پرہیزگاری۔ آنچل: دوپٹہ اوڑھنی کا سرا' گھونگھٹ۔ مہ: چاند۔ مہر: سورج۔ ردائے: اوڑھنی' چادر۔ نزاہت: پاکیزہ' طہارت۔

مطلب اشعار 111: حضور ﷺ کے اہل بیت (گھر والے) صحف آسمانی کے حصوں کی مثل ہیں وہ مقدس پاکیزہ کلیوں جیسے ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ قرآن پاک جن کے لئے فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا O

بے شک اللہ تعالیٰ نے اے اہل بیت نبوت تم سے نجاست دور کرنے کا ارادہ کر لیا ہے وہ تم کو طاہر مطہر پاک اور پاک کرنے والا بنا دے گا۔ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں میں نے میدان عرفات میں نو تاریخ کو جب کہ رسول اللہ ﷺ قصوا نامی اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اے لوگو میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں اگر تم ان کو تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب قرآن دوسری میری اہل بیت (اولاد گھر والے) (قرآن پر عمل کرو اہلبیت سے محبت کرو ان کا احترام کرو ان

کے فرمانوں پر عمل کرو۔) زید بن ارقم؄ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم ان دونوں کو تھامے رہو تو میرے اس دنیا سے پردہ کرنے کے بعد گمراہ نہ ہو گے ان میں پہلی دوسری سے بڑی ہے۔ پہلی کتاب اللہ (قرآن) جو آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں گے۔ (یعنی اہل بیت ہمیشہ قرآن پر عمل کریں گے اور جو قرآن پر عمل کرے اور اہلبیت سے محبت رکھے تو یہ دونوں اس کی سفارش بارگاہ رسالت میں کریں گے۔کہ اس نے مجھ پر عمل اور ہم سے محبت کی ہے روافض اہل بیت سے صرف حضرت فاطمہ؄ کی اولاد مراد لیتے ہیں یہ غلط ہے ہم اس آیت پر سیر حاصل بحث شعر 122 کی تشریح میں کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ!

مطلب اشعار 112: پاکیزہ پانی سے جس باغ میں پودے پیدا ہوں اس بزرگ و اشرف باغیچہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں جیسا کہ عبداللہ بن زبیر نے حضور ﷺ کے سینگی کا خون پی لیا تھا اور ایک غلام نے آپ کے سینگی لگائی اور خون پی لیا یا جنگ احد میں آپ کے زخم کا خون ابو سعید خدری کے والد مالک نے چوس کر خون بند کیا جنتی ہونے کا مژدہ پایا حالانکہ شریعت مطہر میں خون پینا حرام ہے مگر آپ نے ان کو جنتی ہونے اور دوزخ سے امان کی بشارت دی یعنی آپ کا خون پاک تھا۔ پسینہ سے لوگ نفرت کرتے ہیں مگر آپ کا پسینہ خوشبودار تھا لوگ عطر کی جگہ اس کو استعمال کرتے تھے۔ کسی کا تھوک دوسرا کوئی استعمال نہیں کرتا بلکہ اس سے نفرت کرتا ہے مگر آپ کے تھوک کو صحابہ تبرکاً استعمال کرتے تھے۔ ام ایمن نے حضور ﷺ کا پیشاب دھوکہ میں پی لیا آپ نے ان کو فرمایا اب تیرے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہو گا یا جیسے اُم المومنین اُم حبیبہ کی کنیز برکت نے مغالطہ میں آپ کا پیشاب پی لیا تو آپ نے فرمایا تو نے صحت و شفا حاصل کر لی اور آپ کی اجابت (ٹٹی) کو کوئی حاصل ہی نہیں کر سکا۔ یہ تمام اشیاء ناپاک اور قابل نفرت دوسرے لوگوں کی ہیں مگر آپ کی پاک' دوزخ سے نجات' بیماری سے شفا کا موجب ہیں اسی طرح آپ کا مادہ تولید (منی) پاک ہے اسی کو اعلیٰ حضرت نے آب تطہیر (پاک پانی) فرمایا اس سے جو پودے زینب' رقیہ' کلثوم' فاطمہ' طیب' طاہر' قاسم' ابراہیم پیدا ہوئے ان کو ریاض نجابت (بزرگ باغ) سے تعبیر کیا یعنی آپ کی تمام اولاد پاک طاہر مطہر ہے۔ حضرت فاطمہ کے سوا سب آپ کے سامنے وصال کر گئے حضرت فاطمہ کا پانچ ماہ کچھ دن کے بعد وصال ہوا۔

مطلب اشعار 113: جن کی تخلیق (پیدائش) سید المرسلین اشرف المخلوقات نور مجسم ہادی اعظم ﷺ کے خون مبارک سے ہے ان کی بے عیب و بے داغ سرشت و پیدائش پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 114: پارسائی و پرہیز گاری کی چارپائی کو زیب و زینت دینے والی حضرت فاطمہ ملقب بتول (تارک الدنیا) حضور سرکار دوعالم ﷺ کے جگر مبارک کا ٹکڑا ہیں ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ؄ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی بیویاں آپ کے پاس تھیں کہ حضرت فاطمہ؄ حاضر خدمت ہوئیں آپ کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال کے مطابق تھی جب حضور ﷺ نے فاطمہ کو دیکھا تو خوش آمدید میری بیٹی فرمایا۔ اپنے پاس بٹھالیا اور کچھ سرگوشی فرمائی حضرت فاطمہ بہت زیادہ روئیں۔ حضور ﷺ نے جب ان کو زیادہ غمگین دیکھا تو ان کے کان میں اور کچھ فرمایا تو فاطمہ ہنس پڑیں۔ حضور ﷺ جب تشریف لے گئے تو میں نے سرگوشی کے متعلق معلوم کیا تو فاطمہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد پھر اس سرگوشی کے متعلق معلوم کیا اور کہا اے فاطمہ میں تمہاری ماں ہوں میرا تم پر حق ہے تم مجھ کو بتاؤ فاطمہ؄ نے فرمایا ہاں اب بتانے میں کچھ حرج نہیں۔ حضور ﷺ نے پہلی مرتبہ سرگوشی میں فرمایا جبرائیل ہر سال رمضان میں ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے اس سال دو مرتبہ پیش کیا میرا خیال ہے کہ اب میری وفات قریب ہے تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی۔ جب آپ نے مجھے بہت زیادہ گھبرایا ہوا

پریشان دیکھا تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی فرمائی۔ اے فاطمہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم نساء اہل الجنۃ یا نساء المومنین جنتی عورتوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے سرگوشی فرمائی کہ اس بیماری میں میری وفات ہو گی تو میں رو پڑی دوسری میں فرمایا میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ کو آکر ملو گی (یعنی میرے بعد تم بہت جلدی وفات پاؤ گی) تو میں ہنس پڑی۔ حضور ﷺ نے اس میں غیبی خبریں بیان فرمائیں۔ اپنی روانگی کا علم فاطمہ کی وفات کا علم وفات کا وقت خاتمہ۔ ایمان' تقویٰ' پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر ہو گا۔ قبر و حشر میں اول نمبر کامیابی پل صراط سے بخیرو خوبی گزر جانا جنت کے اعلیٰ مقام پر حضور ﷺ کے ساتھ رہنا علوم خمسہ کا علم اور کسکو کہتے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا ؓ کی فضیلت میں چند اقوال ہیں:

1- حضرت فاطمہ ؓ دنیا کی تمام عورتوں سے افضل ہیں حتیٰ کہ حضرت مریم' حضرت عائشہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

2- یہ تینوں حضرت فاطمہ' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہم رتبہ ہیں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سب برابر ہیں۔

3- حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت فاطمہ ؓ سے افضل ہیں کیوں کہ وہ دونوں والدہ ہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ

اے نبی کی بیویو تمام جہان کی عورتوں میں تم جیسی کوئی عورت نہیں۔ حضور ﷺ نے نساء اہل الجنۃ یا نساء المومنین فرمایا نساء النبی نہیں فرمایا۔ ازواج مطہرات نساء النبی ہیں امہات المومنین ہیں۔ امام مالک ؒ فرماتے ہیں: طہارت' شرف' نسب میں فاطمہ زہرا افضل ہیں کہ ان کے والد ماجد حضور ﷺ ہیں یہ شرف کسی کو حاصل نہیں۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے ان پانچوں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر یہ آیت تلاوت فرمائی یا رب یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے مخصوص ہیں ان سے رجس اور ناپاکی دور فرما دے اور انہیں پاک کر دے خوب پاک! یہ دعا سن کر ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ نے عرض کیا۔ وَاَنَا مِنْهُمْ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ تم بہتری پر ہو' تم ان کی ماں ہو۔

دیلمی نے روایت کی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا دعاء باب اجابت (قبولیت کے دروازے) تک نہیں پہنچتی جب تک مجھ پر اور میرے اہل پر درود نہ پڑھا جائے۔ ثعلبی نے حضرت امام جعفر صادق ؓ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقہ بندی نہ کرو۔ میں حبل اللہ اللہ کی رسی اہل بیت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ امام احمد نے روایت بیان کی کہ حضور ﷺ نے سیدین حسنین شہیدین کریمین کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس نے مجھ سے محبت کی اور ان کے والد والدہ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔ روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے بر سر منبر دوران خطبہ فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رحم (قرابت) روز قیامت کچھ کام نہ آئیں گا۔ بخدا میرا رشتہ قرابت داری دنیا و آخرت میں مقبول ہے۔ بزار' طبرانی' ابو نعیم نے روایت کی حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ پاکدامن ہیں اللہ نے ان کو اور ان کی ذریت کو جہنم پر حرام فرما دیا ہے۔ دیلمی نے روایت کی حضور ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ: (1) اپنے نبی کی محبت۔ (2) اہل بیت کی محبت۔ (3) قرآن پاک کی تلاوت۔ دیلمی نے روایت کیا حضور ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی محبت رکھتا ہے۔ وہ قرآن سے محبت کرتا ہے اور جس کی قرآن سے محبت ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے اصحاب اور اہل بیت

(رشتہ داروں) سے محبت کرتا ہے۔ امام احمد نے روایت کی حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔ امام احمد ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی کہ ہم منافقین کو حضرت علیؓ کے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ ان احادیث سے محبت اہل بیت واجب ان سے بغض عداوت حرام ہے۔ ابو سعید نے شرف النبوہ میں روایت کیا حضور ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ تم کو ناراض کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور تم کو راضی کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 115: حضرت فاطمہؓ کی اوڑھنی چادر کا پلو چاند و سورج نے بھی نہیں دیکھا اس پاکیزہ اوڑھنی کی طہارت پاکیزگی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ابوبکر بزار نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن عرش کے پاس سے ایک منادی ندا کرے گا۔ اے اہل محشر اپنے سر جھکالو آنکھیں بند کرلو تاکہ حضرت فاطمہ بنت شفیع روز محشر سید عالم محمد مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا پل صراط سے گزر جائیں تب حضرت فاطمہؓ ستر ہزار باندیاں حور خلد کے ہمراہ بجلی کے کوند کی مثل گزر جائیں گی۔ حضرت فاطمہؓ کی وفات حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ آپ کی عمر اس وقت اٹھائیس سال تھی حضرت علیؓ نے غسل دیا۔ صدیق اکبرؓ نے جنازہ پڑھایا آپ کے پردہ و ستر کی غرض سے رات میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کے چھ اولادیں ہیں: حسن، حسین، محسن، زینب، اُم کلثوم، رقیہ۔

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ	(116)	جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
وہ حسن مجتبٰی سید الاسخیاء	(117)	راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
اوج مہر ہدیٰ موج بحر ندیٰ	(118)	روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
شہد خوار لعاب زبان نبی	(119)	چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا	(120)	بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

زاہرہ: بلند، روشن کلی۔ طیبہ: پاکیزہ۔ طاہرہ: طہارت والی، پاک۔ راحت: سکون، چین۔ مجتبٰے: پسندیدہ، برگزیدہ۔ الاسخیاء: سخیوں کے سردار۔ راکب: سوار ہونے والا۔ دوش: کندھا، شانہ۔ عزت: توقیر، منزلت، مقام۔ اوج: بلندی، شان رفیع۔ مہرہدیٰ: ہدایت کا سورج۔ موج بحر: دریا کی تیز دھار۔ ندیٰ: آواز، پکار، اوس، شبنم۔ رَوح: خوشبو، تازگی۔ رُوح: جان، جوہر۔ سخاوت: بخشش، جودونوال۔ شہد: شہد کھانے والے۔ لعاب: تھوک، بھس۔ گیر: چکھنے کے لئے لینے والا۔ عصمت: پاکدامنی، پارسائی۔ شہید: ظلم کے ساتھ شہید کیا گیا۔ قبا: سرخ گلاب جیسے رنگ کا عباجبہ۔ بیکس: اکیلا، بے یارومددگار۔ دشت: جنگل۔ غربت: مسافرت، بے وطنی، وطن سے دور، مفلسی۔

مطلب اشعار 116: حضرت فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار خوبصورت کلی کی طرح پاکیزہ طہارت والی ہیں حضور سرکار دو عالم ﷺ کی روح پر فتوح کو فاطمہؓ راحت جان ہیں ان فاطمہؓ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ امام احمد، حاکم نے روایت کیا حضور ﷺ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فاطمہ میرا جزو ہیں جس کو یہ ناپسند کریں وہ مجھے بھی ناپسند ہے جو ان کو پسند ہے وہ مجھے بھی پسند ہے۔ قیامت کے دن میرے نسب کے سوا اور میرے سبب اور میری عزیز داری کے سوا تمام نسب و حسب منقطع ہو جائیں گے۔ ابن حبان، حاکم نے روایت کی حضور انور علیہ التحیتہ والثنا نے فرمایا جو میرے ان اہلبیت سے محاربہ جنگ کرے اس نے مجھ سے جنگ کی جس نے ان سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی۔ حضور ﷺ جب حضرت فاطمہؓ کو آتے دیکھتے تو استقبال کے لئے خوش ہو کر کھڑے ہو جاتے حضرت فاطمہ کی پیشانی اور ہاتھ چومتے بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے تھے ایک روایت میں ہے حضرت فاطمہؓ کے جسم مبارک سے

جنت کی خوشبو آتی تھی حضور ﷺ اس کو سونگھا کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں یا میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں۔ جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ حضرت علی ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرنا چاہا تو حضرت فاطمہ ؓ نے اس کی شکایت حضور ﷺ سے کی تو آپ نے علی سے دوسرے نکاح کرنے کو منع فرمادیا کہ میری بیٹی فاطمہ کی موجودگی میں اے علی تم دوسرا نکاح نہیں کرسکتے۔ یہ حضور ﷺ کے خصوصی اختیارات ہیں آپ جس کے لئے چاہیں کریں حرام کو حلال اور حلال کو حرام فرمادیں۔ سونا مرد کے لئے حرام سراقہ بن مالک کے لئے حلال بیک وقت چار نکاح جائز علی کے لئے فاطمہ کی حین حیات دوسرا نکاح حرام۔

مطلب اشعار 117: حضرت امام حسن ؓ انتہائی برگزیدہ اور سخاوت کرنے والوں کے سردار حضور ﷺ کے عالی مرتبت کاندھوں پر سواری کرنے پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

بخاری و مسلم نے حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کی کہ میں حضور نور مجسم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا شہزادے بلند اقبال حضرت امام حسن ؓ حضور ﷺ کے دوش (کاندھے) مبارک پر سوار تھے اور حضور ﷺ فرمارہے تھے اے اللہ میں ان کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ میں نے عرض کیا نِعْمَ الْمَرْکَبُ سواری بہت اعلیٰ ہے آپ نے فرمایا وَنِعْمَ الرَّاکِبُ سوار بھی بہت اچھا ہے۔ بخاری نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے امام حسن ؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف نظر فرماتے اور ایک نظر فرزند جلیل امام حسن کی طرف کرتے آپ نے فرمایا میرا یہ فرزند سید ہے اللہ تعالیٰ ان کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ بخاری میں حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے حضور نور مجسم فخر نبی آدم ﷺ نے فرمایا حسن و حسین میرے دنیا میں دو پھول ہیں ابن سعد نے عبداللہ بن زبیر ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ کے اہل بیت میں امام حسن ؓ حضور ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھے اور حضور ﷺ کے بہت زیادہ لاڈلے تھے۔ میں نے دیکھا حضور ﷺ سجدہ کرتے ہوتے تو امام حسن آپ کی گردن مبارک یا پشت اقدس پر بیٹھ جاتے تو جب تک امام حسن آپ کی پشت پر بیٹھے رہتے آپ سجدے سے سر اقدس کو نہ اٹھاتے سجدہ طویل کردیتے تھے۔ میں نے دیکھا اگر آپ رکوع میں ہوتے اور امام حسن آپ کی ٹانگوں کے درمیان سے گزرنا چاہتے تو حضور ﷺ ٹانگوں کو اتنا کشادہ کردیتے کہ امام حسن درمیان سے گزر جاتے تھے۔

مطلب اشعار 118: حضرت امام حسن ؓ سورج کی مثل ہدایت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز تھے اور آپ کی گفتگو کی روانی دریا کی تیز دھار جیسی تھی۔ بخشش اور سخاوت سے آپ کو روحانی فرحت حاصل ہوتی تھی آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت امام حسن ؓ کے مناقب بہت زیادہ ہیں آپ علم، وقار، حشمت، جاہ، جود، کرم، زہد، طاعت، شجاعت، حسن، خو، خصلت میں بلند پایہ مقام رکھتے تھے۔ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک آدمی کو ایک ایک لاکھ کا عطیہ مرحمت فرماتے تھے۔ ابن سعد نے علی بن زید سے روایت کی کہ حضرت امام حسن ؓ نے دو مرتبہ اپنا کل مال راہ خدا میں صدقہ کردیا اور تین مرتبہ نصف مال عنایت فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت معاویہ ؓ کی طرف سے آپ کی خدمت میں چالیس کروڑ روپیہ نذرانہ پیش کیا گیا آپ نے اس کو راہ مولیٰ میں صرف فرمادیا۔

مطلب اشعار 119: حضرت امام حسن ؓ حضور ﷺ کی زبان کے لعاب (تھوک) کو شہد کی طرح چوستے تھے حضور ﷺ کی پارسائی کو حاصل کرنے والے امام حسن ؓ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت امیر معاویہ ؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حضرت امام حسن کے لب (ہونٹ) اور زبان چوستے تھے۔ حاکم نے عبداللہ بن عبید عمیر سے روایت کیا کہ حضرت امام حسن ؓ کی گفتگو بہت زیادہ شیریں ہوتی تھی۔ سامعین آپ کی تقریر

کے مشتاق ہی رہتے تھے۔ سیر نہیں ہوتے نہ اکتاتے تھے سب کی یہی خواہش ہوتی تھی کہ آپ کا سلسلہ کلام جاری رہے۔ طبرانی ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہم حضور ﷺ کے ہمراہ تھے آپ جب حضرت فاطمہ کے حجرے کے نزدیک تشریف لے گئے تو حسنین کریمین کے رونے کی آواز سنی معلوم کیا اے فاطمہ میرے بیٹے کیوں رو رہے ہیں عرض کیا پیاسے ہیں' پانی نہیں ہے۔ آپ نے ہمراہیوں سے معلوم فرمایا کسی کے پاس پانی ہے۔ عرض کیا نہیں ہے آپ نے فرمایا میرے بیٹوں کو مجھے دو حضرت فاطمہؓ نے ایک صاحبزادے کو آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے ان کو اپنے سینہ بے کینہ سے لگا کر اپنی زبان مبارک چوسا دی پھر دوسرے کو بھی چوسا دی رونا موقوف ہو گیا۔ ابو نعیم' بیہقی نے رزینہ خادمہ حضور ﷺ سے روایت کیا کہ حضور ﷺ دس محرم کو حسنین کریمین و ابراہیمؓ کو بلا کر ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرماتے اب یہ شکم سیر ہو گئے ان کو رات تک کسی خوراک کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت امام حسن کی ولادت 15 رمضان 3ھ کو اور وصال زہر سے ہوا۔ تاریخ وصال 5 ربیع الاول 49ھ عمر پینتالیس سال چھ ماہ ہوئی۔

مطلب اشعار 120: کربلا کے میدان میں جور جفا کے ساتھ شہید ہونے والے حضرت امام حسینؓ کے خون سے ان کا عبا (لباس) سرخ رنگ میں رنگا گیا۔ ان غریب الوطن مسافر امام مظلوم پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

آپ کی ولادت 5 شعبان 4ھ کو ہوئی۔ آپ کا نام حسین و شبیر ہے کنیت ابو عبداللہ لقب سبط رسول اللہ ریحانۃ الرسول ہے۔ آپ بھی امام حسن کی طرح جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ ابن عباس روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے ان دونوں امام حسن و امام حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔ یہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں آپ ان کو سونگھا کرتے تھے۔ آپ کی شہادت کی خبر پیدائش کے ساتھ ہی مشہور ہو گئی تھی۔ دس محرم بروز جمعہ 61ھ امام عالی مقام سید الشہدا امام حسینؓ اپنے تمام رفقاء اہل بیت کو امتحان دلا کر اعلیٰ نمبروں سے پاس کرا کر اس دار فانی سے 56 سال کی عمر میں تشریف لے گئے۔

آپ کی شہادت کے واقعات عجیب و غریب ہیں یہاں ان کی گنجائش نہیں ان کو سوانح کربلا ریاض الشہداء اوراق غم وغیرہ کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

در درج نجف مہر برج شرف (121) رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام
اہل اسلام کی مادران شفیق (122) بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام
جلوگیان بیت الشرف پر درود (123) پردگیان عفت پہ لاکھوں سلام
سیما پہلی ماں کہف امن و اماں (124) حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی (125) اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

در: موتی' لولو۔ درج: جواہرات کا صندوقچہ۔ نجف: عراق کے ایک شہر کا نام۔ مہر: سورج۔ برج: فضائی آسمان کا بارھواں حصہ' گھڑی' گنبد۔ شرف: ستارے کا اپنے برج میں آجانے کو شرف کہتے ہیں' بلندی۔ رومی: چہرہ۔ مادران: والدائیں' مائیں۔ شفیق: مہربان۔ بانوان: بیگمات' خواتین بیبیاں۔ طہارت: پاکیزہ۔ جلوگیان: نمودار ہونے والیاں' چمکنے والیاں۔ بیت: گھر۔ الشرف: شرافت والے۔ پردگیاں: پردہ کرنے والیاں۔ عفت: پاک دامن' پارسا' پرہیزگار۔ سیما: خاص کر' مخصوص' خصوصاً۔ کہف: جائے پناہ۔ امن و اماں: چین' پناہ' بے خوفی۔ حق گزار: حق ادا کرنے والی۔ رفاقت: ہمراہی' ساتھی' سنگت۔ تسلیم: سلام کرنا۔ نازل: اترنے والا۔ سرائے: مکان' گھر۔ سلامت: سلامتی والا' محفوظ۔

مطلب اشعار 121: نجف حضرت علی کرم اللہ وجہ کا مدفن ہے حضرت امام حسین ؓ نجف یعنی حضرت علی ؓ کے خزانے کا بیش قیمت موتی ہیں اور شرافت کے برج کا سورج ہیں آپ کا چہرہ مبارک شہادت کے خون سے رنگین ہے آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ کے نانا سید المرسلین والد باب العلم سند الواصلین والدہ دختر رسول مستجاب الدعوات سیدہ نساء اہل الجنۃ بھائی سید نوجوانان اہل الجنۃ یہ تمام حضرات باوجود ہمہ صفت موصوف ہونے کے کسی نے یہ دعا نہیں کی کہ اے الہ العالمین ہمارے حسین کو اس ابتلا میں مت ڈالنا بلکہ سب نے استقامت کی دعا کی کہ اے اللہ حسین کو اس ابتلا میں ثابت قدم رکھنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم تمہاری آزمائش ضرور کریں گے کچھ خوف سے' بھوک سے اور مال کم کرکے اور جانوں کو کم کرکے اور پھلوں کو کم کرکے تو بشارت دے دیجئے صبر کرنے والوں کو جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ کہا کریں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف واپس جانا ہے۔ حضرت امام حسین ؓ نے کربلا کے میدان میں تمام امتحان بیک وقت دیئے۔ اعدا کا خوف آپ 82 نفوس دشمن بیس ہزار' تین دن کے بھوکے پیاسے رہے۔ آپ کا اسباب اور خیمہ لٹا آپ کے رفقاء عزیز اقارب شہید ہوئے آپ کی اولاد بھی شہید ہوگئی مگر آپ نے اف تک نہیں کی خود بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ صبر و استقامت کے پہاڑ تھے۔

مطلب اشعار 122: تمام مسلمانوں پر شفقت و مہربانی کرنے والی مائیں (ام المومنین) ان پاکیزہ بیگمات پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اے اہلبیت نبی ﷺ اللہ تعالیٰ نے تم سے ناپاکی دور کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور تم کو پاک صاف ستھرا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ یعنی جیسا کہ اہل بیت کا رتبہ و مقام ہے اسی کے مطابق قلبی' اخلاقی' صفائی کرکے سب سے ممتاز و فائق کر دیا تہذیب نفس' تصفیہ قلب' تزکیہ باطن کے اعلیٰ و ارفع مقام پر پہنچا دیا۔ حضور ﷺ کے اہلبیت چند قسم کے ہیں:

1- جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ بنی ہاشم' بنی عباس اولاد علی' جعفر' عقیل' حارث کی اولاد۔

2- آپ کے گھر میں پیدا ہونے والے۔

3- آپ کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج مطہرات۔

4- آپ کے گھر میں آنے جانے والے جیسے زید بن حارثہ' اسامہ بن زید یہ سب اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں مگر ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا قرآن سے ثابت ہے باقی کے لئے حدیث سے ثابت ہے جیسے حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ' حسن حسین' علی ؓ کو فرمایا: اللّٰھم ھولاء اھل بیتی اے اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔

ازواج مطہرات کو اہل بیت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جیسے اسی مذکورہ آیت میں سیاق و سباق میں ازواج ہی کا ذکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقامات پر اہل بیت سے ازواج ہی کا ذکر کیا ہے جیسے حضرت سارہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اہل بیت فرمایا: رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ علیکم اھل البیت اے اہل بیت ابراہیم تم پر اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ حضرت صفورا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اہلبیت فرمایا: اذ قال لاھلہ امکثوا انی آنست نارا موسیٰ علیہ السلام نے صفورا کو کہا ٹھہرو مجھے پہاڑ پر آگ نظر آرہی ہے۔ آگ لینے گئے نبوت لے کو آئے یوسف و زلیخا کے قصہ میں کہا التی ھو فی بیتھا وہ جو اس کے گھر میں ہے۔ حضرت عائشہ اور حضور ﷺ کے متعلق فرمایا۔ اذ غدوت من اھلك جب آپ اپنے اہل میں صبح کریں۔ تو روافض کا یہ کہنا کہ اہلبیت صرف پنجتن پاک ہیں یہ قرآن کے خلاف ہے پنجتن پاک کا اہلبیت ہونا حدیث سے ثابت ہے اور ازواج کا اہلبیت ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ حضور ﷺ کی ازواج کے تعداد میں اختلاف ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

1- حضرت خدیجہ بنت خویلد ہجرت سے تین سال قبل وصال ہوا۔

2- سودہ بنت زمعہ۔

3- عائشہ بنت ابوبکر صدیق وفات 54ھ میں ہوئی۔

4- حضرت حفصہ بنت عمر فاروق اعظم نکاح 2ھ یا 3ھ میں وفات 45ھ میں۔

5- زینب بنت خزیمہ نکاح 3ھ میں وفات 4ھ میں ہوئی۔

6- ام سلمہ بنت امیہ مخزومیہ نکاح 4ھ میں وفات 59ھ۔

7- زینب بنت جحش نکاح 5ھ میں وفات 20ھ میں ہوئی۔

8- ام حبیبہ بنت ابوسفیان نکاح 6ھ میں وفات 56ھ۔

9- جویریہ بنت حرث نکاح 6ھ میں وفات 56ھ میں۔

10- میمونہ بنت حرث نکاح 7ھ میں وفات 52ھ میں۔

11- صفیہ بنت حیی نکاح 7ھ میں وفات 56 میں۔

12- ریحانہ بنت شمعون وفات 10ھ میں۔

13- ماریہ قبطیہ بنت شمعون وفات 16ھ۔

14- اسماء بنت نعمان (ان کے ساتھ حقوق زوجیت ادا نہیں فرمائے)۔

15- ام شریک بنت دودان (ان کے ساتھ حقوق زوجیت ادا نہیں فرمائے)۔

16- خولہ بنت الھذیل (ان کے ساتھ حقوق زوجیت ادا نہیں فرمائے)۔

مطلب اشعار 123: حضور ﷺ کے شرافت والے گھر میں ازواج کی جلوہ ریزی پر رحمتیں نازل ہوں ان پاک دامن عفت مآب کی پردہ داری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

اشعۃ اللمعات میں ہے عام مومنہ عورتوں کا پردہ یہ ہے کہ ان کا چہرہ غیر آدمی نہ دیکھ پائے مگر ازواج پاک کا پردہ یہ تھا کہ برقعہ چادر اوڑھ کر بھی کسی اجنبی کے سامنے نہ آئیں تاکہ ان کے جسم کا اندازہ بھی کوئی نہ کر سکے۔ مرقات میں ہے حضور ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک پیالہ میں حیس کھا رہے تھے کہ حضرت عمر حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے عمر تم بھی کھاؤ۔ عمر کھانے لگے تو ایک دفعہ حضرت عمر کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے چھو گئی تو حضرت عمر نے کہا اوہ اے کاش آپ کی بیویوں کو کوئی آنکھ نہ دیکھ سکتی۔ اس کے بعد ہی آیت پردہ نازل ہو گئی۔

مطلب اشعار 124: خصوصاً سب سے پہلی والدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ جو امن و چین کے لئے جائے پناہ ہیں اور حضور ﷺ کی رفاقت کا حق پورا پورا ادا کیا آپ کی اس حق گزاری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت خدیجہ ؓ ہمہ صفت موصوف تھیں حضور ﷺ ان کو اکثر یاد کرتے اور ان کی بہت زیادہ تعریف فرماتے۔ آپ بہت زیادہ روزے دار، تہجد گزار، حضور ﷺ کی خدمت گزار تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدیجہ میری غمگسار مونس تنہائی تھیں۔ غار حرا کی چلہ کشی میں میری بہت مدد کرتیں۔ میرے لئے کھانا غار حرا میں پہنچاتی تھیں۔ محدثین نے مختلف راویوں سے روایت کی کہ جب حضور انور ﷺ کی عمر پاک 25 سال کی ہوئی آپ ابوطالب کے پاس رہتے تھے ابوطالب نے کہا: میرے ہاں بچے زیادہ ہیں آپ اب جوان ہو گئے ہیں کچھ کاروبار کریں آپ کی امانت دیانت مشہور ہے۔ آپ خدیجہ سے کاروبار کی بات کریں۔ آپ نے فرمایا اگر خدیجہ کو

ضرورت ہو گی تو وہ خود ہم سے بات کریں گی۔ اس بات کی خبر کسی طرح حضرت خدیجہ ؓ کو معلوم ہو گئی۔ انہوں نے کہا میں محمد ﷺ کی امانت' صداقت' اخلاق' اوصاف حمیدہ کو خوب اچھی طرح جانتی ہوں۔ مجھے ان کے اس ارادہ کا علم نہیں تھا کہ وہ شرکت پر کاروبار کرنا چاہتے ہیں ان کو بلا کر لاؤ تاکہ ان سے معاملات طے کر لیں حضرت خدیجہ کا قاصد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا خدیجہ کا پیغام دیا آپ ابوطالب کو لے کر خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے۔ شرائط طے ہو گئے آپ قافلہ کے ہمراہ خدیجہ کا مال لے کر روانہ ہوئے۔ خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو آپ کے ساتھ روانہ کیا تاکہ وہ آپ کی خدمت کرے دوران سفر تمام راستہ میں ایک ابر بادل آپ پر سایہ کرتا آپ دھوپ سے محفوظ رہتے۔ قافلہ نے نسطورا راہب کے معبد کے قریب قیام کیا تو آپ نے ایک درخت کے نیچے قیام کیا۔ نسطورا راہب اپنے عبادت خانہ سے باہر آگیا۔ وہ میسرہ کو جانتا تھا راہب نے میسرہ کو بلا کر معلوم کیا میسرہ یہ کون ہیں جنہوں نے اس درخت کے نیچے قیام کیا ہے۔ میسرہ نے کہا ان کا نام محمد ﷺ ہے یہ قرشی ہیں صادق امین کے لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ راہب نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک کسی نے اس درخت کے نیچے قیام نہیں کیا اور نہ کر سکتا ہے۔ سوائے نبی آخرالزمان ﷺ کے راہب آپ کے پاس آیا اور بغور دیکھنے لگا۔ آپ میں تمام علامات اس نے دیکھیں جو کتب سابقہ میں تحریر تھیں۔ راہب نے کہا صرف ایک نشانی باقی ہے آپ اپنی پشت مبارک سے کپڑا ہٹائیں تاکہ میں اس نشانی کی بھی زیارت کر لوں۔ آپ نے کمر سے کپڑا ہٹایا۔ نسطورا نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا آپ بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہیں آپ نبی برحق امی ہاشمی عربی مکی مالک حوض کوثر صاحب لواء الحمد شفیع یوم محشر ہیں۔ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں آپ کو اس تجارت میں بہت زیادہ نفع ہوا۔ قافلہ واپس مکہ کو آرہا تھا حضرت خدیجہ اپنے بالاخانہ کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھیں۔ دوپہر کا وقت تھا کہ دیکھا تمام قافلہ پر دھوپ ہے مگر ایک آدمی پر ابر کا سایہ ہے۔ جب قافلہ قریب آیا تو انہوں نے حضور ﷺ کو پہچان لیا اپنے غلام میسرہ سے سایہ کے متعلق معلوم کیا تو اس نے کہا یہ تو تمام راستہ ہوتا رہا ہے پھر میسرہ نے نسطورا راہب کی گفتگو شناخت نبوت کی شہادت بیان کی اور بھی چند یہودیوں نے آپ کو پہچانا اور کہا یہ نبی الزمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ نے آپ سے نکاح کی خواہش کی اور پیغام بھیجا ابوطالب نے آپ سے مشورہ کیا اور پیغام نکاح قبول کیا اور آپ کا حضرت خدیجہ سے نکاح ابوطالب نے پڑھایا آپ حضور ﷺ کی سب سے پہلی بیوی ہیں اور سب سے زیادہ پیاری ہیں حضرت خدیجہ عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔ بیہقی نے ابن اسحاق' عبدالمالک' بن عبداللہ' بن ابوسفیان' بن علاء بن حارثہ ثقفی سے روایت کی کہ حضور ﷺ ہر سال ایک ماہ غار حرا میں اعتکاف خلوت نشینی فرماتے تھے۔

کوئی خاص مہینہ مقرر نہیں تھا جب وحی نازل ہوئی تو وہ ماہ رمضان تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اقرا باسم ربك الذی خلق تا مالم یعلم تک آپ کو پڑھائی۔ آپ نے یہ واقعہ ام المومنین حضرت خدیجہ ؓ سے بیان کیا تو حضرت خدیجہ نے کہا اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں ورقہ کو سارا واقعہ سنایا تو ورقہ نے کہا اے خدیجہ تم نے جو واقعہ سنایا ہے اگر یہ درست ہے تو یہ محمد ﷺ اس امت کے نبی ہیں اور ان کے پاس جو فرشتہ وحی لے کر آیا تھا وہ ناموس اکبر (جبرائیل) ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے دیگر حضرت خدیجہ نے کہا آپ کو جب وہ فرشتہ نظر آئے تو آپ مجھے بتائیں۔ آپ نے کہا جبرائیل آیا ہے خدیجہ نے کہا آپ اس کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں خدیجہ نے کہا آپ میرے داہنی طرف بیٹھ جائیں۔ معلوم کیا اب بھی نظر آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں! ام المومنین نے کہا آپ میری گود میں بیٹھ جائیں آپ بیٹھ گئے۔ کیا اب بھی نظر آرہے ہیں۔ فرمایا ہاں! ام المومنین نے سر سے چادر اتار کر اپنا سر برہنہ کر دیا۔ معلوم کیا اب بھی نظر آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا' نہیں۔ ام المومنین نے عرض کیا جو آپ کو نظر آتا ہے وہ فرشتہ ہے شیطان نہیں ہے۔ آپ کو بشارت و خوشخبری ہو کہ آپ اللہ کے نبی ہیں میں آپ پر ایمان لاتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر جو کلام نازل ہوا ہے وہ کلام الٰہی ہے اس

سے آپ کی فراست کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کتنی عقلمند تھیں کہ آپ نے فرشتہ اور ابلیس کے فرق کو پہچانا۔

مطلب اشعار 125: عرش اعظم سے اللہ تعالیٰ ان طیب و طاہر محرمات بیگمات پر سلام لے کر جرائیل امین کو بھیجا اس سلامتی والے دولتخانہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ مرقات' لمعات میں تحریر ہے مسلم بخاری میں ابو سلمہ سے روایت ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سلام کیا مگر حضرت خدیجہ ؓ کو جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا سلام لے کر آئے بخاری مسلم نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کی ازواج پاک میں سے کسی سے اتنی شرم و حیا نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ سے کی حالانکہ میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے تھے بہت سی مرتبہ بکری ذبح فرماتے اور اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیج دیتے تھے۔ تو میں حضور ﷺ سے کہتی کیا وہ ایسی تھیں کہ ان جیسی دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی۔ آپ فرماتے وہ ایسی تھیں' وہ ایسی تھیں اور ان ہی سے میری اولاد پیدا ہوئی۔

منزل مِنْ قَصَبْ لَا نَصَبْ لَا صَخَبْ	(126)	ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنت صدیق آرام جان نبی	(127)	اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ	(128)	ان کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام
جس میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں	(129)	اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
شمع تابان کاشانہ اجتہاد	(130)	مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

منزل: مکان۔ مِن: سے۔ قصب: نرکل' کھجور کے چھلکے' یا موتی۔ لانصب: دنیوی دولت سے خالی' اس میں کوئی تکلیف نہیں۔ لاصخب: فریاد شکوہ نہیں' اس میں شور و غوغا نہیں۔ کوشک: حویلی' گھر۔ زینت: سجاوٹ' خوبصورتی۔ بنت: بیٹی۔ حریم: گھر کی چار دیواری' بیوی۔ برات: پاک ہونا' بری ہونا۔ پرنور: نورانی۔ روح القدس: جبرائیل امین۔ سرادق: باپردہ گھر۔ عصمت: پاک دامنی۔ تابان: چمکتے ہوئے چراغ۔ کاشانہ: مکان' گھر۔ اجتہاد: کوشش سے صحیح راستہ تلاش کرنا۔ مفتی: فتوے دینے والے۔ چار ملت: خلیفہ اول ابوبکر صدیق' خلیفہ دوم عمر فاروق اعظم' خلیفہ سوم: عثمان ذی النورین' خلیفہ چہارم علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

مطلب اشعار 126: حضرت خدیجہ ؓ کا مکان جنت میں ایک موتی کا بنا ہوا ہے اس میں شور شر ہے نہ کوئی تکلیف و پریشانی ہے ایسے مکان کی خوبصورتی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرَئِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ وَ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَءْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ متفق علیہ

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام (غار حرا میں) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ تشریف لا رہی ہیں ان کے پاس ایک برتن میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں تو آپ انہیں ان کے رب کا سلام دیں اور میرا سلام بھی ان کی خدمت میں عرض ہے اور انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیں جو ایک موتی کا ہے نہ اس گھر میں شور ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔ (مسلم' بخاری' مشکوٰۃ)

مطلب اشعار 127: حضرت عائشہ ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی صاحبزادی اور نبی پاک ﷺ کی جان کو راحت دینے والی ہیں ان

محترمہ کی پاک دامنی میں آیت نازل ہوئی ان کی اس عزت و حرمت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

بخاری مسلم نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کیا حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تین راتوں کو خواب میں دیکھا فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا اور کہتا یہ تمہاری بیوی ہیں میں نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو اے عائشہ وہ تم تھیں۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے تو عطا فرما دے۔ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ ؓ سے فرمایا اے میری بچی میں جس سے محبت کرتا ہوں کیا تم ان سے محبت نہیں کرتیں۔ فاطمہ نے عرض کیا کرتی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا عائشہ سے محبت کرو امت کو تیمم کی آسانی آپ کے صدقہ میں نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ کا وصال آپ کی آغوش میں ہوا۔ حضور کی آخری آرام گاہ آپ کا حجرہ ہے۔ حضور ﷺ کو اکثر حضرت عائشہ ؓ کے بستر پر وحی نازل ہوتی تھی۔ آپ خود صدیقہ ہیں اور بنت صدیق ہیں۔

مطلب اشعار 128: حضرت عائشہ ؓ کی پاکدامنی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں بیان فرمائی ان کی نورانی صورت و سیرت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں حضرت عائشہ ؓ کی برات میں عبداللہ ابن ابی کی تہمت پر فرمایا:

سُبۡحٰنَکَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ○

اللہ تعالیٰ پاک ہے عائشہ پر یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

پورا واقعہ اس طرح ہے: حضور ﷺ 6ھ میں غزوہ **مصطلق** سے مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ بھی ہمراہ تھیں آپ کی سواری کے اونٹ پر محمل باپردہ ہودہ تھا۔ آپ کے ہودہ و اونٹ والے اونٹ پر باندھ دیتے آپ بہت دبلی پتلی تھیں۔ ایک منزل پر قافلہ نے قیام کیا۔ روانگی سے قبل آپ کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئی آپ قافلہ سے جنگل کی طرف چلی گئیں۔ وہاں آپ کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہار کی تلاش میں تاخیر ہو گئی واپس تشریف لائیں تو قافلہ روانہ ہو گیا تھا۔ اونٹ والوں نے محمل ہودہ اونٹ پر باندھنے آئے پردہ پڑا ہوا تھا گمان کیا حضرت عائشہ اندر تشریف رکھتی ہیں اٹھاتے وقت ہودے کے خالی ہونے کا گمان نہیں ہوا کیوں کہ آپ کم عمر تھیں ہلکی پھلکی تھیں الغرض اونٹ والوں نے ہودہ باندھ کر اونٹ قافلہ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ حضرت عائشہ واپس تشریف لائیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا۔ آپ نے اسی جگہ قیام کیا کہ یہاں سے جانا خلاف مصلحت ہے کہ اگلی منزل پر جب مجھے ہودے میں نہ پائیں گے تو یہیں اسی جگہ مجھے تلاش کرنے آئیں گے۔ رات کا وقت تھا نیند نے غلبہ کیا آپ وہیں لیٹ کر سو گئیں۔ حضرت صفوان بن معطل ؓ قافلے سے پیچھے رہتے تھے کہ اگر قافلہ والوں کی کوئی چیز رہ جائے تو آپ اس کو اٹھالیں اور اس کے مالک تک پہنچا دیں۔ صفوان صبح کے وقت وہاں پہنچے تو دیکھا کوئی آدمی سو رہا ہے قریب ان کر دیکھا تو حضرت عائشہ ہیں پردے کے حکم سے پہلے ان کو دیکھا تھا۔ پریشان ہو گئے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ بلند آواز سے پڑھا۔ حضرت عائشہ کی آنکھ ان کی آواز سے کھل گئی فوراً پردہ کر لیا۔ حضرت صفوان نے اپنا اونٹ ان کے قریب لا کر بیٹھا دیا حضرت عائشہ اس پر سوار ہو گئیں۔ حضرت صفوان نے اونٹ کی نکیل پکڑی اور چل دیئے۔ دوپہر تک قافلہ سے جا ملے۔ عبداللہ بن ابی منافق نے واہی تباہی بکنا بہتان لگانا شروع کر دیا اس کے اس پروپیگنڈے میں کچھ سادہ لوح مسلمان بھی شریک ہو گئے۔ مثلاً مردوں میں حسان، مسطح وغیرہ عورتوں میں حمنہ بنت جحش۔ منافقین کے اس افسوس ناک پروپیگنڈے سے مسلمانوں کو اور حضور ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا اور حضرت عائشہ کا تو برا حال ہو گیا شدت غم سے بیمار ہو گئیں شب و روز روتی تھیں۔ حضور ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی تھی۔ آپ نے حضرت عائشہ کی برات میں کچھ نہیں فرمایا کیوں کہ آپ کے برات کرنے سے منافقین غلط تاثر لیتے اس لئے آپ نے کچھ نہیں کہا ورنہ اس سے قبل انبیاء علیہم السلام نے اپنی صفائی خود کی مگر یہ محبوبہ محبوب رب العالمین ہیں تو ان کی صفائی برات میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ سے تا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ تک پندرہ آیات نازل ہوئیں۔ حضور ﷺ کو علم تھا کہ ان کی برات میں اللہ تعالیٰ آیات نازل

فرمائے گا تو میں کیوں عائشہ کی حمایت میں کچھ بولوں اور لوگوں کو بولنے کا موقع دوں۔ بعض روایات میں ہے حضرت صفوان بن معطل ؓ عنین تھے۔

مطلب اشعار 129: حضور ﷺ کے دولت خانہ میں جبرائیل امین علیہ السلام اجازت لے کر حاضر ہوتے تھے بغیر اجازت اندر نہیں جاتے تھے۔ ایسے باپردہ گھر کی پاکدامنی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت جعفر بن محمد وہ اپنے والد علی بن حسین ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل امین اور فرشتہ اسمٰعیل نے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی اسمٰعیل فرشتہ ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا سردار ہے جس کا ہر فرد ایک ایک لاکھ فرشتوں پر سردار ہے۔ یہ دونوں فرشتے آپ کی خدمت میں حاضر تھے تو حضرت ملک الموت نے حاضری کی اجازت طلب کی جبرائیل نے کہا یہ موت کا فرشتہ ہے جو آپ سے اجازت مانگ رہا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ اس کو اجازت باریابی عنایت فرمادیں۔ آپ نے ملک الموت کو حاضری کی اجازت دی تو ملک الموت نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کیا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت عالی میں بھیجا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی جان روح قبض کروں۔ اگر آپ کی مرضی نہ ہو تو روح قبض نہ کروں۔ آپ نے فرمایا اے ملک الموت کیا تم اسی کام کے لئے آئے ہو۔ ملک الموت نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے آپ کی خدمت میں بھیجا اور حکم دیا ہے آپ جو حکم دیں میں اس پر عمل کروں۔ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل کی طرف دیکھا کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ملک الموت تم کو اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے بھیجا ہے اس پر عمل کرو تو آپ کی اجازت سے ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔

مطلب اشعار 130: اجتہاد کے گھر کے چمکتے ہوئے روشن چراغ مذہب و ملت کے چاروں مفتی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اعظم حضرت عثمان غنی حضرت علی المرتضیٰ ؓ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ نے اجتہاد فرمایا مانعین زکوٰۃ سے جنگ کی اگر آپ اجتہاد نہ کرتے اور زکوٰۃ وصول نہ کرتے تو دین کا رکن ختم ہو جاتا۔ آپ نے قرآن کو جمع کرایا کتابی شکل میں آپ نے باغ فدک میں اجتہاد فرمایا کہ نبی کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا وغیرہم۔

فاروق اعظم نے اجتہاد فرمایا تراویح کی جماعت قائم کی۔ ڈاک کا نظام قائم کیا فوجی قوانین بنائے۔ زمین کا ناپ پٹوار خانہ قائم کیا مفتوحہ اقوام کو غلام نہیں بنایا' ان کو آزادی دی وغیرہم۔

حضرت عثمان غنی نے اجتہاد فرمایا قرآن مختلف طرز تحریر میں تھا آپ نے ان تمام نسخوں کو جمع فرما کر حجازی رسم الخط میں کیا قرآن میں رکوع لگوائے وغیرہم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علم حساب علم و نحو علم صرف کے قواعد ایجاد کے قرآن کے مشکل مقامات کی تفسیر فرمائی۔

ایک شخص نے سوال کیا لیلتہ القدر رمضان کی کون سی رات ہے آپ نے فرمایا لیلتہ القدر میں نو حرف ہیں اور لیلتہ القدر سورۃ القدر میں تین مرتبہ ہے تو نو کو تین سے ضرب دو تو ستائیس ہوئے معلوم ہوا لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہے۔

حضور ﷺ علم کا شہر ہیں' ابوبکر اس کی بنیاد ہیں' عمر ؓ اس کی دیوار ہیں' عثمان ؓ اس کی چھت ہیں' علی ؓ اس کے دروازہ ہیں۔ ابوبکر ؓ نے دین کی بنیادوں کو پختہ کیا' عمر ؓ نے دین کے گرد مضبوط حصار قائم کیا' عثمان ؓ نے اپنے غنا و حلمی سے اس پر چھت ڈالی' حضرت علی ؓ نے دروازہ بن کر دین کو سمجھنے کا شعور پیدا کیا۔

جاں نثاران بدر و احد پر درود (131) حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا (132) اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابق سیر قرب خدا (133) اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا (134) عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل (135) ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

نثار: جان قربانی کرنے والے۔ گزاران: حق ادا کرنے والے۔ بیعت: عہد باندھنا' مرید ہونا۔ مژدہ: خوش خبری' بشارت۔ سابق: پہلا' اول۔ سیر: رفتار' سفر ہجرت۔ قرب: نزدیکی۔ اوحد: یگانہ' فرید' لاثانی' لاجواب۔ کاملیت: حالت کمال' کامل و اکمل ہونا۔ سایہ: ظل' پرچھائیں۔ مایہ اصطفا: برگزیدہ' پونجی' چنا ہوا سامان۔ عزو: ارجمند' کامیاب' قادر' غالب۔ افضل: مخلوق میں سب سے افضل۔ الرسل: رسولوں کے بعد۔ ثانی: دو میں کا ایک دو اشخاص میں سے ایک شخص۔ ہجرت: ترک وطن' جائے پیدائش چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہونا۔

مطلب اشعار 131: جنگ بدر اور جنگ احد میں جان قربان کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور بیعت رضوان کا حق ادا کرنے والوں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جنگ بدر میں تمہاری تعداد بہت کم تھی اور اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر تمہاری مدد فرمائی۔ حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اور آپ کے صحابہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے اصحاب کو کیسا جانتے ہیں فرمایا ہم ان کو بہترین مسلمان اور غیر بدری صحابہ سے افضل جانتے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا اسی طرح جو فرشتہ جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی صحابہ میں سب سے افضل خلفاء راشدین ہیں پھر عشرہ مبشرہ پھر بدر میں شریک صحابہ پھر اہل احد صحابہ پھر صلح حدیبیہ میں شریک اصحاب ہیں جنگ بدر میں پانچ ہزار فرشتہ شریک ہوئے تھے۔ بدر میں کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی پچاس آدمی ابوسفیان لے کر ابوجہل کے ساتھ ان ملے تو کل تعداد ایک ہزار ہو گئی۔ کفار جنگی سازو ساماں سے لیس تھے مگر مسلمانوں کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاس دو گھوڑے تھے چھ زرہیں تھیں آٹھ تلواریں تھیں باقی نہتے تھے انہیں کے ہتھیار چھین کر ان سے لڑے اور فتح پائی حضور ﷺ نے کفار کے مقتل کی نشاندہی فرمائی تھی ہر کافر اسی جگہ قتل ہوا جس جگہ کو آپ نے فرمایا تھا۔ ان میں ابوجہل' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عتبہ' امیہ بن خلف' عقبہ بن ابی معیط' عمارہ بن ولید' مروان قریش سے تھے۔ جنگ احد دوسری جنگ ہے پہلے مسلمانوں کو فتح ہوئی پھر ایک غلطی سے فتح شکست میں تبدیل ہو گئی اسی جنگ میں حضور کے چچا امیر حمزہ شہید ہوئے آپ کو فرشتوں نے غسل دیا۔ بیعت رضوان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الی اخرہ

اللہ تعالیٰ حقیقۃً راضی ہے ان ایمان والوں سے جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے آپ سے بیعت جہاد کی یا بیعت موت کی یعنی آپ کے ہاتھ پر لڑنے مرنے کی بیعت کی یا عام بیعت مراد ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

اے محبوب جن لوگوں نے آپ سے بیعت کی انہوں نے حقیقتاً اللہ تعالیٰ سے بیعت کی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ باطنا ان کے ہاتھوں پر تھا مگر ظاہراً آپ کا ہاتھ تھا۔ بیع کے معنی بیچنا۔ یعنی مسلمانوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا تھا اپنی جان مال اولاد کا مالک اللہ اور رسول کو جانتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ جس شخص نے درخت کے نیچے بیعت کی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو اصحاب تھے ہم سے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم آج سارے زمین پر رہنے والوں سے بہتر ہو' افضل ہو۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے خود بیعت فرمائی۔ فرمایا یہ میرا ہاتھ ہے اور اپنے دوسرے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی کہ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمان غنی کا ہاتھ قرار دیا۔ اسی آیت سے پیری مریدی کی سند اخذ کی جاتی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا: یوم ندعوا کل اناس بامامھم قیامت کے دن ہر شخص اپنے شیخ کے ساتھ پکارا جائیں گا۔

مطلب اشعار 132: وہ دس صحاب جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے دی ان خوش قسمت اصحاب پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صادق اعظم ﷺ نے فرمایا:

(1)ابوبکر فی الجنة و (2)عمر فی الجنة و (3)عثمان فی الجنة و (4)علی فی الجنة و (5)طلحة فی الجنة و (6)الزبیر فی الجنة و (7)عبدالرحمٰن بن عوف فی الجنة و (8)سعد بن ابی وقاص فی الجنة و (9)سعید بن زید فی الجنة و (10)ابوعبیدة بن الجراح فی الجنة

ابوبکر جنتی ہیں اور عمر جنتی ہیں اور عثمان جنتی ہیں اور علی جنتی ہیں اور طلحہ جنتی ہیں اور زبیر جنتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح جنتی ہیں۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے سعید بن زید سے روایت کیا۔ ان دسوں اصحاب کے فضائل میں بکثرت روایات ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ہم اپنا امیر کس کو بنائیں ارشاد فرمایا اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ تو تم ان کو امین دنیا سے بے پروا' آخرت کا خواہاں پاؤ گے اور اگر تم نے عمر کو امیر بنایا تو تم ان کو طاقتور' امانت دار پاؤ گے وہ اللہ اور دین کے بارے میں کسی ملامتی کی ملامت سے نہیں ڈرتے اور اگر تم علی کو امیر بناؤ تو ان کو ہدایت پر پاؤ گے۔ وہ تم کو سیدھے راستہ پر چلائیں گے مگر تم سب متفقہ طور پر ان کو اپنا امیر تسلیم نہیں کرو گے۔ یہ غیب کی خبر ہے جیسا کہ ظہور میں آیا تمام امت نے متفقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا جنگ جمل و جنگ صفین اس کی شاہد ہیں۔

مطلب اشعار 133: خاص کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو مہاجرین میں سفر ہجرت پر سبقت کرنے والے اور خدا کے مقرب بندے ہیں جو تکمیل ایمان میں یگانہ روزگار ہیں ان کی اس کاملیت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ کا نام عبداللہ' کنیت ابوبکر' لقب صدیق عتیق ہے۔ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ایمان لائیں مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر ایمان لائے اسی حدیث کو ابن سعد نے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں شعبی سے روایت کیا۔ میمون بن مہران سے دریافت کیا ابوبکر پہلے ایمان لائے یا حضرت علی انہوں نے جواب دیا ابوبکر پہلے ایمان لائے۔ آپ شام کو بغرض تجارت تشریف لے گئے راستہ میں بحیرہ راہب سے ملاقات ہوئی۔ تو اس نے حضرت ابوبکر سے کہا میں نے آپ کی علامات نشانی توریت میں پڑھی ہیں آپ نبی آخر الزمان کے پہلے خلیفہ ہو گے جب حضور ﷺ نے ابوبکر پر

اسلام پیش کیا تو ابوبکر نے معجزہ طلب کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم کو بحیرہ راہب نے خبر نہیں دی۔ حضور ﷺ کے صرف اتنا فرمانے سے آپ نے ایمان قبول کیا۔ ابوبکرؓ نے ایام جاہلیت میں کبھی بت پرستی' شراب نوشی' زناکاری نہیں کی۔ آپ حضور ﷺ کے بچپن سے ساتھی و دوست تھے۔

مطلب اشعار 134: سیدنا صدیق اکبرؓ حضور ﷺ کے ساتھ سایہ کی طرح رہے جیسے کہ سایہ آدمی کا ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتا ہے آپ بھی حضور ﷺ کے ساتھ سفر و حضر جنگ جدل امن و سکوں میں ہے بلکہ بعد وفات بھی ساتھی ہیں۔ برگزیدہ حضرات کے لئے دولت سرمدی ہیں آپ پر خلاف نے ناز کیا اور کامیابی حاصل کی آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ امام احمد و دیگر اصحاب حدیث نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ اس امت میں حضور ﷺ کے بعد سب سے افضل و بہتر ابوبکر و عمرؓ ہیں۔ ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جو شخص مجھ کو حضرت ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا تو میں اس کو مفتری کذاب کی سزا دوں گا۔

ترمذی وحاکم نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی کہ حضور اقدس علیہ صلوٰۃ التحیتہ والثنا نے فرمایا میرے بعد ابوبکر و عمرؓ کا اتباع کرو۔ ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ سوالات کئے آپ نے اس کو جوابات دے اور معلوم فرمایا تو پھر آئے گی۔ عرض کیا جی میں پھر بھی حاضر ہوں گی۔ اگر میں آپ کو نہ پاؤں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے (یعنی میں اس دنیا سے پردہ کر جاؤں) تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہونا کیونکہ میرے بعد وہی میرے خلیفہ ہیں۔ بخاری و مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی اور یہ حدیث متواتر ہے اس کو حضرت عائشہ عبداللہ بن مسعود' عبداللہ عباس' عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن زمعہ' ابن سعید' علی بن ابوطالب' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم وغیرہم سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مریض ہوئے اور مرض نے غلبہ کیا تو فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکیں گے۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے پھر یہی بات عرض کی حضور ﷺ نے تاکیداً حکم دیا ابوبکر نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکرؓ نے حضور ﷺ کی حیات ظاہری میں جماعت کرائی۔ اسی سے اجل صحابہ نے حضرت ابوبکر کے خلیفہ ہونے کا استدلال کیا ہے۔ تمام صحابہ و امت کا خلافت صدیقی پر اجماع ہے۔ حضرت صدیق اکبر کا دور خلافت مسلمانوں کے لئے ظل رحمت ثابت ہوا۔ اسلام کو خطرات عظیمہ پیش آ گئے تھے' وہ آپ کے صاحب الرائے' درست تدابیر' کامل دینداری' اتباع سنت کی برکات سے دور ہو گئے۔ اسلام کو استحکام حاصل ہو گیا۔ کفار و منافقین لرزہ براندام ہو گئے۔ ضعیف الایمان مومن کامل ہو گئے۔ جیش اسامہ کی روانگی پر اصحاب کی رائیں کہ لشکر کو روانہ نہ کریں۔ عراب' منافق' کفار' آمادہ جنگ ہیں۔ آپ نے جواب دیا جس لشکر کو حضور ﷺ نے روانگی کا حکم دیا تھا میں اس کو نہیں روک سکتا چاہے دشمن میری بوٹیاں نوچ لیں لشکر کی روانگی سے کفار و منافق خاموش ہو گئے اور واپسی کا انتظار کرنے لگے کہ لشکر فاتح ہو کر آتا ہے یا شکست کھاتا ہے۔ جب لشکر فاتح و منصور واپس ہوا تو ان کے عزائم و ارادے منہدم ہو کر راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ مانعین زکوٰۃ سے عزم حرب و قتال اور سختی سے وصول یابی' مدعیان نبوت کی سرکوبی' مسیلمہ کذاب سے جنگ اور اس کو قتل کرنا' مرتدین کی سرکوبی' اہل ایلہ پر جہاد کر کے فتح کرنا' عراق کو فتح کرنا' شام پر لشکر کشی' مشرکین مروج الصفر کو ہزیمت دینا۔ قرآن پاک کو ایک جگہ جمع فرمانا آپ کے کارہائے نمایاں ہیں۔ جن سے اسلام اور مسلمانوں کو شوکت و دبدبہ حاصل ہوا۔ حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد کرنا بھی انہی کارناموں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔

مطلب اشعار 135: سیدنا صدیق اکبرؓ انبیاء کے بعد مخلوق میں سب سے افضل ہیں اور ہجرت کے ایام میں دو حضرات میں سے

ایک ہیں۔ (یعنی ایک نبی مکرم ﷺ دوسرے صدیق اکبر ہیں) ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

جس وقت کافروں نے حضور ﷺ کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی۔ آپ کے دوسرے ساتھی (صدیق اکبر) نے غار ثور میں آقا و مولیٰ کی خدمت میں عرض کیا ہم کو کافروں کے پاؤں نظر آرہے ہیں اگر یہ جھک کر یا لیٹ کر دیکھیں تو ہم ان کو نظر آجائیں گے۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر رنجیدہ مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی طرف سے اطمینان و سکینہ نازل فرمایا اور ان کی مدد ایسے لشکروں سے فرمائی جو تم کو نظر نہیں آتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے واقعہ ہجرت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں مشرکین کے قدم غار ثور سے نظر آرہے تھے تو میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کی جگہ سے دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا ہم دونوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ہمارے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ حضور ﷺ نے ہجرت کی رات حضرت علی ؓ کو امانتیں سونپیں کہ ان کو ان کے مالکوں کو دینا اور اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم فرمایا۔ کفار مکہ نے تمام قبائل کے نمائندے لے کر حضور ﷺ کو شہید کرنے کی نیت سے آپ کے گھر پر آئے تھے کہ ہم سب مل کر محمد (ﷺ) کو قتل کر دیں گے تو بنو ہاشم ہم سے جنگ نہیں کر سکتے ہم سب مل کر قصاص ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے ارادوں سے حضور کو باخبر کر دیا آپ نے ہجرت کا ارادہ کر لیا۔ جب کافروں نے دولت خانہ کو گھیر لیا تو آپ نے علی کو اپنے بستر پر لٹایا اور ان کافروں کی طرف ایک مشت مٹی پھینکی جو ہر کافر کی آنکھ میں پڑی وہ اپنی آنکھیں ملنے لگے اور آپ چادر اوڑھ کر ان کے درمیان سے گزر کر حضرت ابوبکر کے گھر تشریف لے گئے وہ آپ کے منتظر تھے فوراً دونوں مکہ سے روانہ ہو گئے دونوں ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ نصف راستہ کے بعد حضرت ابوبکر نے عرض کیا حضور عرب بڑے کھوجی ہیں نقش پا سے جانے والے کو کھوج لگا لیتے ہیں آپ میرے کاندھے پر بیٹھ جائیں تاکہ آپ کا نقش پا وہ تلاش نہ کر سکیں۔ حضور ﷺ نے اس تجویز سے اتفاق فرمایا اور ابوبکر کے کاندھوں پر سوار ہو گئے۔ ابوبکر آپ کو غار ثور تک لائے اور خود غار میں داخل ہو کر غار کو صاف کیا اس میں سوراخ تھے چادر پھاڑ پھاڑ کر بند کئے چادر ختم ہو گئی مگر ایک سوراخ باقی رہ گیا تو اس میں انگوٹھا رکھ کر آپ سے اندر آنے کی درخواست کی۔

حضور ﷺ غار میں تشریف لے گئے تو غار آپ کے جسم پاک کی خوشبو سے مہک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس غار کے پاس سے ایک مرتبہ گزر ہوا تو فرمایا یہ غار نبی آخر الزماں محبوب مالک کون و مکاں ﷺ کی مکہ سے ہجرت کے بعد قیام گاہ ہے وہ تین دن اس غار میں آرام فرمائیں گے پھر مدینہ (یثرب) تشریف لے جائیں گے۔ ایک سانپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ گفتگو سن لی تو اس سانپ نے حضور ﷺ کی زیارت کے لئے اس غار ثور کو اپنا مسکن بنا لیا اور غار میں کافی سوراخ بنا لئے کہ میں کسی نہ کسی سوراخ سے نکل کر آپ کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں گا مگر سید العشاق نے سانپ کے عشق کو مات دے دیا اور اس کے تمام سوراخ ہی بند کر دے ایک سوراخ بند کرنے کو کپڑا باقی نہیں رہا تو اس کو پاؤں سے بند کر دیا۔ حضور ﷺ کی خوشبو سونگھ کر سانپ اپنے مسکن سے دیدار کے لئے چلا تو اس کو ہر سوراخ بند ملا۔ ایک سوراخ پر انسانی گوشت کو محسوس کیا تو اپنا سر رگڑنے لگا کہ یہ ہٹا لیں تو میں دیدار سے مشرف ہو جاؤں مگر سیدنا صدیق اکبر نے اپنا پاؤں نہیں ہٹایا سانپ نے مجبور ہو کر آپ کے پاؤں میں ڈس لیا تو اس زہر کی تکلیف سے حضرت صدیق اکبر کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر حضور ﷺ کے رخسار پر گرے کیونکہ حضور ﷺ زانوئے صدیق کو تکیہ بنا کر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ چشم مبارک کھول کر فرمایا صدیق کیا بات ہے؟ آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ عرض کیا

سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا پاؤں ادھر لاؤ۔ صدیق اکبر نے پاؤں ہٹایا اور سانپ نے سر نکال کر لطف نظارہ لیا اور بل میں واپس چلا گیا۔ حضور ﷺ نے اس جگہ پر لعاب دہن لگا دیا زہر کا اثر جاتا رہا' زخم درست ہو گیا۔ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتر نے گھونسلہ رکھ کر انڈے دے دیئے۔ کفار مکہ آپ کو تلاش کرنے مکہ سے باہر چلے تو اپنے ساتھ ایک ماہر قدم شناس کھوجی قائف نامی کو لیا وہ حضور ﷺ و صدیق اکبر کے پاؤں کے نشانات کو شناخت کرتا ہوا نصف راستہ تک آیا اور چکرا گیا بولا یہاں تک دو آدمی آئے مگر آگے ایک آدمی گیا ہے اور یہ ابوبکر کے پاؤں کا نشان ہے محمد ﷺ کدھر گئے نہ تو آگے گئے نہ واپس ہوئے اب وہ صدیق اکبر کے نقش پا کو تلاش کرتا ہوا غار ثور تک پہنچ گیا۔ کفار نے دیکھا غار کے دہانے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے اور اتنا پرانا معلوم ہوتا ہے کہ اسے صدیاں گزر گئی ہیں اور اس جگہ جنگلی کبوتر نے اپنا گھونسلہ رکھ کر انڈے دیئے ہوئے ہیں تو کافروں نے کہا وہ دونوں اس کے اندر نہیں ہیں' اگر وہ اس غار میں داخل ہوتے تو جالا ٹوٹا ہوا ہوتا اور نہ جنگلی کبوتر اس جگہ انڈوں پر بیٹھتا جو ہمیں دیکھ کر اڑا ہے۔ کافر اس غار سے واپس ہو گئے۔ حضور ﷺ نے تین دن غار ثور میں قیام فرمایا تاکہ کافر مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔ تین دن کے بعد آپ نے مدینہ کی طرف سفر شروع فرمایا۔ کفار نے آپ کو زندہ یا مُردہ لانے پر سو سرخ اونٹوں کے انعام کا اعلان کر دیا تھا۔ سراقہ ابن مالک نے آپ کو راستہ میں جا پکڑا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا سراقہ آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا' آنے دو۔ جب سراقہ قریب پہنچے تو مع گھوڑے کے زانو تک زمین میں دھنس گئے تو سراقہ نے کہا اے محمد ﷺ میں اپنے ارادے سے باز آتا ہوں آپ زمین کو حکم فرمائیں مجھے چھوڑ دے۔ آپ نے اشارہ فرمایا زمین نے سراقہ کو چھوڑ دیا تو پھر نیت میں فتور آیا لالچ بری بلا ہے زمین نے پھر پکڑ لیا تو سراقہ گڑگڑائے اے محمد ﷺ آپ مجھے معاف کر دیں تو آپ نے فرمایا جاؤ معاف کیا اور اے سراقہ میں تو تیرے ہاتھ میں شاہ کسریٰ کے سنہری کنگن دیکھ رہا ہوں یہ ہے نظر مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کہ دور فاروقی میں واقعہ جو پیش آنے والا ہے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

سراقہ کو زمین نے چھوڑ دیا۔ سراقہ واپس ہو گئے۔ راستہ میں جو کوئی آپ کو تلاش کرتا ہوا آیا اس کو آپ نے واپس کر دیا کہ محمد (ﷺ) اس راستہ سے نہیں گئے میں تو خود ان کو گرفتار کرنے بیٹھا ہوں۔ سراقہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ بہت سخت بیمار ہو گئے تو کسی مزاج پرسی کرنے والے نے کچھ ایسے الفاظ کہے کہ اس سے مایوسی اور مرنے کی طرف اشارہ تھا تو سراقہ نے کہا کیا میں نے شاہ کسریٰ کے سونے کے کنگن پہن لئے ہیں عرض کیا نہیں تو فرمایا میں سونے کے کنگن پہنے بغیر نہیں مر سکتا۔ جب ایران کا مال غنیمت مدینہ میں آیا تو اس کی فہرست سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کی گئی آپ نے فہرست دیکھ کر فرمایا یہ فہرست ناقص ہے سامان کو دوبارہ دیکھ کر فہرست بناؤ۔ فہرست کو دوبارہ چیک کیا گیا تو اس میں سونے کے کنگن لکھنے سے رہ گئے تھے ان کو لکھ کر امیر المومنین فاروق اعظم کی خدمت میں فہرست پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا اب مکمل ہے مخبر صادق ﷺ کی خبر غلط نہیں ہو سکتی ہے۔ سراقہ ابن مالک کو بلاؤ۔ سراقہ حاضر ہوئے اور فاروق اعظم نے شاہ کسریٰ کے سنہری کنگن سراقہ کو پہنائے۔ یہ بات جانتے ہوئے کہ سونا مرد کو پہننا حرام ہے مگر سراقہ کو حلال تھا۔

حضور ﷺ شارع اعظم ہیں آپ مختار کل ہیں حلال کو حرام کرنے حرام کو حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت علی کو حین حیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دوسرا نکاح حرام تھا۔ اس کی بہت مثالیں ہیں۔ ایک صحابی حاضر بارگاہ ہوئے عرض کیا میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا بات ہے عرض کیا بحالت روزہ بیوی سے جماع سرزد ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کیا۔ میرے پاس غلام نہیں ہے فرمایا اکسٹھ روزے رکھو عرض کیا میں کمزور ہوں پے در پے اکسٹھ روزے نہیں رکھ سکتا فرمایا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاؤ عرض کیا میں نادار ہوں یہ بھی نہیں کر سکتا فرمایا بیٹھ جاؤ وہ صحابی ایک گوشہ میں بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد آپ کے پاس ایک شخص کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں پیش کیں آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے وہ صحابی کھڑے ہو گئے عرض کیا حاضر ہوں

یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اپنے روزے کے فدیہ میں ان کھجوروں کو مدینہ کے غربا میں تقسیم کر دو ان صحابی نے عرض یا رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے آپ نے مسکرا کر فرمایا جا لے جا اپنے بچوں کو کھلا یہ آپ کے خصوصی اختیارات ہیں ورنہ اپنا فدیہ خود استعمال نہیں کر سکتا۔ اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے بغیر تھوڑی سی کھجوروں سے فدیہ ادا نہیں ہو سکتا تھا آپ نے اس کا فدیہ اسی کے لئے جائز فرما دیا۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

سیدنا فاروق اعظم نے فرمایا صدیق اکبر میری ساری عمر کی نیکیاں لے لیں اور ہجرت کی رات کی ایک نیکی دے دیں میری تمام عمر کی نیکیاں اس ایک نیکی کے برابر نہیں ہیں۔

اَصْدَقُ الصَّادِقِیں سَیِّدُ الْمُتقیں (136) چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر (137) اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امام الہدیٰ (138) تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ہمزبان نبی (139) جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہد مسجد احمدی پر درود (140) دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

اصدق الصادقین: سچوں میں سب سے سچا۔ سید المتقین: پرہیزگاروں کا سردار۔ چشم: آنکھ۔ گوش: کان۔ اعدا: دشمنوں۔ شیدا: عاشق، دیوانہ۔ سقر: دوزخ، جہنم۔ خدا دوست: اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی رکھنے والا۔ حضرت: حضور، قبلہ، جناب، مقرب درگاہ۔ فارق: جدا کرنے والا۔ حق و باطل: غلط و صحیح۔ الہدیٰ: ہدایت کا امام۔ تیغ: تلوار۔ مسلول: کھنچا ہوا۔ شدت: سختی۔ ترجمان: ایک شخص کی بات دوسروں کو سمجھانے والا، ایک زبان کو دوسری زبان میں کرنے والا۔ ہمزبان: ایک جیسی بولی بولنے والے جاننے والے۔ عدالت: انصاف کی شان، برابر، ہم وزن کرنے والا۔ زاہد: پرہیزگار۔ دولت: مال۔ جیش: لشکر، فوج۔ عسرت: تنگی، دشواری، مفلسی۔

مطلب اشعار 136: سچ بولنے والوں میں سب سے زیادہ سچے اور پرہیزگاروں کے سردار حضور ﷺ کے محکمہ وزارت کی آنکھ اور کان سیدنا صدیق اکبر پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

ابن اسحاق، حسن بصری، قتادہ کہتے ہیں شب معراج کی صبح سے آپ کا لقب صدیق مشہور ہوا۔ مستدرک میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے پاس مشرکین مکہ ابو جہل وغیرہ گئے اور حضور ﷺ سے معراج کا واقعہ جو سنا تھا ابوبکرؓ کو سنایا اور بولے اب تم اپنے دوست محمد ﷺ کے متعلق کیا کہتے ہو۔ آپ نے فرمایا: لَقَدْ صَدَقَ اِنِّیْ لَاصَدِّقُہٗ حضور ﷺ نے یقیناً سچ فرمایا اور میں حضور ﷺ کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی دن سے آپ کا لقب صدیق ہو گیا۔ نبوت کے بعد ولایت کا درجہ صدیقیت ہے اور آپ سید الصدیقین ہیں آپ کے تقوے کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو سال اور سات ماہ کا وظیفہ جو بیت المال سے دوران خلافت لیا تھا وصیت فرمائی کہ میری فلاں جگہ فروخت کرکے ملازمت کی رقم بیت المال میں جمع کر دی جائے۔ ایک دن آپ کی زوجہ نے فرمائش کی میٹھا کھانے کو دل چاہتا ہے آپ نے فرمایا اسی میں سے بچا کر پکا لو انہوں نے تھوڑا تھوڑا بچا کر حلوا تیار کیا اور حضرت صدیق اکبر کے سامنے پیش کیا آپ نے معلوم کیا یہ کہاں سے آیا ہے؟ زوجہ محترمہ نے عرض کیا میں نے اسی آمدن سے پس انداز کرکے پکایا ہے تو آپ نے فرمایا اچھا ہم مسلمانوں کے بیت المال سے اتنی رقم زیادہ وصول کر رہے ہیں تو آپ نے اپنی تنخواہ سے اتنی رقم کم کرا دی۔ یہ

تقویٰ صدیقی ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے گھر کفن کے لئے پیسے نہیں تھے۔ آپ کے انہی مستعمل کپڑوں کو دھو کر کفن دیا گیا۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نیکیوں کی اقسام گنا رہے تھے آپ ﷺ نے تین سو ساٹھ قسمیں بیان فرمائیں تو صدیق اکبرؓ نے عرض کیا سرکار میرے اندر بھی ان اقسام سے کوئی ایک نیکی ہے آپ نے فرمایا اے صدیق تمہارے اندر تین سو ساٹھ نیکیاں موجود ہیں۔ آپ کی وفات اسی غار ثور والے سانپ کے زہر سے ہوئی۔ حضور ﷺ کے دو وزیر آسمان پر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل ہیں اور دو زمین پر حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم ہیں (ترمذی) اور یہ آنکھ و کان دیکھنے اور سننے والے سرکار دو عالم ﷺ کے قول و افعال و احوال کے ہیں۔ عبداللہ بن حنطب نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر ھنان السمع والبصر ابوبکر و عمر کان اور آنکھیں ہیں۔ (ترمذی)

مطلب اشعار 137: حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دشمنوں کا جہنم عاشق ہے۔ اس مقرب بارگاہ خداوند اور اللہ کے ساتھ دوستی رکھنے والے عمر پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے عمر کو محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا۔ جو حضور ﷺ سے بغض و دشمنی کرے اس کے جہنمی ہونے میں کوئی شک نہیں تو عمر سے دشمنی نبی پاک ﷺ سے دشمنی ہے۔ جو موجب جہنم ہے اور عمرؓ کی دوستی و محبت موجب جنت ہے۔

مطلب اشعار 138: حق کو باطل و گمراہی سے جدا کرنے والے اور ہدایت دینے والے امام برحق حضرت فاروق اعظمؓ مثل اس تلوار کے ہیں جو اسلام کی حمایت میں سختی سے بلند کی ہوتی ہے ان پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت فاروق اعظم چالیسویں مسلمان ہیں نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام میں سے جو تجھے پیارا ہو اس کے ساتھ اسلام کو عزت دے۔ (ترمذی) اور حکم نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت بیان کی کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصۃ

یا رب اسلام کو خاص کر عمر بن خطاب سے غلبہ و قوت عطا فرما۔

حضور ﷺ کی دعا قبول ہوئی اعلان نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں مشرف بااسلام ہوئے۔ آپ سے چند روز قبل امیر حمزہ عم نبی مکرم ﷺ نے اسلام قبول کیا تھا۔ ابو-علی' حاکم' بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عمر تلوار برہنہ جا رہے تھے راستہ میں نبی زہرہ کا ایک آدمی ملا عمر کو اس حالت میں دیکھ کر معلوم کیا خیر ہے کیا ارادے ہیں عمر نے جواب دیا میں آج محمد ﷺ کو قتل کر دوں گا۔ اس شخص نے کہا تم نبی ہاشم کے غیظ و غضب سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے تو بھی بیدین ہو گیا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑو اپنے گھر کی خبر لو تمہارے بہن بہنوئی مسلمان ہو گئے ہیں۔ آپ کا دین ترک کر دیا ہے۔ عمر اسی حالت میں اپنی ہمشیرہ کے گھر تشریف لے گئے وہ دونوں سعید ابن زید یا حضرت خباب سے سورہ طٰہ پڑھ رہے تھے۔ دروازے پر دستک سن کر حضرت خباب گھر میں چھپ گئے عمر گھر میں داخل ہوئے معلوم کیا تم کیا پڑھ رہے تھے۔ بہنوئی نے جواب دیا ہم باتیں کر رہے تھے۔ عمر نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بیدین ہو گئے ہو۔ آپ کے بہنوئی نے کہا اے عمر تمہارے دین کے سوا اگر دوسرا دین برحق ہو تو اتنا سننا تھا کہ عمر ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں خوب مارا آپ کی ہمشیرہ بچانے آئیں تو ان کو بھی مارا یہاں تک کہ ان کا چہرہ خون آلود ہو گیا تو ہمشیرہ نے کہا: تیرا دین حق پر نہیں ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے نبی برحق ہیں۔ تو حضرت عمر نے کہا اچھا مجھے وہ دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ ہمشیرہ نے کہا اے عمر تو ناپاک ہے اس کو نہیں چھو سکتا پہلے غسل یا وضو کر پھر اس کو پڑھ سکتا ہے۔ عمر نے وضو کیا اور سورہ طٰہ کی آیات کو پڑھا تو کہا مجھے محمد ﷺ کے پاس

لے چلو یہ سن کر حضرت خباب باہر آگئے اور کہا مبارک ہو اے عمر حضور ﷺ نے پنج شنبہ (جمعرات) کو دعا فرمائی تھی کہ اے رب اسلام کو عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام سے عزت و قوت عطا فرما۔ حضور ﷺ کی دعاء تمہارے حق میں قبول ہوئی۔ عمر بن ہشام ابو جہل ہی رہا۔ حضور ﷺ دار ارقم میں رونق افروز تھے حضرت عمر حضرت خباب کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضرت امیر حمزہ نے جھری سے دیکھا عمر تلوار برہنہ دروازے پر کھڑے ہیں حضور ﷺ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا آنے دو۔ امیر حمزہ نے کہا اگر نیت میں بدی ہوئی تو میں عمر کو قتل کر دوں گا۔ عمر حاضر خدمت ہوئے اس وقت حضور ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپ نے عمر کی چادر کو پکڑ کر فرمایا اے عمر تو باز آ کہیں ایسا نہ ہو کہ ولید بن مغیرہ جیسا عذاب و رسوائی تجھ پر نازل ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور آپ اس کے رسول برحق ہیں۔

حضرت عمر نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور ﷺ کی اجازت سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کی دو صفیں بنا کر کعبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلی صف میں ایک طرف حضرت عمر اور دوسری طرف حضرت امیر حمزہ تھے۔ یہ پہلا دن تھا کہ مسلمان اس شان و شوکت کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ ظہور اسلام اور حق و باطل کی تفریق پر حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب عنایت فرمایا اور آپ فاروق اعظم ہو گئے۔ ابن ماجہ و حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جس دن حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آسمانوں پر فرشتہ عمر کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ آپ طبیعت کے سخت تھے قرآن نے اشداء علی الکفار آپ کی صفت بیان کی ہے۔ شیطان آپ سے کترا کر گزرتا تھا۔ ابن عساکر نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا آسمان کا ہر فرشتہ عمر کی عزت و توقیر کرتا ہے اور زمین کا ہر شیطان عمر کے خوف سے لرزہ براندام رہتا ہے۔

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد سے فاتح ہو کر تشریف لائے تو ایک حبشی باندی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور ﷺ میں نے آپ کی صحیح و سلامت فاتح واپسی پر منت مانی تھی کہ آپ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے منت مانی ہے تو بجا اور گالے اس نے گانا بجانا شروع کر دیا۔ ابوبکر آئے وہ گاتی بجاتی رہی' علی آئے وہ گاتی بجاتی رہی' عثمان آئے وہ گاتی بجاتی رہی' عمر آئے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے رکھ لیا اور گانا بند کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے۔ (یا عمر سینے پر سوتے وقت لکھنے سے احتلام نہیں ہوتا)۔ دوسری جگہ حضور ﷺ نے فرمایا میں جن و انس کے شیطانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر سے بھاگتے ہیں۔

مطلب اشعار 139: حضرت فاروق اعظمؓ حضور ﷺ کے ارشادات کو دوسرے لوگوں بے سہل الفاظ اور آسان طریقہ سے ذہن نشین کر دیتے تھے جو حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں وہی مفہوم فاروق کی زبان پر جاری ہوتا تھا حضور کا کلام سنے بغیر ہی جاری ہوتا تھا۔ آپ سے عدل و انصاف کی روح کو شان و شوکت حاصل ہوئی آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا کیونکہ آپ کے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام اور القاہبت ہوتا تھا قرآن پاک کی متعدد آیات آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی جیسے کہ آیت پردہ حرمت شراب بدری قیدیوں کے قتل کی رائے منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھنا وغیرہ' پندرہ آیتیں آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں۔ آپ کی کرامات بھی بہت ہیں' چند عرض ہیں: حضرت ساریہ کو خطبہ میں فرمانا اے ساریہ پہاڑ کی آڑ لو دریا نیل کو خط لکھنا بھینٹ کی رسم بند کرا دینا۔ دریا کا جاری ہونا۔ ابو مسلم خولان کو جھوٹے نبی اسود بن قیس نے آگ میں ڈال دیا آگ ان پر سرد ہو گئی تو حضرت عمر نے ابو مسلم کو فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ نے سنت خلیل عنایت کی حالانکہ حضرت عمر سے کسی نے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا تھا۔ آپ نے ایک

بدوی کو پہاڑ سے اترتے دیکھ کر فرمایا اس کا لڑکا فوت ہو گیا ہے یہ اس کو دفن کر کے آرہا ہے اور اس نے اس کے مرثیہ میں سات شعر کہے ہیں۔ بدوی سے معلوم کیا تو اس نے آپ کی تصدیق کر دی۔ ایک عورت کا تیل زمین پر گر گیا تو وہ رونے لگی آپ نے معلوم فرمایا کیوں روتی ہے اس نے واقعہ عرض کیا آپ نے زمین پر درہ مارا اور فرمایا اے زمین تو میری خلافت میں غصب نہیں کر سکتی اس کا تیل اس کو واپس دے۔ زمین نے تیل اگل دیا عورت نے اس کو جمع کر لیا۔ حضرت علی نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی کہ آپ کے سامنے کھجوریں رکھیں ہیں آپ نے ایک کھجور حضرت علی کو دی۔ آپ فجر کی نماز پڑھنے مسجد میں آئے تو حضرت عمر کے سامنے کھجوریں رکھیں تھیں حضرت عمر نے ایک کھجور حضرت علی کو دی حضرت علی نے اس کو کھا کر اور طلب کیں تو فرمایا حضور ﷺ نے بھی ایک ہی کھجور تم کو دی تھی میں اور کیوں دوں مجھ سے کیوں مانگتے ہو۔

ایک قاصد روم سے آپ کے پاس آیا آپ نے اہل مدینہ کو جمع فرما کر قاصد کو طلب کیا تو قاصد نے کہا شاہ روم نے آپ کے لئے چند تحفہ بھیجے ہیں آپ نے فرمایا پیش کرو۔ قاصد نے ایک حسین و جمیل باندی پیش کی آپ نے اس کو دیکھا ایک حبشی صحابی قریب بیٹھے تھے۔ ان کو فرمایا پسند ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے باندی ان کو دے دی۔ آپ نے قاصد کو فرمایا اور کیا ہے۔ قاصد نے ایک صندوق ہیرے جواہرات کا پیش کیا آپ نے اس کو بیت المال میں جمع کرا دیا فرمایا اور کیا ہے قاصد نے ایک عطر کی شیشی پیش کی اور عرض کیا اس کی یہ خوبی ہے کہ جس کپڑے کو لگ جائے تو دھلنے سے خوشبو نہیں جاتی۔ آپ نے فرمایا اس کو صرف عمر استعمال کرے یہ مناسب نہیں مسجد تعمیر ہو رہی تھی اس کو مسجد نبوی کے تغار میں ڈلوا دیا اور فرمایا اور کیا ہے قاصد نے عرض کیا یہ ایک شیشی زہر ہلاہل کی ہے اس کی یہ خوبی ہے کہ اس کا ایک قطرہ پورے کنویں کو زہریلا کر دیتا ہے' جنگ کے دوران دشمنوں پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑا یہ نفس دشمن ہے زہر کی شیشی لے کر بسم اللہ پڑھ کر پوری شیشی کو پیا لیا۔ قاصد کانپنے لگا اور آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

آپ نے سنہ ہجری مقرر کیا۔ آپ نے دفتر و دیوان کی بنیاد ڈالی۔ بیت المال بنایا فوجی قوانین جاری کیے تراویح باجماعت قائم کی۔ شب کو پہرہ دار مقرر کئے۔ مسجد نبوی کی توسیع کی یہود سے حجاز کو پاک کیا۔ ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے زخمی ہو کر شہید ہوئے یکم محرم کو تریسٹھ سال عمر پائی۔ روضہ رسول میں صدیق اکبرؓ کے نزدیک دفن ہوئے۔

مطلب اشعار 140: حضور ﷺ کی مسجد نبوی کے زاہد و پرہیزگار عثمان پر رحمتیں نازل ہوں اور مسلمانوں کی تنگ دستی و مفلسی کے وقت لشکر اسلام پر مال و دولت خرچ کرنے والے حضرت عثمان غنی پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت عثمان غنیؓ کے زہد و تقوے کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے داہنے ہاتھ سے کبھی اپنی شرمگاہ نہیں چھوئی کیوں کہ حضور ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ بتا کر عثمان سے بیعت لی تو عثمان کے تقوے نے اس ہاتھ کی اتنی حفاظت فرمائی کہ اس کو کبھی نجاست کی جگہ تک نہ پہنچایا۔ آپ اکثر مسجد نبوی میں حاضر رہتے۔ حضرت عثمانؓ جب حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے تو حضور ﷺ اپنا لباس درست فرماتے اور ارشاد فرماتے اس شخص یعنی عثمان بن عفان سے فرشتہ حیا کرتے ہیں تو میں کیوں حیا نہ کروں۔ آپ نے تمام زندگی اپنی شرم گاہ نہیں دیکھی مسلمانوں کی کثرت ہو گئی اور مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو حضرت عثمان غنی نے پچیس ہزار درھم کی زمین خرید کر مسجد نبوی کی توسیع کر دی۔ حضور ﷺ نے مکہ میں ایک شخص کو فرمایا تم اپنا مکان مسجد حرام میں داخل کر دو جنت کے عوض میرے ہاتھ فروخت کر دو اس شخص نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان اس کے گھر گئے اور اس کو مکان بیچنے پر راضی کر لیا اور دس ہزار اشرفیوں میں اس کا مکان خرید لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس مکان کو جنت کے بدلہ میں مجھ سے خریدتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا خریدتے ہیں۔ آپ نے وہ مکان حضور کو دے دیا۔

حضور ﷺ نے اس مکان کو مسجد حرام میں داخل کر کے مسجد کی توسیع کر دی۔ مسجد نبوی اور مسجد حرام کعبہ دونوں میں حضرت عثمانؓ کی زمین شامل ہے۔ غزوہ تبوک کو غزوہ عسرت اور جیش عسرت بھی کہتے ہیں۔ مسلمان اس وقت بہت زیادہ تنگ دست تھے اور تبوک مدینہ منورہ سے چھ سو ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے یہ حضور ﷺ کا آخری غزوہ ہے جو 9ھ میں ہوا۔ حضور ﷺ کے تمام غزوات میں یہ سب سے بڑا غزوہ تھا۔ بدر میں لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ احد میں سات سو حدیبیہ میں پندرہ سو فتح مکہ میں دس ہزار غزوہ حنین میں بارہ ہزار اور تبوک میں چالیس ہزار سے ستر ہزار بلکہ لاکھ تک کی روایات ملتی ہیں۔

حضور ﷺ نے اس غزوہ کے لئے چندہ کی اپیل فرمائی حضرت عبدالرحمن بن خباب فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی رغبت و اپیل پر حضرت عثمان غنیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول ﷺ اللہ کی راہ میں میری طرف سے سو اونٹ مع سامان کاٹھی پلان وغیرہ پیش خدمت ہیں۔ حضور ﷺ نے دوسری مرتبہ چندہ کی اپیل کی تو حضرت عثمان غنی نے دو سو اونٹ مع سامان کے پیش خدمت کا اعلان کیا۔ حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر اپیل فرمائی تو حضرت عثمان غنی کھڑے ہو گئے اور عرض کی حضور ﷺ تین سو اونٹ مع سامان کے تو حضور ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا اس کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں وہ جو چاہیں کریں۔ یہ چھ سو اونٹ حضرت عثمان غنیؓ نے بارگاہ رسالت میں پیش کئے اور ایک ہزار اشرفیاں ان پر زیادہ کر دیں۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ نے اپنا چندہ جس وقت بارگاہ رسالت میں پیش کیا تو نو سو پچاس اونٹ اور پچاس گھوڑے ایک ہزار اشرفیاں تھیں اس کے بعد دس ہزار اشرفیاں بارگاہ رسالت میں مزید پیش کیں۔

در منثور قرآں کی سلک بہی (141) زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثماں صاحب قمیص ہدیٰ (142) حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعیں (143) ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا (144) باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج (145) چارمی رکن و ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

در: موتی' مروارید' گوہر۔ منثور: دھاگے میں ڈالے بغیر کھلے موتی' بکھرے موتی۔ سلک: لڑی۔ بہی: بہتری' روشن' زیبا' خوبصورت۔ زوج: خاوند' دو میں کا ایک۔ نور عفت: پرہیزگاری' پارسائی۔ ہدیٰ: راستی' ہدایت' راہ راست۔ حلہ: جنتی لباس۔ پوش: پہننے والے۔ شیر حق: اللہ کے شیر۔ اشجع: بہادروں میں سب سے بڑے بہادر' بے مثل جری۔ ساقی: پلانے والا۔ شیر و شربت: دودھ۔ اصل: جڑ' بنیاد' نسل۔ نسل: اولاد' کنبہ۔ صفا: پاک خالص۔ وجہ: چہرہ' سبب' باعث۔ وصل: ملاقات' ملانا' پہنچانا۔ باب: دروازہ' پھاٹک۔ فضل: بخشش' نیکی۔ اولیں: پہلے سب سے اول۔ دافع: دور کرنے والے' باز رکھنے والے۔ اہل رفض: شیعہ جو چاروں خلفاء سے صرف حضرت علیؓ کو خلیفہ مانتے ہیں۔ خروج: خارجی ایک فرقہ تھا بدعقیدہ چارمی: چوتھے۔ رکن: ستون' کام کا سربراہ۔ ملت: شریعت' مذہب۔

مطلب اشعار 141: حضرت عثمان غنیؓ قرآن کے منتشر بکھرے ہوئے موتیوں کو خوبصورت لڑی میں پروئے ہوئے ہار کی مثل ہیں اور دو پاکیزہ نورانی دختران نبی ﷺ کے خاوند ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت عثمان غنیؓ کا لقب ذوالنورین (دو نور کے صاحب) اور خطاب جامع القرآن ہے جس قرآن کو صدیق اکبر نے جمع فرما کر حضرت حفصہ ام المومنین بنت عمر فاروق اعظم کے پاس رکھ دیا تھا حضرت عثمان غنیؓ کی فتوحات کثیر ہو گئیں آپ کے عہد میں رہے

روم' سابود' ارجان' دابجرد' افریقہ' اندلس' قبرص' جور' خراسان' نیشاپور' طوس' رخس' مرو' بیہق' مکران' افغانستان فتح ہوئے قرآن کی قرات میں اختلاف ہونے لگا تو آپ نے ام المومنین سے اس نسخہ کو لے کر اس کی نقول کرائیں اور تمام گورنروں کو روانہ کر دیں اور اس فتنہ کا سدباب کر دیا اس لئے آپ کو جامع القرآن کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے عقد میں یکے بعد دیگرے حضور ﷺ کی دو صاجزادیاں آئیں غزوہ بدر کے دوران حضرت رقیہ کا وصال ہوا۔ حضرت عثمان ان کے انتقال پر بہت زیادہ روئے تو حضور انور ﷺ نے حضرت عثمان سے رونے کا سبب معلوم فرمایا تو عرض کیا حضور آپ کی دامادی کے شرف سے محروم ہو گیا ہوں یہ غم مجھے کھائے جا رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے عثمان غمگین نہ ہو مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچادیا ہے کہ میں اپنی دوسری دختر نیک اختر ام کلثوم کا نکاح اتنے ہی مہر پر کر دوں جو مہر رقیہ ؓ کا تھا اور تم ام کلثوم سے وہی سلوک کرو جیسا کہ رقیہ سے کرتے تھے حضرت عثمان ؓ نے اقرار کیا مجھے منظور ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان غنی ؓ سے کر دیا اس لئے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں یعنی دو نور والے۔ حضور ﷺ نور مجسم ہیں تو آپ کی اولاد بھی نوری ہے۔ یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان ؓ کو حاصل ہوئی کہ آپ کے نکاح میں دو نبی زادیاں آئیں ورنہ آج تک کسی نبی کی دو لڑکیوں کا نکاح کسی ایک شخص سے نہیں ہوا یہ رتبہ صرف عثمان غنی کو حاصل ہوا۔ ام کلثوم ؓ کی وفات پر حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میرے سو لڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان سے ان کا نکاح کرتا۔

مطلب اشعار 142: حضرت عثمان غنی ؓ نے رشد و ہدایت کی قمیض زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور آپ نے شہیدوں کا جنتی لباس پہنا ہوا تھا آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں:

ان النبی ﷺ قال یا عثمان اَنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهُ یُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ

اس کے راوی ترمذی اور ابن ماجہ ہیں فرمایا اے عثمان ممکن ہے اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیض (قمیص جبہ خلافت) پہنائے تو اگر لوگ تم سے اس کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو تم ان کی وجہ سے اس کو مت اتارنا۔ کچھ مصری لوگ حضرت عثمان غنی ؓ کے عامل کی شکایت آپ کے پاس لائے اس کو معزول کرنے کا مطالبہ کیا اس کی جگہ محمد بن ابوبکر کا تقرر کرانا چاہا حضرت عثمان غنی نے ان کا مطالبہ تسلیم کیا عامل کو معزول کر کے محمد بن ابوبکر کا تقرر کر دیا مصری معزول نامہ لے کر مصر روانہ ہو گئے راستہ میں انہیں سانڈنی سوار جاتا ہوا ملا مصریوں کو شک ہوا اس سوار کو پکڑ کر معلومات کیں تلاشی لی تو اس کے پاس سے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا محمد بن ابوبکر کو قتل کر دینا تم اپنے عہدہ پر برقرار ہو مصری اس خط اور قاصد کو لے کر واپس آگئے یہ حرکت مروان بن حکم نے کی تھی۔ غلام قاصد' اونٹ' خط پر مہر حضرت عثمان غنی کی تھی مصریوں نے یہ واقعہ حضرت عثمان ؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا غلام بھی میرا ہے اونٹ بھی میرا ہے مہر بھی میری ہے مگر خط میرا نہیں ہے۔ اس وقت میر منشی (وزیر داخلہ) مروان بن حکم تھا۔ مصریوں نے کہا پھر یہ حرکت مروان کی ہے آپ مروان کو ہمارے حوالہ کریں آپ نے انکار فرمایا کہ میں خود اس کی تفتیش کروں گا۔ اختلاف بڑھتا گیا مروان بھاگ کر امیر معاویہ ؓ کے پاس چلا گیا۔ مصریوں نے آپ کو محصور کر لیا اور خلافت سے دست برداری کا مطالبہ کیا نوبت شہادت تک پہنچی اور آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کی عمر 82 سال ہوئی آپ کی نماز جنازہ حضرت زبیر نے پڑھائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے جن لوگوں نے آپ پر یورش کی وہ اکثر پاگل ہو کر مرے۔

مطلب اشعار 143: حضرت علی المرتضیٰ ؓ اسد اللہ اللہ کے شیر اور بہادروں میں سب سے بڑے بہادر اور مہمانوں کو دودھ اور شہد پلانے والے مولیٰ کائنات پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ نو عمروں میں حضرت علی ؓ سب سے پہلے اسلام لائے بعض نے کہا آپ کی عمر آٹھ

سال، دس سال، پندرہ سال، سولہ سال تھی اختلاف روایات ہے یہ سب کو مسلم ہے کہ آپ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے جیسے مردوں میں ابوبکر عورتوں میں ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ آپ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ آپ کو اسد اللہ کا لقب بارگاہ رسالت سے عطا ہوا۔ آپ دونوں ہاتھوں میں تلوار لے کر لڑتے تھے ڈھال خود وغیرہ استعمال نہیں فرماتے تھے۔ کسی نے معلوم کیا حضرت آپ ڈھال کیوں نہیں لیتے فرمایا موت برحق ہے اس کا وقت مقرر ہے تو میں کیوں حفاظت کروں دونوں ہاتھوں سے دو تلواریں چلاتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ کافروں کو قتل کروں۔ آپ ایک مرتبہ ایک کافر کو پچھاڑ کر اس کا گلا کاٹنے لگے کہ اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا تو آپ اس کو چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اس پہلوان کافر نے کہا اے علی میرے قتل کا اس سے بہتر اور کون سا موقع آپ کو ہاتھ آئے گا جو تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ آپ نے جواب دیا میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے لئے قتل کرنا چاہتا تھا کہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا تو میرے نفس نے کہا اس سے اپنی اس بے عزتی کا بدلہ جلد لو اس کو قتل کر دو میں نے اپنے نفس کی مخالفت کی ہے کیونکہ خوشنودی رب پر خوشنودی نفس غالب آگئی تھی۔ ہماری دشمنی بھی اللہ کے لئے ہے اور دوستی بھی اللہ کے لئے ہے۔ آپ کی شجاعت و جوانمردی کا شہرہ تمام عالم میں ہے۔ عرب و عجم میں بحروبر میں آپ کی قوت بازو کے سکے بیٹھے ہیں آپ کی ہیبت و دبدبہ سے جواں مردان شیر دل کانپ جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا نام حیدر ہے جس کے معنی شیر کے ہیں اور کرار ہے ہیں جس کے معنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا ہے۔ حضرت علی قیامت کے پیاسوں کو حوض کوثر کے پانی (جو دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔) سے سیراب کرائیں گے فرماتے ہیں میں ابوبکر و عمر کے بدگو کو آب کوثر نہیں دوں گا۔

مطلب اشعار 144: حضرت علیؓ خالص پاک سادات کی جڑ بنیاد جو اعلیٰ ہیں خدا سے ملنے واصل باللہ ہونے کا سبب ہیں ولایت کی فضیلتوں کے ملنے کا دروازہ ہیں آپ کے بغیر کسی کو ولایت نہیں ملتی آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

آپ حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور حضور ﷺ کے داماد ہیں حضور ﷺ کی نسل حضرت علیؓ سے چلی۔ حسنین کریمین کے والد گرامی قدر ہیں، سادات کی اصل و بنیاد ہیں۔ آپ پنجتن پاک اور چار یار دونوں میں شامل ہیں۔ آپ باب ولایت ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا مومن تم سے محبت کرے گا، منافق دشمنی کرے گا۔ حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں میں علی سے ہوں۔ علی ہر مومن کے ولی ہیں۔ زید بن ارقم روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں اور فرمایا میں علم و حکمت کا گھر ہوں علی اس کے دروازہ ہیں۔

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اے علی تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ ان سے یہود نے بغض کیا ان کی والدہ پر تہمت لگائی۔ عیسائیوں نے محبت کی خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا اور فرمایا اے علی تمہاری وجہ سے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں افراط زیادتی کرنے والے تمہاری ایسی تعریف کریں گے جو تم میں نہیں ہیں۔ دوسرے بغض و عداوت کرنے والے جو تم پر سب و شتم بہتان کریں گے اور فرمایا اے الہ العالمین جو علی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو علی سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر۔

مطلب اشعار 145: حضرت علیؓ نے سب پہلے رافضیوں اور خارجیوں کی بدعقیدگیوں کا رد فرمایا ان سے جنگ کی اور آپ شریعت و خلافت کے چوتھے ستون و خلیفہ ہیں آپ پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہو۔

خوارج نے حضرت علیؓ اور امیر معاویہ میں دو جنگیں کرائیں جنگ جمل و جنگ صفین جنگ صفین میں صلح ہوتی اور خارجی

مسلمانوں کو آپس میں لڑانے میں ناکام ہو گئے تو خود لشکر جمع کر کے لڑنے کی تیاری کی حضرت علیؓ نے عبداللہ ابن عباس کو اپنے لشکر کا امیر بنا کر ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے خوارج پر فتح پائی بہت سے خارجی اسلام لائے اور خارجی عقائد سے توبہ کی اور ایک جماعت خارجیوں کی نہروان کی طرف بھاگ گئی۔ نہروان جا کر راہ زنی' ڈکیتی شروع کر دی۔ حضرت علیؓ کو جب اس کا علم ہوا تو 38ھ میں آپ نے ان پر لشکر کشی فرمائی اور خود تشریف لے گئے۔ خوراج کا قتل عام کیا جنگ ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا مجھے حضور انور ﷺ نے خبری دی تھی کہ ان میں ایک آدمی ذوالثدیہ (پستان والا' جس کے کاندھے پر عورتوں کی مثل پستان ہو گی) ہو گا اس کو لاشوں میں تلاش کرو اس کی لاش مل گئی تو آپ نے فرمایا یہی ہے وہ جس کی مخبر صادق ﷺ نے خبر دی تھی۔ آپ نے خوارج کی سرکوبی کر دی یہ طائفہ زیر زمین چلا گیا اور روافض کے متعلق فرمایا: يُهْلِكُ فِيْ مَحَبَّتِيْ مُفْرِطٌ میری محبت میں حد سے گزرنے والا زیادتی کرنے والا ہلاک ہو جائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ عَلِيٍ وَ بُغْضُ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ

حضرت علیؓ کی محبت اور حضرت ابوبکر و عمرؓ کی عداوت کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی مگر فی زمانہ مومن اپنے آپ کو وہی لوگ کہلاتے ہیں و شیخین ابوبکر و عمرؓ کو سب و شتم و عداوت کرتے ہیں اوروں کو مسلمان کہتے ہیں۔ روافض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کر لیا تھا اور مجبور ہو کر دب کر خلفاء ثلاثہ سے بیعت کر لی تھی نعوذ باللہ اللہ کے شیر نہ کسی سے دبتے ہیں نہ تقیہ کرتے ہیں اور نہ مظلوم ہوتے ہیں۔ اگر وہ مظلوم ہوں تو مشکل کشا کیسے ہوں گے۔

آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

رافضی اور خارجی دونوں گمراہ ہیں' ہلاکت کے راہ رو ہیں۔ صراط مستقیم پر اہلسنت ہیں جو حب علی بھی رکھتے ہیں اور حد سے تجاوز نہیں کرتے اور عظمت صحابہ بھی رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں ابوبکر اس کی بنیادیں ہیں عمر اس کی دیوار عثمان اس کی چھت اور علی اس کے دروازہ ہیں۔ حضور ﷺ نے مسجد نبوی کی جب بنیاد رکھی تو پہلا پتھر خود رکھا' دوسرا ابوبکر صدیق سے رکھوایا' تیسرا فاروق اعظم سے' چوتھا عثمان غنی سے' پانچواں علیؓ سے رکھوایا یہ خلافت کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت جابر بن نمرہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اِثْنَىْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور وہ تمام قریشی ہوں گے جن میں پہلے تیس سال خلافت راشدہ کے ہیں۔ (1)خلیفہ اول ابوبکر (2)عمر فاروق (3)عثمان غنی (4)مولیٰ علی (5)امام حسن ہیں ان کی خلافت صرف چھ ماہ رہی۔ تیس سال کے بعد امارت ہو گئی تو امام حسنؓ نے حکومت حضرت امیر معاویہ کو سونپ دی اور فرمایا ہم کو امارت نہیں چاہئے۔ خلافت ختم ہو گئی حضرت امیر معاویہ نے نہ تو دعویٰ خلافت کیا اور نہ حضرت علیؓ کی خلافت کا انکار کیا اور نہ بیعت کی بلکہ امیر معاویہؓ کا یہ مطالبہ تھا کہ پہلے خون عثمان غنیؓ کا قصاص لیں۔ محمد بن ابوبکر کو قتل کریں ہم بعد میں بیعت کریں گے اور حقیقت میں محمد بن ابوبکر نے حضرت عثمان غنی کو شہید نہیں کیا تھا بلکہ مصریوں میں سے کسی نے شہید کیا تھا۔ حضرت علیؓ کا فرمان تھا پہلے بیعت کرو بعد میں خون عثمان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا حضور میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اتری تو اس میں آپ کو اور ابوبکر کو تولا گیا تو آپ وزنی ہوئے۔ پھر ابوبکر و عمر کو تولا گیا تو ابوبکر وزنی ہوئے۔ پھر عمر عثمان کو تولا گیا تو عمر

وزنی ہوئے۔ پھر ترازو اٹھالی گئی حضور ﷺ اس خواب کو سن کر غمگین ہوئے اور فرمایا یہ نبوت کی خلافتیں ہیں پھر اللہ جسے چاہے گا ملک دے گا۔ (ترمذی ابوداؤد) ان تینوں خلفاء کی خلافت راشدہ بھی ہے اور تمام امت کا اجماع بھی ہوا۔ ابوبکر و عمر کی خلافت پر ازابتد تا انتہا اتفاق امت رہا۔ حضرت عثمان کی خلافت پر شروع میں اتفاق امت تھا پھر اختلاف ہو گیا' ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ ہونے لگا۔ حضرت علی کی خلافت بھی راشدہ ہے اکثر صحابہ نے آپ سے بیعت کی مگر اجماع مسلمین نہ ہوا از اول تا آخر اختلاف رہا اس وجہ سے خواب میں حضرت علی کا وزن نہیں کیا گیا۔ یہی بات حضور ﷺ کو گراں گزری کہ حضرت عثمان کے بعد خلافت اسلامیہ کا زوال و انحطاط شروع ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت علیؓ کا وزن نہیں کیا گیا۔

ایک روایت میں ہے قیامت کے دن پہلے ابوبکر کا حساب ہو گا پھر عمر کا حساب ہو گا پھر علی کا حساب ہو گا عثمان کے لئے میں نے رب سے حساب نہ لینے کی منظوری لے لی ہے۔ پھر باقیوں کا حساب کتاب ہو گا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی تمہارا درجہ میری بارگاہ میں ایسے ہے جیسے ہارون علیہ السلام کا درجہ موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ نبوت مجھ پر ختم ہے روافض اس حدیث سے حضرت علی کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ اکثر روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ اس لئے کافر ہیں کہ انہوں نے علی کی موجودگی میں تین خلفاء تسلیم کئے اور کچھ روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ خود حضرت علی بھی کافر ہیں کہ انہوں نے دوسرے خلفاء کی بیعت کیوں کی ان سے جنگ کیوں نہ کی اور یہ عقیدہ تو ان تمام روافض کا ہے کہ حضرت علی نے تقیہ کرکے ان خلفاء ثلاثہ سے بیعت کی تھی۔

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن (146) پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج (147) حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام
مومنین پیش فتح و پس فتح سب (148) اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر (149) اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی (150) ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

شیر: بہادر۔ شمشیرزن: تلوار مارنے والے۔ خیبر: حجاز کے ایک قصبہ کا نام ہے' درہ خیبر۔ شکن: توڑنے والے۔ پرتو: عکس' روشنی' پرچھائیں۔ دست قدرت: یدقدرت' طاقت ور ہاتھ۔ ماحی: مٹانے والا۔ رفض: شیعیت۔ و تفضیل: جو حضرت علی کو تینوں خلفا سے افضل جانے۔ ونصب: بت پرست۔ و خروج: خارجی' دشمنان اہلبیت۔ حامی: حمایت و مدد کرنے والے۔ پیش فتح: فتح مکہ سے پہلے مسلمان۔ پس فتح: فتح مکہ کے بعد والے مسلمان۔ اہل خیر: بھلائی کرنے والے۔ عدالت: عدل و انصاف کرنے والے۔ بصارت: بینائی' آنکھ کی روشنی۔ لعنت: پھٹکار' نفریں۔ اہل محبت: محبت کرنے والے۔

مطلب اشعار 146: حضرت علیؓ شیر کی مثل تلوار چلانے والے خیبر کے دروازے کو توڑنے والے اللہ تعالیٰ کے یدقدرت (قدرتی ہاتھ) کا عکس ہیں آپ پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہو۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کل کو جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ صبح کو تمام صحابہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس آس اور امید سے حاضر ہوئے کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے صحابہ پر نظر ڈال کر فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ اصحاب نے عرض کیا ان کو آشوب چشم (آنکھ دکھ رہی ہے درد ہے کھٹک ہے۔) ہے ارشاد فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت علی کو اسی حالت میں حاضر خدمت کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اپنا لعاب

دہن (تھوک) حضرت علی کی آنکھوں میں لگا دیا وہ اسی وقت صحت یاب ہو گئے جیسے تکلیف و درد کبھی تھا ہی نہیں رہبر اعظم فاتح عالم مجاہد اکرم ﷺ نے جھنڈا حضرت علی کو دیا۔ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ اسلام نہ لائیں۔ ارشاد فرمایا نرمی کرو میدان جنگ میں جاؤ اسلام کی دعوت دو انہیں اللہ کے ان احکام کو بتاؤ جو اسلام میں فرض ہیں۔ بخدا اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے کسی ایک کافر کو ہدایت دے دیں تو یہ اس سے بہت اچھا ہے کہ تم سرخ اونٹ کے مالک ہو۔

1- حضرت علی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ و رسول ﷺ علی سے محبت کرتے ہیں اس محبت میں دوسروں کی محبت کی نفی نہیں ہے بلکہ حضرت علی کی محبت و خلوص کا اظہار و اقرار ہے۔

2- صحابہ نے رات بھر صبح کا انتظار کیا کہ کس کی قسمت یاوری پر ہے کس کا نصیبہ بیدار ہوتا ہے صبح کو فاتح کون ہے اس کا اعلان نہیں فرمایا تھا تاکہ سب لوگ انتظار کرکے ثواب پائیں۔

3- حضرت علیؓ خیبر میں حاضر تھے آشوب چشم کی وجہ سے اپنے خیمہ میں نماز ادا کر لی تھی۔ اس لئے جماعت میں نہ آسکے تھے۔ رافضی کہتے ہیں حضرت علی مدینہ میں تھے اصحاب رسول نے حضور ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا تو حضور ﷺ نے پکارا اے علی میری مدد کو پہنچو صحابہ نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے تو حضرت علی مدینہ سے اڑ کر خیبر پہنچے اور خیبر فتح کیا۔

4- حضرت علی کی آنکھ میں تکلیف تھی صحابہ ان کو حضور ﷺ کے پاس لائے۔ حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن (تھوک) حضرت علی کی آنکھوں میں لگا دیا۔ درد 'کھٹک' سرخی فوراً معدوم ہو گئی۔ حضور ﷺ کے لعاب کا اعجاز تھا علی کی آنکھ میں درد نہ رہا۔ عبداللہ بن عتیک کی ٹوٹی ہڈی پر سریش پلاسٹر بنا۔ کھاری کنویں شیریں ہوئے۔ خشک کنویں کو لبریز کر دیا۔ پائے صدیق پر تریاق کا کام کرے۔ بھوکے پیاسے بچوں کو شکم سیرو تشنگی دور کر دے اور بھی اس لعاب کے اعجاز ہیں۔

5- مرقات نے تحریر کیا پہلے دن حضرت ابوبکر کو علم دیا امیر لشکر بنایا' گھمسان کا رن پڑا فتح نہ ہوئی۔ دوسرے دن حضرت عمر کو علم دیا' امیر لشکر بنایا۔ سخت جنگ ہوئی فتح نہ ہوئی۔ تیسرے دن بشارت فتح کے ساتھ حضرت علیؓ کو علم دیا اور امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ ابورافع فرماتے ہیں میں جنگ خیبر میں حضرت علی کے ساتھ جنگ کر رہا تھا کہ کسی یہوذی کی کوئی چیز حضرت علیؓ کے ڈھال والے ہاتھ پر لگی اور ڈھال ہاتھ سے گر گئی۔ تو آپ نے قلعہ کا دروازہ اٹھالیا۔ خیبر فتح کرنے کے بعد اس کو رکھا ہم سات آدمیوں نے اس کو اٹھانا چاہا مگر وہ ہل نہ سکا۔ امام احمد نے حضرت جابر سے روایت کی کہ حضرت علیؓ نے در خیبر اوکھیڑا اور مسلمانوں کو قلعہ میں داخل کر دیا خیبر فتح ہو گیا۔ بعد میں چالیس مسلمانوں نے اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا سکے۔ بعض روایات میں ستر صحابہ بھی آیا ہے۔ یہ قوت حیدری تھی جو خداداد تھی۔ ورنہ آپ دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔

مطلب اشعار 147: حضرت علیؓ رافضی عقائد اور تفضیلی عقائد اور بت پرستی کے شرکی عقائد اور خارجیوں کے عقائد کا رد کرنے والے دین اسلام اور سنت رسول ﷺ کی حمایت اعانت کرنے والے ہیں ان پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہوں۔

رافضی اور خارجیوں کے رد کی تفصیل شعر 145 کی تشریح میں گزر گئی ہے۔ تفضیلی اس کو کہتے ہیں جو حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکر و عمر و عثمانؓ سے بھی افضل جانے جس کا رد حضرت علیؓ نے فرمایا محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کے بعد لوگوں میں کون افضل و بہتر ہے۔ فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا ان کے بعد کون ہے۔ فرمایا عمرؓ میں ڈرا کہ آپ کہہ دیں گے کہ عثمانؓ کو تو میں نے کہا پھر آپ تو آپ نے فرمایا میں نہیں ہوں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک اور شخص (یعنی عثمان غنی) یہ سوال حضرت علی رضی اللہ کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا جب کہ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمانؓ کا وصال ہو گیا تھا۔ ان

تینوں کے بعد حضرت علی ؓ تمام امت میں سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی ؓ حضرت عمر ؓ کی تعریف کثرت سے کرتے تھے اور فرماتے تھے اب زمین پر ان جیسا شخص کوئی نہیں ہے۔ مجھے آرزو ہے یہ میری خواہش ہے کہ میں رب تعالیٰ سے عمر جیسے نیک اعمال لے کر ملوں مگر شیعہ کہتا ہے حضرت علی کے لئے کہ

علی کو مصطفےٰ سے میں تو افضل کہہ نہیں سکتا
مگر اپنے سے بہتر دیکھ کر داماد کرتے ہیں

حضرت عثمان کو کیوں بُرا جانتے ہیں ان کے گھر میں تو دو صاحبزادی تھیں۔ فرقہ نصیری کے شیعہ کہتے ہیں:

دکھا دو یا علی جلوہ نصیری کے خدا تم ہو
یہ آنکھیں طالب دیدار ہیں حاجت روا تم ہو
لوگ بے وجہ نصیری کو بُرا کہتے ہیں
کچھ تو دیکھا ہے علی میں جو خدا کہتے ہیں

بتوں کو آپ نے کعبہ میں حضور ﷺ کے کاندھے پر چڑھ کر توڑا تھا۔

مطلب اشعار 148: فتح مکہ مکرمہ سے پہلے ایمان لانے والے اور فتح مکہ سے بعد میں ایمان لانے والے صحابہ تمام عادل منصف اور اہل خیر سب سے بہتر ہیں۔ ان تمام اصحاب رسول ﷺ پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہوں۔

حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کی عزت کرو وہ تمام مسلمانوں میں بہترین ہیں پھر جوان کے قریب (تابعی) ہیں پھر جو ان کے قریب (تبع تابعی) ہیں اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا۔ بغیر قسم طلب کئے آدمی جھوٹی قسم کھائے گا۔ بغیر گواہی طلب کئے گواہی دے گا۔ خبردار جو طالب جنت ہے وہ جماعت کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو اگر تمہارا کوئی آدمی احد (پہاڑ) کی برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابہ کے ایک مد (ایک سیر آدھ پاؤ) کی برابر نہ ہو گا بلکہ آدھے مد (نو چھٹانک) کی برابر بھی نہ ہو گا۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا زمانہ سب سے بہتر ہے (صحابہ کا) پھر جنہوں نے ان سے ملاقات کی (تابعین) کا جنہوں نے ان سے ملاقات کی تبع تابعین کا)۔ صحابہ کا زمانہ ظہور نبوت سے ایک سو بیس سال تک رہا' تقریباً سو ہجری تک تابعین کا زمانہ 100ھ سے 170ھ تک اور تبع تابعین کا زمانہ 170ھ سے 220ھ تک ہے۔ حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ تاروں کی مثل ہیں تم جس کسی صحابی کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

مطلب اشعار 149: جس مسلمان نے ایمان لا کر حضور ﷺ کی ایک مرتبہ بھی زیارت کرلی ہے تو اس نظر کی نورانیت پر اور نظارہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی کیفیت پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہوں۔

حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی)

مطلب اشعار 150: صحابہ ؓ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ان تمام اصحاب رسول ﷺ جو محبت کرنے کے لائق ہیں ان پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہو۔

خلافت علی ؓ میں عبداللہ ابن سبا (یہودی) نے مذہب رفض ایجاد کیا اور پھیلایا اس نے حضرت ابوبکر و عمر ؓ کو غاصب تک کہا۔

مرقات و صواعق محرقہ نے ایک حدیث کی روایت کی کہ حضور انور عالم خیرو شر مخبر صادق ﷺ نے فرمایا ایک قوم پیدا ہو گی جنہیں رافضی کہا جائے گا کیونکہ وہ اسلام کو رفض کر چکے (چھوڑ) چکے ہوں گے۔ ان میں مشرک بھی ہوں گے مگر وہ اپنے آپ کو محبان اہل بیت کہیں گے مگر جھوٹے ہوں گے اس لئے کہ ابوبکر و عمر کو گالیاں دیتے ہوں گے۔ مرقات نے لکھا ہے روافض دشمنان صحابہ ہیں اور خوارج دشمنان اہل بیت ہیں مگر صحابہ و اہل بیت کی شان تا قیامت بلند ہوتی رہے گی۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے

جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

حضرت عبداللہ ابن مغفل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناء۔ جس نے صحابہ سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے صحابہ سے محبت کی اور جس نے صحابہ سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض رکھا اور جس نے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو عنقریب اللہ اس کو پکڑے گا۔ (قرآن) تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کو اصحابی کنجوم (میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں) فرمایا اور اہلبیت کو (اہلی کسفینہ) میرے اہل مثل کشتی کے ہیں) فرمایا کشتی اور ستاروں میں کیا مناسبت ہے تو یہ جہاز رانوں امیر البحر اور ملاحوں سے معلوم کرو جیسے سمندر کے مسافر کو جہاز و کشتی دریا و سمندر عبور کرنے کے لئے درکار ہے ایسے ہی ستاروں کا علم ضروری ہے ورنہ وہ سمت معلوم نہ کر سکے گا اور جہاز کو منزل مقصود تک نہ لے جا سکے گا۔ تو اس دنیا کے سمندر میں محبت اہلبیت کی کشتی پر سوار ہو کر ستاروں سے سمت معلوم کر کے (یعنی صحابہ کی پیری کر کے) آخرت کے ساحل پر اتر کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اہل سنت محبت اہل بیت اور اتباع اصحاب کو جزو ایمان جانتے ہیں نہ اہل بیت کی شان میں گستاخی کرتے ہیں نہ صحابہ کو برا کہتے۔

اہل سنت خدا میں، رسولوں میں، صحابہ میں، اہل بیت میں، اولیاء میں کسی قسم کے عیب، نقص، توہین کو گوارا نہیں کرتے نہ کرتے ہیں نہ کرنے والے کو مسلمان مومن جانتے ہیں۔ نیچری منکر خدا، دیوبندی وہابی گستاخ رسول و اولیا، رافضی گستاخ صحابہ، خارجی گستاخ اہل بیت ہیں۔ یہ سب گمراہ ہیں کفرو شرک کی حدود تک پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

باقی ساقیان شراب طہور (151) زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے (152) ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود (153) ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف (154) چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملان طریقت پہ کامل درود (155) حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

باقی: بچے ہوئے۔ ساقیان: پلانے والے۔ طہور: پاک، منزہ، مقدس۔ زین: خوبی، سجاوٹ۔ عبادت: عبادت گزار۔ اہل مکانت: صاحب مقام، عالی مرتبہ۔ بالا: بلند، اونچی۔ شرافت: بزرگی، اعلی نسبی، نجابت۔ اعلی: بہت بلند۔ والا سیادت: بزرگ، بلند، مرتبہ، سرداری، اونچی سرداری۔ چار باغ: امامت کے چار باغ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ کاملان: صاحب کمال۔ طریقت: تزکیہ باطن کرنے والے۔ حاملان: اٹھانے والے۔ شریعت: مسلمانوں کے دینی قوانین۔

مطلب اشعار 151: شراب طہور پلانے سے دوسرے حضرات جو عبادت گزاروں کو زینت دینے والے ہیں۔ ان سب پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ دودھ پہلی جسمانی غذا ہے' علم پہلی روحانی غذا ہے علم چار صورتوں میں نظر آتا ہے: (1) پانی' (2) دودھ' (3) شراب' (4) شہد۔ علم جنت میں بھی ان ہی چار صورتوں میں ہو گا۔ جو نہر کی شکل میں بہتا ہو گا۔

1 پانی سے مراد علم لدنی ہے

2 دودھ شریعت کے اسرار کا علم

3 شراب طہور علم کامل

4 شہد علم نبوت

تمام صحابہ ان علوم سے بہرہ ور تھے اور مسلمانوں کو ان علوم کے جاموں سے سیراب کرتے تھے۔ وہ اکمل ترین عابد و زاہد متقی و پرہیزگار تھے۔ ایک بادشاہ کے دربار میں سات صحابہ تبلیغ کرنے گئے تو دربار میں حریر کا قالین بچھا تھا۔ صحابہ نے اپنی تلواریں نکالیں قالین کو کاٹا زمین پر بیٹھ گئے تو صحابہ سے بادشاہ نے دریافت کیا تم نے آداب شاہی کا خیال نہیں کیا اور قیمتی قالین کاٹ دیا۔ صحابہ نے جواب دیا یہ خالص ریشم تھا ہمارے نبی ﷺ نے مرد پر ریشم کا استعمال حرام کر دیا ہم نے اس لئے قالین کاٹ دیا کہ ہم حرام کے مرتکب نہ ہوں۔ صحابہ کسی دنیوی جاہ و جلال سے مرعوب نہیں ہوتے تھے' حق بات کہنے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ ان کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔ ان کے بیانوں و زبانوں میں اثر اور کردار میں پاکیزگی تھی ان کو دیکھ کر لوگ ان کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔

مطلب اشعار 152: حضور ﷺ کے تاقیامت جتنے بھی نواسے شہزادے ہوں گے ان سب کے مقام و مراتب و سرداری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں تم جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے' گمراہ نہ ہو گے:

1- کتاب اللہ قرآن پر عمل

2- میری عترت یعنی اہل بیت

احمد نے حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو وہ اپنی نعمتوں سے روزی دیتا ہے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے اہل بیت سے محبت کرو اور فرمایا دعا قبول نہیں ہوتی جب تک مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود نہ پڑھا جائے۔

مطلب اشعار 153: ان اہل بیت کی اعلیٰ نسبی اور بزرگ ترین نجابت پر سب سے بہتر رحمتیں نازل ہوں اور ان کی بلند ترین سرداری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا۔ ان لوگوں کا قوموں کا کیا حال ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رحم (قرابت) قیامت کے دن کچھ کام نہ آئے گا بلکہ خدا کی قسم میرا رحم (رشتہ و قرابت) دنیا و آخرت میں مقبول و موصول ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ پاک دامن ہیں اللہ نے ان کو اور ان کی اولاد کو دوزخ پر حرام کر دیا ہے۔ (طبرانی' ابو نعیم) دیلمی نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ:

1- اپنے نبی ﷺ کی محبت

2- ان کے اہل بیت کی محبت

3- قرآن پاک کی تلاوت

امام احمد و حاکم نے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرا جزو ہیں جو انہیں ناگوار ہ مجھے بھی ناگوار ہے جو انہیں پسند ہے وہ مجھے بھی پسند ہے۔ قیامت کے دن میرے نسب حسب سبب اور میری عزیزداری کے سوا تمام نسب منقطع ہو جائیں گے۔ حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا یا رسول میں نے زمین کے مشرق و مغرب الٹ پلٹ ڈالے مگر کسی شخص کو آپ ﷺ سے افضل نہ پایا اور قبائل میں بنی ہاشم سے بڑھ کر کسی باپ کی اولاد کو افضل نہ پایا تو سادات سارے ہاشمی ہیں اور ان کی افضلیت مسلم ہے۔

مطلب اشعار 154: امامت کے چاروں باغ یعنی امام اعظم سراج الامہ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ اور ان کے مقلدین امام شافعی اور ان کے مقلدین امام مالک اور ان کے مقلدین امام احمد بن حنبل اور ان کے مقلدین چاروں فقہ کے اماموں اور ان کے مقلدوں پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

مطلب اشعار 155: جو حضرات تزکیہ باطن میں صاحب کمال ہیں حضور ﷺ کی چالیس سالہ زندگی پر عمل پیرا ہو کر اپنے قلوب کو مجلی و مصفیٰ کیا ہے ان پر کامل ترین رحمتیں نازل ہوں اور جنہوں نے مسلمانوں کے دینی قوانین کو مدون کرنے اور فقہی اصول و قوائد کو عامتہ المسلمین کے لئے آسان ترین کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ان تمام آئمہ فقہ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

تصوف حضور ﷺ کی چالیس سالہ زندگی کے عمل کا مجموعہ ہے جس میں مجاہدات' ریاضات' مکاشفات' چلہ کشی' ذکر و اذکار' تسبیح و اوراد وغیرہ ہیں جن پر عام آدمی عمل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہی اس کٹھن راستہ پر چلتے ہیں اور لوہے کے چنے چباتے ہیں فی زمانہ تصوف کپڑے رنگنے' تسبیح گلے میں ڈالنے' بال بڑھانے' بھنگ' گانجا' چرس پینے کا نام ہے۔ لگے دم' مٹے غم' یا علی مست قلندر وغیرہ نعرے مارنے کا نام ہے۔ شریعت حضور ﷺ کی تیئس سالہ زندگی کا نام ہے جس پر عمل کرنا ہر عام و خاص مسلمان پر فرض ہے۔ جو انتہائی آسان ہے جس میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہے۔ شریعت کے بغیر طریقت کچھ نہیں ہے تمام اولیاء کائین صاحب شریعت و طریقت تھے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے۔ شریعت دودھ ہے' طریقت مکھن ہے بغیر دودھ کے مکھن حاصل نہیں ہو سکتا تو شریعت پر عمل کرے بغیر طریقت پر عمل نہیں ہو سکتا۔

جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام	(156)	غوث اعظم امام التقٰے والنقٰے
محی دین و ملّت پہ لاکھوں سلام	(157)	قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام	(158)	مرد خیل طریقت پہ بے حد درود
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام	(159)	جس کی منبر ہوئی گردن اولیا
نو بہار طریقت پہ لاکھوں سلام	(160)	شاہ برکات و برکات پیشینیاں

مشکل الفاظ کے معنی:

غوث: فریاد رس۔ اعظم: بڑے۔ التقے: پرہیزگاری خدا ترسی۔ والنقے: پاکیزگی۔ پاکی۔ جلوہ: نظارہ' نمائش۔ شان: مرتبہ' قدرت' ٹھاٹھ۔ قطب: جس ولی پر دنیا کے انتظام و نگہبانی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ ابدال: جو دنیا کی ایک اقلیم حصہ کا منتظم ہوتا ہے۔ ارشاد: حکم چلانے والا' ولایت کا ایک درجہ و مقام۔ رشد الرشاد: صاحب منزل و مقام کو اوپر کے مقام کی طرف لے جانے والے۔ محی: زندہ کرنے والے۔ ملت: قوم' مذہب' جماعت۔ مرد خیل: انسان باکمال۔ طریقت: طریقت کے گروہ۔ فرد: بے مثل' یکہ و تنہا۔ اہل حقیقت: حقیقت جاننے والے' معرفت خدا میں حقیقت پانے والے۔ منبر: جس پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں۔ شاہ برکات: نام ہے۔ پیشینیاں: پہلو کی سی برکتیں۔ نوبہار: طریقت کی نئی بہاریں' بسنت رتیں۔

مطلب اشعار 156: حضرت غوث اعظم پرہیزگار۔ خدا ترس اور پاکیزہ قسم کے حضرات کے امام ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان و شوکت کی نمائش و اظہار کرنے والے ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ سے صدہا کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایام رضاعت میں روزہ رکھتے ختم سحری سے افطار تک والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ آپ نے مُردوں کو زندہ کیا بے شمار عجائبات آپ سے سرزد ہوئے۔

آپ ایک وعظ میں واقعہ معراج بیان فرما رہے تھے۔ ایک یہودی نے سن کر کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک لمحہ میں بیت المقدس اور آسمانوں مکاں و لامکان کی سیر ہو سکے۔ اس یہودی نے گھر اپنی بیوی کو مچھلی پکانے دی اور کہا تم پکاؤ میں دجلہ پر نہا کے آتا ہوں راستہ میں آپ کا وعظ سنا پھر دجلہ پر نہانے چلا گیا کپڑے اتار کر دریا میں غوطہ لگایا جب سرپانی سے باہر نکالا تو نہ وہ گھاٹ تھا نہ کپڑے وہاں موجود تھے اور وہ بجائے مرد کے عورت تھا۔ سخت پریشان ہوا قریب کچھ دھوبی کپڑے دھو رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا ایک عورت پانی میں ہے اس کے پاس کپڑے نہیں ہیں دھوبی نے اس کو کپڑے دیئے اور اپنے گھر لے گیا اس سے شادی کی اس کے بچے پیدا ہوئے وہ ایک دن پھر دریا پر نہانے آئی اب غوطہ لگایا سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ گھاٹ نہیں ہے بلکہ دریائے دجلہ کا وہی کنارہ ہے جہاں وہ پہلے نہانے داخل ہوا تھا اور کپڑے بھی اس کے وہیں رکھے ہیں' بجائے عورت کے مرد ہے۔ نکل کر کپڑے پہنے گھر گیا تو اس کی بیوی نے کہا اتنی دیر کر دی میں کھانا کب کا پکا کر فارغ ہو گئی ہوں اب وہ یہودی سخت پریشان ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے یہاں چند گھنٹے گزرے اور وہاں چند سال گزر گئے تھے۔ حضور غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ معراج کی تصدیق کی ایمان لایا آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوا اور یہ واقعہ بیان کیا کہ میرے ساتھ ایسا حادثہ رونما ہوا ہے۔ غوث اعظم نے واقعہ معراج کو اس پر حقیقتاً عملاً ثابت کر دیا۔

مطلب اشعار 157: سیدنا غوث اعظم قطب ہیں دنیا کے نظام و حفاظت کا دارو مدار آپ پر ہے اور آپ دنیا کی تمام اقالیم حصوں و طبقوں کے منتظم ہیں آپ کا حکم و حکومت تاقیامت باقی رہے گی آپ صاحب منزل و درجہ ولی کو درجات بالٰی کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں آپ نے دین کو زندہ کر دیا اور قوم میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہے آپ پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل ہوں۔ (1) قطب۔ (2) ابدال۔ (3) ارشاد۔ (4) رشد الرشاد۔

داتا صاحبؒ نے یہ درجے بیان کئے ہیں:

1- چار ہزار اولیاء کے ہاتھ میں دنیا کا نظام ہے۔
2- تین سو اخیار ہیں' چالیس ابدال ہیں۔
3- سات ابرار ہیں۔
4- چار اوتاد ہیں۔
5- تین نقیب ہیں۔
6- ایک قطب و غوث ہیں۔

آپ نے قطب و غوث ایک ولی کے دو نام بیان کئے ہیں۔ (محمد اول)

1- قطب: اس کیل اور میخ کو کہتے ہیں جس پر چکی گھومتی ہے' تصوف میں اس ولی کو کہتے ہیں جس کی گرد تمام جہان کی گردش ہوتی ہے۔ قطب کا تصرف تمام دنیا میں ہوتا ہے۔

2- ابدال: دنیا میں بیک وقت سات ہوتے ہیں۔ یہ روحانی امداد کرتے ہیں۔ عاجز لاچار بے بس کی فریاد رسی کرتے ہیں۔

3- ارشاد: جو حاکم وقت ہوتا ہے اور اس کا ہر والی محکوم ہوتا ہے اس کے احکامات پر سب کو عمل کرنا پڑتا ہے۔

رشد الرشاد: صاحب درجات اولیاء کو درجات بالا پر فائز کرتا ہے جیسے داتا علی ہجویری کو خواجہ معین الدین چشتی سنجری نے فرمایا: ملاں راہنما۔

مطلب اشعار 158: طریقت پر چلنے والوں میں سیدنا غوث اعظم مرد کامل و اکمل ہیں آپ پر لاتعداد رحمتیں نازل ہوں اور معرفت ربانی میں آپ بے مثل و بے مثال ہیں۔ آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

سیدنا غوث اعظم کے والد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست تین دن کے بھوکے ایک دریا کے نزدیک عبادت میں مشغول تھے۔ دریا میں ایک بہتا ہوا سیب آپ کے قریب آیا آپ نے اٹھا کر کھالیا۔ کھانے کے بعد خیال آیا مالک کی اجازت کے بغیر سیب کیوں کھایا۔ ادھر سے سیب آیا تھا اس طرف کو چل دیئے کچھ دور چل کر دیکھا ایک سیب کا باغ دریا کے کنارے پر ہے اس کی ٹھنیاں دریا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ خیال کیا اسی باغ کا سیب ہو گا باغ میں چلے گئے۔ مالک کو ملے واقعہ بیان کر کے سیب کی قیمت معلوم کی مالک نے کہا اگر کسی چیز کو استعمال کر لیا جائے تو مالک جو قیمت مانگے وہ دینی پڑتی ہے بغیر استعمال اختیار ہوتا ہے چاہے خریدے یا نہ خریدے۔ آپ سیب استعمال کر چکے کھا چکے ہیں لہٰذا منہ مانگی قیمت دینی پڑے گی ورنہ میں قیامت کے دن اپنی قیمت وصول کر لوں گا۔ ابو صالح نے قیمت معلوم کی تو مالک نے کہا اس باغ کی بارہ سال خدمت کرنی ہو گی اور بارہ سال کے بعد میری ایک لڑکی ہے جو اندھی' گونگی' بہری' لولی لنگی' اپاہج ہے اس سے شادی کرنی ہو گی۔ ابو صالح نے کہا بارہ سال تک باغ کی نگہبانی تو منظور ہے مگر ایسی عورت سے نکاح منظور نہیں۔ مالک نے کہا پھر ٹھیک ہے میں اپنی قیمت قیامت میں وصول کروں گا۔ ابو صالح نے یہ شادی بھی منظور کر لی بارہ سال تک باغ کی خدمت کرتے رہے بارہ سال بعد مالک آیا اس نے ابو صالح سے کہا میٹھا انار لاؤ ابو صالح ایک انار لائے جو ترش تھا اس نے کہا یہ ترش ہے شیریں لاؤ آپ دوسرے درخت سے توڑ لائے وہ بھی ترش تھا اس نے کہا یہ بھی ترش ہے۔ تمہیں بارہ سال ہو گئے ابھی یہ پتہ نہیں کہ کون سا ترش ہے' کون سا شیریں۔ ابو صالح نے جواب دیا ایک سیب کی اتنی قیمت ادا کرنی پڑی ہے تو انار کی کتنی ادا کرنی پڑتی میں نے کسی کو کھا کر نہیں دیکھا کہ میٹھا کون ہے کھٹا کون ہے۔ مالک نے کہا درست ہے۔ بارہ سال پورے ہو گئے اب دوسری شرط پوری کرو اور ابو صالح کو اپنے ساتھ گھر لے گیا اپنی لڑکی سے ان کا نکاح کر دیا۔ رات کو جب ابو صالح حجلہ عروسی میں پہنچے تو دیکھا ایک حسین و جمیل عورت بیٹھی ہے اس میں کوئی عیب نہیں ہے تو آپ نے خیال کیا یہ وہ عورت نہیں ہے جو مجھے بتائی گئی تھی۔ ابو صالح نے اپنا مصلہ بچھایا اور نماز شروع کر دی محترمہ نے دیکھا ان کے خاوند نے نفل پڑھنے شروع کر دیے ہیں تو انہوں نے بھی نماز شروع کر دی تمام رات دونوں نماز پڑھتے رہے صبح کو ابو صالح نے بغیر غسل و وضو کے فجر کی نماز ادا کی تو ان کے خسر نے معلوم کیا تم نے غسل وغیرہ نہیں کیا ابو صالح نے کہا آپ نے مجھ سے جس عورت کے نکاح کی بات کی تھی وہ عورت نہیں تھی یہ تو کوئی اور عورت تھی انتہائی حسین و جمیل تو ان کے خسر نے کہا اے ابو صالح تم ہماری بات کا مطلب نہیں سمجھے یہ وہی عورت تھی۔ میں نے اندھی کہا تھا اس لئے کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا گونگی اس لئے کہ اس نے کوئی بات خلاف شرع نہیں کی نہ کبھی گالی و فحش بات زبان سے نکالی۔ بہری اس لئے کہ اس نے کوئی بات خلاف شرع نہیں سنی۔ لولی اس لئے کہ اس کا قدم کبھی خلاف شرع نہیں اٹھا لنگی اس لئے کہ اس کا ہاتھ کسی غیر نے نہیں دیکھا نہ اس کے ہاتھ سے کوئی کام خلاف شرع سرزد ہوا۔ وہی آپ کی بیوی ہے ہم نے بارہ سال آپ کے تقویٰ و پرہیزگاری کا امتحان لیا تھا ورنہ ہم نے آپ کی نجابت شرافت کو اسی دن پہچان لیا تھا اور اپنی بیٹی کا رشتہ طے کیا تھا۔ جن کے ماں باپ اتنے بڑے متقی پرہیزگار ولی کامل ہوں گے۔ تو ان کی اولاد بھی غوث اعظم ہی ہو گی آپ حسنی سید ہیں۔

مطلب اشعار 159: اولیاء کاملین کی گردنوں پر سیدنا غوث اعظم کا قدم پاک ہے تو اس قدم کی بزرگی و نجابت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت سب کو عام ہے آپ کے معجزات بے شمار ہیں آپ کے فرزند حضرت غوث اعظم کی ولایت

سب کو عام ہے آپ تمام اشیاء عالم کے ولی ہیں تمام جہان آپ کی پیروی کرتا ہے۔ آپ کی کرامات بھی بے شمار ہیں۔ آپ نے فرمایا قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ میرا یہ قدم تمام اللہ کے ولیوں کی گردن پر ہے۔ آپ نے جس وقت یہ فرمایا تو تمام روئے زمین کے اولیاء نے اپنی گردنیں خم کر دیں اور کہا علی رقبتنا ہماری گردنوں پر ہے آپ کی ولایت و غوثیت تاقیامت جاری و ساری ہے ہر زمانہ کا غوث آپ کا تابع ہوتا ہے۔ آپ غوث الاغیاث ہیں کیا خوب کہا ہے:

غوث اعظم درمیان اولیاء ‏‏‏‏ چون جناب مصطفےٰ درمیان انبیاء

حضور ﷺ کو جو مقام و مرتبہ انبیاء علیہم السلام میں حاصل ہے غوث اعظم کو ایسا ہی مقام و مرتبہ اولیاء کاملین میں حاصل ہے۔

مطلب اشعار 160: شاہ برکات اسلاف کی برکات کے حامل اور طریقت کی نئی بہاروں بسنت رتوں کے حامل شاہ برکات پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

آپ کا اسم شریف سید شاہ برکت اللہ بن سید شاہ اویس قدس سرہ ہے۔ آپ کی ولادت 26 جمادی الاخرہ 1070ھ میں ہوئی آپ نے سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندی ابوالعلائیہ مداریہ' بدیعیہ سلاسل سے کسب فیض کیا۔ ہزارہا گم گشتگان ضلالت کو شاہراہ ہدایت پر پہنچایا۔ آپ جامع علوم ظاہر و باطن ہیں آپ کی تصانیف مختلف علوم میں ہیں رسالہ چہار انواع رسالہ سوال و جواب۔ ریاض العاشقین بیاض باطن' بیاض ظاہر' رسالہ تکسیر' دیوان فارسی وغیرہ اہم آپ کا وصال شب عاشورہ محرم الحرام 1142ھ ہے۔ یہ سلسلہ برکاتیہ ماہرہ کے شیخ کامل ہیں اعلیٰ حضرت کے پیران عظام میں ہیں۔

سید آل محمد امام الرشد	(161)	گل روض ریاحت پہ لاکھوں سلام
حضرت حمزہ شیر خدا و رسول	(162)	زینت قادریت پہ لاکھوں سلام
نام و کام و تن و جان و حال و مقال	(163)	سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
نور جاں عطر مجموعہ آل رسول	(164)	میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
زیب سجادہ سجاد نوری نہاد	(165)	احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

امام الرشد: ہدایت' راہ راست۔ روض: باغ سبزہ زار۔ ریاحت: خوشبو۔ زینت: آرائش' سجاوٹ' خوبصورتی۔ قادریت: سلسلہ قادریہ منسوب شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم۔ نام: خصوصی لفظ کسی کی شناخت کے لئے اسم نام ہوتا ہے۔ وکام: مراد' مقصود۔ وتن: جسم۔ وجان: روح۔ وحال: حالت' کیفیت۔ ومقال: گفتگو' بات چیت۔ نور: روشنی' کلی' غنچہ۔ عطر: خوشبو۔ مجموعہ: تمام' اکٹھی چیز۔ آقائے نعمت: نعمتوں کا مالک' نوکر یا غلام اپنے مالک کو کہتے ہیں۔ زیب: زینت' سجاوٹ' خوبصورتی۔ سجادہ: درویشیوں بزرگوں کی مسند گدی پر بیٹھنے والا۔ سجاد نوری: بہت زیادہ سجدے کرنے والا۔ نہاد: خلقت' پیدائش' عادت۔ طینت: سرشت' جبلت' عادت' خمیر۔

مطلب اشعار 161: حضرت سید آل محمد راہ راست پر چلانے والوں کے امام ہیں اور روحانی سبزہ زار و باغ کے مہکتے پھول ہیں آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت سید آل محمد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں آپ کی ولادت بروز جمعرات 18 رمضان 1111ھ آپ بھی علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور تھے۔ آپ کا وصال 16 رمضان 1164ھ میں ہوا۔ آپ اپنے والد کے نزدیک ماہریرے میں دفن ہوئے جو مرجع خواص و عوام ہے۔ آپ کی خوارق عادات کرامت مشہور ہیں۔

مطلب اشعار 162: حضرت حمزہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں اور سلسلہ قادری کی آپ سے زینت ہے آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

حضرت حمزہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے سجادہ نشین ہیں۔ آپ کی ولادت 14 ربیع الآخر 1131ھ کو ہوئی۔ آپ علم ظاہر و باطن اور طب میں کامل دست رس رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف بھی بہت ہیں۔ کاشف الاستار رسالہ عقائد' قصیدہ گوہربار' چند بیاض' رسائل اعمال و اشغال آپ کو کتابوں کا بہت شوق تھا ہزارہا کتابیں آپ کے کتب خانہ کی زینت تھیں۔ آپ کا وصال 14 محرم الحرام 1198ھ کو ہوا۔ ماہرہ میں آپ کا مزار مرجع خواص و عوام ہے۔

مطلب اشعار 163: سید آل احمد اچھے میاں کا نام اچھا کام اچھا جسم اچھا جان و روح اچھی ظاہری باطنی حال اچھا گفتگو اچھی سب سے اچھے اچھے میاں کی صورت پر لاکھوں سلام ہوں۔

آپ کا نام سید آل احمد عرف اچھے میاں ہے آپ سید شاہ حمزہ قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ کی ولادت 28 رمضان 1160ھ ہے آپ کی کشف و کرامات خوارق و عادات کثیر ہیں' آپ مظہر غوث اعظم تھے۔ آپ کے مریدین تقریباً دو لاکھ تھے۔ آپ کا وصال 17 ربیع الاول 1235 مارہرہ میں ہوا وہیں آپ کا مزار پُرانوار ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہ کے دادا پیر و مرشد ہیں۔

مطلب اشعار 164: میری روح جان کا نور اور رسول اللہ ﷺ کی تمام اولاد مکارم اخلاق کے خوشبودار عطر کا خلاصہ میرے مرشد پاک سید آل رسول نور اللہ مرقدہ ہیں مجھ پر ہونے والی نعمتوں کے مالک پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

حضرت سیدنا شاہ آل رسول سید شاہ آل برکات ستھرے میاں کے صاحب زادے ہیں۔ ستھرے میاں شاہ حمزہ کے منجھلے صاحبزادے ہیں یعنی آپ شاہ حمزہ کے پوتے ہوئے۔ سیدنا شاہ آل رسول نے بیعت اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں سے کی خلافت و اجازت اچھے میاں اور اپنے والد ستھرے میاں سے حاصل کی آپ نے علم ظاہر' مولوی عبدالمجید مولوی سلامت اللہ شاہ' مولوی انوار فرنگی محلی' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے حاصل کیا علم باطن و سلوک اپنے عم مکرم سید شاہ آل احمد اچھے میاں اور والد سے حاصل کیا' طب و حکمت والد صاحب اور حکیم فرزند علی خان سوہانی سے علما و عملاً حاصل کیا آپ کی ولادت 1209ھ میں ہوئی۔ آپ کا وصال 18 ذی الحجہ 1296ھ میں ماہرہ میں ہوا سید محمد صادق شاہ صاحب نے وصال کا تاریخ سجع آیتہ شریفہ سے اخذ کیا۔ عسی ان یبعثکَ ربکَ مقاماً محمودا آپ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پیرو مرشد ہیں۔

مطلب اشعار 165: حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری سجادہ و مسند کو زینت دینے والے بہت زیادہ عابد و زاہد نورانی خصلت و خلقت والے احمد نوری نورانی۔ سرشت و خصلت والے احمد نوری پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ آپ کے والد سید شاہ ظہور حسن بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ کے ہیں۔ ابوالحسین احمد نوری سید شاہ آل رسول کے پوتے ہیں۔ آپ کو بیعت و خلافت اپنے دادا سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تھی۔ آپ علم ظاہر و باطن میں کامل تھے۔ آپ نے کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ تکسیر عقائد آداب مریدین' فقہ' اذکار و اشغال و اعمال میں آپ صاحب دیوان ہیں آپ کی ولادت 1255ھ میں ہوتی آپ کا وصال 11 رجب المرجب 1324ھ کو ماہریرہ میں ہوا۔ نواب نانپارہ آپ سے بیعت تھا اس نے اعلیٰ حضرت کے فصیح و بلیغ اشعار سنے تھے۔ حضرت نوری میاں کی خدمت میں عرض کیا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب سے میری سفارش کر دیں کہ وہ میری توصیف میں ایک قطعہ کہہ دیں نوری میاں صاحب نے فرمایا۔ مولانا جس وقت خوش طبعی کے موڈ میں ہوں گے تو میں تمہاری سفارش کروں گا۔ ایک وقت ایسا بھی آگیا تو حضرت نوری میاں نے اعلیٰ حضرت کو فرمایا مولانا یہ نواب نان پارہ اپنے سلسلہ سے منسلک ہیں' آپ سے اپنے متعلق

ایک قطعہ لکھوانے کے متمنی ہیں۔ آپ ایک قطعہ ان کے متعلق لکھ دیں۔ اعلیٰ حضرت نے اسی وقت قلم اٹھا کر یہ قطعہ تحریر فرما دیا:

کروں مدح اہل ء دول رضا
پڑے اس بلد میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا
مرا دین پارہ ناں نہیں

یہ لکھ کر حضرت نوری میاں کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نواب نان پارہ نے سر پیٹ لیا کہ میں ان سے نہ ہی لکھواتا تو اچھا تھا۔ اعلیٰ حضرت نے کسی ابن الوقت دنیا دار کی تعریف نہیں کی نہ کسی رئیس نواب کے در پر جبہ سائی کی۔ آپ خود صاحب جائیداد تھے ایک لاکھ روپیہ مال گزاری ادا کرتے تھے۔ کبھی کسی کے سامنے دست طلب دراز نہیں کیا بلکہ غرباء و مساکین کے وظیفہ آپ کے در دولت سے جاری تھے۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب (166) تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا (167) بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن (168) اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں (169) شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور (170) بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
(171) مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معنی:

بے عذاب: دکھ، تکلیف۔ عتاب: غصہ، ناراضگی۔ حساب: گنتی، شمار، لین دین۔ کتاب: لکھت پڑھت۔ تاابد: ہمیشہ ہمیشہ۔ اہل سنت: سنی جماعت۔ ننگ: عار، شرم، بدنام۔ خلقت: مخلوق، پیدائش۔ ولد: تمام بیٹے ان کی اولاد۔ عشیرت: کنبہ، قبیلہ۔ کاش: تمنا ہے خدا کرے۔ شوکت: دبدبہ، ہیبت و وقار، رعب، درجہ، شان و شکوہ، سرداری۔ قدسی: پاکیزہ، متبرک فرشتہ۔ جان رحمت: کریم، مہربان، روح۔

مطلب اشعار 166: بغیر تکلیف بغیر ناراضی بے حساب بغیر لکھت پڑھت ہمیشہ ہمیشہ اہل سنت و جماعت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔ حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو جنت میں داخل ہونا چاہے وہ جماعت کو مضبوطی سے پکڑے۔ کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے ابلیس جماعت سے دور رہتا ہے۔ صحابہ کے عقائد اختیار کرے ان جیسے عمل کرنے کی کوشش کرے مسلمانوں کی راہ چلے ہمیشہ اہل سنت و جماعت کا گروہ بڑا گروہ رہا ہے ان کی اکثریت ہمیشہ رہی ہے اور اب بھی ہے۔ جو عقائد و اعمال میں مسلمانوں کی جماعت سے الگ رہا اس نے نئے عقائد وضع کئے اعمال میں اختلاف پیدا کیا وہ شیطان کا ساتھی دوزخی ہے۔

مطلب اشعار 167: اے الہ العالمین تو اپنے ان دوستوں کے صدقہ و طفیل مخلوق کے اس بدنام باعث ننگ و عار بندے احمد رضا پر بھی لاکھوں سلام نازل کر۔ اعلیٰ حضرت نے کسر نفسی سے اپنے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

مطلب اشعار 168: اے رب العالمین میرے ماں باپ اور بھائی بہن، بیٹے اور ان کی اولاد اور تمام کنبہ و قبیلہ پر بھی سلام نازل فرما۔

مطلب اشعار 169: اے الہ العالمین تیری رحمت پر میری اجارہ داری نہیں ہے بلکہ سیدالمرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفیٰ ﷺ کی

تمام امت پر لاکھوں مرتبہ سلام نازل فرما۔ امت دو قسم کی ہوتی ہے:

1- امت دعوت، جس کو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

2- امت اجابت، جو پیغام خدا کو قبول کرکے اسلام لاتی ہے۔

یہاں پر یہی امت مراد ہے آپ کے اعلان نبوت سے قیامت تک آپ پر ایمان لانے والے آپ کے امتی ہیں۔ خواہ کسی قوم کے کسی جگہ کے کسی دور کے ہوں یوں تو اللہ تعالیٰ نے گروہ انبیاء سے حضور پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ اذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین میں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء آپ کے امتی ہیں اس لئے تمام نبیوں نے شب معراج حضور کی اقتدا کی محمدی نماز پڑھی۔ آپ تو تمام مخلوق کے نبی ہیں۔ اللہ جس کا رب ہے حضور ﷺ اس کے نبی ہیں۔ اللہ رب العالمین ہے حضور رحمتہ العالمین حضور کا کلمہ شجرو حجرو حوش طیور نے پڑھا اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔

مطالب اشعار 170: میری آرزو اور تمنا ہے کہ جب حضور شافع یوم النشور ﷺ میدان محشر میں تشریف لائیں تو ہم سب آپ کی شان و شوکت کو دیکھ کر آپ کی بارگاہ عالی مرتبت میں کھڑے ہو کر تحفہ سلام پیش کریں اور عرض کریں مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں کیونکہ اہل محشر تمام انبیاء سے نفسی نفسی اذھبوا الی غیری آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ سن کر آپ کے دربار میں حاضر ہوئے ہیں اور آپ نے انا لھا انا لھا فرمایا میں ہی اس کام کے لئے ہوں تو اہل محشر آپ کی خدمت میں درود سلام کا تحفہ پیش کریں گے۔

مطالب اشعار 171: اور سبوح قدوس کا ورد کرنے والے مقدس فرشتہ مجھ سے کہیں گے اے احمد رضا دنیا میں ان پر سلام پڑھا کرتے تھے مگر سلام پڑھنے کا تو اب موقع ہے۔ محبوب سامنے ہیں دیدار سے بہرہ ور ہو رہے ہیں تو سب مل کر پڑھو مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام اس سے بہتر اور کون سا وقت آئے گا سامنے ہے وہ روئے یار دل ہے سجدہ کو بے قرار ہاں بولئے مل کر بولے یہ ہی وقت درود و سلام ہے تو تحفہ صلوۃ وسلام کے ساتھ ان کا استقبال کرو اور اپنے گناہ بخشواؤ جنت کی راہ داری لو۔ آج لوء الحمد ان کے ہاتھ میں ہے۔ مقام محمود ان کی جائے اقامت ہے۔ ان کا سوال رد نہیں ہو گا ان کی سفارش و شفاعت قبول ہو گی آج اللہ تعالیٰ ان پر بہت مہربان ہے۔ کسی نے کہا ہے:

فقط انا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ انکی شان محبوبی دکھائے جانے والی ہے

اللہ تعالیٰ تمام اہلسنّت کو حضور ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے اور خاص کر اس بندہ عاصی حقیر پُر تقصیر محمد اول کو بھی اس سلام کی تشریح کے طفیل اور طفیل احمد کو اس فرمائش کے طفیل حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سیدالمرسلین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین!

6 ذی الحجہ 1412ھ بروز پیر مطابق 8 جون 1992ء مطابق 26 جیٹھ 2049 بکرمی

قطعات

﴾1﴿

عالم ہمہ صورت اگر جان ہے تو تو ہے (1) سب ذرے ہیں گر مہر درخشاں ہے تو تو ہے
پروانہ کوئی شمع کا بلبل کوئی گل کا (2) اللہ ہے شاہد مرا جاناں ہے تو تو ہے
طالب میں تیرا غیر سے ہرگز نہیں کچھ کام (3) گر دین ہے تو تو ہے جو ایماں ہے تو تو ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ہمہ: ہر صورت میں' ہر طرح۔ مہر: سورج۔ درخشاں: چمکنے والا۔ گل: پھول۔ شاہد: گواہ۔

مطلب اشعار 1: تمام جہاں جسم کی مثل ہے اس میں جان ڈالنے والے روح رواں آپ ہیں تمام انبیاء و اولیاء ذروں کی طرح ہیں مگر آپ چمکتا ہوا سورج ہیں حقیقت محمدیہ ہر ہر ذرہ و جملہ مخلوقات میں پوشیدہ ہے جیسے روح جسم میں پوشیدہ ہے بغیر روح جسم مردہ ہوتا تو آپ کو نور کے بغیر کسی چیز کا وجود ناممکن ہے۔

مطلب اشعار 2: کوئی شمع پر عاشق ہے اس کا پروانہ ہے کوئی پھول پر بلبل کی طرح عاشق ہے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں تو صرف آپ کا عاشق و صادق ہوں میری جان تو آپ ہیں آپ کے سوا مجھے کسی سے انس و محبت نہیں ہے۔

مطلب اشعار 3: میں تو صرف آپ کا طلب گار ہوں سچا عاشق ہوں آپ کے سوا کسی سے کچھ سروکار نہیں ہے کیوں کہ میرا دین بھی آپ ہیں آپ جو فرمادیں وہی دین ہے حلال حرام حرام حلال آپ کے فرمانے سے بنتا ہے سونا حرام ہے آپ نے سراقہ کے لئے حلال کردیا چار شادیوں کی اجازت ہے علی کے تاحیات حضرت فاطمہ دوسری شادی حرام فرمادی ایسی بہت سی مثالیں ہیں اور میرا ایمان بھی آپ ہیں آپ کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

خدا کا ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز حب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا

﴾2﴿

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے (1) خدا تو تو نہیں نور خدا ظل خدا تو ہے
تری تعریف میں جتنا بڑھیں سب تجھ کو شایاں ہے (2) فقط ایک ناروا یہ ہے کہ یوں کہے خدا تو ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

ظل: سایہ' پرتو' نمونہ۔ شایاں: لائق' سزوار۔ ناروا: ناجائز' جو درست نہ ہو۔

مطلب اشعار 1: خدا آپ کا خدا ہے اور آپ خدا کے محبوب بندے ہیں آپ خدا تو نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے نور کا سایہ و پرتو ضرور

ہیں۔

مطلب اشعار 2: آپ کی تعریف و توصیف جتنی بھی کی جائے آپ کی ذات پاک اس تعریف کے لائق ہے مگر یہ کہنا درست نہیں کہ آپ خدایا اس کا شریک یا کفو و ہمسر ہیں نہ کسی مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہے نہ ہو سکتا ہے اللہ وحدہ لا شریک ہے اگر کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور ﷺ اللہ کے شریک و کفو و ہمسر ہیں تو وہ مسلمان نہیں کافر و مشرک ہے۔

﴿3﴾

رہا نہ شوق کبھی مجھ کو سیر دیواں سے	(1)	ہمیشہ صحبت ارباب شعر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں سے تضیع وقت کی فرصت	(2)	نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
رہی وبال سے اس کے مجھے سبکدوشی	(3)	کہ ویسے ہی ہے گراں سر پہ بار جرم و قصور
جبین طبع ہے ناسودہ داغ شاگردی	(4)	غبار منت اصلاح سے ہے دامن دور
مگر جو ہاتف غیبی مجھے بتاتا ہے	(5)	زباں تک اسے لاتا ہوں میں بمدح حضور

مشکل الفاظ کے معنی:

دیواں: شعرا کی غزلوں کا مجموعہ۔ ارباب: شعر کہنے والے شعرا۔ نفور: نفرت کرنے والا' بھاگنے والا۔ تضیع: ضائع کرنا' برباد کرنا۔ فرصت: مہلت۔ وضع: قائدہ' حالت' ڈھنگ۔ وبال: عذاب' بوجھ' دکھ' مصیبت۔ سبکدوشی: بری الذمہ' کندھے کا بوجھ سے ہلکا ہونا۔ گراں: بھاری' بوجھل۔ بار: بوجھ' وزن۔ جرم: خطا' گناہ۔ وقصور: کمی' کوتاہی۔ جبین: ماتھا' پیشانی۔ طبع: مزاج' سرشت' زنگ' میل۔ ناسودہ: غیر مفید' بے فائدہ۔ داغ: شاگردی کا نشان' دھبہ۔ غبار: گرد' رنج' ملال۔ منت: احسان' بھلائی۔ اصلاح: غلطی دور کرانا' درستگی کرنا۔ ہاتف غیبی: عالم غیب سے فرشتہ کی آواز۔ بمدح: تعریف' ثناء۔ حضور: مخدوم' سرکار دو عالم ﷺ۔

مطلب اشعار 1: علی حضرت فرماتے ہیں مجھے شاعروں کے دیوانوں کے پڑھنے کا شوق کبھی نہیں ہوا بلکہ میں تو شاعروں کی صحبت سے نفرت کرتا ہوں۔

مطلب اشعار 2: مجھے تو اپنے کاموں سے فرصت نہیں ملتی میرے پاس وقت ہی نہیں کہ میں شعرا کے دیوان پڑھوں یا ان کی مجلسوں میں شرکت کروں نہ یہ بات میری وضع و حالات کے لائق و قابل کہ میں شاعری میں شہرت حاصل کرکے بڑا شاعر کہلاؤں۔

مطلب اشعار 3: میں اس مصیبت و عذاب سے ہمیشہ دور ہی رہا ہوں یہ بار گراں میرے کاندھے پر کبھی نہیں آیا بلکہ میرے سر پر تو کوتاہیوں اور گناہوں کا بار عظیم ہے جو ناقابل برداشت ہے مجھ سے یہ بوجھ نہیں اٹھتا تو میں اور بوجھ کیسے اٹھا سکتا ہوں۔

مطلب اشعار 4: شاعروں کی شاگردی سے میرے مزاج کی پیشانی گرد آلود نہیں ہے احسان کے گرد و غبار اور غلطیوں کی اصلاح میں نے شاعروں سے کبھی نہیں کرائی میرا دامن ہمیشہ اس سے دور ہی رہا ہے۔

مطلب اشعار 5: مگر عالم غیب کا منادی مجھے جو کچھ القاء کرتا ہوں میں حضور سرکار دو عالم ﷺ کی تعریف کو اپنی زبان سے الفاظ کا جامہ پہناتا ہوں اس القاشدہ مفہوم کو اپنے انداز سے الفاظ' لفاظی اور عشق کا اظہار کرتا ہوں۔

رباعیات

﴿1﴾

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَهُمْ (1) وَالْخَاتَمُ حَقُّكُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام (2) آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

مشکل الفاظ کے معنی:

کَمَا قِیْلَ لَهُمْ: جیسا کہ ان کے لئے کہا گیا۔ وَالْخَاتَمُ حَقُّكُمْ: نبوت کا اختتام آپ پر ہوا۔ دفتر تنزیل: الہامی کتابوں کی فہرست کا رجسٹر۔ اَکْمَلْتُ لَکُمْ: میں نے آپ کے لئے دین اسلام کو مکمل کر دیا۔

مطلب اشعار 1: جیسا کہ قرآن و احادیث میں ذکر ہے آدم علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء علیہم السلام برابر آتے رہے مگر کسی پر نبوت کا اختتام نہیں ہوا یہ شرف صرف آپ کو حاصل ہوا آپ کے کندھوں کے درمیان کمر پر مہر نبوت ثبت تھی اسی لئے آپ نے فرمایا: لانبی بعدی لو کان نبی بعدی لکان عمر (میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا) اسی لئے آپ خاتم النبین ہیں۔

مطلب اشعار 2: انبیاء علیہم کے نزول اور آمد کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا جیسے دفتر رجسٹر اور تحریر کے اختتام پر مہر لگا کر اس کو مکمل کر دیتے ہیں مہر کے بعد اس میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا جاتا تو ارشاد باری ہے ہم نے آپ کے لئے دین کو مکمل کر دیا اور آپ پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں کی مہر لگا دی اب آپ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی دین یا کتاب نازل ہو گی۔

﴿2﴾

شب طیبہ و شارب ہے رخ روشن دن (1) گیسو دو شب قدر و برات مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں (2) وَالْفَجْر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْرٍ

مشکل الفاظ کے معنی:

شارب: پلانے والی، مونچھ۔ رخ روشن: چمکتا ہوا چہرہ۔ گیسو: دو کاکل، زلف۔ شب قدر: رمضان کی 27 تاریخ کی رات۔ برات: شعبان کی پندرھویں رات۔ مژگان: پلک۔ ابرو: بھویں۔ والفجر: صبح صادق۔ لیال عشر: دس راتیں۔

مطلب اشعار 1: مدینہ طیبہ کی رات ایسے ہے جیسے آپ کی داڑھی مونچھیں سیاہ ہیں یعنی مدینہ کی رات کو سیاہی آپ کی داڑھی مونچھوں سے ملی ہے اور ان کو روشنی آپ کے چہرے انور سے ملی ہے۔ آپ کے دونوں سیاہ گیسو مومن کے لئے شب قدر اور شب برات کی طرح ہیں۔

مطلب اشعار 2: سیاہ پلکوں کی چار صفیں ہیں دو بھنویں اور دو پلک تو صبح صادق روشن منور چہرے کے گرد دس سیاہ راتیں ہیں۔ (1) داڑھی، مونچھ، دو گیسو، دو بھنویں، اور دو پلک تو دس راتیں مکمل ہو گئیں۔

﴿3﴾

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ (1) ان سا نہیں انسان وہ انساں ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں (2) ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

مطلب اشعار1: آپ کے سر سے پاؤں تک ہر ہر عضو سے قدرت خدا کی شان کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کی مثل اللہ تعالیٰ نے کسی کو پیدا نہیں فرمایا ہر انسان کی پرورش رحم مادر میں حیض کے خون سے ہوتی ہے مگر آپ ناف بریدہ پیدا ہوئے یعنی آپ کی پرورش حیض کے خون سے نہیں ہوئی آپ کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا آپ کے جسم اقدس سے جو کپڑا مس ہوتا اس کا سایہ بھی نہ ہوتا آپکے پسینہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی جسم پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔

تم بے مثلی حق کے مظہر ہو

پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو

مطلب اشعار2: قرآن حضور ﷺ کو ایمان بتاتا ہے اور ایمان آپ کو اپنی جان بتاتا ہے۔ تو ایمان حضور ﷺ کو ماننے کا نام ہے جاننے کا نہیں ابو جہل جانتا تھا مانتا نہیں تھا تو ابوالحکم سے ابو جہل ہو گیا۔

خدا کا ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا

بجز حب محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

﴿4﴾

بوسہ گہ اصحاب وہ مہر سامی (1) وہ شامۂ چپ میں اس کی عنبر فامی

یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل من (2) سنگ اسود نصیب رکن شامی

مشکل الفاظ کے معنی:

گہ: جگہ۔ مہر: محبت' پیار' سورج۔ سامی: خاوند' اونچا بلند' گرم۔ شامہ: سونگھنے کی قوت۔ چپ: بایاں۔ عنبر: خوشبودار چیز۔ فامی: رنگ بھرا ہوا۔ طرفہ: عجیب بات۔ سنگ اسود: کالا پتھر کعبہ میں نصب ہے۔ رکن شامی: کعبہ کے ایک کونے کا نام ہے۔

مطلب اشعار1: عشق و محبت کی گرمی میں اصحاب نبی کے بوسہ دینے کی جگہ وہ خوشبودار رنگ بھری ہوئی سونگھنے کی بائیں سمت کی قوت۔

مطلب اشعار2: یہ عجیب بات ہے کہ جان کا کعبہ میرا دل ہے جیسے ایک کونے پر سنگ اسود اور دوسرے پر رکن شامی ہے۔

﴿5﴾

کعبہ اگر تربت شہ فاضل ہے (1) کیوں بائیں طرف اس کے لئے منزل ہے

اس فکر میں جو دل کی طرف دھیان گیا (2) سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

تربت: قبر' مٹی۔ فاضل: فضیلت رکھنے والی۔ مرقد: قبر' خواب گاہ۔

مطلب اشعار1: اگر کعبہ حضور ﷺ کی قبر مبارک سے افضل ہے تو اس کا مقام بائیں طرف کیوں ہے۔

مطلب اشعار 2: اس غور و فکر میں جب دل کی طرف دھیان چلا گیا تو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ وہ جسم ہے اور دل اس کا مرقد ہے۔

﴿6﴾

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے (1) کیونکر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
للہ اٹھاؤ رخ روشن سے نقاب (2) مولیٰ مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے

مشکل الفاظ کے معنی:

مصیبت: دکھ، تکلیف۔ ساعت: وقت معین۔ روشن: چمکدار چہرہ۔ نقاب: پردہ، گھونگھٹ۔ شامت: نحوست، بدبختی، آفت، مصیبت۔

مطلب اشعار 1: اے آقا اگر آپ چاہیں تو قسمت و مقدر سے دکھ اور تکلیف ٹل سکتے ہیں مگر میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ قیامت اپنے مقررہ وقت سے ٹل جائے گی۔

مطلب اشعار 2: اللہ کے لئے اگر منور چہرے مبارک سے نقاب پردہ اٹھا دو تو میرے آقا و مولیٰ ﷺ مجھ پر آئی ہوئی نحوست اور بدبختی ٹل جائے گی۔

﴿7﴾

یاں شبہ شبیہ کا گزرنا کیسا (1) بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا
ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام (2) تصویر کا پھر کہئے اترنا کیسا

مشکل الفاظ کے معنی:

شبیہ: صورت، تصویر۔ بے مثل: اس جیسا کوئی نہ ہو۔ تمثال: شکل صورت۔ متعلق: تعلق رکھنے والا۔ مدام: ہمیشہ۔

مطلب اشعار 1: آپ کی شبیہ کی زیارت میں شبہ کا گزر نہیں ہے آپ نے ارشاد فرمایا من رانی فی المنام فقد رانی لا تمثل بی الشیطان جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے میرا دیدار کیا شیطان میری شکل و صورت میں نہیں آسکتا آپ بے مثل ہیں تو آپ کی شکل و صورت کوئی اختیار نہیں کر سکتا۔

مطلب اشعار 2: آپ سے تعلق رکھنے والا چہرہ ہمیشہ ترقی پر ہے تو پھر آپ کی تصویر کیسے اتر سکتی ہے کیونکہ تصویر منجمد ہوتی ہے اس میں ترقی نہیں ہو سکتی۔

﴿8﴾

یہ شہ کی تواضع کا تقاضا ہی نہیں (1) تصویر کھنچے ان کو گوارا ہی نہیں
معنی ہیں یہ مانی کہ کرم کیا مانے (2) کھنچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

تواضع: عاجزی، انکساری۔ تقاضا: مانگ، طلب، خواہش۔ گوارا: پسند، منظور۔

مطلب اشعار 1: حضور ﷺ کی انکساری کو یہ گوارہ نہیں خواہش نہیں کہ آپ کی تصویر بنا کر اس کی توقیر کوئی شخص کرے آپ یہ ناپسند کرتے ہیں۔

مطلب اشعار2: تو یہ معنی ہوئے کہ آپ کے کرم نے یہ گوارہ نہ کیا کہ آپ کی تصویر کوئی کھینچے کیونکہ آپ کھینچنے کو پسند نہیں کرتے۔

﴿9﴾

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ (1) بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی (2) یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ

مشکل الفاظ کے معنی:

محظوظ: لطف اٹھانے والا' خوش۔ المنۃ للہ: اللہ کا احسان۔ محفوظ: بچا ہوا۔ نعت گوئی: نعت کہنا۔ ملحوظ: خیال رکھا گیا۔

مطلب اشعار1: الحمدللہ میں اپنے کلام (اشعار) سے انتہائی لطف اندوز ہوں کہ اللہ کا احسان ہے میں نے کسی کی تعریف نہیں کی میں دوسروں کی تعریف کرنے سے محفوظ رہا فرماتے ہیں:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

مطلب اشعار2: میں نے اپنے پیارے آقا کی تعریف میں نعت لکھنا قرآن پاک سے سیکھا کہ آپ کی تعریف کرنے میں شریعت کا خیال رکھے نہ حد سے بڑھائے نہ گرائے۔

باخدا دیوانہ باش وبا محمد ہوشیار

﴿10﴾

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو (1) ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو
مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف (2) لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

مشکل الفاظ کے معنی:

پیشہ: روزی حاصل کرنے کے لئے کوئی کام کرنا۔ دعویٰ: خواہش۔ جنبہ: حمایت' طرفداری۔ ثنا: تعریف۔ لوزینہ: بادام کا حلوہ۔ سیر: کھجور کی گٹھلی۔

مطلب اشعار1: نہ تو میں پیشہ ور شاعر ہوں نہ مجھے شاعر بننے کی خواہش ہے البتہ شریعت کی حمایت طرفداری اور تشریح میں نعتیہ اشعار ضرور کہتا ہوں۔

مطلب اشعار2: حضور ﷺ کی نعت و تعریف میں حضور ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنا تو ایسا ہے جیسے بادام کے حلوے میں کھجور کی سالم گٹھلی پڑی ہو یہ مجھ کو پسند نہیں ہے تو میں نے ان کے رد میں شعر لکھے۔

﴿11﴾

محصور جہاں دانی و عالی میں ہے (1) کیا شبہ رضا کی بے مثالی میں ہے
ہر شخص کو اک وصف میں ہوتا ہے کمال (2) بندے کو کمال بے کمالی میں ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

محصور: گھیرا ہوا۔ ادنیٰ: جاننا۔ عالی: بلند و برتر' خوش بیان۔ بے مثالی: مثال نہ ہونا۔ وصف: خوبی' صفت۔ بے کمالی: کوئی خوبی و کمال نہ رکھتا ہو۔

مطلب اشعار1: دنیا جہاں کی معرفت میں گھرا ہوا ہوں اور رضا کے بے مثل ہونے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

مطلب اشعار2: ہر شخص کو کسی نہ کسی صفت میں کمال حاصل ہوتا ہے مگر مجھ بندہ عاجز کا کمال تو بے کمالی میں ہے۔

﴿12﴾

کس منہ سے کہوں رشک عنادل ہوں میں (1) شاعر ہوں فصیح بے مماثل ہوں میں

حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجھ کو (2) ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

مشکل الفاظ کے معنی:

رشک: حسد' جلن' رقابت۔ عنادل: بلبل۔ فصیح: خوش بیان' شریں کلام۔ بے مماثل: بے نظیر' لاثانی۔ حقا: بخدا صحیح بات یہ ہے۔ صنعت: ہنر۔ نقصان: کمی خسارہ۔

مطلب اشعار1: میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ بلبلیں مجھ پر رشک کرتی ہیں اور یہ کہ میں خوش بیان اور بے مثل و بے مثال بے نظیر بھی ہوں۔

مطلب اشعار2: بخدا صحیح بات یہ ہے کہ مجھ میں کوئی بھی ہنر نہیں ہے بلکہ نقص اور کمی کے اندر مجھے کمال حاصل ہے۔

﴿13﴾

توشہ میں غم و عشق کا ساماں بس ہے (1) افغان دل زار حُدیٰ خواں بس ہے

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو (2) نقش قدم حضرت حسان بس ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

توشہ: زادراہ' سفری کھانا وغیرہ۔ افغان: فریاد' زاری و نالہ۔ دل زار: رونے والا دل۔ حُدیٰ: عربی شتربانوں کا نغمہ گیت۔ خواں: پڑھنے والا رہبر: راستہ دکھانے والا۔ رہ: راستہ۔ نقش قدم: پاؤں کا نشان

مطلب اشعار1: زادراہ کے لئے غم عشق کا سامان ہی کافی ہے جیسے آہ وزاری درد دل اور دل کی فریاد اور شتربانوں کے عشقیہ اشعاروں کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

مطلب اشعار2: حضور ﷺ کی نعت کہنے کے لئے اگر کسی راہبر مصلح کی ضرورت ہو تو حضرت حسان مداح رسول ﷺ کی اقتدا و پیروی ہی کافی ہے۔

﴿14﴾

ہر جا ہے بلندئ فلک کا مذکور (1) شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور

انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے (2) گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

فلک: آسمان۔ قصور: محل۔ سہانے: من پسند' خوبی والے' پیارے۔

مطلب اشعار1: ہر جگہ آسمان کی بلندی کا چرچہ ہے شاید انہوں نے مدینہ طیبہ کے محلات کی زیارت نہیں کی ہے۔

مطلب اشعار2: آدمی کو انصاف کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگرچہ مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے پیارے ہوتے ہیں۔ بغیر دیکھے سنی سنائی پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔

﴿15﴾

کس درجہ ہے روشن تن محبوب الٰہ (1) جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے واللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا (2) فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

تن محبوب: اللہ کے محبوب کا جسم۔ جامہ: لباس' کپڑے۔ عیاں: ظاہر' صاف۔

مطلب اشعار1: دونوں عالم کے سردار محبوب کردگار محمد مصطفیٰ ﷺ کا جسم پاک کتنا نورانی اور منور ہے کہ لباس کے اندر سے جسم کی رنگت ظاہر ہو رہی ہے بخدا۔

مطلب اشعار2: اے رضا یہ بات نہیں کہ ان کے کپڑوں پر میل ہے بلکہ ہمارے گناہوں کی سیاہی فریاد کرنے آئی ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

﴿16﴾

ہے جلوہ گہ نور الٰہی وہ رو (1) قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھیں یہ نہیں سبزہ مژگاں کے قریب (2) چرتے ہیں فضائے لامکاں میں آہو

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

گہ: جگہ' تخت۔ رو: چہرہ۔ قوسین: دو کمانیں۔ ابرو: بھنویں۔ مژگاں: پلکیں۔ فضائے لامکاں: لامکاں کی وسعت' کشادگی۔

مطلب اشعار1: حضور ﷺ کا چہرہ انور اللہ تعالیٰ کے انوار کی جلوہ گاہ ہے اور دو کمانوں کی طرح دونوں ابرو بھنویں ہیں۔

مطلب اشعار2: پلکوں کے سبزے کے نزدیک آنکھیں ایسے ہیں جیسے دو ہرن لاہوت و لامکان کی پرفضا چراگاہوں میں چرتے پھر رہے ہیں۔

﴿17﴾

معدوم نہ تھا سایۂ شاہ ثقلین (1) اس نور کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے (2) آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

مشکل الفاظ کے معنی:

معدوم: گم، بالکل نہ ہونا۔ ثقلین: انسان و جنات کے بادشاہ۔ گہ: جگہ۔ تمثیل: مشابہت و مماثلت۔

مطلب اشعار1: دونوں جہان اور جن و انس کے بادشاہ کا سایہ بالکل نہ تھا بلکہ سایہ تھا اس نور کا سایہ اور پرتو حسنین کریمین کی ذات بابرکات تھیں۔

مطلب اشعار2: تمثیل و مشابہت نے آپ کے اس نورانی سایہ کے دو حصہ کرکے آدھے اوپر کے حصہ سے امام حسن رضی اللہ عنہ کو تخلیق کیا اور ان کا چہرہ اور اوپر کا جسم حضور ﷺ کے مشابہ تھا اور نیچے کے آدھے حصہ سے امام حسین رضی اللہ عنہ کو تخلیق کیا ان کا نیچے کا جسم حضور ﷺ کے نیچے کے دھڑ سے مشابہ تھا۔

﴿18﴾

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ (1) عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو در پاک پیمبر کے حضور (2) ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

مشکل الفاظ کے معنی:

عقبیٰ: آخرت، دوسرا جہان۔

مطلب اشعار1: اے آقا و مولیٰ ﷺ دنیا میں ہر آفت سے بچانا اور آخرت میں بھی کچھ رنج نہیں ہونا چاہئے۔

مطلب اشعار2: میں جس وقت حضور ﷺ کے دراقدس پر حاضر ہوں تو ایمان کے ساتھ اے مولیٰ اس وقت اٹھانا۔

﴿19﴾

خالق کے کمال ہیں تجدد سے بری (1) مخلوق نے محدود فضیلت پائی
بالجملہ وجود میں ہے اک ذات رسول (2) جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں خوبی

مشکل الفاظ کے معنی:

خالق: پیدا کرنے والا۔ تجدد: نیا ہونا، کوشش کرنا۔ بری: پاک، بے قصور۔ محدود: ایک حد کے اندر۔ فضیلت: بزرگی، بڑائی۔ وجود: ہستی، جسم۔ روزافزوں: ہر دن زیادہ۔

مطلب اشعار1: اللہ خالق کل کے کمالات کوشش سے مبری ہیں اس کو کسی چیز کے پیدا کرنے میں کوشش نہیں کرنی پڑتی وہ بغیر کوشش کے عیوب سے پاک اشیاء پیدا کر دیتا ہے اور مخلوق کی بڑائی بزرگی اور تمام اوصاف محدود ہیں رب لامحدود اور بندہ محدود ہے۔

مطلب اشعار2: مگر تمام موجودات اور مخلوقات میں حضور سرکار دوعالم ﷺ کی ذات ہی ایسی ہے جن کی خوبیں اور کمالات میں ہر دن ترقی اور زیادتی مسلسل ہو رہی ہے۔

﴾20﴿

ہوں کردوں تو گردوں کی بنا گر جائے (1) ابرو جو کھنچے تیغ قضا گر جائے
اے صاحب قوسین بس اب رو نہ کرے (2) سہمے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے

مشکل الفاظ کے معنی:

گردوں: آسمان۔ بنا: بنیاد۔ ابرو: بھنویں۔ تیغ: تلوار۔ قضا: فیصلہ' موت کا وقت' حکم الٰہی۔ قوسین: دو کمانیں۔

مطلب اشعار 1: اے آقا ﷺ اگر آپ "ہوں" کر دیں تو آسمان کا نیلا محل گر کر تباہ ہو جائے گا اگر آپ کی تیوری پر بل پڑ جائے اور بھنویں تن جائیں تو قضا و تقدیر کی تلوار گر جاتی ہے۔

مطلب اشعار 2: اے دو کمانوں والے آقا و مولیٰ ﷺ اب بلائیں ہماری طرف رخ نہ کریں بلکہ ہم سہمے ہوئے گناہگاروں سے بلا و مصیبت کے تیر اپنا رخ موڑ کر کسی دوسری طرف چلے جائیں۔

﴾21﴿

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا (1) غفران میں کچھ خرچ نہ ہو گا تیرا
جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے معاف (2) جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دے مولا

مشکل الفاظ کے معنی:

عصیاں: گناہ' خطا۔ غفران: معافی' بخشش۔

مطلب اشعار 1: اے شافع روز جزا میرے گناہوں سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور ہماری بخشش کرانے میں آپ کا کچھ بھی خرچ نہیں ہو گا جیسے کہ آپ کا وعدہ ہے شفاعتی لاہل الکبائر میری شفاعت کبیر گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ کو ہمارے گناہ معاف کرانے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا اور اس میں آپ کا خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا ہے تو ہم کو اپنی شفاعت سے مستفید فرمائیں۔

﴾22﴿

عابد و تائب و عاصی سب ہیں (1) آگے اے جان جسے تم چاہو
کون ہے وہ جو نہ چاہے تم کو (2) قسمت اس کی ہے جسے تم چاہو

مشکل الفاظ کے معنی:

عابد: عبادت کرنے والا۔ تائب: توبہ کرنے والا۔ عاصی: گناہگار۔ قسمت: مقدر' خوش بختی۔

مطلب اشعار 1: عبادت کرنے والے توبہ کرنے والے اور گنہگار سب ہی آپ کے امتی ہیں اب آگے آپ کی مرضی ہے آپ جس کی چاہیں سفارش کر کے معافی دلوا دیں۔

مطلب اشعار 2: سرکار آپ کے امتیوں میں ایسا کون بدبخت ہے جو آپ سے محبت نہ کرتا ہو مگر خوش قسمت تو وہ امتی ہے جس کو آپ چاہیں اس سے محبت کریں۔

﴿23﴾

کس ہاتھ کا خم تاب و تواں ٹوٹ گیا (1) کانپا ید بیضا کہ عصا چھوٹ گیا
جنبش ہوئی کس مہر کی انگلی کو رضا (2) بجلی سی گری شیشہ مہ ٹوٹ گیا

مشکل الفاظ کے معنی:

تاب: طاقت' برداشت۔ تواں: زور' قوت' قدرت۔ ید بیضا: چمکدار سفید ہاتھ۔ عصا: لاٹھی۔ جنبش: حرکت۔ مہر: سورج۔ مہ: چاند۔

مطلب اشعار 1: یہ کس کے ہاتھ کا اشارہ ہے جس سے قوت برداشت ختم ہو گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چاند جیسا چمکتا ہاتھ ایسا کانپا کہ ان کی لاٹھی ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی۔

مطلب اشعار 2: اے رضا یہ کس سورج (آفتاب ہاشمی) کی انگلی کا اشارہ ہوا ہے جس سے بجلی سی گری ہے اور چاند کا شیشہ جیسا شفاف جسم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور شیشہ کی طرح ٹوٹ گیا۔

﴿24﴾

نور رخ سرور کا عجب جلوہ ہے (1) آٹھوں پہر اس کوچے میں دن رہتا ہے
یہ شام مدینہ نہ سمجھنا اے دل (2) آہ دل عاشق کا دھواں چھاتا ہے

مشکل الفاظ کے معنی:

رخ: چہرہ' منہ۔ سرور: سردار۔ جلوہ: نظارہ' نمائش۔ کوچے: گلی' چھوٹا راستہ۔

مطلب اشعار 1: حضور سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے چہرہ انور کی عجیب جلوہ گری ہے جس سے مدینہ کے گلی کوچوں میں رات دن آٹھوں پہر دن نکلا رہتا ہے ہمہ وقت نور کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

مطلب اشعار 2: اے دل مدینہ کے شام کی سیاہی کو دنیا کی شام جیسا نہ سمجھ لینا بلکہ یہ تو عاشقوں کے دل کی آہوں کا دھواں چھایا ہوا ہے۔

﴿25﴾

پرواز میں جب مدحت شہ میں آؤں (1) تا عرش پر فکر رسا سے جاؤں
مضمون کی بندش تو میسر ہے رضا (2) کافی کا درد دل کہاں سے لاؤں

مشکل الفاظ کے معنی:

مدحت: تعریف۔ پر: بازو پرندہ۔ فکر رسا: سوچ کی انتہا' نتیجہ تک پہنچنے والی سوچ۔ مضمون: عبادت و بیان۔ بندش: ترتیب و حسن وخوبی۔

مطلب اشعار 1: حضور سرکار دو عالم ﷺ کی مدح و ثنا کی فضاؤں میں اگر پرواز کرنا شروع کر تو غور و فکر کی انتہا تک یعنی عرش بریں تک فکر کے بازوں سے اڑتا چلا جاؤں گا۔

مطلب اشعار 2: اے رضا عبارت میں مضمون نگاری کی قوت تو مجھے بخوبی حاصل ہے مگر حضرت کافی شہید رحمتہ اللہ علیہ جیسا دل پر درد کہاں سے حاصل ہو گا۔

﴿26﴾

آب دُر دنداں سے عدن ڈوب گیا (1) رشک لب لعلیں سے یمن ڈوب گیا
خجلت یہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو (2) شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

دنداں: دانتوں کے موتی۔ عدن: بحر قلزم کے کنارے پر شہر ہے۔ رشک: حسد' عداوت۔ لب لعلیں: سرخ ہونٹ۔ خجلت: شرمندگی۔ روئے: چہرہ۔ شبنم: اوس۔

مطلب اشعار1: آپ کے دانتوں کی آب و تاب کو دیکھ کر عدن کے موتی شرمندگی کے دریا میں غرقاب ہو گئے اور آپ کے لب مبارک کی سرخی کو دیکھ کر یمن کے سرخ عقیق رشک و حسد کے دریا میں ڈوب گئے۔

مطلب اشعار2: آپ کے چہرے مبارک کے حسن و خوبی دیکھ کر شرمندگی کے پسینہ میں ایسے ڈوبے جیسے چمن شبنم اوس کے پسینہ میں ڈوب جاتا ہے۔

﴿27﴾

مہکا ہے مری بوئے دہن سے عالم (1) ہاں نغمہ شریں نہیں تلخی سے بہم
کافی سلطان نعت گویاں ہے رضا (2) انشاء اللہ میں ہوں وزیر اعظم

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

مہکا: خوشبودار۔ بوئے: باس' مہک۔ دہن: منہ۔ نغمہ: میٹھا کلام۔ تلخی: کڑوی۔ بہم: آپس میں ملی ہوئی۔ گویاں: کہنے والے۔

مطلب اشعار1: یہ جہاں میرے منہ کی خوشبو اور مہک سے بھر گیا سرکار کی نعت گوئی و نعت خوانی میٹھے نغمے ہیں ان میں تلخی کی آمیزش نہیں ہے۔

مطلب اشعار2: نعت سرکار لکھنے والوں میں اے رضا حضرت کافی شہید نعت گویوں کے بادشاہ ہیں تو ہم بھی انشاء اللہ ان کے وزیراعظم ہیں۔والد صاحب مفتی محمد اجمل شاہ صاحب اس مضمون کو اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

واصفوں میں حضرت حسان سب کے پیشوا
اجمل بہت گزرے ہیں سعدی جامی جیسے مقتدا
سلطان اردو میں کافی اور جناب احمد رضا
بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

﴿28﴾

اسریٰ میں جناں جلوۂ رخ سے تاباں (1) خدمت میں رواں آئینہ رویان جناں
اے شوق نظر ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے (2) آئینہ میں آفتاب اور وہ جنباں

مشکل الفاظ کے معنی:

اسریٰ: معراج کی رات۔ جناں: جنت۔ جلوہ رخ: چہرے کی نورانیت' چمک۔ تاباں: روشن' چمکدار۔ دواں: دوڑتا ہوا۔ آئینہ رویان۔ چہرے کا آئینہ۔ جنباں: حرکت کرنے والی۔

مطلب اشعار1: معراج کی رات کو جنت آپ کے چہرے منور کے جلوں سے چمک اٹھی تھی اور آپ کی خدمت کے لئے جنت کے نورانی چہرے والے فرشتہ دوڑ دھوپ کر رہے تھے۔

مطلب اشعار2: میری شائق نظر کا ایک جگہ قیام کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ آفتاب توحید شیشہ مصطفےٰ علیہ التحیتہ والثنا میں متحرک ہو۔

﴿29﴾

ہے دوش نبی کان صفا صل علےٰ (1) خاتم ہے لطافت پہ گواہ صل علےٰ

تھا بار نبوت جو اٹھایا شہ نے (2) یہ نیل نزاکت سے پڑا صل علےٰ

مشکل الفاظ کے معنی:

دوش: کاندھا۔ کان صفا: صفائی کی کان۔ صل علےٰ: آپ پر درود ہو۔ خاتم: مہر' ختم کرنے والا۔ لطافت: پاکیزگی' نرمی۔ بار نبوت: نبوت کا بوجھ۔ نیل: دھبہ ہرے رنگ کا۔

مطلب اشعار1: نبی پاک کا کاندھا مبارک جملہ اوصاف و پاکیزگی کا مرکز ہے آپ پر درود و سلام کی بارش ہو اور مہر نبوت اس پاکیزگی کی گواہ ہے آپ پر درود و سلام نازل ہو۔

مطلب اشعار2: حضور سرکار دو عالم ﷺ نے نبوت کا بوجھ جب اٹھایا تو نازک پشت مبارک پر ہرے رنگ کا یہ نشان مہر نبوت پڑ گیا آپ پر درود و سلام نازل ہو۔

﴿30﴾

رحمت کہ نہ دن نے داغ حرماں دیکھا (1) شب کو بھی نہ روز سیہ پیش آیا

وہ وقت جسے دونوں طرف نسبت تھی (2) مولا کی ولادت سے شرف یاب ہوا

مشکل الفاظ کے معنی:

حرماں: محرومی۔ سیہ: تاریک' کالا دن۔ شرف یاب: شرافت پانے والا۔

مطلب اشعار1: آپ کی رحمت سے دن کو بھی محرومی کا داغ نہیں لگا اور رات کو بھی کالا دن میسر نہیں ہوا۔

مطلب اشعار2: آپ کی ولادت پیدائش کو دن رات دونوں سے نسبت تھی کسی کو محرم نہیں کیا دونوں کو شرف بخشا صبح صادق دن رات کا مجموعہ ہے اس میں روشنی اور تاریکی دونوں ہوتی ہیں نہ اس کو مکمل دن اور نہ رات کہہ سکتے ہیں۔

﴿31﴾

عشق احمد میں جسے چاک گریباں دیکھا (1) گل ہوا صبح ہمیشہ اسے خنداں دیکھا

تھا ملاقات رضا کا ہمیں اک عمر سے شوق (2) بارے آج اس کو مدینہ میں غزل خواں دیکھا

مشکل الفاظ کے معنی:

چاک گریباں: گریبان چرا' پھٹا ہوا۔ خنداں: ہنستا کھلا ہوا۔ بارے: ایک دفعہ' ایک بار۔ غزل خواں: غزل پڑھنے والا ۔

مطلب اشعار 1: جناب احمد مختار صاحب لولاک کے عشق میں جس نے اپنا گریبان چاک کر لیا وہ پھول بن گیا اس کو ہمیشہ ہنستا اور کھلتا ہوا دیکھا گیا ہے۔

مطلب اشعار 2: ہمیں حضرت احمد رضا سے ملاقات کا شوق عمر دراز سے تھا مگر ملاقات ہوئی تو اس طرح کہ وہ مدینہ منورہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نعت خوانی کر رہے تھے اور صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے آپ کی مدحت سرائی کر رہے تھے۔

در منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا (1) اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا (2) اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا (3) شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو (4) اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پہناتا تجھے (5) پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا
مصطفٰے کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا (6) جس نے دیکھا مری جان جلوۂ زیبا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

بالا: اونچا بلند۔ حمایت: طرفداری' جانبداری۔ خطرے: حقیر جاننا' کسی کی قدر و منزلت نہ کرنا' خاطر میں نہ لانا۔ محی الدین: دین کو زندگی و تجدید دینے والا۔ بحرین: دو دریا جمع ہونے کی جگہ۔ پہنانا: کپڑے تبدیل کرنا۔ جلوہ زیبا: خوبصورت نظارہ۔

مطلب اشعار 1: اے غوث اعظم رضی اللہ عنہ واہ واہ آپ کا مرتبہ کتنا بلند و بالا ہے کہ اونچے مرتبہ والے اولیاء کے سروں اور گردنوں سے آپ کا قدم مبارک اونچا ہے۔ بلکہ اولیا کی گردنوں پر رکھا ہے۔

مطلب اشعار 2: جب آپ کے قدم مبارک اتنے بلند ہیں تو آپ کے سر مبارک کی بلندی کا کس کو علم ہے اسی لئے اولیاء کاملین آپ کے تلوں سے اپنی آنکھیں مل کر روشن کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 3: جس کے سر پر آپ کا دست مبارک ہے وہ کسی باطل قوت سے نہیں دبتا بلکہ آپ کے دروازے کی دربانی کرنے والا کتا بھی شیر کو حقیر جانتا ہے شیر سے خائف نہیں ہوتا۔

مطلب اشعار 4: آپ والد کی طرف سے امام حسن کی اور والدہ کی طرف سے امام حسین کی اولاد ہیں تو پھر آپ ہی دین اسلام کو زندگی حیاتی دینے والے ہیں اے امت محمدی کے خضر آپ میں دونوں دریا (حسنی حسینی) جمع ہو گئے ہیں اور آپ کے چشمہ کا فیض دونوں دریاؤں سے جاری ہے۔

مطلب اشعار 5: آپ کا چاہنے والا پیارا رب العالمین آپ کو قسمیں دے کر کھلاتا پلاتا اور بہتر سے بہتر لباس پہناتا ہے۔

مطلب اشعار 6: اے آقا آپ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے جسم بے سایہ کے سایہ ہیں جس نے آپ کا دیدار کیا آپ کا جلوہ زیبا دیکھا تو اس نے نور مصطفٰے ﷺ کے سایہ کا سایہ دیکھ لیا۔

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت (7) قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے (8) کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
نبوی مینہ' علوی فصل' بتولی گلشن (9) حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا
نبوی ظل' علوی برج' بتولی منزل (10) حسنی چاند' حسینی ہے اُجالا تیرا

نبوی خور' علوی کوہ' بتولی معدن (11) حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا
بحر و بر شہر و قری سہل و حجبل دشت و چمن (12) کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

عروس: دولہا۔ تصدق: صدقہ' خیرات۔ ظل: سایہ' چھاؤں۔ خور: سورج۔ کوہ: پہاڑ' جبل۔ معدن: زمین کی کان۔ تجلا: جلوہ' روشنی۔ بحر: سمندر' دریا۔ و بر: خشک' زمین' بیابان۔ قری: دیہات' پنڈ' گاؤں۔ سہل: ہموار زمین۔ حزن: سخت پہاڑ۔ دشت: جنگل' صحرا۔ چک: زمین کا حصہ۔ دعویٰ: مقدمہ' ملکیت۔

مطلب اشعار 7: حضرت فاطمہ زہرا کے بیٹے محی الدین شیخ عبدالقادر ؒ کو قدرت کا دولہا بننا مبارک ہو تو اے میرے دولہا ہم قادریوں کو آپ کا صدقہ و خیرات حاصل ہو۔

مطلب اشعار 8: آپ قاسم کیوں نہ ہوں گے کہ آپ ابوالقاسم محمد مصطفےٰ ﷺ کے فرزند ارجمند ہیں اور آپ قادر کیوں نہ ہوں گے کہ آپ کے جد اعلیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ بھی مختار و مالک ہیں۔

مطلب اشعار 9: آپ فیضان نبوت کی بارش حضرت علی کی اولاد اور فاطمہ زہرا ؓ کے گلشن کا حسنی پھول اور آپ کی مہک خوشبو حسینی ہے۔

مطلب اشعار 10: آپ سرور انبیاء ﷺ کا سایہ حضرت علی کا برج اور خاتون جنت کی منزل حسنی چاند اور آپ کا اجالا روشنی حسینی ہے۔

مطلب اشعار 11: آپ نور نبوت کا آفتاب ولایت علی کا پہاڑ حضرت فاطمہ کی کان اور امام حسن کا لعل اور امام حسین ؓ کی روشنی اور جلوہ ہیں۔

مطلب اشعار 12: سمندر' خشکی' دہات' ہموار زمین' سخت اونچے پہاڑ' جنگل و صحرا کے ہر ہر حصہ پر آپ کا قبضہ ہے سب پر آپ کی حکومت بادشاہت ہے آپ غوث اعظم ہیں۔

حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں (13) آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا
عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر (14) آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا
موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول (15) آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا
آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست (16) مشت خاک اپنی ہو اور نور کا ہلا تیرا
جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے (17) کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت (18) میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

حسن نیت: نیک ارادہ۔ خطا: غلطی قصور۔ یگانہ: لاجواب' بے مثل۔ دوگانہ: دو رکعت' دوگنا' دوہرا۔ عرض احوال: اپنی حالت کو بیان کرنا۔ تاب: برداشت' طاقت۔ ابر کرم: کرم کے بادل۔ آب آمد۔ پانی آیا۔ برخاست۔ ختم ہو گیا' اٹھ گیا۔ مشت خاک۔ ایک مٹھی مٹی۔ ہلا: رونق انس۔ نظارہ: دیدار' تماشا' دیکھ بھال۔ در در سے: دروازہ۔ نسبت: تعلق لگاؤ۔ ڈورا: دھاگہ۔

مطلب اشعار 13: اگر نیت بخیر ہو تو پھر کبھی غلطی نہیں ہوتی میں نے آزما کر دیکھا ہے دو رکعت نماز نفل کا ثواب آپ کی خدمت میں

پیش کرنے کا اجر بے مثل و بے مثال ہے۔

مطلب اشعار 14: اے آقا آپ کے پیاسوں میں اپنی حالت بیان کرنے کی طاقت کب ہے۔ اے کرم کے بادل صرف آنکھیں کھولے آپ کی راہ تک رہے ہیں کہ آپ تشریف لا کر ہماری پیاس بجھا دیں سیراب کر دیں۔

مطلب اشعار 15: ہماری زندگی اختتام پزیر ہے موت نزدیک ہے اور ہمارے جسموں پر گناہوں کی تہیں اور میل کے خول چڑھے ہوئے ہیں۔ ہمارے اوپر آپ اپنے کرم کی بارش کر دیں کہ ہم نہا دھو کر اپنی پیاس بھی بجھالیں۔

مطلب اشعار 16: آپ فرمائیں پانی آگیا اور ہم کہیں تیمم ختم ہو گیا اپنی ایک مٹھی خاک کے لئے آپ کے نور کا انس کرنا ہی کافی ہے۔

مطلب اشعار 17: جان تو نکلتے نکلتے ہی نکلے گی مگر قیامت کی مصیبت یہ ہے کہ ہماری موت (مرنے کے بعد) کے بعد ہی آپ کا دیدار ہو سکے گا۔

مطلب اشعار 18: اے آقا آپ کا جس دروازے سے تعلق ہے اس دروازے سے اس کتے کا تعلق ہے اور اس کتے سے مجھ کو نسبت ہے میرا تعلق ہے آپ کی غلامی کا پٹہ میری گردن میں بھی کتے کی وساطت سے پڑا ہے۔

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے	(19)	حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد	(20)	ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا
تیری عزت کے نثار اے مرے غیرت والے	(21)	آہ صد آہ کہ یوں خار ہو بردا تیرا
بد سہی چور سہی مجرم ناکارہ سہی	(22)	اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی	(23)	کہ وہی نادہ رضا بندہ رسوا تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو	(24)	سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

(25) فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

سگ: کتے۔ نثار: قربان، نچھاور۔ غیرت: شرم رکھنے والے۔ آہ صد: سو مرتبہ۔ خار: ذلیل، خراب۔ بردا: غلام، قیدی۔ ناکارہ: بے کار جرم کرنے والا۔ رسوا: ذلیل، بدنام۔ نادہ: مصیبت زدہ، حاسد۔ بلک: بے قرار ہو کر رونا، بے چین ہو کر چلا کر رونا۔ جید: خوب عمدہ، خالص، کھرا، نیک۔ دہر: زمانہ ہمیشہ۔ فخر: بڑائی، بلندی۔ رفیع: بلند، اعلیٰ قسم کی۔ ثناخوانوں: تعریف کرنے والے، نعت پڑھنے والے۔

مطلب اشعار 19: آپ کی غلامی کا پٹہ جس کتے کی گردن میں پڑا ہو گا اس کو کوئی بھی نہیں مار سکتا تو میری یہ آرزو ہے کہ آپ کا پٹہ تاقیامت و حشر و نشر تک میری گردن میں پڑا رہے۔

مطلب اشعار 20: اور میری خوش قسمتی کی قسم بغداد کے کتے کھایا کریں کیونکہ میں ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی آپ کا پہرا دیتا رہوں اور آپ کے کتوں میں مرا شمار بھی ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 21: آپ کی عزت پر میرا سب کچھ قربان میری شرم رکھنے والے افسوس سو مرتبہ افسوس کہ آپ کا غلام قیدی اس طرح ذلیل و رسوا ہو رہا ہے۔

مطلب اشعار 22: ہم بے کار ناکارہ برے ہیں چور ہیں سب برائیوں کا مجموعہ ہیں مگر اے شفیع کیسے بھی ہیں مرید تو اے کریم آپ ہی

کے ہیں ہماری نسبت تو آپ ہی سے ہے۔

مطلب اشعار 23: اگر کوئی مجھ کو ذلیل و رسوا بھی کرے گا تو یہ کہے گا کہ یہ وہی رضا مصیبت زدہ آپ کا بدنام غلام ہے تو میری لاج آپ کے ہاتھ ہے۔

مطلب اشعار 24: تو اے رضایوں بے قرار ہو کر مت رو اگر تو نیک خالص اور بہتر نہیں ہے تو کوئی غم مت کر کیونکہ تیرے آقا و مولیٰ زمانہ بھر کے نیک عمدہ خالص اور کھرے ہیں ان جیسا کوئی نہیں ہے۔

مطلب اشعار 25: آقا کی بڑائی میں اے رضا ایک نظم اعلیٰ قسم کی لکھ کر اور لا تاکہ ثناخوانوں میں تیرا نام بھی آجائے اور تجھ کو بھی مداح غوث کا خطاب ملے۔

در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا (1) توٗ ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے (2) افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں (3) یا اصیل ایک نوا سنج۔ رہے گا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے (4) سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا
بقسم کہتے ہیں شاہان حریفین و حریم (5) کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا
تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی (6) قطب خود کون ہے خادم ترا چیلا تیرا

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

غوث: فریاد رس، روحانیت کا اعلیٰ مقام۔ شیدا: عاشق، دیوانہ۔ غیث: بارش، پیاس بجھانے والا۔ افق: کنارا جس جگہ زمین اور آسمان ملتے نظر آئیں۔ مہر: سورج۔ اصیل: مرغ کی ایک قسم ہے خالص نسل والا مضبوط۔ نواسنج: نغمہ گانے والا، تعریف کرنے والا۔ حریفین: ہم رتبہ۔ حریم: قلعہ والے۔ ہمتا: برابر، مثل۔ دہر: زمانہ، ہمیشہ۔ اقطاب: قطب کی جمع، سردار، زمین کا محور، ولایت کا درجہ۔ نسبت: تعلق، لگاؤ۔ قطب: سردار۔ خادم: نوکر، خادم۔

مطلب اشعار 1: یا غوث اعظم آپ ایسے غوث فریاد رس ہیں کہ تمام غوث آپ پر قربان اور آپ کے عاشق ہیں اور آپ پیاسوں کی ایسی پیاس بجھانے والے بارش کا پانی ہیں کہ بارش بھی اس پانی کی پیاسی ہے۔

مطلب اشعار 2: آپ سے پہلے آنے والے اولیاء کے سورج طلوع ہو کر غروب ہو گئے مگر نور کے کناروں پر آپ کا سورج ہمیشہ درخشاں اور منور رہے گا۔

مطلب اشعار 3: مرغ اپنی اپنی بولی بول کر چپ ہو جاتے ہیں مگر آپ کا اصلی نسلی طاقت ور مرغ ہمیشہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان نغمے گاتے رہیں گے۔

مطلب اشعار 4: آپ سے پہلے جو اولیاء تھے یا آپ کے دور یا قیامت تک آتے رہیں گے سب کے دلوں میں میرے آقا آپ کا ادب و عزت اور وقار قائم و دائم رہیں گے۔

مطلب اشعار 5: خدا کی قسم ہم مرتبہ بڑے بادشاہ یا چھوٹے قلعہ دار امراء سب یہی کہتے کہ سرکار غوث اعظم کی مثل نہ کوئی ولی پیدا ہوا ہے اور نہ ان جیسا کوئی ولی پیدا ہو گا۔

مطلب اشعار 6 یا غوث اعظم قطاب زمانہ سے آپ کا کیا مقابلہ وہ اقطاب تو آپ کے خادم ہیں اپنے آپ کو آپ کا خادم اور چیلا کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف (7) کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نثار (8) شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجر سرو سہی کس کے اگائے تیرے (9) معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا
تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار (10) لائی ہے فصل سمن گوندہ کے سہرا تیرا
ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے (11) بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا
گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک (12) باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

طواف: چکر لگانا' چاروں طرف گھومنا۔ والا: بلند مرتبہ کا دروازہ۔ پروانے: روشنی پر آکر جان دینے والا۔ نثار: قربان۔ شمع: موم بتی۔ شجر: درخت۔ سرو: درخت کا نام۔ سہی: سیدھا' سرو کا سیدھا پیڑ۔ معرفت: پہچاننے۔ سہی: پھول ہی ہے۔ نوشاہ: دولہا۔ گلزار: باغ' چمن۔ سمن: چنبیلی کا سفید پیلا پھول۔ گوندہ: دھاگہ میں پرو کر لڑی بنا کر ہار یا سہرا بنانا۔ رقص: ناچ۔ گیت: گانا' راگ۔ ہزاروں: بلبل۔ چہک: خوشی سے کھل جانا۔ سازوں: آلات' غنا' باجا۔ ترانا: نغمہ خاص۔

مطلب اشعار 7: زمانے کے تمام اقطاب کعبہ کا طواف کرتے ہیں مگر کعبہ تو آپ کے بلند رتبہ دروازے کا طواف کرتا ہے۔

مطلب اشعار 8: دوسرے اولیا پروانہ ہیں وہ کعبہ پر قربان ہوتے ہیں مگر آپ ایسی شمع بے مثل ہیں کہ کعبہ بھی پروانہ کی طرح اس کا طواف کرتا ہے۔

مطلب اشعار 9: آپ نے معرفت کے سرو جیسے سیدھے درخت اُگائے ہیں اور ان پر معرفت کے پھول کھلائے ہین یہ آپ کی کرشمہ سازی ہے۔

مطلب اشعار 10: آپ ایسے دولہا ہیں کہ اس دنیا کا سارا گلزار سارا عالم آپ کا براتی ہے اور چنبیلی اپنے سفید اور پیلے پھولوں سے آپ کے سر پر باندھنے کو سہرا چن کر لڑیوں میں پھول پرو کر لائی ہے۔

مطلب اشعار 11: ڈالیاں جھوم جھوم کر پرجوش انداز سے خوشی میں مست ہو کر ناچ رہی ہیں اور بلبلیں مستی سے جھول جھول کر آپ کا سہرا گا رہی ہیں۔

مطلب اشعار 12: کلیاں چٹک چٹک کر گیت گا رہی ہیں اور بلبلیں چہک چہک کر غزلیں گا رہی ہیں اس طرح باغ عالم کے سازوں میں آپ کے نام کی نوبت اور ترانہ بج رہا ہے۔

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری (13) شاخیں جھک جھک کے بجا لاتی ہیں مجرا تیرا
کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز (14) کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور (15) نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام (16) باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر (17) کون سے کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا
اور محبوب ہیں ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں (18) یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

صف: لائن۔ شجرہ: درخت' پودہ۔ مجرا: ادب بجالانا' سلامی پیش کرنا۔ بہاری: موسم بہار۔ نیاز: حاجت' خواہش۔ فیض: فائدہ' نفع۔ خدام: خدمت کرنے والے۔ باج: محصول چنگی۔ مزرع: کھیت۔ کشت: کھیتی۔ جھالا: تیز بارش۔ یکساں: ایک جیسے۔

مطلب اشعار 13: ہر درخت اور پودہ اپنی اپنی صف میں کھڑے ہو کر آپ کو سلامی پیش کرتے ہیں اور ہر شاخ جھک کر ادب بجا لاتی ہے۔

مطلب اشعار 14: کون سا باغ ہے جس کو موسم بہار کی ضرورت اور خواہش نہیں ہے اور تمام سلسلہ طریقت میں سے وہ کون سا سلسلہ ہے جو آپ کے فیض سے مستفیض نہیں ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 15: ہر چاند کی منزل آپ کے نورانی جلوے سے منور ہے۔ (ہر دل آپ کے نور سے منور ہے) وہ کون سے دل کا شیشہ ہے جو آپ کے نور کے بغیر منور ہے۔

مطلب اشعار 16: وہ کون سا شہر ہے جس میں آپ کے خادموں کی حکومت نہیں ہے وہ کون سی نہر ہے جس سے آپ کا دریائے معرفت محصول وصول نہیں کرتا۔

مطلب اشعار 17: کھیتی، چشت، بخارا، عراق، اجمیر کسی جگہ کی بھی ہو ہر کھیت پر آپ کے فیض کی تیز بارش برسی ہے۔

مطلب اشعار 18: محبوب رب تو سبھی ہیں مگر ایک جیسے برابر نہیں ہیں تو تو نرالا محبوب ہے کہ جس نے تجھ کو چاہا تیرے ساتھ محبت کی تو وہ بھی محبوب رب ہو گیا۔

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں (19) تنگ ہو کر جو اترنے کو ہے نما تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے (20) کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا
تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہیے (21) سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں (22) خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا
آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس (23) نشے والوں نے بھلا سکر نکالا تیرا
وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حضیض (24) اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا
دل اعدا کو رضا تیز نمک کی دھن ہے (25) اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

فرد: آدمی۔ سراپا: سر سے پاؤں تک۔ بفراغت: آسانی سے، کھلے ڈلے۔ نما: استعمال۔ کشف: کھولنا۔ ساق: پنڈلی۔ تاج: ٹوپی شاہی۔ فرق: سر کی مانگ بالوں کے درمیاں میں۔ عرفا: عارف کی جمع، پہچاننے والا۔ باج: ٹیکس، جرمانہ۔ سکر: نشے، سکر، شکر، چینی، سکر د بندش۔ خضر: ایک نبی اسرائیلی نبی کا نام ہے۔ قیاس: گمان۔ حضیض: بارش سے بھیگی جگہ، دامن کوہ۔ اوج: بلندی، شان۔ اعدا: دشمن۔ خامہ: قلم۔

مطلب اشعار 19: سو آدمی اس کو آسانی سے اوڑھ سکتے استعمال کرسکتے ہیں آپ کا استعمال شدہ تنگ ہو کر جو آپ کے جسد پاک سے اترتا ہے۔

مطلب اشعار 20: لوگوں کی گردنیں جھک گئیں سر زمین پر بچھ گئے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ابھی یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود ترجمہ: اللہ جنت میں قیام کے پہلے دن فرمائے گا۔ (اس دن پنڈلی کو کھولے گا اور سجدہ کرنے کے لئے بلائے گا) یہ موقع کہاں آیا ہے بلکہ یہ تو قدم پاک غوث اعظم کا دیدار ہوا تھا جس سے تمہاری یہ حالت ہو گئی یہ آیت متشابہات سے ہے اس کی مراد اللہ ہی جانتا ہے۔

مطلب اشعار 21: آپ کا قدم عارفوں کے سر کا تاج ہے اور آپ کے پاؤں کو اولیا کے سر خراج محصول ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 22: جو بحالت سکر و جذب میں مدہوش ہیں وہ سرکار غوث اعظم کے مرتبہ اور مقام کو کیا جان سکتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام جیسے باہوش سالک سے آپ کے علوے نشان کا حال معلوم کریں۔

مطلب اشعار 23: ہر آدمی اپنی حالت کے مطابق دوسرے کی حالت کا گمان کرتا ہے مجذوب اپنے سکر سے آپ کے مقام کا کیا اندازہ کر سکتے ہیں۔

مطلب اشعار 24: وہ تو آپ کے مقام کو ادنی ہی جانیں گے کیونکہ پہاڑ کے دامن میں ہیں مگر آپ کا ستارا تو ہر بلندی سے اونچا ہے اور اونچائی پستی سے نظر نہیں آتی ہے۔

مطلب اشعار 25: اے رضا دشمنوں کے زخمی دل کو تیز نمک پاشی کی ضرورت ہے مگر تیرا قلم ذرا تیز نمک چھڑکتا ہے اور ان کے زخموں کو نمک چھڑک کر بڑھاتا ہے۔

در منافحت اعداء و استعانت از آقا

(آقائے غوث اعظم کی مدد سے دشمنوں کے ساتھ لڑائی لڑنا)

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا (1) مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی (2) ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اٹھتا ہے تو تیغا تیرا
عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے (3) چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا
کوہ سرمکھ ہو تو اک وار میں دو پرکالے (4) ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کر اوچھا تیرا
اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے (5) چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے (6) یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

درمنافحت: اپنے دوست کی طرف سے جھگڑنا۔ اعدا: دشمن سے۔ استعانت: آقا سے مدد چاہنا۔ الاماں: خدا کی پناہ۔ قہر: زبردستی' غلبہ۔ تیکھا: تیز' بانکا' انوکھا' البیلا۔ کڑکتی: بجلی کی آواز کی سخت ہیبت۔ چھنٹ: کٹنا۔ تیغا: خنجر' چھوٹی تلوار۔ عکس: سایہ' پرتو' فوٹو۔ بپھر: قابو سے باہر' لڑنے کو تیار۔ آئینہ: ذرہ جس پر لوہے کی چادر آگے اور پیچھے لگی ہوتی ہیں۔ بل: روکنے کی طاقت قوت۔ نیزا: برچھی بھالے کی نوک۔ کوہ: پہاڑ۔ سرمکھ: بال کے سرے برابر۔ دوپر کالے: دو ٹکڑے' دو حصے۔ پایہ: درجہ' رتبہ' عہدہ۔

مطلب اشعار 1: خدا کی پناہ اے غوث اعظم آپ کا قہر و عذاب کتنا تیز اور انوکھا ہے کہ آپ کے مارے ہوئے کو مرکر بھی آرام کی نیند نہیں آتی وہ ہمیشہ بے سکون اور بے چین ہی رہتا ہے۔

مطلب اشعار 2: سخت ہیبت ناک گرجتی بجلی بادلوں کی گھٹا سے نہیں رک سکتی یا غوث جب آپ تلوار چلاتے ہیں تو ڈھالیں کٹ کر پاش پاش ہو جاتی ہیں۔

مطلب اشعار 3: سایہ کا منہ دیکھ کر لڑنے کے لئے بے قابو ہو جاتا ہے۔ آپ کے نیزے کی مار کو لوہا لگی ذرہ میں روکنے قوت و طاقت نہیں ہے ذرہ کی کڑیا بکھر جاتی ہیں۔

مطلب اشعار 4: پہاڑ کے اوپر بال کی نوک برابر بھی کوئی چیز ہوگی تو وہ آپ کے حملہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے کیونکہ آپ کا ہاتھ کبھی بے دھیانی میں بھول کر اوچھا نہیں پڑتا۔

مطلب اشعار 5: اور اوپر سے یہ خدا کا عذاب ہو گیا کہ آپ کے چند مخالف آپ کے مرتبہ کو گھٹانا چاہتے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے وہ تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

مطلب اشعار 6: اگر ان دشمنوں کو کچھ بھی عقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی نہ خریدتے کیونکہ اللہ آپ کو بڑھانا چاہتا ہے مگر یہ عقل کے اندھے آپ کے مرتبہ کو کم کرنا چاہتے ہیں۔

و رفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر (7) بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے (8) نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے (9) جب بڑھائے وہ تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
سم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار (10) منکر فضل حضور آہ یہ لکھا تیرا
میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں (11) چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجا تیرا
ابن زہرا سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے (12) بل بے او منکر بے باک یہ زہرا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

ورفعنا لک ذکرک: اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ بالا: اونچا' اقبال بلند' زیادہ شہرت۔ اعدا: دشمن' مخالف۔ سم قاتل: قتل کرنے والا زہر' فوری مارنے والا زہر۔ منکر: انکار کرنے والا' نہ ماننے والا۔ فضل: کمال' زیادتی' بلند درجہ۔ سیاف: تیغ زن' تلوار چلانے والا۔ باک: خوف' ڈر۔ بل بے: ناراض' گھمنڈ' غرور۔ منکر: انکار کرنے والے' بے دین۔ بے باک: نڈر' بے خوف۔ زہرہ: ہمت' حوصلہ' دلیری۔

مطلب اشعار 7: حضور سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا تو اے غوث اعظم ان کا سایہ آپ کے سر پہ ہے اسی لئے آپ کا اقبال بلند اور ذکر اونچا ہے۔

مطلب اشعار 8: اے غوث اعظمؓ آپ کے دشمن مٹ گئے' مٹ رہے ہیں اور مٹتے رہیں گے مگر آپ کا ذکر ان کے مٹانے سے نہ مٹا ہے نہ کبھی مٹے گا آپ کا چرچا تاقیامت ہوتا رہے گا۔

مطلب اشعار 9: اے سرکار غوث اعظم آپ کسی مخالف کی تنقیص کرنے سے کم رتبہ ہوئے ہیں نہ کبھی ہوں گے نہ آپ کے مرتبہ میں کمی واقع ہو گی کیونکہ آپ کا رب ہمہ وقت آپ کے درجات کو بلند فرما رہا ہے۔

مطلب اشعار 10: اے سرکار خدا کی قسم آپ کا منکر کا انکار اس کے حق میں زہر قاتل ہے یا حضرت آپ کی فضیلت کے منکر کی قسمت میں افسوس یہ بدبختی لکھی ہوئی تھی۔

مطلب اشعار 11: میرے آقا کی تیغ زنی سے تجھے ڈر نہیں لگتا ہائے افسوس کوئی تیرا دل چیر کر دیکھے وہ کیسا سیاہ سنگ پتھر دل ہے۔

مطلب اشعار 12: اے بے دین بدبخت حضرت فاطمہ زہرا کے لخت جگر سے تیرے دل میں اتنے زہر بھرے ہیں اے مغرور ان کے فضل کے انکاری بے خوف خدا تیری یہ جرأت' ہمت اور حوصلہ ہے تو تُو سزا کے لائق ہے۔

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی (13) دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے (14) کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا
حق سے بد ہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے (15) ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا
سگ در قہر سے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی (16) بند بند بدن اے روبہ دنیا تیرا
غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ (17) بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا
حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تیری (18) دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

مشکل الفاظ کے معنی:

باز اشہب: شہاب ثاقب کی طرح تیز دوڑنے والا باز' بھورے رنگ کا باز۔ پھرنی: بند کر کے موڑ لینی۔ شاخ: ٹہنی ۔ فکر: خیال' غور۔ نیچا: ذلیل کرنا۔ شجرا: پیڑ' نسب نامہ۔ بد: برا۔ معما: پہیلی' گورک دھندا' چھپی ہوئی چیز۔ سگ: دروازے کا کُتا۔ قہر: غصہ' غلبہ' ناراضی۔ بند بدن: جسم کا جوڑ۔ روبہ: لومڑی۔ غرض: حاجت' مطلب۔ خاطر: دل۔ قبضہ: حکومت' گرفت۔ نافذ: جاری۔ خامہ: قلم۔ سیف: تلوار۔ دم: گھڑی' وقت۔

دور: زمانہ حکومت۔

مطلب اشعار 13: شہاب ثاقب جیسے بھورے رنگ کے باز سے آنکھیں موند کر پھیرنے والے خبردار دیکھ تیرے ایمان کا طوطا اڑ جائے گا آنکھیں بند کر لینے سے تجھ کو چھٹکارا نہیں ملے گا۔

مطلب اشعار 14: تو ٹہنی پر بیٹھ کر جڑ سے کاٹنے کی فکر میں ہے تیرا یہ فعل تجھ کو ذلیل کر دے گا تو مع گدھے کے ایمان کے درخت سے کٹ کر قعر مذلت میں گر جائے گا۔

مطلب اشعار 15: حق کو چھوڑ کر اس سے برائی کر کے زمانہ کی بھلائی حاصل نہیں کر سکتا زمانہ تجھ کو اچھا نہیں مان سکتا میں تیری اس چال کو بہت اچھی طرح سمجھتا رہا ہوں۔

مطلب اشعار 16: تیری اس مکاری کو اگر ان کے دروازے کا کتا ناراضگی سے دیکھ لے تو اے دنیا کی مکار لومڑی تیرے بدن کا جوڑ جوڑ منتشر ہو کر بکھر جائے گا۔

مطلب اشعار 17: میں اپنے مطلب کو سرکار آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ آپ کا غلام مجبور ہے میرے دل پر آپ کی حکومت اور قبضہ و گرفت ہے بندہ قاصر و مجبور ہے۔

مطلب اشعار 18: اے آقا آپ کا حکم جاری و ساری ہے کیونکہ قلم قدرت اور تلوار رب آپ کے قبضہ میں ہے تو آپ ایک ادنیٰ ساعت میں سب کچھ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کی غوثیت تاقیامت جاری رہے گی یہ سارا زمانہ آپ کے تصرف میں رہیں گا کسی کو آپ کے دور حکومت میں دم مارنے کی اجازت نہیں ہے بس آپ کا حکم ہی نافذالعمل رہے گا۔

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے (19) جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسے کر (20) کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزد رجیم (21) الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا

نزع میں گور میں میزان پہ سر پل پہ کہیں (22) نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلّٰی تیرا

دھوپ محشر کی وہ جانسوز قیامت ہے مگر (23) مطمئن ہوں کہ مرے سر پہ ہے پلہ تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے (24) کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا

(25) اے رضا چیست غم جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامن خود قبلہ حاجاتے را

مشکل الفاظ کے معنی:

للکار: جھڑکنا، دھمکی دینا۔ چمکارے: پیار کرنا، دلاسا دینا، پچکارنا۔ ہر پھر: ہر طرف دوڑ بھاگ کے بعد بہر صورت۔ کنجیاں: چابی۔ خزینہ: خزانہ، گنج، ذخیرہ۔ کندہ: کھدگیا۔ دزد: چور۔ رجیم: راندہ درگاہ، جس پر سنگ باری ہوئی ہو۔ طغرا: خاص نشان کی مہر۔ نزع: موت کا نزدیک وقت، روح نکلنے کا وقت گور: قبر۔ سرپل: پل صراط۔ معلّٰی: بلند مرتبہ۔ جانسوز: جان کو جلانے والی۔ بہجت: خوشی، مسرت۔ سر: راز۔ بہجۃ الاسرار: خوشی کے دامن۔ فلک وار: آسمان کی طرح بلند۔ چیست: کیا ہے۔ جملہ: تمام۔ تست: تیرا ہے۔ ام: میں نے کیا ہے۔ مامن: امن کی جگہ۔ حاجاتے را: حاجتوں کو۔

مطلب اشعار 19: آپ جس آنے والے کو جھڑک دیں للکار کر دھمکی دے دیں تو وہ الٹے پاؤں واپس چلا جاتا ہے یا آنے والے کو پیار سے پچکار لیں تو وہ ہر حالت میں بہر صورت آپ کا غلام بے دام ہے۔

مطلب اشعار 20: میرے آقا اللہ تعالیٰ نے دل کی چابیاں آپ کے سپرد کر دیں تو کرم فرمائیں کہ میرا سینہ آپ کی محبت کا خزانہ و اسٹور ہو جائے اس میں کسی اور کی گنجائش ہی نہ رہے۔

مطلب اشعار 21: میرے دل پر آپ کا نام نامی اسم گرام کھدا ہوا تحریر ہو کہ وہ راندہ درگاہ ابلیس چور اس نشان خاص کر دیکھ کر الٹے پاؤں واپس چلا جائے اپنے مکر حیلہ و فریب سے باز رہے ہیں اس کے شر سے محفوظ رہوں۔

مطلب اشعار 22: بوقت مرگ اور قبر میں قیامت کے دن میزان عمل پر اور پل صراط پر گزرتے وقت آپ کا بلند مرتبہ دامن کسی جگہ بھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

مطلب اشعار 23: قیامت میں محشر کے دن سوا نیزے سے سورج کی دھوپ جانوں کو جلاتی ہو گی قیامت برپا ہو گی مگر مجھے اطمینان ہے کہ میرے سر پر آپ کے دامن مبارک کا سایہ عاطفت ہو گا۔

مطلب اشعار 24: خوشی اور مسرت اس راز کی ہے جو بہجۃ الاسرار خوش کن رازوں میں تحریر ہے کہ آپ کا سایہ آسمان کی طرح سب کو محیط ہو گا آپ کا ہر مرید آپ کے علم کے سایہ میں ہو گا آپ نے فرمایا میرے مرید تو خوف مت کر میرا رب اللہ ہے۔

مطلب اشعار 25: اے رضا تجھے کیا غم ہے اگرچہ تمام دنیا و جہان تیرا دشمن ہے میں نے اپنے لئے امن کی جگہ تلاش کر لی ہے وہ میرے غوث اعظم ؓ ہیں جو کہ میری ضروریات کا قبلہ و کعبہ ہیں۔

در منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر	(1)	سر باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر
مفتی شرع بھی ہے قاضی ملت بھی ہے	(2)	علم اسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر
منبع فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے	(3)	مہر عرفاں کا منور بھی ہے عبدالقادر
قطب ابدال بھی ہے محور ارشاد بھی ہے	(4)	مرکز دائرۂ سر بھی ہے عبدالقادر
سلک عرفاں کی ضیا ہے یہی دُر مختار	(5)	فخر اشباہ و نظائر بھی ہے عبدالقادر
اس کے فرمان ہیں سب شارح حکم شارع	(6)	مظہر ناہی و آمر بھی ہے عبدالقادر
ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے	(7)	کار عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر
رشک بلبل ہے رضا لالہ صد داغ بھی ہے	(8)	آپ کا واصف و ذاکر بھی ہے عبدالقادر

مشکل الفاظ کے معنی:

سرباطن: بھید' راز۔ ملت: مذہب۔ اسرار: بھید' پوشیدہ۔ منبع: سوت نکلنے کی جگہ۔ فیض: بڑی بخشش۔ مجمع: اکٹھ۔ افضال: زیادہ کرنا۔ مہر: سورج' الفت۔ عرفان: پہچان' علم تمیز۔ قطب: سردار۔ ولی اللہ۔ بعض اولیاء نے غوث قطب ایک کو کہا ہے یہ ایک کے دو نام ہیں۔ ابدال: تبدیلی کا اختیار رکھنے والا' ولی جو قطب کے ماتحت ہے۔ محور: کیلی جس پر کچھ گھومے۔ ارشاد: حکم' راہ راست دکھانے والا۔ مرکز: درمیان کا نقطہ' صدر جگہ۔ دائرہ: گھیرا' چکر۔ سر: بھید' پوشیدہ۔ سلک: لڑی' ڈورے میں پردی ہوئی۔ ضیا: روشنی۔ مختار: چنا ہوا موتی۔ فخر: غرور' عجب۔ اشباہ: مشابہ' ہم شکل۔ نظائر: مانند' مثل۔ شارح: شرح کرنے والا۔ شارع: شریعت کا عالم۔ مظہر: ظاہر ہونے کی جگہ۔ ناہی: منع کرنا' روکنا۔ و آمر: حکم دینے والا۔ تصرف: کام کرنے پر قادر' دخل دینے والا۔ ماذون: اجازت یافتہ۔ مدبر: تدبیر کرنے والا۔ رشک: برابری کی آرزو۔ لالہ: فانوس' پھول کا نام۔ صد داغ: سو نشان والا' داغدار۔ واصف: صفت بیان کرنے والا' تعریف کرنے والا۔

مطلب اشعار 1: عبدالقادر قادر مطلق کا باقدرت بندہ ہے اور عبدالقادر ظاہر و باطن کا رازدار بھی ہے۔

مطلب اشعار 2: عبدالقادر شرع شریف کے مفتی اور ملت کے قاضی اور علم باطن و پر اسرار علوم کے ماہر ہیں۔

مطلب اشعار 3: روحانی فیض کا آپ منبع اور تمام فضیلتوں کا مجموعہ ہیں اور عبدالقادر علم عرفان کا نورانی سورج بھی ہیں۔

مطلب اشعار 4: سیدنا عبدالقادر اقطاب و ابدال کے مرتبہ پر فائض ہیں اور راہ راست دکھانے اور اسرار کے دائرہ کا مرکز بھی ہیں۔

مطلب اشعار 5: حضرت سیدنا غوث اعظم عبدالقادر علم عرفان کی لڑی کو روشن کرنے والے چنے ہوئے موتی اور اشباہ و نظائر کے لئے قابل فخر بھی ہیں۔

مطلب اشعار 6: آپ کے ارشادات شارع اعظم ﷺ کے فرمانوں کی تشریح ہیں اور آپ کے کلام سے اوامر و نواہی کا اظہار ہوتا ہے غوث پاک کا کلام ارشاد نبوی اور حکم خداوندی کے مطابق ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 7: غوث پاک سیدنا عبدالقادر کو زمانے میں تصرف کرنے کی قدرت بھی ہے اور رد و بدل کی اجازت ہے اور اس مختار اعظم نے آپ کو اختیارات بھی دے ہیں اور جہان کے کاروبار میں آپ کو تدبیر کم و بیشی کرنے کی صلاحیت بھی عنایت فرمائی ہے۔

مطلب اشعار 8: رضا کو دیکھ کر بلبل بھی رشک کرتی ہے اور فانوس یا گل لالہ کی طرح صدہا نشانات بھی رکھتا ہے اے سرکار غوث اعظم سیدنا عبدالقادر یہ احمد رضا آپ کی تعریف و توصیف کرنے والا اور آپ کا ذکر کرکے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے اور آپ کے ذکر سے کبھی نہیں تھکتا ہے۔

در فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث (1) ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث (2) وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث
قد بے سایہ ظلِّ اللہ ہے (3) تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب (4) قلم رو میں حرم تا حل ہے یا غوث
دل عشق و رخ حسن آئینہ ہیں (5) اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث
تری شمع دل آرا کی تب و تاب (6) گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث
ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد (7) تری لیلیٰ ترا محمل ہے یا غوث
یہ تیری چمپئی رنگت حسینی (8) حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

ذرہ: روشنداں کی دھوپ میں چمکنے والا حقیر ریزہ۔ مہ: پورا چاند۔ یم: دریا تیز بہنے والا۔ سالک: راہ چلنے والا۔ واصل: ملا ہوا۔ ظل: سایہ پرتو' چھاؤں۔ قلم رو: حکومت' راج' بادشاہی۔ تاحل: مکہ کے سوا تمام روئے زمین۔ دل آرا: دل کو پسند' دل کو خوبصورت آنے والی۔ تب: چمک۔ تاب: دمک چمک۔ گل: مٹی' پھول۔ صحرا: جنگل' بیابان۔ محمل: اونٹ کا کجاوہ جس پر پردہ ہوتا ہے۔ چمپئی: سنہری رنگت' پیل گون۔

مطلب اشعار1: یا غوث اعظم آپ کے روشنداں کا ذرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اور آپ کا ایک قطرہ پانی تیز دریا کے طرح بہتا ہے۔

مطلب اشعار2: اے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کوئی راہ تصوف میں چلنے والا ہے یا واصل باللہ ہے وہ کسی مرتبہ مقام کا ہو مگر آپ کے دروازے کا سوالی بھکاری ہے۔

مطلب اشعار3: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا بغیر سائے والا جسم اقدس اللہ تعالیٰ کے نور کا پرتو تھا تو آپ یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس ظل اللہ نور محمد رسول ﷺ کا ظل پرتو اور سایہ ہیں۔

مطلب اشعار4: اے غوث اعظم رضی اللہ عنہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم آپ کی ملکیت اور جاگیر ہے آپ کی حکومت اور بادشاہت میں حرم اور غیر حرم تمام جہان شامل ہے جہاں رب کی ربوبیت رسول کی رسالت و رحمت ہے وہاں آپ کی ملکیت ہے۔

مطلب اشعار5: عاشق کا دل اور حسینوں کے چہرے آئینہ شیشے کی مثل ہیں تو عاشق کے دل اور حسین کے چہرے پر نورانیت اے غوث اعظم آپ کے نور کے سایہ سے ہے۔

مطلب اشعار6: اے غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کے خوبصورت نورانی دل کی شمع کی چمک دمک سے پھول اور بلبل کے خمیر پانی اور مٹی میں آب و تاب حسن و چمک اور چمک اور عشق کی مستی ہے۔

مطلب اشعار7: یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجنوں کی نجد کے بیاباں کی صحرا نوردی اور لیلیٰ کی محمل میں سواری آپ کا اعجاز و کمال ہے۔

مطلب اشعار8: یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کے چہرے کی یہ سنہری رنگت حسینی ہے اور آپ امام حسن رضی اللہ عنہ کے چاند ہو دلوں کو اپنے چاند سے نور صبح عنایت کرتے ہو۔ سیدنا غوث اعظم والدہ کی طرف سے حسینی اور والد کی طرف سے حسنی ہیں اسی لئے آپ مجمع البحرین حسنی حسینی سید ہیں۔

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے (9) کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث
اگال اس کا ادھار ابرار کا ہو (10) جسے تیرا الش حاصل ہے یا غوث
اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک (11) تو اس مہ کا مہ کامل ہے یا غوث
جسے عرش دوم کہتے ہیں افلاک (12) وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث
تو اپنے وقت کا صدیق اکبر (13) غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث
ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں (14) وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے (15) وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث
فیوض عالم امی سے تجھ پر (16) عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

زار: بارونق کثیر باغات۔ پنکھڑی: پھول پتی۔ اگال: پیک، اگلی ہوئی منہ سے پھینکی ہوئی۔ ادھار: قرض، مانگنا۔ ابرار: پرہیزگار، متقی۔ الش: بچا ہوا جھوٹا۔ مہ کامہ: چاند۔ مرسل: صاحب کتاب و شرع نبی رسول۔ جاہ: مرتبہ، مقام والے، صاحب عزت۔ فیوض: بخشش، فائدہ۔ امی: جس نے دنیا میں کسی سے نہ پڑھا ہو، دنیا میں کوئی اس کا استاد نہ ہو۔

مطلب اشعار 9: یا غوث اعظمؓ یہ بارونق باغات آپ کے پھول کی ایک پتی کی مثل ہیں اور آپ کے باغ کے پھول کی کلی جنت کے سو باغوں کا ماحصل ہے۔

مطلب اشعار 10: یا غوث اعظمؓ جس نے آپ کا جھوٹا پس خوردہ استعمال کر لیا ہے اس کا اگلا ہوا تھوکا ہوا اتنا بابرکات ہے کہ بڑے بڑے متقی پرہیزگار ابرار اس کو قرض لے کر جاتے ہیں اور کسب فیض کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: حضور سرکار دو عالم ﷺ نے چاند کو انگشت مبارک کے اشارہ سے دو ٹکڑے کر دیا تھا تو اے غوث اعظمؓ آپ اس ماہ اکمل کے ماہ کامل ہیں۔

مطلب اشعار 12: آسمانوں میں جس کو دوسرا عرش کہتے ہیں اے غوث اعظمؓ وہ آپ کی منزل کی کرسی ہے جس پر قدم رکھ کر آپ منازل بالا پر قدم رنجہ ہوئے ہیں۔

مطلب اشعار 13: یا غوث اعظمؓ آپ اپنے زمانہ میں بااعتبار اوصاف کے صدق میں صدیق اکبر ہیں اور سخاوت میں عثمان غنی اور عدل میں عدل فاروقی کے حامل اور علم و شجاعت میں شان حیدری کے درخشندہ نشان ہیں۔

مطلب اشعار 14: ولیوں کا کیا شمار بلکہ انبیاء مرسلین اور خود سرور کونین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین بھی اے غوث اعظمؓ آپ کی محفل وعظ میں تشریف لاتے ہیں۔

مطلب اشعار 15: بڑے بڑے صاحب مرتبہ و مقام اولیاء اس کی طلب کر کے بھی محروم رہتے ہیں اور اے غوث اعظمؓ وہ آپ کو بغیر طلب کے عطا کیا جاتا ہے۔

مطلب اشعار 16: اے غوث اعظمؓ آپ پر نبی امی ﷺ کا فیض عام ہے۔ جس سے آپ پر ماضی حال اور مستقبل کے واقعات ظاہر ہو جاتے ہیں۔

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں (17) وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں (18) جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث
نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی (19) کہ عرش حق تری منزل ہے یا غوث
وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر (20) جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے (21) تری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر (22) تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے (23) تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث
جو سر دے کر ترا سودا خریدے (24) خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

(25) کہا تو نے کے جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

قرنوں: قرن کی جمع بہت سارے زمانے۔ سیر: رفتار' گشت' سیاحی۔ عارف: جاننے والا' پہچاننے والا۔ مشغول: کام میں لگے ہوئے۔ ثنا: تعریف' مدح۔ وشاغل: مشغول۔ عرش ثانی: دوسرا عرش۔ ابلے: حد سے زیادہ جوش مارنا۔ حلقے: مجلس گول دائرے میں بیٹھنا۔ ضوماہ: روشنی۔ لو شمع: توجہ' خیال۔ ترا سائل: سوال کرنے والا' مانگنے والا۔

مطلب اشعار 17: عارفین مدتوں روحانی سیر سے جس مقام کو حاصل نہ کر سکیں اے غوث اعظم وہ روحانی مقام آپ کی پہلی منزل ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 18: اے غوث اعظم جو شخص آپ کے ذکر اور تصور میں مشغول ہے تو فرشتہ اس کی مدح سرائی و ثنا خوانی کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 19: دوسرا عرش اے غوث اعظم آپ کی منزل کیوں نہ ہو گا کیونکہ آپ کی اصلی منزل تو عرش حق تعالیٰ ہے۔

مطلب اشعار 20: اے غوث اعظم آپ کی نہر کے کنارے سے ساتوں سمندر جوش مار کر ابل پڑے ہیں۔

مطلب اشعار 21: فرشتوں کی جماعت کا گول حلقہ ہو یا انسانوں کا یا جنات کا ان سب کی منزلوں پر اے غوث اعظمؓ آپ ہی کے چاند کی نورانیت و ضیا پاشی ہے۔

مطلب اشعار 22: مشائخ بخارا ہوں یا مشائخ عراق ہوں یا مشائخ چشت و اجمیر ہوں ان سب کی محفل میں اے غوث اعظمؓ آپ کی توجہ کی شمع روشن ہے۔

مطلب اشعار 23: اے پیارے غوث اعظمؓ جو آپ کے نام کا وظیفہ جپے یا غوث اعظم شیاللہ کا ورد کرے وہ ذاکر ہے اور جو آپ کا تصور کرے تو وہ شاغل ہے۔

مطلب اشعار 24: جو شخص اپنا سر دے کر آپ کا سودا خریدے اس کو خدا نے عقلمندی دی ہے اے غوث اعظمؓ آپ کا وہ مرید بہت بڑا عقلمند ہے۔

مطلب اشعار 25: اے غوث اعظمؓ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم سے جو چیز بھی طلب کرو گے وہ چیز ہم اپنے سائل کو دیں گے تو اے سرکار یہ احمد رضا آپ سے آپ کا سوالی ہے میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں تو سن لے میں کیا مانگتا ہوں۔

فضائل غزر بطرز دگر

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث	(1)	طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے	(2)	تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ	(3)	کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث
تو نور اول و آخر ہے مولیٰ	(4)	تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث
ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر	(5)	تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث
کتاب ہر دل آثار تعرف	(6)	ترے دفتر سے ہی ناقل ہے یا غوث
فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے	(7)	فتوحات و خصوص آفل ہے یا غوث
ترا منسوب ہے مرفوع اس جا	(8)	اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

طفل: بچہ' بیٹا۔ طفیلی: کسی دوسرے کی وجہ سے جس کا لحاظ کیا جائے۔ لقب: وصفی نام۔ واصل: ملا ہوا' ملنے والا۔ تصرف: کسی کام میں ہاتھ ڈالنا' دخل دینا۔ عامل: عمل کرنے والا' حکمران۔ موصل: ملا ہوا' وصل کیا ہوا۔ عاجل: جلدی کرنے والا۔ آجل: قیامت' آخر وقت۔ عالی: بلند' برتر۔ سافل: نیچے والا' پیدا۔ آثار: نشانات۔ تعرف: شناسائی' پوچھنا۔ فتوح الغیب: کھولنا' جیتنا۔ فتوحات: جمع فتح' کھولنا۔ خصوص: خاص کرنا' خاص ہونا۔ آفل: غائب ہونا' غروب ہونا۔ منسوب: نسبت کیا ہوا۔ مرفوع: بلند کیا ہوا' پیش کیا ہوا۔ اضافت: نسبت دینا' زیادہ کرنا' پناہ دینا۔ رفع: بلندی' برداشت' معزولی۔

مطلب اشعار 1: یا غوث اعظم آپ کا چھوٹا بچہ بھی ولی کامل ہے اس بچہ کی وجہ سے جس کا لحاظ کیا جائے وہ بھی واصل مولی کے لقب سے مشہور ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 2: یا غوث اعظم آپ کے درس کا پہلا سبق ہی تصوف ہے اور ہر کام میں رد وبدل کرنے پر آپ کی حکمرانی ہے۔ اللہ آپ کو کمال قدرت عنایت فرمایا ہے۔

مطلب اشعار 3: یا غوث اعظم آپ کا کسی کو اللہ کی طرف سیر کرنا اصل میں فنافی اللہ کرنا ہے اور کسی کا آپ سے بیعت کرنے کے لئے گھر سے چلنا ہی واصل باللہ کر دیتا ہے۔

مطلب اشعار 4: اے آقا و مولیٰ غوث اعظم ؓ آپ اول و آخر مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور اتم ہیں اور قیامت تک بھلائی میں جلدی کرنے میں سرکار آپ ہیں۔

مطلب اشعار 5: کچھ حضرات فرشتوں کے پیر ہیں کچھ انسانوں کے پیر ہیں کچھ جنات کے پیر ہیں مگر یا غوث اعظم آپ ہر بلند و برتر اور ادنیٰ درجہ کے پیر کامل ہیں۔

مطلب اشعار 6: ہر دل کی کتاب معرفت کی نشانی ہے اور آپ ہی کے دفتر سے اے غوث اعظم اس کو نقل کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 7: اے مرید اگر تیرا مسئلہ عقدہ فتوح الغیب (کتاب کا نام) سے حل نہ ہو تو فتوحات اور خصوص اس مسئلہ کے حل پر

روشنی ڈالیں گی۔

مطلب اشعار 8: یا غوث اعظم آپ سے نسبت رکھنے والا اس مقام پر بلند ہے کہ بلندی کی طرف نسبت کرنا آپ کے عمل کا ادنیٰ کمال ہے۔

ترے کامی مشقت سے بری ہیں (9) کہ برتر نصب سے فاعل ہے یا غوث
احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو (10) کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
تری عزت تری رفعت ترا فضل (11) بفضلہ افضل و فاضل ہے یا غوث
ترے جلوے کے آگے منطقہ سے (12) مہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث
سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی (13) قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث
طلائے مہر ہے ٹکسال باہر (14) کہ خارج مرکز حامل ہے یا غوث
تو برزخ ہے برنگ نون منت (15) دو جانب متصل واصل ہے یا غوث
نبی سے آخذ اور امت پہ فائض (16) اُدھر قابل اِدھر فاعل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

کامی: تیرے کام کرنے والے۔ مشقت: محنت سختی۔ نصب: برپا کرنا' مفعول۔ فاعل: کام کرنے والا۔ کن: ہو جا۔ مکن: مت کر۔ رفعت: بلندی۔ فضل: نیکی' بخشش' زیادتی۔ بفضلہ: اس کی بخشش سے۔ افضل: بہتر' بہت زیادہ۔ فاضل: صاحب فضل' زیادہ۔ منطقہ: کمربند' پٹی' زمین کا ایک حصہ' خطوط فرضی کے اعتبار سے۔ خور: سورج۔ باطل: غلط' ناحق۔ فلک: آسمان۔ مائل: میل کرنے والا' متوجہ' خواہش مند۔ طلائے: سونا' ملمع۔ ٹکسال: روپیہ پیسہ ڈھالنے کا کارخانہ۔ مرکز: دائرہ کا درمیان' بیچ کا صدر مقام۔ حامل: اٹھانے والا۔ برزخ: درمیان' جنت دوزخ کے درمیان کی جگہ۔ منت: احسان' نیکی۔ متصل: ملا ہوا۔ واصل: واصل ملا ہوا' جڑا ہوا۔ اخذ: لینے والا۔ فائض: فیض دینے والا۔ قابل: قبول کرنے والا' لائق' سزاوار۔

مطلب اشعار 9: تیرے کام کرنے والے ملازم سخت محنت کے کاموں سے آزاد و مبرا ہیں کیونکہ یا غوث اعظم فاعل مفعول سے بلند و برتر ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 10: اللہ رب العزت سے تمام اختیارات سرکار دو عالم ﷺ کو ملے اور سرکار سے یا غوث اعظم آپ کو حاصل ہوئے۔ ہو اور مت ہو کی طاقت آپ کو حاصل ہے۔ عالم امکان میں ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 11: یا غوث اعظم آپ کو عزت بلندی مراتب اور بخشش سب کچھ اللہ کے فضل و کرم سے بہت زیادہ بہتر اور کثیر تعداد میں حاصل ہے۔

مطلب اشعار 12: یا غوث اعظم آپ کے جلوے کے سامنے چاند سورج کی روشنی منطقۃ البروج سے آگے حرف غلط کی طرح باطل ہو جاتی ہے۔

مطلب اشعار 13: یا غوث اعظم چاند کا آسمان آپ کی طرف اس لئے متوجہ ہے کہ چاند کی چاندنی آپ کی نورانیت کے مقابلے میں سیاہی مائل ہے۔

مطلب اشعار 14: سورج کا سونا سنہری دھوپ ٹکسال سے اس سے لئے باہر ہے کہ وہ مرکز سے باہر اپنی کم مائیگی کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔

مطلب اشعار 15: یا غوث اعظمؓ آپ منت کے نون کی طرح درمیان میں ہیں یعنی عالم برزخ میں ہیں آپ کی دونوں جانبیں ملی ہوئی ہیں۔ ایک سمت اللہ و رسول سے واصل ہے اور دوسری کا مخلوق سے وصل و ملاپ ہے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

مطلب اشعار 16: یا غوث اعظمؓ آپ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے فیض حاصل کرکے امت کو دیتے ہیں بارگاہ رسالت سے فیض قبول کرکے امت میں تقسیم فرماتے ہیں آپ کی شان ہی نرالی ہے۔

(17) نتیجہ حد اوسط گر کے دے اور — یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث
(18) الا طوبیٰ لکم ہے وہ کہ جن کا — شبانہ روز ورد دل ہے یا غوث
(19) عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں — جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث
(20) ہے شرح اسم القادر ترا نام — یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث
(21) جبین جبہ فرسائی کا صندل — تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث
(22) بجا لایا وہ امر سارِعُوا کو — تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث
(23) تری قدرت تو فطریات سے ہے — کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث
(24) تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے — تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث
(25) رضا کے کام اور رک جائیں حاشا — ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

اوسط: درمیان کا' اپنے پہلے اور بعد والے سے ملنے والا۔ شامل: ملا ہوا' یکجا۔ طوبیٰ: خوشخبری' خیر' سعادت۔ حامل: اٹھانے والا۔ جبین: پیشانی۔ جبہ: پیشانی۔ فرسائی: رگڑنا' گھسنا۔ کہگل: بھوسہ ملی ہوئی مٹی پلاسٹر کے لئے۔ سارعوا: جلدی کرو۔ مستعجل: جلد باز' تیز دوڑنے والا۔ فطریات: پیدائشی۔ تصرف: کام میں داخل دینے والے' رد و بدل کرنا۔ مظہر: ظاہر کرنے والے' ظاہر ہونے کی جگہ۔ فاعل: کام کرنے والا۔ حاشا: ہرگز نہیں۔ باذل: سخی' بخشنے والا۔

مطلب اشعار 17: یا غوث اعظم آپ جب تک ہمارے اندر شامل رہیں گے تو حد اوسط درمیانی واسطہ کا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

مطلب اشعار 18: ان لوگوں کے لئے خصوصی خوشخبر ہے کہ جن کا دن رات کا وظیفہ یا غوث اعظم شیاء للہ ہے اور ان کا دل آپ کے نام پر دھڑکتا ہے۔

مطلب اشعار 19: عرب و عجم ہی نہیں بلکہ حل و حرم کیا ہر جگہ آپ کی یاد میں محفلیں منعقد ہو رہی ہیں اور آپ کے نام نامی اسم گرامی کا چرچا کیا جا رہا ہے۔

مطلب اشعار 20: القادر اسم ذات باری کی شرح آپ کا نام یا غوث اعظم عبدالقادر ہے اور اسم القادر متن ہے اور آپ کا نام اس نام کی شرح مبین ہے جس نے قادر کی قدرت کو اپنی کرامات میں ظاہر کیا ہے۔

مطلب اشعار 21: پیشانی پر پیشانی گھسنے کے بعد اے غوث اعظم آپ کی دیوار کا پلستر گھس کر صندل کی طرح ماتھے پر لگاتے ہیں اور

اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 22: سارعوافی الخیرت (نیکی کے کام میں جلدی کرو) کے حکم کو پورا کرنے والے یا غوث اعظم آپ کی جانب بڑی تیزی سے دوڑتے ہیں۔

مطلب اشعار 23: یا غوث اعظم آپ سے خوارق عادات کرامات کا ظہور تو پیدائشی ہے آپ کے بچپن سے ہی کرامات صادر ہو رہی ہیں کیونکہ آپ کے نام عبدالقادر میں قادر داخل ہے تو خوارق کا اظہار بھی ضروری ہے۔

مطلب اشعار 24: زمانہ میں رد وبدل کرنے والے اولی الامر اولیاء سب کے سب آپ کے فیض سے اظہار کرامت کرتے ہیں کیوں کہ پس پردہ اصل میں ان کرامات کو آپ ہی ظاہر کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 25: رضا کے کام نہ ہوں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ رضا آپ کا سوالی ہے اور اے غوث اعظم آپ سخی بخشش کرنے والے میرے آقائے نعمت ہیں۔

تفضیل حضور در غم ہر عدو مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث	(1)	ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث
جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث	(2)	وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث
انا السیاف سے جاہل ہے یا غوث	(3)	جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث
سخن ہیں اصفیاء تو مغز معنی	(4)	بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث
اگر وہ جسم عرفاں میں تو تو آنکھ	(5)	اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوا تو	(6)	تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت	(7)	کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی	(8)	نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

بدل: ابدال جو زمین کے ساتویں حصہ کا حاکم ہوتا ہے۔ فرد: والایت کے ایک اعلیٰ درجہ پر ہوتا ہے۔ مستکمل: کمال حاصل کرنے والا۔ ذاہل: غافل، بھولنے والا۔ انا السیاف: میں تلوار ہوں۔ صائل: حملہ کرنے والا۔ افضال: بڑائی، برتری۔ حائل: دو کے درمیان میں آنے والا۔ عاطل: برہنہ، پاس نہ ہونا۔

مطلب اشعار 1: یا غوث اعظم افراد و ابدال جو بھی اولیاء کاملین ہیں ان سب کی تکمیل آپ کے دروازے سے ہوتی ہے آپ کی مہر کے بغیر کوئی کامل ولی کامل نہیں ہوتا۔

مطلب اشعار 2: یا غوث اعظم جو آپ کو یاد نہیں کرتا حقیقتاً وہ شخص اللہ کا ذکر بھی نہیں کرتا اس کا شمار غافلین میں ہوگا۔

مطلب اشعار 3: یا غوث اعظم اس کو آپ کے دعوے کا بھی علم نہیں ہے جاہل ہے جو آپ کے فضل و برتری پر حملہ کرکے تنقیص کرتا ہے اور آپ کے رتبہ کو گھٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

مطلب اشعار 4: تمام صوفیا کلام کے الفاظ کی طرح ہیں اور یا غوث اعظم آپ معنی کے مغز و روح کی مثل ہیں تمام اولیا بدن ظاہر کی طرح ہیں اور آپ کی مثال دل جیسی ہے بغیر دل یا مردہ دل کی وجہ سے جسم مردہ ہوتا ہے۔

مطلب اشعار 5: اگر اولیاء عرفان کا جسم ہیں تو یا غوث اعظم آپ عرفان کے جسم کی آنکھ ہیں اگر وہ اولیا اس کی آنکھ ہیں تو آپ عرفان کی آنکھ کا تل ہیں بغیر تل کے آنکھ ناکارہ ہے اندھی ہے کسی چیز کو دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔

مطلب اشعار 6: یا غوث اعظم آپ خدا اور نبوت کے درجہ و مرتبہ کے سوا تمام اوصاف اور برتری و خوبی کے حامل ہیں۔

مطلب اشعار 7: یا غوث اعظم آپ امام الانبیاء ﷺ کے مکمل نقش قدم پر ہیں اور نبوت حضور ﷺ پر ختم ہے یہ ختم نبوت ہی آپ کے نبی بننے میں حائل ہے ورنہ اللہ نے آپ کو انبیاء کے اوصاف سے نوازا ہے جیسے نبی علیہ السلام معجزہ دکھانے پر ہر وقت قادر ہوتے ہیں اسی طرح آپ کرامت دکھانے پر بفضلہ تعالیٰ ہمہ وقت قادر تھے آپ کی ساری زندگی کرامات سے مرصع ہے۔

مطلب اشعار 8: حضور ﷺ نے الوہیت نہیں پائی باقی تمام اوصاف خدا کے حامل تھے اسی طرح اے غوث اعظم آپ کو نبوت نہیں ملی ورنہ آپ میں نبوت کی تمام خوبیاں تھیں آپ نبی نہ تھے ظل نبی تھے۔

صحابیت ہوئی پھر تابعیت (9) بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں (10) وہ طبقہ مجملا فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستان عرفاں (11) ترا رمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی (12) ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی (13) ترا میلا تری محفل ہے یا غوث

انہیں تو قادری بیعت ہے تجدید (14) وہ ہاں خاطی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض (15) سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط گفتم تو واہب ہے نہ مقرض (16) تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

صحابیت: نبی پاک کو دیکھ کر ایمان لانے والے۔ تابعیت: صحابہ کو دیکھنے والے مسلمان۔ فزوں: برتر' بلند' زیادہ' کثیر۔ طبقہ: درجہ' مقام۔ مجملا: مختصراً' بغیر تفصیل کے۔ فاضل: فضیلت' زیادہ بلند۔ رمنا: پارک' بھاگ دوڑ کا میدان۔ مائل: لوٹنے والے۔ تجدید: از سرنو کرنا' نیا کرنا۔ خاطی: غلطی کرنے والا' جان کر خطا کرنا۔ مستبدل: بدل چاہنے والا' پلٹنے والا۔ خور: سورج۔ گفتم: میں نے کہا' یا میں نے کیا۔ واہب: ہبہ کرنے والا۔ مقرض: قرض دینے والا۔ نائل: پانے والا۔

مطلب اشعار 9: نبوت کے بعد صحابہ کا مقام و مرتبہ ہے اور صحابہ کے بعد تابعی کا مرتبہ ہے اور تابعی کے بعد یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کا مقام و مرتبہ مسلم ہے۔

مطلب اشعار 10: تابعین کا مقام و مرتبہ باجماع امت اجمالا ساری امت سے افضل ہے ورنہ اے غوث اعظم آپ اپنے فضل کرامات میں ہزاروں تابعین سے بہتر نظر آتے ہیں۔

مطلب اشعار 11: رہا شہر عرفان کے میدان میں آپ کا مقام تو وہاں پر ہر جگہ آپ کی محفلیں جمی نظر آتی ہیں اور آپ کا ہی جگہ جگہ چرچا ہو رہا ہے۔

مطلب اشعار 12: تمام سلسلوں کے اولیاء چشتی سہروری نقشبندی کسی بھی سلسلہ کے ہوں تمام کے تمام اے غوث اعظم آپ کے سوالی ہیں عرفان آپ سے حاصل کرتے ہیں اور آپ کے در سے ان کی تکمیل ہوتی ہے۔

مطلب اشعار 13: یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تمام اولیاء آپ کی چڑیاں ہیں اور آپ کا دانہ پانی کھا پی کر آپ کے میلے کی محفلوں میں آپ کا چرچا کرتی ہیں۔

مطلب اشعار 14: چشتی سہروری نقشبندی کو آپ کی قادری بیعت کرنی چاہئے مگر جو قادری قادریت کو چھوڑ کر کسی اور سلسلہ کی بیعت کرتا ہے تو وہ خطاکار ہے غلطی کرنے والا ہے۔

مطلب اشعار 15: جیسے سورج کو چاند پر فوقیت حاصل ہے چاند سورج سے نور کو قرض لیتا ہے سورج کی روشنی کے بغیر نورانی نہیں ہوتا اسی طرح تمام سلسلوں کی نورانیت پر آپ کی نورانیت بلند و برتر ہے سب آپ سے ہی کسب نور کرتے ہیں۔

مطلب اشعار 16: میں نے یہ بات غلط کر دی یا کہہ دی اے غوث اعظم آپ کسی کو قرض نہیں دیتے بلکہ آپ تو لوجہ اللہ بندگان خدا کو ہبہ کرتے ہیں آپ کی جود بخشش ہر شخص پانے والا ہے آپ کا فیض ہر سلسلہ والے کو ہے کسی کی تخصیص نہیں ہے۔ یا غوث جلی ترا فیض ہے ہر ولی ہر امتی کو۔

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ (17) کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث
مشائخ میں کسی کا تجھ پہ تفضیل (18) بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث
جہاں دشوار ہو وہم مساوات (19) یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث
ترے خدام کے آگے ہے اک بات (20) جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث
اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے (21) وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث
خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول (22) جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث
ستم کوری وہابی رافضی کی (23) کہ ہندو تک ترا قائل ہے یا غوث
وہ کیا جانے گا فضل مرتضیٰ کو (24) جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث
(25) رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

رتبہ: مقام، درجہ۔ تفضیل: افضلیت، برتری۔ باطل: غلط۔ وہم: خیال، وسوسہ۔ مساوات: برابری۔ ہائل: خوفناک، ڈراونی، شدید۔ ادبار: نحوست، بدبختی۔ مدبر: پیٹھ پھیر کر جانے والا، بدبخت، راندہ درگاہ۔ ذی اقبال: صاحب مرتبہ۔ مقبل: قبول کرنے والا، منہ چڑھا۔ مطرود: نکالا ہوا۔ مخذول: ذلیل، خوار۔ تارک: چھوڑنے والا۔ خاذل: شکست پانے والا۔ کوری: بے وفائی، بے مروتی۔ قائل: ماننے والا، معتقد۔ فضل: مرتبہ، فضیلت، بلندی درجات۔ تاب: طاقت، برداشت۔ وار: آسمان کی طرح، آسمان کی مثل۔ ظل: سایہ، پرتو، چھاؤں۔

مطلب اشعار 17: یا غوث اعظم آپ کے سر کے مرتبہ کو کون جان سکتا ہے آپ کے تو قدموں کا تلوا اہل اللہ اولیائے کاملین کے سروں کا تاج ہے۔ آپ کا قدم مبارک ہر ولی کی گردن پر ہے۔

مطلب اشعار 18: مشائخین عظام میں سے کوئی بھی یا غوث اعظم آپ سے افضل نہیں ہے یہ اولیاء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے اس کے خلاف کسی کو آپ سے افضل جاننا ماننا باطل اور غلط ہے۔

مطلب اشعار 19: یا غوث اعظم جب آپ کی برابری کا خیال ناممکن و دشوار ہو تو ایسی جرأت کون کر سکتا ہے اور یہ کتنی خوفناک فحش غلطی ہے۔

مطلب اشعار 20: یا غوث اعظم آپ کے خادموں کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے وہ دوسرے سلسلہ کے اقطاب بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

مطلب اشعار 21: وہ بدبخت ہے یا غوث اعظم جو آپ سے روگردانی کرتا ہے اور جو آپ کا مقبول لاڈلہ ہے وہ صاحب اقبال اونچے درجہ کا ولی کامل ہے۔

مطلب اشعار 22: وہ عنداللہ بھی راندہ درگاہ ذلیل و خوار ہے یا غوث اعظم جو تجھ کو چھوڑتا ہے وہ شکست پانے والا خوار ہے۔

مطلب اشعار 23: یہ بے وفا بے مروت وہابی دیوبندی رافضی تیرے مرتبہ کے منکر ہیں یا غوث اعظم آپ کو تو ہندو مشرک تک مانتے ہیں۔

مطلب اشعار 24: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کا اس کو کیا علم ہو گا یا غوث اعظم جس کو آپ کی فضیلت کا علم نہیں ہے۔

مطلب اشعار 25: احمد رضا سے مقابلہ کی کس کو طاقت ہے جو آپ کی فضیلت پر بحث کر سکے کیونکہ آسمان کی طرح احمد رضا پر یا غوث اعظمؓ آپ کا سایہ ہے جیسے آسمان زمین کو محیط ہے ایسے ہی آپ نے مجھ کو اپنے دامن میں چھپا لیا ہے۔

استعانت از سرکار غوثیت

(1) طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث — مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

(2) دوہائی یا محی الدین دوہائی — بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

(3) وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر — کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

(4) عَزُوْماً قَاتِلًا عِنْدَ الْقِتَالِ — مدد کو آ دمِ بسمل ہے یا غوث

(5) ترے سونے سے سویا بخت دیں جاگ — جگا چھپنے پہ دن مائل ہے یا غوث

(6) خدارا نا خدا آوے سہارا — ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

(7) جِلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد — کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث

(8) ترا وقت اور پڑے یوں دیں پر وقت — نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

طلب: سوال، مانگ۔ دوہائی: فریاد، استغاثہ، پناہ۔ نازل: اتر رہی ہے۔ سنگیں: وزنی، سخت۔ تیغ: تلوار۔ سل: بھاری پتھر، بوجھ۔ عزوما: جنگ کے وقت بڑی بہادری سے لڑنے والے۔ بسمل: بے قرار، زخمی، مجروح۔ بخت: نصیب، قسمت، تقدیر۔ مائل: متوجہ، خواہش مند۔ بھنور: پانی کا چکر، گرداب۔ حائل: درمیاں میں، روکنے والا۔ جلا: زندہ کرنا، چمکانا۔ الحاد: دین حق سے پھرنا۔ محیی: زندہ کرنے والا۔ وقت: آفت، مصیبت۔

مطلب اشعار 1: یا غوث اعظم میرا منہ مانگنے کے قابل کب ہے مگر آپ کا کرم اکمل ہے اپنے کسی معتقد سوالی کو فراموش نہیں کرتا۔

مطلب اشعار 2: فریاد ہے یا غوث اعظم دین کو زندگی دینے والے آپ کی بارگاہ میں فریاد ہے استغاثہ ہے مدد کرو اسلام پر بلائیں منڈلا رہی ہیں۔

مطلب اشعار 3: یا غوث اعظم بدعتوں کی سنگینی سختی اور کفر کی کالی اندھی نے سروں پر تلوار اور دل پر بھاری وزنی پتھر کی سل رکھ دی ہے۔

مطلب اشعار 4: یا غوث اعظم آپ دشمنان دین سے جنگ کے وقت بڑی بہادری سے لڑائی کرتے ہیں تو آپ میری مدد کو تشریف لائیں یہ بے قرار زخمی کی مدد کا وقت ہے۔

مطلب اشعار 5: یا غوث اعظم آپ کے سونے سے دین کی قسمت سو گئی ہے آپ بیدار ہو کر اس کی قسمت کو جگا دیں کیونکہ دین کا دن چھپنے لگا ہے۔

مطلب اشعار 6: یا غوث اعظم ہوا مخالف چل رہی ہے بھنور گرداب درمیاں میں راستہ روکے چکرا رہی ہے تو خدا کے لئے اور رسول کے واسطے اے ناخدا ملاح کشتی کے کھویا سہارا دے کر کشتی کو کنارے لگائیے۔

مطلب اشعار 7: یا غوث اعظم آپ کفر و الحاد کو جلا کر دین مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا کو زندگی عطا فرمائیں کیونکہ آپ محی زندگی دینے والے اور کفر کو ختم کرنے والے ہیں۔

مطلب اشعار 8: یا غوث اعظم آپ کی حکومت ہو اور دین پاک پر بُرا وقت ان پڑے یہ کیونکر ہے جب کہ نہ تو آپ عاجز مجبور ہیں اور نہ آپ پر غفلت کا الزام لگایا جا سکتا ہے اسی لئے آپ کو محی الدین عبد القادر کہتے ہیں۔

(9) رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی — جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیور اپنی غیرت کا تصدق (10) وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث
خدارا مرہم خاک قدم دے (11) جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث
نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے (12) کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث
وہ گھیرا رشتہ شرک خفی نے (13) پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث
کئے ترساؤ گبر اقطاب و ابدال (14) یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث
تو قوت دے میں تنہا کام بسیار (15) بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث
عدو بد دین مذہب والے حاسد (16) تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنی:

شامت: بدفالی' بدشگونی۔ زائل: دور ہونے والی۔ غیور: غیرت مند' شرمیلا' حیادار۔ غیرت: شرم وحیا' رشک۔ تصدق: خیرات' صدقہ' وسیلہ۔ گھائل: مجروح' زخمی۔ رشتہ: دھاگہ' تعلق۔ خفی: پوشیدہ' باریک۔ زنار: ڈورا جس کو ہندو گلے میں پہنتے ہیں' جنیو کہتے ہیں۔ ترساؤ: آگ کے پجاری' نصرانی۔ گبر: آتش پرست۔ محض: صرف' فقط' خالص۔ بسیار: بہت زیادہ۔ کاہل: سست۔ عدو: دشمن۔ حاسد: حسد کرنے والے۔ زور دل: دل کو قوت دینے والا۔

مطلب اشعار 9: یا غوث اعظم اب ہماری شامت اعمال ہی ہے جو ہم عذاب میں مبتلا ہیں سرکار اگر آپ چاہیں تو وہ ابھی دور ہو سکتی ہے۔

مطلب اشعار 10: یا غوث، اعظم آپ غیور غیرت مند ہیں اپنی غیرت کے صدقے میں وہ کام کریں جو سرکار آپ کے قابل ہے۔

مطلب اشعار 11: یا غوث اعظم خدا کے واسطے اپنے قدم کے نیچے کی مٹی کا مرہم عنایت فرمائیں کیونکہ جگر زخمی ہے اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے پاش پاش ہے۔

مطلب اشعار 12: یا غوث اعظم میں کسی مشکل سے مشکل کام کو آپ کے نزدیک مشکل نہیں جانتا تو اس میں کون سی مشکل ہے۔

مطلب اشعار 13: یا غوث اعظم میں شرک کے باریک دھاگے میں بندھ گیا ہوں اور میرا دل جنیو کے پھندے میں پھنس گیا ہے۔

مطلب اشعار 14: یا غوث اعظم آپ نے یہود و نصاریٰ اور آتش پرستوں کو قطب ابدال بنا دیا ہے یہ احمد رضا تو آپ سے صرف اسلام کا سوال کرتا ہے کہ مجھ کو مسلمان مومن کامل بنا دیں اور بس۔

مطلب اشعار 15: یا غوث اعظم آپ مجھ کو قوت عنایت فرمائیں کیونکہ میں اکیلا ہوں میرا کوئی ساتھی نہیں ہے اور کام بے شمار ہیں اور پرلطف بات یہ ہے کہ میرا جسم کمزور ہے اور دل بھی بہت سست اور نکما ہے۔

مطلب اشعار 16: یا غوث اعظم میرے دشمن بے دین ہیں اور ہم مذہب سنی حنفی حسد کرتے ہیں تو میں تنہا کمزور دل اور مجبور کا سہارا طاقت دینے والا تو ہے یا سرکار آپ کے سوا میں کس سے مدد طلب کروں۔

قادریم نعرہ یا غوث می زنم

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے (17) کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث
غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت (18) یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا (19) مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی (20) نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفار کی ہیں (21) عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے (22) یہ منہ ورنہ کس قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا (23) ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا (24) غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

(25) رضا کا خاتمہ بالخیر ہو گا

تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

مشکل الفاظ کے معنیٰ:

حسد: دوسرے کا برا چاہنا۔ بدتر: بہت خراب' ابتر۔ دق: ایک سینہ کی بیماری۔ سل: پھیپھڑے سے کھانسی میں خون آنا۔ استخواں: ہڈی۔ آکل: کھا جانے والی۔ محروم: بدنصیب' کچھ نہ دینا۔ فاصل: جدا کرنے والا۔ معطی: دینے والا' عطا کرنے والا۔ قاسم: تقسیم کرنے والے۔ موصل: وصول کرنے والا' پہنچانے والا۔ عطائیں: بخشش۔ مقتدر: اقتدار رکھنے والے' زور آور۔ غفار: بڑا بخشنے والا۔ عبث: بے کار' بلاوجہ' بے ہودہ۔ غل: کینہ' کدورت' خیانت۔ بھرن: موسلادھار تیز بارش۔ جھالا: زور دار بارش کہیں برسے کہیں نہ برسے۔ غاسل: نہلانے والا۔ ثنا: تعریف۔ کافل: ضامن' کفیل۔ بالخیر: بھلائی کے ساتھ ایمان پر ہو۔

مطلب اشعار 17: یا غوث اعظم آپ ان کے سینوں کو حسد سے دوسروں کی بدخواہی سے پاک کر دے کہ یہ سل کی بیماری تو تپ دق سے بھی زیادہ بُری ہے۔

مطلب اشعار 18: یا غوث اعظم تپ دق کی خوراک تو خون گوشت اور ہڈیاں ہیں مگر حسد کی آگ تو دین کو کھا جاتی ہے۔

مطلب اشعار 19: یا غوث اعظم اس میں میری کون سی غلطی اور جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی عنایت سے نوازا اور عطا کیا اور ان کو محروم و بدنصیب کیا یہ تو اللہ کے فیصلے ہیں وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

مطلب اشعار 20: یا غوث اعظم حسد میں خدا سے لڑیں کیونکہ عطا تو اس کی ہے اور نبی پاک ﷺ نعمت خداوندی کے تقسیم کرنے والے ہیں اور آپ ان سے لے کر ہم کو دینے والے ہیں۔

مطلب اشعار 21: حقیقتاً بخشش تو قدرت رکھنے والے مغفرت کرنے والے رب کی ہے بلاوجہ بندوں کے دل میں اے غوث اعظم یہ کدورت کیوں ہے۔

مطلب اشعار 22: یا غوث اعظم یہ کرم آپ کے بابا نانا اور آپ کا ہے ورنہ یہ میرا منہ تو کسی قابل نہیں ہے۔

مطلب اشعار 23: اے غوث اعظم موسلادھار بارش کرنے والے آپ کی ہزور دار تیز بارش تو بارش ہی ہے مجھے تو آپ کا چھینٹا ہی غسل دینے پاک کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔

مطلب اشعار 24: یا سرکار غوث اعظم آپ کی صرف تعریف مقصود ہے اپنی اغراض کیا عرض کروں میری اغراض و ضروریات کے تو آپ کفیل ہیں ضامن ہیں۔

مطلب اشعار 25: یا غوث اعظم اگر آپ کی رحمت میرے شامل حال رہی تو مجھ احمد رضا کا خاتمہ انشاء اللہ بالخیر ایمان پر ہو گا میں دنیا سے مومن کامل روانہ ہوں گا۔

منقبت

حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف

(کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در 1298ھ عرض کردہ شد)

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین (1) سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابوالحسین
وارفتہ پائے بستہ دام ابوالحسین (2) آزاد نار سے ہے غلام ابوالحسین
خیط سیاہ میں نور الٰہی کی تا ں (3) کیا صبح نور بار ہے شام ابوالحسین
ساقی سنا دے شیشہ بغداد کی ٹپک (4) مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابوالحسین
بوئے کباب سوختہ آئی ہے مے کشو (5) چھلکا شراب چشت سے جام ابوالحسین
گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل سے آنکھ (6) سلطان سہر ورد ہے نام ابوالحسین
کرسی نشیں ہے نقش مراد ان کے فیض سے (7) مولائے نقش بند ہے نام ابوالحسین
جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں (8) اک شاخ ان میں سے ہے بنام ابوالحسین

مشکل الفاظ کے معنی:

برتر: بلند' افضل۔ رفعت: بلندی۔ بام: چھت' منڈیر' بنیرہ۔ وارفتہ: نڈھال' بے خبر۔ بستہ: بندھا ہوا۔ دام: جال' پھندا۔ نار: آگ۔ خیط: ڈورا رات کی سیاہی' کالی داڑھی۔ تابشیں: چمک' نورانیت۔ بار: بارش کرنے والی۔ مدام: ہمیشہ' شراب۔ سوختہ: بھنا ہوا' جلا ہوا۔ گلگوں: پھول سرخ رنگ کا۔ سہر: بیداری' جاگنے کی بیماری۔ سوز: جلن' جلانے والا۔ نشیں: بیٹھنے والا۔ مراد: مطلب' مقصد۔ نخل: درخت' پیڑ' پودا۔

مطلب اشعار1: ابوالحسین احمد نوری کا مقام و مرتبہ ہمارے قیاس سے بلند و بالا ہے ان کے مرتبہ کے چھت کی بلندی کو سدرۃ المنتہٰی سے معلوم کرو۔ ساکن سدرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام احمد نوری کے مرتبہ کی بلندی و رفعت بتا سکتے ہیں۔

مطلب اشعار2: جو شراب عشق سے نڈھال ہیں ان کے پاؤں بھی ابوالحسین کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے غلام دوزخ کے عذاب سے آزاد ہیں۔

مطلب اشعار3: حضرت ابوالحسین کی سیاہ ریش مبارک سے انوار الٰہی کی چمک خارج ہو رہی ہے ان کی شام یعنی (کالی داڑھی) کیسی نور برسا رہی ہے۔

مطلب اشعار4: اے ساقی بغداد کے جام کی جولانی کا ذکر سنا دے کہ ابوالحسین کی محفلیں اس پھول کی خوشبو سے ہمیشہ مہکی رہتی ہیں۔

مطلب اشعار5: اے مے کشو (شرابیو) بھنے ہوئے کبابوں کی بو آرہی ہے اور ابوالحسین کے ساغر سے چشت کی شراب چھلک رہی ہے تو شراب پیو اور کباب کھاؤ۔

مطلب اشعار6: گلابی رنگ کی صبح کو بیداری اور دل کی سوزش سے مروت و محبت ہے تو ابوالحسین کا نام سلطان سہروردیہ ہے۔

مطلب اشعار7: ابوالحسین کے فیض سے نقش مطلب کرسی پر بیٹھنے والا ہے اسی لئے ان کا نام سلسلہ نقش بندیہ کا آقا ہے۔

مطلب اشعار8: ان کے شجرہ طریقت میں چھیالیس شاخیں ہیں ان میں کی ایک شاخ حضرت ابوالحسین کے نام وقف ہے۔

مستوں کو اے کریم بچا مے خمار سے (9) تا دور حشر دورہ جام ابوالحسین

ان کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا (10) یا رب زمانہ باد بکام ابوالحسین

میلہ لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے (11) مُردے جِلا رہا ہے خرام ابوالحسین

سر گشتہ مہر و مہ ہیں پر اب تک کھلا نہیں (12) کس چرخ پر ہے ماہ تمام ابوالحسین

اتنا پتہ ملا ہے کہ یہ چرخ چنبری (13) ہے ہفت پایہ زینہ بام ابوالحسین

ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی (14) گر جوش زن ہو بخشش عام ابوالحسین

یحییٰ کا صدقہ وارث اقبال مسند پائے (15) سجادہ شیوخ کرام ابوالحسین

انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں (16) پھولے پھلے تو نخل مرام ابوالحسین

مشکل الفاظ کے معنی:

مے خمار: نشہ آور' بقیہ مستی۔ باد: ہمیشہ' ہوا۔ بکام: موافق' خواہش کے مطابق۔ خرام: نرم رفتاری' نازک چال۔ سرگشتہ: حیران' بھٹکنے والے۔ چرخ: آسمان۔ ماہ: چودھویں کا چاند' پورا چاند۔ چنبری: گول' حلقہ' دائرہ۔ ہفت: سات۔ بام: چھت' منڈیر' بنیرہ۔ جناں: باغات۔ تہنیت: مبارک بادی' مبارکی دیں۔ نخل: درخت' پیڑ' پودا۔ مرام: مراد' مطلب' مقصد۔

مطلب اشعار 9: اے رب کریم مستوں کو نشہ آور شراب سے محفوظ رکھ کیونکہ تاقیام حشر ابوالحسین کے شراب معرفت کا جام گردش میں کر رکھا ہے۔

مطلب اشعار 10: ابوالحسین کو فائدہ ہونے سے لاکھوں غریبوں کو فائدہ ہو گا تو اے رب العالمین زمانہ کو ہمیشہ ابوالحسین کی مرضی کے مطابق چلنے کی ہدایت فرما دے۔

مطلب اشعار 11: لوگوں کا اژدھام ہے میلہ کا سا ہے اور مسیحا روحانیت کا دیدار کرایا جا رہا ہے وہ مسیحا ابوالحسین اپنی رفتار و گفتار سے مردہ دلوں کے دل کو زندگی عنایت فرما رہے ہیں۔

مطلب اشعار 12: چاند و سورج عالم حیرانی میں بھٹک رہے ہیں مگر اب تک وہ یہ معلوم نہ کر سکے کہ ابوالحسین کا مکمل چاند کون سے آسمان پر درخشاں اور نور افشانی کر رہا ہے۔

مطلب اشعار 13: مگر اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ گول آسمان ابوالحسین کی چھت کا سات سیڑھی والا زینہ ہے۔

مطلب اشعار 14: اگر ابوالحسین کی بخشش عام جوش میں آجائے تو آن واحد میں ذرہ کو سورج تابان اور قطرے کو دریائے بیکراں کر دے۔

مطلب اشعار 15: حضرت یحیٰ کے طفیل ابوالحسین کے وارث صاحب اقبال ہوں اور مشائخ کرام کے صحیح سجادہ نشین ہوں۔

مطلب اشعار 16: جنت کی بہاریں مبارک بادی لکھ کر انعام حاصل کریں اور ابوالحسین کے مقاصد کا درخت خوب پھولے پھلے کامیاب و کامران رہے۔

اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادوں کی بہار (17) سونگھے گل مراد مشام ابوالحسین

آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام (18) اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابوالحسین

یا رب وہ چاند جو فلک عز و جاہ پر (19) ہر سیر میں ہو گام بکام ابوالحسین

آؤ تمیں ہلال سپہر شرف دکھائیں (20) گردن جھکائیں بہر سلام ابوالحسین
قدرت خدا کی ہے کہ تلاطم کناں اٹھی (21) بحر فنا سے موج دوام ابوالحسین
یا رب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی (22) جس سے ہے شکریں لب و کام ابوالحسین
(23) ہاں طالع رضا تری اللہ رے یاوری
اے بندہ جدود کرام ابوالحسین

مشکل الفاظ کے معنی:

مشام: سونگھنے کی جگہ' ناک۔ عزوجاہ: ارجمند' غالب۔ گام: قدم بقدم۔ سپہر: آسمان۔ تلاطم: پانی کی موج کا تھپیڑے مارنا۔ فنا: ناپید' نہ ہونا۔ دوام: ہمیشہ۔ چاشنی: چکھنے کے لئے نمونہ' ذائقہ چکھنا۔ شکریں: میٹھا' مٹھاس۔ لب: ہونٹ۔ گام: تالو' حلق۔ طالع: نصیب' قسمت۔ یاوری: مددگاری' خوش قسمت۔ جدود: جد کی جمع دادوں' دادا۔

مطلب اشعار 17: اے اللہ تعالیٰ شہزادوں کی بہاریں ہم بھی دیکھ لیں اور ابوالحسین کی قوت شامہ گل مراد کی خوشبو کو سونگھے۔

مطلب اشعار 18: میرے آقا و نعمت سے ستھرے میاں کا نام روشن ہوا ہے تو اس اچھے ستھرے سے ابوالحسین کا نام روشن رہے۔

مطلب اشعار 19: اے اللہ وہ چاند جو عزوجاہ کے آسمان پر گردش کر رہا ہے وہ اپنی سیرو سیاحت میں ابوالحسین کے نقش قدم پر ہو۔

مطلب اشعار 20: آؤ تم کو آسمان پر چاند کا شرف و سعد دکھائیں کہ وہ ابوالحسین کو گردن جھکا کر سلام پیش کر رہا ہے۔

مطلب اشعار 21: اللہ کی قدرت کا تماشہ دیکھو کہ ابوالحسین کے بحر فنافی اللہ میں ہمیشہ موجیں تلاطم کرتی اٹھ رہی ہیں اور طالبان فنا کو فنافی اللہ کر رہی ہیں۔

مطلب اشعار 22: اے رب اپنی یاد کی وہ چاشنی چکھنے کو عنایت فرما جس سے ابوالحسین کے دہن و کام ہونٹ اور حلق میٹھے ہو رہے ہیں۔

مطلب اشعار 23: ہاں رضا یہ تیری قسمت اللہ کی عطاء سے خوش بختی ہے کہ تو ابوالحسین کے آباؤاجداد کرام کا بندہ اور غلام ہے۔

شجرہ عالیہ حضرات قادریہ برکاتیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

الیٰ یوم الدین

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ [1] کے واسطے (1) یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا [2] کے واسطے (2) کر بلائیں رد شہید کربلا [3] کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد [4] رکھ مجھے (3) علم حق دے باقر [5] علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق [6] الاسلام کر (4) بے غضب راضی ہو کاظم [7] اور رضا [8] کے واسطے

بہر معروف [9] و سری [10] معروف دے بے خود سری (5) جند حق میں گن جنید [11] باصفا کے واسطے

بہر شبلی [12] شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا (6) ایک کا رکھ عبد واحد [13] بے ریا کے واسطے

بوالفرح [14] کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد (7) بوالحسن [15] اور بوسعید [16] سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا (8) قدر عبدالقادر [17] قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہ رزقا سے دے رزق حسن (9) بندۂ رزاق [18] تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح [19] کا صدقہ صالح و منصور رکھ (10) دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے

طور عرفاں و علو و حمد و حسنیٰ و بہا (11) دے علی موسیٰ [20] احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم [21] ہم پر نار غم گلزار کر (12) بھیک دے داتا بھکاری [22] بادشاہ کے واسطے

خانہ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال (13) شہ ضیا [23] مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد [24] کے لئے روزی کر احمد کے لئے (14) خوان فضل اللہ [25] سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات [26] سے (15) عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حب اہل بیت دے آل محمد [27] کے لئے (16) کر شہید عشق حمزہ [28] پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر (17) اچھے پیارے شمس دیں [29] بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر (18) حضرت آل رسول [30] مقتدیٰ کے واسطے

(19) صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت احمد رضا [31] کے واسطے

(1) 12 ربیع الاول مدینہ منورہ، (2)21 رمضان نجف اشرف، (3)دس محرم کربلا، (4)آٹھ محرم، مدینہ جنت البقیع، (5)سات ذوالحجہ مدینہ جنت البقیع، (6)15 رجب مدینہ جنت البقیع، (7)6رجب بغداد، (8)21 رمضان مشہد، (9)2 محرم بغداد، (10)3 رمضان بغداد، (11)20 رجب بغداد، (12)25 ذی الحجہ بغداد، (13)28 جمادی الاخر بغداد، (14)14 شعبان طرطوس، (15)یکم محرم بغداد، (16)7 شعبان بغداد، (17)11 ربیع الاخر بغداد، (18)16 شوال، (19)16 شوال، (20)جلال آباد دکن، (21)5 ربیع الاخر دہلی، (22)9 ذیقعدہ کاکوری، (23)شب عید الفطر کوٹ جہان آباد کالپی، (24)22 شعبان کالپی (25) (26)10 محرم ماہریرہ، (27)16 رمضان ماہریرہ، (28)14 محرم ماہریرہ، (29)17 ربیع الاول ماہریرہ، (30)18 ذی الحجہ ماہریرہ، (31)25صفر بریلی

نوٹ: عربی فارسی کلام کی تشریح زیر شرح ہے، ان شاء اللہ جلد منظر عام پر آجائے گی۔ (محمد اول رضوی غفرلہ)

سخنِ رضاؒ

فارسی و عربی اشعار کا ترجمہ و مختصر تشریح

ترتیب عربی فارسی اشعار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1- الا یا ایّها الساقی ادرکا سا و ناولها — کہ بر یاد شہ کوثر بنا سازیم محفل ها

ترجمہ: اے ساقی! تو مجھے جام شراب محبت عنایت کر کہ میں اس جام کو نوش جان کروں کہ میں نے یہ محفل شہ دین و دنیا و جنت و قاسم آب کوثر ﷺ کی یاد اور ان کے ذکر کے لئے قائم کی ہے۔

2- بلا بارید حب شیخ نجدی بر وہابیہ — کہ عشق آساں نمود اوّل و لے افتاد مشکل ها

ترجمہ: وہابی (اہل حدیث) پر شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی کو شیخ نجدی کہتے ہیں۔ حسین احمد مدنی نے بھی اپنی کتاب "شہاب ثاقب" میں انہیں گمراہ اور بے دین لکھا ہے اور لکھا ہے عبدالوہاب نجدی کے ماننے والوں کو وہابی (اہل حدیث) کہا جاتا ہے۔ ہمفرے انگریز نے عبدالوہاب کو گمراہ کیا تھا۔ وہ غلام احمد قادیانی کی طرح عبدالوہاب سے بھی نبوت کا دعویٰ کرانا چاہتا تھا۔ اعلیٰ حضرتؒ نے اسی طرف اشارہ لیا ہے کہ وہابیوں پر شیخ نجدی سے محبت کی بارش ہوئی' پہلے تو یہ عشق آسان معلوم ہوا مگر اس کی مشکلات میں گرفتار ہو گئے اور مسلمانوں میں مقبولیت خاطر خواہ حاصل نہ کر سکے۔

3- وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن — نہاں کے ماندان رازے کز و سازند محفل ها

ترجمہ: وہابی اگرچہ نبی کریم ﷺ کی دشمنی و عداوت کو چھپانا چاہتا ہے مگر یہ راز پوشیدہ کب رہ سکتا ہے جس کو وہابیوں نے اپنی محفلوں میں بنایا ہے۔

4- تو ہب گاہ ملک ہند اقامت رانمی شاید — جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محمل ها

ترجمہ: وہابیت ہندوستان کے اندر قائم اور پنپ نہیں سکتی کیونکہ یہاں کی فضاء میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کے ساتھ محبت اور عقیدت بہت زیادہ ہے۔ اسلام کا پودا اولیاء نے لگایا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے نوے لاکھ ہنود کو مسلمان کیا۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے بے شمار لوگوں کو مسلمان کیا اور اب بھی صوفیاء تبلیغ اسلام کر رہے ہیں تو جرس نقارہ یا گھڑیاں باآواز بلند یہ اعلان کر رہا ہے کہ اپنی ان ریشہ دوانی کی محفلوں کو بند کر دو اور اسلام کے خلاف سازشیں کرنی چھوڑ دو' کافروں کو مسلمان بناؤ مسلمانوں کو کافر مت کہو۔

5- صلائے مجلسم در گوش آمد ہیں بیا بشنو — جرس مستانہ می گوید کہ بر بندید محمل ها

ترجمہ: مجھ کو مجلس میں کان کے اندر یہ آواز آ رہی ہے او بے خبر ادھر آ' یہ آواز سن۔ مستوں کا نقارہ کہہ رہا ہے ان سازشوں کے کجاوں کا پردہ چاک کر دو۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر سنگ ہو یا موم ہو جا

خالص مسلمان بن منافقت ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا.

"تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو فرقہ بندی نہ کرو۔"

اس وقت مسلمان کہلانے والوں کے مختلف فرقے ہیں۔ کوئی دیوبندی ہے' کوئی وہابی (اہل حدیث) ہے' کوئی بریلوی ہے' کوئی

جماعتی ہے، کوئی تبلیغی ہے، کوئی شیعہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اختلاف (1) کلمہ میں نہیں، نہ (2) نماز میں، نہ (3) روزہ میں، نہ (4) زکوٰۃ میں، نہ (5) حج میں ہے۔ سب ان کی فرضیت کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ فرمایا۔ حبل رسی کو کہتے ہیں۔ رسی پانچ باندوں کو ملا کر بنالی جاتی ہے اور باند کسی چیز کے ریشوں سے بنا جاتا ہے۔ پانچ باند کون سے ہیں جن سے رسی بنائی جاتی ہے:

1- اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد ہیں۔

2- نبی و رسول ﷺ کے متعلق عقائد ہیں۔

3- اہل بیتؓ کے متعلق عقائد ہیں۔

4- اصحابؓ رسول ﷺ کے متعلق عقائد ہیں۔

5- اولیاء اللہ کے متعلق عقائد ہیں۔

1- اہلسنّت اللہ تعالیٰ کے متعلق سوئے ظن اور گستاخ کو اسلام سے خارج جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان میں کسی گستاخی کو برداشت نہیں کرتے۔ اس کو وحدہٗ لاشریک جانتے ہیں۔ کسی کو اس کے مثل نہیں مانتے تو یہ رسی کے باند کی طرح ہے۔

2- انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں کسی عیب اور تنقیص و گستاخی کو نہیں مانتے جو ان کی برائی یا عیب جوئی کرے یا غیر نبی کو ان کے برابر مانے یا کسی کو انبیاء سے بڑا عالم یا عمل میں بہتر سمجھے اس کو اسلام سے خارج کہتے ہیں۔

3- اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گستاخ کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جو امام عالیؓ مقام کو باغی اور یزید کو خلیفہ برحق مانے یا ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرے اس کو اسلام سے خارج جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی. اهل بیتی مثل سفینة نوح من رکبها نجا و من تخلف عنها غرق.

اے محبوب! فرما دیں میں دین کی خدمت پر تم سے کسی اجر کا مطالبہ نہیں کرتا، اپنے اہل بیت کی محبت کے سوا۔ میرے اہل بیت نوح علیہ السلام کی کشتی کے مثل ہیں جو کشتی پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی جو کشتی پر سوار نہ ہو سکا، ڈوب گیا۔ جو اہل بیتؓ سے محبت نہیں کرتا اس کا ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

4- کسی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرے یا ان کو گالی دے جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لا تسبوا اصحابی من سب اصحابی فقد سبنی من سبنی فقد سب اللہ. اصحابی کنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم.

میرے صحابہ کو گالی مت دو جس نے صحابہ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی۔ میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

5- اولیاءؒ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولاهم یحزنون.

بیشک اللہ تعالیٰ کے ولی کسی سے نہیں ڈرتے اور نہ غمگین ہوتے ہیں۔

اللہ کی رسی میں ایک باند اللہ کے متعلق عقائد ہیں، دوسری باند سے مراد انبیاء مرسلین و سید الانبیاء علیہم السلام ﷺ اور تیسرے باند سے مراد اہل بیت کرامؓ ہیں اور چوتھے باند سے مراد اصحاب عظامؓ ہیں اور پانچویں باند سے مراد اولیاء کرامؒ ہیں۔

ان پانچوں باندوں کو ملا کر حبل اللہ تیار ہوتی ہے جو کوئی اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے گا وہ شیعہ، وہابی (اہل حدیث)، دیوبندی، نیچری، جماعتی، تبلیغی، قادیانی وغیرہ نہ ہوگا بلکہ وہ اہلسنّت ہوگا۔ بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ کی نسبت سے بریلوی کہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرتؒ نے اپنی طرف سے کوئی فرقہ اور عقیدہ نہیں بنایا بلکہ علماء سلف کی عربی عبارات کا اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔

"د" چاروں امام امام اعظم ابوحنیفہؒ- امام مالکؒ- امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اہلسنّت کہلاتے ہیں۔ ان کے عقائد میں اختلاف

نہیں' یہ سب عقائد نسفی امام ماتریدی کو عقائد کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ قدیم فرقہ چار ہیں: اہلسنّت' شیعہ' خارجی' معتزلہ۔ اہلسنت کے بانی بانی اسلام حضرت سیّد المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں اور تین فرقوں کے بانی یہودی نو مسلم ہیں۔ موجودہ پاکستان و ہندوستان کے فرقوں کے محرک انگریز ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو خرید کر فرقے پیدا کئے اور اپنی حکومت کو مسلمانوں کی تفریق سے دوام بخشا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے دور میں ہندوستان کے اندر اہلسنّت اور شیعہ تھے' باقی دوسرا کوئی فرقہ نہیں تھا۔ امر اور حکم سے فرض ثابت ہوتا ہے اور نہی سے حرام ثابت ہوتا ہے۔ لا تفرقوا میں نہی ہے جو حرام ہے۔

تمام علماء کی خدمت میں دست بستہ یہ عرض ہے انانیت' خود پرستی' شکم سیری کو ترک فرما کر قناعت کریں۔ امام بخاریؒ کی طرح سوکھ روٹی پانی میں بھگو کر تناول فرمائیں' اختلافی عبادات کو اپنی کتابوں سے خارج فرما کر اتحاد بین المسلمین پیدا کر کے دین اسلام کے پیروکار بن جائیں۔

انتم العالون ان کنتم مومنین کے مصداق بن جاؤ' مسلمانوں کو کافر نہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ نے حبل اللہ کی جگہ عصاء اللہ نہیں فرمایا کیونکہ عصاء (لاٹھی' سوٹی) سے جنگ لڑی جاتی ہے۔ اسلام ضامن امن و سلامتی ہے۔ اسلام امن و سلامتی کی رسی سے اقوام عالم کو ایک جگہ کر دیتا ہے۔ ان کی اجنبیت' غیریت' نفرت کو محبت و اتفاق میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جور و ظلم' جنگ و جدال کو عدل و مساوات اور رواداری کا لباس پہناتا ہے' کدورتیں ختم کرتا ہے۔ آؤ ہم سب مل کر اسلام کے پودے کی آبیاری کریں۔ اپنی عقبیٰ سنواریں' انگریز کی اسلام دشمنی کا قلع قمع کریں اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔

6- مگرداں رو ازیں محفل رہ ارباب سنت رو ۔۔۔ کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزل ھا

ترجمہ: اس محفل عشاق سے منہ مت موڑ' اہلسنّت کے راستہ پر چل یہی صراط مستقیم ہے۔ اسی پر چل کر منزل مقصود پائے گا۔ اس پر چلنے والے صوفیاء راستہ کے پیچ وخم سے بے خبر نہیں ہوتے۔ وہ جانتے ہیں کون سا راستہ جنت میں لے جائے گا اور کون سا جہنم رسید کر دے گا۔ یہ رستے صوفیاء اولیاء کے دیکھے بھالے ہیں تو آنکھیں بند کر کے ان کے نقش قدم پر چلتا رہ۔ منزل مقصود تیرے قدم چومے گی اور تو دوسروں کی راہبری بھی کر سکے گا۔ اس راستہ پر چلنے والے غوث اعظمؒ- خواجہ غریب نوازؒ- داتا علی ہجویریؒ- مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ- امام احمد رضا خان بریلویؒ و دیگر اولیاء کاملین ہیں اور پیدا ہوتے رہتے ہیں اور رہیں گے۔ ہدایت کا یہ سلسلہ تا قیامت یونہی چلتا رہے گا۔

7- دریں جلوت بیا از راہ خلوت تا خدایابی ۔۔۔ مَتیٰ مَا تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَ اَمْھِلْ ھَا

ترجمہ: اس نورانی محفل میں سب کے سامنے خلوت تنہائی کے راستہ سے آ' تاکہ تو خدا کو پالے' واصل باللہ ہو جائے تو کب تک اپنی خواہشات نفسانی میں پھنسا رہے گا' اس دنیا کو چھوڑ اور اس کو مہلت دے' طلاق دے۔

اعلیٰ حضرتؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچانا دنیا دیکھی بھالی ہے

8- ولم قربانم اے دود چراغ محفل مولد ‏ زتاب جعد مشکینت چہ خوں افتادہ در دل ھا

ترجمہ: محفل ولادت مصطفےٰ ﷺ میں جلنے والے چراغ کے دھوئیں پر میرا دل قربان ہے۔ آپ ﷺ کے گھنگریالے سیاہ چمکدار مشک کی خوشبو دینے والے بالوں کو دیکھ کر میرے دل میں خون جوش مارتا ہے' آپ ﷺ کا دیدار کرنے کے لئے بے چین و بے قرار ہوتا ہوں۔

9- غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد ‏ کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ھا

ترجمہ: ولادت پاک کی خوشی سے میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے دریائے عشق میں غوطہ زن ہوں۔ ساحل دریا پر فارغ البال بے پرواہ دوڑنے والے میری حالت کو کب جان سکتے ہیں کہ میری غوطہ خوری میں کیا حالت ہے جس پر پڑتی ہے وہی جانتا ہے۔

10- رضا مست جام عشق ساغر بازمی خواہد ‏ الا یایُّھا الساقی ادرکا وساونا ولھا

ترجمہ: مست احمد رضاؔ عشق کے جام سے ایک ساغر اور طلب کرتا ہے۔ اے ساقی تو مجھے محبت کی شراب کا ایک جام اور عنایت فرما کہ میں اس کو پی کر اپنے عشق کی وارفتگی دوچند کرسکوں۔

نعت

1- امتان و سیاہ کاریہا ‏ شافع حشر و غم گساریہا

ترجمہ: اُمتوں کی بدکاری کی وجہ سے شافع محشر ﷺ کبیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے اور یہی الفاظ فرماتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کو قبر منور میں رکھنے کے بعد میں نے رُخ انور سے کفن کو ہٹا کر زیارت کی تو آپ ﷺ کے لب مبارک حرکت کرتے ہوئے نظر آئے' میں نے اپنا کان قریب کیا تو آپ ﷺ فرمارہے تھے:

رب ھب لی امتی ''اے رب! میری اُمت کو بخش دے۔''

2- دور از کوئے صاحب کوثر ‏ چشم دارد چہ اشکباریہا

ترجمہ: صاحب کوثر شافع محشر ﷺ کی گلیوں سے دور رہ کر تو اُمید رکھتا ہے اور آنسو بہاتا ہے' وہ تیرے درد کو خوب جانتے ہیں۔

3- در فراق تو یا رسول اللہ ‏ سینہ دارد چہ بے قراریہا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول محمد مصطفےٰ ﷺ آپ کے فراق میں دل سینہ کے اندر کتنا مضطر اور بے قرار رہتا ہے۔

4- ظلمت آباد گور روشن شد ‏ داغ دل راست نور باریہا

ترجمہ: اندھیروں سے بھرپور قبر منور ہوگئی' جب دل کے داغ سے سیدھی آپ ﷺ کے نور کی بارش ہونے لگی۔

5- چہ کند نفس پردہ در مولیٰ ‏ چوں توئی گرم پردہ داریہا

ترجمہ: نفس آقا کے دروازے پر پردہ کیسے ڈال سکتا ہے مگر تو ہی غم کا پردہ ڈال سکتا ہے میرے نفس کی اصلاح کے لئے۔

6- سگ کوئے نبی و یک نگہے | من و تا حشر جاں نثار یہا

ترجمہ: میں نبی ﷺ کی گلی کا کتا ہوں' ایک نظر محبت کا خواہاں ہوں تا کہ حشر تک میں جان نثاری اور قربانی دیتا رہوں۔

7- سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى | حق نمودت چہ پاسداریہا

ترجمہ: عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ کو راضی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اُمت کی پاسداری کا حق ادا کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں ہوگا۔

8- دارم اے گل بیاد زلف و رخت | سحر و شام آہ و زاریہا

ترجمہ: اے گلستان وحدت کے پھول آپ کی زلف اور بے سرو سامانی پر صبح و شام آہیں بھرتا اور روتا رہتا ہوں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

9- تازہ لطف تو بر رضا ہر دم | مرہم کہنہ دل فگاریہا

ترجمہ: اے رضا! تجھ پر ہمہ وقت تازہ الطاف ہوتے ہیں۔ تیرے دل کے زخموں پر مجرب مرہم لگایا جاتا ہے۔

نعت

1- بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ | پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میں اپنے کردار و عمل پر حیران و پریشان ہوں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔ میں پریشان ہوں بہت زیادہ پریشان ہوں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔

2- ندارم جز تو ملجائے ندارم جز تو ماوائے | تو خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میں آپ ﷺ کے سوا پناہ کی کوئی جگہ نہیں رکھتا اور نہ آپ ﷺ کے سوا واپسی کی جگہ گھر در رکھتا ہوں' میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ میرا ساز و سامان صرف آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔

3- شہا بے کس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن | مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: اے شہنشاہ دوجہاں ﷺ اس بے بس و بے کس پر نوازش فرمائیں۔ اے طبیب روحانی و جسمانی میں گناہوں کے مرض میں مبتلا ہوں۔ درد و مرض لاعلاج و لادوا رکھتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔

4- نرفتم راہ بینایاں فتادم در چہ عصیاں | بیا اے جبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میں چشم روشن و دل تاباں ولیوں کے راستہ پر نہ چلا تو میں کیسے کیسے عظیم گناہوں کی دلدل میں پھنس گیا۔ اے اللہ تعالیٰ کی رسی رحم کر کے میرے پاس آؤ اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرماؤ۔

5- گنہ برسر بلا بارد دلم درد ہوا دارد   کہ دارد جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میرے سر پر گناہوں کی بلا بارش کی طرح برس رہی ہے اور دل میں نفسانی خواہشات کا طوفان اُمڈ رہا ہے۔ آپ ﷺ کے سوا میرا کوئی حامی اور علاج کرنے والا نہیں ہے نہ ہوسکتا ہے یا رسول اللہ ﷺ میری مدد کریں، فریادرسی کریں۔

6- اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی   دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: سرکار اگر آپ ﷺ دُھتکار دیں یا محبت سے اپنے پاس بلالیں، میں تو ہر حالت میں آپ ﷺ کا غلام ہوں۔ آپ ﷺ میرے ولی نعمت، مالک ومختار، سلطان وسرتاج ہیں۔ آپ ﷺ کے سوا میں کسی کو نہیں جانتا ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں۔

7- بکہف رحمتم پرور زقطیرم منہ کمتر   سگ درگہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: مجھے اپنی رحمت کے غار میں پناہ دیں، میری پرورش کریں۔ مجھے اپنے در کے کتے سے کم درجہ مت دیں، میں بھی آپ ﷺ کے در کا کتا ہوں۔ اے سلطان عالی! اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں۔

8- گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد   مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: گناہوں نے میری جان اور روح میں آگ لگا دی ہے۔ قیامت کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ اے آب حیات کا پانی چھڑکنے والے آقا میری مدد کرو یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرماؤ۔

9- چو مرگم نخل جان سوزد بہارم را خزاں سوزد   نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میں موت کی طرح ہوں جس سے جان وروح کا درخت جلتا ہے۔ میرے موسم بہار کو موسم خزاں جلا دیتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ میرے ایمان کا پتہ نہ جھڑ جائے، میں دنیا سے مسلمان صاحب ایمان جاؤں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں۔

10- چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد   بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: جب محشر کے فتنہ کی طرح فتنہ کھڑا ہوتا ہے اور امان نہ دینے والی بلائیں آجاتی ہیں تو میں یا رسول اللہ ﷺ آپ سے ہی اس کا مداوا طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد فرمائیں۔

11- پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید   تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: باپ کی جانب سے نفرت ہوتی ہے اور بیٹے کی طرف سے وحشت بڑھ جاتی ہے تو آپ ﷺ ہی مجھے اپنے دامن میں چھپالیں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد کریں اور میری آپ ﷺ سے ہی یہ فریاد ہے۔

12- عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاران نفور از من   دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: عزیز واقارب مجھ سے دور ہو گئے اور یار دوست مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ میں اس کسمپرسی کی حالت وحشت و نامرادی کی حالت میں یا رسول اللہ ﷺ آپ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں۔

13- گدائے آمد اے سلطان بامید کرم نالاں   تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: اے سلطان عالی جاہ آپ کے کرم کی اُمید رکھ کر روتا ہوا آپ کا یہ بھکاری گدا حاضر خدمت ہے جس کا دامن نامراد و خالی ہے مگر

میں یہ جانتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ میری فریاد رسی اور مدد کریں گے۔

14- اگر میرانیم از در بمن بنما درے دیگر	کجا نالم کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: اگر آپ ﷺ مجھے اپنے دروازے سے بھگاتے ہیں تو کوئی دوسرا دروازہ دکھا دیں' میں کس کے پاس جا کر روؤں' گریہ زاری کروں اور کس کو پکاروں۔ یا رسول اللہ ﷺ میری فریادرسی اور مدد کریں۔

15- گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ	شکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: میں گرفتار بلا ہوں' رہائی دلا دو۔ اے مسیحا میرے مرض کی دوائی دو میں شکستہ حال ہوں' بے سروسامان ہوں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔

16- رضایت سائل بے پرتوئی سلطان لاتنہر	شہا بہر ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

ترجمہ: اے رضا تو ان ﷺ کا لاچار و مجبور سوالی ہے اس بادشاہ کا جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اما السائل فلا تنھر اے محبوب! آپ ﷺ سوالی کو کبھی نہ جھڑکیں بلکہ اس کو کچھ دے کر روانہ کریں۔ خود بھیک دیں' خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔ اے سیّد عالم میں اسی وجہ سے عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمائیں۔

در منقبت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

(حضرت علیؓ کی شان میں منقبت)

1- السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ	حمزہ سردار شہیداں عم اکبر آمدہ

ترجمہ: اے علیؓ! آپ پر سلام ہو حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ آپؓ کے خسر اور چچازاد بھائی ہیں اور سیّد الشہداء امیر حمزہؓ بڑے چچا ہیں۔

2- جعفرے کومی پرد صبح و مسابا قدسیاں	باتو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ

ترجمہ: حضرت جعفر طیارؓ آپ کے بھائی صبح و شام قدسی فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں۔ وہ والدہ کے بطن پاک میں ایک جگہ ہی قیام پذیر رہے ہیں۔

3- بنت احمد رونق کاشانہ و بانوئے تو	گوشت و خون تو بہ لحمش شیر و شکر آمدہ

ترجمہ: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی صاحب زادی فاطمہ رضی اللہ عنہا تیرے گھر کی رونق اور آپ کی بیگم و زوجہ بی بی ہیں۔ آپ کا گوشت اور خون ان کے گوشت سے دودھ اور شکر چینی کی طرح ملا ہوا ہے۔

4- ہر دو ریحان نبی گلہائے توزاں گلی زمین	بہر گل چیت زمین باغ برتر آمدہ

ترجمہ: نبی پاک ﷺ کے دونوں پھول حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم اس زمین کے پھول ہیں' باغ کی زمین سے بہتر پھول چننے کے لئے تمہارے پاس آئے ہیں۔

5- می چمیدی گلبنا در باغ اسلام و ہنوز — غنچہ ات نشگفت و نے نخلے دگر بر آمدہ

ترجمہ: ابھی اسلام کے باغ میں ایک شاخ پھوٹی ہی تھی' اس پر کلی پھول بھی نہیں بنی تھی نہ اس کی جڑ میں سے کوئی دوسرا پودا نکل کر باہر آیا تھا۔

6- نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند — یا علی چوں بر زبان شمع مضطر آمدہ

ترجمہ: ہوا آہستہ آہستہ دامن بزم سے اُٹھا کر چلنے لگی پھر تیز جھکڑ بن کر آندھی اور طوفان بن گئی تو بے قرار شمع کی زبان پر یا علیؓ کا ورد جاری ہو گیا۔

7- حل مشکل کن بروے من در رحمت کشا — اے بنام تو مسلم فتح خیبر آمدہ

ترجمہ: میری مشکل حل کریں اور میرے لئے رحمت کا دروازہ کھولیں جیسا کہ آپؓ کے نام سے مسلمانوں پر خیبر کی فتح کا دروازہ کھل گیا تھا۔ ان دروازے کو ساتھ یا ستر آدمی کھول سکتے تھے مگر آپؓ نے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ سے خیبر کا دروازہ کھول دیا تھا۔

8- مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعین — در ظلال ذوالفقارت شور محشر آمدہ

ترجمہ: اے مرحب کے قاتل آپ کو مبارک و شاباش ہو۔ آپ بڑے بڑے بہادروں کو پچھاڑ کر قتل کرنے والے ہیں۔ آپؓ کی تلوار ذوالفقار کے چلنے سے محشر کے شور کی طرح شور آہ و فغاں بلند ہوتی ہے۔

مرحب عرب کا بہت بڑا پہلوان بہادر تھا اس نے جنگ خندق میں خندق پھلانگ کر مبارز طلب کیا اور اپنی بہادری پر فخر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جنگ میں قتل کر دیا۔ مرحب تنہا سو آدمیوں کو جنگ میں زیر کر دیتا تھا۔ عرب کا مانا ہوا پہلوان لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے' اس سے پہلوتہی کرتے تھے۔

9- سینہ ام را مشرقستان کن بنور معرفت — اے کہ نام سایہ ات خورشید خاور آمدہ

ترجمہ: میرے سینہ کو صبح روشن و منور کر دے' معرفت خداوندی کے نور سے اس لئے کہ آپؓ کے نام کا سایہ ہی صبح کا چمکتا دمکتا سورج بن کر آیا ہے۔

10- کے رسد مولی بمہر تابناکت نجم شام — گو بنور صحبت او ہم صبح انور آمدہ

ترجمہ: اے مولی آپ کی چمکدار مہر کی تابناکی چمک تک شام کو آسمان پر پہلا چمکنے والا ستارہ کب پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ تیری صحبت کے نور سے وہ بھی صبح کو منور نورانی صبح لاتا ہے۔

11- ناصبی را بغض تو سوئے جہنم رونمود — رافضی از حب کاذب در سقر در آمدہ

ترجمہ: ناصبی' خارجی کو حضرت علیؓ کی دشمنی جہنم کا راستہ دکھاتی ہے' جہنمی کر دیتی ہے اور رافضی شیعہ کو حضرت علیؓ کی جھوٹی محبت جہنم میں داخل کر دیتی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا: مسلمانوں کا ایک گروہ تمہاری دشمنی کی وجہ سے دوزخ میں جائے گا' دوسرا تمہارے ساتھ جھوٹی محبت کرنے والا بھی دوزخ میں جائے گا۔ ناصبی کو خارجی اور شیعہ کو رافضی بھی کہتے ہیں۔ صرف اہلسنت کا عقیدہ افراط و تفریط سے پاک ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

من کنت مولی فعلی مولی ''میں جس کا آقا ہوں علیؓ بھی اس کے آقا ہیں۔''

رافضیوں کے گروہ نے حضرت علیؓ کو خدا تک کہہ دیا اور خارجی ناصبی حضرت علیؓ کو مسلمان بھی نہیں مانتے' ان کے قاتل ہیں۔ ابن ملجم خارجی ہی تھا۔ (نعوذ باللہ)

12- من زحق می خواہم اے خورشید حق آں مہر تو کز ضیائش عالم ایمان منور آمدہ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش کرتا ہوں اے حق کے سورج یہ تیری مہربانی ہے کہ تیری روشنی سے ایمان کا عالم نورانی ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تین روحانی سلسلے جاری ہوئے ہیں: قادری' چشتی' سہروردی۔ آپؓ باب العلم ہیں' سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا مدينة العلم ابوبكر بنيانها و عمر جدارها و عثمان سقفها و على بابها.

''میں ﷺ علم کا شہر ہوں ابوبکرؓ اس کی بنیاد ہیں' عمرؓ اس کی دیواریں ہیں' عثمانؓ اس کی چھت ہیں اور علیؓ اس کے دروازہ ہیں۔'' آمدورفت دروازے سے ہی ہوتی ہے' روحانی چاروں سلسلے حضرت علیؓ کے در فیض سے جاری ہیں' ولایت کی تکمیل آپؓ ہی کرتے ہیں۔

13- بہر استر چادر مہتاب وایں زریں پرند ناپذیرائے گلیم بخت قنبر آمدہ

ترجمہ: اے قیمتی سنہرے پرندو پنجتن چاند کی نورانی چادر کو استر کے لئے لائے ہیں۔ اے نصیب کی گدڑی تیری غیر مقبولیت دور کرنے کے لئے مقبولیت کی خوش نما کلغی سجا کر آئے ہیں۔

14- تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعہ شکر آں نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

ترجمہ: اپنے پیاسے تھکے ہوئے رضا کو ایک گھونٹ عنایت کر دو۔ اس انعام کے شکریہ میں کہ شاہ کوثر آپ کے لئے آب کوثر لے کر آئے ہیں۔

منقبت سیّدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ

مطلع تشبیب و ذکر عاشق شدن حبیب

سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف کے قصیدہ کا پہلا مصرع اور ذکر محب کا حبیب پر عاشق ہونا:

1- اے کہ صد جان بستہ در ہر گوشہ داماں توئی دامن افشانی و جاں بارد چرا بے جاں توئی

ترجمہ: تو نے دامن کے ہر ہر گوشے میں سو جانیں قید کر لی ہیں۔ جب تو دامن جھاڑتا ہے تو جانوں کی بارش کیوں ہوتی ہے تو تو بے جان ہے۔

2- آنکہ امیں سنگدل عیارۂ خونخوارۂ کز غمش با جان نازک در تپ ہجراں توئی

ترجمہ: وہ پتھر دل چالاک خونخوار کہاں ہے کہ اس کے غم سے نازک جان ہجر کے بخار میں مبتلا ہے' وہ تو ہی ہے۔

-3 سرو ناز خویشتن را بر کہ قمری کردہٗ عندلیب کیستی چوں خود گل خنداں توئی

ترجمہ: اپنے نازنین سرو کو قمری کا نعم البدل کر دیا ہے۔ بلبل تو کون ہے جبکہ کھلنے والا گلاب تو وہ خود ہی ہے۔

-4 ہم رخاں آئینہ داری ہم لبا شکر شکن خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں توئی

ترجمہ: عیش پرستوں کے لئے آئینہ رکھتا ہے' اچھے ہونٹ شکر چینی کی مٹھاس کو ختم کر دیتے ہیں تو خود نغمہ سرائی کرتا ہے پھر تو خود ہی حیران ہوتا ہے۔

-5 جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی بوئے خون از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں توئی

ترجمہ: خون کی نہر نرگس اپنی نرگسی آنکھوں سے کیوں بہاتی ہے۔ خون کی بو گلاب سے کیوں اُٹھتی ہے اگر چہ نزاکت میں ریحان نیاز بو کی طرح تو نازک ہے۔

''نیاز بو' خوشبودار گھاس ہے اور ''نرگس' پیلے رنگ کا آنکھ کی طرح پھول ہوتا ہے۔

-6 آں حسین ستی کہ جانِ حسن می نازد بتو می ندانم از چہ مرگ عاشقی جویاں توئی

ترجمہ: تو ایسا حسین ہے کہ حسن کی جان بھی تجھ پر ناز کرتی ہے۔ میں اس راز سے واقف نہیں ہوں کہ تو عشق میں موت کا متلاشی کیوں ہے۔

-7 اے غزالی کمسن من سوے ویراں می رمی ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں توئی

ترجمہ: اے میرے کم عمر ہرن کے بچے تو ویران جنگل اور بن کی طرف کیوں بھاگتا ہے۔ اس جگہ سے بڑھ کر بھی کوئی ویرانہ ہوگا کہ تو اس میں دوڑے اور زقندیں لگائے۔

-8 سینہ حسن آباد شد ترسم نمائی در دلم زانکہ از وحشت رسیدہ در دل ویراں توئی

ترجمہ: تیرے حسن سے میرا سینہ آباد ہو گیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ تو اس میں یعنی میرے دل میں مزید جلوہ افرازی کرے گا۔ اس لئے کہ وحشت کو پسند کرتا ہے۔ یہ ویران دل تیرے لئے ہے کیونکہ تو نے دل ہی تیرے مسکن ہوتے ہیں۔

-9 سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز آتشت در جان باز و خود چرا سوزاں توئی

ترجمہ: میں جل گیا ہوں' جل کے انگارہ ہو گیا ہوں۔ تیرے حسن کی چمک سے لپٹیں اُٹھتی ہیں' شعلے بھڑکتے ہیں۔ آتش عشق تیری روح اور بازو میں ہے تو اپنی آتش عشق میں کس طرح جل رہا ہے۔ اس آگ کو کیسے برداشت کرتا ہے۔

-10 ایں چینی ایکہ ماہت زیر ابر عاشقی ست آہ! اگر بے پردہ روزے بر سر لمعاں توئی

ترجمہ: یہ اس لئے ہے کہ تیرا چاند عشق کے بادل کے زیر سایہ ہے۔ ہائے اگر کسی دن بغیر پردے کے سر پر تو چمکنے لگے تو میرا کیا حال ہوگا۔

-11 سینہ گر بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر دانم آنھم از غرض دانی کہ بس داناں توئی

ترجمہ: اگر تو اپنے سینہ کو میرے سینہ پر مل دے تو میں تیرے سینہ کے غم چن لوں گا مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو مرے مقصد اور غرض کو

جانتا ہے بس نادان تو میں ہوں' دانائی تیرے پاس ہے۔

12- ماہ من مہ بندہ ات مہ را چہ مانی کایں چنین سینہ وقف داغ و بے خواب سرگرداں توئی

ترجمہ: میرے چاند میں تیرا بڑا غلام ہوں تو چاند سے کیا مشابہت دیتا ہے کہ اس کے سینہ پر داغ ہے اس کو نیند نہیں آتی وہ تو ہر وقت سرگراں بے آرام ہے۔

13- عالمے کشتہ بناز اینجا چہ ماندی در نیاز کارفرما فتنہ را آخر ہماں فتاں توئی

ترجمہ: ایک جہان کو اپنے ناز و انداز سے قتل کر کے اس جگہ نیازمندی سے کیوں کھڑا ہے تو فتنوں کو حکم دینے والا ہے آخر کار ان فتنوں کا پیدا کرنے والا تو خود ہی ہے۔

14- دام کاکل بہر آں صیاد خود ہم می کشد یا ہمیں مشت پر مارا بلائے جاں توئی

ترجمہ: اپنی کاکل مشکیں کا جال اس شکاری کے لئے خود ہی بچھاتا ہے یا میرے ان ایک مٹھی پروں کی وجہ سے تو نے جان کے لئے مصیبت پیدا کر دی ہے۔

15- باغہا گشتم بجان تو کہ بے ماناستی یا ربّ! آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی

ترجمہ: میں تیرے باغ کی طرح ہوں تیری وجہ سے میرے سوا کوئی تیری تعریف کرنے والا نہیں ہے۔ اے ربّ! وہ پھول خود کیسے پھول ہو سکتا ہے مگر جس کی تعریف کرنے والی بلبل تو خود ہے۔

16- منکہ می گریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام تو کہ آئینہ نہ بینی ارچہ روگریاں توئی

ترجمہ: میں رو کر کہتا ہوں میں نے تیرے چہرے کا دیدار کیا ہے تو نے آئینہ میں اپنا چہرہ نہیں دیکھا اس لئے تو بھی روتا ہے۔

17- یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردۂ یا حسیں تر دیدۂ از خود کہ صید آں توئی

ترجمہ: مگر تو نے اپنے آپ کو اپنے چہرہ کا عاشق بنا لیا ہے یا تو نے کسی بہت بڑے حسین کو دیکھا ہے اور تو خود اس کا شکار اور قیدی ہو گیا ہے۔

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

1- یا ہمانا پرتوے از شمع جیلاں برتو تافت کایں چنین از تابش و تب ہر دو باساماں توئی

ترجمہ: اے آدمی یقیناً شاہ جیلاں" کی شمع کا پرتو تیرے اوپر پڑ گیا ہے کہ ایسی چمک / روشنی دونوں کا سبب تو ہی ہے۔

2- آں شہے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند ہر دو را ایماں کہ شاہا ملجا مایاں توئی

ترجمہ: آپ ایسے بادشاہ ہیں کہ آپ کی پناہ میں حسن اور عشق آرام کرتے ہیں۔ ہر دونوں کا ایمان اور سرکار آپ ہی پناہ گاہ اور پونجی ہیں۔

3- حسن رنگش عشق بویش ہر دو بر رویش نثار　　　ایں سرائید جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

ترجمہ: حسن کی رنگینی عشق کی خوشبو دونوں اس کے چہرے پر قربان یہ تیری جان کے اوصاف گانے والے وہ تیری جان کی تعریف میں نغمہ سرائی کرنے والے ہیں۔

4- عشق در نازش کہ تا جاناں وسانیدم ترا　　　حسن در بالش کہ خود شاخے زمحبوباں توئی

ترجمہ: عشق اس بات پر ناز کرتا ہے کہ میں نے محبوب تک تجھ کو پہنچا دیا' تیرا وصال کر دیا۔ حسن اس بات پر نازاں ہے کہ شاخ بن کر محبوب کی خواب گاہ تک تجھ کو پہنچا دیا وہاں تک تیری رسائی کرا دی۔

5- عشق گفتش سیدا برخیز و رُو بر خاک نہ　　　حسن گفت از عرش بگزر پرتو یزداں توئی

ترجمہ: عشق نے اس کو کہا اے سردار! سر اُٹھاؤ اور زمین پر سجدہ ریز ہو جاؤ حسن نے کہا عرش اعظم سے اوپر تشریف لے جاؤ میں آگے آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا آپ اللہ تعالیٰ کا پرتو وظل ہیں۔

شیخ سعدی نے اس مضمون کو اس طرح تحریر فرمایا ہے:

اگر یک سرے موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا: جبرائیل رُک کیوں گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: سرکار ﷺ یہ میری آخری حد ہے' میں اس کے اوپر نہیں جا سکتا۔ اگر میں بال کی نوک کے برابر بھی اوپر چلا گیا تو میرے پَر اللہ تعالیٰ کی تجلی کے فروغ سے جل جائیں گے مگر حسن نے کہا: سرکار! آپ کو قاب قوسین کا قرب حاصل ہو گا بلکہ اس سے بھی زیادہ او ادنیٰ سے آپ کو وصال مولیٰ حاصل ہو گا۔

الالتفات الی الخطاب مع تقریر جامعیۃ الحسن والعشق

(اس خطاب کی توجہ حسن اور عشق کے مکالمہ کی طرف ہے)

1- سرورا جاں پرورا حیرانم اندر کار تو　　　حیرتم در تو فزوں بادا سر پنہاں توئی

ترجمہ: اے جان کو پالنے والے سردار میں تیرے حکیمانہ کاموں پر حیران ہوں اور پریشان اس پر زیادہ ہوں کہ ہمیشہ ان پوشیدہ رازوں میں تیرے اسرار تہہ در تہہ پوشیدہ ہوتے ہیں' تیری حکمتوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

2- سوزی افروزی گدازی بزم جاں روشن کنی　　　شب بپا استادہ گریاں بادل بریاں توئی

ترجمہ: تو عشق میں جلتا ہے' جلتے دلوں کو روشن کرتا ہے اور نرم کرتا ہے اور روح کی محفل کو روشن کرتا ہے۔ رات بھر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر رونا جلتے دل کے ساتھ تیرے سوا اور کون ہوتا ہے۔

3- گردتو پروانہ و روئے تو یکساں ہر طرف　　　روشنم شد کز ہمہ رو شمع افروزاں توئی

ترجمہ: تیرے اردگرد پروانے ہیں اور تیرا رُخ زیبا ہر طرف درخشاں ہے۔ میرے ہر طرف اُجالا بکھرا ہوا ہے۔ شمع وحدت کو روشن کرنے والا تو ہی ہے۔

4- شہ کریم است اے رضا در مدح سرکن مطلعے   شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

ترجمہ: اے رضا تو مدح سرکار کے مطلعہ کو مکمل کر وہ کریم شہنشاہ ہے۔ وہ اگرچہ طوطی کو شکر دیتا ہے مگر مدحت خوانی خود ہی کرتا ہے۔

اوّل مطالع المدح

1- پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی   انس و جان قدسیاں وغوث انس و جاں توئی

ترجمہ: اے پیروں کے پیر میروں کے میر اے جیلان کے شاہ آپ ہی قدسیوں کی روح کو اُلفت ومحبت دینے والے ہیں اور انسان و جنات کی فریادرسی کرنے والے ہیں۔

زیب مطلع

1- سرتوئی سرور توئی سر را سرو ساماں توئی   جاں توئی جاناں توئی جان را قرار جاں توئی

ترجمہ: تو ہی سردار ہے تو ہی خوشیاں دینے والا ہے۔ سرداروں کی خوشی کا سامان تو ہی کرنے والا ہے تو ہی جان ہے تو ہی محبوب ہے اور جان کو سکون وقرار دینے والا بھی تو ہے۔

2- ظل ذات کبریا وعکس ذات مصطفےٰ   مصطفےٰ خورشید آں خورشید را لمعاں توئی

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کی ذات کبیر کا سایہ ہے اور مصطفےٰ ﷺ کی ذات کا سایہ ہے۔ مصطفےٰ ﷺ سورج ہیں اور تو ان کے سورج کی روشنی ہے۔

3- من رانی قد رای الحق گر بگوئی می سزد   زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی

ترجمہ: یا سرکار دو عالم آپ کا فرمان جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا یہ قول آپ کا برحق ہے اس لئے کہ اس طیبہ کے چاند کا صیقل کیا ہوا آئینہ آپ ہی ہیں۔

4- بارک اللہ نو بہار لالہ زار مصطفےٰ   وہ چہ رنگ ست اینکہ رنگ روضہ رضواں توئی

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ کے چار پتوں والے خوبصورت رنگ برنگے پھول کے باغ کی آپ بہار نو ہیں۔ اللہ آپ کو برکتیں دے واہ کیسا خوبصورت رنگ ہے اس رنگین روضہ کے جس کے رضوان محافظ آپ ہی ہیں۔

5- جوشد از قد تو سرو و بارد از روئے تو گل   خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

ترجمہ: آپ کے قد مبارک کو دیکھ کر سرو جوش میں سیدھا بڑھتا ہے اور آپ کے دہن مبارک سے گلاب کی پتیوں کی بارش ہوتی ہے۔ وہ گلستاں باغ بہت خوش قسمت ہے جس کی باڑ کناروں پر سرو کی طرح تو ایستادہ کھڑا ہے۔

6- آنکہ گویند اولیاء راست قدرت از الٰہ   باز گردانند تیر از نیم راہ ایناں توئی

ترجمہ: وہ جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو یہ قدرت و طاقت عنایت فرمائی ہے کہ کمان سے پھینکے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچنے سے پہلے ہی راستہ سے واپس کر لیتے ہیں وہ آپ کی ذات مقدسہ ہی ہے۔

7- از تو میریم و زیم و عیش جاوداں کینم — جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی وہاں توئی

ترجمہ: ہم تیری طرف سے امیر ہیں تیرے ساتھ ہیں مستقل عیش کرتے ہیں۔ جان لینے والا جان کو بخشنے والا روح کی پرورش کرنے والا تو ہی ہے ہاں صرف تو ہی ہے۔

8- کہنہ جانے دادہ جان چوں تو در بریافتم — وہ کہ ماں چنداں گرانیم وچنیں ارزاں توئی

ترجمہ: تو نے اتنی پرانی روح میرے اندر داخل کر دی میں نے اس کو اپنے اندر پایا تو میں سمجھا وہ تو ہی ہے اور میں نے اس کا بوجھ محسوس کیا مگر وہ سستا بوجھ تو ہی تھا۔

9- عالم اُمی چہ تعلیمے عجیبت کردہ است — لوحش اللہ بر علومت سر و غائب داں توئی

ترجمہ: بغیر اُستاد کے علم سے تو نے کیسی عجیب تعلیم دی ہے اس کی تختی پر اللہ لکھا ہے اس کے اسرار اور غیب کا جاننے والا تو ہی ہے۔

فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(آپ کی ترقی کے بارے میں)

1- قبلہ گاہ جان و دل پاکی ز لوث آب و گل — رخت بالا بردہ از مقصورہ ارکاں توئی

ترجمہ: تو جان روح اور دل کا قبلہ ہے پانی اور مٹی کی ملاوٹ سے پاک ہے تو اپنا سامان پانی، مٹی، ہوا، آگ کے محل سے اوپر لامکاں میں لے گیا۔

2- شہسوار من چہ می تازی کہ در گام نخست — پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی

ترجمہ: میرے شہسوار تو نے اپنے گھوڑے کو کس طرح دوڑایا کہ اس نے پہلی زقند میں اس ساکن اور گردش کرنے والے زمین و آسمان سے ملائے اعلیٰ میں جا پہنچا۔

3- تا پری بکشودہٴ از عرش بالا بودہ ای — اں پری پر باز اشہب صاحب طیراں توئی

ترجمہ: جب تو نے اڑنے کے لئے پَر کھولے تو عرش اعظم سے اوپر پہنچ گیا۔ تیری پرواز شہاب ثاقب کی طرح ہے تو پرواز کرنے والے پرندوں کا سردار ہے۔

4- سالہا شد زیر مہمیز است اسپ سالکاں — تا عناں در دست گیری آن سوئے امکاں توئی

ترجمہ: سالکوں کے گھوڑے جوتے کی ٹھوکر کے نیچے سالوں رہتے ہیں اور جب لگام تو نے پکڑی تو فوراً منزل مقصود کو پالیا۔

فی کونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سراً لا یدرک

(ان اسرار کی حقیقت جن کو کوئی نہ پا سکا)

1- ایں چہ شکل است اینکہ داری تو کہ ظلے برتری — صورتے بگرفتہ بر اندازۂ اکواں توئی

ترجمہ: یہ کیسی شکل ہے جو تو رکھتا ہے تو ظل الٰہی لگتا ہے تو نے جو صورت اختیار کی ہے یہ تو کن کے انداز کی معلوم ہوتی ہے۔

2- یا مگر آئینہ از غیب ایں سو کردہ روئے — عکس میجو شد نمایاں در نظر زینسا توئی

ترجمہ: یا غیب کے آئینہ نے اس طرف رُخ کر لیا ہے۔ نظر میں بظاہر اس کا عکس آ رہا ہے مگر ایسا تو ہی ہے۔

3- یا مگر نوعے دگر را ہم بشر نامیدہ اند — یا تعالیٰ اللہ از انساں گر ہمیں انساں توئی

ترجمہ: یا دوسری قسم کا ہی نام بشر رکھ دیا گیا ہے۔ برتری اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کہ ان انسانوں میں سے صرف تو ہی وہ انسان ہے۔

فی جامیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

(یا غوث اعظمؒ آپ ان ظاہری اور باطنی کمالات کے جامع ہیں)

1- شرع از رویت چکد عرفاں ز پہلویت دمد — ہم بہار ایں گل و ہم ابر آں باراں توئی

ترجمہ: شریعت آپ کے چہرے سے ٹپکتی ہے اور عرفاں روحانیت آپ کے پہلو سے ظاہر ہوتی ہے۔ تمام بہاریں اس پھول کی اور اس برسات کا بادل آپ ہی ہیں۔

2- پردہ برگیر از رخت اے مہ کہ شرح ملتی — رُخ بپوش ایجان کہ رمز باطن قرآں توئی

ترجمہ: اے محبوب! اپنے رُخ روشن سے پردہ اُٹھا دیں۔ آپ دین کی شرح کرنے والے ہیں۔ اے جان اپنے چہرے پر پردہ ڈال لیں کہ قرآن کے باطنی رازداں آپ ہی ہیں۔

3- ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال — نے غلط گویم محیط عالم عرفاں توئی

ترجمہ: آپ ہی جنوب کے قطب ہیں اور آپ ہی شمال کے قطب ہیں۔ میں نے غلط نہیں کہا علم عرفان کے احاطہ کرنے والے آپ ہی ہیں۔

4- ثابت و سیارہ ہم در تست و عرش اعظمی — اہل تمکین اہل تلویں جملہ را سلطاں توئی

ترجمہ: چلنے والے ستارے اور ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ستارے اور عرش اعظم تیرے اندر ہے۔ ایک جگہ ٹھہرے ہوئے چلنے پھرنے والے اور مختلف رنگ والے سب کے بادشاہ آپ ہی ہیں۔

فی ارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء و نیابۃ لھم

(آپ وارث و نائب ہیں، انبیاء خلفاء کے)

1- مصطفےٰ سلطان عالیجاہ در سرکار او — ناظم ذو القدر بالا دست والاشان توئی

ترجمہ: مصطفےٰ ﷺ سلطان عالی مرتبہ ہیں۔ آپ ان کی سرکار کے ناظم باوقار بلند پایہ عالی شان و مقام والے آپ ہی ہیں۔

2- اقتدار کن مکن حق مصطفےٰ ﷺ را دادہ است — زیر تخت مصطفےٰ بر کرسی دیواں توئی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کرنے نہ کرنے کا اختیار مصطفےٰ ﷺ کو دیا ہے۔ مصطفےٰ ﷺ کے تخت کے نیچے کرسی پر آپ کی عدالت لگتی ہے۔

3- دور آخر نشو تو بر قلب ابراہیم شد — دور اوّل ہم نشین موسیٰ عمراں توئی

ترجمہ: آپ کے آخری زمانے میں آپ کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی طرح تھا اور پہلے دور و زمانے میں آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین اور ولی عہد آپ ہی تھے۔

4- ہم خلیل خواں رفیق و ہم ذبیح تیغ عشق — نوح کشتی غریباں خضر گمراہاں توئی

ترجمہ: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دسترخوان پر تو شریک رہا ہے اور عشق کی تلوار سے تو ذبح ہوا ہے۔ غریبوں کی کشتی کا نوح علیہ السلام کی طرح تو ملاح رہا ہے اور گمراہوں کو خضر علیہ السلام کی طرح تو نے راہبری کی ہے۔

5- موسیٰ طور جلال و عیسیٰ چرخ کمال — یوسف مصر جمال ایوب صبرستاں توئی

ترجمہ: طور کے جلال پر موسیٰ علیہ السلام کی طرح قائم اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آسمان کی کمال بلندی پر متمکن رہا ہے۔ یوسف علیہ السلام کی طرح مصر کے حسن و جمال پر اور ایوب علیہ السلام کی طرح صبر پر تو قائم رہا ہے۔

6- تاج صدیقی بسر شاہ جہاں آراستی — تیغ فاروقی بہ قبضہ داور گیہاں توئی

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے صدیقیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تلوار دنیا جہاں کے حاکم نے آپ کے قبضہ میں دی ہے۔

7- ہم دو نور جان و تن داری و ہم سیف و علم — ہم تو ذوالنورینی و ہم حیدر دوراں توئی

ترجمہ: تیرا جسم اور جان و روح دونوں نورانی ہیں اور تو تلوار اور علم جھنڈ بھی رکھتا ہے اور تو دو نور والا ماں حسینی اور باپ حسنی ہے اور زمانے کا شیر علی کا بیٹا بھی ہے۔

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ علی الاولیاء

(اولیاء مابعد پر آپ کی فضیلت مسلم ہے)

1- اولیاء را گر گہر باشد تو بحر گوہری ورد بدست شاں زرے دادند زر را کان توئی

ترجمہ: اولیاء کے پاس اگر ایک موتی ہے تو تو موتیوں کا دریا ہے اور اگر ان کے ہاتھ تھوڑا سا سونا دیا ہے تو تیرے پاس سونے کی کان ہے۔

2- واصلاں را در مقام قرب شانے دادہ اند شوکت شاں شد ز شاں وشان شان شاں توئی

ترجمہ: اولیاء واصال باللہ کو قرب کی وجہ سے ایک شان مقام دیا ہے۔ ان کو اس شان مقام سے ایک شان ملی ہے۔ ان شان والوں سے آپ کی شان بہت شاندار ہوئی ہے۔

3- قصر عارف ہر چہ بالا تر بتو محتاج تر نے ہمیں بنا کہ ہم بنیاد ایں بنیاں توئی

ترجمہ: عارفوں کا محل و مقام اگر چہ بہت بلند و بالا ہے مگر وہ سب تیرے بہت زیادہ محتاج ہیں۔ عارف ہونے پر ان کی بنیاد نہیں بلکہ ان کی بنیاد آپ ہیں۔

فصل منہ فی شیء من التلمیحات

(فصل کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ)

1- آنکہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است وانکہ ایں فرمود وحق فرمود باللہ آں توئی

ترجمہ: اس لئے کہ آپ کا پاؤں دنیا کے تمام اولیاء کی گردن پر ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا بالکل درست فرمایا خدا کی قسم آپ کی شان ہی ایسی ہے۔

2- اندر ایں قول انچہ تخصیصات بیجا کردہ اند از زلل یا از ضلالت پاک ازاں بہتاں توئی

ترجمہ: آپ کے اس قول کی جو بے جا تاویلات لوگوں نے کی ہیں' وہ لغزش یا گمراہی سے کی ہیں۔ آپ کا دامن ان بہتانوں اور الزام تراشیوں سے پاک ہے۔

3- بہر پایت خواجہ ہنداں شہ کیواں جناب بل علی عینی وراسی گوید آن خاقاں توئی

ترجمہ: آپ کے پاؤں کے متعلق خواجہ ہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ جو زحل ستارے سے بلند مقام و مرتبہ رکھنے والوں کے سلطان ہیں' انہوں نے فرمایا: میری گردن پر نہیں بلکہ میرے سر اور آنکھوں پر آپ کا پائے اقدس ہے۔ آپ اتنے بڑے سلطان عالی جاہ ہیں۔

4- درتن مردان غیب آتش زعظمت میزنی — بازخود آں کشت آتش دیدہ رانیساں توئی

ترجمہ: آپ نے اپنی عظمت شان اور مراتب علیا کے سبب ان غائب رہنے والے اولیاء کے اجسام میں آگ لگا کر خاکستر کر دیا پھر خود اس آتش جلال سے جلے ہوئے کھیت کو' ولی کو آنسو بہانے والی آنکھ سے دیکھ کر اس کو زندہ وتندرست کر دیا۔

سیدنا غوث اعظمؓ ایک جگہ تقریر فرما رہے تھے مردان غیب غائب رہنے والے اولیاء کی ایک جماعت کا ادھر سے گزر ہوا تمام ولی اِدھر اُدھر سے گزرے مگر ایک ولی مجمع کے اوپر سے ہی پرواز کرتے ہوئے گزر گئے۔ آپ نے سر مبارک اوپر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: ''بے ادب!'' اتنا فرمانا تھا کہ اس کے پَر جل گئے' وہ وہیں گر پڑا۔ آپ نے اس کے اوپر شفقت سے نظر فرمائی تو وہ معافی طلب کر کے پرواز کر گیا۔

5- آنکہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت — از تو رہ می پرسید و منجیش از نقصان توئی

ترجمہ: وہ اولیاء جو بیت المقدس سے آپ کے در دولت تک ایک قدم رکھ کر حاضری دیتے تھے' وہ بھی آپ سے راستہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے تھے۔ نقصان سے بچنے کا سبب آپ ہی ارشاد فرماتے تھے۔

6- رہروان قدس اگر آنجا نہ بینندت رواست — زانکہ اندر حجلہ قدسی نہ در میداں توئی

ترجمہ: عالم قدس کی طرف جانے والے اگر اس جگہ آپ کو نہ دیکھ سکیں تو جائز ہے اس لئے کہ دلہن کے بستر پر شب عروسی کے درمیان تیرا ہی علاقہ ہے۔

7- سبز خلعت با طراز قل ھو اللہ احد — آں مکرم را کہ بخشید ار نہ در ایواں توئی

ترجمہ: سبز رنگ کا لباس قل ھو اللہ احد کے نقش ونگار والا اس کریم نے تکریم کیے ہوئے کو بخشا۔ اس محل میں تیرے سوا کوئی نہیں تھا۔

فصل منہ فی تفضیلہ رضی اللہ عنہ علی مشائخ الکرام

(فصل مشائخ کرام پر آپ کی فضیلت)

1- گوشیوخت را توان گفت از رہ القائے نور — کافتا مانند ایشاں و مہ تاباں توئی

ترجمہ: جو نور غیب سے تجھ کو القاء ہوا ہے تو اس کی طاقت سے (روشنی میں) مشائخ کو کہہ سکتا ہے وہ طلوع ہونے والے چاند کی طرح ہیں اور تو چودھویں کے چاند کی مثل ہے۔

2- لیک سیر شاں بود بر مستقر و از کجا — آں ترقی منازل کاندراں ہر آں توئی

ترجمہ: لیکن ان کی رفتار مستقر میں ہے اس سے باہر کہاں ہے وہ اپنی منزل میں ترقی کرتے ہیں اور تو ترقی پر ہمہ وقت گامزن ہے۔

3- ماہ من لا ینبغی للشمس ادراک القمر — خاصہ چوں از عاد کالعرجون در اطمینان توئی

ترجمہ: میرا چاند ایسا ہے کہ اس کو سورج نہیں پکڑ سکتا اور چاند کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ طلوع کے وقت باریک ہوتا ہے پھر پورا ہوتا ہے پھر باریک ہوتا ہے یعنی بڑھتا گھٹتا رہتا ہے مگر میرا چاند ترقی پر ہی ہے' تنزلی سے مبرا ہے۔

4- کورچشم بد چہ می بالی پری بودی ہلال　　قمر گشتی و امشب بدر و بہتر زاں توئی

ترجمہ: آنکھوں کا اندھا بُرے بھلے کو کیا جانے گا کہ وہ خوبصورت یا چاند ہے' آج کی رات وہ چاند بدر کامل ہو گیا مگر تو اس سے بہتر ہے۔

فی تقریر عیشه رضی اللہ تعالیٰ عنه

(آپ کے عیش و عشرت کے متعلق بیان)

1- اصفیا در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی　　نوش بادت زانکہ خود شایان ہر ساماں توئی

ترجمہ: صوفی مجاہدات میں مصروف ہیں اور تو عیش و عشرت میں شاہانہ زندگی گزارتا ہے۔ ہر ساز و سامان تیری شان کے لائق ہے تو خوش خوراک نوش و پوش ہے۔

2- بلبلاں را سوز و ساز و سوز ایشاں کم مباد　　گل رخاں را زیب زیبد ایں بستاں توئی

ترجمہ: بلبلوں کے عشق کی جلن سے موافقت اور ان کی جلن میں کمی نہ ہو گل رُخ حسینوں کو خوبصورتی اور سنوارنا تیرے باغ میں میسر ہے۔

3- خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشم عدو　　شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جاں توئی

ترجمہ: اچھا کھانا کھانے والا اچھا لباس پہننے والا دشمن کی آنکھ سے اپنے چہرے کو دستار کے پیچ سے چھپانا اچھا لگتا ہے۔ جسم کے ملک کا تو بادشاہ اور جان کے ملک کا تو سلطان ہے۔

4- کامرانی کن بکام دوستاں اے من فدات　　چشم حاسد کور بادا نوشہ ذیشاں توئی

ترجمہ: تو دوستوں کے کام میں کامیابی دے' میں تجھ پر فدا ہوں۔ حاسد کی آنکھ ہمیشہ کے لئے اندھی ہو جائے تو وجیہہ شاندار دولہا ہے۔

5- شاد زی اے نو عروس شادمانی شاد زی　　چو بحمد للہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

ترجمہ: تو خوشی سے زندہ اے نئی دُلہن خوش و خرم خوشی سے زندگی گزار الحمد للہ اس بالا خانہ کی سلطانی تیرے پاس ہی ہے۔

6- بلکہ لا واللہ کایں ہا ہم نہ از خود کردۂ　　رفت فرماں ایں چنین و تابع فرماں توئی

ترجمہ: بلکہ نہیں خدا کی قسم یہ سب کچھ تو نے خود نہیں کیا ہے۔ یہ اس کا فرمان تجھ کو ملا تو نے فرماں برداری کی ہے' اس کے حکم پر عمل کیا ہے۔

7- ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین مخواہ　　ز آنکہ در دین رضا ہم دین و ہم ایماں توئی

ترجمہ: میں نے نسبت ترک کر دی ہے مجھ سے لفظ محی الدین مت کھلوا اس لئے کہ رضا کا دین و ایماں ہی تو ہے۔

8- ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ نعت اولیاء فارغ از وصف فلاں و مدحت ہماں توئی

ترجمہ: ہم نے وقت پریشانی اور شہرت سے اور اولیاء کی نعت گوئی کی ہے۔ ہم فلاں فلاں کے اوصاف بیان کرنے سے فارغ ہو گئے ہیں۔ ہم صرف سرکار غوث اعظمؓ کی مدحت سرائی ہی کرتے ہیں۔

تمہید عرض الحاجة

(اپنی حاجتوں کی تمہید میں)

1- بے نوایاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی

ترجمہ: محروموں کو تیری بخشش اور عطا کا ذکر اور تیری خوشحالی کا ذکر میں نے کیا اور رونے والوں کی بدحالی اور ان کی پکار و آہ و زاری کو سننے والے تیرے کان ہی ہیں۔

2- چارہ کن اے عطا اے ابن کریم ابن الکریم ظرف من معلوم و بیحد وافر و جوشاں توئی

ترجمہ: میرا علاج اور مدد کر اے دینے والے اے کریم کے بیٹے' اے کریم کے بیٹے! میرا ظرف و حوصلہ تجھ کو معلوم ہے۔ تیرے وافر جوش کی کوئی حد نہیں ہے۔

3- باہمین دست دوتا و دامن کوتاہ و تنگ از چہ گریم در چہ نہم بسکہ بے پایاں توئی

ترجمہ: اس کی وجہ یہ ہے میرے دونوں ہاتھ ٹیڑھے مڑے ہوئے اور میرا دامن چھوٹا اور تنگ ہے۔ میں اسی وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں اس عطا کو کہاں رکھوں' کہاں چھپاؤں مگر تیری عطا بے حد و بے شمار ہے۔

4- کوہ دامن ندہد و وقت آنکہ پُر جوش آمدی دست در بازار نفروشند و بر فیضاں توئی

ترجمہ: جس وقت آپ جوش پر آتے ہیں تو پہاڑ بھی اپنا دامن نہیں دیتا' تنگی داماں کی شکایت کرتا ہے۔ آپ کی داد و دہش کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کوئی اپنے ہاتھوں کو بازار میں فروخت نہیں کرتا اور تیرا فیض عام ہوتا تو بغیر معاوضہ کے دیتا ہے۔

رحمت حق بہا نمی جوید بہانہ می جوید.......... اللہ تعالیٰ کی رحمت قیمت نہیں طلب کرتی بلکہ دینے کے لئے بہانہ حیلہ تلاش کرتی ہے۔

المطلع الرابع فی الاستمداد

(مدد طلب کرنے کے لئے چوتھا مطلع)

1- رو متاب از ماں بداں چوں مایہ غفراں توئی آیہ رحمت توئی آئینہ رحماں توئی

ترجمہ: ہم بدوں سے تو منہ مت پھیر' ہماری مغفرت کی دولت تو ہی ہے تو رحمت کی آیت ہے تو رحمان کا آئینہ ہے۔

2- بندہ اَت غیرتِ بردگر بردر غیرت رود — در رود چوں بنگرد ہم شاہ آں ایواں توئی

ترجمہ: بندے کو شرم آتی ہے تجھ کو چھوڑ کر کسی اور کے دروازے پر جا کر سوال کرے اور اگر وہ جا کر دیکھے اس محل کا مالک بھی تو ہی ہے۔

3- سادگیم ہیں کہ میجوم ز تو درمان درد — درد کو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

ترجمہ: ابھی چھوڑ دے میں اپنی سادگی سے تلاش کر رہا ہوں اور تیری وساطت سے اپنے درد کا علاج کر رہا ہوں مگر درد کا علاج کہاں ہے درد بھی تو ہے درد کا علاج بھی تو ہے۔

الاستعانت للاسلام

(اسلام کی مدد)

1- دین بابائے خودت را از سرنو زندہ کن — سیّد آخر نہ عمر سید الادیاں توئی

ترجمہ: اپنے جدِاعلیٰ کے دین کو دوبارہ از سرنو زندہ کر اے سردار! دین کی عمر مکمل نہیں ہوئی ہے یہ دین تمام دینوں کا سردار تیری وجہ سے ہے۔

2- کافراں تو ہیں اسلام آشکارا می کنند — آہ! اے عزِ مسلماناں کجا پنہاں توئی

ترجمہ: کافر کھلم کھلا اسلام کی توہین اور تردید کر رہے ہیں۔ آہ! اے مسلمانوں کی عزت بحال کرنے والے تو کہاں چھپ کر بیٹھ گیا ہے۔

3- تا بیاید مہدی از ارواح و عیسیٰ از فلک — جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شاں توئی

ترجمہ: جب تک حضرت مہدی عالم ارواح سے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے تو خود جلوہ کرُ تشریف لا اور عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی رضی اللہ عنہ کی طرح مسلمانوں کو ہدایت دے کہ تو ہی ان کا مہدی ہے۔

4- کشتی ملت بموجے کالجبال افتادہ است — من سرت گردم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی

ترجمہ: ملت کی کشتی گمراہی کی موج کے ایک تھپیڑے سے ہدایت کے پہاڑ سے گر پڑی ہے۔ میں تیرے پیچھے پڑا ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی طرح نجات دینے کے لئے اس طوفان گمراہی سے تشریف لاؤ ہدایت پر چلاؤ۔

5- باد ریزد موج موج و موج خیزد فوج فوج — بر سر وقت غریباں رس چو کشتی باں توئی

ترجمہ: ہوا پانی میں موجیں پیدا کرتی ہیں اور فوج پر فوج کی طرح موجیں چلی آتی ہیں تو وقت پر غریبوں کی خبر لے تو کشتی پر بادباں لگا کر کشتی کو چلانے والا ہے۔

استمداد العبد لنفسہ

(نفس کے مقابلہ میں بندے کی مدد)

1- حاشا للہ تنگ گردد جاہت از ہمچو منے یا عمیم الجود بس با وسعت داماں توئی

ترجمہ: خدا کی قسم مجھ جیسے مجبور و آپ کا مرتبہ مقام تنگ کر دیتا ہے۔ اے سخاوت کے عام کرنے والے یہ تیرے دامن کی بس وسعت ہی تو ہے۔

2- نامہ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر بلکہ زنیساں صد دگر ہم چوں مہ رخشاں توئی

ترجمہ: اگر چہ اپنے نامہ اعمال کو میں نے خود کالا کیا ہے تو اس کالے نامہ اعمال کی مدد فرما بلکہ تو ان جیسے سو دوسروں کو چمکانے والا چاند جیسا بھی تو ہی ہے۔

3- گم چہ شد گر ریزہ گشتم تک بدست مومیا کم چہ شد گر سوختم خود چشمہ حیواں توئی

ترجمہ: بے شک ٹوٹ ہوں اگر چہ میں بہت چھوٹا ریزہ کی طرح کیوں نہ ہوں تیرے ہاتھ میں تو مری ہوئی لاش بھی قائم رہتی ہے جیسے مصر کی ممی محفوظ رہتے تھے۔ اگر میں خود جل جاؤں تو کیا کم ہوگا جبکہ تو آب حیات کا چشمہ ہے۔

4- سخت ناکس مردے ام کر نہ رقصم شاد شاد چوں شنیدم ہم و طب وا شطح غن گویاں توئی

ترجمہ: سخت نالائق حقیر آدمی ہوں مگر میں خوشی خوشی کیوں نہ ناچوں جب کہ میں سنوں (ہم) وہی مانند جیسا کہ فرمایا: ان اللہ خلق آدم علی صورتہ بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے اوصاف عطا فرمائے اور (طب) جان فرمایا۔ ونفخت فیہ من روحی اس (آدم علیہ السلام) کے اندر اپنی طرف سے روح ڈالی۔

واشطح: خلاف شرع بے ہودہ بکواس کرنے والا

(غن) غنا: نغمہ راگ۔ اللہ تعالیٰ نے روحوں سے فرمایا: الست بربکم قالوا بلیٰ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تمام ارواح نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے۔ اس آواز کو "آواز الست" کہتے ہیں اور کامل صوفیا اس کو مسلسل سنتے ہیں۔ یہ آواز ہر وقت آتی ہے اور ہر آواز سے بلند ہے۔ اس میں کوئی سکتہ نہیں ہے۔ یہ آواز کس کی ہے؟ .... یہ ذکر قلبی سلطان الاذکار کے بعد آنی شروع ہوتی ہے۔ اس کے سامع پر بے خودی کا غلبہ ہوتا ہے وہ ناچتا بھی ہے۔ وحی آواز الست میں بھی آتی ہے اور الہام تو آتا ہی اس آواز میں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اسی آواز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ سب کچھ اسی کی مشیت سے ہوتا ہے یہ سب راز ہیں ان کا عالم وہی ہے۔

5- وقت گوہر خوش اگر دریاش در دل جائے داد غرقہ خس را ہم نہ بیند خس منم غماں توئی

ترجمہ: موتی نکلنے کے وقت تو خوش ہوگا اگر تو نے اس کو دل کے دریا میں جگہ دے دی ہے ڈوبے ہوئے تنکا کو کوئی نہیں دیکھتا۔ میں تنکا ہوں مجھے ڈوبنے کا غم تو ہی ہے۔

6- کوہ من کاہست اگر دستے دہی وقت جناب کاہ من کوہست اگر بر پلہ میزاں توئی

ترجمہ: میرا پہاڑ تنکا ہے اگر اس وقت حساب کے وقت جناب میرا ہاتھ تھام لیں تو میرا تنکا بھی پہاڑ ہوگا۔ اگر میزان ترازو کے پلہ پر تو ہوگا۔

المباهاة الجلیلة باظهار نسبت العبدیه

(بندے کی نسبت کے اظہار پر بڑا فخر کرنا)

1- احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا — از اب وجد بندہ و واقف زہر عنواں توئی

ترجمہ: ہندوستان کا احمد رضا نقی رضا کا بیٹا اس کے باپ دادا تیرے بندے اور غلام ہیں تو ہر عنوان کا واقف کار ہے۔

2- مادرم باشد کنیز تو پدر باشد غلام — خانہ زاد کہنہ ام آقائے خان و ماں توئی

ترجمہ: میری والدہ ماجدہ تیری کنیز باندی اور میرے والد ماجد تیرے غلام ہیں۔ میں آپ کا پرانا غلام زادہ ہوں تو میرے تمام گھر کا' گھر والوں کا آقا ہے۔

3- من نمک پروردہ ام تا شیر مادر خوردہ ام — للہ المنتہ شکر بخش نمک خوراں توئی

ترجمہ: میں تیرا نمک کھا کر پلا ہوں اور والدہ کا دودھ پیا ہے۔ اے اللہ تیرا احسان ہے تو شکر (چینی) بخشنے والا اور نمک کھلانے والا ہے۔

4- خط آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی ست — یللے گر بندہ ام خوش مالک غلماں توئی

ترجمہ: میں آزادی کا پروانہ نہیں مانگتا ہوں' تجھ جیسے آقا کا غلام رہنا پسند کرتا ہوں۔ میں تیرا غلام اور بندہ رہنے پر بہت خوش ہوں کہ غلاموں کا مالک تو ہی ہے۔

انتساب المدح الیٰ کلاب الباب العالی

(باب عالی کے کتوں دربانوں کی نسبت و مدح گوئی)

1- بر سر خوان کرم محروم نگزارند سگ — من سگ و ابرار مہمانان و صاحب خواں توئی

ترجمہ: کرم کے دستر خوان کے کنارے سے کتوں کو بھی محروم نہیں کرتے۔ میں تیرا کتا اور مہمان نیکوکار اور دستر خوان کا مالک تو خود ہی ہے۔

2- سگ بیاں نتواند وجودت نہ پابند بیانست — کام سگ دانی و وقادر بر عطائے آں توئی

ترجمہ: میں کتا بیان نہیں کر سکتا کیونکہ تیری سخاوت بیان سے باہر ہے۔ اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو کتے کے کام کو جانتا ہے ایسی جود عطا پر بس تو ہی قدرت رکھتا ہے۔

3- گر بسنگے میزنی خود مالک جان وتنی — ور بہ نعمت می نوازی منت مناں توئی

ترجمہ: اگر تو مجھے پتھر سے مارے گا تو میرے جسم و جان کا تو ہی مالک ہے اور اگر نعمتوں سے نوازے تو احسان کرنے والوں پر تو ہی احسان کرنے والا ہے۔

4- پارۂ نانے بفرما تا سوئے من افگنند　　ہمت سگ این قدر دیگر نوال افشاں توئی

ترجمہ: روٹی کا ایک چپہ دینے کا حکم فرما تاکہ تیرے خادم میرے سامنے ڈال دیں۔ کتے کا درجہ صرف اتنا ہی ہے' دوسرے بخشش کرنے والی تیری ذات گرامی ہے۔

5- منکہ سگ باشم ز کوئے تو کجا بیروں روم　　چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہ ناں توئی

ترجمہ: میں تیرا کتا ہوں تیری گلی سے باہر کہاں جا سکتا ہوں۔ مجھے یہ یقین ہے کہ مجھے روٹی کا ٹکڑا تیری وجہ سے ہی ملتا ہے۔

6- در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم　　چیست حرف رفتن ومختار خواں وزاں توئی

ترجمہ: دروازہ کھلا ہوا ہو' دستر خوان بچھا ہوا ہو اور کتا بھوکا رہے اور مالک کرم کرنے والا ہو تو کتے کو وہاں سے جانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے جبکہ دستر خوان کا مالک و مختار تو ہی ہے۔

7- دور بنشینم زمیں بوسم فتم لا بہ کنم　　چشم در تو بندم ودانم کہ ذوالاحساں توئی

ترجمہ: میں دور بیٹھتا ہوں' زمین کو بوسہ دیتا ہوں' تیرے قدموں میں گرتا ہوں۔ میرا شمار انسانوں میں نہیں ہے' میں نے تیرے دروازے پر آنکھ رکھی ہے' باندھی ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ صرف تو احسان کرنے والا ہے۔

8- للہ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو بار　　آرے ابن رحمۃ اللعالمین اینجا توئی

ترجمہ: تمام عزت و احترام اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ میں ہندوستان میں تیرا کتا ہوں اور تیری گلی میں بوجھ' کوڑا کرکٹ ہوں۔ ہاں اس جہان میں رحمت اللعالمین کا تو فرزند ارجمند ہے۔

9- ہر سگے را بر درفیضت چناں دل می دہند　　مرحبا خوش آو بنشیں سگ نہ ای مہماں توئی

ترجمہ: ہر کتے کو تیرے درفیض سے بے اندازہ فیض ملتا ہے اس لئے وہ دل و جان تجھ پر قربان کرتے ہیں۔ مرحبا مبارک ہو' خوشی سے تشریف لاؤ میرے پاس بیٹھو یہ تیرا کتا ہی نہیں بلکہ آپ کا مہمان بھی ہے۔

10- گر پریشاں کرد وقت خادمانت عوعوم　　خامش اہل درد مپسند چوں درماں توئی

ترجمہ: اگر پریشان کیا ہے یہ تیرے خادموں کا وقت ہے مگر میں بھی تیرے خادموں کی طرح بھونکنے والا کتا (خادم) ہوں۔ اہل درد سے خاموشی کو پسند مت کر جبکہ درد کا درماں علاج تو ہی ہے۔

11- وائے من گر جلوہ فرمائی و من ماند بمن　　من ز من بستاں و جالیش در دلم منشاں توئی

ترجمہ: میرے لئے بڑے افسوس کی بات ہے' اگر آپ میرے پاس جلوہ فرمائیں اور میرا وجود میرے پاس رہ جائے۔ مجھ کو میرے سے لے لیں اور اس کی جگہ میرے دل میں تو جگہ بنا لے میری یہی خواہش ہے۔

12- قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد　　من نمی گفتم کہ آقا مایہ غفراں توئی

ترجمہ: رضا کو قادری ہونے کی وجہ سے مفت میں جنت کا باغ عنایت کر دیا۔ میں نے یہ بات نہیں کہی تھی یعنی کہی تھی کہ آقا آپ ہماری مغفرت کی دولت اور پونجی ہیں۔

مثنوی ردِ امثالیہ

(مثالیں مثنوی کی)

1- گریہ کن بلبلا از رنج و غم چاک کن اے گل گریباں از الم

ترجمہ: رنج اور غم کی وجہ سے اے بلبل آہ زاری کر۔ اے گلاب کے پھول اپنے گریبان کو رنج و غم کی وجہ سے پھاڑ لے۔

2- سنبلا از سینہ برکش آہ سرد اے قمر از فرط غم شو روئے زرد

ترجمہ: اے سنبل! اپنے سینہ سے ٹھنڈی آہیں باہر نکال' اے چاند غم کی زیادتی سے تیرا چہرہ پیلا ہو گیا۔

3- ہاں صنوبر خیز و فریادے بکن طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن

ترجمہ: اے چلغوزے کے درخت اُٹھ اور فریاد کر اے طوطی رونے کے سوا باتیں کرنا بند کر دے۔

4- چہرہ سرخ از اشک خونی ہر گلیست خون شو اے غنچہ زمان خندہ نیست

ترجمہ: ہر پھول کا چہرہ خون کے آنسوؤں سے سرخ ہو گیا ہے۔ اے غنچہ و کلی یہ زمانہ ہنسنے کا نہیں ہے' سرخ ہو جانے کا ہے۔

5- پارہ شو اے سینہ مہ ہم چو من داغ شو اے لالہ خونیں کفن

ترجمہ: میرے دل کی طرح اے چاند کے سینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جا' اے لالہ چار پتیوں والے پھول تو نے سرخ رنگ کا کفن پہن رکھا ہے۔ اپنے سیاہ داغ کو بھی دھو لے جو تیرے بیچ میں ہے۔

6- خرمن عیشت بسوز اے برق تیز اے زمین بر فرق خود خاکے بریز

ترجمہ: اے تیز بجلی تو عیش پسند اناج کے ڈھیر کو آگ لگا دے۔ اے زمین تو اپنے سر کی مانگ میں خاک ڈال لے۔

7- آفتابا آتش غم برفروز شب رسید اے شمع روشن خوش بسوز

ترجمہ: اے سورج تو اپنے غم کی آگ کو روشن کر لے' رات آنے والی ہے۔ اے شمع چمکنے والی تو خوشی سے خود کو جلا لے۔

8- ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش آسمانا جامہ ماتم بہ پوش

ترجمہ: بادل کی طرح اے سمندر جوش سے گریہ و زاری کر' اے آسمان ماتمی کالا لباس پہن لے۔

9- خشک شو اے قلزم از فرط بکا جوش زن اے چشمہ چشم ذکا

ترجمہ: اے قلزم رونے کی زیادتی بند کر اور خشک ہو جا۔ اے چشمہ سے بہنے والے پانی جوش کے ساتھ بہ عقلمند کی آنکھ کی طرح۔

10- کن ظہور اے مہدی عالی جناب بر زمیں آ عیسیٰ گردوں قباب

ترجمہ: جناب عالی حضرت مہدی علیہ السلام اپنے آپ کو ظاہر فرمایئے اور اے عیسیٰ علیہ السلام آسمان کے لبادہ و لباس والے زمین پر تشریف لائیں۔

11- ہے چہ گفتم ایں چنیں شہہ شفیع کے بود شایان آں قدر رفیع

ترجمہ: سبحان اللہ میں کیا بیان کروں، ان شفاعت کرنے والوں کے بادشاہ شفیع المذنبین کی شان، ان جیسا کون ہوسکتا ہے بلند شان والا۔

12- لعل چہ بود جوہری با سرخیئے مشک چہ بود خون ناف وحشیئے

ترجمہ: اے جوہری لعل میں ان کی جیسی سرخی کب ہوسکتی ہے۔ وحشی ہرن کے ناف کے خون کی مشک میں وہ خوشبو کیسے ہوسکتی ہے۔

13- مصطفیٰ نور جناب امر کن آفتاب برج علم من لدن

ترجمہ: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور مبارک کی تخلیق اللہ تعالیٰ کے حکم کن (پیدا ہوجا) سے ہوئی ہے۔ آپ ﷺ ''برج من لدنک'' علم کے آفتاب درخشاں ہیں۔ میرا خاص علم یہ علم انبیاءؑ اور اولیاء کاملیں کو دیا جاتا ہے اس علم کا اللہ کے سوا کوئی اُستاد نہیں ہوتا ہے۔

14- معدن اسرار علام الغیوب برزخ بحرین امکان و وجوب

ترجمہ: وہ اسرار کا خزانہ اور غیوب پوشیدہ علوم کے عالم ہیں اور دریا عالم امکان اور دریا عالم وجوب کے درمیان پردہ ہیں۔

15- بادشاہ عرشیاں و فرشیاں جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

ترجمہ: وہ زمینی اور آسمانی عرشی و فرشی مخلوق کے بادشاہ ہیں۔ سورج کی دھوپ پڑنے کی جگہ اور حکم کن (ہوجا) پس وہ پیدا ہوگیا۔ آپ ﷺ ہر پیدا ہونے والی اشیاء کے بادشاہ ہیں۔ چاند کو دو ٹکڑے کر دیں، سورج کو واپس کر لیں۔ سب آپ کے حکم کے پابند ہیں۔

16- راحت دل قامت زیبائے او ہر دو عالم والہ و شیدائے او

ترجمہ: دل کے لئے راحت و آرام آپ کا قد مبارک حسن کا پیکر دونوں جہان ان پر عاشق اور ان کے فدائی و فریفتہ ہیں۔

17- جان اسمٰعیل بر رویش فدا از دُعا گویاں خلیل مجتبیٰ

ترجمہ: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی روح و جاں آپ ﷺ کے چہرے انور پر فدا و قربان ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام برگزیدہ آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

18- گشت موسیٰ در طویٰ جویاں او ہست عیسیٰ از ہوا خواہان او

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام وادی ایمن میں ان کو تلاش کرتے رہے اور مدینہ پاک کو آپ ﷺ کی ہجرت گاہ فرمایا۔ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ نے مدینہ پاک میں قیام فرما کر آپ کے لئے خط تحریر فرمایا اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر قیام فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے خیر خواہ و دوست ہیں۔

19- بندگانش حور و غلمان و ملک چاکرانش سبز پوشان فلک

ترجمہ: ان کے غلام حور اور غلمان اور فرشتہ تمام آپ ﷺ کے نوکر آسمان کے سبز لباس پہننے والے فرشتے ہیں۔

20- مہر تاباں علوم لم یزل　　　بحر مکنونات اسرار ازل

ترجمہ: جو علوم کبھی ختم نہیں ہوتے آپ ﷺ ان کے لئے آفتاب عالم تاب ہیں اور چھپے ہوئے اسرار رموز کے دریا اور ازل سے ہونے والے ممکنات کا سمندر ہیں۔

21- ذرہ زاں مہر بر موسیٰ دمید　　　گفت من باشم بعلم اندر فرید

ترجمہ: ایک ذرّے کے برابر محبت اور اُلفت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ظاہر کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں علم کا تنہا جاننے والا ہوں کوئی میرا ہمسر نہیں ہے۔

22- رشحہ زاں بحر بر خضر او فتاد　　　تا کلیم اللہ راشد او استاد

ترجمہ: اس سمندر سے ایک قطرہ حضرت خضر علیہ السلام پر ٹپکا دیا تو حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے اُستاد بن گئے۔

23- بس درازیں قدر شاہ انبیاء　　　لیک مجبورم زفہم انبیاء

ترجمہ: بس اس مقدار سے کچھ زیادہ حضور نبی کریم ﷺ کو عنایت فرمایا مگر میں انبیاء علیہم السلام کے مراتب کو سمجھنے سے قاصر و مجبور ہوں۔

تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض.

ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

24- وصف او از قدرت انساں وراست　　　حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست

ترجمہ: حضور ﷺ کے اوصاف انسان کی سمجھ اور قدرت سے باہر ہیں' پاکی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ یہ صرف سمجھانے کے لئے ہے' آپ کی اصل حقیقت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

25- لذت دیدار شوخ سیم تن　　　ماہروے دلبر غنچہ دہن

ترجمہ: اس چاندی جیسے سفید جسم والے شوخ کے دیدار کی لذت کتنی عجیب ہے۔ وہ چاند جیسے چہرے والا دل کو چھیننے والے پھول کی کلی جیسے منہ والے سبحان اللہ ان کی کیا شان ہے۔

26- فتنہ آئینے خراماں گلشنے　　　رشک گل شیریں ادا نازک تنے

ترجمہ: ان کے آئین فتنہ انگیز باغ کی طرح اٹھلا کر چلنے والا پھول اس کو دیکھ کر رشک کرتا ہے۔ اس کی اداؤں میں مٹھاس ہے' اس کے جسم میں نزاکت کے انداز ہیں۔

27- ہمدرا نہاشش چو ختم الانبیاء　　　مثل احمد در صفات اعتلا

ترجمہ: جو صفات حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میں تھیں' وہی بلند صفات احمد مجتبیٰ ﷺ کی آپ میں ہیں۔

28- با محمد ہر یکے دارد سرے　　　در کمال ظاہری و باطنے

ترجمہ: تمام ظاہری اور باطنی کمالات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح ان کے اندر موجود ہیں ان کی عطا سے۔

29- پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو — احذروا یا ایھا الناس احذروا

ترجمہ: اس گفتگو سے دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا' ڈر والے لوگو خدا سے ڈرو نیکی کا راستہ اختیار کرو۔

30- الحذر اے دل ز شعلہ زادگاں — پائے از زنجیر شرع آزادگاں

ترجمہ: اے دل ڈر ان آگ کے پروردوں سے جنہوں نے اپنے پاؤں کو شریعت کی زنجیر سے آزاد کر لیا ہے۔ یہ اونٹ بے مہار ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

31- مصطفےٰ مہریست تاباں بالیقین — منتشر نورش بہ طبقات زمیں

ترجمہ: محمد مصطفےٰ ﷺ یقیناً چمکتے ہوئے سورج ہیں۔ ان کا نور زمین کے ہر حصہ پر پھیلا ہوا ہے۔

32- مستنیر از تابش یک آفتاب — عالمے واللہ اعلم بالصواب!

ترجمہ: اس عالم کا سورج آپ کے نور کی چمک سے نورانی و روشن ہے اور تمام عالم نورانی ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر اور صحیح جانتا ہے۔ وہ ایک ہی ہے' ایک سے زیادہ نہیں ہیں۔

33- گرچہ یک باشد خود آں مہرے سنی — احولانش ہفت بینند از کجی

ترجمہ: اگرچہ وہ اونچا روشن چاند سورج ایک ہی ہوتا ہے مگر بھینگے اس کو سات دیکھتے ہیں اپنی کجی اور عیب کی وجہ سے۔

34- دو ہمی بینند یک را احولاں — الاماں زیں ہفت بیناں الاماں

ترجمہ: بھینگے ایک کو دو دیکھتے ہیں' اپنی امان میں رکھ ان سات دیکھنے والوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔

35- چشم کج کردہ چو بینی ماہ را — ز احول بینی دو آں یکتاہ را

ترجمہ: اگر ٹیڑھی آنکھ کر کے تو چاند کو دیکھے تو بھینگا دو دیکھے گا اس اکیلے لاثانی چاند کو۔

36- گوئی از حیرت عجب امریست ایں — خواجہ دو شد ماہ روشن چیست ایں

ترجمہ: تو حیرت سے کہے گا یہ عجیب بات اور معاملہ ہے اے خواجہ یہ کیا ہوا دو چاند اس جگہ چمک رہے ہیں۔

37- راست کردی چشم و شد رفع حجاب — یک نماید ماہ تاباں یک جواب

ترجمہ: جب تو آنکھ سیدھی کر لے گا تو وہ پردہ ہٹ جائے گا تو چمکتا ہوا چاند تجھ کو ایک ہی نظر آئے گا۔

38- راست کن چشم خود از بہر خدائے — ہفت بیں کم باش اے ہرزہ درائے

ترجمہ: خدا کا واسطہ اپنی آنکھ کو سیدھا کر لے سات دیکھنا کم کر دے اے بے ہودہ رائے رکھنے والے۔

39- اے برادر دست در احمد بزن — بر کجی نفس بد دیگر متن

ترجمہ: اے بھائی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی چوکھٹ کو مضبوطی سے پکڑ لے اور نفس بد کی کج روی کو چھوڑ دے تو تجھ کو اصل بات مل جائے گی' باطل سے دور ہو کر حق پا لے گا۔

40- رد تشبث کن بذیل مصطفےٰ　　احولی بگذار سوگند خدا

ترجمہ: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے دامن پر گستاخی سے چنگل مارنا چھوڑ دے' ان کی طرف بھینگی آنکھ کر کے دیکھنا چھوڑ دے۔ خدا کی قسم وہ تجھ کو معاف کریں گے' آقا بہت بڑے کریم ہیں۔

41- پندہا دادیم و حاصل شد فراغ　　ماعلینا یا اخی الا البلاغ

ترجمہ: ہم نے نصیحت کر دی ہم کو فراغت مل گئی' اے بھائی ہم پر اور کچھ واجب نہیں صرف نصیحت کرنے اور پیغام پہنچانے کے' عمل تم نے کرنا ہے۔

42- در دو عالم نیست مثل آں شاہ را　　در فضیلتھا و در قرب خدا

ترجمہ: دونوں جہان میں حضور ﷺ کا مثل اور ثانی نہیں ہے۔ آپ کی فضیلت اور قرب خدا میں کوئی آپ کا ہمسر و ہم پلہ نہیں ہے۔

43- ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے　　برتر ست از وی خدائے مہتدے

ترجمہ: اللہ بلند و برتر کے سوا آپ ﷺ کا مثل و ثانی کوئی نہیں ہے ان سے بلند و برتر صرف اللہ سب کو ہدایت دینے والا اور برتر ہے۔

44- انبیائے سابقین اے محتشم　　شمع ہا بودند در لیل و ظلم

ترجمہ: دبدبہ والے انبیاء جو گزر چکے ہیں' وہ شمع و چراغ و موم بتی کی طرح تھے رات کے اندھیرے میں اُجالا کرتے تھے' نور ہدایت دکھا کر رہبری کرتے تھے۔

45- درمیان ظلمت و ظلم و غلو　　مستنیر از نور ہر یک قوم او

ترجمہ: اندھیرے اور ناانصافی کی کثرت و زیادتی کے درمیان نور کی روشنی اور ہدایت دینے والا ہر قوم کو دیا تا کہ ان کی اصلاح کرے۔

46- آفتاب خاتمیت شد بلند　　مہر آمد شمع ہا خامش شدند

ترجمہ: نبوت کو ختم کرنے والے خاتم النبیین ﷺ کا سورج طلوع ہو کر بلند ہوا تو انبیاء سابقین کی شمعیں خاموش ہو گئیں' گل ہو گئیں۔

47- نور حق از شرق بے مثلی بتافت　　عالمے از تابش او کام یافت

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا بے مثل نور مشرق سے طلوع ہو کر چمکا تو تمام جہان نے اس کے نور سے ہدایت پائی۔

48- دفعتہً برخاست اندر مدح او　　از زبانہا شور لامثل لہ

ترجمہ: اچانک اس کی تعریف و مدح میں یہ نعرہ بلند ہوا اور زبانوں پر بے ساختہ یہ جاری ہو کہ ان کی مثال کوئی نہیں ہے۔

49- لیک شپر تا پذیرفت از عناد　　در جہاں ایں بے بصر یا رب مباد

ترجمہ: لیکن چمگادڑ نے اپنی دشمنی کی وجہ سے اس کی نورانیت کو قبول نہ کیا۔ اے رب العالمین اس جہان میں کسی کو ایسا اندھا نہ کرنا۔

50- چشم ہا بودند ایں ربانیاں　　مزرع دل بہرہ یاب از فیض شاں

ترجمہ: ان اللہ والوں کی آنکھیں روشن تھیں' ان کے دل کی کھیتی نے کامیابی پائی ان کے فیض پُر بہار سے۔

51- ابر آمد کشت ہا سیراب کرد نخل ہائے خشکِ را شاداب کرد

ترجمہ: بادل نے آ کر ان کے کھیتوں کو سیراب کر دیا اور ان کے خشک درختوں کو ہرا ابھرا کر دیا۔

52- حق فرستاد ایں صحاب باصفا کے یطھرنا وین ھب رجسنا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان پاک دوستی کرنے والوں کو بھیجا کہ انہوں نے ہمیں پاک کیا اور ہماری نجاستوں کو ہم سے دور کر دیا۔

53- بارش اور رحمت ربّ العلےٰ شور رعدش رحمتہ مہداۃ انا

ترجمہ: اس کا بوجھ بلند و بالا ربّ کی رحمت ہے۔ بادل بجلی کی کڑک کا شور رحمت کے پانی کا گھوارہ/ جھولا ہے۔

54- رحمتش عام است بہر ہم گنا لیک فضلش خاص بہر موماناں

ترجمہ: اس کی رحمت ہر عام و خاص کے لئے بلاتخصیص عام ہے لیکن اس کا فضل صرف مومنوں کے لئے مخصوص ہے۔

55- چوں نئی بے مثلیش را معترف کے شوی از بحر فیضش مغترف

ترجمہ: جب تو اس کی بے مثلی کا اعتراف نہیں کرتا' اس کو بے مثل نہیں مانتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تو اس کے فیض کے دریا سے ایک چلو پانی بھی لے سکے گا۔

56- نیست فضلش بہر قوم بے ادب یخطف ابصار ہم برق الغضبْ

ترجمہ: بے ادب قوم کے لئے اس کا فضل نہیں ہے' ان کی بصارت نظر کو غضب کی بجلی کی چمک سے اُچک لیتا ہے' چھین کر اندھا کر دیتا ہے۔

57- چوں بہ بینند آں سحاب ایناں ز دور عارض ممطر بگویند از غرور

ترجمہ: جب انہوں نے بادل کو دور سے آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے غرور کرتے ہوئے یہ بادل ہم پر بارش کرنے' برسنے کے لئے آ رہا ہے۔

58- بل ھو ما استعجلوا خزیٌ عظیم ارسلت ریح بتعذیب الیم

ترجمہ: بلکہ وہ قوم جس کی جلدی کر رہے تھے وہ ان کے لئے بہت بڑی رسوائی اور عذاب تھا۔ ہم نے ان کو عذاب دینے کے لئے ہوا اندھی بھیج دی' اس سے ان کا سب کچھ تباہ و برباد کر دیا' رنج و الم میں مبتلا کر دیا۔ یہ عذاب بادِ سموم قوم عاد و ثمود پر آیا۔

59- فیض شد با غیظ گرم اختلاط حبذ ابرے عجب خوش ارتباط

ترجمہ: بخشش ہوئی سخت غصہ کے ساتھ جو گرم ہوا کے ساتھ ملا ہوا تھا بہت خوب وہ عجیب بادل تھا جو خوشی کے ساتھ ملا جلا تھا' دیکھ کر خوشی ہوئی مگر جب وہ گرم آندھی آ گئی تو سب کچھ ہی تباہ ہو گیا۔

60- خرمنے کش سوخت برق غیظ او گفت قرآں السقر مثویٰ لہ

ترجمہ: اس کے سخت غصہ کی آگ نے غلہ کا جمع کیا ہوا ڈھیر جلا دیا۔ قرآن نے فرمایا: دوزخ اس کے رہنے کی جگہ ہے۔

61- مرزعے کش آب داد آں بحر جود　　حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود

ترجمہ: پانی کھینچنے والے نے اس سخاوت کے دریا/سمندر کو پانی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کا وصف ظاہر فرمایا۔

62- قل کزرعٍ اخرج الشطاء الی　　ازرفا ستغلظ ثم استویٰ

ترجمہ: کہہ دو جیسے کھیتی اس میں سے نہر نکالی ایک احاطہ کی طرف موڑ دی وہ اس میں جا کر غلیظ گاڑھی ہوگئی پھر جم گئی۔

63- یعجب الزرع کالماء المعین　　کے یغیظ الکافرین الظالمین

ترجمہ: کسان اس کو دیکھ کر تعجب کرے کہ وہ جما ہوا پانی ہے تاکہ ظالم کفار غصہ کریں۔

64- ابر نیساں است ایں ابر کرم　　دُر رخشاں آفریں در قعر یم

ترجمہ: برسات کی پہلی بارش کے بادل ہیں، یہ کرم کے بادل ہیں۔ چمکیلے موتی پیدا ہوتے ہیں سمندر کی گہرائی میں سیپ کے اندر۔

65- قطرۂ کز وے چکد اندر صدف　　گوہر رخشندہ شد با صد شرف

ترجمہ: پہلی بارش کے جو قطرے سیپ کے اندر گرتے ہیں وہ چمکدار موتی صدفی صد شرافت رکھتے اور قیمتی ہوتے ہیں۔

66- بحرِ ذاخر شرع پاک مصطفٰے　　واں صدف عرش خلافت اے فتا

ترجمہ: وہ موجیں مارتا سمندر محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک شریعت مطہرہ ہے اور وہ موتی کا صدف سیپ اے جوان حضور ﷺ کا عرش تخت خلافت ہے۔

ہر صحابی درِ مکنون ہے بلکہ ستارہ فلک ہے جیسا کہ فرمایا:

اصحابی کنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

''میرے صحابی ستاروں کی طرح ہیں تم جس کی بھی اقتداء کرلو گے ہدایت پالو گے۔''

67- قطرہ با آں چار بزم آرائے او　　زانکہ او کل بود و شاں اجزائے او

ترجمہ: وہ چار قطرے چار یار ان کی بزم مجلس کی زینت تھے اس لئے کہ وہ کل تھے اور یہ ان کا حصہ تھے۔

68- برگہائے آں گل زیبا بدند　　رنگ و بوئے احمدی می داشتند

ترجمہ: اس خوبصورت پھول کی یہ پتیاں تھیں اور ان کے اندر رنگ و خوشبو احمدی ﷺ ہی موجود تھا۔ وہ اصل تھے یہ ان کا سایہ تھے۔

69- قصد کارے کرد آں شاہ جواد　　ہر یکے انی لہ گویاں ستاد

ترجمہ: اس سخی بادشاہ نے اگر کسی کام کا ارادہ فرمایا تو فرماتے میں اسی کے لیے ہوں، کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے وہ کام مکمل ہو جاتا۔

70- جنبش ابرو نہ تکلیف کلام　　خود بود ایں کار آخر والسلام

ترجمہ: نہ ابرو کو حرکت دیتے نہ بات کرنے کی تکلیف فرماتے وہ کام خود بخود مکمل ہو جاتا اور آپ آخر میں سلامتی کے لئے فرماتے۔

71- آں عتیق اللہ امام المتقین　　　بود قلب خاشع سلطان دین

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل پہلے برگزیدہ مسلمان اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے متقی پرہیزگاروں کے امام جن کا دل عاجزی کرنے والا اور وہ دین کے سلطان اعظم تھے۔

72- واں عمر حق گو زبان آنجناب　　　ینطق الحق علیه والصواب

ترجمہ: اور خلیفہ دوم چالیسویں اسلام لانے والے حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جن کی زبان پر حق جاری تھا' ان کی رائے کے مطابق اللہ نے قرآن میں آیات نازل فرمائیں۔ آیت پردہ' بدر کے قیدی کافروں کے لئے وغیرہ دس آیات نازل ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مزاج شناس' اللہ تعالیٰ ان کی درست رائے کے مطابق آیات نازل فرماتا۔ ان کی زبان سے کلمہ حق ہی خارج ہوتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

لا نبی بعدی لو کان نبی بعدی لکان عمر.

''میرے بعد اگر نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہی ہوتا۔''

73- بود عثماں شرمگیں چشم نبی　　　تیغ زن دست جواد او علی

ترجمہ: خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عفت و حیاء کے پیکر نبی پاک صاحب لولاک ﷺ بھی ان کی حیاداری کا خیال رکھتے اور ان کی سخاوت پر ان کے لئے جنت واجب فرمائی۔ اپنی دو بیٹیوں کو ان کے عقد میں دیا' یہ خصوصیت حضرت عثمان غنیؓ کو حاصل ہے کہ کسی نبی کی دو بیٹیاں ایک آدمی کے عقد میں نہیں آئیں سوائے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے۔

چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں' آپ نے نو سال یا دس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپ بچوں میں پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ آپؓ کا عقد/ نکاح حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ تلوار چلانے میں آپ کمال رکھتے تھے۔ درِ خیبر کو ساٹھ یا ستر آدمی چلا سکتے تھے' آپؓ نے ایک ہاتھ سے اس کو اُٹھا دیا۔ خیبر فتح کرا دیا۔ آپ کی سخاوت بھی ضرب المثل تھی۔ آپ سادات حسنی و حسینی کے جداعلیٰ اور باب العلم ہیں۔

حضور دانائے غیوب ﷺ نے فرمایا:

انا مدینة العلم ''میں علم کا شہر ہوں'' ابوبکر بنیانها ''ابوبکر اس کی بنیاد ہیں'' عمر جدارها ''عمر اس کی دیواریں ہیں'' عثمان سقفها ''عثمان اس کی چھت ہیں'' علی بابها ''علی اس کے دروازہ ہیں'' بغیر دروازے کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان چاروں اصحاب کے بغیر اسلام کے شہر میں دخول و قیام ناممکن ہے اور اسلام نامکمل ہے۔

74- نیست گر دست نبی شیر خدا　　　چوں ید اللہ نام آمد مر او را

ترجمہ: اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کے ہاتھ نہیں ہیں تو ان کا نام ''یداللہ'' کیسے ہو گیا۔ اللہ نے سرکار دوعالم کے دست مبارک کو اپنا ہاتھ فرمایا ہے:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیهم.

''وہ لوگ جو آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں پر ہے۔''

اللہ کا ہاتھ نبی اور نبی کا ہاتھ علی ہوئے۔ سلسلہ نقشبندی حضرت صدیق اکبرؓ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے اور سلسلہ قادری' سلسلہ چشتی' سلسلہ سہروردی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے سے حضرت محمد ﷺ تک پہنچتے ہیں۔

75- دست احمد عین دست ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال

ترجمہ: محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہاتھ یقینی طور پر اللہ ذوالجلال کا ہاتھ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت اور کفار سے جنگ میں اسی پاک ہاتھ کو استعمال فرمایا۔

76- سنگریزہ می زند دست جناب — مارمیت از رمیت آید خطاب

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! جب آپ سنگریزہ اپنی مٹھی میں لے کر کافروں کو مارتے ہیں تو آپ کا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو نے وہ سنگریزے نہیں پھینکے جب تو نے پھینکے ولا کن اللہ رمی لیکن وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے۔ آپ ﷺ کے فعل پھینکنے کو اللہ نے اپنا فعل فرمایا۔

77- وصف اہل بیت آمد اے رشید — فوق ایدیھم یداللہ المجید

ترجمہ: اے نیک بخت اہل بیت کے اوصاف میں یہ قول نازل ہوا ہے۔ اللہ بزرگ و برتر کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

78- شرح ایں معنی بروں از آگہی ست — پا نہادن اندریں آہ بے رہی ست

ترجمہ: اس معنی کی تشریح علم میں آنے سے باہر ہے۔ عقل انسانی اس تشریح کو سمجھ نہیں سکتی تو اس راستہ میں پاؤں رکھنا اس کو سمجھنا گمراہی کی طرف لے جائے گا۔

79- تا ابد گر شرح ایں معضل کنم — جز تحیر ہیچ نبود حاصلم

ترجمہ: اگر ابد تک اس مشکل گتھی گورکھ دھندے کو میں سلجھانے کی کوشش کروں تو حیرت کے سوا مجھ کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

80- ربنا سبحٰنک لیس لنا — علم شیء غیر ما علمتنا

ترجمہ: اے میرے رب تیری ذات پاک ہے اور تیری تسبیح ہے۔ ہمیں کسی چیز کا علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھا دیا۔

81- گفتہ گفتہ ایں سخن اینجا رسید — خامہ گوہرفشاں داماں بچید

ترجمہ: کہتے کہتے یہ بات یہاں تک پہنچی کہ موتی چھڑکنے والے قلم سے دامن میں چن لئے ہٹا لئے سمیٹ لے ورنہ پردہ ہٹ جائے گا۔ قابل گردن زدنی بن جائے گا۔

82- ملہم غیبی سروش رازداں — دامنم بگرفت کای آتش زبان

ترجمہ: غیب کے الہام کرنے والے اور رازوں کو سلجھانے والے نے میرا دامن پکڑ کر کہا: اے زبان سے آگ اُگلنے والے خاموش ہو جا بس کر۔

83- درخور فہمت بناشد ایں سخن — بس کن و بیہودہ وش خامی مکن

ترجمہ: تیری سمجھ کے سورج پر یہ بات روشن ہوگئی ہے بس کر اور بیہودہ اس کے مثل غلطی مت کر جیسے منصور نے کر دی تھی اور سزا پائی۔

84- اصفیا در اندریں جا خامشند — از می کلت لسانہ بے ہش اند

ترجمہ: صوفیا اس مقام پر مرتبہ پر آ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اس شرب سے ان کی زبان کٹ جاتی ہے وہ ہوش میں نہیں رہتے۔

85- راز ہا بر قلب شاں مستور نیست   لیک افشا کردنش دستور نیست

ترجمہ: ایسے راز ان کے دلوں سے پوشیدہ نہیں ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا دستور نہیں ہے۔

86- ہر کجا کنجی ودیعت داشتند   قفل بر در نیز حفظش بستہ اند

ترجمہ: جس جگہ چابی کو امانتاً چھپا کر رکھتے ہیں تو تالہ اس کے دروازے پر اس کی حفاظت کے لئے ڈالتے ہیں۔

87- در دل شاں گنج اسرار اے اخو   برلب شان قفل امر انصتوا

ترجمہ: اے بھائی ان کے دل میں اسرار کے خزانے ہیں' ان کے ہونٹوں پر خاموشی کے تالے پڑے ہیں کیونکہ ان کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔

88- روز آخر گشت و باقی ایں کلام   ختم کن انی لہٗ طرف التمام

ترجمہ: آخری دن ہو گیا اور یہ کلام ابھی باقی ہے ختم کر بیشک اس کے لئے یہ آخری کنارا ہے۔

89- لغز گفت آں مولوی مستند   راز ما را روز کے گنجا بود

ترجمہ: ان مستند مولویوں نے یہ بات پوشیدہ رکھی ہے' ہمارے راز کے لئے ایک دن کی گنجائش رکھی ہے۔

90- الغرض شد مثل آں عالی جناب   سایہ ساں معدوم پیش آفتاب

ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ اس کی مثال حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں کہ ان کا سایہ آفتاب (سورج) کی دھوپ میں نہیں ہوتا۔

تم بے مثل حق مظہر ہو پھر مثل تمہارا کیونکر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مثال پیدا نہیں کی۔ یوحیٰ الی سے ممتاز کر دی۔ قرآن کا لب ولہجہ ہے جیسے اُستاد شاگرد سے کہے میں تم جیسا ہوں یعنی نہیں ہوں تمہارا اُستاد ہوں۔ شاگرد اُستاد کے برابر نہیں ہو سکتے' اُستاد افضل ہوتا ہے۔

91- متفق بروئے ہمہ اسلامیاں   سنیان و بدعیاں و مستہاں

ترجمہ: تمام مسلمان اس پر متفق ہیں وہ اہلسنّت ہوں یا بدعتی نئی نئی حرکتیں کرنے والے یا ذلیل وخوار بدعمل ہوں۔

92- ممتنع بالغیر داند یک فریق   ممتنع بالذات دیگر اے رفیق

ترجمہ: ایک گروہ وحدت الوجود اس کے غیر کا وجود نہیں مانتا' دوسرا گروہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہیں مانتا ہر چیز کا وجود علیحدہ مانتا ہے۔

93- وا دریغا کردہ ایں قوم عنید   خرق اجماعے بدیں قول جدید

ترجمہ: پھر افسوس قوم کے دشمنوں نے یہ دشمنی کی' اجماع اُمت کو اس جدید نئی بات سے دو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔

94- اللہ اللہ اے جہولان غبی   تا بکے بے دینی و فتنہ گری

ترجمہ: اللہ اللہ کرو اے جاہلو کند ذہن والو یہ بے دینی اور فتنہ گری کب تک رہے گی۔

95- مصطفٰے وایں چنیں سوالادب　　ایں قدر ایمن شدید از اخذ رب
ترجمہ: حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے ایسی گستاخی اور بے ادبی کب تک رہے گی۔ اس قدر نڈر' بے خوف' خدا کی گرفت سے رہو گے۔

96- سابع سبعہ مگوئید از عناد　　انتھوا خیر الکم یوم التناد
ترجمہ: دشمنی سے ساتوں میں کا ساتواں مت کہو' خاموش رہو تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک دوسرے کو پکارنے والے دن میں۔

97- روز محشر چوں خطاب آید زعرش　　اے نطیقان فلک سکان فرش
ترجمہ: محشر کے دن جب عرش سے خطاب آئے گا اے آسمان کے گفتگو کرنے والے فرشتو اور زمین پر رہنے والو۔

98- ہیچ می بیند در ارض وسما　　مثل وشبہ بندہ ما مصطفٰے
ترجمہ: زمین اور آسمان میں کسی کو دیکھا میرے بندے محمد مصطفٰے ﷺ کے مثل ان جیسا یا ان سے ملتا جلتا' شبیہ ان کا نہیں ہے۔

تم بے مثلی حق کے مظہر ہو
پھر مثل تمہارا کیونکر ہو

99- یک زباں گویند نے اے کریم　　کس عدیلش نیست باللہ العظیم
ترجمہ: وہ سب یک زبان ہو کر کہیں گے نہیں نہیں' اے کریم کوئی ان کا ہمسر و ہم مرتبہ ان جیسا نہیں ہے خدائے عظیم برتر کی قسم!

100- انجا کاندر ازل ز ارواح ما　　از الست خاست بے پایاں بلٰے
ترجمہ: ازل کے اندر ہم سب کی ارواح نے "الست بربکم" کہا میں تمہارا رب نہیں ہوں سن کر بے انتہا شور اُٹھا۔ "بلٰے" ہاں تیرے سوا کوئی رب نہیں ہے۔

101- لاجرم آنروز زیں قول وخیم　　توبہ ہا ظاہر کنند از ترس وبیم
ترجمہ: خواہ مخواہ اس دن اس بھاری و ناگوار بات پر بظاہر ڈر اور خوف سے سب نے توبہ کی۔

102- معترف آیند بر جرم وخطا　　معذرت آرند پیش کبریا
ترجمہ: اپنے جرم اور غلطی کا اعتراف اقرار کریں گے اور اپنا عذر اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں گے' معافی چاہیں گے۔

103- کایخدا از فضل تو غافل بدیم　　شمس پیش چشم ما جاہل بدیم
ترجمہ: کہ اے رب العالمین تیرے فضل سے ہم غافل تھے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سورج تھا اور ہم جاہل ہو گئے تھے۔

104- ربنا ان ظلمنا رحم کن　　جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن
ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' ہم نے جو کچھ کہا تھا یہ باتیں کی تھیں' جہالت سے کی تھیں۔

105- پردہ ہا بر چشم ما افتادہ بود　　رحم کن بر جاہلاں رحم اے ودود
ترجمہ: ہماری آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا تھا تو جاہلوں پر رحم فرما' رحم فرما۔ اے ودود' دوستی کرنے والے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے

والے۔

106- نفس ما انداخت مارا در بلا　　　وائے بر ما و بنادانی ما

ترجمہ: میرے نفس نے مجھ کو بلاؤں میں پھانس دیا' مجھے اپنی نادانی پر افسوس ہے اور اپنی بدقسمتی پر بڑا افسوس ہے۔

107- عذرہا در حشر باشد ناپذیر　　　قاریا برخوان الم یات نذیر

ترجمہ: حشر میں معذرت غیر مقبول ہو گی۔ اے پڑھنے والے ''الم'' پڑھ' قرآن کی تلاوت کر۔ کوئی ڈرانے والا آ کر تیری راہبری کر دے گا۔

108- سخت روزے باشد آں روز الاماں　　　باختہ ہوش و حواس قدسیاں

ترجمہ: وہ دن بہت سخت ہو گا' وہ حشر کا دن اللہ کی پناہ اس دن قدسی فرشتوں کے ہوش و حواس بھی اُڑے ہوئے ہوں گے ہارنے والے کی طرح۔

109- واحد قہار باشد در غضب　　　یجعل الولدان شیبا فی التعب

ترجمہ: اس دن اللہ واحد قہار قہر کرنے والا سخت غصہ اور غضب میں ہو گا۔ اس دن بچے تکلیف اور پریشانی سے خوف میں بوڑھے ہو جائیں گے۔

110- زہرہا در باختہ افلاکیاں　　　رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں

ترجمہ: آسمان کے رہنے والوں کے پتہ خوف سے پانی ہو گئے' ہار گئے ہیں اور خاکیوں (زمین کے رہنے والوں) کے چہروں کا رنگ اُڑا ہوا ہے۔

111- دو گروہ باشند مسعود ولئیم　　　کل فرق کان کالطّود العظیم

ترجمہ: دو گروہ ہوں گے نیک بخت اور بدبخت' کنجوس' ملعون ان کے سر پر ہو گا جیسے بڑا پہاڑ یا بڑا درخت پڑا ہے۔

112- رب سلّم التجائے انبیاء　　　شور نفسی بر زبان اولیاء

ترجمہ: انبیاء علیہم کی اللہ تعالیٰ سے یہ التجا (دُعا) ہو گی: اے ربّ ہماری اُمتوں کو پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزار دے اور اولیاء کی زبان پر اپنی جانوں کی سلامتی کی دُعا ہو گی۔

113- برلب آمد نام آں روز سیاہ　　　موی برتن خاستم یا ربّ پناہ

ترجمہ: اس کالے دن قیامت کا ذکر جب میری زبان پر آتا ہے تو میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ میرے منہ سے نکلتا ہے: اے ربّ بس تیری ہی پناہ چاہیے۔

114- اعتراف جرم و توبہ اے اریب　　　در چنیں روز سیہ ناید عجیب

ترجمہ: میں اپنے جرم کا اعتراف و اقرار کر کے توبہ کرتا ہوں۔ اے عقل کل و خالق عقل میرے اوپر ایسے سیاہ کالے دن (قیامت کے روز) کوئی عجیب جرم نہ لگے۔

115- کیں جہولاں راز طعن و دور باد — ہم بدنیا لیک در موزہ فتاد

ترجمہ: ان جاہلوں کی طرح لعن طعن و دشمنی سے ہمیشہ دور رکھ' دنیا سے بھی دور کسی دور افتادہ جگہ پر ڈال دے۔

116- شاں بیک جائے زمان گیر و دار — ہمچو پائے سوختہ نامد قرار

ترجمہ: وہ سب ایک جگہ اس پکڑ و چھوڑو کے دور میں جلے ہوئے پاؤں والے کی طرح ایک جگہ ٹھہر نہ سکیں گے۔

117- تاج مثلیت گہی بر سر نہند — گہ خطاب خاتمیت می دہند

ترجمہ: کبھی اپنے مثل ہونے کا تاج سر پر رکھتے ہیں اور کبھی خاتمیت کا خطاب دیتے ہیں۔

118- گاہ بالذات ست آں ختم ہمام — گاہ بالعرض آمد و تخلیل خام

ترجمہ: ان بزرگ کی خاتمیت کبھی بالذات تسلیم کرتے ہیں' کبھی بالعرض جو صفت خود قائم نہ ہو کی کمزور وجوہات کو بیان کر کے کہتے ہیں۔

119- نو نیاز ان کتاب اضطراب — ایں چنیں کردند صدہا انقلاب

ترجمہ: اس پریشان و اختلافی خیالات کی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے تو صدہا اختلافات پراگندہ خالی لوگوں نے ظاہر کی ہے۔

120- اندریں فن ہر کہ اُستادی بود — کے بچند قلبہا قانع شود

ترجمہ: اس ردوبدل کے فن میں جس کو ملکہ' مہارت' اُستادی حاصل ہوتی ہے تو وہ گنی چنی چند تبدیلیوں پر کب صبر کرتا ہے۔

121- می رسد از وے بہر فرض نبی — شقہ معزولی از پیغمبری

ترجمہ: اس کی طرف سے نبی کے ہر فرض پر خط آتا ہے ہم تم کو پیغمبری سے معزول ؑ برطرف کرتے ہیں' تمہارے فرض کو تسلیم نہیں کرتے۔

122- کہ قناعت کن گزشتہ از طمع — بر ہدایت حسب عز مَن قنع

ترجمہ: وہ اپنے لالچ کی وجہ سے تھوڑے گزرے ہوئے پر قناعت' صبر کب کرتا ہے۔ میری ہدایت پر میری عزت کی وجہ سے قناعت کر۔

123- از نبوت و ز نزول جبرائیل — قصد ما بودست ارشاد السبیل

ترجمہ: اعلان نبوت سے جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے تک قرآن پاک کے مکمل نازل ہونے تک ہمارا ارادہ راہ ہدایت دینے کا تھا۔

124- معنی شمس است برگ نسترن — موج عمان شرح نسرین و سمن

ترجمہ: شمس کے معنی سے مراد ہے سفید پھولوں کی پھلواری اور عمان سمندر کی موج کی شرح' نسر پرندہ یا دو ستارے اور خوبصورت پھول۔

125- آہوئے چین است مقصود از سما مرحبا تاویل اطہر مرحبا

ترجمہ: چننے والے ہرن سے مراد وہ مقصد ہے آسمان کے نیچے چننے والا مرحبا اس کی پاکیزہ تاویل وتشریح مرحبا!

126- الغرض سیماوش در اضطراب صد تپیدن گردہ ایں قوم عجاب

ترجمہ: آخرکار چاندی پارے کی طرح اس عجیب قوم کو سو مرتبہ عشق کی آگ پر رکھ کر اتنا تپایا' گرم کر دیا کہ وہ مضطرب اور بے چین ہو گئی اور اقوام عالم کی ہادی راہنما بن گئی۔

127- چند در کوئے جبل بشتافتند لیک راہ مخلصی کم یافتند

ترجمہ: چند آدمی پہاڑوں کی گھاٹیوں میں بھاگتے دوڑتے رہے لیکن خلاصی کا راستہ کب پا سکے' آخر مسلمان ہو گئے۔

128- من فدائے علم آں یکتا شوم حبذا دانائے راز مکتتم

ترجمہ: میں اس یکتا بے مثل علوم کے جاننے والے پر فدا ہوں۔ واہ وا ان پوشیدہ چھپے ہوئے رازوں کے جاننے والے پر میں قربان ہوں۔

129- حبذا سر وعیاں دانائے من حبذا ربّ من ومولا من

ترجمہ: واہ وا میرے ظاہر و باطن اور مجھے جاننے والے واہ وا میرے ربّ اور میرے آقا و مولا۔

130- کرد ایمائے بری فتنہ گری قرنہا پیش از وجودش در نبی

ترجمہ: میرے ارادے فتنہ سے بری کر دے' ان کی پیدائش کے زمانے غیب نے ان پر ظاہر کر دیئے۔

131- احمدا بنگر کہ اینان چوں زدند بہر تو امثال از کفر نژند

ترجمہ: اے احمد مجتبیٰ ﷺ آپ دیکھو جب ان کو ہم نے مارا' ختم کر دیا تاکہ تیرے واسطے کوئی مثال فکر کی پرانی نہ لا سکیں۔

132- او فتادند از ضلالت در چہے پے نبردند از عمی سوئے رہے

ترجمہ: وہ اپنی گمراہی سے کنوئیں کے اندر گر گئے تاکہ تیری طرف اپنی گمراہی' اندھے پن کا کوئی راستہ نہ لا سکیں۔

133- تا بکے گوئی دلا ازیں وآں بر دعا کن اختتام ایں بیاں

ترجمہ: اے دل تو کب تک کہتا رہے گا یہ اور وہ اس کا اختتام دعا پر کر یہ بیان کافی ہے۔

134- نالہ کن بہر دفع ایں فساد از تہ دل دونہ خرط القتاد

ترجمہ: اس فساد کو دور کرنے کے لئے رو کر دعا کر کمینہ دل کی گہرائیوں سے پرانے خنجر کی نوک سے سیاہی کو دور کر۔

135- اے خدا اے مہرباں مولائے من اے انیس خلوت شبہائے من

ترجمہ: اے اللہ! اے میرے مہربان' میرے آقا و مولا! اے میری رات کی خلوت میں مجھ سے انس و محبت کرنے والے۔

136- اے کریم کارساز بے نیاز — دائم الاحسان شہ بندہ نواز

ترجمہ: اے بے نیاز مجھ پر کرم کرنے والے میرے کام بنانے والے ہمیشہ احسان کرنے والے اپنے بندوں کو نوازنے والے بادشاہ۔

137- اے بیادت نالہ مرغ سحر — اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

ترجمہ: صبح کا پرندہ تیری یاد میں نالہ و زاری کرتا ہے۔ اے وہ ذات کریم کہ تیرا ذکر زخمی جگر کے لئے مرہم ہے' شفاء دیتا ہے۔

138- اے کہ نامت راحت جان و دلم — اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

ترجمہ: اے ذات پاک تیرا نام میرے جان اور دل کی راحت و آرام ہے۔ اے ذات پاک فضل' تیرا میری مشکلات کی کفالت کرتا ہے۔

139- ہر دو عالم بندۂ اکرام تو — صد چو جان من فدائے نام تو

ترجمہ: دونوں عالم تیرے اکرام کے بندے ہیں' میری جیسی سو جانیں تیرے نام پر فدا ہیں۔

140- ما خطا آریم و تو بخشش کنی — نعرۂ انی غفورٌ میزنی

ترجمہ: میں غلطی کرتا ہوں تو معاف کرتا ہے اور انی غفور ''میں معاف کرنے والا ہوں'' کا نعرہ مارتا ہے۔

141- اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطاء — اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

ترجمہ: اللہ اللہ ہماری طرف جرم اور غلطیاں اللہ اللہ تیری طرف رحم اور عطاء' مہربانیاں' معافیاں!

142- زہر ما خواہیم تو شکر دہی — خیر را دانیم شر از گمرہی

ترجمہ: میں کھانے کے لئے زہر مانگتا ہوں تو مجھے شکر (چینی) دیتا ہے۔ اپنی گمراہی سے خیر کو شر سمجھتا ہوں۔

143- تو فرستادی بما روشن کتاب — میکنی با ما با حکامت خطاب

ترجمہ: تو نے ایسی روشن کتاب ہماری طرف نازل کی (بھیجی) تو اس میں ہمارے ساتھ احکامات کے ساتھ خطاب فرماتا ہے۔

144- از طفیل آں صراط مستقیم — قوتے اسلام رادہ اے کریم

ترجمہ: اس سیدھے راستے کے طفیل اسلام کو قوت دے اے کرم کرنے والے۔

145- بہر اسلامے ہزاراں فتنہا — یک مہ و صد داغ فریاد اے خدا

ترجمہ: اسلام کے راستے میں ہزاروں فتنے ہیں ایک مہینہ میں سو داغ فریاد کے پڑ گئے ہیں اے اللہ تعالیٰ!

146- اے خدا بہر جناب مصطفےٰ — چار یار پاک و آل با صفا

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل اور چار یار آ حضرت صدیق اکبر' حضرت فاروق اعظم' حضرت عثمان غنی' حضرت حیدر کرار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم) اور آل پاک رضی اللہ عنہم کے طفیل مسلمانوں پر کرم فرما۔

147- بہر مردان رہت اے بے نیاز   مرد ماں در خواب ایشاں در نماز

ترجمہ: اے بے نیاز اپنی راہ چلنے والوں کے طفیل جب لوگ رات کو نیند میں غافل ہوں اور وہ نماز تہجد ادا کرتے ہوں' ان کے طفیل!

148- بہر آب گریہ تر داماناں   بہر شور خندہ طاعت کناں

ترجمہ: آنسوؤں سے رونے والے جن کے دامن تر ہو گئے ہوں ان کا واسطہ اور ان کا واسطہ جو ہنسی کے شور میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں' عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

149- بہر اشک گرم دوراں از نگار   بہر آہ سرد مہجوراں زیار

ترجمہ: گرم آنسوؤں کے طفیل اور زمانے کے ظالمانہ نقوش سے جو یار کے ہجر میں ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں' ان کے طفیل!

150- بہر جیب چاک عشق نامرد   بہر خون پاک مردان جہاد

ترجمہ: ناکام عشق میں جن کے دامن چاک (پھٹ) گئے ہیں' ان کے طفیل اور مجاہدوں کے پاک خون کے طفیل جو راہ حق میں زمین پر بہہ گئے ہیں۔

151- پر کن از مقصد تہی دامان ما   از تو پذ رفتن ز ما کردن دعا

ترجمہ: ہمارے خالی دامنوں کو دلی مرادوں سے بھر دے' ہم اپنی دعاؤں کے قبولیت کی اُمید تجھ سے رکھتے ہیں۔

152- ہیچ می آید ز دست عاجزاں   .جز دعائے نیم شب اے مستعان

ترجمہ: عاجز مجبور کے ہاتھ سے کیا ملے گا سوائے آدھی رات میں دُعا کے' سوا اے مدد کرنے والے تو ہی سب کا مددگار ہے۔

153- بلکہ کارتست اجابت اے صمد   دیں دعا ہم محض توفیقت بود

ترجمہ: اے صمد بلکہ تیرا کام قبول کرنا ہے ہماری یہ دعائیں صرف تیری توفیق سے ہوتی ہیں۔

154- ما کہ بودیم دعائے ما چہ بود   فضل تو دل داد اے ربّ ودود

ترجمہ: ہم کیا ہیں اور ہماری دعائیں کیا ہیں تو نے اپنے فضل سے دل دیا اے ربّ دوستی کرنے والے اس کو اپنا عرش بنایا۔

155- ذرّہ بر روئے خاک افتادہ بود   آفتابے آمد و روشن نمود

ترجمہ: ذرّہ زمین کی مٹی پر پڑا تھا' سورج طلوع ہوا اور اس ذرّہ کو روشن کر دیا۔

156- تکیہ بر ربّ کرد عبد مستہاں   اوست بس مارا ملاذ و مستعان

ترجمہ: ذلیل و خوار بندے نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اس نے مجھ کو پناہ کی جگہ دی اور مجھے مدد کرنے کے قابل بنا دیا۔

157- کیست مولائے بہ از ربّ جلیل   حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

ترجمہ: اللہ ربّ العزت بزرگ و برتر تجھ سے بہتر آقا و مولا اور کون ہو سکتا ہے۔ ہم کو ہمارا ربّ اللہ کافی ہے' وہ بہترین کارساز ہے۔

158- چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی ‌ ‌ ‌ تمامش رضا بر کلام مولوی

ترجمہ: میں نے مثنوی کو جب اس مقام و مرتبہ تک پہنچا دیا اے رضا تو اس کو مولانا رومؒ کے کلام پر ختم کر۔

159- تاختامہ مسک گویند اہل دیں ‌ ‌ ‌ زانکہ مشک ست آں کلام مبتیں

ترجمہ: تا کہ دین دار اس کو مشک سے لگی ہوئی مہر کہیں اس لئے کہ اس واضح کلام کو یہ کہیں کہ یہ مشک ہے۔

160- چوں فتاد از روزن دل آفتاب ‌ ‌ ‌ ختم شد واللہ اعلم بالصواب!

ترجمہ: جب دل کے سوراخ دروازے سے سورج نے روشنی (دھوپ) ڈال دی تو یہ کلام مکمل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تمام علوم اسی کی تخلیق ہیں۔

نظم معطر

14 ھ 9

حمد

1- حمداً یا مفضل عبدالقادر یا ذالافضال یامنعم یامجمل عبدالقادر انت المتعال

ترجمہ: آپ کی تعریف اے فوقیت دینے والے عبدالقادر' اے بڑھانے والوں کے صاحب' اے انعام کرنے والے' اجمالاً کرنے والے عبدالقادر تو ہی بلند و بالا ہے۔

2- مولائے بما منت بالجود علیہ من دون سوال امنن واجب سائل عبدالقادر جد بالآمال

ترجمہ: اے آقا! میری طرف سے نذر ہے تیری طرف سے اس پر سخاوت ہے سوال کے بغیر' امن دے سائل کے سواب کا جواب دے امیدوں کو پورا کر۔

صلوٰۃ

1- بارد ز خدا بر جد عبد القادر محمود خدا حامد عبد القادر

ترجمہ: عبدالقادرؒ کے جد اعلیٰ پر اللہ کی طرف سے رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ خدا محمود ہے' حمد کیا ہوا ہے عبدالقادر حمد کرنے والا ہے۔

2- باران درودے کہ چکیدہ ز رخش بارد بسر سیّد عبد القادر

ترجمہ: ان کے درود کی بارش کہ ان کے چہرے سے ٹپکتی ہے۔ وہ سیّد عبدالقادر کے سر پر برستی ہے۔

تمہید

1- یا ربّ کہ دمد سنائے عبد القادر ہر حرف کند ثنائے عبد القادر

ترجمہ: اے اللہ! عبد القادر کے اندر سے جو روشنی نکلتی ہے اس کا ہر حرف عبد القادر کی تعریف کرتا ہے۔

2- ہمزہ بردیف الف آید یعنی خم کردہ قدش برائے عبد القادر

ترجمہ: ہمزہ جو الف کے بعد آتی ہے وہ اپنے قد کو خم دیتی ہے عبد القادر کے لئے۔

ردیف الالف (ا)

1- یا من بسناہٗ جاء عبد القادر یا من بثناہ یاء عبد القادر

ترجمہ: اے میرے ربّ تو مجھے کھڑا کر دے عبد القادر آ گئے ہیں۔ اے ذات تو مجھے دوڑا اے عبد القادر!

2- اذ انت جعلته کما کنت تشاء — فاجعلنی کیف شاء عبد القادر

ترجمہ: جب تو نے اس کو پیدا کیا جیسا کہ تو نے چاہا پس تو مجھے بھی کر دے جیسا کہ عبد القادر چاہتے ہیں۔

رباعی

1- ربی اَربی الرجاء عبد القادر — اذ عودنا العطاء عبد القادر

ترجمہ: اے رب! میری اُمیدوں کی پرورش کر دے عبد القادر کے طفیل جب عبد القادر کی عطا ہماری طرف لوٹ آئی ہے۔

2- الدار و سیعۃٌ و ذوالدار کریم — بورنا حیث بار عبد القادر

ترجمہ: گھر کشادہ ہے' گھر والا کریم ہے عبد القادر کے لئے' یہاں گھوڑے کے بوجھ کی ضرورت نہیں۔

ردیف الباء (ب)

1- در حشر گہ جناب عبد القادر — چوں نشر کنی کتاب عبد القادر

ترجمہ: جناب عبد القادر حشر کے میدان میں ہیں جب تو عبد القادر کی کتاب نشر کرے گا۔

2- از قادریاں مجو جداگانہ حساب — مد شمر از حساب عبد القادر

ترجمہ: قادریوں سے علیحدہ حساب مت کر عبد القادر کے حساب میں ایک مشت شمار کر لے۔

رباعی

1- اللہ اللہ ربّ عبد القادر — دارد واللہ حب عبد القادر

ترجمہ: اللہ اللہ عبد القادر کا ربّ خدا کی قسم عبد القادر کا ربّ عبد القادر سے محبت کرتا ہے۔

2- از وصف خدائے تو نصیب دادند — طوبٰی لک اے محبّ عبد القادر

ترجمہ: تیرے ربّ کے اوصاف میں سے تجھ کو حصہ دیتے ہیں جنتی پھل دار درخت کا پھل عبد القادر تجھ کو دوست رکھنے والے کے لئے ہے۔

ردیف التاء (ت)

1- اے عاجز تو قدرت عبد القادر — محتاج درت دولت عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر تیری قدرت و اختیار کے سامنے یہ عاجز و مجبور ہے۔ اے عبد القادر تیرے در اور دولت کا محتاج ہے۔

2- از حرمت این قدرت و دولت بخشائے — بر عاجز پر حاجت عبد القادر

ترجمہ: اپنی عزت اور احترام کے طفیل اتنی دولت بخش دیں اس مجبور و عاجز کو جس کی حاجات و ضروریات بے حد و شمار ہیں۔

رباعی

1- تنزیل مکمل است عبد القادر — تکمیل منزل ست عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر مکمل قرآن پاک پر عمل پیرا ہے اور منزل کو مکمل کرنے والا ہے عبد القادر!

2- کس نیست جز او در دو کنار ایں سیر — خود ختم و خود اوّل ست عبد القادر

ترجمہ: اس کے سوا کوئی نہیں سیر و سیاحت میں دونوں کناروں کی خبر رکھنے والا اس لئے عبد القادر خود ہی اوّل ہے اور خود ہی آخر ہے۔

رباعی

1- مما لا تعلمو ست عبد القادر — مستور ستور ہو ست عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر وہ ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ عبد القادر ہو کے پردوں میں پوشیدہ ہیں۔

2- می جو میگو پس آنچہ دانی کہ درست — از جستن و گفتن اوست عبد القادر

ترجمہ: تلاش کر جو کچھ تو درست جانتا ہے وہ بیان کر اس کے کہنے اور تلاش سے ہے عبد القادر!

رباعی مستزاد

1- وے گفت دلم کہ جان ست عبد القادر گفتم احسنت — جان گفت کہ دین ماست عبد القادر گفتم انت

ترجمہ: میرے دل نے کہا: عبد القادر میری جان ہیں' میں نے تو یہ صحیح کہا جان کے کہا عبد القادر میرا دین ہیں میں نے کہا میں ایمان لایا۔

2- دیں گفت حیات من از من و گفتم ایں جملہ صفات — از ذات بگو کہ آن ست عبد القادر گم شد من و آمنت

ترجمہ: اس نے کہا میری زندگی مجھ سے میں نے کہا زندگی ہی نہیں بلکہ تمام صفات زندگی تو اپنی ذات سے کہہ عبدالقادر وہ ہیں کہ مجھ سے میں اور تو گم ہو گیا تو ہی تو رہ گیا۔

مستزاد دیگر

1- عقل و حصر صفات عبد القادر شبکور نجوم — وہم و ادراک ذات عبد القادر وہ شارق و بوم

ترجمہ: عقل سے اس کو گھیر لینا یہ عبد القادر کے صفات ہیں۔ اندھیری رات اور ستاروں سے بھری رات میں حیات کو سمجھنا یہ عبد القادر ہیں۔ وہ اپنی سرشت میں چمکنے والے ہیں۔

2- عجز آنکہ بکنہ قطرہ آبے نرسید زعم آنکے رسد — تا قعر یم و فرات عبد القادر قدرت معلوم

ترجمہ: آپ عاجز اتنے ہیں کہ حقیقت میں ایک قطرہ پانی کا اپنی مرضی سے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ گمان یہ ہے کہ پہنچ سکتا ہے فرات اور

دریا کی گہرائی تک عبد القادر کے پہنچ سکتا ہے مگر اس کی قدرت معلوم ہے' وہ ان کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

ردیف الثاء (ث)

1- دیں را اصل حدیث عبد القادر — اہل دیں را مغیث عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کا قول دین کی اصل بنیاد ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی طرح دین داروں کے لئے عبد القادر فریادرسی کرنے والے ہیں۔

2- او ما ینطق عن الھویٰ ایں شرحش — قرآن احمد حدیث عبد القادر

ترجمہ: حضور ﷺ اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے اللہ کے حکم کے مطابق ارشاد فرماتے ہیں اور عبد القادر قول نبی ﷺ کی شرح کرتے ہیں۔ قرآن احمد مجتبیٰ ﷺ کی زبان و دل پر نازل ہوا اور حدیث کی وضاحت عبد القادر کرتے ہیں۔

ردیف الجیم (ج)

1- اے رفعت بخش تاج عبد القادر — پُرنور کن سراج عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر کے تاج کو رفعت بلندی دینے والے عبد القادر کے چراغ کو منور و نورانی کر دے۔

2- آں تاج و سراج باز بر کن یا ربّ — بستاں ز شاہاں خراج عبد القادر

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ اس تاج اور چراغ کو ظاہر کر کے روشن کر دے تا کہ بادشاہ اپنے محلوں' باغوں سے عبد القادر کو خراج ٹیکس محصول پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

ردیف الحاء (ح)

1- پاک ست ز باک طرح عبد القادر — وجبی ست بری ز جرح عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کا طرز زندگی کسی اعتراض کے خوف سے پاک ہے۔ عبد القادر کا حکم واجب ہے کسی جرح و اعتراض سے بری ہے۔

2- جرحش کہ تواند ز کلک قدرت — احمد متن ست و شرح عبد القادر

ترجمہ: جرح کون کر سکتا ہے' قدرت کے قلم سے کیونکہ احمد ﷺ متن اصل کتاب ہیں اور اس کی شرح تفصیل عبد القادر ہیں۔

رباعی

1- اے عام کن صلاح عبد القادر — انعام کن فلاح عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر صلاح و مشورے عام کر' عبد القادر کے فلاح مشورے لوگوں کو انعام میں دو۔

2- من سرتا پا جناح گشتم فریاد　　اے سرتا پا مجاح عبد القادر

ترجمہ: میں سر سے پاؤں تک فریاد، آہ وزاری کے پَر بن گیا ہوں اور عبد القادر سر سے پاؤں تک ہم کو تحفظ و پناہ دینے والے ہیں۔

ردیف الخاء (خ)

1- اے ظل الٰہ شیخ عبد القادر　　اے بندۂ پناہ عبد القادر

ترجمہ: اے شیخ عبد القادر زمین پر اللہ کا سایہ ظل آپ ہیں۔ اے بندۂ خدا کو زمین پر پناہ دینے والے عبد القادر آپ ہیں۔

2- محتاج و گدائیم وتو ذوالتاج وکریم　　شیئاً للہ شیخ عبد القادر

ترجمہ: میں فقیر ومحتاج ہوں اور آپ تاج شاہان پہنے اور کریم ہیں یا شیخ عبد القادر اللہ کے واسطے مجھے بھی کچھ عطا فرماؤ۔

رباعی

1- ماہ عربی اے رُخ عبد القادر　　نورے ز ربی اے رُخ عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر آپ کا چہرہ مبارک ماہ عرب نبی کریم ﷺ کی طرح منور ہے اور ربّ کی نورانی شعاعیں اے عبد القادر آپ کے رُخ انور سے مترشح ہوتی ہیں۔

2- امروز زدی ز پری خوبتری　　بدر عجمی اے رُخ عبد القادر

ترجمہ: آج تو نے پری سے زیادہ خوبصورتی حاصل کی ہے اور اے عبد القادر آپ کا رُخ مبارک عجم کا چاند ہو گیا ہے۔

ردیف الدال (د)

1- دین زاد کہ زاد زاد عبد القادر　　دل داد کہ داد داد عبد القادر

ترجمہ: دین توشہ ہے جو پیدا کیا عبد القادر نے توشہ بنا کر دل دیا بخشش کی یہ عبد القادر کا انصاف ہے۔

2- ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد و مرا　　جان باد کہ باد باد عبد القادر

ترجمہ: میں اس جان کا کیا کروں ان کے کتے کی نذر ہے اور مجھ کو جان چاہئے اور ہوا ہو عبد القادر کی ہوا۔

ردیف الذال (ذ)

1- سلطان جہان معاذ عبد القادر　　تن ملجاؤ جان ملاذ عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر پناہ گاہ جہان کے بادشاہ ہیں۔ عبد القادر جسم کی پناہ گاہ اور جان و روح کے محافظ خانہ ہیں۔

2- صحن آرد امانی و اماں بارد بام　　آنرا کہ دہد عیاذ عبد القادر

ترجمہ: صحن کے دامن کو سنوارنے والے سردی اور چھت سے امان دینے والے ہیں عبد القادر ہی ان کو پناہ دیتے ہیں۔

ردیف الراء (ر)

1- پر آب بود کوثر عبد القادر　　خوش تاب بود گوہر عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کا حوض کوثر کے پانی سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ عبد القادر کا موتی اپنی آب و تاب میں بے مثل ہوتا ہے۔

2- در ظلمات وظما آب و تابے دارم　　اے حشر بیا بر در عبد القادر

ترجمہ: اندھیرے میں چمکتا ہوا طاقتور پانی میرے پاس موجود ہے اے یوم حشر پیاسوں کو عبد القادر کے دروازے پر لا۔

رباعی

1- یا ربّ نیم از در خور عبد القادر　　دل دادہ مراں از در عبد القادر

ترجمہ: اے اللہ عبد القادر کی طعام گاہ سے بھوکا خالی پیٹ والے دل دیئے ہوئے کو عبد القادر کے دروازے سے مت بھگانا۔

2- اے ننگ مریدے از نرفتہ بمراد　　رفتن مدہ از خاطر عبد القادر

ترجمہ: اے بے شرم بدنام مرید تو اپنی مراد لئے بغیر مت جا تو عبد القادر کی خاطر اس دروازے سے خالی ہاتھ مت جانے دے۔

بخدا یہی ہے خدا کا در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

رباعی

1- حس کن انوار بدر عبد القادر　　بس کن ز اسرار صدر عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کے دروازے کے انوار کا احساس حاصل کرنے کی قوت پیدا کر۔ عبد القادر کے سینہ کے اسرار رموز تو بہت زیادہ ہیں بس تیرے لئے اتنے ہی کافی ہیں۔

2- خود قدرت قدر نا مقدر ز قد　　جوئی مقدار قدر عبد القادر

ترجمہ: تو خود غیر مقدار قدرت کی قدر اپنی قدرت طاقت سے تلاش کرتا ہے۔ عبد القادر کی قدرت کتنی ہے اس کی مقدار کیا ہے تو معلوم نہیں کر سکتا۔

ردیف الزاء (ز)

1- اے فضل تو برگ و ساز عبد القادر　　فیض تو چمن طراز عبد القادر

ترجمہ: اے ربّ تیرا فضل عبد القادر کا برگ ساز و سامان ہیں اور تیرا فیض عبد القادر کے چمن کو نقش و نگار دینے والے ہیں۔

2- آں کن کہ رسد قمری بے بال و پرے　　در سایہ تو سرو ناز عبد القادر

ترجمہ: یہ کر کہ بے بال و پر کی قمری اے عبد القادر تیرے نازنین سرو کے زیر سایہ پہنچ جائے۔

ردیف السین (س)

1- درد از در مجلس عبد القادر　　دور ست سگ بیکس عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کی مجلس کے دروازے کا درد اے عبد القادر اس بیکس جس کا تیرے سوا کوئی نہیں، کتے سے بہت دور ہے۔

2- حال ایں و ہوس آنکہ چو میرم ببرم　　سر بر قدم اقدس عبد القادر

ترجمہ: علاج اس ہوس کا یہ ہے کہ اے عبد القادر تیرے قدم مقدس پر سر رکھ کر میں جان دے دوں، تجھ پر قربان ہو جاؤں۔

رباعی مستزاد

1- گفتم تاج روس عبد القادر سرخم گردید　　جانا روح نفوس عبد القادر برخود بالید

ترجمہ: میں نے کہا عبد القادر سر کا تاج ہے اور سر کو جھکا دیا تو جان لے عبد القادر کی روح اور نفس خود بخود بڑھے، پروان چڑھے ہیں۔

2- رزما او قلب فوج دیں را دل و جانست زد نوبت فتح　　بزما بزما عروس عبد القادر شاداں رقصید

ترجمہ: اس نے لڑایا فوج کو دین کے لئے جان و دل کے ساتھ تو فتح کی نوبت بجنے لگی عبد القادر کی روح دلہن بن کر ہر ہر محفل میں خوشی سے ناچی۔

ردیف الشین (ش)

1- بالا است بلند فرش عبد القادر　　آوردہ بفرش عرش عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کا فرش بہت بلند و بالا ہے۔ عبد القادر اس کو عرش کے فرش تک لے گیا ہے۔

2- ایں کرد کہ کرد کردشا ہے کہ فزوذ　　بالا و فرود عرش عبد القادر

ترجمہ: اس نے اتنا اونچا اور اونچا کیا کہ بادشاہ اللہ کا عرش اس سے اونچا رہا۔ اللہ کا عرش سب سے اوپر اور نیچے عبد القادر کا تھا۔

رباعی

1- عرش شرف ست فرش عبد القادر　　فرش شرح ست عرش عبد القادر

ترجمہ: عرش سے عبد القادر کے فرش نے شرف حاصل کیا ہے کیونکہ عبد القادر کا عرش شرح محمدی ﷺ کا فرش ہے۔

2- یعنی تا سر بپائے فرش نمود　　سرہا شد فرش عرش عبد القادر

ترجمہ: یعنی پاؤں سے سر تک فرش ہی نظر آتا ہے اس کا سر بھی عبد القادر کے عرش کا فرش ہی نظر آتا ہے۔

ردیف الصاد (ص)

1- فن گرچہ نہ شد برنص عبدالقادر — جاں دارد مہر از فص عبدالقادر

ترجمہ: ہنر اگرچہ نہ ہوا عبدالقادر کے صاف بیان کرنے پر مگر مہر جاندار ہوگئی عبدالقادر کے نگینہ کی مہر سے۔

2- گر ناقصم ایں نسبت کامل پر خوش است — کاں بندۂ رضا ناقص عبدالقادر

ترجمہ: اگرچہ میں ناقص ہوں مگر اس نسبت کامل پر خوشی ہے کہ عبدالقادر کا ناقص بندہ ایک رضا بھی ہے۔

رباعی

1- بالکسر منم مخلص عبدالقادر — سر بہ قدم خلص عبدالقادر

ترجمہ: کسرے زیر کے ساتھ میں عبدالقادر کے ساتھ اخلاص کرنے والا ہوں سر سے پاؤں تک میں عبدالقادر کا مخلص دوست ہوں۔

2- بر کسر چو رحم آر و فتحش چہ عجب — بالفتح شوم مخلص عبدالقادر

ترجمہ: اگر تو کسرے کے ساتھ مخلص ہو تو فتح میں اس کے تعجب نہیں ہے۔ اگر زبر کے ساتھ ہو خلاصی پایا ہوا ہو تب میں عبدالقادر کا آزاد شدہ غلام ہوں۔

ردیف الضاد (ض)

1- تمکین گلے از ریاض عبدالقادر — تلوین نمے از حیاض عبدالقادر

ترجمہ: عبدالقادر کے باغ کا قدر، مرتبہ والا پھول ہوں۔ عبدالقادر کا رنگین نمی والا حوض ہوں۔

2- نور دل عارفاں کہ شب صبح نماست — سطرے بود از بیاض عبدالقادر

ترجمہ: عارفوں کے دل کا نور صبح کو ظاہر کرنے والا ہے۔ یہ عبدالقادر کی بیاض کاپی کی ایک سطر کی طرح ہے۔

ردیف الطاء (ط)

1- اینجا وجہ نشاط عبدالقادر — آنجا شمع صراط عبدالقادر

ترجمہ: اس جگہ عبدالقادر کے خوشی کی یہ وجہ ہے اُس جگہ عبدالقادر کے راستہ میں شمع روشن ہے۔

2- بکشادۂ دور دادۂ باد نہادہ بجود — دروازۂ صلاۃ سماط عبدالقادر

ترجمہ: دور کھلا ہوا ہے، ہوا سخاوت سے پنکھا جھل رہی ہے۔ درود کا دروازہ اور عبدالقادر کے لئے دسترخوان قطار میں بچھا ہوا ہے۔

ردیف الظاء (ظ)

1- خوبان چوگل بوعظ عبد القادر   اعیان رسل بوعظ عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کے وعظ میں خوبصورت مثل گلاب کے اور قوم کے سردار عبد القادر کے وعظ میں پہنچے ہوئے تھے۔

2- پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست   شمع جزوکل بوعظ عبد القادر

ترجمہ: وہ پروانوں کی طرح جمع تھے اور خود اپنے جلوے دکھا رہے تھے۔ عبد القادر کے وعظ میں سب کی شمع روشن تھیں۔

ردیف العین (ع)

1- خود راتبہ خواز شمع عبد القادر   مہ آزقہ برز شمع عبد القادر

ترجمہ: مقررہ اُجرت نے کہا شمع کی روشنی سے فائدہ حاصل کر۔ اے عبد القادر تھوڑی خوراک روشنی کی عبد القادر کی شمع سے لے جا۔

2- ایں نور دسرور شیرت از صبح ز چیست   دو دیست مگر ز شمع عبد القادر

ترجمہ: یہ نور اور سرور تیرے لئے دودھ کی طرح صبح کو کیا ہے۔ یہ عبد القادر کی شمع کا دھواں ہے۔

رباعی

1- اما مگزرز شمع عبد القادر   مہرے بنگر ز شمع عبد القادر

ترجمہ: تو عبد القادر کی شمع کے آگے مت چل بلکہ عبد القادر کی شمع سے سورج کو دیکھ۔

2- کاریکہ زخور بہ نیم مہ دیدی بین   در نیم نظر ز شمع عبد القادر

ترجمہ: جو کام کہ تو نے سورج کی روشنی یا مہینہ کی چودھویں تاریخ کو دیکھی ہے وہ عبد القادر کی شمع کی روشنی میں ترچھی نظر سے دیکھ لے۔

رباعی

1- بر وحدت او رابع عبد القادر   یک شاہد و دو سابع عبد القادر

ترجمہ: اس کی وحدت پر چوتھا گواہ عبد القادر ہے ایک اور دو گواہ ساتواں عبد القادر ہے۔

2- انجام وے آغاز رسالت باشد   اینک گوہم تابع عبد القادر

ترجمہ: ان مراتب کی انتہا و اختتام کے بعد نبوت و رسالت کی ابتداء ہوتی ہے بس اتنا کہو کہ ان کے تابع و فرماں بردار عبد القادر بھی ہے۔

رباعی مستزاد

1- واحد چونہم رابع عبد القادر در دامن دال زائد چوسوم سابع عبد القادر ہم مسکن دال

ترجمہ: ایک جیسے نو کے چوتھا عبد القادر ہے دال کے دامن میں زائد جو تین تو ساتواں عبد القادر جو ایک ہی مسکن میں مقیم ہیں۔

2- یعنی بدلاے ہفت و اوتا چہار توحید سرا یک یک بیکیے تابع عبد القادر اندر فن دال

ترجمہ: یعنی ابدال سات اور اوتا چار توحید کا نغمہ گنگنانے والے ہیں۔ ان میں کا ہر ایک عبد القادر کا فرمانبردار ہے دال کے فن کے اندر۔

نوٹ:

درج بالا دونوں رباعیاں طویل تشریح طلب ہیں' یہاں صرف ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

ردیف الغین (غ)

1- مے نے نور چراغ عبد القادر مے نے نور ز باغ عبد القادر

ترجمہ: بانسری کی شراب کا نور عبد القادر کے چراغ کے نور کی طرح ہے اور بانسری کی شراب کا نور عبد القادر کے باغ کے نور سے ہے۔

2- ہم آب رشد ہست و ہم مایہ خلد یا ربّ چہ خوش ست ایاغ عبد القادر

ترجمہ: ہدایت کا پانی ہے اور جنت کی دولت ہے یا ربّ کتنی خوشی ہے عبد القادر کے جام و سبو سے۔

ردیف الفاء (ف)

1- عطفاً عطفاً عطوف عبد القادر رافاً رافاً رؤف عبد القادر

ترجمہ: مہربان مہربان عبد القادر بہت زیادہ مہربانی کرنے والے ہیں۔ مہربان مہربان عبد القادر بہت زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔

2- اے آنکہ بدست تست تصرف امور اصرف عنا الصروف عبد القادر

ترجمہ: یہ کہ آپ کے ہاتھ میں ہے معاملات کے اندر تغیر و تبدل کرنا پھیر دے ہم سے زیادتیوں کو اے عبد القادر!

ردیف الکاف (ک)

1- آخرنیم اے مالک عبد القادر مملوک و مکین مالک عبد القادر

ترجمہ: میں آخری نہیں ہوں اے میرے مالک عبد القادر میں تیرا غلام تیری رعایا ہوں تو میرا مالک ہے اے عبد القادر!

2- مپسند کہ گویند بایں نسبت و بند کاں بندہ فلاں ہالک عبد القادر

ترجمہ: تو یہ پسند مت کر کہ لوگ بندے کو اس نسبت سے کہیں کہ یہ فلاں بندہ ہے اور اس کو ہلاک کرنے والا عبد القادر ہے۔

ردیف اللام (ل)

1- نامد ز سلف عدیل عبد القادر — ناید بخلف بدیل عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر تیرا نام سلف بزرگوں میں عدیل مشہور ہے۔ عبد القادر جیسا اس کا بدل بزرگوں میں نہیں آیا۔

2- مثلش گر از اہل قرب جوئی گوئی — عبد القادر مثیل عبد القادر

ترجمہ: اگر اس کا مثل اہل قرب مقربین میں تو تلاش کرے گا تو کہے گا عبد القادر جیسا صرف عبد القادر ہی ہے۔

رباعی

1- حشر ست وتوئی کفیل عبد القادر — جاہت بہ شہ جلیل عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر حشر تک آپ ہی کفیل اُمت ہیں۔ اے عبد القادر آپ کو یہ مرتبہ اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے عطا ہوا ہے۔

2- درد آ در دار عدل آمد مجرم — زود آ زود آ وکیل عبد القادر

ترجمہ: گناہوں کی وجہ سے عدل و انصاف کے دروازے تک مجرم آ گیا ہے۔ جلدی تشریف لاؤ جلدی تشریف لاؤ کیونکہ اے عبد القادر آپ گناہگار مجرم کے وکیل و سفارش کرنے والے ہیں۔

ردیف المیم (م)

1- یا ربّ بجمال نام عبد القادر — یا ربّ بنوال عام عبد القادر

ترجمہ: یا ربّ عبد القادر کے نام کے جمال کے طفیل اے خدا عبد القادر کی عام جود وسخاوت کے طفیل کرم کر دے۔

2- منکر بقصور ونقص ما قادریاں — بنگر کمال تام عبد القادر

ترجمہ: آپ کا انکار کرنے والے محلوں میں ہیں ہم قادری لوگوں کو دیکھ عبد القادر کے کمال تام کا تماشا۔

رباعی

1- ہر صبح رہت مرام عبد القادر — ہر شام درت مقام عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر! ہر صبح کو تیرے راستہ میں بیٹھ کر مرادیں پاتے ہیں اور ہر شام کو آپ کے مقام پر اے عبد القادر قیام کرتے ہیں۔

2- بگزر ز سپید و سیہ قادریاں — از حرمت صبح وشام عبد القادر

ترجمہ: تو قادریوں کے سفید و سیاہ سے گزر جا ان کو معاف کر دے اے عبد القادر صبح وشام کے احترام میں۔

رباعی

1- عبد القادر کریم عبد القادر — عبد القادر عظیم عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کریم ہے، عبد القادر اور عبد القادر عظیم (بڑا) ہے عبد القادر!

2- رحمانت ربّ و رحمت عالم اب — رحمت رحمت رحیم عبد القادر

ترجمہ: تیرا رب رحمٰن ہے، تیرا باپ رحمت عالم ہے۔ رحمت کر رحمت کر اے عبد القادر تو رحیم ہے۔

رباعی

1- در جود سمر اے یم عبد القادر — صد بحر ببر اے یم عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر کے دریا تو مجھے سخاوت کا افسانہ شمار کر، اے عبد القادر کے دریا تو مجھے سو سمندروں میں لے جا۔

2- دور از تو سگ تشنہ لبے می میرد — یک موج دگر اے یم عبد القادر

ترجمہ: تیرا پیاسا کتا تجھ سے دور تشنہ لب مرتا ہے اے عبد القادر کے دریا اک دوسری موج اور بھیج دے۔

رباعی

1- صدیق صفت حلیم عبد القادر — فاروق نمط حکیم عبد القادر

ترجمہ: حضرت صدیق اکبرؓ کے اوصاف رکھنے والا بُردبار عبد القادر ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے روش طریقہ کی حکمت رکھنے والا عبد القادر ہے۔

2- مانند غنی کریم عبد القادر — در رنگ علی علیم عبد القادر

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مثل عبد القادر کریم ہے۔ حضرت علیؓ کے رنگ میں عبد القادر علیم (علم والا) ہے۔

ردیف النون (ن)

1- دستے زدم اے ضامن عبد القادر — در دامن جاں با من عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر کے ضامن میں نے ہاتھ مارا ہے اپنی جان کے دامن پر اور میرے ساتھ عبد القادر ہیں۔

2- یا ربّ چو خود ایں دامن گسترده تست — گسترده مچین دامن عبد القادر

ترجمہ: اے اللہ جب خود تو نے اس دامن کو بچھایا ہے تو اس بچھے ہوئے عبد القادر کے دامن کو مت اُٹھا، بچھا رہنے دے۔

رباعی

1- یا ربّ قرصے ز خوان عبد القادر　　داریم حقے بنان عبد القادر

ترجمہ: اے اللہ عبد القادر کے دستر خوان سے روٹی کی ٹکیہ عطا کر دے' میں بھی عبد القادر کی روٹی پر حق رکھتا ہوں۔

2- ایں نسبت بس کہ عاجزاں اوئیم　　رحمے بر عاجزاں عبد القادر

ترجمہ: بس اتنی نسبت کافی ہے کہ ہم ان کے عاجز نمک خوار ہیں عبد القادر کے عاجزوں پر رحم فرما۔

رباعی

1- جو دست بارث شان عبد القادر　　بودست و بود ازان عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کی وراثت کی شان کے لائق ان کی سخاوت ہے اور عبد القادر کی اجازت دینی ان کا حق ہے' وہ مجاز ہیں۔

2- جنت بگدا دہند و منت نہ نہند　　وہ سنت خاندان عبد القادر

ترجمہ: اپنے فقیروں کو جنت دیتے ہیں اور احسان نہیں جتاتے۔ یہ عبد القادر کے خاندان کی سنت و طریقہ ہے۔

ردیف الواوٗ (و)

1- خوبان خو بند نے چو عبد القادر　　شیرنیاں قند نے چو عبد القادر

ترجمہ: بہتروں سے بہتر ہیں مگر عبد القادر کی مثال نہیں ہیں' ان کی مٹھاس قند کی طرح ہے مگر عبد القادر کی طرح نہیں ہے۔

2- محبوباں یکدگر بہ افزائش حسن　　چند و صد چند نے چو عبد القادر

ترجمہ: حسن کی فراوانی میں وہ محبوب ایک دوسرے سے بہتر ہیں' زیادہ ہیں' سو درجہ زیادہ ہیں مگر عبد القادر کے مثل نہیں ہیں۔

رباعی

1- خواہی کاہی علو عبد القادر　　نامی سامی سمو عبد القادر

ترجمہ: کسی کی خواہش کے مطابق گھٹنے سے بلند ہے عبد القادر مشہور بڑھنے والا اونچا عبد القادر کی رفعت (بلندی) سب سے زیادہ ہے۔

2- ہشدار کہ باخدائے خودی جنگی　　مت غیظاً اے عدد عبد القادر

ترجمہ: ہوش میں رہ کہ تو اپنے خدا سے جنگ کرنا چاہتا ہے تو اپنے غصہ میں مرجا اے عبد القادر کے دشمن!

رباعی

1- مہ فرش کتاں در دو عبد القادر　　خود شپرہ ساں در جو عبد القادر

ترجمہ: کتان وہ چادر ہے جو چاند کی روشنی میں پھٹ جاتی ہے عبد القادر وہ چاند ہیں کہ ان کے چلنے (دوڑ) سے کتان کا فرش پھٹ جاتا ہے۔ عبد القادر کی فضاء میں سورج شپرہ (چمگادڑ) کی طرح دوڑتا ہے۔

2- آشفتہ مہ و شیفتہ می گرود مہر　　در جلوۂ ماہ نو عبد القادر

ترجمہ: چاند فریفتہ عاشق ہے اور سورج مدہوشی کی حالت میں ان کے گرد گھومتا ہے عبد القادر کے نئے چاند کی نئی چاندنی میں۔

ردیف الہاء (ہ)

1- حمداً لک اے الہ عبد القادر　　اے مالک و بادشاہ عبد القادر

ترجمہ: اے عبد القادر کے خدا تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ اے عبد القادر کے مالک اور بادشاہ!

2- اے خاک براہ تو سر جملہ سراں　　کن خاک مرا براہ عبد القادر

ترجمہ: اے خاک تمام انسانوں کے سر تیرے اوپر سجدہ ریز ہیں، میری خاک کو عبد القادر کے راستہ میں ڈال دے تاکہ ان کے پاؤں میں آئے۔

رباعی

1- بے جان و بجانم شہ عبد القادر　　کس جز تو ندانم شہ عبد القادر

ترجمہ: میں بے جان ہوں کسی جگہ پر نہیں ہوں شاہ عبد القادر میں تیرے سوا کسی کو نہیں جانتا اے شاہ عبد القادر!

2- بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو　　نیک ست گمانم شہ عبد القادر

ترجمہ: میں بُرا تھا اور بُرائی کیں، تیری نیکی پر بھروسہ کر کے میرے گمان میں تو نیک ہے اے شاہ عبد القادر!

رباعی

1- بہر سر ہو تجلیہ عبد القادر　　ہم تجلیہ را تحلیہ عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر ہو کی تجلی کے سرے پر ہیں، اس کے جلال کو عبد القادر جمال و مٹھاس میں بدلوا لیتے ہیں۔

2- بر متن متین احدیت احمد　　شرح ست و بران منہیہ عبد القادر

ترجمہ: احدیت کے مضبوط متن پر احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں، اس کا علم رکھتے ہیں اور اس کی شرح اس پر عبد القادر خبر دینے (روکنے) والے ہیں۔

رباعی

1- از عارضہ نیست وجہ عبدالقادر ذاتی ست ولائے وجہ عبدالقادر

ترجمہ: عبدالقادر کا یہ طریقہ کسی عارضی وجہ سے نہیں ہے عبدالقادر کی محبت کی وجہ طریقہ ذاتی ہے۔

2- ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے عبدالقادر بوجہ عبدالقادر

ترجمہ: ہر آدمی کسی صفت کی وجہ سے محبوب ہے مگر عبدالقادر عبدالقادر ہونے کی وجہ سے محبوب ہیں۔

رباعی

1- خورنورستد ازرہ عبدالقادر ہم ازن طلوع از شہ عبدالقادر

ترجمہ: سورج عبدالقادر کی راہ سے نورانیت لیتا ہے اور شاہ عبدالقادر کی اجازت سے طلوع ہوتا ہے۔

2- ماہ است گدائے درمہر وانیجا مہرست گدائے مہ عبدالقادر

ترجمہ: چاند گدا ہے سورج کے در کا اس جگہ عبدالقادر کے گھر کے چاند کا سورج فقیر ہے۔

رباعی مستزاد

1- ہر اوج ترقی شدہ عبدالقادر تا نام خدا خیمہ مستزل زدہ عبدالقادر ناس اندد ہدیٰ

ترجمہ: عبدالقادر ترقی کی بلندیوں پر ہیں، خدا کا نام لینے تک خیمہ سے نازل ہوا عبدالقادر لوگوں کی ہدایت و راہبری کے لئے۔

2- بالجملہ بقرآن رشاد و ارشاد در بدو و ختام بسم اللہ و ناس آمدہ عبدالقادر حمدست ابدا

ترجمہ: حاصل کلام قرآن کا آسانی سے راستہ دکھانے والا بدوں کو اور مہر لگانے والا بسم اللہ سے وناس تک عبدالقادر ہدایت کے لئے تشریف لائے ہیں اور ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہے ہیں۔

ردیف الیاء (ی)

1- اے قادر واے خدائے عبدالقادر قدرت دہ دستہائے عبدالقادر

ترجمہ: اے عبدالقادر کے قادر خدا عبدالقادر کے ہاتھوں، بازوؤں کو قدرت دے۔

2- برعاجزی ما نظر رحمت کن رحم اے قادر برائے عبدالقادر

ترجمہ: ہماری عاجزی انکساری پر رحمت کی نظر فرما اے قادر مطلق رحم کر عبدالقادر کے طفیل۔

رباعی

1- جان بخش مرا بپائے عبد القادر جا بخش تہ لوائے عبد القادر

ترجمہ: مجھے عبد القادر کے پاؤں میں زندہ رکھ اور عبد القادر کے جھنڈے کے سایہ میں جگہ عنایت فرما۔

2- از صد چو رضآ گزشتے از بہر رضاش ایں ہم بعلم برائے عبد القادر

ترجمہ: احمد رضآ جیسے سینکڑوں گزرے ہیں اس کو راضی کرنے کے لئے یہ بھی عبد القادر کے طفیل ان کے علم میں لا اے خدا!

رباعی

1- عین آمدہ ابتدائے عبد القادر از رویت امر رائے عبد القادر

ترجمہ: ابتداء میں عبد القادر عین ذات آیا تیرے دیدار کا حکم ہے عبد القادر کی رائے میں۔

2- از رویت اوؔ عین مرا روشن کن روشن کن عین و رائے عبد القادر

ترجمہ: اس کے دیدار سے میری آنکھوں کو روشن کر میری آنکھوں کو اور عبد القادر کی رائے کو روشن کر۔

رباعی

1- عید یکتا لقائے عبد القادر دُر بار و دُر عطائے عبد القادر

ترجمہ: عبد القادر کی ملاقات بے مثال و لاثانی ہے۔ عبد القادر موتی برساتا اور موتی دیتا ہے۔

2- عبدا بہ لقائے او چو ہمزہ گم شد تا در یابی بپائے عبد القادر

ترجمہ: اے بندے تو اس کی ملاقات سے ہمزہ کی طرح گم ہو گیا یہاں تک کہ تو نے عبد القادر کے پاؤں میں موتی پالیا۔

رباعی

1- دل حرف مزن سوائے عبد القادر حاجت داند عطائے عبد القادر

ترجمہ: اے دل عبد القادر کے سوا کوئی حرف زبان پر مت لا' عبد القادر کی عطا اور سخاوت تیری ضرورت وطلب کو جانتی ہے۔

2- پیشش ہم از و شفیع انگیز و بگو عبد القادر برائے عبد القادر

ترجمہ: اس کے سامنے اسی سے شفاعت کرا اور کہہ اے عبد القادر عبد القادر کے واسطے دو۔

رباعی مستزاد

1- افتادہ در اوّل ہدایت باساں الصادق طلب گر دیدہ باآخر تجسس خنداں سین سان بطرب

ترجمہ: طلب صادق کی وجہ سے شروع میں ہدایت آسان معلوم ہوئی اور آخر میں تجسس کی وجہ سے ہنستا ہوا واپس چلا گیا۔

2- یعنی شہ جیلان زشہاں بس کہ ہمونست در مصحف قرب بسم اللہ وناس را شروع و پایاں الحمدلرب

ترجمہ: یعنی جیلان کا بادشاہ بادشاہوں میں بس کہ یہی ہے مقربین کے صحیفہ میں بسم اللہ سے والناس (اوّل سے شروع کر کے آخر تک) اور تمام تعریف ربّ اللعالمین کے لئے ہے۔

درمنقبت حضرت اچھے میاں صاحبؒ

1- اے بدور خود امام اہل ایقاں آمدہ جان انس و جان جان و جان جاناں آمدہ

ترجمہ: آپ اپنے زمانے کے علم الیقین والوں کے امام بن کر تشریف لائے۔ انسانوں کی جان اور جان کی جان اور تمام جانوں کی جان بن کر تشریف لائے۔

2- قامت تو سرو ناز جوئبار معرفت روئے تو خورشید عالم تاب ایماں آمدہ

ترجمہ: آپ کا قد سرو کی طرح نازک اور معرفت کی بہت سی نہروں کا سنگم آپ کا رُخ انور ایمان کے عالم کو چمکانے والا بن کر تشریف لایا۔

3- موئے زلف عنبریت قوت روح ہدیٰ رنگ رویت غازۂ دین مسلماں آمدہ

ترجمہ: تیرے عنبر جیسی خوشبودار زلفوں سے روح کو ہدایت کی قوت خوراک ملتی ہے۔ تیرے چہرے کا رنگ مسلمانوں کے دین کا میک اپ (رنگ و روغن) ہے۔

4- زنگ از دلہا زواید خاک بوسی درت تابناک از جلوہ ات مرأت احساں آمدہ

ترجمہ: تیرے دروازے کی خاک کو چومنے سے دل کی زیادہ زنگ ختم ہوتی ہے۔ تیرے جلوہ سے دل چمکتا ہے تو احسان کا آئینہ بن کر آیا ہے۔

5- لطائف میکشاید یک نگاہ لطف تو دست فیضانت کلید باب عرفاں آمدہ

ترجمہ: آپ کے لطف کی ایک نگاہ سوقسم کے لطائف کو کھول دیتی ہے۔ تیرے فیضان کا ہاتھ عرفان کے دروازے کی چابی بن کر آیا ہے۔

6- نام آل احمد و احمد شفیع المذنبیں زاں دل از دست گنہ پیش تو نالاں آمدہ

ترجمہ: آل احمد آپ کا نام اور احمد مجتبیٰ ﷺ گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں اس وجہ سے دل گنہ کی دست درازیوں سے تنگ آ کر آپ کی خدمت میں نالہ و فریاد لے کر آیا ہے۔

7- پرصدا شد باغ قدس از نغمہ ہائے وصف تو　　تا بہار جنت از گلزار جیلاں آمدہ

ترجمہ: باغ قدس جنت کا باغ آپ کے اوصاف کے نغموں کی صداؤں سے گونج رہا ہے۔ آپ جنت کی یہ بہاریں جیلان کے گلزار سے لے کر تشریف لائے ہیں۔

8- چوں گل آل محمد رنگ حمزہ بر فروخت　　بوئے آل احمد اندر باغ عرفاں آمدہ

ترجمہ: جب آل محمد کے پھول نے حمزہ کا رنگ چمکایا (بکھیرا) تو آل احمد کی خوشبو عرفان کے باغ میں آ گئی۔

9- گلبن نو رستہ ات را سبزۂ چرخ کہن　　فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ

ترجمہ: آپ کے نئے اُگے ہوئے گلاب کے پھول کو پرانے آسمان کے سبز فرش پر پاؤں رکھ کر اس کی بزم و محفل کو بلندی دینے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

10- تا کشیدم نالہ یا آل احمد الغیاث　　بے سرو سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

ترجمہ: اے آل احمد میں کب تک نالہ و فریاد کروں اور ''الغیاث میری مدد کرو'' کہتا رہوں۔ میری بے سرو سامانی کا پلک جھپکنے میں مداوا کرنے کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔

11- در پناہ سایۂ دامانت اے ابر کرم　　گرمی غم کشتہ با سوز احزاں آمدہ

ترجمہ: اے ابر کرم آپ کے دامن کے سایہ میں پناہ لینے کے لئے غموں کی گرمی سے مرے ہوئے حزن و ملال و جلن تکالیف لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔

12- دل فگارے آبلہ پائے بشہر جود تو　　از بیابان بلا افتاں و خیزاں آمدہ

ترجمہ: زخمی دل پاؤں میں چھالے لے کر تری سخاوت کا چرچا سن کر تیرے شہر میں ویران جنگلوں سے مصیبت میں پھنسے گرتے پڑتے تیرے پاس آئے ہیں۔

13- تازہ فریادے بر آوردا اے مسیحا بر درت　　کہنہ رنجورے کہ از غم بر لبش جاں آمدہ

ترجمہ: اے مسیحا تیرے دروازے پر تازہ فریاد لے کر آئے ہیں، ہم پرانے رنجوں کے غموں سے جان لبوں پر لے کر آئے ہیں۔

14- زہر نوش جام غم در جسرت فیہ شفاء　　زانگبین رحمت یک جرعہ جویاں آمدہ

ترجمہ: زہر پی کر غم کا پیالہ نوش کر کے تیرے پل آب حیات کہ اس میں شفاء ہے کہ دروازے پر تیری رحمت کے شہد سے ایک گھونٹ لینے حاضر ہوئے ہیں۔

15- بہر آں رنگین ادا گلبرگ چند آل رسول　　برکش از دل خار آلائے کہ در جاں آمدہ

ترجمہ: اے آل رسول اپنی ان رنگین اداؤں کا صدقہ گلاب کے پھول کی چند پتیاں عنایت کرو کہ دل سے آلائش کے کانٹے نکلوانے آئے ہیں جو جان و روح میں چبھ رہے ہیں۔

16- احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی   رہنمائم سوئے تو اے آب حیواں آمدہ

ترجمہ: اے احمد نوری ان رنج و غم کے اندھیروں اور پیاس کی شدت میں آپ ہمارے راہ نما ہیں۔ اے آب حیات کے چشمہ ہم اس کو پینے آپ کے پاس آئے ہیں۔

17- اے زلال چشمہ کوثر لب سیراب تو   بر در پاکت رضا با جان سوزاں آمدہ

ترجمہ: حوض کوثر کے چشمہ کے صاف پانی سے تیرے ہونٹ تر ہیں۔ تیرے پاک دروازے پر احمد رضا جلی ہوئی جان و روح لے کر آیا ہے اس کو بھی پلا دے۔

شجرة طيبة اصلها ثابت و فرعها فى السماء

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الاطہار

1- یا خدا بہر جناب مصطفےٰ امداد کن   یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن

ترجمہ: اے اللہ جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے صدقے امداد کر۔ اے اللہ کے رسول ﷺ امداد کریں۔

2- یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ اللعالمیں   یا امان الخائفیں یا ملتجےٰ امداد کن

ترجمہ: اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے تمام جہانوں کے لئے رحمت، اے مخالفوں کے امان دینے والے، اے التجا کرنے والوں کی امداد فرمائیں۔

3- حرز من لا حرز لہ یا کنز من لا کنز لہ   عز من لا عز لہ یا مرتجےٰ امداد کن

ترجمہ: میری پناہ گاہ اس کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں، اے میرے لئے خزانہ اس کے سوا کوئی خزانہ نہیں۔ اے میری عزت اس کے سوا کوئی عزت نہیں۔ اے میری اُمید امداد کرو۔

4- اے ثروت بے ثروتاں اے قوت بے قوتاں   اے پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

ترجمہ: اے غریبوں کی دولت، اے کمزوروں کی قوت، اے بیکسوں کی پناہ، اے غموں کے مارے ہوؤں کی امداد کرو۔

5- یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخم بود   اے بہار ابتداء و انتہاء امداد کن

ترجمہ: اے موجودات کو فیض پہنچانے والے، اے موجودات کے راز تو ہی ان کا بیج ہے۔ اللہ نے اپنے نور کی تجلی سے تیرا نور پیدا کیا۔ اس لئے تو ان کی اصل اور ختم ہے۔ اے ابتدائے خلق اور انتہاء آخری نبی ﷺ ہماری مدد فرمایئے۔

6- اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث نشاتین   اے غنی اے مغنی اے صاحب حیاء امداد کن

ترجمہ: اے فریاد کو پہنچنے والے، اے مددگار، اے ابر رحمت برسانے والے، اے تمام بھوکوں کو کھانا کھلانے والے، اے مالدار لوگوں کو مال دینے والے، اے صاحب حیاء دار امداد فرمائیں۔

7- نعمت بے محنتا اے منت بے منتہے　　رحمتا بے زحمتا عین عطا امداد کن

ترجمہ: ست لوگوں کے لئے نعمت بے انتہاء لوگوں پر احسان کرنے والے ان پر احسان کے بغیر تکلیف دیئے رحم کرنے والے خالص عطا ہی عطا امداد فرمائیں۔

8- نیر نور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ　　اے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن

ترجمہ: ہدایت کے نور کو چمکانے والے کفر کے اندھیرے میں چودھویں کا چاند' چاشت کے وقت کا سورج' خدا کی ذات کے لئے آئینہ کا سامان اے آئینہ خدا امداد فرمائیں۔

9- اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک　　اے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

ترجمہ: اے سرکار آپ کے فقیر بھکاری جنات اور انسان حور و غلمان اور فرشتہ ہیں۔ اے آقا عرش فرش زمین و آسماں آپ پر قربان ہیں' ہماری مدد فرمائیں۔

10- اے قریشی ہاشمی طلبی تہامی ابطحی　　عز بیت اللہ و عذرا و قبا امداد کن

ترجمہ: سرکار آپ قریشی ہاشمی اور مطلبی بطحٰی مدنی اور بیت اللہ کعبہ کی اور عذرا و قبا کی عزت ہیں' امداد کریں۔

11- یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے بے قبوح　　مظہر سبوح پاک از عیب ہا امداد کن

ترجمہ: اے روح کے طبیب' اے پاکیزہ فتوحات والے' اے بے عیب سبوح پاکیزہ کے مظہر' عیبوں سے پاک امداد فرمائیں۔

12- اے عطا پاش اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم　　اے سراپا رافت رب العلیٰ امداد کن

ترجمہ: آپ عطاؤں کی بارش کرنے والے اور غلطیوں کو چھپانے والے' عام معافی دینے والے' کرم کرنے والے' اے مجسم مہربان ربّ بلند و بالا کے لئے امداد فرمائیں۔

13- اے سرور جان غمگیں اے پئے اُمت حزین　　اے غم تو ضامن شادی ما امداد کن

ترجمہ: اے غمگین رنجیدہ جان کا سرور و خوشی اے اُمت کے لئے رنج برداشت کرنے والے اے پاک میرے غم کا تو ضامن ہے۔ میری خوشی میں بھی تو مری امداد فرما۔

14- اے بہیں عطرے ز اعلیٰ جو نہ عطار قدس　　اے مہین درے ز ورج اصطفا امداد کن

ترجمہ: اے بہترین عطر اعلیٰ قسم کا قدس کے عطار کے پاس مت تلاش کر بڑا دروازہ مرتبہ و بزرگی کا بزرگوں سے امداد میں طلب کر۔

15- ایکہ عالم جملہ داد ندت مگر عیب و قصور　　سرور بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

ترجمہ: اے شخص تمام جہان تجھ کو جو دے گا مگر اس میں عیب اور نقص ہوگا۔ اے سردار آپ میں کوئی نقص و خرابی نہیں' آپ پاک اور بے قصور لوگوں کے بادشاہ ہیں میری امداد فرمائیں۔

16- بندہ مولیٰ و مولائے تمامی بندگاں　　اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

ترجمہ: بندہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا اور آقا و مولیٰ ہے تمام بندوں کا اے ذات پاک آپ تمام عالموں سے افضل ہیں اور آپ سے افضل اللہ

تعالیٰ سے آپ میری امداد فرمائیں۔

17- اے علیم اے عالم اے علام اعلم اے علم　　علم تو معنی ز عرض مدعا امداد کن

ترجمہ: اے جاننے والے اے علم والے اے سب سے بڑے عالموں کے عالم اے نشان راہ آپ کا علم عرض مدعا کے معنی کو جانتا ہے آپ میری امداد فرمائیں۔

18- اے بدست تو عنان کن مکن لاتکن　　وے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ امداد کن

ترجمہ: اے سرکار آپ کے دست قدرت میں لگام ہے کر جلد کر ہو جا مت ہو۔ آپ عرش سے تحت الثریٰ زمین کے اندر تک ہر مخلوق کو جانتے ہیں۔ اس کی حکمت سے واقف ہیں میری امداد فرمائیں۔

19- سیّد اقلب الہدیٰ جلب النویٰ سلب الردیٰ　　غمز داغم الردا الحدیٰ امداد کن

ترجمہ: سردار دلوں کو ہدایت دینے والے پکاروں کو اپنی طرف کھینچنے والے چادر اوڑھنے والے غمگین کے حامی جوانمرد انتہا تک ساتھ دینے والے سرکار امداد فرمائیں۔

20- سرورا کہف الوریٰ تن را دوا جاں را شفاء　　اے نسیم دامنت عیسیٰ لقا امداد کن

ترجمہ: ہمارے سردار مخلوق کی پناہ گاہ جسم کی دوا جان کے لئے شفاء تیرے دامن کی ہوا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کے برابر ہمارے آقا امداد فرمایئے۔

21- اے برائے ہر دل مغشوش چشم پر غبار　　خاک کویت کیمیا و توتیا امداد کن

ترجمہ: اے سرکار ہر زخمی خون آلود دل کے لئے آپ کی آنکھ خاک آلود ہے۔ آپ کے کوچہ کی مٹی سونا بنانے والی خاک اور توتیا (سرمہ) ہے امداد کریں۔

22- جان جاں جان جہاں جان جہاں را جان جاں　　بلکہ جانہا خاک نعلینت شہا امداد کن

ترجمہ: آپ جان کی جان ہیں بلکہ جہان کی جان ہیں بلکہ آپ جہان کی جان کی بھی جان ہیں بلکہ آپ کے نعلین (جوتا مبارک) کی خاک بھی ان کی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ اے میرے بادشاہ سیّد المرسلین میری امداد فرمائیں۔

23- من علیھا فان آقا انچہ بروئے زمین است　　در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن

ترجمہ: قرآن میں فرمایا جو کچھ اس پر ہے اس نے فنا ہونا ہے۔ زمین کی ہر چیز ختم ہونے والی ہے۔ تجھ میں فنا اور گم بلکہ تجھ پر فدا قربان ہوگی میری امداد کریں۔

24- کل شی ہالک الا وجہ اے آنکہ خلق　　در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن

ترجمہ: ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے رب کے اس لئے کہ مخلوق تجھ میں فنا ہو گی اور تو اللہ کی ذات میں فنا ہو گا میری مدد فرمائیں۔

25- سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ　　ہر چہ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن

ترجمہ: ہر کام آپ کے لئے آسان ہے اور ہر مشکل بھی آسان ہے اس لئے کہ آپ جو چاہیں فوراً ہو جاتا ہے۔ سورج واپس آ جاتا ہے' چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے' درخت اپنی جگہ سے آپ کے پاس آ جاتے اور واپس چلے جاتے ہیں' آپ میری امداد فرمائیں۔

26- داریاں از من مرا بے من سوئے خود خواں مرا　　مدعا بخشادے بے مدعا امداد کن

ترجمہ: اس کو مجھ سے دور رکھ' مجھ کو مجھ سے دور کر دے' مجھ کو اپنے پاس بلا لے۔ میری خواہش ہے بخشش کرا دے' بغیر خواہش کے میری مدد فرما دے۔

فغان جان غمگین بر آستان والا تمکین اسد اللہ المرتضٰی کرم اللہ وجہہ

(غمگین جان کی فریاد' بلند مرتبہ والے آستانہ حضرت علی المرتضٰی شیر خدا کرم اللہ وجہہ پر ہے)

1- مرتضٰی شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا　　سرور لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ عنہ مرحب پہلوان کو قتل کرنے والے' قلعہ خیبر کے دروازے کو کھولنے والے' بہادر جری لشکر کے سردار مشکلیں حل کرنے والے' امداد فرمائیں۔

2- حیدرا اژدر درا فرغام ہائل منظرا　　شہر عرفاں را درا روشن دُرا امداد کن

ترجمہ: شیر اژدھا بلند آواز شیر ببر ہولناک منظر والے عرفان کے شہر کے جرس بلند آواز چمکدار موتی میری امداد کرو۔

3- ضیغما غیظ و غماز لیغ و فتن را اغما　　پہلوان حق امیر لافتیٰ امداد کن

ترجمہ: شیر ببر سخت غصہ و غم والا چال و انداز سے لبھا کر بے ہوش کر دینا حق اللہ کا پہلوان ایسا امیر جس کو زیر نہ کیا جا سکے' اس پر کوئی کامیابی نہ پا سکے میری امداد فرماؤ۔

4- اے خدارا تیغ وائے اندام احمد را سپر　　یا علی یا بوالحسن یا بوالحسین یا بوالعلیٰ امداد کن

ترجمہ: اے اللہ کی تلوار اور اے حضرت محمد ﷺ کے جسم کی ڈھال اے علی اے بوالحسن اے بوالحسین اے بوالعلیٰ میری مدد کرو۔

5- یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی　　من ز پا افتادم اے دست خدا امداد کن

ترجمہ: اے اللہ کے ہاتھ اے قوی بازو رکھنے والے اور نبی ﷺ کے بازو' میں گر پڑا ہوں' کھڑا نہیں ہو سکتا اے اللہ کے ہاتھ میری مدد کرو۔

6- اے نگارے راز دار قصر اللہ انتجٰے　　اے بہار لالہ زار انما امداد کن

ترجمہ: اللہ کے محل کے نقش و نگار کے راز دار آپ آخری خلیفہ ہیں۔ اے لالہ کے کھیت کی بہار بے شک آپ ہماری امداد فرمائیں۔

-7 اے تنت را جامہ پُر زر جلوہ باری عبا — اے سرت را تاج گوہر لالی امداد کن

ترجمہ: اے ہستی نایاب آپ کے جسم اطہر پر سنہری کام کیا ہوا لباس اور جلوے برساتا ہوا عبا اور آپ کے سر پر لالی کے موتیوں والا تاج ہے' میری مدد فرمائیں۔

-8 اے رُخت را غازہ تطہیر و ازہاب نجس — اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کن

ترجمہ: اے ہستی پاک آپ کے رُخ انور پر تطہیر پاکی کا پوڈر لگا ہوا ہے۔ نجاست' ناپاکی دور ہے اور آپ کے ہونٹوں پر قضاء کے فیصلوں کی مایہ (کلف) لگا ہوا ہے' میری امداد کریں۔

-9 اے بحیات و حریرا یمن زشمس و زمہریر — اے ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن

ترجمہ: آپ کی زندگی اور لباس کپڑے سورج کی تپش گرمی اور سردی کی شدت سے محفوظ ہیں اور آپ کی ملاقات کے لئے فردوس بریں مشتاق ہے' میری امداد کریں۔

-10 اے بحضرت روز حسرت رو بنصرت جان سوز — شکر ایں نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

ترجمہ: قیامت و حسرت کے دن آپ کی تشریف آوری اور گناہوں کی آگ میں جلتی ہوئی جان کی مدد کرنا۔ اس ایک نظر کا شکریہ کہ تازگی و سکون مجھ کو ملا' آپ کی مدد کا شکریہ!

-11 یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر — یا بہج القلب فی یوم الاسیٰ امداد کن

ترجمہ: اے قید سے آزاد چہرے اس دن کہ تیرا چہرہ خشک جزدان میں لپیٹے ہوئے کی طرح ہوگا۔ اے خوش دل والے اُمید کے دن میں تو میری امداد کرنا۔

-12 اے وقاہم ربہم امنت زشر مستطیر — مجرمم میجویم از کیفر وقا امداد کن

ترجمہ: ان کا ربّ ان کی حفاظت کرے' تجھ کو محفوظ کرے پوشیدہ شر سے۔ میں مجرم ہوں' بُرائی کے بدلے سے حفاظت تلاش کرتا ہوں' میری مدد فرمائیں۔

-13 اے تنت در راہ مولیٰ خاک و جانت عرش پاک — بوتراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

ترجمہ: آپ کا جسم اللہ کی راہ میں خاک پر اور روح پاک عرش اعظم پر اس کے قریب اے ابوتراب خاکیوں کے پیشوا ہماری مدد فرمائیں۔

-14 اے شب ہجرت بجائے مصطفٰے بر رخت خواب — اے دم شدت فدائے مصطفٰے امداد کن

ترجمہ: آپ ہجرت کی رات کو محمد مصطفٰے ﷺ کے بستر پاک پر محوِ خواب تھے اور جنگ میں شدت کے وقت مصطفٰے ﷺ پر قربان ہو رہے تھے' میری مدد فرمائیں۔

-15 اے عدوے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج — اے علوے سنت و دین ہدیٰ امداد کن

ترجمہ: اے کفر کے دشمن اور بت پرست مشرکین کے اور رافضی شیعہ اور تفضیلی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق و حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہم پر افضل کہتے ہیں اور خارجیوں کی تردید کرتے ہیں۔ آپ سنت دین اسلام ہدایت یافتہ کی پیروی کا حکم دیتے ہیں' میری امداد فرمائیں۔

-16 شمع بزم و تیغ رزم وکوہ عزم وکان حزم　　اے کذا وائے فزوں تر از کذا امداد کن

ترجمہ: بزم کے لئے شمع منور کرنے والے اور جنگ کے لئے تلوار ذوالفقار ہیں' عزم و ارادہ کا کوہ گراں عظیم پہاڑ ہیں اور کان ذخیرہ کے لئے پختہ ارادے اور عزم کے مالک' ان کے یہ اوصاف ہیں۔ اللہ ان میں اور زیادتی زیادہ سے زیادہ کرے' آپ میری امداد کریں۔

نفیر ول تفتگان کرب و بلا بر در امام حسین سیّد الشہدہ علی جدہ علیہ الصلوٰۃ والثناء رضی اللہ عنہم

(گھبرائے ہوئے دل کی فریاد' مصیبت و بلا میں گرفتار دروازہ پر حضرت امام عالی مقام سیّد الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے جد اعلیٰ پر صلوٰۃ و ثناء ہو)

-1 یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا　　گلرخا شہزادہ گلگوں قبا امداد کن

ترجمہ: اے کربلا کے شہید اور کرب' تکلیف اور بلا و مصیبت کو دفع (ٹالنے والے) گلاب جیسے چہرے والے شہزادے سرخ پھول کے رنگ والی عبا (جبہ) زیب تن کئے ہوئے میری امداد فرمائیں۔

-2 اے حسین اے مصطفےٰ را راحت جاں نور عین　　راحت جاں نور عینم دہ بیا امداد کن

ترجمہ: اے حسین آپ مصطفےٰ ﷺ کے جان کی راحت آنکھوں کا نور ہیں۔ اے امام حسینؓ آپ جان کا آرام اور آنکھوں کا نور ہیں' آپ تشریف لا کر امداد کریں۔

-3 اے زحسن خلق و حسن خلق احمد نسخہ　　سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن

ترجمہ: آپ کی تخلیق خوبصورت اور آپ کے اخلاق احمد مجتبیٰ ﷺ کی کاپی و نسخہ ہے۔ سینہ سے پاؤں تک محبوب خدا محمد مصطفےٰ ﷺ کے ہم شکل و مشابہ ہیں' میری امداد فرمائیں۔

-4 جان حسن ایمان حسن و ایکان حسن ایشان حسن　　اے جمالت لمع شمع من رائی امداد کن

ترجمہ: حسن کی جان' حسن کا ایمان اور یہ حسن کی کان ہیں۔ یہ حسن کی شان ہے' اے تیرا جمال جس نے تجھے دیکھا' اس نے حق کو دیکھا۔ اے شمع کے نور کی روشنی' میری امداد کریں۔

-5 جان زہرا و شہید زہر را زور و ظہیر　　زہرت از ہار تسلیم و رضا امداد کن

ترجمہ: ان کی جان زہر سے شہید ہوئی' زہر کی قوت شہادت میں مددگار ہے۔ تیرا زہر اللہ کی مرضی کو اور سپردگی کو قبول کرنا ہے' میری مدد کریں۔

-6 اے بواقع بیکسان دہر را زیبا کسے ... وے بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن

ترجمہ: واقع میں زمانے کے بیکسوں میں سے کسی کیلئے زیب دیتا ہے۔ ویسے میں بظاہر تو بیکس ظلم کے جنگل میں ہوں' میری امداد کرو۔

-7 اے گلویت گہ لبان مصطفےٰ را بوسہ گاہ ... گہ لب تیغ لعین را حسرتا امداد کن

ترجمہ: اے شہزادو کبھی تمہاری گردن و رخسار محمد مصطفےٰ کا بوسہ گاہ تھیں' حسرت اور افسوس ہے۔ کبھی لعین کی تلوار کی دھار اس جگہ چل رہی ہے' آپ میری مدد کریں۔ یہ مشیت ربی ہے آپ کے مرتبہ بلند کرنے کے لئے۔

-8 اے تن تو کہ سوار شہسوار عرش ناز ... گہ چناں پامال خیل اشقیا امداد کن

ترجمہ: اے شہزادے کبھی آپ کی سواری شہسوار عرش محمد مصطفےٰ ﷺ کے دوش نازنین ہوتے تھے' کبھی ایسا کہ آپ کے جسم مبارک پر اشقیا بدبختوں کے گھوڑے پامال کر رہے ہیں۔ یہ سب ربّ کی رضا کے لئے ہے' آپ میری امداد فرمائیں۔

-9 اے دل و جاں بافدائے تشنہ کامیہائے تو ... اے لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن

ترجمہ: تیری ناکامیوں پر میرا دل اور جان فدا و قربان ہے اور آپ کے لب و زبان ہم تیرے فیصلہ کی شرح پر کہ ہم تیری رضا پر راضی ہیں' ہماری امداد کر۔

-10 اے کہ سوزت خان مان آبرا آتش زدے ... گر نبودے گریۂ ارض و سما امداد کن

ترجمہ: اے ذات پاک میرے گھر کے تمام سامان کو آگ لگے اور تیرے چشمہ کا پانی آگ کو بجھانے کے اور زیادہ کر دے۔ پھر بھی اگر زمین و آسمان میری مظلومی پر نہ روئیں تو میری امداد کرو۔

-11 ہے چہ مجرد تفتگی کوثر لب وایں تشنگی ... خاک بر فرق فرات از لب مرا امداد کن

ترجمہ: یہ صرف گرمی کیسی ہے' اب کوثر لبوں کے پاس ہے اور پیاس اتنی شدید ہے۔ فرات کے منجھدار مانگ پر میرے ہونٹوں کی خاک پڑے' سرکار آپ میری امداد کریں۔

-12 ابر گوہر گز مبارد نہر گو ہرگز مریز ... خودلبت تسلیم وفیضت حبذا امداد کن

ترجمہ: بادل اگر موتیوں کی بارش نہیں کرتا تو نہر کی کوکھ بھی موتی ہرگز باہر نہ پھینکے۔ خود تیرے لبوں پر تسلیم و رضا ہے اور تیرا فیض واہ واہ بہت خوب ہے' بے مثل ہے میری مدد فرمائیں۔

تر زبانی بذکر بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کباب حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار (بقیہ ائمہ اطہار اور دوسرے اولیاء کبار و حضرت غوث اعظمؓ)

-1 باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد ... خضر ارشاد آدم آل عبا امداد کن

ترجمہ: کربلا کے سیّدوں میں سے باقی رہنے والے سیّد اے سجاد امام زین العابدینؓ سخیوں کے بادشاہ' راستہ دکھانے والوں کے خضر راہ آل عباء کے آدم ثانی میری امداد فرمائیں۔

2- اے بقید ظلم وصد قیدی ز بند غم کشا — اے تہ بیداد وکان داد ہا امداد کن

ترجمہ: اے ظلم کی قید کے قیدی اور سو قیدیوں کو غم کی قید سے آزاد کرنے والے ظلم و ناانصافی کو جڑ سے اُکھاڑنے والے اور انصاف و عدل کی کان ومعدن ہیں، میری امداد فرمائیں۔

3- باقرا یا عالم سادات یا بحر العلوم — از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن

ترجمہ: اے امام باقر سادات کے عالم علوم کے سمندر ہیں میری جہالت کو ختم کرنے کے لئے اپنے علوم سے میری مدد فرمائیں۔

4- جعفر صادق بحق ناطق بحق واثق توئی — بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن

ترجمہ: اے امام جعفر صادقؓ آپ حق سچ کی بات کرتے (بولتے) ہیں اور حق پر مضبوطی کے ساتھ قائم آپ ہی ہیں۔ خدا کے واسطے مجھ کو حق سچ کے راستہ کی تلقین و راہنمائی فرمائیں، میری امداد کریں۔

5- شان علما کان علما جان مسلما السلام — موسیٰ کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن

ترجمہ: اے امام موسیٰ کاظمؓ آپ علم کی شان اور علم کا خزانہ وکان ہیں اور جان و روح مسلم کی سلامتی ان کو قائم کرنے والے ہیں، آپ پر سلام ہے۔ اے موسیٰ آپ دنیا جہان میں سب سے زیادہ غصہ کھانے والے میرے ناظم انتظام کرنے والے ہیں، میری مدد فرمائیں۔

6- اے ترا زین از عبادت وز تو زین عابداں — بہر ایں بے زینت از زین وصفا امداد کن

ترجمہ: اے تجھ کو عبادت سے زینت ہے اور تجھ سے عابدوں کو زینت حاصل ہوتی ہے۔ اس بے زینت بدصورت کی زینت اور صفائی قلب سے امداد کرو۔

7- ضامن امن رضا بر من نگاہے از رضا — خشم را شایانم و گویم رضا امداد کن

ترجمہ: رضا کا کفیل اور امن دینے والا اپنی رضا سے مجھ پر نگاہ رکھنے والا میں غصہ کے لائق ہوں مگر رضا کا طالب ہوں، میری مدد کرو۔

8- یا شہ معروف مارا رہ سوئے معروف دہ — یا سرے امن از سقط در دوسرا امداد کن

ترجمہ: یا شاہ معروف کرخی مجھ کو معروف کی طرف راستہ دے۔ اے سر سقطی مجھے سقط ادھورے پن سے دوسرا کی طرف راہ دکھا اور مدد کر۔

9- یا جنیدا اے بادشاہ جند عرفاں المدد — شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن

ترجمہ: یا جنید بغدادیؒ اے بادشاہ لشکر عرفاں المدد! اے ابوبکر شبلی کبریا کے شیر کے بچہ، میری امداد کر۔

10- شیخ عبدالواحد را ہم سوئے واحد نما — بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کن

ترجمہ: شیخ عبدالواحد کو بھی واحد کی طرف دکھانے والا کر، ناخوش کو فرحت وخوشی ابوالفرح طرطوسی کے واسطے سے دے، میری امداد کر۔

11- بوالحسن ہسکار یا حالم حسن کن بے ریا — اے علی اے شاہ عالی مرتضٰی امداد کن

ترجمہ: اے ابوالحسن ہسکار بے ریا میرے حالات کو بہتر کر دے۔ اے علی اے بادشاہ عالی مرتضٰی پسندیدہ کے واسطے میری امداد کر۔

12- سرور مخزوم سیف اللہ اے خالد بقرب   بوسعید اسعد سعد الوریٰ امداد کن
ترجمہ: اے مخزوم کے سردار اللہ کی تلوار ہمیشہ قرب میں رہنے والے اے سعید اسعد مخلوق میں سب سے نیک میری امداد فرمائیں۔

13- مہرباں تر برمن از من آ گہ تر زمن   چند گویم سیدا جود الندیٰ امداد کن
ترجمہ: تو مجھ سے زیادہ مہربان ہے' مجھ سے زیادہ تو میری خبر رکھتا ہے۔ میں کیسے کہوں اے سیّد تو شبنم سے زیادہ سخی ہے' میری امداد کر۔

تسلیہ خاطر بذکر عاطر بقیہ اکابر قدس القادر اسرارہم
(دل کی تسلی خوشبودار ذکر باقی اکابر اللہ تعالیٰ قادر ان کی قبور کو مقدس فرمائے)

1- یا ابن ہذا المرتجےٰ یا عبد رزاق الوریٰ   تا کہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن
ترجمہ: اے اس امید رکھے ہوئے کے بیٹے اے عبد رزاق اور تمام مخلوق تا کہ ہمارا رزق آپ کا عشق ہو' میری مدد کریں۔

2- یا ابا صالح صلاح دیں و اصلاح قلوب   فاسدم گلزار در جوش ہوا امداد کن
ترجمہ: اے ابو صالح میرے دین کی اصلاح اور دل کی اصلاح کرو میرا باغ تباہ ہو گیا' نفسانی اندھی کے طوفان میں میری مدد کرو۔

3- جان نصری یا محی الدین فانصر وانتصر   اے علی اے شہر یار مرتضیٰ امداد کن
ترجمہ: جان مدد کی طالب ہے اے محی الدین مدد کرو مدد کراؤ اے علی اے اللہ کے ملک رضیٰ کے بادشاہ میری مدد کریں۔

4- سیّد موسیٰ کلیم طور عرفاں المدد   اے حسن اے تاجدار مجتبیٰ امداد کن
ترجمہ: سیّد موسیٰ عرفان کے طور پر کلام کرنے والے اے حسن اے پسندیدہ لوگوں کے تاجدار میری امداد فرمائیں۔

5- متقی جوہر ز جیلان سیّد احمد الامان   بے بہا گوہر بہاؤ الدین بہا امداد کن
ترجمہ: سیّد احمد جیلان کا متقی جوہر اللہ امان میں رکھے' بیش قیمت موتی بہاؤ الدین قیمتی میری مدد کریں۔

6- بندہ را نمرود نفس انداخت در نار ہوا   یا برا براہیم آتش گل کنا امداد کن
ترجمہ: بندے کو نمرود نفس نے ہوا خواہشات کی آگ میں ڈال دیا اے ابراہیم آگ کو گلزار کی طرح کر دے' میری مدد کر دے۔

7- اے محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ   ما گدایان درت اے با سخا امداد کن
ترجمہ: اے محمد ﷺ کے بھکاری اے فقیر محمد مصطفیٰ ﷺ ہم دروازے کے فقیروں کی اے سخی سخاوت کے ساتھ امداد فرمائیں۔

8- النجا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا   اے جمال اولیاء یوسف لقا امداد کن
ترجمہ: چلا دکھا والے ہمیشہ زندہ رہنے والے قاضی جیا اے اولیاء کے جمال یوسف کا دیدار کرنے والے میری مدد کریں۔

9- یا محمد یا علم وآخر ز دست غفلتم   اے کہ ہر موئے تو در ذکر خدا امداد کن
ترجمہ: یا محمد یا علم آخرکار میں غفلت کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا ہوں اور آپ کا رونگٹا رونگٹا یاد خدا میں مشغول ہے' میری مدد کریں۔

10- اے بنامت شیرہ جاں شو نبات کالپی ـــ احمد نوشیں لبا شیریں ادا امداد کن

ترجمہ: آپ کے نام سے جان کے لئے شیرینی ہو گیا کالپی کا سبزہ اے احمد میٹھے لب والے میٹھی اداؤں والے میری مدد کریں۔

11- شاہ فضل اللہ یا ذوالفضل یا فضل الٰہ ـــ چشم در فضل تو بست ایں بے نوا امداد کن

ترجمہ: فضل اللہ شاہ یا فضل کے صاحب یا اللہ کا فضل میری آنکھ تیرے فضل پر جم گئی اس بے نوا کی امداد کرو۔

سلسلہ سخن تا شاخ معلائی برکاتی رسیدن و بر در آقایان خود برسم گدائی علی اللہی کشیدن

1- شاہ برکات اے ابو البرکات اے سلطان جود ـــ بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن

ترجمہ: اے برکات شاہ ابو البرکات سخاوت اور سخیوں کے سلطان اللہ آپ کو برکتیں دے، اے برکتوں والے بادشاہ میری امداد کریں۔

2- عشقی اے مقتول عشق اے خونبہایت عین ذات ـــ اے ز جاں بگذشتہ جانان واصلا امداد کن

ترجمہ: اے عاشق تو عشق کا مقتول ہے، تیرا خون بہا دیت عین ذات رب ہے تو اپنی جان سے گزر گیا۔ جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی تو واصلان خدا کی جان ہے، میری مدد فرماؤ۔

3- بیخوداؤ با خدا آل محمد مصطفیٰ ـــ سیّد احق و اجدا یا مقتدا امداد کن

ترجمہ: تو بیخود ہے، خدا اور آل محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ہے۔ اے سیّد تو حق کو پانے والا وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، میری امداد کریں۔

4- اے حریم طیبہ توحید را کوہ احد ـــ یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

ترجمہ: اے طیبہ کے حفاظت کی چاردیواری اور توحید کے لئے احد پہاڑ اے کوہ گراں یا حمزہ شیر ببر یا شیر خدا میری امداد کریں۔

5- اے سراپا چشم گشتہ در شہود عین ہُو ـــ زاں سبب کردند نامت عینیا امداد کن

ترجمہ: عین ذات ہُو کے مشاہدے میں تو مکمل آنکھ ہو گیا ہے جو کھلی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے آپ عینیا آنکھ والے لقب سے مشہور ہو گئے ہیں۔ میری طرف بھی آنکھ اُٹھا کر دیکھیں، میری امداد کریں۔

6- یا ابوالفضل آل احمد حضرت اچھے میاں ـــ شاہ شمس الدین ضیاء الاصفیاء امداد کن

ترجمہ: حضرت اچھے میاں" آپ کا لقب کنیت ابوالفضل اور اسم گرامی آل احمد ہے۔ شاہ شمس الدین صوفیوں کو روشنی دیتے ہیں، میری مدد فرمائیں۔

7- وجی برجد تو لا یاتل ابوالفضل آمد است ـــ بندہ بے برگ و تو با فضل و غنا امداد کن

ترجمہ: تو دادا کے بعد آیا تجھ کو کوئی سمجھ نہ سکا تو ابوالفضل بن کر آیا ہے۔ بندہ بے سروسامان کمزور لاچار ہے تو فاضل عالم اور مالدار ہے بے پروا بن کر آیا ہے میری امداد فرما۔

8- اے کہ شمسی و کرامتہائے تو مثل نجوم   اے عجب ہم مہر و ہم انجم نما امداد کن

ترجمہ: اے شمس آپ کی کرامتیں ستاروں کی مثل بے شمار ہیں۔ اے عجیب آپ چاند سورج ستاروں کی مثل ہیں' ہماری امداد کریں۔

9- من سرت کردم دمے دیگر ز شرق خرق تاب   آفتابا در شب داجم بیا امداد کن

ترجمہ: میں نے جس وقت ارادہ کیا اس کے دوسرے لحہ مشرق سے چمکتا ہوا طلوع ہوا اے سورج اندھیری رات میں آ اور امداد کر۔

10- تاجدار حضرت مارہرہ یا آل رسول   اے خدا خواہ و جدا از ما عدا امداد کن

ترجمہ: اے آل رسول مارہرہ کے تاجدار حضرات خدا سے دعا کرو وہ ماسوا اللہ سے جدا کر دے' مری امداد کرو۔

11- اے شہ والا عمیم آلا عظیم المرتبت   اے پئے الاذبح تیغ لا امداد کن

ترجمہ: اے بلند بادشاہ اللہ کو بلند و عام کرنے والے عظیم مرتبوں والے اے اللہ کے واسطے لا کی تلوار سے نفس و شیطان کو ذبح کرنے والے امداد کریں۔

12- نائل جود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز   نو گل جود از شمے جانم فزا امداد کن

ترجمہ: سخاوت سے پہنچانے والا اس دریا کی تری سے مجھے سیراب کر تو سخاوت کا نیا پھول ہے' تیری خوشبو سے میری جان زیادہ ہوئی' میری امداد کرو۔

13- اے عجب غیبے ترا مشہود از غیب شہود   دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

ترجمہ: اے سرکار عجیب غیب آپ پر ظاہر ہوئے' عالم غیب آپ پر شاہد حاضر ہوئے جب آپ نے آنکھ بند کی تو خدا کا دیدار کیا' میری مدد کریں۔

خلاصہ فکر و عرض خاص (غور و فکر کا خلاصہ اور خصوصی عرضداشت)

1- بندہ ام والا مرا مرک انچہ دانی کن بمن   من نمیگویم مرا بگزار یا امداد کن

ترجمہ: میں بندہ ہوں اور حکم تیرا حکم ہے جو تو چاہتا ہے میرے ساتھ کر میں نہیں کہتا مجھے نشتر مار چھوڑ یا میری امداد کر۔

2- خانہ زادان کریمان گر بشدت میزیند   این من و اینک سرم در نے مرا امداد کن

ترجمہ: کریموں کے گھر پیدا ہونے والے اگر سختی میں زندگی گزارتے ہیں تو کہتے ہیں یہ میں ہوں' یہ میرا سر ہے پھندے کے اندر میری امداد کر۔

3- دست من بگرفتی و برتست پاسش بعد ازیں   یا تو دانی یا جہاں دست تو یا امداد کن

ترجمہ: تو نے میرا ہاتھ پکڑا ہے' اس کی پاسداری تجھ پر ہے اس کے بعد تو جانتا ہے تیرا ہاتھ کہاں ہے یا تو امداد کر دے۔

گر بدوزخ میروم آخر ہمی گویند خلق   کاں رسولی میرود غیرت برا امداد کن

ترجمہ: اگر تو مجھے دوزخ میں لے جاتا ہے تو مخلوق یہی کہے گی کہ اس رسول کے اُمتی کو کہاں لے جایا جا رہا ہے' سوچ لیں اور میری

امداد کریں۔

مسک الختام در جوع الکلام الی الملک المنعام جل و علا

(مشک کی خوشبو کلام کی طلب انعام دینے والے بادشاہ کے دربار عالی و بزرگ میں)

1- یا الٰہی ذیل این شیراں گرفتم بندہ را　　از سگان شاں شمار و دائما امداد کن

ترجمہ: اے اللہ ان اشعار میں' میں نے تیرے بندوں کو پکڑا ہے۔ ان کے کتوں میں ہمیشہ میرا شمار کر اور ہمیشہ میری مدد فرما۔

2- بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست　　زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن

ترجمہ: بغیر وسیلہ کے اس کی طرف آنا اس کو منظور نہیں ہے۔ وبتغوا الیہ الوسیلہ اس کی طرف و پاس آنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو۔ اس نے قرآن میں فرمایا ہے اس لئے تیرے محبوب جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے وسیلہ سے رضا کہتا ہے میری مدد فرما۔

3- مظہر عون اند و اینجا مغز حرفی بیش نیست　　یعنی اے ربّ نبی و اولیاء امداد کن

ترجمہ: یہ مدد کرنے کے مظہر و مجاز ہیں' اس جگہ حروف کے معنٰی سے زیادہ کچھ مقصد نہیں ہے یعنی اے ربّ العالمین انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کے طفیل میری مدد فرما۔

4- نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست　　یا الله الحق الیک المنتھیٰ امداد کن

ترجمہ: تیرے سوا کوئی مددگار نہیں بلکہ تیرا غیر خود کچھ بھی نہیں ہے' سب کی بقاء تیری وجہ سے ہے۔ اے اللہ تو برحق ہے اور تیرے بعد کچھ بھی نہیں ہے تو میری مدد فرما آمین ثم آمین! (امداد کا طالب احقر العباد...... محمد اوّل غفرلہ)

وظیفہ قادریہ وشرح ترجمہ قصیدہ غوثیہ

1- سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ　　فَقُلْتُ لِخَمْرَتِيْ نَحْوِيْ تَعَالٰى

ترجمہ: محبت نے مجھے وصل کا جام پلایا' میں نے خمار میں کہا میری طرف آ جا۔

داد عشقم جام وصل کبریا　　(1)　　پس بگفتم بادہ ام را سویم آ

ترجمہ: مجھے کبریائے عشق کا جام پلایا تو میں نے کہا میں نشے میں ہوں' تو پھر میرے پاس آ۔

اصلا اے فضلہ خواران حضور　　(2)　　شاہ در جودست وصہبا در وفور

ترجمہ: اصل میں حضور کا بچا ہوا کھانے والو شاہ تو سخاوت کر رہے ہیں اور سفید انگور کی شراب جوش مار رہی ہے۔

بخش کردن گر نہ عزم خسروی ست　　(3)　　انکہ ایں نوشیدہ خواندن بہر چیست

ترجمہ: بخشش کرنا اگر خسروی سرداری کے ارادے سے نہیں ہے تو یہ پلانے کی دعوت دینا کس لئے ہے۔

2- سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ: محبت کی شراب تیزی سے آئی تو میں نے محبت کے اس خمار کو اپنے غلاموں کی طرف سے جانا۔

شد دواں در جامہا سویم رواں (4) والہ سکرم شدم در سروراں

ترجمہ: وہ شراب تیزی سے دوڑ کر جاموں میں بھرنے لگی تو میں اس کے نشے میں مخمور ہونے لگا خوش ہو کر۔

شکر تو از ذکر و فکر اکبر بود (5) سکر کو چوں حکم خود بر می رود

ترجمہ: تیرا شکر ذکر اور فکر سے بڑھ کر ہے' سکر کو جب خود تیرا حکم باہر لے جاتا ہے ختم کر دیتا ہے۔

سوئے مے بزلوے نے مرداں رواں (6) بادہ خود سویت بپائے سر دواں

ترجمہ: شراب کی طرف سے شراب کا مٹکا سرداروں کی طرف بھاگتا ہے' شراب خود کامل مردوں کی طرف تیری طرف سے سر کے بل پاؤں سے دوڑتی ہے۔

3- فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ: میں نے تمام اقطاب سے کہا تم میرے ساتھیو میں شامل ہو جاؤ تم میرے آدمی ہو۔

گفتم اے قطباں یعون شان من (7) جملہ در آئید تا مردان من

ترجمہ: میں نے کہا اے قطبو میری شان کو بڑھانے کے لئے تمام میرے ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ۔

جملہ خواندی تا قوی دلہا شوند (8) ہم زعون حال خود داری کنند

ترجمہ: سب نے کہا ہمارے ملنے سے دل مضبوط ہو گا' ہم آپس کی مدد سے خوددار ہو جائیں گے' اتفاق میں قوت ہے۔

ورنہ تا بام حضور تو صعود (9) حاش للہ تاب و یارائے کہ بود

ترجمہ: ورنہ آپ کے دربار کے چھت کی بلندی تک پہنچنا خدا کا واسطہ ہم میں یہ طاقت برداشت کب ہو سکتی ہے۔

4- وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ترجمہ: تم ہمت کر کے پی لو تم میرا لشکر ہو' قوم کا ساقی مجھے سب کچھ دے رہا ہے۔

ہمت آرید و خورید اے لشکرم (10) ساقیم دادہ لبالب از کرم

ترجمہ: ہمت کرو اور کھاؤ پیو اے میرے سپاہیو میں ساقی ہوں' اس نے اپنے کرم سے لبالب بھر کے دی ہے۔

شکر حق جام تو لبریز مے ست (11) ہر لبالب را چکیدن در پے ست

ترجمہ: اللہ کا شکر ادا کر کہ تیرا جام فل بھرا ہوا ہے۔ ہونٹوں کو چکھنا ایک کو دوسرے کے پیچھے شرط ہے۔

تا بما ہم آید انشاء العظیم (12) آن نصیب الارض من کاس الکریم

ترجمہ: وہ ہم سب تک پہنچے گا انشاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ کریم کے کاسے قدرت سے اہل زمین کا حصہ ہے۔

5- شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَ اِتِّصَالِیْ

ترجمہ: تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرا مرتبہ اور مقام نہ پا سکے۔

من شدم سرشار و سورم می چشید (13) رخت تا قرب و علوم کے کشید

ترجمہ: میں سرشار ہو گیا ہوں اور تم نے میرا جھوٹا چکھا اور پیا ہے مگر میرے قرب و مقام کی بلندی تک کب پہنچ سکے۔

فضلہ خورانش شہاں و من گدائے (14) روئے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

ترجمہ: اس نے بادشاہوں کا بچا ہوا کھایا اور میں گدا ہوں مگر میں وہ آدمی ہوں اور چاہتا ہوں کہ تو بھی ایک قطرہ لا کر دکھائے۔

یللے جود شہم گفت ملائے (15) مے طلب لانشوی اینجا نہ لائے

ترجمہ: سبحان اللہ میں بادشاہوں کی سخاوت ہوں' فرشتوں نے کہا وہ مئے طلب کر جو تو نے اس جگہ نہیں سنا نہ لائے۔

6- مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعاً وَلَا کِنْ مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

ترجمہ: تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام و مرتبہ تم سب سے بہت بلند اور اونچا ہے۔

جائے تاں بالا ولے جایم بود (16) فوق تاں از روز اوّل تا ابد

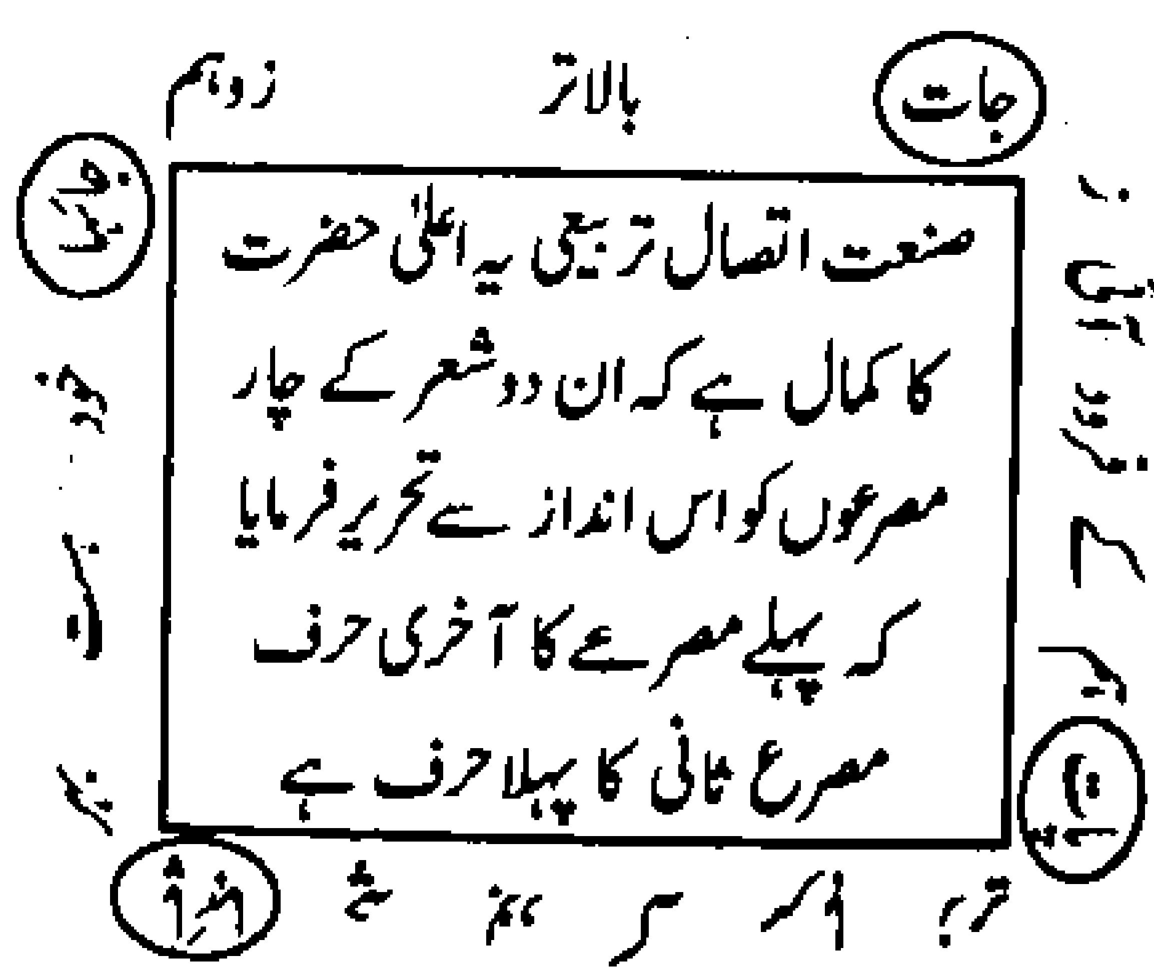
ترجمہ: ان کا مقام مرتبہ اونچا بلند ہے لیکن میرا مرتبہ مقام ان سے اونچا ہے یوم اوّل ازل سے ابد تک۔

جاتٔ بالاتر ز وہم جاہا (17) جاہا خود ہست بہر پاہا

ترجمہ: تیرا مرتبہ بہت اونچا ہے' ان کے مرتبوں سے ان کا مرتبہ خود ان کے مرتبہ و مقام تک ہے۔

پاہا چہ بود کہ سرہا زیر پات (18) پات ہم کے فرود آئی ز جات

ترجمہ: ان کے پاؤں کا پوچھتے ہو' ان کے تو سر تیرے پاؤں کے نیچے ہیں او تیرا پاؤں تیری جگہ سے نیچے کیوں/ کیسے آئیں گے تیرا مرتبہ مقام ان سے بہت بلند ہے۔



7- اَنَا فِیْ حَضْرتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ یُصَرِّ فُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِیْ

ترجمہ: میں قرب الٰہی میں صرف اکیلا ہوں اور مجھے تصرف حاصل ہے، رب ذوالجلال میرے لئے کافی ہے۔

یکہ در قربم خدا گردانداَم (19) حلال و کافی آں جلیل واحدم

ترجمہ: میں اس وقت خدا کے نزدیک اکیلا ہوں، مجھ اکیلے کا حال اس جلیل سے کافی ہے۔

ایکہ می گرداندت آں یک نہ غیر (20) حال ما گرداں زشرہا سوئے خیر

ترجمہ: اے شخص اگر تو اس کو مانتا ہے تو وہ ایک ہی ہے اس کا غیر کوئی نہیں میرا حال شر سے بھلائی کی طرف لوٹ رہا ہے۔

تاج قربش شادماں بر سر بنہ (21) شئی للہ قرب مارا تا بدہ

ترجمہ: خوشی کے ساتھ قرب کے تاج کو سر پر رکھ پہنے خدا کے لئے میرا قرب اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے عطا فرما۔

8- اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ وَّمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ: میں تمام مشائخ میں سفید باز کی طرح ہوں۔ میرے برابر کس کو مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

باز اشہب ما و شیخاں چوں حمام (22) کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام

ترجمہ: سفید باز میں ہوں جملہ مشائخ کبوتروں کی طرح ہیں کامل مردوں میں ایسا کامل کون ہے جو میری طرح کامیاب ہوا ہے۔

حبذا شہباز طیرستان قدس (23) اے شکار پنجہ مرغان قدس

ترجمہ: واہ واہ وہ پاکیزہ طیرستان کا شہباز ہے تو اس کے پنجہ کا شکار بھی پاکیزہ مرغ پرندے ہیں۔

شادماں بر قمری کوتر بزن (24) گہ نگہ بر خستہ چغدے ہم فگن

ترجمہ: خوشی سے چھوٹی قمری کبوتر نما کو مار اور کبھی زخمی بدحال اُلو پر بھی نگاہ ڈال۔

9- کَسَانِیْ خِلْعَۃً بَطَرَ اِزْ عَزْمٍ وَ تَوَّ جُنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِیْ

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ نے پختہ عزم و ارادے کا لباس پہنایا اور کمال کا تاج میرے سر پر رکھا۔

خلعتم با خوش نگار عزم داد (25) بر سرم صد تاج دارائی نہاد

ترجمہ: مجھے لباس خوبصورت نقش و نگار اور عظیم مقاصد کا دیا اور میرے سر پر دارا جیسے بادشاہ کے سو تاج رکھے۔

یا ربّ ایں خلعت ہمایوں تا نشور (26) حلہ پوشا یک نظر بر مشت عور

ترجمہ: اے اللہ یہ مبارک لباس محشر کے دن تک تو نے یہ لباس پہنایا ہے، نظر رکھ اس ایک مٹھی عار مٹی پر۔

تاج را از فرق خود معراج دہ (27) بر سرم از خاک راہست تاج نہ

ترجمہ: تاج کو اپنے فرق سر کی مانگ کو معراج عنایت کر، میرے سر پر اپنے راستہ کی خاک کا تاج رکھ۔

10- وَ اطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے قدیم راز سے خبردار کیا اور میری قدر کی' میرے سوال کو پورا کر دیا۔

آ گہم فرمود بر راز قدیم (28) عہدہ داد و جملہ کام آں کریم

ترجمہ: پرانے راز پر مجھے آ گہی خبردار کیا مجھے عہدہ غوثیت دیا اور میرے تمام کام مکمل کر دیئے۔

عہدہ از تو عہد از تو ماز تو (29) ما بظل نعمت و ہم ناز تو

ترجمہ: عہدے بھی تیری طرف سے ہیں' عہد بھی تجھ سے ہے۔ میں تجھ سے ہوں' میں تیرے انعام کا سایہ ہوں اور تیرا نازنین ہوں۔

یللے وخ وخ زمان خرمی ست (30) سوئے ما شد شحنہ حالا ترس کیست

ترجمہ: بہت خوب واہ واہ خوشی کے زمانے میں ہوتا ہے۔ میری طرف کوتوال لگا دیا ہے تو خوف کیا ہے' کیوں ہے۔

11- وَ وَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا وَّ حُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِیْ

ترجمہ: مجھے تمام قطبوں پر افسر بنایا اور میرا حکم ہر حال میں واجب العمل ہے' جاری ہے۔

والیم کردہ بر اقطاب جہاں (31) پس بہر حال ست حکم من رواں

ترجمہ: مجھ کو جہان کے تمام اقطاب پر حاکم بنایا' پس میرا حکم ہر حالت میں جاری و ساری ہے۔

از ثریا تا ثریٰ امرت امیر (32) کجروے بے حکم را در حکم گیر

ترجمہ: ثریا ستارے سے لے کر تحت الثریٰ (زمین کے اندرونی حصہ تک) تیرا حکم چلتا ہے تو حاکم ہے' ٹیڑھا چلنے والے نافرمان کو اپنے حکم سے گرفتار کر لے۔

پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز (33) نرم نرم از دست لطافت راست ساز

ترجمہ: اس گرفت سے پہلے ان میں سے جو نیازمندی کی آگ میں گر جائے' بڑی نرمی محبت کے پیار بھرے ہاتھ سے اس کو سیدھے راستہ پر ڈال دے' سیدھی راہ دکھا دے۔

12- فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الذَّوَالِیْ

ترجمہ: اگر میں راز کو دریاؤں پر ڈال دوں تو وہ سب خشک ہو جائیں۔

راز خود گر افگنم اندر بحار (34) جملہ گم گردد فرو رفتہ بغار

ترجمہ: اپنے راز کو اگر میں سمندر میں ڈال دوں تو وہ سب بھاپ بن کر غار کے اندر غائب ہو جائیں گے۔

نفس و شیطاں نزع جاں گور و نشور (35) نامہ خواندن بر سر خنجر عبور

ترجمہ: نفس اور شیطان کو روح کے نکلنے اور قبر و قیامت کے دن تک نامہ اعمال پڑھنا ایسے ہے جیسے خنجر کی نوک پر گزر رہا ہے۔

ناخدایا ہفت دریا در رہم (36) دست گیر اے یم زرازت کم زنم

ترجمہ: اے ناخدا ملاح سات سمندر میرے راستہ میں حائل ہیں' خوف آتا ہے میرا ہاتھ پکڑ لے۔ اے ناخدا تو ان دریاؤں کے خطرناک

رازوں سے واقف ہے، میں ناواقف ہوں۔

13- وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ: اگر اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کر دوں تو وہ ٹوٹ پھوٹ کر ریت کی طرح ذرہ ذرہ ہو جائیں۔

رازم ار جلوہ دہم گردد جہاں (37) پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال

ترجمہ: اگر میں اپنے رازوں کا جلوہ پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ پہاڑ ریت ہو کر ریت میں چھپ جائے گا' پہاڑ کا وجود ہی نہ ہوگا۔

اے زرازت کوہ کاہ و کاہ کوہ (38) کاہ بیجاں راست سد راہ کوہ

ترجمہ: تیرے راز کی ظاہر کرنے سے پہاڑ گھاس کا تنکا اور گھاس کا تنکا پہاڑ ہو جائے۔ گھاس کا بے جان تنکا پہاڑ کا راستہ روک دے' اس کے لئے سد راہ ہو جائے۔

طاعتم کاہ است جرمم کوہ وار (39) کوہ را کاہ و پرور کاہ زار

ترجمہ: میرے اعمال (نیکی) گھاس کا تنکا ہے اور گناہ پہاڑ کی طرح تو پہاڑ کو گھاس کا تنکا اور گھاس کے عاجز تنکا کی پرورش کر کے بڑا پہاڑ بنا دے۔

14- وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

ترجمہ: اگر اپنے راز کو میں آگ پر ڈال دوں وہ میرے راز کی قوت سے بجھ کر خاکستر راکھ (سوا) ہو جائے گا۔

پرتو راز افگنم گر بر اثیر (40) سرد و خامش گردد از رازم سعیر

ترجمہ: اگر میں اپنے راز کے پرتو کو بسیط فضاء ایتھر آگ پر ڈال دوں تو وہ بجھ کر ٹھنڈی ہو کر میرے راز سے راکھ یا دوزخ کی لپٹ بن جائے گی۔

میرا من نار جرم افروختم (41) ہم دل زارم درونش سوختم

ترجمہ: اے سورج میں نے گناہوں کی آگ جلائی ہے اور اپنے کمزور دل کو اندر سے جلا لیا ہے' وہ کوئلہ بن گیا ہے۔

زارمن از زور با خود نوش کن (42) نارمن از نور خود خاموش کن

ترجمہ: میری کمزوری کو اپنی طاقت (قوت) میں جذب کر لے میری آگ کو اپنے نور سے خاموش کر دے۔

15- وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَيْتٍ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِیْ

ترجمہ: اگر مردے پر میں اپنے راز کو ڈال دوں تو وہ زندہ کھڑا ہو کر اللہ کی قدرت کا مظہر بنے گا۔

راز خود بر مردۂ گر افگنم (43) زندہ برخیزد باذن ذوالکرم

ترجمہ: میں اپنے راز کو اگر مردے پر ڈال دوں تو وہ اللہ کریم کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔

اے نگاہت زندہ ساز مردہا (44) چیست پیش تو دروں افسردہا

ترجمہ: اے ذات پاک تیری نظر و نگاہ مردوں کو زندہ کرتی ہے۔ تیرے نزدیک کیا مشکل ہے کہ تو اپنے دل میں افسردہ ہوتا ہے۔

اے لبانت جلوہ بار شہد کن (45) قم بفرما مردہ ام را زندہ کن

ترجمہ: اے ذات پاک تیرے منہ سے نکلنے والے جلوے برسنے والے شہد کر دیتے ہیں۔ تیرے قم (کھڑا ہو جا) کہنے سے میرے جیسا مردہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔

16- وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلاَّ اَتَالِیْ

ترجمہ: ہر مہینہ اور زمانہ جو گزرنے کے لئے آتا ہے وہ پہلے میرے پاس آتا ہے۔

نیست شہرے نیست دہرے را مرور (46) تا نیاید بر درم پیش از ظہور

ترجمہ: کسی ماہ یا زمانے کو گزرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں ملتی جب تک وہ اپنے آنے اور ظاہر ہونے سے پہلے میرے دروازے پر حاضری نہ دے۔

اے درتو مرجع ہر دہر و شہر (47) بندگانت را چہ ترس از دست دہر

ترجمہ: اے ذات پاک آپ کا در ہر زمانے اور ہر مہینے کے لئے مرجع ہے تو تیرے غلاموں کو زمانہ کی دست درازی کا کیا خوف ہو سکتا ہے۔

ہر مہ عمرم کن از نہرت بخیر (48) خیر محضا من نہ بینم ہیچ ضیر

ترجمہ: ہر مہینے میری عمر زندگی کو اپنی نرمی سے بھلائی کے ساتھ گزار محض خیر بھلائی کو میں نہیں دیکھتا بلکہ کوئی نقصان بھی نہ ہو۔

17- وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَ تَجْرِیْ وَ تُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

ترجمہ: ہر آنے والی بات کی مجھ کو خبر ہوتی ہے یہ میرے لئے اللہ کا انعام ہے تم جھگڑا اور کج بحثی مت کرو۔

جملہ گوید با من از حال وصفت (49) از جدالم دست کوتہ بایدت

ترجمہ: ہر چیز مجھ سے اپنی حالت اور صفت حقیقت بیان کر دیتی ہے۔ میرے بارے میں جھگڑا کرنے سے ہاتھ کوتہ ہی رکھو۔

لوحش اللہ زیبد ایں شہ را جلال (50) عرض بیگی در او ماہ و سال

ترجمہ: لوح محفوظ اللہ کو زیب دیتا ہے اس شاہ کو جلال حاصل ہے۔ مہینے اور سال اپنی درخواست پیش کرتے ہیں۔

در جدالش کے کجا یابی اماں (51) خود کنیز او زمین بندہ زماں

ترجمہ: اس کے ساتھ جنگ میں تجھ کو امن کہاں ملے گی؛ زمین اس کی باندی اور زمانہ اس کا غلام ہے۔

18- مُرِیْدِیْ هِمْ وَ طِبْ وَاشْطَحْ وَ غَنْ وَ اِفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

ترجمہ: اے میرے مرید ہمت بلند رکھ؛ خوش رہ؛ غنی بن جو چاہے کر میرا نام بہت بڑا ہے۔

بندہ ام خوش می سرا بیباک دست (52) ہر چہ خواہی کن کہ نسبت برتر ست

ترجمہ: میں بندہ ہوں خوشی سے گنگناتا ہوں؛ ہاتھ چھوٹ دست دراز بھی ہوں جو چاہے کر تیری نسبت غوثیت بہت بڑی ہے۔

ایں سخن را بندہ باید بندہ کو (53) بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو

ترجمہ: اس بات کے لئے بندہ ہونا چاہیئے بندہ عقلمند اے بادشاہ بندہ تلاش کر کے بندہ بنا لے۔

شاد و پا کوباں رود جانم زتن (54) بر مریدی ہم وطب واشطح وغن

ترجمہ: خوشی میں پاؤں کو زمین پر مار کہ جب تک جان جسم سے نکلے اے میرے مرید ہمت بلند رکھ خوش رہ اپنی خوشی کا اظہار کر۔

19- مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

ترجمہ: میرے مرید خوف مت کر اللہ میرا ربّ ہے اس نے مجھے رفعت (بلندی) عطا فرمائی میں نے اپنی مراد پالی ہے۔

ربّ من حق بندہ از تر سے منال (55) رفتم آمد رسیدم تا منال

ترجمہ: اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے اے بندے اس کے خوف سے مت رُو مجھے بلند مقام ملا ہے میں تیرے پاس آ گیا ہوں تو مت رُو میں تیری سفارش کروں گا۔

اے ترا اللہ ربّ محبوب اب (56) طرفہ مربوبی ومحبوبی عجب

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرا ربّ ہے محبوب خدا ﷺ تیرے باپ ہیں۔ عجیب انوکھی بات ہے ربّ کی ربوبیت محبوب کی محبوبیت!

ربّ واب پاکت نمود از ریب وعیب (57) از دلم بر کش شہا ہر عیب وریب

ترجمہ: تیرے ربّ اور باپ دونوں عیب اور شک سے پاک ہیں۔ میرے دل سے اے بادشاہ ہر عیب اور شک باہر کر دے۔

20- مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِیْ

ترجمہ: میرے مرید دشمن سے مت ڈر میں اس کے قتل کا ارادہ کرنے والا ہوں۔

بندہ ام تر سے مدار از بد سگال (58) سخت عزم و قاتلم وقت قتال

ترجمہ: میں اس کا بندہ ہوں تو اس بداندیش دشمن سے خائف مت ہو میں ارادے کا پختہ میدان جنگ میں سخت قتال کرنے والا ہوں۔

شکر حق ما بندگان شہ وا سرست (59) خانہ زاد ایم ز باب و ما درست

ترجمہ: شاہ جیلان کے غلاموں کو شاہ کے حق کا شکریہ ادا کرنے کا حکم ہے ہمارے ماں باپ ان کے گھر کے خانہ زاد ہیں۔

بندہ ات را دشمناں دانند خس (60) یا عزو ما قاتل فریاد رس

ترجمہ: تیرے غلاموں کو دشمن کوڑا کرکٹ سمجھتے ہیں اے عزوم قاتل قتل کا ارادہ رکھنے والے میری فریاد کو پہنچ۔

21- طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ فِیْ وَشَاؤُسِ الْعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

ترجمہ: میرا چرچا (شہرت) زمین و آسمان کے اندر ہے اور سعادت کے نقیب بزرگ مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

نوبتم در خضری وغبر ازند (61) شد نقیب موکم بخت بلند

ترجمہ: میری نوبت (نقارہ) زمین اور جنگل (بن) میں بج رہا ہے۔ میرے بزرگ لشکر کا بخت (نصیب) بلند ہو رہا ہے۔

یا ربّ این شہ را مبارک دیر باز (62) تخت و بخت و تاج و ساز و ناز

ترجمہ: اے اللہ اس بادشاہ کو مبارک باد کافی دیر تک کھلا رکھ اس کے تخت کو نصیب کو تاج کو ساز و سامان حکومت اور ناز برداری کو۔

بادشاہا شکر سلطانی خویش (63) یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

ترجمہ: اے بادشاہ ہم اپنے سلطان کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو ایک نظر اس زخمی دل فقیر پر ڈال دے' اس کا مداوا کر دے۔

22- بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ وَ وَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ترجمہ: اللہ کے تمام ملک میرے حکم و تصرف کے تحت ہیں اور میرا وقت میرے دل سے پہلے میرے لئے صاف ہو گیا ہے۔

ملک حق ملکم تہ فرمان من (64) وقت من شد صاف پیش از جان من

ترجمہ: اللہ کا ملک میرا ملک ہے' میرے انڈر (زیرفرمان) ہے۔ میرا وقت میری جان و روح کی صفائی سے پہلے صاف ہو گیا ہے۔

بارک اللہ وسعت سلطان تو (65) شرف تا غرب آن تو قربان تو

ترجمہ: اللہ برکت دے تیری حکومت کی وسعت کو مشرق سے مغرب تک تیری حکومت ہے' تجھ پر قربان ہے۔

تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش (66) بر در آمدہ زکوٰۃ وقت خویش

ترجمہ: اندھیرے (تاریک) وقت والا بدنصیب زخمی سینہ دلفگار تیرے در پر تیرے خصوصی اوقات کی زکوٰۃ لینے کے لئے آیا ہے' عطا کر دے اپنے نانا کا صدقہ دے دے۔

23- نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً کَخَرْ دَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اِتِّصَالِیْ

ترجمہ: میں نے اللہ کے ملکوں کی طرف دیکھا' وہ سب مجھے رائی کے ایک دانہ کی برابر نظر آئے۔

در نگاہم جملہ ملک ذوالجلال (67) دانہ خردل بحکم اتصال

ترجمہ: میری نظر میں اللہ تعالیٰ کے تمام ملک اس کے حکم سے رائی کے دانہ کے برابر ملے ہوئے نظر آئے۔

وہ کہ تو می بنی و ما در گناہ (68) آہ آہ از کورے ما آہ آہ

ترجمہ: سبحان اللہ کہ جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میں گناہ کرنے میں مشغول ہوتا ہوں۔ ہائے افسوس ہائے افسوس میرے اندھے پن پر کہ میں تجھے دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا' ہائے ہائے میں کیا کروں۔

چشم دہ کہ تو می بنی بلاہا وارہیم (69) روئے تو بینم و بر پا جاں دہیم

ترجمہ: مجھے آنکھ دے کہ جب تو دیکھے میں بلاؤں' مصیبتوں سے چھٹکارا پا لوں۔ تیرے چہرۂ انور کو دیکھوں اور تیرے پاؤں پر جان قربان کر دوں۔

24- وَ کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِیْ

ترجمہ: ہر ولی کا ایک مقام و مرتبہ ہے اور میرا مقام و مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کا اتباع و پیروی ہے جو چودھویں کے چاند کی طرح بدر کامل ہیں' جہاں نقص کا گمان ہی نہیں ہے۔

ہر ولی را یک قدم دادند و ما (70) بر قدم ہائے نبی بدر العلیٰ

ترجمہ: ہر ولی کو ایک مقام و مرتبہ دیا ہے اور مجھے نبی ﷺ کے نقش قدم پر ان کے درجات کے ظل عطا کئے ہیں۔ وہ تو بدر العلی بدر کامل بے مثل و بے مثال ہیں۔

تم بے مثلِ حق کے مظہر ہو
پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو

کام جانہا تو بگام مصطفےٰ (71) حیف بر خطوات دیو آئین ما

ترجمہ: میری جاں و روح کا مقصد مصطفےٰ ﷺ کی پیروی اور ان کے نقش قدم پر چلنا میرا قانون و دستور ہے اور شیطان کے نقش قدم اور اس کے طریقہ پر چلنے والے پر افسوس صد افسوس ہے۔

گام بر گام سگے ما را مبین (72) دست دہ بر کش سوئے راہ مبین

ترجمہ: میرے قدم کو کتنے نفس امارہ کے نقش قدم پر مت دیکھ تو میرے ہاتھ میں ہاتھ دے تا کہ میں تجھ کو صراط مستقیم کی طرف کھینچ لوں سیدھا راستہ دکھا کر اس پر چلا دوں۔

25- دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً وَ نِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مُوْلَی الْمَوَالِي

ترجمہ: میں نے علم کا درس لیا اور دیا یہاں تک کہ میں قطب زمان ہو گیا۔ مولاؤں کے مولیٰ آقا نے مجھے سعادت سے ہمکنار (ملا دیا) کر دیا۔

درس کردم علم تا قطبے شدم (73) کرد مولائے موالی اسعدم

ترجمہ: میں نے علم پڑھا پڑھایا اور پڑھتے پڑھاتے میں قطب ہو گیا اور آقاؤں کے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے مجھے بہت بڑا نیک بخت کر دیا۔

اے سعید بو سعید سعد دین (74) سعد چرخت بندہ اے سعد زمین

ترجمہ: اے نیک نیکوں کے باپ دین میں بھی سعید ہے تو آسمانوں میں بھی سعید ہے اور زمین میں بھی سعید (نیک) بندہ ہے۔

نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن (75) سعد کن نا سعد ما را سعد کن

ترجمہ: میں تیرے نیک کرنے کے بغیر نیک نہیں ہو سکتا۔ اے شاہوں کے شاہ مجھے نیک کر دے، نیک کر دے۔ میرے گناہوں کو بھی نیکی میں تبدیل کر دے، مجھے نیکوکار نیک بخت کر دے۔

26- رِجَالِیْ فِیْ هَوَا جِرِهِمْ صِیَامٌ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

ترجمہ: گرمی کے دن ہیں اور میرے مرید روزہ دار ہیں اور رات اندھیری ہے مگر وہ موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں۔

در تموز روز چیشم روزہ دا (76) در شب تیرہ چو گوہر نور بار

ترجمہ: گرمی کے دن میں میرے مرید روزہ رکھے ہوئے ہیں، اندھیری رات میں موتیوں کی طرح نور برسا رہے ہیں۔

کارمردانت صیام ست و قیام (77) کام ما در خور بام و خواب شام

ترجمہ: تیرے بندوں کا کام روزہ رکھنا اور رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ہے۔ ہمارا کام کھانا صبح کو چہل قدمی (واک) رات کو سونا ہے۔

مرد کن یا خاک راہت کن شتاب (78) این بہائم را چناں گو کن تراب

ترجمہ: مرد کامل کر دے یا فوراً اپنے رستہ کی مٹی کر دے۔ ان جانوروں کو فرما دے، مٹی ہو جاؤ جیسے قیامت میں تو کرے گا۔

27- اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیُ وَاَقْدَامِیُ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ: میں حسنی امام حسنؓ کی اولاد ہوں۔ میرا مقام و مرتبہ بہت پوشیدہ ہے اور میرا قدم اولیاء کاملین کی گردنوں پر ہے۔

از حسن در نسل من مخدع مقام (79) پائے من بر گردن جملہ کرام

ترجمہ: میں حسنی ہوں اور میری نسل میں پوشیدہ مقام ولایت رکھنے والے ہوں گے۔ وہ محبوب رب ہوں گے، میرا قدم پاؤں تمام اولیاء کاملین کی گردنوں پر ہوگا۔

سرورا ماہم براہ افتادہ ایم (80) پائمالت را سرے بنہادہ ایم

ترجمہ: اے میرے سردار و سرکار میں بھی راستہ میں پڑا ہوا ہوں۔ آپ کے پاؤں کے نیچے رکھنے کے لئے میں نے سر زمین پر رکھ دیا ہے۔

گل براہا یک قدم گل کم بداں (81) حسبتہً للہ مرو دامن کشاں

ترجمہ: پھولوں پر چلنے والے ایک قدم بدوں کی مٹی پر رکھ دیں۔ آپ کو اللہ کافی ہے، دامن اُٹھا کر نہ چلیں اُمتیوں کو دامن پکڑنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

28- اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ اِسْمِیُ وَاَعْلَامِیُ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

ترجمہ: میں جیلان (ایران) کا رہنے والا ہوں۔ محی الدین میرا نام ہے، میرے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر گڑے ہوئے ہیں۔

مولد جیلان و نامم محی الدین (82) رایتم برقلہائے کوہ بین

ترجمہ: میری جائے پیدائش جیلان ہے اور نام محی الدین ہے اور میرے جھنڈوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر دیکھو۔

اے ز آیات خدا رایات تو (83) معجزات مصطفٰی آیات تو

ترجمہ: اے غوث اعظم اللہ کی آیتیں آپ کے جھنڈے ہیں اور مصطفٰی ﷺ کے معجزات آپ کے لئے آیات کا مقام رکھتے ہیں۔

جلوہ دہ آز رائیت ایں آئیت (84) چوں منی محشور زیر رائیت

ترجمہ: ان آیتوں سے اپنے جھنڈے کو منور کرو، میدان محشر میں ہم سب آپ کے جھنڈے کے سایہ میں ہوں گے۔

29- وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیُ وَجَدِّیُ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ: میرا مشہور نام عبدالقادر ہے اور میرے جد اعلیٰ محمد رسول اللہ ﷺ تمام اوصاف عالیہ کمالیہ کے حامل ہیں۔

نام مشہور است عبد القادرم (85) عین ہر آن جد اکبرم

ترجمہ: میرا مشہور نام عبد القادر ہے۔ ہر فضیلت کی بنیاد وہ جد اکبر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

آن جدت چوں نباشد آن تو (86) وارثی اے جان من قربان تو

ترجمہ: میرے جد اعلیٰ وہ ہیں ان کے اوصاف و کمال کا حامل کوئی نہیں ہے۔اے میری جان یہ وراثت آپ پر قربان ہے۔

بر رضائے ناقصت افشاں نوال (87) یک چشیدن آب از بحر الکمال

ترجمہ: اپنے ناقص احمد رضا پر عطا و بخشش کی بارش کر دو اور بحر کمال کے پانی کا ایک گھونٹ پینے کے لئے عنایت فرماؤ۔

خفتہ دل تا چند ننگ زیستن (88) بر رخش از بحر فضل آبے بزن

ترجمہ: یہ مردہ دل سویا ہوا کب تک زندگی کے لئے شرم بدنامی اور عار بنا رہے گا۔ اس کے چہرے پر فضل کے دریا سے پانی کے چھینٹے چھڑک دو اور حیاتی جاودانی عنایت فرمادو۔

تشنہ کامے پا بدامے کردہ غش (89) بحر سائل را بگو خود رو برش

ترجمہ: اس ناکام پیاسے جس کا پاؤں جال کے اندر پھنسا ہے' بے ہوش ہے۔ بہنے والے دریا کو حکم کر کہ اس کے چہرے کی طرف بہے اس کو سیراب کرے۔

رو برش او را برش بیدار ساز (90) ہوش بخش نوش بخش و جاں نواز

ترجمہ: اس کے سامنے بہے اس پر بہے اس کو بیدار کرے' اس کو ہوش بخشے اس کی پیاس دور کرے اس کو زندگی عنایت کرے۔

جاں نوازا جاں فدائے نام تو (91) کام جان دہ اے جہاں در کام تو

ترجمہ: اے جان بخشنے والے یہ جان تو تیرے نام پر قربان و فدا ہے۔ روح کا مقصد پورا کر دے۔ اے خدا جہاں تیرے کام میں لگا ہوا ہے جو تو چاہتا ہے وہ وہی کرتا ہے۔

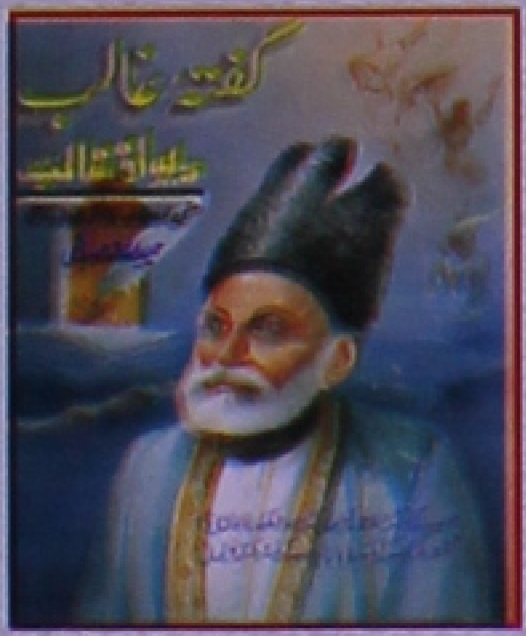
این دعا از بندہ آمیں از ملک (92) پوزش از بغداد اجابت از فلک

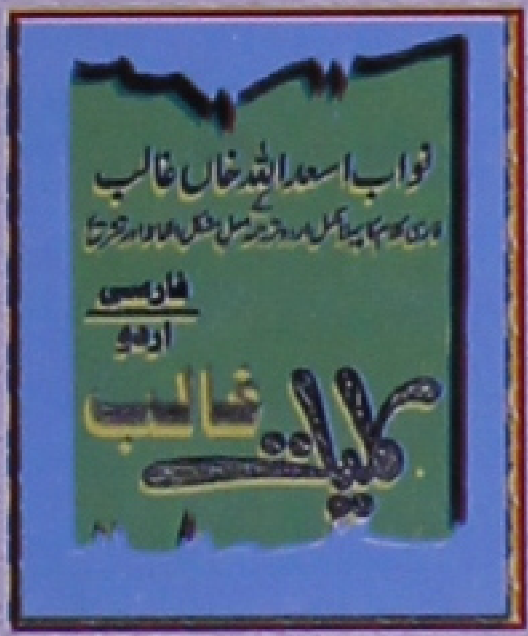
ترجمہ: یہ دعا بندہ نے کی ہے اور آمین فرشتوں نے کہی ہے۔ معذرت درخواست بغداد سے ہے' قبولیت آسمان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آمین یا ربّ العالمین بجاہ نبیک الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ وآلہ و اصحابہ و اغیاثہ المعظمین!۔

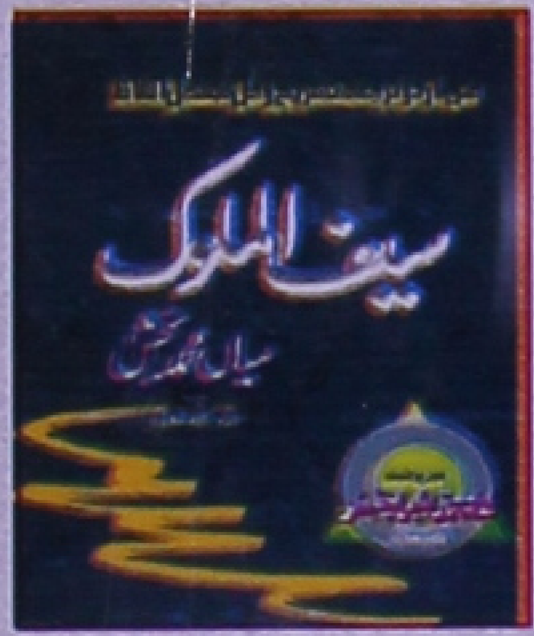
الحمد للہ! آج بروز دوشنبہ (پیر) 10 ربیع الاول 1430ھ مطابق 8-3-2009 کو تشریح و ترجمہ مکمل ہوا۔

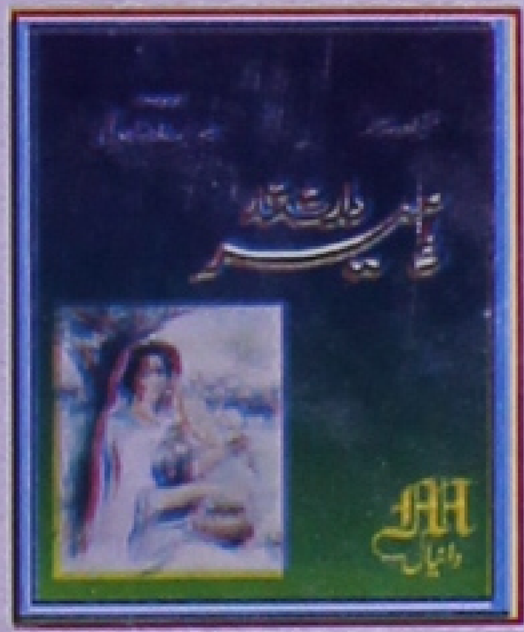
محمد اوّل غفرلہ رضوی سنبھلی

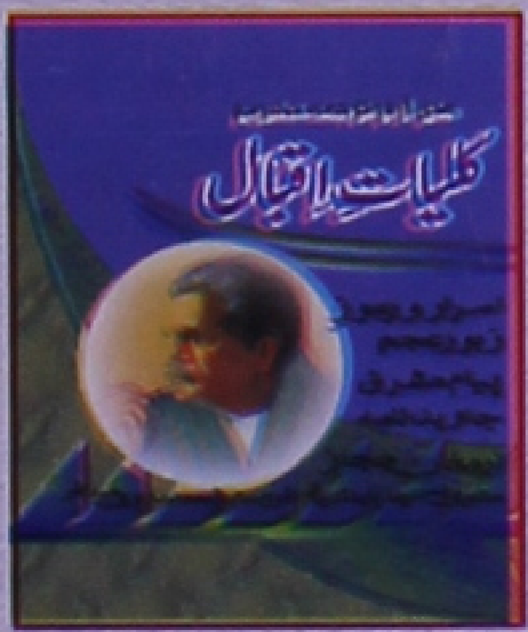
معیاری کتب کے سلسلہ کی چند کتب

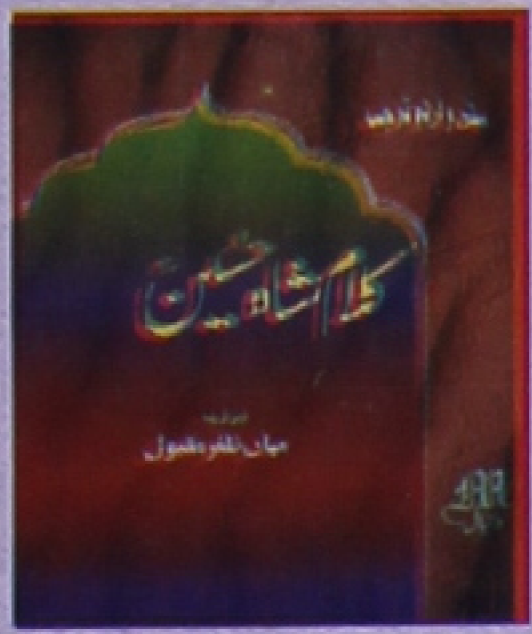


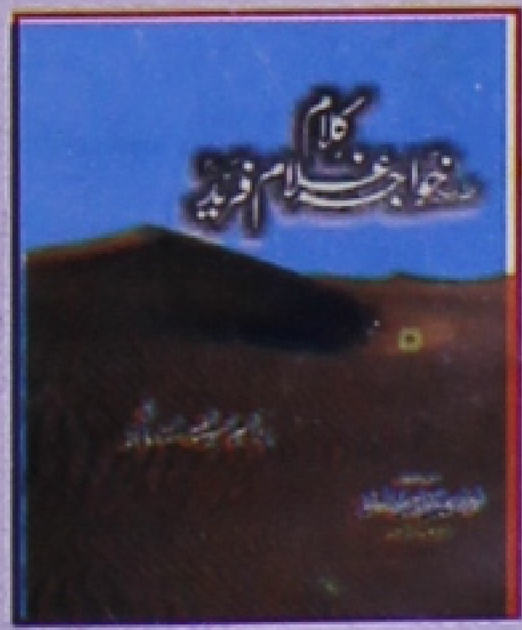




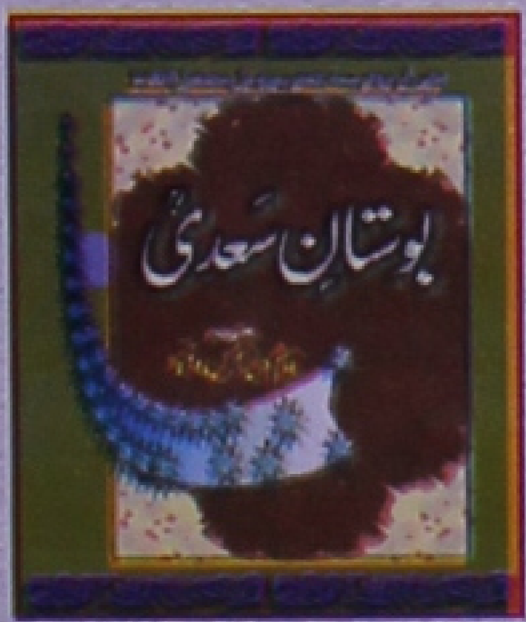


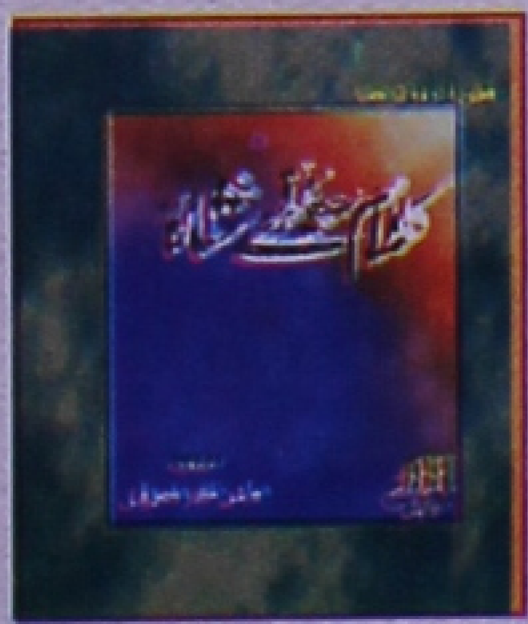





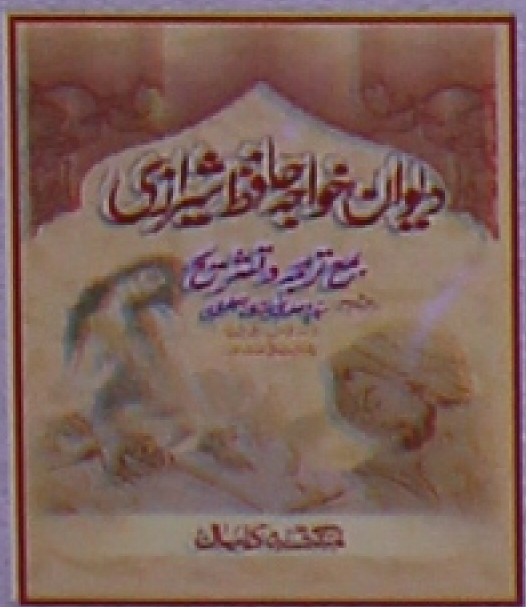


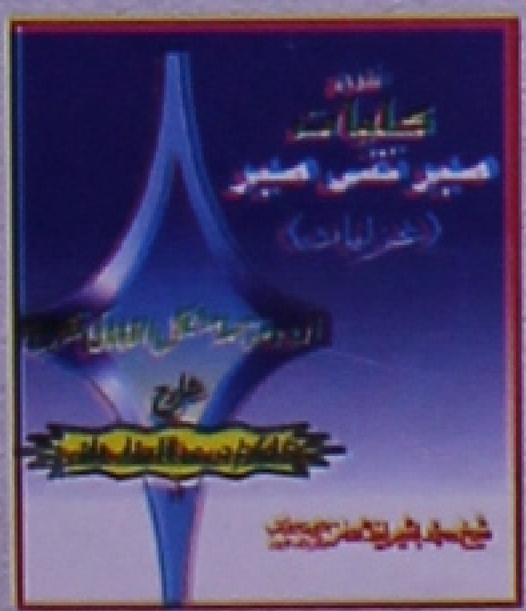


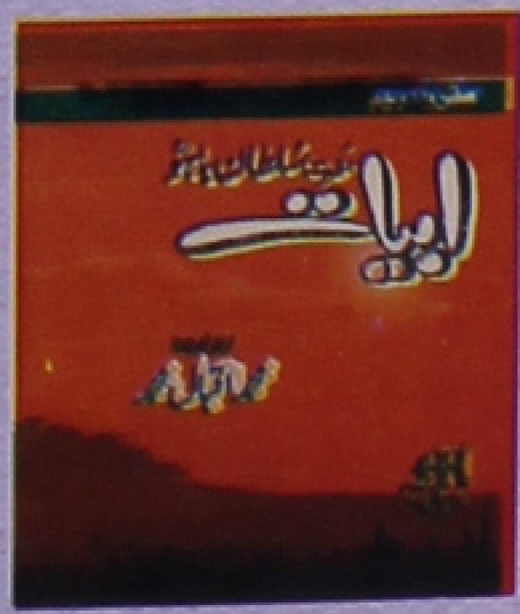










تقسیم کار
شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
ناشران و تاجرانِ کتب
اردو بازار لاہور۔
Ph # 042-7660736